بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

منظر ایلیاء Shia Books PDF

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

عالم جان کنی میں دیدار امام علی علیہم السلام کے موضوع
پر مفصل و مدلل کتاب
المحتضر
في
تحقيق معاينة المحتضر للنبي والأئمة
تاليف
الشيخ عز الدين أبي محمد الحسن بن
سليمان بن محمد الحلي العاملي
ترجمہ
عبداللہ عترتی
سبیل سکینہ علیہا السلام
پاکستان

المختصر

تالیف

الشیخ عزالدین ابو محمد حسن بن سلیمان بن محمد حلیؒ

﴿آٹھویں صدی کے علماء میں سے ہیں﴾

مترجم

عبداللہ عترتی

[illegible] بیٹھے حاصل کریں
أم المعاہد، آن لائن مکتبہ اینڈ تبرکات سینٹر
Cont: 0314-2056116,
Whatsup: 0341-7234330., 0342-2046841

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : المحتضر

تالیف : الشیخ عزالدین ابومحمد حسن بن سلیمان بن محمد حلیؒ

مترجم : عبداللہ عترتی

تحقیق : مشتاق صالح المظفر

نظر ثانی : آصف علی رضا ایڈووکیٹ

سال اشاعت : فروری 2022ء

تعداد : 500/-

ہدیہ : 1200/- روپے

SABEEL E SAKINA

S1-1/II, Block 6, Federal "B" Area,
Karachi (75950) Pakistan
+92 (0) 333 3589 401
Office No. F-28 Al Latif Center,
Main Boulevard Gulberg, Lahore - Pakistan
+92 (0) 321 4664 333
www.ziaraat.com
webmaster@ziaraat.com fb.com/ziaraatdotcom
whatsapp online bookstore
+92 (0) 348 8640 778

Courtesy: Islamic Research Center Karachi (IRC)

انتساب

اَلصِّدقُ مَعَ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ مَعَ الصِّدقِ

اس صدق کے نام جو قبر میں آتا ہے

اور ہمیشہ امیر کائنات صلوات اللہ علیہ کے ساتھ ہے

ترتیب

❁❁❁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

باسمہ تعالیٰ

اہل بیت اطہار علیہم السلام بالخصوص امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ کی عظیم خصوصیات میں سے ایک، ان کا اس دنیا سے وداع کرتے ہو۔ ہر شخص کے پاس آنا اور ظاہر ہونا ہے۔ موت کے وقت امیر المومنین علیہ السلام اپنے دوست اور دشمن دونوں کے پاس آتے ہیں، آپ کے جمال سے ان دوستوں کی آنکھیں جو ایک مدت سے اس گھڑی کے انتظار میں ہوتی ہیں روشن ہو جاتی ہیں کہ انہیں ان کے ایمان بالغیب اور ولایت وعظمت امیر المومنین کی حقانیت عیاں طور پر محسوس ہونے لگتی ہے۔ ان کے مقابل، آپ کے دشمن بھی آپ کو دیکھتے ہیں اور ان کی عظمت دیکھ کر اپنی گمراہی اور عمیق انحراف سے واقف اور حضرت کے دیدار سے شدت کے ساتھ غمگیں اور اندوہگین ہو جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ اسرار علویہ میں سے ایک ہے کہ آفتاب ولایت امیر المومنین کا ہر دوست اور دشمن کو دیدار کرایا جاتا ہے۔

کتاب ہذا شیخ عز الدین ابی محمد الحسن بن سلیمان بن محمد الحلی العاملی بالمعروف محقق حلی کی اس موضوع پر معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ اس کتاب کے بارے میں بس یہی کہنا کافی ہے کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ نے بحار الانوار میں اس موضوع پر بیشتر احادیث اسی کتاب سے نقل کی ہیں تاہم یہ ہماری احادیث کی مصادر میں شمار ہوتی ہے۔

یہ کتاب بہت مفصل انداز میں اس نکتے کو واضح کرتی ہے کہ مرتے شخص کو امیر المومنین کا دیدار ہونا آپ نے ان جملہ بے بدل فضائل میں سے ہے جسے کسی بھی دوسرے رہنما اور خلیفہ

کے لیے بیان نہیں کیا گیا، بلکہ ہم تو یوں کہیں گے کہ کسی میں یہ جرات نہیں کہ وہ اپنے بزرگان کے لیے اس قسم کا دعوی کرے، تنہا محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام ہی ہیں جو ان صفات کے حامل ہیں اور یہ انہیں کے مقام عظیم کے لائق اور مناسب ہے۔

فضل خدا اور توفیق حضرت حجت عجل اللہ تعالی فرجہ شریف سے یہ اعزاز پھر ادارہ سبیل سکینہ سلام اللہ علیہا کے حصے میں آیا کہ ہم نے مکتبہ اہل بیت علیہم السلام پر اٹھنے والے اہم سوال (یعنی حدیث دیدار) کتاب ہذا کے ذریعے ایک مفصل انداز میں قلع قمع کیا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ ہمارے حق میں مسلسل دعا فرمائیں اور ہمارے مقصد ترویج علوم اہل بیت علیہم السلام میں ہمارے ہم سفر ہیں

اللھم عجل لولیك الفرج

فرقان حیدری

ادارہ سبیل سکینہ سلام اللہ علیہا

پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ تحقیق

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله الطاهرين

واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين۔

مَّا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ (الاحزاب: 4)

"اور اللہ نے کسی مرد کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے"۔

اسی طرح ہی اللہ سبحانہ نے انسان کو خلق فرمایا ہے جس دن اس کی مٹی کو گوندا تھا۔۔۔ انسان کا دل ایک ہے، ایک سے زیادہ نہیں ہے۔ دل ایک ہے آنکھیں دو ہیں۔۔۔ ایک سے حق کو دیکھتا ہے اور دوسری سے باطل کو، پس ان میں سے ایک کو اختیار کرتا ہے اور اس کو دل کا مکین بناتا ہے؛ کیوں کہ دل دونوں کی تاب نہیں رکھ سکتا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا جس نے مولاؑ کی خدمت میں کہا کہ: میں آپؑ سے محبت کرتا ہو اور عثمان کو چاہتا ہوں، تو آپؑ نے فرمایا:

أنت الآن أعور فأما أن تعمى أو تبصر [1]

یعنی: "تم اس وقت کانے ہو یا تو دونوں آنکھوں سے اندھے ہو جاؤ یا دونوں آنکھوں سے دیکھنا شروع کرو"۔

پہلے دن سے ہی انسان کے سفر میں اللہ سبحانہ نے انسان کو اختیار دیا ہوا ہے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک کو چن لے۔۔۔ یا اللہ سبحانہ کی ذات اقدس یا پھر ابلیس لعین۔۔۔ پس دل میدان

[1] (الصراط المستقیم: ۳ / ۷۴، البحث ۲ فی الولاء والبراء، الصوارم المهرقة: ۲۳۸، مشارق الانوار الیقین (تحقیق سید علی جمال اشرف): ۲۷۶، الفصل ۱۲۹)

جنگ ہے رحمٰن و شیطان کے لشکر کے بیچ میں، جیسے ایک لشکر پسپا ہوتا ہے تو دوسرا لشکر نظام اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے، دل کی خانقاہ دونوں میں سے کسی ایک کی سکونت کی جگہ ضرور ہوتی ہے!

اور دین اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں صرف "حب و بغض" ہے یہ تعلیمات ہم کو قرآن کریم نے دی ہیں، چنانچہ آپ قرآنِ حکیم کی بہت ساری آیات میں تصریح پائیں گے کہ اللہ سبحانہ مثلاً فلاں جماعت محبت کرتا ہے اور فلاں سے محبت نہیں کرتا، وہ توابین سے محبت کرتا ہے، پاک دامنوں سے محبت کرتا ہے، متقین سے محبت کرتا ہے، حد سے گزرنے والوں، مفسدین و ظالمین سے محبت نہیں کرتا۔۔

وہ ایمان سے محبت کرتا ہے کفر و فسوق و عصیان کو پسند نہیں فرماتا۔۔ ایک قوم سے تولّی کا حکم دیتا ہے کیوں کہ اللہ سبحانہ خود ان سے محبت کرتا ہے، وہیں پر دوسری جماعت سے برأت کا حکم بھی دیتا ہے کیوں کہ اللہ سبحانہ خود ان سے برأت کا اعلان فرماتا ہے۔۔

پہلے ہی روز سے ہم جانتے ہیں، چنانچہ زمین پر پہنچنے سے پہلے چند دشمنوں کے بارے میں آگاہی دی گئی تھی:

اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (البقرة: 36)

"اب تم (زمین پر) اتر جاؤ۔ ایک دوسرے کے دشمن ہو کر"۔

ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اپنے دشمنوں سے محتاط رہیں۔ نہ ہی ان سے محبت کریں اور نہ ہی ان کے قریب جائیں۔۔ ان سے دوری اختیار کریں، اور نہ ہی ان کو ہم اپنے قریب بھٹکنے دیں۔

إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (البقرة: 168)

"بلاشبہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے"۔

نیز:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا (فاطر: 6)

"بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ لہٰذا تم بھی اسے (اپنا) دشمن ہی سمجھو"۔

تا کہ ہم دشمن سے نرمی کا انجام خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں اس لیے ہم انسان غم و

حزن میں مبتلا ہو گئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہم کو زمین پر اتار دیا گیا، اللہ سبحانہ کے اس خطاب پر غور کرنا چاہیے جس میں وہ فرماتا ہے، اور یکے بعد دیگر یاد دلاتا رہتا ہے:

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (یس:60)

"اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کی پرستش نہ کرنا؟ کہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے"۔

چنانچہ قرآن کریم نے ہم کو سکھایا ہے کہ اللہ سبحانہ اپنے اولیاء کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہے، نیز جو اس کے انبیاء و ملائکہ و رسل کے دشمن ہیں، اللہ بھی ان کا دشمن ہے:

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ (البقرة:98)

"جو کوئی اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں اور (خاص کر) جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔ نیز ہم کو چاہیے کہ ہم بھی اس الگ ہو جائیں جس سے اللہ سبحانہ کی دشمنی ہے"۔

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ (التوبة:114)

"مگر جب ان پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے"۔

حالانکہ اللہ سبحانہ نے ان لوگوں کو جھاڑ پلائی ہے جنہوں نے سبیل برأت کو اختیار نہیں کیا تھا۔

أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا (الکھف:50)

"کیا تم (اے منکرینِ حق) مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا سرپرست و کارساز بناتے ہو؟ حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ ظالموں کے لیے کیا ہی برا بدل ہے"۔

موضوع "برأت" پر قرآن کریم کے اہتمام کو ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں ایک پوری سورہ

مبارکہ اس نام سے نازل فرمائی، اور اس کی ابتداء اسی مفہوم سے کی ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ انسان کی اصل و بنیاد اس کی تحریک میں اور اس کی شخصیت کی بناوٹ عقائد و معاشرے اور فردی حیثیت، نیز دنیوی و اخروی حیثیت سے یہی ہونی چاہیے۔

چنانچہ سیرت نبی کریم ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام میں یہی ہے، جس پر بے شمار شواہد و ادلہ حدیث و سیرت میں موجود ہیں، بلکہ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ دین کا "حب و بغض" کے بغیر کوئی نہ معنی ہے اور نہ مفہوم، جیسا کہ بہت بڑی تعداد میں روایات بیان ہوئی ہیں اس مفہوم پر یہاں تک ان سے ایک باب منعقد کیا جا سکتا ہے کتب وحدیث و روایت میں۔

چنانچہ اہل بیت کریم علیہم السلام نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ حبّ اہل بیت علیہم السلام اور ان کے دشمنوں کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے کسی بھی صورت میں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہماری محبت اور ہمارے دشمن کی محبت ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے، بے شک اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ:

مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ (الاحزاب:4)

"اور اللہ نے کسی مرد کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے"۔

تفسیر امام علیہ السلام میں ہے:

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ يَعْنِي قَلْباً يُحِبُّ مُحَمَّداً وَآلَهُ يُعَظِّمُهُمْ وَ قَلْباً يُعَظِّمُ بِهِ غَيْرَهُمْ كَتَعْظِيمِهِمْ أَوْ قَلْباً يُحِبُّ بِهِ أَعْدَاءَهُمْ بَلْ مَنْ أَحَبَّ أَعْدَاءَهُمْ فَهُوَ يُبْغِضُهُمْ وَ لَا يُحِبُّهُمْ وَ مَنْ سَوَّى بِهِمْ مَوَالِيَهُمْ فَهُوَ يُبْغِضُهُمْ وَ لَا يُحِبُّهُمْ

(مذکورہ آیت کے کی تفسیر میں فرمایا:) یعنی: "ایک ایسا دل ہو محمدؐ و آلِ محمدؐ سے محبت کرتا ہو، ان کی تعظیم کرتا ہو، اور دوسرے دل سے ان کے اغیار کی تعظیم کرے، بالکل اسی طرح جس طرح حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ کی تعظیم کرتا تھا (پہلے والا دل) یا ایک دل ان کے پاس ایسا ہے جس سے اعداء آلِ محمدؐ سے محبت کرتے ہوں، بلکہ جو آلِ محمدؐ کے اعداء سے محبت کرے گا تو وہ خود

آلِ محمدؐ سے بغض رکھنے والا شمار ہوگا اور ان سے محبت کرنے والا شخص نہیں
ہے، اور دونوں کو برابری کے طور دیکھتا ہے تو وہ بھی مبغضِ آلِ محمدؐ ہے ان کا
محب نہیں ہے"۔

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے غدیر کے دن اور اس کے علاوہ مقامات پر بھی بیعت
"برأت" کی شرط پر لی ہے جس طرح ولایت کے شرط پر بیعت لی، اس دن کی دُعا میں اس امر
پر واضح دلالت موجود ہے: اے میرے اللہ جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اس کو دوست رکھ، جو
اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ، جو اس کی مدد کرے اس کی مدد فرما، جو اس کو نیچا کرے تو
اس کو حقیر فرما، حق کا راستہ وہاں موڑ دے جہاں سے علی علیہ السلام کا گزر ہو۔

اگر دیکھا جائے تو اندازِ ربانی میں برأت ہمیشہ ولایت پر مقدم رہی ہے، پس پہلے اغیار
کی تردید ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم ہر روز اذان میں کرتے ہیں: "میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی
معبود نہیں ہے سوائے اللہ سبحانہ کے"۔ آیہ الکرسی میں پڑھتے ہیں:

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ..

"اب جو شخص طاغوت (شیطان اور ہر باطل قوت) کا انکار کرے اور خدا
پر ایمان لائے اس نے یقیناً مضبوط رسی تھام لی ہے"۔

سورہ زمر میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ
الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ (الزمر: 17)

"اور جن (خوش بخت) لوگوں نے طاغوت (معبودانِ باطل) کی عبادت
سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لیے خوشخبری ہے (اے
نبیؐ) میرے ان بندوں کو خوشخبری دے دو۔

پس لازم ہے کہ سب سے پہلے دل کو اغیار اور لشکرِ شیطانی سے خالی کردیا جائے ورنہ
لشکرِ ایمانی کا گزر ممکن نہیں ہوگا کہ وہ اس کی تعمیر کرے، کیوں کہ نجس برتن تب تک پاک نہیں ہوسکتا
جب تک کہ عین نجاست وہاں پر باقی ہوگی، خواہ سمندر میں سے اس کو دھویا جائے، پس

ضروری ہے اوراق کو علیحدہ کیا جائے اور راستے واضح ہوں تاکہ صراطِ مستقیم ممیز ہو سُبُلِ متفرقہ سے۔

اگر ہم انسانی سفر کا روزِ اول سے جائزہ لیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس کا دو زاویوں میں
سے کسی ایک پر رہا ہے یا گمراہی و ضلالت یا ہدایت، یہاں تک کہ حق نے اپنی ایک مستقل و
ابدی پہچان بنائی حضور اکرم ﷺ کے قیامِ مبارک سے، گمراہ ٹولے کے سربراہوں نے دیکھا
ان کی اجارہ داری اب ختم ہونے والی ہے، جب دین کامل، اور نعمت تمام ہوجائے گی تو ان کی
جڑیں کٹ جائیں گیں، کوئی شاخ باقی نہیں بچے گی جس کا سہارا شیاطین لے پائیں گے، کفار
مایوس ہوگئے جب اللہ سبحانہ نے امیر المومنین علیہ السلام کو نصب فرمایا، ان لوگوں کی تمام تر کوششیں
نبی اکرم ﷺ کے خلاف رائیگاں چلی گئیں، رسالت کو وہ کوئی نقصان نہیں پہنچا پائے، نیز
قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کا زندہ و جاوید معجزہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ اہلِ کفر نے اس
بات پر اتفاق کرلیا کہ وہ مومنین کی صفوں میں گھس جائیں گے اور ایک تیسرا راستہ ایجاد کریں
گے، نہ وہ ان کا راستہ ہوگا اور نہ اُن کا راستہ ہوگا، اوراق آپس میں مخلوط کردیے، یہاں سے لیا
اور کچھ وہاں سے، انھوں نے اپنے گمان میں اللہ سبحانہ کے بندوں اور ابلیس کے بندوں کو جمع
کرنے کا گمان کرلیا ایک ہی دین میں، اور وہ مستقل طور ایسا ہی کررہے ہیں۔

آج بھی بالکل وہی روش اپنائے ہوئے ہیں جس طرح کل ان کا وطیرہ تھا۔ بسا اوقات
اس طرف سے کوئی شخص کھڑا ہوجاتا ہے اس دعوٰی کے حق میں، اور اُس طرف سے بھی کوئی کھڑا
ہوجاتا ہے اِس شخص کی تائید میں، وہ گمان کرتے ہیں کہ کچھ ہم اپنے عقائد میں کم کردیں اور کچھ
اُن لوگوں کے عقائد میں گنجائش پیدا کریں، اسی طرح دونوں طرف سے جو کھینچاتانی ہے اس کو
کم کیا جاسکے اور ایک مشترک پلیٹ فارم قائم کیا جاسکے عقیدے و موقف کے اعتبار سے، وہ اس
بات کو بھول جاتے ہیں کہ اس طرح سے تو وہ ایک تیسرا گروہ تشکیل دے رہے ہیں، کیوں کہ دونوں
اطراف کے افراد جو اپنے مسلک کے پابند ہیں وہ اس تیسرے گروہ کو قبول نہیں کریں گے۔

بعض دفعہ کچھ لوگوں نے مواقف اہل بیت علیہم السلام سے بھی مذکورہ دعوٰی پر تمسک کیا ہے۔
اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کا موقف ہی حق ہے۔ ان لوگوں نے گمان کیا ہے
کہ جو روایات ذکر ہوئی ہیں وہ حد سے تجاوز ہیں فریقین کی کتب میں اور اس کا دین سے دُور

دور تک کوئی تعلق نہیں ہے!!۔

نہیں معلوم پھر اس قدر مروی احادیث کے بارے میں کہا جائے گا جو تواتر معنوی کی حد سے متجاوز ہیں جن میں برأت ولعن بیان ہوا ہے اعدائے الٰہی، واعدائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہل بیت اطہار علیہم السلام کے بارے میں۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کتب احادیث کا ایک بہت بڑا حصّہ نہایت واضح و مدلل انداز میں موقف اہل بیت علیہم السلام کو بیان کرتا ہے عقائدی و عملی اعتبار سے۔ کیوں کہ جب امام علیہ السلام عقیدہ حقہ کے بیان میں خطاب فرماتا ہے، اور موقف عقائدی کی حد بندی کرتا ہے تو وہ شقشقیہ و جامعہ کبیرہ اور زیارت عاشوراء کی شکل میں کرتا ہے۔ یہی شیعہ عقیدہ کی واقعیت و حقیقت ہے اور یہی شیعت کی پہچان ہے۔

عملی میدان میں حد بندی کرتا ہے تو لوگوں کے عقول ونفوس کی مدارات کرتے ہیں اور منافقین کی سازشوں سے اسلامی معاشرے کے لیے محتاط رہتے ہیں، پس ۲۵ سال تک گھر میں خاموش رہتے ہیں اپنا حق طلب نہیں فرماتے۔

پس وہاں پر اپنے عقیدے وعمل کے موقف کو واضح فرماتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ اپنے عقیدے پر سودے بازی فرمائیں یا اپنے عملی زندگی میں کوئی کمی وبیشی فرمائیں۔

مؤلف کے بارے میں

وہ شیخ عز الدین ابو محمد الحسن بن سلیمان بن محمد بن خالد العاملی الحلیؒ ہیں۔

ممکن ہے کہ وہ اصل میں جبلِ عامل کے ہوں اور حلہ میں سکونت اختیار فرمائی ہو، جس طرح کہ ''اعیان الشیعہ'' میں بیان ہوا ہے، فرماتے ہیں:

نسبته بالعاملی وجدتها فی مسودة الکتاب ولا أعلم من أین أخذتها. ولعل أصله کان عاملیا توطن الحلة. ولم یوصف بالعاملی فی أمل الآمل ولا فی ریاض العلماء..

یعنی: ''عامل کی طرف ان کی نسبت میں نے کتاب کے مسودے میں دیکھی ہے، میرے علم میں نہیں ہے کہ وہ میں نے کہاں سے حاصل کیا تھا، شاید ان کی اصل عامل ہے اور حلہ کو انھوں نے وطن بنایا ہو، ''امل الآمل'' اور ''ریاض العلماء'' میں ان کے لیے ''عاملی'' نہیں لکھا گیا۔

''امل الآمل'' میں شیخ کے اجداد میں سے ''محمد'' کا نام محذوف ہے، نیز ''الحلی'' کی جگہ پر ''الحلبی'' کی تصحیف ہے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ۸۰۲ھ تک قیدِ حیات میں تھے؛ کیوں کہ اسی سن میں انھوں نے ''حمونائی'' کے لیے اجازہ لکھا ہے۔

''امل الآمل'' کے مولفؒ فرماتے ہیں: شیخ فاضل فقیہ تھے۔

ریاض العلماء کے مؤلفؒ فرماتے ہیں: ہمارے شیخ شہیدؒ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے تھے، شہیدؒ اور سید بہاء الدین علی بن سید عبد الکریم بن عبد الحمید حسینیؒ سے روایت کرتے ہیں، وہ جلیل القدر محدث ہیں، اور عظیم فقیہ ہیں، میں شیخ محمد بن علی بن حسن جباعیؒ جو کہ علامہ ابن فہد حسن بن راشد کے شاگرد تھے، کی تحریر میں دیکھا جو شیخ، صالح، عابد و زاہد عز الدینؒ کے بارے میں تھی جس کے الفاظ یہ ہیں: شیخ حسن بن سلیمان بن محمد بن خالد حلیؒ، فاضل، فقیہ تھے۔ شہید اولؒ کے جلیل القدر شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، اور ان سے اجازہ روایت کیا ہے، نیز وہ احمد بن فہد حلیؒ کے ہم عصر ہیں، شہیدؒ نے ان کو اجازہ دیا تھا جو کہ بہت طویل (عبارت پر مشتمل) ہے۔

مشائخ مؤلف

۱- الشہید محمد بن مکی العاملی (الشہید الاول) اور ان سے اجازہ کی روایت کی تاریخ ۱۲ شعبان ۷۵۷ھ۔

۲- السید بهاء الدین علي بن السید عبد الکریم بن عبد الحمید الحسینی النیلی

۳- الشیخ محمد بن ابراہیم بن محسن المطار آبادی

۴- رضی الدین علی

مؤلف کے شاگرد

۱۔شیخ حسن بن محمد بن الحسن الحمویانی اوران کے پاس اپنے استاد کا اجازہ بھی موجود ہے، جس کی عبارت درج ذیل ہے جس طرح کہ کتاب ''روضات الجنات'' میں مذکور ہے:

شیخ العالم الموفق عزالدین حسین بن محمد بن الحسن الحمویانی:

قرأ علی الجزء الاول والثانی من کتاب الخصال تصنیف الشیخ الفاضل السعید المرحوم محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویه الفقیه القمی من أوله إلی آخره. وأذنت له فی روایته عنی عن شیخی العالم الشهید ولی آل محمد (علیهم السلام) أبی عبد الله محمد بن مکی الشامی عن شیخه السید عمید الدین عبد المطلب بن الاعرج الحسینی عن جده السید فخر الدین أبی الحسن علی عن شیخه السید عبد الحمید بن فخار عن السید أبی علی فخار عن شیخه محمد بن إدریس عن الحسین بن رطبة السوراوی عن الشیخ أبی علی الطوسی عن والده عن الشیخ المفید محمد بن النعمان عن الشیخ الصدوق محمد بن بابویه فلیروه عنی لمن شاء کیف شاء بهذا الطریق وبغیره من طرقی إلی مصنفه نفعه الله بما کتب وقرأ ووفقه للعمل بما علم وأنا أطلب منه أن یدعو لی عند قراءته له ونشر علمه والإفادة به فقد روی فی الحدیث: من دعا لأخیه المؤمن نودی من العرش لك مائة ألف ضعف.

و کتب عبد الله حسن بن سلیمان بن محمد فی الثالث والعشرین من شهر محرم الحرام سنة 802 هجریة والحمد لله وحده.

یعنی: میرے پاس کتاب الخصال کی پہلی اور دوسری جلد پڑھی جس کی تصنیف الشیخ الفاضل السعید المرحوم محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ الفقیہ القمی نے کی تھی کتاب کے شروع سے آخر تک پڑھی، میں ان کو اپنی طرف اور اپنے استاد العالم الشہید آل محمد (علیہم السلام) کا

دوست ابی عبداللہ محمد بن مکی الشامی کی طرف سے اور ان کے استاد و شیخ السید عمید الدین عبدالمطلب بن الاعرج الحسینی کی طرف اور ان کے جد السید فخرالدین ابی الحسن علی کی طرف سے اوران کے شیخ و استاد السید عبدالحمید بن فخار کی طرف سے السید ابی علی فخار کی طرف سے اور ان کے شیخ و استاد محمد بن ادریس عن الحسین بن رطبة السوراوی کی طرف سے اور الشیخ ابی علی الطوسی کی طرف سے اور ان کی والد کی طرف اور الشیخ المفید محمد بن النعمان کی طرف اور الشیخ الصدوق محمد بن بابویہ کی طرف اجازت دیتا ہوں کہ وہ مجھ سے جس کے لیے چاہے اور جس طریق سے چاہے خواہ اس طریق سے اور دوسرے طریق سے جو میرے طرق ہیں مصنف کی طرف روایت بیان کرسکتا ہے۔ اللہ سبحانہ جو اس نے لکھا اور پڑھا اس پر ان کو نفع دے، اور اپنے علم پر عمل کرنے میں کامیابی دے، میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ جب وہ اس کتاب کو پڑھے اور اپنے علم کو نشر کرے اور اس سے فائدہ اٹھائے تو میرے لیے دعا کرے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے:

من دعا لأخیه المؤمن نودی من العرش لك مائة ألف ضعف

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے دُعا کرتا ہے تو عرش سے نداء آتی ہے کہ تمہارے لیے لاکھ گنا سے بھی زیادہ ہے''۔

اور عبداللہ بن حسن بن سلیمان بن محمدؒ ۲۳ محرم ۸۰۲ھ میں یہ اجازہ کھا ہے، ساری حمد صرف ایک اللہ کے لیے ہے۔

۲۔السید تاج الدین عبدالحمید بن احمد بن علی الہاشمی الزینبیؒ۔ انھوں نے بھی اپنے استاد سے اجازہ کی روایت کی ہے۔

مولفاتِ مصنف

۱۔ کتاب منتخب بصائر الدرجات یا مختصر بصائر الدرجات لسعید بن عبداللہ الاشعری القمی جو کہ ہم عصر تھے امام الحسن العسکری علیہ السلام

۲۔ کتاب الرجعة والرد علی أهل البدعة

۳- رسالة أحاديث الذر

۴- رسالة تفضيل محمد وآله (علیہم السلام) على الانبياء والملائكة

۵- كتاب المحتضر في إثبات حضور النبي والائمة (علیہم السلام) عند المحتضر

یہ کتاب اور ہماری معلومات اس کتاب کے بارے میں

علامہ مرحوم آغا بزرگ تہرانیؒ نے اپنی کتاب الذریعہ ۲۰/۱۴۳ رقم ۲۳۰۸: میں فرماتے ہیں: کتاب ''المحتضر'' ان روایات کے بارے میں جو دلالت کرتی ہیں کہ امامؑ حاضر ہوتا ہے اس شخص پر حالتِ احتضار میں ہوتا، اس کے مؤلف شیخ حسن بن سلیمان حلیؒ ہیں، جو ''مختصر البصائر'' کے مصنف ہیں، میں نے وہ حیدر محمد خان جن کا لقب سردار خان بن نور محمد خان تھا اور وہ سلطنت کابلی کے نائب اور کرمان شاہ کے رہائشی تھے، کے پاس دیکھی، انہی سے نقل کرتے ہیں میرزا محمد تقی مامقانیؒ اپنی کتاب ''صحیفۃ الابرار میں، لیکن انھوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ کتاب (المحتضر) مختصر ہے، اس میں اسانید کو حذف کیا گیا ہے، نیز وہ کتاب شیخ علی کاشف الغطاء کی لائبریری میں موجود ہے۔

اس کتاب کی ابتداء: ابتداء میں شیخ مفیدؒ کا ذکر فرمایا کہ انھوں نے مقالات میں محتضرین (جان کنی کی حالت میں) کے بارے میں قول ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھتے ہیں، مصنف نے شیخ مفیدؒ کے کلام کو ذکر کرنے کے بعد ان کے انکار کا ذکر کیا، پھر ان کی طرف سے انکار کی وجہ کا ذکر کیا، اور ان کے ادلہ بیان فرمائے اور شیخ مفیدؒ کے قول کو رد کیا ہے احادیث باب کی شروع میں، اس کے بعد چودہ باب ذکر کیے معصومین علیہم السلام میں سے ہر ایک کے بارے میں، اور ذکر مختصر طور پر کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ مدرسہ سپہسالار کے مکتبے میں موجود ہے، اور اس کی فہرست کے ذکر میں کہا: ۱/۳۱۳ ''کتب حدیث میں بعنوان: ''مناقب الائمۃ'' اس لفظ سے جو مصنف نے کتاب کے آخر میں لکھا ہے اور یقین سے کہا ہے کہ یہ حسن بن سلیمان بن محمد بن خالد العاملی الحلیؒ جو شہید اولؒ کے شاگرد ہیں وہ نہیں ہے، حالانکہ کتاب معروف ہے اور اس کا مؤلف مشہور تر ہے یہاں تک کہ شیخ حرؒ نے ان کی سوانح حیات کے بارے میں ''الامل'' میں لکھا ہے،

حسن بن سلیمان بن خالدؒ، خالد ان کے اجداد میں سے ہیں، اور ان کے نسب کا ذکر ''الریاض'' میں جیسا کہ گزر چکا ہے اور صراحت کی کہ ان کے پاس اس کا نسخہ موجود تھا، اور اس کا ایک نسخہ سید جلال المحدث کے پاس تھا طہران میں شیخ احمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن فتح اللہ بن عبدالملک بن اسحاق کے خط میں، اور وہ اس کی کتابت سے ۱۲ رجب ۹۱۹ میں فارغ ہوئے۔

میں کہتا ہوں: کاتب وجیہ الدین عبداللہ بن علاء الدین بن فتح اللہ بن رضی الدین بن شمس الدین اسحاق بن عبدالملک بن محمد بن محمد بن فتحان الواعظ القمی المحتد الکاشانی المولد جو محمد بن علی بن ابی جمہور سے کے پاس روایت کرتا ہے، اور وہ ساتواں طریق ہے العوالی کی اول میں۔

اس نسخے کی آخری احادیث جن کو محمد بن الحسن الصفارؒ نے 'بصائر الدرجات' میں روایت کیا ہے محمد بن الحسین سے اس نے عبدالرحمن بن ابی ہاشم سے اس نے ابی سلمہ سے کہتا ہے: ایک شخص امام صادق علیہ السلام کے سامنے قرآن پاک کے الفاظ کی تلاوت کر رہا تھا لیکن وہ قرات لوگوں میں رائج نہیں تھی، تو فرمایا: اے شخص قرآن کو اس طرح پڑھو جس طرح دوسرے لوگ پڑھ رہے ہیں۔

حق یہ ہے کہ نسخے کے آخر میں حدیث ''ذات القلاقل'' ہے۔

آغا بزرگؒ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ایسا نسخہ تھا جس میں تفصیلات زیادہ تھیں، لیکن ہم نے کسی ایک خاص نسخے پر اعتماد نہیں کیا ہے، ہم نے پہلے سے چھپی ہوئی کتاب المحتضر کا نسخہ لیا ہے جو نجف الاشرف سے ''المطبعۃ الحیدریۃ'' سے چھپی تھی۔

بعدازاں ہم نے جہاں سے مصنفؒ نے نقل کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ مثلاً فلاں روایت وہ فلاں کتاب سے نقل کر رہے ہیں تو ہم نے اس اصل کتاب سے مطابقت کرائی ہے، اور جہاں پر مصنف نے مصدر کو ذکر نہیں کیا ہے وہاں پر ہم نے بحار الانوار کی طرف رجوع کیا ہے، جہاں پر البحار نے اسی کتاب سے روایات کو نقل کیا ہے، اس کے علاوہ دیگر مصادر تک ہم نہیں پہنچ سکے۔

آیات کا موازنہ ہم نے کلام مجید سے کیا ہے اور ان آیات کے مقامات سورہ وآیت نمبر کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے مناسب عنوانات بھی لگائے ہیں، جو کہ اصل کتاب کی عبارات سے ہی ماخوذ ہیں۔

آخر میں

میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے عزیز بھائی استاد الحاج محمد صادق الکتبی حفظہ اللہ کا جس نے اس کتاب کے طبع سے آراستہ ہونے جو انتھک کوششیں کی ہیں، نیز مراحل عمل تک جو ساتھ دیا ہے، چنانچہ یہ کام ان کے لیے کوئی نیا نہیں تھا، بلکہ انھوں نے یہ نصیب یعنی آلِ محمدؐ کے آثار کی نشر و اشاعت کا عمل اپنے والد بزرگوار سے وراثت میں پایا ہے جن کا بہت بڑا کردار رہا ہے آثارِ آلِ محمدؐ کی نشر و اشاعت کے حوالے سے، جنہوں نے بے شمار شیعہ قیمتی تصنیفات کو ضائع ہوجانے سے بچالیا، نیز اسی ہی کتاب کی پہلی اشاعت بھی انھی کے ہی مبارک ہاتھوں سے ہوئی تھی نجف الاشرف میں، پس اللہ سبحانہ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے، جو انھوں نے اپنے لیے آگے ذخیرہ کیا ہے اعمالِ حسنہ کو اور اللہ سبحانہ روزِ قیامت ان کے راستے کو نور سے منور فرمائے، اللہ سبحانہ ان پر رحم فرمائے اور امیر المومنینؑ وائمہ معصومین علیہم السلام کے ساتھ ان محشور فرمائے۔

نیز میں اپنے بیٹے سید محمد حسین اشرف حفظہ اللہ کا بھی شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے کتاب کی فنی وتکنیکی مسائل کو حل کیا اور کتاب کو خوبصورت شکل دی۔

میں رؤف ورحیم اللہ سبحانہ سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس قلیل عمل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ور ہمارے سید و سردار ہمارے جدِ سید الخلق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے بھائی سید الاوصیاء امیر المومنینؑ، نیز ہماری ماں فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سیدہ نساء العالمین، وائمہ معصومین علیہم السلام تک پہنچائے، ہمارے لیے اور اس کتاب کے قارئین کے لیے جو مومن و مسلم ہوں توشۂ آخرت قرار دے جس روز مال و دولت اور اولاد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچنے والا۔

اے ہمارے اللہ! اپنے ولی (عجل اللہ فرجہ) کے ظہور میں تعجیل فرما، نیز ہم کو ان کے اعوان و انصار میں شامل فرما نیز ان کی صفوں میں قرار دے۔ اور موت شہادت ان کی قدموں میں نصیب فرما، ہمارے گناہ معاف فرما، ہمارے والدین کے گناہ معاف فرما اور جو ان کی اولادیں ہیں ان کے گناہ معاف فرما، بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

مكتبة العلامة المجلسي

بسم الله الرحمن الرحيم

ذكر الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان الحارثي رحمه الله في كتاب المقالات
ما حكايته القول في رؤية المحتضرين رسول الله وامير المومنين صلى الله عليهما
وآلهما عند الوفاة هذا واستقر اجمع عليه اهل الامامة وتواتر الخبر عن الصادقين
من الائمة صلوات الله عليهم وقد جاء عن امير المومنين عليه السلام وارود الشعر
المشهور الذي يروي ان امير المومنين عليه السلام قاله للحرث الهمداني وهو
يا حار همدان من يمت يرني من مومن او منافق قبلا يعرفني شخصه واعرفه باسمه
والكنى وما فعلا وانت يا حار تحت تراني سيفيكم فلا تخاله صبعنك لا تهد قال غير
اني اقول فيه ان معنى روية المحتضر لهما عليهما السلام هو العلم بثمرة ولايتهما
والشك فيهما والعداوة لهما او التقصير في حقهما على اليقين بعلامات يجدها
في نفسه دون روية البصر لاعيانهما عليهما السلام ومشاهدة النواظر لا
جسادهما باتصال الشعاع ثم قال في الكتاب ايضا القول في روية المحتضر الملائكة
عليهما السلام والقول عندي في ذلك كالقول في رويته لرسول الله وامير المومنين
صلى الله عليهما وجايز ان يراهم ببصره بان يزيد الله في شعاعه ما يدرك به
اجسامهم الشفافة الرقيقة ولا يجوز مثل ذلك في رسول الله وامير المومنين عليهما
السلام لاختلاف ما بين اجسامهما واجسام الملائكة في التركيبات يقول عبد الله
حسن بن سليمان بن محمد غدري عند اخواني المومنين في ذكرى لا تخلى في شرح
هذه المسئلة لان فيه احاديث مروية عن اهل البيت عليهم السلام والحديث
ذي تجهل اويه لا تخفى بمثله عند اهل العلم والنظر اعلم هداك الله لتنبيه
اني ولرشدنا الى معرفة ما ظهر ونقل عن الائمة عليهم السلام من اسرارهم
شريفه وعلومهم اللطيفة المنيعة التي خص بها رسول الله صلى الله عليه واله
جعله خازنا لها وجعل الباب الذي يوتى منه وصيه امير المومنين واورثها
الطاهرين فقال صلى الله عليه واله انا مدينة الحكمة وعلي بابها فمن اراد
العلم
الحكمة

صورة الصفحة الأولى من نسخة «د»

صورة الصفحة الأولى من نسخة «ح»

صورة الصفحة الأخيرة من نسخة «ح»

مكتبة العلامة المجلسي

الذرية الطاهرة واتبعهم شيعتهم فكانوا هم السابقون السابقون اولئك المقربون
ولعدوهم في ذلك المقام التبرّي لمعصية الله والتاخر عن طاعته وقبول امره
حيث اسرعوا عن دخول النار وخالفوا امره سبحانه ولمحمد وآله صلوات الله عليهم
اعلى درجات الجنان وشيعتهم ولعدوهم اسفل درك من النار قال سبحانه ان
المنافقين في الدرك الاسفل من النار ومحمد وآله صلوات الله عليهم اهل العلم وخزانه
ومعادنه وعدوهم اهل الجهل وموضعه قال الله سبحانه قل هل يستوي الذين يعلمون
والذين لا يعلمون انما يتذكر اولوا الالباب قال الصادق عليه السلام نحن الذين
نعلم وعدونا الذين لا يعلمون انما يتذكر اولوا الالباب والله سبحانه امرنا وخلقه
بالصلوة على محمد صلى الله عليه وآله تاسيا به تعالى وتشبها بملايكته فقال ان
الله وملايكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما وقد تعلم ان الصلوة على محمد لا تقبل ولا ترفع حتى يصلى على اهله صلوات
الله عليهم وامر سبحانه بلعن اعدا آل محمد في كتابه حيث يقول الا لعنة الله على
الظالمين والالف واللام للجنس ولا احد من الخلق اظلم ممن انكر فضل محمد
وآله وفضل اهل بيته وقدم عدوهم عليهم واثبت له مقامه الذي جعله الله
لهم وجحد العهد والميثاق الذي اخذه الله على سائر العباد لهم وانكر وجوب طاعتهم
والله سبحانه يقول يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر
منكم واولوا الامر الذين قال الله سبحانه انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون
الصلوة ويوتون الزكوة وهم راكعون وهم علي واهل بيته الاحد عشر صلوات
الله عليهم كما تقدم قال الله سبحانه فمن اظلم ممن كذب بآيات الله وصدف عنها
وقد روي عن الصادق عليه السلام ان الآيات في باطن القرآن هم آل محمد
عليهم السلام فلا اظلم ممن كذب بفضل آل محمد وانكر امامتهم وولايتهم فان
الله سبحانه قد لعن اعدا آل محمد في كتابه والرسول صلى الله عليه وآله مقتد
بربه والعترة الطاهرة مقتدية بالرسول وشيعتهم مقتدون بهم روي عن

الصه

بلغ قراءة ايده الله

صورة من بعض صفحات نسخة «د»

يظهر على هامشها علامة القراءة والتصحيح

مكتبة العلامة المجلسي

تبكي حتى بلّ الارض من دموعه ثم قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وهو
يبكي فقلت له ما يبكيك فقال كان عندي جبرئيل عليه السلام انفا فاخبرني
ان ولدي الحسين عليه السلام يقتل بشط الفرات بموضع يقال له كربلا ثم قبض
جبرئيل قبضة من تراب فشمني اياها فلم املك عيناي ان فاضتا وذكر نوح الجن
على الحسين عليه السلام عن ام سلمه رضي الله عنها قالت سمعت شعرا:
الا يا عين فاحتفلي بجهدي . فمن يبكي على الشهدا بعدي
على رهط تقودهم المنايا . الى متجبر في ثوب عبدي
عيون جن نسا الجن يبكين شجيات . ويلطمن خدودا كالدنانير نقيات
غيره وقال الكلبي لما قتل الحسين عليه السلام سمع قائلا يقول من
السما ايها القاتلون جهلا حسينا . ابشروا بالعذاب والتنكيل
كل من في السما يدعو عليكم . من نبي ومرسل ورسول
قد لعنتم على لسان ابن داوود . وموسى وصاحب الانجيل
تمت الاختيار بعون الله تعالى وحسن
توفيقه وصلى الله على
محمد وآله وصحبه اجمعين
على يد الفقير الذليل المحتاج الى رحمة ربه وغفرانه العبد علي بن محمد
ابن احمد بن الحاج خليل ابن الذيدي المعروف بابن خواتين غفر
الله له ولوالديه ولجميع المومنين
والمومنات والمسلمين والمسلمات
الاحيا منهم والاموات انك سامع
الاصوات ومجيب الدعوات
يا رب العالمين
آمين

[illegible]

صورة الصفحة الأخيرة من نسخة «د»

بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتي
ذكر الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان الحارثي رحمه الله في كتاب المقالات
ما حكايته القول في رؤية المحتضرين رسول الله وامير المؤمنين
صلى الله عليهما وآلهما عند الوفاة هذا قول استفاض عن اهل الامامة
وتواتر الخبر به عن الصادقين من الائمة صلوات الله عليهم وقد جاء عن
امير المؤمنين عليه السلام وروي الشعر المشهور الذي يروى عن
امير المؤمنين عليه السلام قاله للحارث الهمداني وهو يا حار همدان
من يمت يرني من مؤمن ومنافق قبلا يعرفني طرفه واعرفه باسمه
والكنى وما فعلا وانت يا حار ان تمت ترني فلا تخف عثرة ... ما تخاله
عسلا [illegible] غير اني اقول فيه ان معنى رؤية المحتضر لهما
عليهما السلام هو العلم بثمرة ولايتهما او الشك فيهما والعداوة لهما
او التقصير في حقهما على اليقين بعلامات يجدها في نفسه وامارات
ورؤية البصر لاعيانهما عليهما السلام ومشاهدة الناظر لاجسادهما
باتصال الشعاع [illegible] في الكتاب ايضا القول في رؤية المحتضر
الملائكة عليهم السلام والقول عندي في ذلك كالقول في رؤيته
لرسول الله وامير المؤمنين صلى الله عليهما وجائز ان يراهم ببصره بان
يزيد الله في شعاعه ما يدرك به اجسامهم الشفافة الرقيقة ولا يجوز

متى

صورة الصفحة الأولى من نسخة «ص»

ينصرف قريبا على الفرات وتقف وتنادي صاحب معركة اصبر يا
عبد الله ما يقال لهذه الارض فقال كربلا فبكى حتى بل الارض
من دموعه ثم قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وهو
يبكي فقلت له ما يبكيك فقال كان عندي جبرئيل عليه السلام
آنفا فاخبرني ان ولدي الحسين عليه السلام يقتل بشط
الفرات بموضع يقال له كربلا ثم قبض جبرئيل قبضة من تراب
فشمني اياها فلم املك عيني ان فاضتا [illegible] نوح الجن
على الحسين عليه السلام عن ام سلمة رضي الله عنها قال سمعت
الا يا عين فاحتفلي بجهدي ، فمن يبكي على الشهداء بعدي
[illegible] نساء الجن يبكين شجيات ، ويلطمن خدودا كالدنانير
[illegible] الكلبي لما قتل الحسين عليه السلام سمع قائلا
يقول من السماء ايها القاتلون جهلا حسينا
ابشروا بالعذاب والتنكيل ، كل من في السماء يدعو عليكم
من نبي ومرسل ورسول ، قد لعنتم على لسان ابن داود
وموسى وصاحب الانجيل تمت الاخبار
بعون الملك الجبار على يد افقر عباد الله واحوجهم صالح بن
عبد الله وصلى الله على محمد
وآله اجمعين
١٥٢

تعقيبات

صورة الصفحة الأخيرة من نسخة «ص»

وبه نستعين

بسم الله الرحمن الرحيم

ذكر الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان الحارثي رحمه الله في كتاب
المقالات ما حكايته القول في رؤية المحتضر رسول الله صلى الله عليه
وآله وأمير المؤمنين عليه السلام عند الوفاة هذا واستقر اجماع عليه
اهل الامامة وتواتر الخبر عن الصادقين من الائمة صلوات الله عليهم
قد جاء عن امير المؤمنين عليه السلام واورد الشعر المشهور الذي يروى
ان امير المؤمنين عليه السلام قال للحرث الهمداني وهو: يا حار همدان
من يمت يرني من مؤمن او منافق قبلا :: يعرفني طرفه واعرفه
باسمه والكنى وما فعلا :: وانت يا حار ان تمت ترني :: اسقيك ماء
تخاله عسلا ثم قال غير انى اقول فيه ان معنى رؤية المحتضر لهما
عليهما السلام هو العلم بثمرة ولايتهما او الشك فيهما والعداوة لهما
او التقصير في حقهما على اليقين بعلامات يجدها في نفسه دون
رؤية البصر لاعيانهما عليهما السلام ومشاهدة النواظر لاجسادهما
باتصال الشعاع ثم قال في الكتاب ايضا القول في رؤية المحتضر
الملائكة عليهم السلام اقول عند ذلك كالقول في رؤية رسول الله وامير المؤمنين

صورة الصفحة الأولى من نسخة «م»

دبر المغرب اللهم اني اسئلك بحق محمد وآل محمد عليك ان
تصلي على محمد وآل محمد وان تجعل النور في بصري والبصيرة
في ديني واليقين في قلبي والاخلاص في عملي والسلامة في نفسي
والسعة في رزقي والشكر لك ابدا ما ابقيتني وعن معتب
مولى ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول لداود بن سرحان يا داود
ابلغ موالي عني السلام واني اقول رحم الله عبدا اجتمع مع
اخوانه فتذاكرنا امرنا وما اجتمع اثنان على ذكرنا الا باهى الله تعالى
بهما الملائكة فاذا اجتمعتم فاشتغلوا بالذكر فان في
اجتماعكم وتذاكركم احياءنا وخير الناس من بعدنا من ذاكر
بامرنا ودعا الى ذكرنا وفيما ذكرنا في هذا الكتاب من مناقب
الائمة الانجاب صلوات الله عليهم رب الارباب كفاية لاولي
الالباب لان مناقبهم خارجة عن حد الحساب ولا يحيط با
حصائها الحساب كما قال الله تعالى قل لو كان البحر مدادا
لكلمات ربي لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربي
ولو جئنا بمثله مددا
وقد فرغ من تسويد هذه النسخة الشريفة في فضائل
ومناقب النبي والائمة المعصومين صلوات الله عليهم اجمعين

صورة الصفحة قبل الأخيرة من نسخة «م»

العبد المذنب العاصي الحقير المحتاج الى رحمة الله
الغني الكبير زكريا بن عبد الله عفي عنه
وعن جميع المؤمنين والمؤمنات في الشهر جمادى
الثاني في السنة اثنان ومائة بعد الف

صورة الصفحة الأخيرة من نسخة «م»

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفات کے وقت رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ کے حضور کے متعلق

شیخ مفیدؒ کا قول

الحمد لله رب العالمين وصلوته وسلامه على خيرة الخلق

اجمعين محمد واله الميامين

مابعد: شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان الحارثی ضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''المقالات'' میں اس طرح گفتگو کی ہے:

یہ کہنا کہ مرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ کو وفات کے وقت دیکھتے ہیں: اس باب میں اہلِ امامت کا اجماع ہے، نیز اس بارے میں امیر المومنینؑ اور ائمہ علیہم السلام سے متواتر روایت موجود ہے، نیز وہ شعر بھی پیش کیا جاتا ہے جو امیر المومنینؑ نے حارث ہمدانیؒ سے گفتگو میں بیان فرمایا:

يا حارث همدان من يمت يرني

من مؤمن أو منافق قبلا يعرفني شخصه واعرفه

بأسمه والكنى وما فعلا وانت يا حار ان تمت ترني

اسقيك ماءا تخاله عسلا

''اے حارث ہمدانی جو مرجاتا ہے وہ مرنے سے پہلے مجھے دیکھتا ہے

چاہے وہ مومن ہو یا منافق وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور میں اس کو

اس کے نام اور کنیت نیز جو کچھ اس نے انجام دیا ہے میرے علم میں ہوتا ہے

اسی طرح اے حارث تم بھی مرنے سے پہلے مجھے دیکھو گے

میں تم کو ایسا پانی پلاؤں گا جو تم کو شہد کی طرح محسوس ہوگا''۔ ①

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ بعد میں فرماتے ہیں: لیکن میرا ماننا یہ ہے کہ ''مرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ کی زیارت کرتا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص دونوں حضراتؑ کی ولایت کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوجاتا ہے، نیز دونوں کی ولایت میں شک اور اُن سے دشمنی کے مضرات سے آگاہ ہوجاتا ہے، یا دونوں کی حق میں کوتاہی کی نشانیوں کو اپنے آپ میں پائے گا جن میں شک و وہم کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی، نہ یہ کہ مرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے گا، نہ ہی آپ دونوںؑ کے جسم مبارک کو دیکھنے کے معنی میں ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (زلزال)

''یعنی: تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا''۔

اسی طرح یہاں پر مرادِ باری تعالیٰ دیکھنے سے یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا ثمرہ جان لے گا اس یقین کے ساتھ کہ اس میں کسی نوعیت کا کوئی وہم وگمان نہیں رہے گا۔

نیز ارشاد باری ہے:

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَآتٍ (عنکبوت:5)

یعنی: جو شخص اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو بے شک اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مطلب ہے اپنے اعمال کی جزاء پانا، علماء امامیہ کے محققین کا یہی قول ہے، ایک جماعت نے حشویہ میں سے اختلاف کیا ہے، انھوں نے گمان کیا ہے کہ ''مرنے والا شخص'' نبیؐ و امامؑ کو عام چیزوں کی طرح دیکھے گا، نیز آپؐ اور امامؑ بھی اس کے پاس اپنے جسم کے ساتھ حاضر ہوجائیں گے۔

اسی ہی کتاب میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

① امالی طوسی: ۱/ ۶۲۵؛ بحارالانوار: ۳۴/ ۳۳۲ و ۶/ ۱۷۸

مرنے والے کا ملائکہ کو دیکھنے کے متعلق

اس بارے میں بھی میرا قول وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین کو دیکھنے کے بارے میں تھا، کہ مرنے والا ان کو دیکھ سکتا ہے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی قوتِ بصری میں اضافہ فرمائے گا جس سے وہ شخص اس طرح کے اجسام رقیقہ کو بھی دیکھ سکے گا، لیکن اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ کے بارے میں ممکن نہیں ہے، کیوں کہ ملائکہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز امام علی علیہ السلام کے جسم میں فرق ہے۔

ایسا امر جس میں نہ اجازت ہے اور نہ ہی راہِ فرار

عبد اللہ الحسن بن سلیمان بن محمد فرماتے ہیں: میری مجبوری خاص طور پر اس مسئلے (مرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام علیؑ کی زیارت کرتا ہے) کی شرح کرنے کے لیے یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی معتبر روایات موجود ہیں، نیز وہ حدیث جس کا راوی مجہول ہو اس طرح کی روایات سے استدلال کرنا اہلِ علم ونظر کے ہاں درست اقدام نہیں ہے۔

جان لو! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنے دین کی ہدایت نصیب فرمائے، نیز ہماری راہنمائی فرمائے اس چیز کی معرفت سے جو ائمہ اہل بیتؑ سے ظاہر ونقل ہوا ہے، ان کے اسرار شریفہ، علومِ لطیفہ میں سے، وہ علوم جن کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص طور پر امام علی علیہ السلام کو دی، نیز امام علیؑ کو اپنے علوم کا خزانہ دار بنایا، آپؑ کو ان تمام علوم کا دروازہ قرار دیا، نیز اولاد امام علیؑ کو اس ترکہ کا وارث قرار دیا۔

[۱] فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا.

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے، جس کسی کو حکمت چاہیے وہ اس شہر حکمت میں دروازے سے داخل ہو"۔ [①]

① یہ حدیث صحیح متواتر ہے۔ اسے عامہ وخاصہ کے محدثین نے کثرت سے روایت کیا ہے۔ خاصہ میں سے حامد حسین لکھنوی قبلہ نے اس حدیث کی اسانید اور اس کے مصادر وغیرہ کی تحقیق پر "عبقات الانوار" کے نام سے کئی جلدوں پر مشتمل کتاب لکھی اور اسی طرح عامہ میں سے شیخ احمد بن صدیق مغربی (۱۳۸۰ھ) نے بھی اس حدیث کے طرق کی تحقیق پر پوری کتاب بنام "فتح الملك العلی بصحة حديث باب مدينة العلم علی" تالیف کی۔

پوری امت کے لیے یہ ایک ایسا امر ہے جس میں نہ کوئی اختیار ہے اور نہ ہی کوئی راہِ فرار۔

[۲] وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ: يَا كُمَيْلُ! لَا تَأْخُذْ إِلَّا عَنَّا تَكُنْ مِنَّا.

"امیر المومنینؑ نے کمیل بن زیاد سے فرمایا: اے کمیل! دین ہمارے علاوہ کسی سے مت لو، تو تم ہم میں سے ہو جاؤ گے"۔ [①]

[۳] وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ عِلْمٍ - أَوْ قَالَ: شَيْءٍ - لَمْ يَخْرُجْ مِنْ هَذَا الْبَيْتِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى بَيْتِهِ.

"امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: ہر علم (یا آپ نے فرمایا) ہر وہ شے جو اس گھر (اپنے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) سے تعلیم نہ دی گئی ہو وہ باطل ہے"۔ [②]

اور یہی حق ہے، کیوں کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل: 43)

اور یہ ارشاد عام ہے لہٰذا اس کی تخصیص جائز نہیں ہے، نیز ارشاد باری ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (نساء: 65)

"پس (اے حبیبؐ!) آپؐ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنا لیں پھر اس فیصلہ سے جو آپؐ صادر فرما دیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں"۔

① تحف العقول: ۱۷۱؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۴۱۲، ح ۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/ ۳۰، ح ۳۴؛ بشارة المصطفیٰ: ۵۰، ح ۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/ ۱۶۶ و ۱۷/ ۲۶۷

② بصائر الدرجات: ۵۳۱، ح ۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/ ۷۴، ح ۳۴؛ الاختصاص: ۳۱؛ مختصر بصائر: ۱۹۸، ح ۱۷۹؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۵۲۶، ح ۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/ ۲۸۲، ح ۵۲، ص ۳۰۹، ح ۹۲؛ احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ از معجم (ٹائٹل صفحہ)

مذکورہ آیہ کریمہ میں پیغام ہے اس شخص کے لیے:

أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ(ق:37)

''جو کان لگا کر سنتا ہے اور وہ (باطنی) مشاہدہ میں ہے''۔

دلیلِ تاویل کہاں ہے؟

ہم کہتے ہیں کہ شیخ مفیدؒ نے حدیث کی صحت و صداقت کا اعتراف کیا ہے، لیکن اس کی مراد میں تاویل کی ہے کہ: مرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام علی علیہ السلام کی ولایت کے ثمرات سے آشنا ہو جائے گا، اسی طرح کوتاہی کرنے والے کو بھی یقین حاصل ہو جائے گا، اس کے فوائد اور نقصان کی نشانیاں ان کے نفوس میں ظاہر ہو جائیں گیں، لیکن ان کو نبیؐ یا امامؑ نظر نہیں آئیں گے، کیوں کہ ان کے اجسادِ مبارک سے شعاعوں کا اتصال نہیں ہے۔

ہم جواب کے طور پر عرض کرتے ہیں: آپؒ نے جو آنکھوں سے دیکھنے کا انکار کیا ہے نبیؐ و امامؑ کے اجسادِ مبارک کے لیے، اور آپ نے فرمایا: آنکھوں سے اجسادِ مبارک کو دیکھنا مراد نہیں ہے، بلکہ ولایت و عداوت کا ثمرہ معلوم ہو جانا مراد ہے، آیا آپؒ نے اس دعویٰ پر کتاب و سنت میں سے کسی دلیل پر اعتماد کیا ہے؟۔

[۴] كَمَا رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَخَذَ دِينَهُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَزَالَتْهُ الرِّجَالُ وَ مَنْ أَخَذَ دِينَهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ زَالَتِ الْجِبَالُ وَلَمْ يَزُلْ.

''امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: جس شخص نے اپنا دین لوگوں کی باتوں سے لیا وہ اس کے دین کو زائل کر دیں گے، جو شخص اپنا دین کتاب و سنت سے لے گا چاہے پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں وہ شخص اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ جیسی شخصیت کتاب و سنت سے ہٹ کر دین لے؟''[1]

[1] الکافی: ۱/۷؛ الغیبۃ نعمانی: ۲۲؛ بحار الانوار: ۲/۱۰۵، ح ۶۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۳۰۷، ح ۳۲؛ اثبات الھداۃ: ۱/۷۱، ح ۴؛ تصحیح الاعتقادات مفید: ص ۷۲؛ روضۃ الواعظین: ۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۱۳۲، ح ۲۲؛ رسالۃ السعدیۃ علامہ حلی: ص ۱۲؛ تفضیل الائمۃ (مؤلف) ص ۱۶۱

کیوں کہ جب ہم اس تاویل کو دیکھتے ہیں تو وہ ائمہ اہل بیتؑ سے صریح و صحیح احادیث کے موافق نہیں ہے، روایات صحیحہ دلالت کرتی ہیں کہ مُردہ لوگ مرنے کے بعد مُردوں اور زندہ لوگوں کو دیکھتے ہیں، چنانچہ زندہ لوگ مُردہ لوگوں کو خواب و یقظہ میں دیکھتے ہیں، ان کے خاندان والے ان کو دیکھتے ہیں بعض دفعہ پُر مسرت اور بعض دفعہ غمگین حالت میں۔

بعض روایات جو اس باب میں ذکر ہوئی ہیں یقیناً وہ حقیقی معنی میں ہیں نہ کہ مجازی معنی میں، ان روایات میں سے بعض کا تذکرہ ہم بھی کریں گے۔

اِس عالَم میں دیکھنے کے لیے موت واقع ہونا شرط ہے؟

شیخ نے نبیؐ و امامؑ کو ان کے جسدِ مطہر کے ساتھ دیکھنے کو منع کیا ہے، وجہ بیان فرمائی کہ شعاعوں کا اتصال نہیں ہے، ہم جواباً عرض کرتے ہیں: مان لیتے ہیں کہ اس عالَم میں دیکھنے کے لیے دیکھنے والے اور دیکھے جانے والے کے درمیان شعاعوں کا اتصال ہو، تو پھر عالَمِ بقاء میں موت کے بعد دیکھنے کے لیے آپؒ کیا کہیں گے؟

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (سورہ کھف:45)

یعنی: ''اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت والا ہے''۔

نیز ارشادِ باری ہے:

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ(8)

یعنی: ''وہ پیدا فرمائے گا جنھیں تم (آج) نہیں جانتے''۔

[۵] وَ قَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: لَا تُقَدِّرُ عَظَمَةَ اللهِ تَعَالَى عَلَى عَقْلِكَ فَتَهْلِكَ ؛ فَقُدْرَتُهُ - سُبْحَانَهُ - بِلَا كَيْفٍ وَلَا يُحِيطُ بِهَا الْعِلْمُ.

''ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے حدیث منقول ہے، یعنی: عظمت باری تعالیٰ کو اپنی عقل کے لحاظ میں مت فرض کرو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت کو کسی کیفیت میں بیان

نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی علم اس کا احاطہ کرسکتا ہے"۔ ①

بالفرض مرنے والے کو نبیؐ و امامؑ نظر آتا ہے کے منکر سے ہم یہ سوال کریں:

کیا اللہ سبحانہ کی قدرت میں ہے کہ وہ مرنے والوں کو اپنی حجج صلوات اللہ علیہم کی زیارت کرائے، موت کے وقت اور مرنے کے بعد، جیسا کہ وہ سوئے ہوئے شخص کو دور دراز کے شہر اور علاقے میں رہنے والے شخص سے ملاقات کراتا ہے اور اس کے خواب میں بالکل وہی شخص ہوتا، جس کو وہ پہچانتا بھی ہے، بعض دفعہ اس کے ساتھ کھاتا پیتا بھی ہے اور علمی بحث و گفتگو کرتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ اس طرح مرنے والے یا مرے ہوئے شخص کو بھی کسی سے ملاقات کراسکتا ہے یا نہیں؟

قدرت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے، پس اگر یہ سب ہونا ممکن ہے تو تاویل کرنے اور ظاہری معنی سے عدول کرنے کی کیا وجہ ہے؟

وہ روایات جو دلالت کرتی ہیں کہ زندگی اور مرنے کے بعد دیکھا جانا ممکن ہے:

[٦] فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَآنِي فَإِنِّي لاَ يَتَمَثَّلُ بِي شَيْطَانٌ وَمَنْ رَأَى أَحَداً مِنْ أَوْصِيَائِي فَقَدْ رَآهُ فَإِنَّهُ لاَ يَتَمَثَّلُ بِهِمْ شَيْطَانٌ.

"اس موضوع کے متعلق روایت ایک یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، یعنی: جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، کیوں کہ شیطان میری جیسی شکل و صورت نہیں اختیار کرسکتا، جس نے میرے اوصیاءؑ کو دیکھا اس نے انہی کو ہی دیکھا کیوں کہ شیطان ان کے جیسی شکل و صورت اختیار نہیں کرسکتا"۔ ②

---

① نہج البلاغۃ: ۱/۶۱، خطبہ ۸۷؛ بحارالانوار: ۵۷/۱۰۷، ح ۹۰ و ۷۷/۳۱۷، ح ۱۷؛ تفسیر نورالثقلین: ۱/۳۱۸، ح ۱۳؛ التوحید صدوق: ۵۷، ح ۱۳؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۶۳، ح ۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۲/۲۴۷، ح ۱؛ الفصول المہمہ: ۱/۱۲۶، ح ۳؛ بحارالانوار: ۳/۲۵۷، ح ۱ و ۳/۲۷۸، ح ۱۲ و ۹۲/۱۱۰، ح ۸

② عیون اخبار الرضا: ۱/۲۸۸، ح ۱۱؛ روضۃ الواعظین: ۲۳۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۵۸۴، ح ۳۱۹۱؛ الصراط المستقیم: ۳/۱۵۴؛ امالی صدوق: ۱۲۱، ح ۱۰؛ مدینۃ المعاجز: ۷/۱۸۳، ح ۱۵۴؛ کتاب سلیم بن قیس ہلالی: ۳۵۰؛ بحارالانوار: ۴۹/۲۸۳ و ۶۱/۲۳۴، ح ۱ و ۱۰۲/۳۲، ح ۲

نیز یہ حدیث زندگی و موت کے بعد دونوں صورتوں کو شامل کرتی ہے، اور ہماری دعویٰ پر نص ہے۔

[٧] وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ فِي الْكَافِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ حَرِيشٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْماً: لاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَاتَ شَهِيداً، وَاللهِ لَيَأْتِيَنَّكَ فَأَيْقِنْ إِذَا جَاءَكَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ بِهِ. فَأَخَذَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! آمِنْ بِعَلِيٍّ وَبِأَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ إِنَّهُمْ مِثْلِي إِلاَّ النُّبُوَّةَ، وَتُبْ إِلَى اللهِ مِمَّا فِي يَدِكَ فَإِنَّهُ لاَ حَقَّ لَكَ فِيهِ. [قَالَ:] ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُرَ.

"شیخ محمد بن یعقوب الکلینیؒ نے الکافی میں محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد، محمد بن ابی عبداللہ اور محمد بن حسن سے اس نے سہل بن زیاد سے، ان سب نے حسن بن عباس بن حریش سے اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے ایک روز ابوبکر سے فرمایا: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہے (آل عمران:۱۶۹)

میں گواہی دیتا ہوں کہ رسولؐ اللہ شہید ہیں، واللہ جب آنحضرتؐ تمہارے آئیں گے تب تمہیں یقین ہوگا، کیوں کہ شیطان آنحضرتؐ کی شکل و صورت اختیار نہیں کرسکتا، پھر آپؑ نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر آنحضرتؐ کی زیارت کرائی۔

آپؐ نے فرمایا: اے ابا بکر! علیؑ اور اس کے گیارہ بیٹوںؑ پر ایمان لے کر آؤ، کیوں کہ وہ

نبوت کے علاوہ میرے تمام کاموں میں میرے جانشین ہیں، جو کچھ تم نے لیا ہے اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے، تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، بعدازاں آپؑ چلے گئے اور نظر نہیں آئے"۔ [1]

[۸] وَرَوَى الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ فِي كِتَابِ الْقَائِمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَذْكُرُ فِيهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ خَرَجَ مِنَ الْكُوفَةِ وَمَرَّ حَتَّى أَتَى الْغَرِيَّيْنِ فَجَازَهُ فَلَحِقْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى الْأَرْضِ بِجَسَدِهِ لَيْسَ تَحْتَهُ ثَوْبٌ. فَقَالَ لَهُ قَنْبَرٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَلَا أَبْسُطُ ثَوْبِي تَحْتَكَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا. هَلْ هِيَ إِلَّا تُرْبَةُ مُؤْمِنٍ أَوْ مُزَاحَمَتُهُ فِي مَجْلِسِهِ. قَالَ الْأَصْبَغُ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! تُرْبَةُ مُؤْمِنٍ قَدْ عَرَفْنَاهَا كَانَتْ أَوْ تَكُونُ فَمَا مُزَاحَمَتُهُ فِي مَجْلِسِهِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ابْنَ نُبَاتَةَ! لَوْ كُشِفَ لَكُمْ لَأَلْفَيْتُمْ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي هَذَا الظَّهْرِ حَلَقاً يَتَزَاوَرُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ، إِنَّ فِي هَذَا الظَّهْرِ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَفِي وَادِي بَرَهُوتَ نَسَمَةَ كُلِّ كَافِرٍ.

(8) فضل بن شاذان [2] نے کتاب القائم [3] میں سعد بن طریف [4] سے اس نے

[1] الکافی: ۱/۵۳۳، ح ۱۳؛ تفسیر البرہان: ۱/۱۲/۷، ح ۳؛ مدینۃ المعاجز: ۳/۳۳، ح ۶۹۵؛ تفضیل الائمۃ: ۳۲۰؛ تفسیر نورالثقلین: ۱/۴۰۸، ح ۴۲۸

[2] فضل بن شاذان بن خلیل ابومحمد الازدی نیشاپوری امام ہادیؑ اور امام عسکریؑ کے اصحاب میں سے ثقہ ہیں اور ان کی کثیر تصانیف ہیں (دیکھیے المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۵۶)۔ نجاشی نے کہا ہے کہ یہ ثقہ ہیں اور ہمارے فقہاء و متکلمین میں سے ایک ہیں اور ان کی جلالت الطائفہ ہے۔ (دیکھیے: رجال نجاشی: ۳۰۷، رقم ۸۴۰)

[3] نجاشی نے ان کی ۱۸۰ کتب شمار کی ہیں جن میں اس کتاب کا بھی شمار کیا ہے۔ (دیکھیے: ایضاً)

[4] سعد بن طریف حنظلی، یہ امام سجادؑ، امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادق علیہم السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۴۶)

اصبغ بن نباتہ [1] سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں مذکورہ ہے کہ:

یعنی: "آپؑ کوفہ سے باہر نکل گئے، چلتے چلتے غریین کی جگہ سے گزر گئے، وہیں پر ہم آپؑ سے مل گیے، آپؑ زمین پر لیٹ گیے، آپؑ کے نیچے کپڑا بھی بچھا ہوا نہیں تھا۔

قنبرؒ نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! کیا میں اپنا کپڑا آپؑ کے نیچے بچھا دوں؟۔

آپؑ نے فرمایا: نہیں، کیا یہ مومن کی تربت نہیں یا اس کی مجلس میں رش اور بھیڑ نہیں؟

اصبغ نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ: مومن کی تربت کا تو معلوم ہے کہ یہ جگہ کسی مومن کی تربت تھی یا ممکن ہے بعد میں ہو، لیکن اس کی مجلس میں بھیڑ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے نباتہ کے بیٹے! اگر تم لوگوں پر ظاہر ہوجائے تو جان جاؤ گے مومنین کی روحیں اس زمین (وادی السلام) کی پشت پر ایک دوسرے کی زیارت کرتی ہیں اور ایک دوسرے سے بات چیت کرتی ہیں، اس زمین کی پشت پر ہر مومن کی روح رہتی ہے اور وادیٔ برہوت [2] میں ہر کافر سزا کاٹ رہا ہے"۔ [3]

اس حدیث سے بعض باتیں سمجھ آئی ہیں، ان میں سے:

آپؑ نے خبر دی کہ زمین کا وہ حصہ مومنین کی قبور کے لیے مختص ہوگا، مومنین وہاں پر دفن ہوں گے، اور اس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے۔

اسی وقت ارواحِ مومنین کی بھیڑ اکٹھا ہوجائے گی، یہ جملہ اس بات کی تصدیق ہے جو مروی ہے کہ "ارواح اجسام سے دو ہزار سال پہلے خلق ہوئے" [4] کہ اس جگہ روحیں آکر جمع

[1] یہ امیرالمومنین علیہ السلام کے خاصہ اصحاب میں سے ہیں (دیکھیے رجال نجاشی: ۸، رقم ۵)۔ یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۷۴)

[2] امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دوزخ کا بدترین کنواں برہوت ہے جس میں کفار کی روحیں رہیں گی۔ (دیکھیے: فروعِ کافی: ۱/۳۶۶، ح ۳ و ۴؛ المحاسن: ۲/۳۹۹، ح ۲۳۹۴؛ بحارالانوار: ۶/۲۸۸، ح ۱۱ و ۲۸۹، ح ۱۲؛ الوافی: ۲۵/۶۳۸، ح ۲۴۷۹۱ و ۲۴۷۹۲؛ تفسیر نورالثقلین: ۴/۱۰۲۔ نیز لسان العرب میں ہے کہ برہوت شہر حضرموت میں ایک کنویں کا نام ہے جس کی گہرائی تک نہیں پہنچا جاسکتا ہے۔

[3] بحارالانوار: ۶/۲۴۲، ح ۶۵ و ۲۷/۳۰۷، ح ۱۲

[4] بصائرالدرجات: ۱۰۸، ح ۵؛ بحارالانوار: ۶۱/۱۳۲، ح ۵ و ۶۸/۲۰۵؛ معانی الاخبار: ۱۰۸، ح ۱

ہوں گیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ بدن میں نہیں رہیں گیں، نیز جو روح جسم سے نکل چکی ہوگی وہ اپنے جسم میں واپسی کے لیے انتظار میں ہوگی۔ نیز یہ کہ اگر ہمارے لیے بھی وہی نظارہ ہو جیسا کہ امامؑ دیکھ رہے تھے تو ہم دیکھ سکتے کہ روحیں کس طرح وہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں، آپس میں محوِ گفتگو ہیں۔

گفتگو کرنا، ملنا ملانا، حلقہ باندھ کر بیٹھنا، ان سب باتوں سے یہ پتہ چلتا ہے جیسا کہ مروی ہے کہ: ''مومن جب مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے قالب کی طرح ایک قالب خلق فرماتا ہے جس وجہ سے باقی روحیں اس کو پہچان لیتی ہیں''۔ (1)

اس مضمون کی روایات ان شاء اللہ بعد میں ذکر ہوں گی۔

[۹] وَ قَدْ رُوِيَ أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مِيعَادُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَادِي السَّلاَمِ

(9) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا:

مِيعَادُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَادِي السَّلاَمِ

یعنی ''میرے اور تمہارے درمیان ملاقات وادی السلام (2) پر ہے''۔ (3)

یہ جگہ امامؑ کی قبر مطہر کے پاس ہے۔

[۱۰] وَ ذَكَرَ اَلْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ فِي كِتَابِ اَلْقَائِمِ أَيْضاً قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ

(1) الکافی: ۳/۲۴۵، ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۶، ح۱۷۱؛ الزہد اہوازی: ۸۹، ح۲۴۱؛ بحارالانوار: ۶۱/۵۰، ح۳۰؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۳۲، ح۱

(2) یہاں مومنین کی روحیں رہتی ہیں۔ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی مومن جہاں کہیں مرتا ہے تو اس کی روح سے کہا جاتا ہے کہ وادی السلام میں چلی جا۔ بے شک وہ جنت کے مقاموں میں سے ہے۔ (دیکھیے: فروع کافی: ۱/۳۶۲، ح۱؛ بحارالانوار: ۶/۲۶۸، ح۱۱۶ و ۳۱/۲۲۳، ح۳۵ و ۱۰۰/۲۳۴، ح۲۶؛ الوافی: ۲۶/۶۳۱، ح۲۳۷۷۸؛ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ جگہ کوفہ کے قریب نجف میں ہے۔ (مجمع البحرین: ۶/۸۸)

(3) الکافی: ۳/   ح۴؛ بحارالانوار: ۶/۱۹۷، ح۵۱؛ الزہد: ۸۲

مَرْوَانَ عَنْ زَيْدٍ اَلشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَرْوَاحَ اَلْمُؤْمِنِينَ تَرَى آلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ فِي جِبَالِ رَضْوَى . فَتَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِمْ وَ تَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهِمْ . وَ تَتَحَدَّثُ مَعَهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ . فَإِذَا قَامَ قَائِمُنَا بَعَثَهُمُ اَللَّهُ تَعَالَى وَ أَقْبَلُوا مَعَهُ يُلَبُّونَ زُمَراً زُمَراً . فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ اَلْمُبْطِلُونَ . وَ يَضْمَحِلُّ اَلْمُنْتَحِلُونَ . وَيَنْجُو اَلْمُقَرَّبُونَ .

فضل بن شاذان نے کتاب القائم میں ذکر کیا ہے: ''ہم سے محمد بن اسماعیل نے ان سے محمد بن سنان نے ان سے عمار بن مروان نے ان سے زید الشحام نے انھوں نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مومنین کی روحیں آلِ محمدؑ کو جبل رضوی پر دیکھیں گے، پس وہ اُنؑ کے کھانوں میں سے کھائیں گے، انؑ کے پانی میں سے پئیں گے، اُنؑ کی مجالس میں شریک ہوں گے، اُنؑ سے گفتگو کا شرف حاصل کریں گے، یہاں تک کہ ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور ہوجائے، جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور ہوگا تب اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ کرے گا، وہ امامؑ کا استقبال کریں گے، امامؑ کی دعوت پر لبیک کہیں گے اور جوق در جوق حاضر ہوں گے، یہی وہ وقت ہوگا جس میں شکی مزاج لوگ جھٹلائیں گے، دینداری دکھانے والے کمزور پڑ جائیں گے، مقربین نجات پا جائیں گے''۔ (1)

یہ حدیث سابقہ روایت پر دلالت کر رہی ہے کہ روح جب جسد سے نکل جاتی ہے تو بعد میں کسی نئے قالب میں ڈھل جاتی ہے، جیسا کہ اس روایت میں کھانے پینے اور گفتگو کا ذکر ہے۔

[۱۱] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ فِي كِتَابِ بَصَائِرِ اَلدَّرَجَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَايَةَ اَلْأَسَدِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ

(1) الزہد: ۸۱، ح۲۱۹؛ الکافی: ۳/۱۳۱، ح۴؛ بحارالانوار: ۶/۲۴۳، ح۶۶ و ۲۷/۳۰۸، ح۱۳ و ۵۳/۹۷، ح۱۱۳؛ مدینۃ المعاجز: ۳/۱۰۸، ح۷۷۱

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ يُكَلِّمُهُ، فَلَمَّا قَامَ الرَّجُلُ، قُلْتُ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! مَنْ هَذَا الَّذِي أَشْغَلَكَ عَنَّا؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَذَا وَصِيُّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

محمد بن حسن صفارؒ ① نے اپنی کتاب بصائر الدرجات ② میں محمد بن عیسیٰ ③ سے اس نے عثمان بن عیسیٰ ④ سے اس کو جس نے روایت بیان کی اس نے عبایۃ الاسدی ⑤ سے روایت کی ہے: ”راوی کہتا ہے میں امیر المومنینؑ کے پاس حاضر ہوا، اور آپؑ کے پاس عجیب شکل کا انسان بیٹھا ہوا تھا، امیر المومنینؑ ان کی طرف منہ کر کے باتیں کر رہے تھے، جب وہ بندہ چلا گیا تو میں نے کہا: یا امیر المومنینؑ! یہ کون تھا جس نے آپؑ کو ہم سے دور کیا ہوا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ شخص حضرت عیسیٰؑ کا وصی تھا۔ ①

[۱۲] وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَابَوَيْهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ تَعَالَى أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَ

① محمد بن حسن بن فروخ الصفار، ثقہ عظیم القدر ہیں۔ ان کی ایک کتاب بھی ہے اور یہ امام حسن عسکریؑ کے صحابی ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم: ۵۱۵)

② علامہ مجلسیؒ کہتے ہیں: کتاب بصائر الدرجات شیخ ثقہ عظیم الشان محمد بن حسن صفار کی تصنیف ہے۔ (دیکھیے: بحارالانوار: ۱/ ۷)

③ یہ شاید محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین ہیں جو امام علی رضاؑ، امام ہادیؑ اور امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے۔ یہ ثقہ جلیل ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم الرجال الحدیث: ۵۶۴)

④ یہ غالباً عثمان بن عیسیٰ ابوعمرو عامری کلابی ہے۔ یہ واقفہ کے بزرگوں میں سے ہیں۔ نجاشی کہتے ہیں کہ یہ امام موسیٰ کاظمؑ کے حق سے منحرف ہونے والے اصحاب میں سے تھے اور امام علی رضاؑ سے بھی معارض تھے لیکن اس کے باوجود یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۷۰)

⑤ عبایہ بن ربعی اسدی امیر المومنینؑ کے خاص صحابی ہیں۔ شیخ نے ان کو امام حسنؑ کے اصحاب میں سے شمار کیا ہے۔ (دیکھیے: ایضاً، ۳۰۳؛ رجال الطوسی: ۱۷، رقم ۱۸؛ رجال البرقی: ۳۶، رقم ۳۹)

① بصائر الدرجات: ۳۰۲، ح ۱۹؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۲/ ۸۳؛ بحارالانوار: ۶/ ۲۳۱، ح ۴۳ و ۴۷/ ۳۰۵،

مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: هَلَكْنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَإِنَّا لَا نُحِبُّ الْمَوْتَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذَاكَ عِنْدَ مُعَايَنَةِ رَسُولِ اللهِ وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا عِنْدَ الْمَوْتِ. مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ إِلَّا حَضَرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَإِذَا رَآهُمَا الْمُؤْمِنُ اسْتَبْشَرَ وَ سُرَّ، فَيَقُومُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَنْصَرِفَ. فَيَقُولُ: إِلَى أَيْنَ وَ قَدْ كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَرَاكُمَا؟ فَيَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَ تُحِبُّ أَنْ تُرَافِقَنَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُوصِي بِهِ مَلَكَ الْمَوْتِ وَ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ لَهُمَا مُحِبٌّ. فَهَذَا يُحِبُّ لِقَاءَ اللهِ وَ يُحِبُّ اللهُ لِقَاءَهُ. وَ أَمَّا عَدُوُّهُمَا فَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ عَلَيْهِ وَ أَبْغَضُ عِنْدَهُ مِنْ رُؤْيَتِهِمَا فَيَعْرِفُ الْمَلَكُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لَهُمَا فَهُوَ يَكْرَهُ لِقَاءَ اللهِ وَ اللهُ يَكْرَهُ لِقَاءَهُ.

محمد بن علی بن بابویہ (شیخ صدوقؒ) ① اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات چاہتا ہے تو اللہ سبحانہ بھی اس شخص سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے گھبراتا ہے تو اللہ سبحانہ بھی اس شخص سے ملاقات کرنا پسند نہیں فرماتا۔

امام علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا: اے فرزندِ رسولؐ اللہ! ہم لوگ ہلاک ہو گئے؛ کیوں کہ ہم میں سے کوئی بھی مرنا نہیں چاہتا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ اس وقت ہوگا جب رسولؐ اللہ اور امیر المومنینؑ موت کے ملنے کے لیے تشریف لے کر آئیں گے، کیوں کہ کوئی بھی شخص جب مرتا ہے تو آنحضرتؐ اور امام علیؑ اس

① محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی ابوجعفر ہیں۔ ابن ادریس کہتے ہیں: وہ عظیم، جلیل، امام زمانہؑ کی دعا سے پیدا ہوئے اور میرے نزدیک ان کی صداقت مشہور اور ان کی فضیلت خاص ہے۔ کسی کو ان میں شک نہیں ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۵۳)۔ من لا یحضرہ الفقیہ سمیت ان کی کثیر کتب ہیں جن میں سے اکثر اُردو زبان میں بھی دستیاب ہیں۔

کے پاس حاضر ہوتے ہیں، مومن کے لیے بشارت ہوتی ہے اور وہ خوش ہوجاتا ہے، تو آپؐ جانے کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

مومن کہتا ہے: آپؐ کہاں جارہے ہیں، میں آپ دونوں کو دیکھتے رہنا چاہتا ہوں؟ آپؐ فرماتے ہیں: کیا تم ہمارے ساتھ چلنا چاہو گے؟ تو وہ شخص کہتا ہے: جی ہاں۔

تو آنحضرتؐ اس شخص کے بارے میں ملک الموت آگاہ فرماتے ہیں کہ وہ ان دونوں کو چاہنے والا ہے، یہی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے بے تاب ہوگا اور اللہ سبحانہ اس شخص کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔

باقی رہا دشمنی رکھنے والا تو اس شخص کے لیے تو رسولؐ اللہ اور امام علیؑ کو دیکھنے بہت غصہ آئے گا، فرشتہ جان لے گا کہ یہ شخص ان سے بغض رکھنے والا ہے، تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرے گا اور نہ ہی اللہ سبحانہ اس سے ملاقات پسند کرے گا۔ ①

چنانچہ یہ حدیث صراحت کے ساتھ بیان کر رہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ص اور امام علیؑ ہر مرنے والے کے پاس تشریف لے کر آتے ہیں، اور ایک حقیقت ہے اس مجازی نہ سمجھا جائے۔

[۱۳] وَ رَوَى اَلصَّدُوقُ اِبْنُ بَابَوَيْهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَّمَ أَصْحَابَهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ أَرْبَعَمِائَةِ بَابٍ مِمَّا يَصْلُحُ لِلْمُسْلِمِ فِي دِينِهِ وَ دُنْيَاهُ. وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:... تَمَسَّكُوا بِمَا أَمَرَكُمُ اَللَّهُ بِهِ فَمَا بَيْنَ أَحَدِكُمْ وَ بَيْنَ أَنْ يَغْتَبِطَ وَ يَرَى مَا يُحِبُّ إِلاَّ أَنْ يَحْضُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ مَا عِنْدَ اَللهِ خَيْرٌ وَ أَبْقىٰ فَتَأْتِيهِ اَلْبِشَارَةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ-عَزَّ وَ جَلَّ-وَ تَقَرُّ عَيْنُهُ وَ يُحِبُّ لِقَاءَ اللهِ.

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے: "امیر المومنینؑ اپنی ایک مجلس میں اپنے اصحاب کو چار سو باب علم کے تعلیم دیے، جس میں ایک مسلمان کے لیے

① معانی الاخبار: ۲۳۶، ح ۱؛ الزہد: ۸۳، ح ۲۲۰؛ الکافی: ۳/ ۱۳۳، ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۴۸، ح ۲؛ مستدرک الوسائل: / ؛ مصباح الشریعہ: ۱۷۲

اس کی دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ نیز آپؑ نے فرمایا: جس چیز کا تمہارے رب نے تم لوگوں کو حکم دیا ہے اسی سے متمسک رہو، پس ہر وہ چیز جو تمہارے دسترس میں ہے یا جس چیز کی تمنا ہے اور اپنی پسند کی چیزیں حاصل کرے، یہاں تک کہ رسولؐ اللہ اس کے پاس حاضر ہوں (جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ زیادہ بہتر اور دائمی ہے۔ القرآن)

پس اس کے پاس اللہ سبحانہ کی طرف خوش خبری آئے گی، اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے گی، نیز اللہ سبحانہ اس کی ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ ①

یہ حدیث بھی نصِ صریح ہے آنحضرتؐ کے حضور کے حوالے سے لہٰذا اس حدیث کو کسی مجازی معنی پر حمل کرنا جائز نہیں ہوگا، کیوں کہ حقیقی معنی مراد لینے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔

[۱۴] وَ رَوَى اَلشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي أَمَالِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا تَقُولُ اَلنَّاسُ فِي أَرْوَاحِ اَلْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ؛ قُلْتُ: يَقُولُونَ: فِي حَوَاصِلِ طَيْرٍ خُضْرٍ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! اَلْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ. يَا يُونُسُ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ أَتَاهُ رَسُولُ اللهِ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَ مَعَهُمْ مَلاَئِكَةُ اللهِ اَلْمُقَرَّبُونَ. فَإِنْ أَنْطَقَ اَللَّهُ لِسَانَهُ بِالشَّهَادَةِ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيدِ وَ لِلنَّبِيِّ بِالنُّبُوَّةِ وَ لِأَهْلِ اَلْبَيْتِ بِالْوَلاَيَةِ شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَ مَنْ حَضَرَ مَعَهُمْ مِنَ اَلْمَلاَئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. فَإِذَا قَبَضَهُ اَللَّهُ إِلَيْهِ صَيَّرَ تِلْكَ اَلرُّوحَ إِلَى اَلْجَنَّةِ فِي صُورَةٍ كَصُورَتِهِ [فِي اَلدُّنْيَا] فَيَأْكُلُونَ وَ يَشْرَبُونَ فَإِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمُ اَلْقَادِمُ عَرَفَهُمْ بِتِلْكَ اَلصُّورَةِ اَلَّتِي كَانَتْ فِي اَلدُّنْيَا.

① الخصال: ۶۱۴؛ تحف العقول: ۱۰۵؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۳۱۶، ح ۲۴؛ بحار الانوار: ۶/ ۱۵۳، ح ۸

شیخ ابو جعفر بن محمد بن الحسن الطوسیؒ [1] اپنی امالی [2] میں اپنی سند کے ساتھ یونس بن ظبیان [3] سے نقل فرماتے ہیں، راوی کہتا ہے: ''میں امام صادق علیہ السلام کے پاس تھا آپؑ نے فرمایا: لوگ مومنین کے مرنے بعد ان کی روحوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

میں نے کہا: کہتے ہیں: سبز پرندوں کی شکل میں اُڑ رہی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن کا مقام اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اے یونس! جب مرنے والے کے سرہانے رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ تشریف لے کر آتے ہوں، اور مقرب ملائکہ ان کے ساتھ ہوں، جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس شخص کی زبان پر توحید کی گواہی، نبی آخر الزماںؐ کی نبوت اور اہلِ بیت اطہارؑ کی ولایت کی گواہی جاری کردے، رسولؐ اللہ، امام علیؑ، حضرت فاطمہ الزہراءؑ، حسنین کریمینؑ اس امر کے گواہ ہوں، نیز وہ ملائکہ جو ساتھ آئے تھے، جب اللہ سبحانہ اس حال میں مومن کی روح قبض کرے گا تو اس شخص کی روح جنت میں چلی جائے گی، اسی شکل میں جو اس کی دنیا میں تھی، وہ کھائے گا پیئے گا، جب اس کے جاننے والے اس سے ملیں گے تو وہ ان کو پہچانے گا کیوں کہ وہ بھی دنیاوی شکل میں ہی سامنے آئیں گے۔ [4]

---

[1] محمد بن حسن بن علی طوسی ابو جعفر ہیں۔ یہ ہمارے اصحاب میں سے جلیل القدر اور ثقہ ہیں اور ہمارے بزرگ ابوعبداللہ (شیخ مفیدؒ) انھی کے استادوں میں سے ہیں۔ ان کی کافی کتب ہیں جن میں سے تہذیب الاحکام اور الاستبصار بھی ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۱۵)

[2] یہ ایک مشہور کتاب ہے۔ اب اُردو زبان میں بھی موجود ہے۔ اس کتاب کے بارے میں اجماع ہے کہ یہ شیخ طوسیؒ ہی کی کتاب ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے اسے ان ہی کی کتاب شمار کیا ہے۔ (دیکھیے: بحار الانوار: ۱/۷)

[3] یہ امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ ان کی توثیق اور تضعیف میں اختلاف ہے اور ان کی وثاقت ثابت نہیں ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۷۹)۔ لیکن یہ میرے نزدیک ثقہ ہے کیونکہ یہ تفسیر القمی اور کامل الزیارات کے راوی ہیں اور ان کی وثاقت کے لیے یہی کافی ہے۔ (واللہ العالم!)

[4] امالی طوسی: ۴۱۸، ح ۹۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۶۶، ح ۱۷۱؛ الکافی: ۳/۲۴۵، ح ۶؛ الزہد: ۸۹، ح ۲۴۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۵۹، ح ۱۳۸؛ بحار الانوار: ۶/۲۶۹، ح ۳۲؛ الفصول المہمہ: ۳/۵۵۹، ح ۱۳۸؛ تفسیر صافی: ۱/۲۹۳، ح ۱۵۳

پس امامؑ کا یہ فرمانِ عالیشان کہ: (جب مرنے والے کے سرہانے رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ تشریف لے کر آتے ہوں، اور مقرب ملائکہ ان کے ساتھ ہوں)۔ تو یہ قول نصِ صریح ہے اس دعوٰی پر کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ حقیقی طور پر مرنے والے کے پاس تشریف لے کر آتے ہیں؛ کیوں کہ وہ مرنے والے کی شہادت اور اس کا اقرار و اعتراف سنیں گے۔ لہٰذا اس حدیث شریف کے ظاہر سے عدُول کرکے تاویل کا سہارا لینا جائز نہیں ہوگا، وہ بھی ایسی تاویل جس پر کوئی حدیث دلالت ہی نہ کر رہی ہو، بالفرض یہ تاویل و عدُول جائز ہے تو پھر ہر وہ چیز جس میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے اسرار نقل ہوئے جن میں انھوں نے اہلِ ولایت کو احکامات دیئے ہیں، کسی احتمال کی وجہ سے ان میں بھی تاویل جائز ہوجائے گی، بلکہ انکار کی وجہ محض یہ ہو کہ ان کا ذہن ان باتوں کو قبول نہیں کر رہا ہے۔

[۱۵] وَقَدْ رَوَى الثِّقَاتُ عَنِ النَّبِيِّ وَ آلِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ بِطُرُقٍ كَثِيرَةٍ وَ عِبَارَاتٍ مُخْتَلِفَةِ اللَّفْظِ مُتَّفِقَةِ الْمَعْنَى وَ مُتَغَايِرَةٍ فِي أَنْفُسِهَا وَ هُوَ: حَدِيثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ.

بااعتماد روایت کرنے والوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت اطہارؑ سے مختلف طُرُق والفاظ لیکن ایک ہی مطلب پر دلالت کرنے والی روایات نقل کی ہیں: ''ہمارے حدیث مشکل سے مشکل تر ہے، کوئی اس کا متحمل نہیں ہوسکتا سوائے مقرب فرشتے، نبی مرسل، یا ایسا عبدِ مومن جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے امتحان لے لیا ہو''۔ [1]

پس معلوم ہوا کہ جو شخص نہ ہی مقرب فرشتہ ہے، اور نہ ہی نبی مرسل ہے، اور نہ ہی ایسا مومن ہے جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے امتحان لیا ہو، تو وہ ائمہ اطہارؑ کی احادیث متحمل نہیں ہوسکتا، یعنی اس کا دل تصدیق نہیں کرسکتا، مگر اس کو ایمان رکھنا پڑے گا، بالکل اسی

---

[1] بصائر الدرجات: ۴۰؛ الکافی: ۱/۴۰۱؛ اصول ستہ عشر: ۶۱؛ امالی صدوق: ۶۲، ح ۶؛ معانی الاخبار: ۱۸۸؛ نہج البلاغہ: خ ۱۸۴؛ روضۃ الواعظین: ۲۱۱؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۲۳۶؛ اعلام الوریٰ: ۱/۵۰۹؛ خرائج والجرائح: ۲/۷۹۴؛ مختصر البصائر: ۱۳۳؛ عوالی اللئالی: ۴/۱۲۹، ح ۲۲۲؛ عیون الحکم والمواعظ: ۱۴۳، ح ۳۲۰۲

طرح ایمان رکھنا ہوگا جیسے حدیث میں مذکور افراد کا ایمان ہے، اسی وجہ سے ایمان کے ارکان میں سے ایک رُکن ہے رضا وتسلیم، تو یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ممکن ہے کہ انسان کا دل نہ چاہتا ہو مگر وہ اس پر پھر بھی ایمان رکھتا ہو؟۔

تو اس سوال کے جواب میں کلامِ مجید کی وہ حکایت ہے جو اللہ سبحانہ نے ذکر فرمائی، موسیٰؑ وخضرؑ کے درمیان، باوجود اس کے کہ حضرت موسیٰؑ جو کچھ دیکھ رہے تھے حضرت خضرؑ سے وہ اس کو ٹھیک نہیں سمجھ رہے تھے، جب کہ وہ جانتے تھے کہ اللہ سبحانہ نے ہی اُن کو حضرت خضرؑ کی اتباع کا حکم دیا ہے، نیز اُنؑ سے سیکھیں، باوجود اس کے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے وعدہ کیا کہ وہ ان کی اطاعت وفرمان برداری کریں گے، حضرت موسیٰؑ سے قبول وتسلیم کیا، مگر جب دیکھا تو ان کی عقل نے وہ سب صحیح نہیں سمجھا اور فوراً انکار کردیا، حالانکہ وہ نبی مرسل تھے، جلیل القدر انبیاء میں سے شمار ہے، معصوم ہیں خطاء کا امکان نہیں، تو آپ کسی ایسے ویسے کے لیے کیا کہیں گے؟

اس بنا پر حدیث کی تاویل محض اس وجہ پر جائز نہیں ہوسکتی کہ عقل کے پلے نہیں پڑ رہی ہے، کیوں کہ ممکن ہے اس کا مضمون اُن اسرار میں سے ہو جن کے تحمل کی طاقت ہم نہیں رکھتے ہوں، لیکن ہر ایسی بات جس کو عقل تسلیم نہیں کرتی اس کا اعتقاد رکھنا اور اس پر ایمان لانا اس وقت تک جائز نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ بات کلامِ حکیم یا آلِ محمدؐ سے منقول سنتِ متفقہ سے ثابت نہ ہو، پس جب ثابت ہو اور عقل تسلیم نہ کرتی ہو اس مسئلے کو آلِ محمدؐ کی طرف پلٹا دیں اور اس پر ایمان وعقیدہ رکھیں۔

[۱۶] وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَّهُ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَعْرِفُوا إِمَامَهُمْ وَيَرُدُّوا إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُوا لَهُ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: "لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے امام کی معرفت حاصل کریں، امور کو اسی کی طرف پلٹائیں، اور تسلیم کریں"۔ [1]

[1] الکافی: ۲/۳۹۸، ح ۵؛ بصائر الدرجات: ۵۴۵/ح۳۲؛ مختصر بصائر: ۲۲۳، ح۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۶۸، ح۱۹؛ بحار الانوار: ۲/۲۰۴، ح۸۳

معلوم ہے کہ روایت میں لفظ (انما) حصر کے معنی میں ہے۔

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (نساء:83)

یعنی: "اگر وہ اسے رسول (ﷺ) اور اپنے میں سے صاحبانِ امر کی طرف لوٹا دیتے تو ضرور ان میں سے وہ لوگ جو (کسی) بات کا نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں اس کو جان لیتے۔

[۱۷] وَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّ الْمَعْنِيَّ بِالْمُسْتَنْبِطِ هُمْ رَحِمَهُ اللهُ خَاصَّةً.

روایت ہے کہ: "جو کسی بات کا نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں وہ فقط ائمہ اہل بیتؑ ہیں"۔

ایک ہی لحظے میں دنیا کے ہر میں کونے میں ہونے والی اموات پر پہنچنا

اس بناء پر جب ایک ہی وقت میں دنیا کے مختلف مقامات پر مومنین کی وفات ہورہی ہو تو اس وقت محمدؐ وآلِ محمدؑ کا ہر جگہ حاضر ہونا ضروری ہے، کیوں کہ ان کا وعدہ حق وصدق ہے، کہ وہ پہنچ کر اس مومن کی مدد کریں گے اس کی مشکل گھڑی میں ملک الموت کو اس کے بارے میں وصیت کریں گے۔

اس مقام پر وہم وعقلی کمزوری کو خاطر میں مت لے کر آئیں کہ: ایک ہی جسم ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر کیسے پہنچ سکتا ہے؟! کیوں کہ اگر شیطان یہ توہم کسی عاقل شخص کے ذہن میں ڈال بھی دے تو وہ اسے رَدّ کردے گا، کیوں کہ اس کے ربّ نے کہا:

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (کھف:45)

یعنی: "اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت والا ہے"۔

[۱۸] وَ بِمَا رُوِيَ عَنْهُمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ: لَا تُقَدِّرْ عَظَمَةَ اللهِ عَلَىٰ قَدْرِ عَقْلِكَ فَتَهْلِكَ.

ائمہ اہلِ بیتؑ سے روایت ہے: ''عظمت باری کو اپنی عقل سے مت پرکھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے''۔ [1]

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جنابِ آصف کا جو واقعہ نقل فرمایا ہے کہ وہ پلک جھپک میں عرشِ بلقیسؑ کو پہنچا دیتے ہیں، حالانکہ آنے اور جانے کا راستہ اسی زمانے کے حساب سے دو ماہ کا تھا، یہ آصف حضرت سلیمانؑ کے وصی تھے، ان کے پاس اسم اعظم میں ایک حرف تھا، پھر آپ کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے پاس 72 حروف ہوں اسمِ اعظم میں سے؟!

[۱۹] وَ رُوِیَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَنَّ نِسْبَةَ عِلْمِ آصَفَ إِلَی عِلْمِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِمْ کَمَا تَأْخُذُ الْبَعُوضَةُ عَلَی جَنَاحِهَا مِنَ الْبَحْرِ.

''امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: حضرت آصفؑ کا علم آلِ محمدؑ کے علم کی نسبت ایسا ہے جیسے مچھر کا پَر سمندر کی نسبت ہے''۔ [2]

[۲۰] وَ رَوَی مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ مَعِي صَحِیفَةٌ - أَوْ قَالَ: قِرْطَاسٌ - فِیهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ: أَنَّ الدُّنْیَا مُثِّلَتْ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ فِي مِثْلِ فِلْقَةِ الْجَوْزَةِ. فَقَالَ: یَا أَبَا عَمْرَةَ! ذَا حَقٌّ فَانْقُلْهُ إِلَی آدَمَ.

محمد بن حسن صفارؒ نے اپنی سند سے عبد المطلب جعفی [3] سے روایت کی ہے، کہتا ہے:

[1] نہج البلاغہ: خ ۸۷؛ التوحید صدوق: ۵۶، ۱۳؛ تفسیر العیاشی: ۱/ ۱۶۳، ح ۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۲/ ۲۴۷، ح ۱؛ بحارالانوار: ۳/ ۲۵۷، ح ۱ و ۴/ ۲۷۸، ح ۱۶ و ۵۷/ ۱۰۷، ح ۹۰ و ۹۲/ ۱۲۰، ح ۸؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۱۲۶، ح ۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۳۱۸، ح ۴۱

[2] تفسیر قمی: ۱/ ۳۶۷؛ تفسیر صافی: ۳/ ۷۷؛ بحارالانوار: ۲۶/ ۱۶۰، ح ۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/ ۵۲۳، ح ۲۰۹ و ۴/ ۸۷، ح ۶۵؛ ینابیع المعاجز: ۵۷، ح ۴

[3] ایک نسخے میں حمزہ بن عبد المطلب جعفی درج ہے لیکن ہر دو طرح ان کے حالات نہیں مل سکے ہیں۔

میں امام رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ صحیفہ یا کوئی کاغذ تھا جس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت درج تھی:

''بلاشک یہ دنیا صاحبِ امر کے سامنے اخروٹ کے ایک ٹکڑے کے مانند ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابو عمرہ! یہ سچ ہے اس روایت کو لوگوں سے بیان کرو''۔ [1]

ملک الموت جب مشارق و مغارب سے ارواح کو قبض کر رہا ہوتا ہے، کیوں کہ اس کے خالق و مالک کا اس کو حکم ہوتا ہے، یقینی بات ہے کہ ملک الموت کا سب سے بڑا شرف ہی اس میں ہے کہ وہ محمدؐ و آلِ محمدؑ سے محبت کرنے والا اور ان کی ولایت کا اقرار کرنے والا ہے، فرض کریں محمدؐ و آلِ محمدؑ نہ ہوتے تو نہ کوئی فرشتہ ہوتا اور نہ ہی نبی، جیسا کہ روایات میں بیان ہوا ہے، [2] پس جس ہستی نے ملک الموت کو مذکورہ قدرت عطا کی وہی ذات محمدؐ و آلِ محمدؑ کو بھی وہی قدرت دینے پر قادر ہے۔

[۲۱] کَمَا قَالَ مَوْلَانَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَادِي عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فِي الزِّیَارَةِ الْجَامِعَةِ: آتَاکُمُ اللهُ مَا لَمْ یُؤْتِ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِینَ. طَأْطَأَ کُلُّ شَرِیفٍ لِشَرَفِکُمْ. وَ بَخَعَ کُلُّ مُتَکَبِّرٍ لِطَاعَتِکُمْ. وَ ذَلَّ کُلُّ جَبَّارٍ لِعِزَّتِکُمْ.

''جیسا کہ امام ابو الحسن علی بن محمد الہادیؑ زیارتِ جامعہ کبیرہ میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو وہ دیا ہے جو عالمین میں کسی کو نہیں دیا، ہر شریف آپؑ کی شرافت کے سامنے جھکا ہوا ہے، ہر متکبر آپؑ کی اطاعت کے آگے مجبور ہے، ہر ستم گر آپؑ کی عزت و کرامت کے آگے بے بس ہے''۔ [3]

[1] بصائر الدرجات: ۴۲۸، ح ۲؛ الاختصاص: ۲۱۷؛ بحارالانوار: ۳/ ۱۳۵، ح ۱۲ و ۲۵/ ۳۶۷، ح ۱۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/ ۲۹۷، ح ۳۹

[2] اس طرح کی احادیث کے لیے دیکھیے: قصص الانبیاء راوندی: ۴۵، ح ۱۱ و ۵۱، ۲۵؛ الخرائج والجرائح: ۲/ ۵۶۰، ح ۱۸

[3] تہذیب الاحکام: ۶/ ۱۰۰؛ عیون اخبار الرضا: ۲/ ۲۷۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۳۷۴؛ بحارالانوار: ۱۰۲/ ۱۳۳

[۲۲] وَ لِهٰذَا الْوَهْمِ وَ مِثْلِهٖ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَجَا الْمُسْلِمُونَ وَ هَلَكَ الْمُتَكَلِّمُونَ.

اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''مسلمان نجات پا گئے اور متکلمین (علم کلام کے علماء) ہلاک ہوگئے''۔ ①

[۲۳] وَ عَنْهُ: هَلَكَ أَصْحَابُ الْكَلَامِ إِلَّا مَنْ أَخَذَ عَنَّا.

نیز فرمایا: ''اصحاب کلام ہلاک ہوگئے سوائے ان کے جنھوں نے علم ہم سے لیا''۔ ②

[۲۴] وَ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضاً أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ حِينَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الشَّامِ لِمُنَاظَرَةِ أَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ كُنْتَ مُتَكَلِّماً كَلَّمْتَهُ. فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! سَمِعْتُكَ تَذُمُّ أَهْلَ الْكَلَامِ وَ تَقُولُ: وَيْلٌ لِأَهْلِ الْكَلَامِ يَقُولُونَ: هٰذَا يَنْقَادُ وَ هٰذَا لَا يَنْقَادُ وَ هٰذَا نَعْقِلُهُ وَ هٰذَا لَا نَعْقِلُهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا قُلْتُ: وَيْلٌ لِقَوْمٍ تَرَكُوا قَوْلِي وَ أَخَذُوا بِرَأْيِهِمْ.

''امام صادق علیہ السلام سے ہی روایت ہے کہ آپؑ نے اپنے اصحاب میں سے کسی ایک سے فرمایا تھا جب شام سے کوئی شخص آپؑ کے اصحاب سے مناظرے کے لیے آیا: اگر تم متکلم ہوتے تو اس سے مناظرہ کرتے۔ آپؑ کے صحابی نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! میں نے آپؑ سے سنا ہے آپؑ اہلِ کلام کی مذمت فرماتے ہیں، اور کہتے ہیں: ویل ہے اہلِ کلام کے لیے، کہتے ہیں: یہ نجات پائے گا، یہ نجات نہیں پائے گا، یہ معقول ہے یہ چیز غیر معقول ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: میں نے کہا ہے: ''ویل ہے اس قوم کے لیے جس نے میرا قول ترک کرکے اپنی رائے قائم کی ہے''۔ ③

---

① بصائر الدرجات: ۱؍۵۴۱، ح ۴؛ مختصر البصائر: ۲۲۲، ح ۶؛ بحارالانوار: ۲؍۱۳۲، ح ۲۲

② اس کی تخریج نہیں مل سکی۔

③ الکافی: ۱؍۱۷۱، ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۶؍۱۹۷، ح ۱۰؛ الاحتجاج: ۲؍۲۷۷؛ الارشاد: ۲؍۱۹۴؛ اعلام الوریٰ: ۱؍۵۳۰؛ بحارالانوار: ۲۳؍۹، ح ۱۲ و ۴۸؍۲۰۳، ح ۷

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (اسراء: ۳۶)

''اور (اے انسان!) تو اس بات کی پیروی نہ کر جس کا تجھے (صحیح) علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے باز پرس ہوگی''۔

نیز ارشادِ ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (نساء: 59)

یعنی: ''اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان میں نزاع (یا جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ طریقہ کار تمہارے لئے اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے''۔

[۲۵] وَ رُوِيَ عَنْ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام أَنَّهُ قَالَ: اَلرَّدُّ إِلَى اللهِ اَلرَّدُّ إِلَى كِتَابِهٖ، وَ اَلرَّدُّ إِلَى الرَّسُولِ اَلرَّدُّ إِلَى سُنَّتِهٖ.

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے: ''اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹانے کا مطلب ہے کہ کتاب اللہ کی طرف پلٹائیں، نیز رسولؐ اللہ کی پلٹانے کا مطلب ہے کہ رسولؐ اللہ کی سنت کی طرف پلٹائیں''۔ ①

---

① من وعن الفاظ تو ہمیں نہیں مل سکے ہیں لیکن اس مفہوم کی روایات موجود ہیں۔ دیکھیے: نہج البلاغہ: خ ۵۳؛ بحارالانوار: ۲؍۲۴۴، ۴۸۔ نیز اہلِ سنت کے بزرگ ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان (۲۰۹/۵) پر بھی اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

نیز آنحضرت ﷺ کی سنت کے محافظ وہی اوصیاء کرامؑ ہیں جن سے سوال کرنا، اور دینی معاملات میں ان کی طرف رجوع کرنا اللہ سبحانہ نے واجب قرار دیا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء:65)

یعنی: ''نہیں۔آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے۔جب تک اپنے تمام باہمی جھگڑوں میں آپ کو حَکَم نہ مانیں۔اور پھر آپ جو فیصلہ کریں (زبان سے اعتراض کرنا تو کجا) اپنے دلوں میں بھی تنگی محسوس نہ کریں اور اس طرح تسلیم کریں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے''۔

[٢٦] وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا.

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے، جس کسی کو حکمت چاہیے وہ اس شہر حکمت میں دروازے سے داخل ہو''۔[1]

اس حدیث میں امر کا تقاضا وجوب ہے''۔

[٢٧] وَ لِهٰذَا الْمَعْنَى قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُلُّ شَيْءٍ لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ فَهُوَ بَاطِلٌ (أَشَارَ إِلَى بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ).

امام صادق علیہ السلام نے بھی ایسے ہی فرمایا: ''اپنے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (فرمایا) جو بھی شئے اگر اس گھر سے اس کا مخرج نہیں ہے تو وہ باطل ہے''۔[2]

[٢٨] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا

[1] بحارالانوار: ۹۹/ ۱۰۴؛ نیز حدیث نمبر ۱ کی طرف رجوع کریں۔

[2] حدیث نمبر ۳ کی طرف رجوع کریں۔

جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِرَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ عُثْمَانُ الْأَعْمَى. قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْعِلْمَ يُؤْذِي رِيحُ بُطُونِهِمْ أَهْلَ النَّارِ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَهَلَكَ إِذاً مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ، مَا زَالَ الْعِلْمُ مَكْتُوماً مُنْذُ بَعَثَ اللهُ نُوحاً فَلْيَذْهَبِ الْحَسَنُ يَمِيناً وَ شِمَالاً. فَوَاللهِ مَا يُوجَدُ الْعِلْمُ إِلَّا هَاهُنَا. مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ جَامِعُهُ وَ مَعْدِنُهُ وَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُهُ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَبَاحَ الدُّخُولَ لِلْخَلْقِ إِلَى هٰذِهِ الْمَدِينَةِ وَ الْأَخْذَ مِنْهَا بِهٰذَا الْبَابِ، فَمَنْ دَخَلَ وَ أَخَذَ بِغَيْرِهِ سُمِّيَ سَارِقاً.

محمد بن حسن صفار نے السندی بن محمد [1] سے اس نے ابان بن عثمان [2] سے اس نے عبداللہ بن سلیمان [3] سے، وہ کہتا ہے: امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بصرہ سے ایک شخص آیا جس کا نام عثمان الاعمٰی تھا، اس نے امامؑ سے کہا: حسن بصری کہتا ہے جو شخص اپنا علم چھپاتا ہے اہلِ جہنم کو جہنم میں اس شخص کی بدبو سے اذیت ہوگی۔تو آپؑ نے فرمایا:

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ پھر آل فرعون کا مومن ہلاک ہوگیا، جب سے حضرت نوحؑ مبعوث ہوئے ہیں علم مکتوم (پوشیدہ) رہا ہے، حسن مشرق و مغرب سے چکر لگا کر آجائے، اللہ کی قسم اس کو علم یہاں کے علاوہ کہیں اور نہیں ملے گا''۔[4]

[1] سندی بن محمد البزاز ثقہ ہیں۔(دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۷۱)

[2] الاحمر بجلی ثقہ ہیں۔(دیکھیے: ایضاً: ۲)

[3] اس نام کے کل آٹھ راوی ہیں اور سب مجہول ہیں۔(دیکھیے: ایضاً: ۳۳۵)

[4] بصائر الدرجات: ۲۹، ح ۱؛ الکافی: ۱/ ۵۱، ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/ ۱۸، ح ۶؛ الاحتجاج: ۲/ ۶۸؛ بحارالانوار: ۲/ ۹۱؛ ح ۱۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/ ۲۷۳، ح ۳۰؛ بحارالانوار: ۲۳/ ۱۰۱، ح ۷، و ۴۲/ ۱۳۲، ح ۳

حضرت محمد ﷺ علم کے شہر اور جامع ہیں، مولا علیؑ اس شہر کا دروازہ ہیں، اللہ و رسولؐ نے اس دروازے کو کھلا رکھا، پس شہرِ علم میں دخول کی اجازت یہ ہے کہ وہ دروازے سے داخل ہوں، پس جو دیوار پھلانگ کر علم حاصل کرے وہ چور ہے عالم نہیں۔

[۲۹] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ، فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا نَبَّأْتُكُمْ [بِهِ]. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَهُ عِلْمٌ إِلَّا بِشَيْءٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَلْيَذْهَبِ النَّاسُ حَيْثُ شَاؤُوا فَوَاللهِ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا، (وَ أَشَارَ إِلَى بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ).

محمد بن یعقوب (شیخ کلینیؒ) نے اپنے چند ساتھیوں سے روایت کی ہے، انھوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر ① سے اس نے مثنّی ② سے اس نے زُرارہ ③ سے وہ کہتا ہے:

میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا، اہل کوفہ میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور امیر المومنینؑ کے قول: سلونی عمّا شئتم. فو الله لا تسالونی عن شیء الا نبأتکم به
یعنی: ”لوگو! جو چاہو مجھ سے پوچھو، اللہ کی قسم کوئی سا بھی سوال کرو گے میں تم لوگوں کو جواب ضرور دوں گا“ کے بارے میں سوال کیا:

آپؑ نے فرمایا: دنیا میں کوئی اگر کچھ بھی جانتا ہے تو وہ امیر المومنینؑ کے طفیل ہی جانتا

① یعنی البزنطی امام علی رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ جلیل القدر ہیں (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۹) اور ان پر اجماع ہے کہ یہ ثقہ کے علاوہ نہ تو کسی سے روایت کرتے ہیں اور نہ ہی ثقہ کے علاوہ کوئی ارسال کرتے ہیں۔ (واللہ العالم)

② یہ غالباً مثنّی الحناط ہے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتا ہے۔ (دیکھیے: ایضاً: ۳۸۰)

③ یہ امام محمد باقر، امام صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۲۲۸)

ہے، لوگ جہاں جانا چاہیں جائیں، لیکن اللہ کی قسم علم یہیں سے ہی (اپنے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) حاصل ہوگا“۔ ①

[۳۰] اسی روایت کے ہم معنی مولا امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے:

رب عالم قتله جهله و علمه معه لا ینفعه

یعنی: ”کتنے ایسے عالم ہیں جن کو ان کی جہالت نے مار ڈالا ہے، اور ان کے علم نے اُن کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا“۔ ②

وہ شخص لوگوں کی نظر میں بالاتفاق عالم ہے، لیکن وہ اللہ و رسولؐ اور اہل بیتؑ کی نظر میں ایسا عالم ہے جس کو اس کی جہالت نے مار ڈالا ہے، کیوں کہ اس شخص نے علم کو اس کے شہر کے دروازے سے داخل ہو کر حاصل نہیں کیا، جس کو اللہ و رسولؐ نے کھول کر رکھا تھا، شہرِ علم میں داخل ہونے کی اجازت صرف دروازے کی طرف سے تھی، ایسا شہرِ علم و حکمت جس میں ہر میت کی زندگی، ہر فقیر کے لیے بے نیازی، ہر ذلیل کے لیے عزت و کرامت، ہر نابین کے لیے چشمِ روشن، ہر بہرے کے لیے قوتِ سماعت، لیکن وہ بدنصیب شہر میں دروازے کی طرف داخل نہیں ہوا بلکہ لوگوں کی زبانوں سے جو سنا اس کو دین کے طور پر حفظ کیا۔

[۳۱] وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَخَذَ دِينَهُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَزَالَتْهُ الرِّجَالُ وَ مَنْ أَخَذَ دِينَهُ عَنِ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ زَالَتِ الْجِبَالُ وَ لَمْ يَزُلْ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: ”جس شخص نے اپنا دین لوگوں کی باتوں سے لیا وہ اس کے دین کو زائل کر دیں گے، جو شخص اپنا دین کتاب و سنت سے لے گا چاہے پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں وہ شخص اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا“۔ ③

① الکافی: ۱/۳۹۹، ح ۲؛ بصائر الدرجات: ۲۳، ح ۱ و ۳۹۹، ح ۱؛ الارشاد: ۱/۲۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۶۹، ح ۲۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۲۷۵، ح ۲۶؛ بحار الانوار: ۲/۹۳، ح ۲۴ و ۳۰/۱۳۶، ح ۲۷

② الارشاد: ۱/۲۲۷؛ المعیار و الموازنہ فی فضائل امیر المومنین الاسکافی: ۵۳؛ بحار الانوار: ۳۲/۱۱۳

③ حدیث نمبر ۶ کی طرف رجوع کریں۔

[۳۲] وَ ذَمَّ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَوْماً مِنَ ٱلْعُلَمَاءِ فَقَالَ: يَنْقُلُ بَعْضُهُمْ مِنْ فَمِ بَعْضٍ.

امیر المومنین علیہ السلام نے علماء کے ایک گروہ کی مذمت کی اور فرمایا: ''کچھ لوگ ایک دوسرے کی سنی سنائی نقل کرتے رہتے ہیں''۔ ①

[۳۳] وَ رُوِيَ عَنِ ٱلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: تَمَصُّونَ الثمار [اَلثِّمَادَ] وَ تَدَعُونَ ٱلنَّهَرَ ٱلْعَظِيمَ. فَقِيلَ: وَمَا ٱلنَّهَرُ ٱلْعَظِيمُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: ''پھلوں کو چوستے رہتے ہیں، اور نہر عظیم کو ترک کر دیا''۔

کہا گیا: نہر عظیم کیا ہے؟

تو فرمایا: رسول اللہ کی ذاتِ مبارک''۔ ②

نیز آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِٱلْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا - ٱلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي ٱلْحَيَاةِ ٱلدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

(کہف:103-104)

یعنی: (اے پیغمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجئے (اے لوگو) کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ گھاٹے میں کون ہیں۔ جن کی دنیا کی زندگی کی تمام سعی وکوشش اکارت ہوگئی حالانکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں''۔

---

① اس کی تخریج نہیں مل سکی ہے۔

② الکافی: ۱/ ۲۲۲، ح ۶؛ بصائر الدرجات: ۱۳۷، ح ۱۲ و ۲۴۸، ح ۲؛ تفضیل الائمہ: ۱۶۴؛ المجموعہ الحدیثیہ: ۳۵۵؛ بحارالانوار: ۱۷/ ۱۳۱، ح ۲ و ۲۶/ ۱۶۶، ح ۲۱ و ۱۹۵، ح ۳

نیز درج ذیل آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

وَأْتُوا ٱلْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا

یعنی: ''اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو''۔

مومن مرنے کے بعد کھاتا پیتا ہے اور نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے

آئیں ہم اپنی بحث کی طرف چلتے ہیں، حدیث یونس بن ظبیان کے معانی بیان کرتے ہیں:

فإذا قبضه الله إليه صير تلك الروح الى الجنة فى صورة كصورته فيأكلون ويشربون فإذا قدم عليهم القادم عرفهم بتلك الصورة التى كانت فى الدنيا

''جب اللہ سبحانہ اس حال میں مومن کی روح قبض کرے گا تو اس شخص کی روح جنت میں چلی جائے گی، اسی شکل میں جو اس کی دنیا میں تھی، وہ کھائے گا پیئے گا، جب اس کے جاننے والے اس سے ملیں گے تو وہ ان کو پہچانے گا کیوں کہ وہ بھی دنیاوی شکل میں ہی سامنے آئیں گے''۔ ①

امام علیہ السلام کا قول سچ ہے، الاحتجاج میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

[۳۴] رَوَى صَاحِبُ ٱلْإِحْتِجَاجِ عَنِ ٱلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ ٱلرُّوحَ لَا تُوصَفُ بِثِقْلٍ وَ لَا خِفَّةٍ وَ هِيَ جِسْمٌ رَقِيقٌ قَدْ أُلْبِسَ قَالَباً كَثِيفاً فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ ٱلرِّيحِ فِي ٱلزِّقِّ فَإِذَا نُفِخَتْ فِيهِ إِمْتَلَأَ ٱلزِّقُّ مِنْهَا فَلَا يَزِيدُ فِي وَزْنِ ٱلزِّقِّ وُلُوجُهَا وَ لَا يَنْقُصُهُ خُرُوجُهَا. وَ كَذٰلِكَ ٱلرُّوحُ لَيْسَ لَهَا وَزْنٌ وَلَا ثِقْلٌ.

''روح کو ہلکا یا بھاری نہیں کہا جاتا ہے، وہ ایک باریک جسم ہے، جو ایک سخت قالب میں ڈھلا ہے، وہ گویا مشکیزے میں ایک ہوا کا جھونکا ہے، اگر اس میں ہوا بھریں گے تو مشکیزے کے وزن میں اضافہ نہیں ہوگا، چنانچہ مشکیزے سے اگر ہوا نکال دی جائے تو مشکیزہ

---

① حدیث نمبر ۱۶ کی طرف رجوع کریں۔

کم نہیں ہو جائے گا، اسی طرح ہی روح ہے، نہ اس کا وزن ہے اور نہ ہی کوئی ثقل"۔ [1]

لہٰذا روح کے لیے ناگزیر ہے کہ کوئی قالب ہو جس پر وہ قائم رہے، بدن کھائے پیئے، اس کی حیات ہو اس روح کے ساتھ، اسی قالب کے توسط سے وہ پہچانی جائے اور بات چیت کر سکے، اسی پر ہی امر و نہی ہو اور ثواب و عقاب بھی، کبھی کبھی الگ بھی ہو سکتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت کے تقاضے کے مطابق کسی غیر قالب میں بھی ڈھل سکتا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں ذکر ہوا ہے:

ان ارواح المؤمنین یأکلون ویشربون ویتحدثون ویزورون اهالیهم

یعنی: "مومنین کے ارواح کھاتے پیتے ہیں، بات چیت کرتے ہیں، اپنے اہل و عیال کو دیکھنے جاتے ہیں"۔ [2]

یہ ساری باتیں دلالت کر رہی ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ روح پہلے قالب کی مانند نئے قالب میں روح کو ڈھال دیتا ہے۔

[۳۵] وَ رَوَى اَلشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي مِصْبَاحِهِ فِي اَلزِّيَارَةِ اَلْجَامِعَةِ اَلَّتِي خَرَجَتْ مِنَ النَّاحِيَةِ اَلْمُقَدَّسَةِ يُزَارُ بِهَا كُلُّ إِمَامٍ إِذَا حُضِرَ مَشْهَدُهُ فِي شَهْرِ رَجَبٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلَّذِي أَشْهَدَنَا مَشْهَدَ أَوْلِيَائِهِ فِي رَجَبٍ وَ أَوْجَبَ عَلَيْنَا مِنْ حَقِّهِمْ مَا قَدْ وَجَبَ .... إِلَى أَنْ قَالَ: وَ أَنْ يَرْجِعَنِي مِنْ حَضْرَتِكُمْ خَيْرَ مَرْجِعٍ إِلَى جَنَابٍ مُمْرِعٍ وَ خَفْضِ عَيْشٍ مُوَسَّعٍ وَ دَعَةٍ وَ مَهَلٍ إِلَى حِينِ اَلْأَجَلِ وَ خَيْرِ مَصِيرٍ وَ مَحَلٍّ فِي اَلنَّعِيمِ اَلْأَوَّلِ[اَلْأَزَلِ]وَ اَلْعَيْشِ اَلْمُقْتَبَلِ وَ دَوَامِ اَلْأُكُلِ وَ

(1) الاحتجاج: ۲/ ۳۴۴؛ تفسیر صافی: ۳/ ۱۰۹؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۱۸۵، ح ۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۲۱۷، ح ۴۳۳

(2) الکافی: ۳/ ۲۴۵، ح ۶؛ الزہد: ۸۹، ح ۲۴۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۶۶، ح ۱۷۱؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۳۳۲، ح ۸؛ بحار الانوار: ۶/ ۲۶۹، ح ۱۲۳ و ۶۱/ ۵۰، ح ۳۰

شُرْبِ اَلرَّحِيقِ وَ السَّلْسَلِ وَ عَلٍّ وَ نَهَلٍ لاَ سَأَمَ مِنْهُ وَ لاَ مَلَلَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ تَحِيَّاتُهُ حَتَّى اَلْعَوْدِ إِلَى حَضْرَتِكُمْ وَ اَلْفَوْزِ فِي كَرَّتِكُمْ وَ اَلْحَشْرِ فِي زُمْرَتِكُمْ.

شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسیؒ نے اپنی کتاب مصباح المتہجد میں زیارتِ جامعہ نقل کی ہے جو ہر امام علیہ السلام کے روضے پر ماہ رجب میں پڑھی جا سکتی: یعنی: "حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنی اولیاء کی مزارات پر حاضری کا شرف بخشا ماہِ رجب میں اور ہمارے پر ان کا حق واجب قرار دیا"۔ (چند جملوں کے بعد دعا کے یہ الفاظ ہیں)

وَ أَنْ يُرْجِعَنِي مِنْ حَضْرَتِكُمْ خَيْرَ مَرْجِعٍ إِلَى جَنَابٍ مُمْرِعٍ وَ خَفْضٍ مُوَسَّعٍ وَ دَعَةٍ وَ مَهَلٍ إِلَى حِينِ الْأَجَلِ وَ خَيْرِ مَصِيرٍ وَ مَحَلٍّ فِي النَّعِيمِ الْأَزَلِ وَ الْعَيْشِ الْمُقْتَبَلِ وَ دَوَامِ الْأُكُلِ وَ شُرْبِ الرَّحِيقِ وَ السَّلْسَلِ وَ عَلٍّ وَ نَهَلٍ لَا سَأَمَ مِنْهُ وَ لَا مَلَلَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ تَحِيَّاتُهُ حَتَّى الْعَوْدِ إِلَى حَضْرَتِكُمْ وَ الْفَوْزِ فِي كَرَّتِكُمْ وَ الْحَشْرِ فِي زُمْرَتِكُم

"واپس آئے اور اس کا آپؑ کی بارگاہ میں آنا چھوٹنے نہ پائے وہ چاہتا ہے کہ آپؑ کے حضور سے جائے تو پھر آپ کی خدمت میں حاضری دے تو یہ جگہ ہموار، سرسبز اور وسیع ہو چکی ہو کہ تا دم آخر وہ یہاں رہے اور اس کا انجام بخیر ہو ہمیشہ کی نعمتیں نصیب ہوں آئندہ زندگی خوشگوار ہو ہمیشہ بہترین غذائیں اور پاک شراب ملے اور آب شرین اور یہ مہینہ بار بار آئے جس میں نہ تنگی آئے نہ رنج ہو اور خدا کی رحمت، برکتیں اور درود و سلام ہو آپ پر جب تک کہ میں دوبارہ حاضر بارگاہ ہوں آپ کی رجعت (مرنے کے بعد دنیا میں آنے پر) کامیاب رہوں حشر میں آپ کے گروہ میں اٹھوں"۔ [1]

زیارت میں امامؑ زائر کو تعلیم دے رہا ہے کہ جب وہ اپنے وطن لوٹ کر جائے تو اپنے

(1) مصباح المتہجد: ۸۲۱؛ اقبال الاعمال: ۶۳۱؛ بحار الانوار: ۱۰۲/ ۱۹۵؛ المزار الکبیر ابن المشہدی: ۲۰۳، ح ۲

لیے بہترین طرزِ زندگی اور کشادہ رزق، نیز موت آنے تک کی مہلت کی دعا کرے۔

نے کے بعد دنیا میں واپس آنے (رجعۃ) پر اجماع ہے

پھر زائر دُعا کرتا ہے کہ: موت کے بعد دنیا میں جب وہ واپس آئے تو ایک بہترین سائش مقام ہو جہاں کھانے کو خوش ذائقہ اور پینے کو آبِ شیریں دستیاب ہو، اور وہ اپنے امامؑ کے ہمراہ ہو، اس عقیدے پر شیعہ امامیہ کا اجماع ہے۔

اس مسئلے پر شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمانؒ نے اجماع نقل کیا ہے،① نیز سید مرتضیٰؒ نے بھی اجماع نقل کیا ہے۔②

دونوں بزرگواروں نے اجماع نقل فرمایا ہے کہ مومنین کی ایک جماعت اپنی قبور سے اٹھے گی اور امامؑ کے ظہور کے وقت امامؑ کے ساتھ رہے گی۔

[۳۶] وَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِرَجْعَتِنَا وَيُقِرَّ بِمُتْعَتِنَا.

کیوں کہ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: ”جو شخص ہماری رجعت اور متعہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے“۔③

خصائص امامیہ

ارکان ایمان میں سے متعہ و رجعت کو شمار کیا گیا ہے، اور یہ دونوں امامیہ کی وہ خصوصیات ہیں جن میں دیگر مسلمان شامل نہیں ہیں۔ چنانچہ تُربتِ امام حسینؑ کی تحلیل اور اس سے طلبِ شفاء بھی امامیہ کی خصوصیات میں سے ہے۔④ نیز خمس کا وجوب تجارت وصنعتوں اور

---

① اوائل المقالات: ۷۸

② رسائل الشریف المرتضیٰ: ۱/ ۱۲۵ (المسألة الثامنه)

③ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۹۱، ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۷، ح ۱۰؛ الھدایۃ صدوق: ۲۶۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۴۵۱، ح ۱۳؛ المسائل السرویہ مفید: ۳۲؛ بحارالانوار: ۵۳/ ۱۳۶ و ۱۰۳/ ۳۲۰؛ الایقاظ من الہجعہ: ۷۸

④ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۵۲۱، باب ۷۰ میں ۱۴ اور مستدرک الوسائل: ۱۰/ ۳۲۹، باب ۵۳ میں ۱۷ حدیثیں ہیں۔

زراعات کے فائدوں میں بھی امامیہ کی خصوصیت ہے۔①

یہ قول بھی امامیہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آنحضرت ص کی قبر اور امام حسینؑ کی قبر پر مسافر کے لیے پوری نماز پڑھنا مستحب ہے۔② چنانچہ تعفیر جبین (یعنی پیشانی پر سجدوں کا اثر) اور بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔③ امامیہ کی خصوصیات میں سے ہے۔

اس کے علاوہ دیگر بہت ساری خصوصیات جن کا شرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ائمہ اہل بیت کے چاہنے والوں اور پیروکاروں کو بخشا ہے، اور ان کی الگ شناخت فرمائی ہے دیگر مخلوق سے دارِ دنیا و آخرت میں، ان ساری خصوصیات کا شمار مُعطی وھّاب خود ہی کرسکتا ہے۔

ہمارا دعویٰ: مومن مرنے کے بعد کھاتا پیتا ہے اور پروردگار کی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے، کی صحت پر دلیل:

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ - فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یعنی: ”اور خبردار راہِ خدا میں قتل ہونے والوں کو مردہ خیال نہ کرنا وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے یہاں رزق پا رہے ہیں۔ خدا کی طرف سے ملنے والے فضل و کرم سے خوش ہیں اور جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں ہو سکے ہیں ان کے بارے میں یہ خوش خبری رکھتے ہیں کہ ان کے واسطے

---

① نصوص کے لیے دیکھیے: الکافی: ۱/ ۴۰۸، ح ۳ و ۶؛ بصائر الدرجات: ۴۹، ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۲۱، باب ۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۴۸۳ (ابواب الخمس)؛ علل الشرائع: ۳۷۷، باب ۱۰۷

② وسائل الشیعہ: ۸/ ۵۲۴، باب ۲۵

③ تہذیب الاحکام: ۶/ ۵۲، ح ۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۸۱، ح ۱؛ المزار مفید: ۵۳، ح ۱؛ اقبال الاعمال: ۳/ ۱۰۰؛ روضۃ الواعظین: ۱۹۵؛ المزار الکبیر ابن مشہدی: ۳۵۳، ح ۱؛ مقتل سیّد الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ، ۵۰۵، ح ۳۱۲؛ مصباح المتہجد: ۵۴۸؛ مصباح الزائر: ۲۸۶؛ بحارالانوار: ۱۰۱/ ۳۲۹، ح ۱

بھی نہ کوئی خوف ہے اور نہ حزن۔

یہی آیت اس بات پر بھی دلالت کر رہی ہے کہ ائمہ علیہم السلام کو ان کے اجسامِ مبارکہ کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے، نیز وہ دنیا میں جس جگہ چاہیں حاضر ہو سکتے ہیں۔

[۳۷] مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى بَعْضِ أَمْوَالِهِ فَلَمَّا صِرْنَا فِي الصَّحْرَاءِ اِسْتَقْبَلَهُ شَيْخٌ. فَنَزَلَ إِلَيْهِ أَبِي وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ. فَجَعَلْتُ أَسْمَعُهُ وَ هُوَ يَقُولُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ. ثُمَّ تَسَاءَلَا طَوِيلاً ثُمَّ وَدَّعَهُ وَ قَامَ الشَّيْخُ وَ انْصَرَفَ وَأَبِي يَنْظُرُ خَلْفَهُ حَتَّى غَابَ شَخْصُهُ عَنْهُ. فَقُلْتُ لِأَبِي: مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ الَّذِي سَمِعْتُكَ تُعَظِّمُهُ فِي مُسَاءَلَتِكَ؟ قَالَ: يَا بُنَيَّ! هٰذَا جَدُّكَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

محمد بن حسن صفار [1] نے محمد بن عیسیٰ [2] سے اس نے ابراہیم بن ابی البلاد [3] سے اس نے عبید بن عبد الرحمن الخثعمی [4] سے اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے:

''امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اپنے والدؑ کے ساتھ باہر نکلا مال مویشیوں کے ساتھ، جب ہم صحراء میں پہنچے تو وہاں پر ایک بزرگوار ہستی ملی، میرے والدؑ ان کے پاس گئے اور سلام کیا، میں سب سن رہا تھا، میرے والد فرما رہے تھے: میں آپؑ پر قربان جاؤں، پھر طویل گفتگو رہی دونوں کے درمیان میں، میرے والد نے الوداع کیا، بزرگوار تشریف لے

---

1. حدیث نمبر ۱۱ کی طرف رجوع کریں۔
2. یہ غالباً محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین ہیں جو امام رضا، امام ہادی اور امام حسن عسکری علیہم السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ان کی عدالت واضح اور یہ ثقہ جلیل ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۶۴)
3. ان کی کنیت ابو اسماعیل بھی ہے۔ یہ امام صادق، امام کاظم اور امام رضا علیہم السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۴)
4. یہ مجہول ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۳۶۰)

گئے، اور میرے والد ان کو دیکھتے رہے یہاں تک وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے اپنے والدؑ سے عرض کی: یہ بزرگ ہستی کون تھی؟ آپؑ ان کی تعظیم و تکریم فرما رہے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! وہ تمہارا دادا حسینؑ تھے''۔ [1]

[۳۸] وَ مَا رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى بَعْضِ أَمْوَالِهِ فَلَمَّا بَرَزْنَا إِلَى الصَّحْرَاءِ اِسْتَقْبَلَهُ شَيْخٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَ اللِّحْيَةِ. فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ إِلَيْهِ أَبِي. فَجَعَلْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ. ثم جَلَسَا فَتَسَاءَلَا. طَوِيلاً ثُمَّ قَامَ الشَّيْخُ وَانْصَرَفَ وَ وَدَّعَ وَ قَامَ أَبِي يَنْظُرُ فِي قَفَاهُ حَتَّى تَوَارَى عَنْهُ. فَقُلْتُ لِأَبِي. مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ الَّذِي سَمِعْتُكَ تَقُولُ لَهُ مَا لَمْ تَقُلْهُ لِأَحَدٍ؟ قَالَ: هٰذَا أَبِي.

محمد بن حسن صفار نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابراہیم بن ابی البلاد سے اس نے عبید بن عبد الرحمن الخثعمی سے اس نے ابو ابراہیمؑ (امام محمد باقر علیہ السلام) آپؑ نے فرمایا:

''امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اپنے والدؑ کے ساتھ باہر نکلا مال مویشیوں کے ساتھ، جب ہم صحراء میں پہنچے تو وہاں پر ایک بزرگوار ہستی سے ملاقات ہوئی جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، میرے والدؑ ان کے پاس گئے اور سلام کیا، میں سب سن رہا تھا، میرے والد فرما رہے تھے میں آپؑ پر قربان جاؤں، پھر بیٹھ گئے اور طویل گفتگو رہی دونوں کے درمیان میں۔ پھر بزرگوار اٹھ کر کھڑے ہوئے اور تشریف لے گئے، میرے والد نے ان کو الوداع کیا ان کو دیکھتے ہی رہے یہاں تک وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے، میں نے اپنے والدؑ سے عرض کی: یہ بزرگ ہستی کون تھی آپؑ نے ان کے ساتھ وہ باتیں کیں جو آپؑ کسی کے ساتھ

---

1. یہ حدیث ہمیں بصائر الدرجات میں نہیں مل سکی۔ نیز دیکھیے: الخرائج والجرائح: ۲/ ۸۱۹، ح ۳۰؛ مختصر بصائر الدرجات: ۳۶۴؛ مدینۃ المعاجز: ۴/ ۲۲۴، ح ۳۰۲؛ الایقاظ من الھجعۃ: ۲۲۰، ح ۲۳

نہیں کرتے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ میرے والدؑ تھے۔ (۱)

[۳۹] وَ مَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَا بْنِ يَحْيَى الْمَكْفُوفِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْأَبْزَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحِذَاءِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ فَإِذَا نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحِذَائِهِ، وَ هُوَ رَجُلٌ طَوِيلٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ.

حسن بن علی بن فضال (۲) سے اس نے اپنے والد (۳) سے انھوں نے علا بن یحییٰ مکفوف (۴) سے انھوں نے محمد بن ابی زیاد (۵) سے انھوں نے عطیہ الابزاری (۶) سے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے طواف کیا رکن یمانی کے پاس حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا اور ان پر سلام کیا بعد میں حجر اسود پر پہنچے نوح علیہ السلام کو دیکھا جو کہ طویل القامۃ تھے اور ان پر سلام کیا۔ (۷)

بعد ازاں ائمہ اطہارؑ موت کے بعد اپنے دشمنوں کو دیکھتے ہیں اور وہ بھی اہلِ بیت اطہارؑ کو دیکھتے ہیں۔

[۴۰] فَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ

(۱) بصائر الدرجات: ۳۰۲، ح ۱۸؛ بحارالانوار: ۶/۲۳۱، ح ۴۲ و ۲۷/۳۰۴، ح ۸؛ مدینۃ المعاجز: ۵/۳۸۲، ح ۱۵۷

(۲) یہ کوفی ہیں۔ فطحی مذہب اختیار کرلیا لیکن موت کے وقت رجوع کریں۔ یہ امام رضاؑ کے اصحاب میں سے تھا اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۴۸)

(۳) یہ علی بن حسن بن علی بن فضال ہیں۔ یہ بھی فطحی مذہب رکھتے تھے لیکن ثقہ ہیں۔ یہ امام ہادیؑ اور امام عسکریؑ کے اصحاب میں سے ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۸۹)

(۴) یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۳۷۸)

(۵) الاعجمی کوفی امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور مجہول ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۴۸۶)

(۶) یہ امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور مجہول ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۳۷۴)

(۷) بصائر الدرجات: ۲۹۸، ح ۱۳؛ الخرائج والجرائح: ۲/۸۱۹، ح ۳۱؛ مختصر بصائر الدرجات: ۳۶۵؛ بحارالانوار: ۶/۲۳۱، ح ۴۰ و ۲۷/۳۰۴، ح ۷؛ الایقاظ من الھجعۃ: ۲۲۰، ح ۲۳

اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ بَشِيرٍ النَّبَّالِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي وَ هُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ [شَيْخٌ] فِي عُنُقِهِ سِلْسِلَةٌ وَ رَجُلٌ يَتْبَعُهُ، فَقَالَ لِأَبِي: يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اِسْقِنِي [اسقنى]. فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي خَلْفَهُ وَ كَأَنَّهُ مُوَكَّلٌ بِهِ: لَا تَسْقِهِ لَا سَقَاهُ اللهُ. فَإِذَا هُوَ مُعَاوِيَةُ.

محمد بن حسن صفار نے حسن بن علی سے اور اس نے العباس بن عامر (۱) سے اس نے ابان (۲) سے اس نے بشیر النبال (۳) سے اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے: امامؑ نے فرمایا: میں اپنے والدؑ کے پیچھے تھا، آپؑ اپنے خچر پر سوار تھے اور میں نے دیکھا ایک پیر مرد ہے اس کے گلے میں زنجیریں ہیں اور ایک آدمی اس کے پیچھے سے چل رہا ہے، اس نے میرے والد سے کہا: اے علی بن الحسینؑ! مجھے پانی پلاؤ۔ تو جو شخص اس کے پیچھے سے آرہا تھا وہ گویا اس پر مؤکل تھا اس نے کہا: آپؑ اس کو پانی مت پلائیں اللہ سبحانہ نے اس کو پانی نہیں پلایا ہے، پتہ چلا وہ معاویہ تھا۔ (۴)

[۴۱] وَ رَوَى أَبُو الصَّخْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِنًى وَ هُوَ يَرْمِي الْجِمَارَ. فَرَمَى وَ بَقِيَ فِي يَدِهِ خَمْسُ حَصَيَاتٍ، فَرَمَى بِاثْنَتَيْنِ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْجَمْرَةِ وَ بِثَلَاثٍ فِي نَاحِيَةٍ مِنْهَا. فَقَالَ لَهُ جَدِّي: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ، لَقَدْ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ شَيْئاً مَا صَنَعَهُ أَحَدٌ، إِنَّكَ رَمَيْتَ بِحَصَيَاتِكَ فِي

(۱) عباس بن عامر بن رباح ابوالفضل ثقفی قصبانی ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۰۱)

(۲) اگر یہ ابان بن عثمان ہیں تو ثقہ ہیں یا اگر یہ ابان بن تغلب ہیں تو بھی ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۲)

(۳) یہ مجہول ہے۔ (دیکھیے: ایضاً: ۸۹)

(۴) بصائر الدرجات: ۳۰۳، ح ۱؛ الاختصاص: ۲۷۵، مختصر بصائر: ۳۶۳؛ الایقاظ من الھجعۃ: ۲۰۳، ح ۱۹؛ الخرائج والجرائح: ۲/۸۱۳، ح ۲۲؛ بحارالانوار: ۳۳/۱۶۷، ح ۴۳۹؛ تفسیر صافی: ۴/۳۴۹ و ۵/۲۲۱؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/۲۸۶؛ مدینۃ المعاجز: ۴/۳۶۳، ح ۱۰۷

اَلْعَقَبَاتِ ثُمَّ رَمَيْتَ بِخَمْسٍ بَعْدَ ذٰلِكَ يَمْنَةً وَ يَسْرَةً. فَقَالَ: نَعَمْ يَا ابْنَ الْعَمِّ، إِذَا كَانَ فِي كُلِّ مَوْسِمٍ يُخْرِجُ اللهُ اَلْفَاسِقَيْنِ اَلنَّاكِثَيْنِ غَضَّيْنِ طَرِيَّيْنِ فَيُصْلَبَانِ هَاهُنَا لاَ يَرَاهُمَا اِلَّا اَلْإِمَامُ، فَرَمَيْتُ اَلْأَوَّلَ اِثْنَتَيْنِ وَ اَلثَّانِيَ ثَلَاثاً، لِأَنَّهُ أَكْفَرُ وَ أَظْهَرُ لِعَدَاوَتِنَا. وَ الْأَوَّلُ أَدْهَى وَ أَمَرُّ.

ابوصخر نے اپنے والد سے اس نے اپنے جدّ سے روایت کی ہے کہ وہ امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ منیٰ میں تھا، آپؑ رمی فرمارہے تھے، آپؑ کے ہاتھ میں پانچ کنکریاں بچ گئیں، تو آپؑ نے ان میں سے دو جمرہ کی طرف ماریں، اور تین کسی اور طرف، تو میرے جدّ نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان؛ میں نے آپؑ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو اس طرح کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ کیوں کہ آپؑ نے کنکریاں ماریں اور پھر پانچ کنکریاں دائیں بائیں ماریں۔ آپؑ نے فرمایا:

اے چچا کے بیٹے! ہر موسم حج میں جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ دو فاسق ترین ناکث ترین کو تروتازہ حالت میں یہاں پر لٹکایا جاتا ہے اور ان کو صرف وقت کا امامؑ ہی دیکھ سکتا ہے، پس میں نے پہلے کو دو کنکریاں ماریں، اور دوسرے کو تین؛ کیوں کہ اس کا کفر اور ہم سے دشمنی اعلانیہ تھی، پہلا چالاک و مکاری سے کام کرتا تھا"۔ (۱)

[۴۲] وَرَوَى مَوْلَانَا اَلْبَاقِرُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: صَارَ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ الْحَسَنِ اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالُوا لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! أَعِنْدَكَ عَجَائِبُ أَبِيكَ اَلَّتِي كَانَ يُرِينَاهَا؟ فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ تَعْرِفُونَ أَبِي؟ قَالُوا: كُلُّنَا نَعْرِفُهُ. فَرَفَعَ لَهُمْ سِتْراً كَانَ عَلَى بَابِ اَلْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اُنْظُرُوا

(۱) مختصر بصائر: ۳۶۴؛ ح ۳۲۷؛ الخرائج والجرائح: ۲/۸۱۵، ح ۲۵؛ بصائر الدرجات: ۳۰۶، ح ۸ (بفرق الفاظ) الاختصاص: ۲۷۷؛ بحارالانوار: ۲۷/۳۰۵، ح ۱۰ و ۳۰/۱۹۲، ح ۵۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۷۸، ح۱؛ مدینۃ المعاجز: ۵/۲۳، ح ۲۳

فِي اَلْبَيْتِ. فَنَظَرُوا وَ قَالُوا: هٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ نَشْهَدُ أَنَّكَ خَلِيفَةُ اللهِ حَقّاً.

"امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والدؑ سے روایت کی ہے ایک جماعت امام حسنؑ کے بعد امام حسینؑ کے پاس آئی اور کہا: اے فرزندِ رسولؐ کیا آپؑ کے پاس بھی اپنے والدؑ کی طرح کے عجائب ہیں؟۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تم لوگ میرے والدؑ کو جانتے ہیں؟۔

ان لوگوں نے کہا: جی ہم جانتے ہیں۔

آپؑ نے ایک پردہ ہٹایا جو آپؑ کے گھر پر لٹکا ہوا تھا اور فرمایا: گھر میں دیکھو۔

انھوں نے دیکھا اور کہا: یہ تو امیر المومنینؑ ہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ سبحانہ کے حقیقی خلیفہ ہو۔ (۱)

یہ حدیث نصِ صریح ہے اس امر پر کہ لوگوں کے اس گروہ نے امیر المومنینؑ کو شہادت کے بعد دیکھا بلاشک وشُبہ، اس باب میں یہ حدیث نص کی حیثیت سے ہے۔

[۴۳] وَ رَوَى عَبَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَيْثَمِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ اَلدُّهْنِيِّ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ لَمْ يُحَدِّثْ اِلَيْنَا فِي أَمْرِكَ شَيْئاً بَعْدَ أَيَّامِ اَلْوَلَايَةِ فِي اَلْغَدِيرِ وَ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مَوْلَايَ مُقِرٌّ لَكَ بِذٰلِكَ وَ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَ وَارِثُهُ وَ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ وَ نِسَائِهِ، وَ مِيرَاثُهُ قَدْ صَارَ اِلَيْكَ، وَلَمْ يُخْبِرْنَا أَنَّكَ خَلِيفَتُهُ مِنْ

(۱) مختصر البصائر: ۳۶۱؛ دلائل الامامۃ (مترجم): ۱۳۶، ح ۹۴ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ نوادر المعجزات: ۱۰۶، ح ۱۶؛ الھدایۃ الکبریٰ: ۱۹۵؛ الخرائج والجرائح: ۲/۸۱۰، ح ۱۸؛ فرج الھموم ابن طاووس: ۲۲۳؛ بحارالانوار: ۴۳/۳۲۸، ح ۸؛ الثاقب فی المناقب: ۳۰۵، ۲۵۶؛ مدینۃ المعاجز: ۳/۷۵، ح ۷۳۹

بَعْدِهِ فِي أُمَّتِهِ، وَلاَ جُرْمَ لِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ، وَلاَ ذَنْبَ لَنَا فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اللهِ - تَعَالَى- . فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ أَرَيْتُكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُخْبِرَكَ أَنِّي أَوْلَى بِالْأَمْرِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ مِنْكَ وَمِنْ غَيْرِكَ وَ أَنَّكَ إِنْ لَمْ تَنْعَزِلْ عَنْهُ فَقَدْ خَالَفْتَ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟! قَالَ: إِنْ رَأَيْتُهُ حَتَّى يُخْبِرَنِي بِبَعْضِ هَذَا اِكْتَفَيْتُ بِهِ. قَالَ: فَتَلَقَّانِي [فَتَلَقَّنِي] إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ حَتَّى أُرِيَكَهُ. فَرَجَعَ إِلَيْهِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ وَأَخْرَجَهُ إِلَى مَسْجِدِ قُبَا. فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْقِبْلَةِ. فَقَالَ: يَا فُلَانُ! وَثَبْتَ عَلَى مَوْلَاكَ عَلِيٍّ وَجَلَسْتَ مَجْلِسَهُ وَهُوَ مَجْلِسُ النُّبُوَّةِ لاَ يَسْتَحِقُّهُ غَيْرُهُ، لِأَنَّهُ وَصِيِّي. فَنَبَذْتَ أَمْرِي وَ خَالَفْتَ مَا قُلْتُ لَكَ فِيهِ وَتَعَرَّضْتَ لِسَخَطِ اللهِ وَسَخَطِي. فَانْزِعْ هَذَا السِّرْبَالَ الَّذِي تَسَرْبَلْتَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَمَا أَنْتَ مِنْ أَهْلِهِ وَإِلَّا فَمَوْعِدُكَ النَّارُ . قَالَ: فَخَرَجَ مَذْعُوراً لِيُسَلِّمَ الْأَمْرَ إِلَيْهِ. وَ انْطَلَقَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَدَّثَ سَلْمَانَ بِمَا جَرَى. فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ: لَيُبْدِيَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لِصَاحِبِهِ وَلَيُخْبِرَنَّهُ بِالْخَبَرِ. فَضَحِكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيُخْبِرُهُ وَ لَيَمْنَعَنَّهُ إِنْ هَمَّ بِأَنْ يَفْعَلَ، لاَ وَاللهِ لاَ يَتْرُكَانِ [يَذْكُرَانِ] ذَلِكَ حَتَّى يَمُوتَا. قَالَ: فَلَقِيَ صَاحِبَهُ وَحَدَّثَهُ بِالْحَدِيثِ كُلِّهِ. فَقَالَ لَهُ: مَا أَضْعَفَ رَأْيَكَ وَأَخْوَفَ قَلْبَكَ، أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَنْتَ فِيهِ السَّاعَةَ مِنْ بَعْضِ سِحْرِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ. أَنَسِيتَ سِحْرَ بَنِي هَاشِمٍ. أَقِمْ عَلَى مَا أَنْتَ عَلَيْهِ.

''عبّاد بن سلیمان ① نے اپنے والد ② سے اس نے عیثم بن اسلم ③ سے اس نے معاویہ بن عمار الدھنی ④ سے اس نے کہا: ابوبکر امام علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے تمہارے بارے میں کچھ نہیں کہا بس جو بات غدیر میں ہوئی تھی وہی تھی، بس میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہمارے مولاؑ ہیں اور میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو خبر دی کہ تم اس کے وصی و جانشین ہو، وارث ہو اس کے خاندان میں اور آپؑ کی عورتوں میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث آپؑ کو ملے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو یہ خبر نہیں دی کہ آپؑ پوری امت ان کے خلیفہ ہو، میرے اور تمہارے درمیان میں کوئی جرم نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے ہمارے اور تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان۔

آپؑ نے فرمایا: اگر میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کراؤں اور وہ تمہیں خبر دیں کہ اُولی الامر میں ہوں، جس منصب پر تم براجمان ہو وہ منصب میرا ہے، پھر اگر تم معزول نہیں ہوئے تو یقیناً تم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نہیں کی؟!۔

ابوبکر نے کہا: اگر تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کراؤ اور وہ مذکورہ باتوں میں سے بعض باتوں کے بارے میں بھی خبر دے دیں تو میرے لیے کافی ہے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم مجھ سے نمازِ مغرب کے بعد ملو میں تمہاری ملاقات کراتا ہوں۔

وہ نمازِ مغرب کے بعد واپس آ گیا، امیر المومنینؑ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجدِ قبا کی طرف لے گئے، وہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ طرف تشریف فرما تھے۔

---

① مجہول ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۹۹) لیکن یہ ثقہ علی التحقیق ہیں کیونکہ یہ کامل الزیارات کے راوی ہیں اور یہ توثیق ہے۔ (واللہ العالم)

② یہ امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں۔ ان کو غالی اور کذاب کہا گیا ہے لیکن یہ تفسیر القمی کے راوی ہیں جو توثیق ہے اور ثقہ قرار دینے کے لیے کافی ہے۔ (واللہ العالم)

③ یہ مجہول ہے۔ (دیکھیے: ایضا: ۴۴۵)

④ یہ معاویہ بن عمار بن ابومعاویہ خباب بن عبداللہ الدھنی ہیں۔ یہ امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ الجلیل ہیں۔ (دیکھیے: ایضا: ۶۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا فلاں! تم اپنے مولاؑ کے مقام پر بیٹھے ہو، اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اپنی جگہ قرار دیا ہے، وہ نیابتِ نبوت ہے علیؑ کے علاوہ کوئی اس جگہ کا مستحق نہیں ہے؛ کیوں کہ وہ میرا وصی ہے، میرا حکم نہیں مانا تم نے، جو میں نے تم سے کہا تم نے اس کی مخالفت کی، جو کُرتہ تم نے زیب تن کیا ہے وہ اتارو اس پر تمہارا حق نہیں ہے، تم اس کے اہل نہیں ہو ورنہ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

راوی کہتا ہے: وہ گھبرایا ہوا واپس ہوا تا کہ امور کو امیر المومنینؑ کے سپرد کردے، امیر المومنینؑ نے سارا ماجرا سلمانؓ سے بیان فرمایا۔

حضرت سلمانؓ نے کہا: ضرور وہ اپنے دوست کو ساری روداد سنائے گا۔ امیر المومنینؑ نے تبسم فرمایا اور کہا: یہ اس کو بتائے گا اور وہ اس کو منع کرے گا، خدا کی قسم! وہ مرنے سے پہلے اس عباء کو اتارنے والے نہیں ہیں۔

فرمایا: جب اس نے اپنے ساتھی سے ملاقات کی اور پورا واقعہ سنا دیا۔ تو اس نے کہا: تمہارے کو کس نے کمزور کر دیا، تمہارے دل کو کس نے ڈرایا، تم اس گھڑی میں ابن ابی کبشہ کے جادو کے بارے میں نہیں جانتے ہو، کیا تم بنی ہاشم کی جادوگری بھول گئے، تم اپنے موقف پر ڈٹے رہو۔[1]

یہ روایت صراحت کے ساتھ دلالت کر رہی ہے کہ امیر المومنینؑ نے وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروائی اور اس نے پہچانا اور بات کی، پس ہم نے جو کہا وہ صحیح ثابت ہوا، وللہ الحمد۔

[۴۴] وَ مِنْ كِتَابِ جَمْعَةُ السَّيِّدُ الْمَرْحُومُ الْحَسَنُ بْنُ كَبْشٍ الْحُسَيْنِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! إِنَّ

[1] الخرائج والجرائح: ۲/۸۰۷، ح ۱۶؛ مختصر البصائر: ۳۵۹، ح ۳۲۳؛ الایقاظ من الھجعة: ۲۱۹، ح ۱۵؛ بصائر الدرجات: ۲۹۸، ح ۱۳؛ بحار الانوار: ۲۹/۳۶، ح ۱۱؛ الاختصاص: ۲۷۲؛ مدینة المعاجز: ۳/۶، ح ۶۸۵

اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - وَهَبَ لَكَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ... وَ سَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: يَا عَلِيُّ! إِخْوَانُكَ يَفْرَحُونَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَ أَنَا وَ أَنْتَ نُشَاهِدُهُمْ. وَ عِنْدَ الْمَسَأَلَةِ فِي قُبُورِهِمْ. وَ عِنْدَ الْعَرْضِ عَلَى الصِّرَاطِ.

سید مرحوم حسن بن کبش الحسینیؒ کی کتاب جمعہ میں ہے:

''محمد بن محمد بن النعمان[1] نے مرفوعاً روایت کیا ہے حضرت امّ سلمہؓ سے وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: یا علیؑ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں مساکین کی محبت ہبہ فرمائی ہے۔ حدیث میں آگے آتا ہے یا علیؑ! تمہارے بھائی تین جگہوں پر خوش ہوں گے:

① جب ان کی روح قبض ہوگی، میں اور تم ان کو دیکھ رہے ہوں گے۔

② جب قبر میں ان سے سوال ہوگا۔

③ جب وہ پُل صراط پر پیش ہوں گے۔[2]

[۴۵] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَابَوَيْهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَيِّتِ تَدْمَعُ عَيْنُهُ عِنْدَ الْمَوْتِ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذٰلِكَ عِنْدَ مُعَايَنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَرَى مَا يَسُرُّهُ [وَ مَا يُحِبُّهُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ:] أَمَا تَرَى يَرَى الرَّجُلُ مَا يَسُرُّهُ فَتَدْمَعُ عَيْنُهُ وَيَضْحَكُ.

محمد بن علی بابویہؒ نے اپنی اسناد سے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے میت کے

[1] محمد بن محمد بن نعمان بن عبدالسلام کا لقب ابوعبداللہ ہے۔ یہ ابن معلم کے نام سے بھی معروف ہیں اور ان کو شیخ مفیدؒ کہا جاتا ہے۔ یہ نجاشی اور طوسی کے مشائخ میں سے ہیں۔ ان کی دو سو کے لگ بھگ کتب ہیں اور یہ ثقہ الجلیل ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۷۵)

[2] امالی صدوق: ۶۵۵، ح ۲؛ کفایة الاثر: ۱۸۳؛ بشارة المصطفیٰ: ۳۵۹، ح ۳۵۱ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ فضائل الشیعہ: ۲۸۶، ح ۱۷؛ بحار الانوار: ۶۸/۳۵، ح ۹۱، ۳۹/۳۰۶، ح ۱۲۲

بارے میں کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں مرنے کے وقت: یعنی: ''امام علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا تو خوش ہوگا، کیا تم نے نہیں دیکھا مرنے والا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے تو اس کی آنکھوں میں (خوشی کے) آنسو آجاتے ہیں اور وہ ہنستا ہے۔ [1]

مرنے والا مومن ہو یا کافر اپنے گھر والوں سے ملتا ہے

اور حدیث میں آیا ہے کہ مرنے والا خواہ کافر ہو یا مومن اپنے گھر والوں سے ملتا ہے۔ [2]

[۴۶] فَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَلصَّدُوقُ فِي كِتَابِهِ مَنْ لاَ يَحْضُرُهُ اَلْفَقِيهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ اَلْمُؤْمِنِ يَزُورُ أَهْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فِي كَمْ؟ قَالَ: عَلَى قَدْرِ فَضَائِلِهِمْ: مِنْهُمْ مَنْ يَزُورُ [فِي] كُلِّ يَوْمٍ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَزُورُ [فِي] كُلِّ يَوْمَيْنِ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَزُورُ [فِي] كُلِّ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ. قَالَ: وَ رَأَيْتُ فِي مَجْرَى كَلاَمِهِ أَنَّهُ يَقُولُ: أَدْنَاهُمْ جُمْعَةً. فَقَالَ لَهُ: فِي أَيِّ سَاعَةٍ؟ قَالَ: عِنْدَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ أَوْ قُبَيْلَ ذٰلِكَ فَيَبْعَثُ اللهُ تَعَالَى مَلَكاً يُرِيهِ مَا يَسُرُّ بِهِ وَ يَسْتُرُ عَنْهُ مَا يَكْرَهُهُ، فَيَرَى سُرُوراً وَ يَرْجِعُ إِلَى قُرَّةِ عَيْنٍ.

محمد بن علی صدوقؒ اپنی کتاب: من لا یحضرہ الفقیہ، میں روایت کرتا ہے، اسحاق بن عمار [3] سے کہ اس نے امام ابوالحسنؑ سے سوال کیا کہ مومن اپنے گھر والوں سے ملتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں۔

---

[1] علل الشرائع: ۳۰۶، ح ۱؛ معانی الاخبار: ۲۳۶، ح ۲؛ الکافی: ۳/۱۳۳؛ بحارالانوار: ۶/۱۸۲، ح ۱۰؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۰۳، ح ۱

[2] الکافی: ۳/۲۳۰؛ بحارالانوار: ۳/۲۵۶، ح ۸۹؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۲۶

[3] اسحاق بن عمار بن حیان کوفی صیرفی، امام صادق اور امام کاظم علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ الجلیل ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۷)

راوی نے پوچھا کتنے وقت میں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے فضائل کے لحاظ سے ہے؛ بعض ہر روز جاتے ہیں ملنے، بعض دو روز میں، بعض ہر تین روز کے بعد۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپؑ نے فرمایا: کم سے کم ہر جمعۃ المبارک کے روز۔

راوی نے کہا: کس کون سے وقت میں؟

آپؑ نے فرمایا: زوالِ شمس کے وقت یا اس سے تھوڑا سا پہلے، پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کو وہاں کا اچھا حال دکھاتا ہے اور برے حالات اس سے خفیہ رکھتا ہے، تو وہ خوشی سے دیکھتا ہے اور ٹھنڈی آنکھیں لے کر واپس ہوتا ہے۔ [1]

[۴۷] وَ رَوَى حَفْصُ بْنُ اَلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّ اَلْكَافِرَ يَزُورُ أَهْلَهُ فَيَرَى مَا يَكْرَهُهُ وَ يُسْتَرُ عَنْهُ مَا يُحِبُّ.

حفص بن بختریؒ [2] نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: ''جب کافر اپنے گھر والوں کو دیکھنے جاتا ہے تو وہ وہاں پر صرف برے حالات دیکھتا ہے اور اچھے حالات اس سے پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ [3]

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان شبِ معراج کی حدیث

[۴۸] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَابَوَيْهِ فِي كِتَابِ مَنْ لاَ يَحْضُرُهُ اَلْفَقِيهُ عَنِ اَلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ أَمَرَهُ رَبُّهُ تَعَالَى

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۱۵؛ الکافی: ۳/۲۳۱، ح ۵؛ بحارالانوار: ۶/۲۵۷، ح ۹۳؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۲۸، ح ۵

[2] حفص بن بختری: امام صادق اور امام کاظم علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں اور ان کی ایک اصل کتاب بھی ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۸۶)

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۱۵، ح ۳۲؛ الکافی: ۳/۲۳۰، ح ۱؛ بحارالانوار: ۶/۲۵۶، ح ۸۹؛ الفصول المہمہ: ۱/۲۳۶، ح ۱؛ (اس موضوع پر مزید احادیث عقائد مومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ میں ملاحظہ کریں) از مع

بِخَمْسِينَ صَلَاةً. فَمَرَّ عَلَى النَّبِيِّينَ نَبِيٍّ نَبِيٍّ لَا يَسْأَلُونَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: بِخَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: سَلْ رَبَّكَ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ. فَسَأَلَ رَبَّهُ. فَحَطَّ عَنْهُ عَشْراً. ثُمَّ مَرَّ بِالنَّبِيِّينَ نَبِيٍّ نَبِيٍّ لَا يَسْأَلُونَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى مَرَّ بِمُوسَى [بْنِ عِمْرَانَ] عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ [فَ] قَالَ: بِأَرْبَعِينَ صَلَاةً. [فَ] قَالَ: سَلْ رَبَّكَ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ. فَسَأَلَ رَبَّهُ [عَزَّ وَ جَلَّ] فَحَطَّ عَنْهُ عَشْراً. ثُمَّ مَرَّ بِالنَّبِيِّينَ نَبِيٍّ نَبِيٍّ لَا يَسْأَلُونَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى مَرَّ بِمُوسَى [بْنِ عِمْرَانَ] عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ [فَ] قَالَ: بِثَلَاثِينَ صَلَاةً. [فَ] قَالَ: سَلْ رَبَّكَ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ. فَسَأَلَ رَبَّهُ [عَزَّ وَ جَلَّ] فَحَطَّ عَنْهُ عَشْراً. ثُمَّ مَرَّ بِالنَّبِيِّينَ نَبِيٍّ نَبِيٍّ لَا يَسْأَلُونَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى مَرَّ بِمُوسَى [بْنِ عِمْرَانَ] عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ [فَ] قَالَ: بِعِشْرِينَ صَلَاةً. [فَ] قَالَ: فَسَلْ رَبَّكَ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ. فَسَأَلَ رَبَّهُ فَحَطَّ عَنْهُ عَشْراً. ثُمَّ مَرَّ بِالنَّبِيِّينَ نَبِيٍّ نَبِيٍّ لَا يَسْأَلُونَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى مَرَّ بِمُوسَى [بْنِ عِمْرَانَ] عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ [فَ] قَالَ: بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ. [فَ] قَالَ: فَسَلْ رَبَّكَ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ. فَإِنِّي جِئْتُ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَأْخُذُوا بِهِ وَلَمْ يَقْوَوْا [عَلَيْهِ]. فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ فَجَعَلَهَا خَمْساً. ثُمَّ مَرَّ بِالنَّبِيِّينَ نَبِيٍّ نَبِيٍّ لَا يَسْأَلُونَهُ

عَنْ شَيْءٍ حَتَّى مَرَّ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ. قَالَ: فَسَلْ رَبَّكَ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ: إِنِّي لَأَسْتَحِي أَنْ أَعُودَ إِلَى رَبِّي. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ. [وَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَزَى اللهُ مُوسَى عَنَّا خَيْراً].

محمد بن علی بابویہؒ نے اپنی کتاب: من لا یحضرہ الفقیہ میں امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

"جب رسول اللہ ﷺ معراج پر گئے تو اللہ سبحانہ نے پچاس نمازوں کا حکم دیا، آپؐ ایک ایک نبیؑ کے پاس سے گزرے لیکن آپؐ سے کسی نے کوئی سوال نہیں کیا کسی چیز کے بارے میں یہاں تک کہ آپؐ حضرت موسیٰؑ بن عمران کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپؐ سے کہا: آپؐ کے رب نے آپؐ کو کس چیز کا حکم دیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: پچاس نمازیں۔

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اپنے رب سے عرض کریں کہ کم کردے کیوں کہ آپؐ کی امت اس قدر برداشت نہیں کر سکتی۔

پس آپؐ نے رب سے التجاء کی جو قبول ہوئی اور دس نمازیں کم ہوگئیں۔

پھر آپؐ ایک ایک نبیؑ کے پاس سے گزرے مگر آپؐ سے کسی نے کوئی سوال نہیں کیا کسی چیز کے بارے میں یہاں تک آپؐ حضرت موسیٰؑ بن عمران کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپؐ سے کہا: آپؐ کے رب نے آپؐ کو کس چیز کا حکم دیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: چالیس نمازیں۔

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اپنے رب سے عرض کریں کہ کم کردے کیوں کہ آپؐ کی امت اس قدر برداشت نہیں کر سکتی۔

آپؐ نے رب سے التجاء کی جو قبول ہوئی اور دس نمازیں کم ہوگئیں۔

پھر آپؐ ایک ایک نبیؑ کے پاس سے گزرے مگر آپؐ سے کسی نے کوئی سوال نہیں کیا کسی چیز کے بارے میں یہاں تک آپؐ حضرت موسیٰؑ بن عمران کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپؐ سے کہا: آپؐ کے رب نے آپؐ کو کس چیز کا حکم دیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: تیس نمازیں۔

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اپنے رب سے عرض کریں کہ کم کردے کیوں کہ آپؐ کی امت اس قدر برداشت نہیں کرسکتی۔

آپؐ نے رب سے التجاء کی جو قبول ہوئی اور دس نمازیں کم ہوگئیں۔

پھر آپؐ ایک ایک نبیؑ کے پاس سے گزرے مگر آپؐ سے کسی نے کوئی سوال نہیں کیا کسی چیز کے بارے میں یہاں تک آپؐ حضرت موسیٰؑ بن عمران کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپؐ سے کہا: آپؐ کے رب نے آپؐ کو کس چیز کا حکم دیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا بیس نمازیں۔

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اپنے رب سے عرض کریں کہ کم کردے کیوں کہ آپؐ کی امت اس قدر برداشت نہیں کرسکتی۔

آپؐ نے رب سے التجاء کی جو قبول ہوئی اور دس نمازیں کم ہوگئیں۔

پھر آپؐ ایک ایک نبیؑ کے پاس سے گزرے آپؐ سے کسی نے کوئی سوال نہیں کیا کسی چیز کے بارے میں یہاں تک آپؐ حضرت موسیٰؑ بن عمران کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپؐ سے کہا: آپؐ کے رب نے آپؐ کو کس چیز کا حکم دیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: دس نمازوں کا۔

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اپنے رب سے عرض کریں کہ کم کردے کیوں کہ آپؐ کی امت اس قدر برداشت نہیں کرسکتی کیوں کہ میں بنی اسرائیل کے پاس فرائض الٰہی لے کر آیا تھا مگر انھوں نے ان پر عمل نہیں کیا۔

آپؐ نے اپنے ربّ سے درخواست کی اور اللہ سبحانہ نے پانچ نمازیں قرار دیں۔

پھر آپؐ ایک ایک نبیؑ کے پاس سے گزرے مگر آپؐ سے کسی نے کوئی سوال نہیں کیا کسی

چیز کے بارے میں یہاں تک آپؐ حضرت موسیٰؑ بن عمران کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپؐ سے کہا: آپؐ کے رب نے آپؐ کو کس چیز کا حکم دیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: پانچ نمازوں کا۔

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اپنے رب سے عرض کریں کہ کم کردے کیوں کہ آپؐ کی امت اس قدر برداشت نہیں کرسکتی۔

آپؐ نے فرمایا: اب مجھے اپنے ربّ سے حیاء آرہی ہے، پس آپؐ پانچ نمازیں لے کر آئے۔[1]

یہ حدیث دلالت کررہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہر ایک نبیؑ کے پاس سے بار بار گزرے، انھوں نے بھی آپؐ کو دیکھا اور آپؐ نے بھی ان کو دیکھا، کیوں کہ امامؑ نے فرمایا: انھوں نے آپؐ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ کیوں کہ اگر آپؐ ان کو نہ دیکھتے یا وہ آپؐ کو نہ دیکھتے تو امامؑ یہ نہ فرماتے کہ: انبیاء کرامؑ نے آپؐ سے کوئی سوال نہیں کیا۔

چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا سوال کیا، آپؐ نے جواب دیا، تو یہاں پردہ ہوا بھی نہیں تھی جو ایک شعاع کو تشکیل دیتی ہے جس سے انسان کو کوئی چیز نظر آتی ہے۔ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (یس:82) یعنی: ''اس کا امر صرف یہ ہے کہ کسی شے کے بارے میں یہ کہنے کا ارادہ کرلے کہ ہوجا اور وہ شے ہوجاتی ہے''۔

معراج بدن کے ساتھ تھا

آنحضرت ﷺ کا معراج اور ملاِ اعلیٰ کا سفر آپؐ کے بدنِ مبارک کے ساتھ تھا، نہ یہ کہ جس طرح ان لوگوں کا کہنا ہے جن کو امرِ محمدؐ و آلِ محمدؐ سمجھ میں نہیں آتا وہ تاویل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا معراج روح مبارک سے تھا بدن کے بغیر۔

[۴۹] يَدُلُّ عَلَىٰ مَا قُلْنَاهُ مِنْ رَفْعِهِ بِبَدَنِهِ الشَّرِيفِ مَا رُوِيَ أَنَّهُ جَاءَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْبُرَاقِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ دَابَّةٌ أَكْبَرُ

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۲۵، ح۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۳، ح۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۱۱۲، ح۲۰

مِنَ الْحِمَارِ وَ أَصْغَرُ مِنَ الْبَغْلِ، وَ وَصَفَ يَدَيْهَا وَ رِجْلَيْهَا وَ سُرْعَةَ سَيْرِهَا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جسدِ مطہر کے ساتھ معراج پر اس دعویٰ کی دلیل وہ روایت ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ جنت میں سے بُراق لے کر آئے تھے [1] جو کہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا جانور ہے، نیز روایت میں اس جانور کے آگے اور پیچھے کے پیروں کی صفت بیان ہوئی ہے، وہ یہ کہ اس کی سُرعتِ رفتار کس قدر تھی۔ [2]

یہ سب دلالت کر رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بدن مبارک کے ساتھ معراج پر تشریف لے کر گئے ہیں۔

[۵۰] وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: أَنَّهُ جَاءَهُ بِمَحْمِلٍ جَلَسَ فِيهِ، ذِي حَلَقٍ وَ سَلَاسِلَ، وَ كُلَّمَا بَلَغَ سَمَاءً زِيدَ لَهُ فِي مَحْمِلِهِ سَلَاسِلَ وَ حَلَقاً.

ایک اور روایت میں ہے حضرت جبرئیلؑ محمل بھی لے کر آئے تھے جس کے اندر آپؐ بیٹھ کر معراج پر گئے، نیز عام طور پر جس محمل کو باندھا جاتا ہے اس طرح اس محمل کو لایا گیا، نیز جیسے جیسے بلندی پر پہنچا ویسے ہی اس محمل کا انتظام کیا گیا۔

اس طرح کی تعبیریں جس مطلب پر دلالت کر رہی ہیں وہ یہی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر اپنے بدن مبارک کے ساتھ تشریف لے کر گئے تھے۔

[۵۱] وَ مَا رُوِيَ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ مِنْ صَادٍ وَ هُوَ نَهْرٌ يَخْرُجُ مِنْ سَاقِ الْعَرْشِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَ غَسَلَ يَمِينَهُ ثُمَّ غَسَلَ شِمَالَهُ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ مَسَحَ رِجْلَيْهِ

چنانچہ روایت کا مضمون ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاد میں سے وضو فرمایا اور یہ

---

[1] اس طرح کی روایات مختلف الفاظ سے مروی ہیں: دیکھیے: صحیفة الامام الرضا: ۲۲۷، ح ۱۱۵؛ الکافی: ۸/ ۳۶۴، ح ۵۵۵؛ تفسیر العیاشی: ۲/ ۱۳۷، ح ۴۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۷۲، ح ۴؛ بحارالانوار: ۱۸/ ۱۳۳، ح ۳۲، ص ۳۱۰، ح ۱۹؛ عوالی اللئالی: ۱/ ۳۶

[2] براق کے حوالے سے تفصیلی روایات سیرت سید المرسلینؐ بزبان چہاردہ معصومینؑ میں دیکھیے۔ از مصحح

صاد ایک نہر کا نام ہے جس کا منبع عرش سے متصل ہے، آپؐ نے اپنا چہرہ دھویا اور اپنا دایاں، بایاں (ہاتھ) دھویا، پھر اپنے سر اور پیروں کا مسح فرمایا۔ [1]

یہ روایت بھی ہماری مدعا پر صریحاً دلالت کر رہی ہے۔

آگے چل کر روایت آپؐ کی نماز اور زبان کے ساتھ قرائت، رکوع و سجود، قیام و طمانیت کو بیان کرتی ہے، جب کہ یہ تمام افعال بدن کے ہیں۔

[۵۲] ثُمَّ مَا رُوِيَ: أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِعِيرٍ لِقُرَيْشٍ فِي اللَّيْلِ وَ قَدْ أَصَابَهُ عَطَشٌ وَ لَهُمْ مَاءٌ فِي وِعَاءٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَ دَفَقَ الْبَاقِيَ، وَ عَرَفَ قُرَيْشٌ بُكْرَةً مَا صُنِعَ بِالْمَاءِ، فَعَرَفُوهُ وَلَمْ يُنْكِرُوهُ

نیز مروی ہے: کہ اسی رات میں قریش گزر رہے تھے ان کے اونٹ پر پانی تھا، راستے میں آپؐ کو پیاس لگی، آپؐ ان کے برتن میں پانی پی کر بچا ہوا گرا دیا۔ [2]

پانی کے بارے میں دوسرے دن صبح میں قریش کو معلوم ہوا، انھوں نے پہچانا اور انکار نہیں، نیز کھانا اور پینا یہ سب بدن کی ضروریات ہیں۔

[۵۳] ثُمَّ صَلَاتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْمَلَائِكَةِ وَ النَّبِيِّينَ عِنْدَ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَ هُوَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ وَ يُسَمَّى أَيْضاً الضُّرَاحَ، وَهُوَ مُقَابِلُ الْعَرْشِ وَمُقَابِلُ الْكَعْبَةِ. فَلَمَّا صَلَّى وَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ أَرْسَلَ اللهُ- سُبْحَانَهُ- مَلَكاً يَأْمُرُهُ وَ سَئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ وَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ! بِمَا ذَا بُعِثْتُمْ؟ أَوْ قَالَ: أُرْسِلْتُمْ؟ فَقَالُوا: بُعِثْنَا - أَوْ أُرْسِلْنَا - بِتَوْحِيدِ اللهِ وَ نُبُوَّتِكَ وَ وَلَايَةِ

---

[1] الکافی: ۳/ ۵۸۴، ح ۱؛ المحاسن: ۳۲۳، ح ۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۹۰، ح ۵؛ علل الشرائع: ۳۳۴، ح ۱؛ مدینۃ المعاجز: ۱/ ۱۰۱، ح ۵۳

[2] امالی صدوق: ۵۳۳، ح ۱؛ تفسیر القمی: ۲/ ۱۳؛ بحارالانوار: ۱۸/ ۳۳۶، ح ۳۷؛ اعلام الوریٰ: ۱/ ۱۲۴

أَهْلِ بَيْتِكَ.

پھر آنحضرت ﷺ ملائکہؑ وانبیاءؑ کے ساتھ نمازیں پڑھیں بیت المعمور کے پاس، جو کہ چوتھے آسمان پر ہے، اس کو الضراح بھی کہا جاتا ہے، نیز وہ عرش وکعبۃ اللہ کے سامنے ہے، جب آپؐ نے نماز پڑھ کر دائیں جانب سلام کیا تو اللہ سبحانہ نے فرشتہ بھیج کر حکم دیا: وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا (زخرف:45) یعنی: "اور آپ ان رسولوں سے سوال کریں جنہیں آپ سے پہلے بھیجا گیا ہے"۔ آپؐ انبیاو کرامؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے انبیاء کرامؑ کس چیز کے ساتھ آپؑ سب کو مبعوث کیا گیا یا بھیجا گیا؟۔

سب نے کہا: ہم کو اللہ تعالیٰ کی توحید، آپؐ کی نبوت اور آپؐ کی اہلِ بیت کی ولایت کے ساتھ بھیجا گیا۔ ①

پس ثابت ہوا کہ معراجِ نبوی ﷺ آپؐ کے جسدِ مطہر کے ساتھ وقوع پذیر ہوا۔

یہ روایت بھی دلالت کر رہی ہے:

[۵۴] مَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيمَا ذَكَرَهُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قَوْلِهِ: إِنَّهُ لَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا مَنْ نَزَلَ مِنْهَا، إِلَّا رَاكِبَ الْجَمَلِ فَإِنَّهُ يَصْعَدُ وَيَنْزِلُ.

حضرت عیسٰی بن مریمؑ سے روایت حضرت امام رضاؑ نے بیان فرمائی کہ "آسمان پر کوئی نہیں جا سکتا سوائے اس شخص کے جو وہاں سے آیا ہو سوائے اونٹ سوار کے کیوں کہ وہ آسمان پر جاتا بھی ہے اور آتا بھی ہے"۔ ②

[۵۵] وَ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُرِجَ بِهِ مِائَةً

① یہ مشہور روایت ہے اور مختلف الفاظ کے ساتھ عامہ وخاصہ کی کتب میں موجود ہے۔ دیکھیے: بحارالانوار: ۲۶/ ۳۰۷؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۵۱۷، ح ۳۰۶ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ مقتضب الاثر: ۱/ ۳۲؛ کنزالفوائد: ۲/ ۱۳۶؛ المناقب: ۱/ ۲۸۷؛ مائۃ منقبۃ ابن شاذان: ۱۵۰؛ غایۃ المرام: ۲۰۷؛ ارشاد القلوب: ۲۱۰؛ الطرائف: ۱/ ۱۰۱؛ تفسیر البرہان: ۴/ ۱۳۸؛ تفسیر ثعلبی: ۴/ ۳۳۵؛ معرفۃ علوم الحدیث امام حاکم: ۱۱۹؛ تاریخ دمشق: ۲/ ۹۷؛ مناقب خوارزمی: ۲۲۱؛ خصائص الوحی المبین ابن بطریق: ۹۸

② التوحید صدوق: ۴۲۶، ح ۱؛ الاحتجاج: ۲/ ۴۱۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/ ۱۶۳، ح ۱؛ بحارالانوار: ۱۴/ ۳۳۳

وَعِشْرِينَ مَرَّةً.

روایت ہوئی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک سو بیس بار معراج کیا ہے۔ ①

حالانکہ حضرت ادریسؑ نبی ہمارے نبی ﷺ سے بلند مقام نہیں رکھتے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم:57) یعنی: "اور ہم نے ان کو بلند جگہ تک پہنچا دیا ہے"۔

[۵۶] وَ رُوِيَ أَنَّهُ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُرِيَهُ مَلَكَ الْمَوْتِ. فَرَفَعَهُ اللهُ إِلَيْهِ حَتَّى جَاوَزَ السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَلَقِيَ مَلَكَ الْمَوْتِ. فَلَمَّا رَآهُ حَرَّكَ رَأْسَهُ وَ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ. فَقَبَضَ رُوحَهُ بَيْنَ الرَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

روایت ہے کہ حضرت ادریسؑ نے اپنے ربّ سے سوال کیا کہ وہ ملک الموت کو دیکھنا چاہتے ہیں، اللہ سبحانہ نے ان کو چوتھے آسمان پر پہنچایا، ملک الموت سے ملاقات کی، جب ملک الموت نے دیکھا تو اپنے سر کو ہلا کر کہا: میرے ربّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری روح اسی وقت قبض کروں، پس چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان حضرت ادریسؑ کی روح قبض ہوئی۔ ②

یہ روایت صراحت کے ساتھ بیان کر رہی ہے کہ حضرت ادریسؑ اپنے بدن کے ساتھ چوتھے آسمان پر گئے تھے۔

پس معلوم ہوا کہ معراج روح وبدن دونوں کے ساتھ واقع ہوا نہ کہ صرف روح کے ساتھ، فرض کریں آنحضرت ﷺ کی معراج صرف روحانی ہوتی تو اس میں باقی مومنین کے اوپر کوئی فضیلت نہیں ہوتی۔

① بصائر الدرجات: ۹۹، ح ۱۰؛ الخصال: ۶۰۰، ح ۳؛ تاویل الآیات: ۱/ ۲۵۷، ح ۵؛ بحارالانوار: ۱۸/ ۳۸۷؛ ح ۹۶ و ۲۳/ ۶۹، ح ۴؛ تفسیر نورالثقلین: ۳/ ۹۸، ح ۷

② الکافی: ۳/ ۲۵۷، ح ۲۶؛ قصص الانبیاء راوندی: ۷۶، ح ۵۹؛ تفسیر نورالثقلین: ۳/ ۳۵، ح ۱۱۱؛ تفسیر قمی: ۲/ ۵۱؛ بحارالانوار: ۱۱/ ۲۷۷، ح ۳ و ۷

[۵۷] فَقَدْ رُوِیَ عَنْ مَوْلَانَا أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا نَامَ عُرِجَ بِرُوحِهِ إِلَى اللهِ - سُبْحَانَهُ - فَیَقْبَلُهَا وَیُبَارِكُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَرُدُّهَا إِلَى بَدَنِهَا إِنْ كَانَ أَجَلُهَا لَمْ یَحْضُرْ بَعَثَهُ مَعَ أُمَنَائِهِ مِنْ مَلَائِكَتِهِ.

حضرت امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ مومن جب سو جاتا ہے تو اس کی روح کی معراج ہوتی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف، اللہ سبحانہ اس کی برکت میں اضافہ فرماتا ہے اور پھر واپس بدن میں پلٹا دیتا ہے، اگر اس کی موت ہونا ہوتی ہے تو اس کو واپس نہیں پلٹاتا ہے۔ ①

مومن کی روح جسمِ مبارک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کی قسیم ہے

جان لو! اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری راہنمائی کرے۔ یہ بلند مقام جس کی معرفت اگر کسی کے پاس ہے تو وہ معراج بدنی کا انکار نہیں کر سکتا، اس کو بہت ہی عام اور آسان سمجھے گا، اس کی عقل وشعور کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ وہ بات یہ ہے:

[۵۸] مَا رُوِیَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ أَرْوَاحَنَا مِنْ عِلِّیِّینَ وَلَمْ یَجْعَلْ لِأَحَدٍ مِمَّا خَلَقْنَا مِنْهُ نَصِیباً، وَخَلَقَ اللهُ أَبْدَانَنَا مِنْ دُونِ ذٰلِكَ مِنْ طِینَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شِیعَتِنَا مِمَّا خَلَقَ مِنْهُ أَبْدَانَنَا وَلَمْ یَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِیهِ نَصِیباً إِلَّا الْأَنْبِیَاءَ، وَخَلَقَ أَجْسَادَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ، وَلِهٰذَا إِنَّ أَرْوَاحَهُمْ تَهْوِی إِلَیْنَا.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: "اللہ سبحانہ نے ہماری ارواح کو علیین میں سے خلق فرمایا، اپنے مخلوق میں سے کسی کے بھی نصیب میں یہ شرف قرار نہیں دیا، اور ہمارے جسموں کو ایک ایسی مٹی سے تشکیل دیا جو عرش کے نیچے خزانے کے طور پر پوشیدہ تھی، جس مٹی سے ہمارے

① روضۃ الواعظین: ۲۹۲؛ امالی صدوق: ۲۰۹، ح ۱۷؛ بحارالانوار: ۶۱/۱۵۸، ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۴۲۹، ح ۸۵

جسموں کو خلق فرمایا اس میں سے ہمارے شیعوں کے ارواح کی تشکیل ہوئی، اور یہ شرف ہمارے شیعوں کے علاوہ کسی اور کے حصے میں نہیں آیا سوائے انبیاء کرامؑ کے، اور ان کے جسموں کو اس کے علاوہ مادے سے خلق فرمایا، اسی وجہ سے ہمارے شیعوں کی ارواح ہماری طرف لوٹ کر آتی ہیں۔ ①

اس بناء پر شیعانِ آلِ محمدؐ کی ارواح اس چیز میں سے خلق ہوئی ہیں جس میں سے آلِ محمدؐ کے بدن مبارک خلق ہوئے۔

[۵۹] فَقَدْ رَوَى الصَّدُوقُ مُحَمَّدُ بْنُ بَابَوَیْهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ أَنَّ أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِ قَالَ: ... لَا یَنَامُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا یَنَامُ إِلَّا عَلَى طَهُورٍ، فَإِنْ لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ فَلْیَتَیَمَّمْ بِالصَّعِیدِ، فَإِنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ تُرْفَعُ إِلَى اللهِ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - فَیَقْبَلُهَا وَیُبَارِكُ عَلَیْهَا، فَإِنْ كَانَ أَجَلُهَا قَدْ حَضَرَ جَعَلَهَا فِی مَكْنُونِ رَحْمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ یَكُنْ أَجَلُهَا قَدْ حَضَرَ بَعَثَ بِهَا مَعَ أُمَنَائِهِ مِنْ مَلَائِكَتِهِ فَیَرُدُّهَا فِی جَسَدِهَا.

شیخ صدوق محمد بن بابویہؒ نے اپنی اسناد سے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور امامؑ نے اپنے والدؑ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے جدّ امام حسینؑ سے روایت کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: "مسلم حالتِ جُنب میں نہیں سوتا مگر یہ کہ غسل کر کے طہارت کی حالت میں سوتا ہے، اگر اس کو پانی نہیں ملتا تو وہ صعید (پاک مٹی سے) تیمم کرتا ہے کیوں کہ مومن کی روح اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں جاتی ہے، اللہ سبحانہ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس کی برکت میں اضافہ کرتا ہے، اگر اس کی موت ہوتی ہے تو اس کی روح کو اپنی پوشیدہ رحمت میں جگہ عنایت فرماتا ہے، لیکن اگر اس کی موت

① یہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ مکمل تو ہمیں کتب میں نہیں مل سکی، البتہ متفرق الفاظ کے ساتھ تقریباً تین احادیث موجود ہیں۔ دیکھیے: بصائر الدرجات: ۳۹، ح ۱ و ۲؛ الکافی: ۱/۳۸۹، ح ۱ و ۲ و ۳؛ بحارالانوار: ۲۵/۱۳، ح ۲۵ و ۲۶ و ۶۱/۴۳، ح ۲۱ و ۲۲

نہیں ہوتی تو اپنے امانت دار ملائکہ کے ساتھ واپس اپنے جسم میں بھیج دیتا ہے"۔ ①

پس مومن کی روح جس کو اس چیز میں سے بنایا گیا ہے جس میں سے محمدؐ و آلِ محمدؑ کے اجسادِ مطہرہ خلق ہوئے ہیں وہ دنیا میں ہی ملا اعلیٰ کی معراج پر جاتی ہے، حالانکہ وہ جس جسم میں ہے وہ گناہوں سے آلودہ ہے، پس آپ سوچیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امامِ معصومؑ جن کا بدنِ مبارک ہر خطاء و گناہ سے مبرّاء ہے، اور روح کی تخلیق علیین میں سے ہوئی جس سے کسی اور کی تخلیق نہیں ہوئی:

وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ (نور:40)

"اور جس کے لئے خدا نور نہ قرار دے اس کے لئے کوئی نور نہیں ہے"۔

لہٰذا مومن کی روح حضرت حجتؑ کے بدنِ اطہر سے شباہت رکھتی ہے، اس معنی میں کہ وہ کفر اختیار نہیں کرتا، نہ ہی اس پر شک طاری ہوتا اور نہ اعتقاد میں عصیان کی گنجائش ہے، بلکہ وہ حق و اہلِ حق کا عرفان رکھتی ہے، اعتقادی خطاؤں میں معصوم ہوتی ہے جو اس کا عمل ہے، اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ (حجر:42)

یعنی: میرے بندوں پر تیرا کوئی اختیار نہیں ہے علاوہ ان کے جو گمراہوں میں سے تیری پیروی کرنے لگیں۔

[٦٠] رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الشَّيْطَانَ لَيْسَ لَهُ عَلَى شِيعَتِنَا سُلْطَانٌ أَنْ يُضِلَّهُمْ عَنِ اعْتِقَادِ الْحَقِّ كَمَا أَنَّ جَسَدَ الْحُجَّةِ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ أَنْ يُوقِعَهُ فِي الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ شیطان کو ہمارے شیعوں پر کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ

① علل الشرائع: ٢٩٥؛ الخصال: ٦١٣؛ وسائل الشیعہ: ١/٣٧٩، ح ٤؛ تحف العقول: ١٠٢؛ بحار الانوار: ٦١/٣١، ح ٣؛ تفسیر نور الثقلین: ٤/٣٨٨، ح ٦٢

ان کو عقیدہ حق میں گمراہ کرے۔ ①

جس طرح کہ جسمِ حجتؑ پر شیطان کے لیے کوئی راہ نہیں ہے کہ وہ ان کو گناہ کی طرف مائل کر سکے۔

[٦١] كَمَا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْهَادِي فِي الزِّيَارَةِ الْجَامِعَةِ: عَصَمَكُمُ اللهُ مِنَ الزَّلَلِ وَ آمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ وَ بَرَّأَكُمْ مِنَ الْعُيُوبِ وَائْتَمَنَكُمْ عَلَى الْغُيُوبِ.

چنانچہ ابوالحسن امام ہادیؑ زیارتِ جامعۂ کبیرہ میں فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو لغزشوں سے محفوظ رکھا، فساد سے امان دی، عیوب سے بری اور غیب پر امین رکھا"۔ ②

[٦٢] كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَ أَنَّهُ إِذَا مَشَى أَثَّرَ قَدَمُهُ الشَّرِيفُ فِي الْحَجَرِ وَلَمْ يُؤَثِّرْ فِي الرَّمْلِ، وَأَنَّ الْخَلْقَ بَعْدَ الْمَوْتِ تُبْلَى أَجْسَادُهُمْ وَ تَصِيرُ تُرْباً وَ جَسَدُهُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لَا يَبْلَى وَ لَا يَصِيرُ رَمِيماً، وَ أَنَّهُ إِذَا وَقَفَ فِي الشَّمْسِ لَا ظِلَّ لَهُ، وَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا مَاتَ لَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ يُنْتَقَلُ إِلَى الْجَنَّةِ مُصَاحِباً لِلنَّبِيِّ، وَإِنَّمَا يُزَارُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي تَشَرَّفَ بَدَنُهُ فِيهِ، وَ هُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرَى زُوَّارَهُ وَيَسْمَعُ كَلَامَهُمْ وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْهُمْ

① یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ تو نہیں مل سکی البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ اس مفہوم کی دیگر روایات موجود ہیں: دیکھیے: المحاسن، ١٧١، ح ١٣٧؛ بحار الانوار: ٦٣/٢٥٧، ح ١٢٠ و ٦٨/٥٧، ح ١٠٣ و ٢٤٣، ح ٩٣؛ تفسیر نور الثقلین: ٣/١٥، ح ٥٣ و ٤/١٦، ح ٥٦؛ تفسیر العیاشی: ٢/٢٤٢، ١٢ و ١٧؛ معانی الاخبار: ١٥٨، ح ١؛ تفسیر فرات: ٢٢٦، ح ٣٠٣؛ تاویل الآیات: ١/٢٤٨، ح ٢ و ٣

② اس زیارت کے دو متن ہیں اور یہ الفاظ دو الگ الگ متنوں اور الگ الگ کتب میں موجود ہیں۔ دیکھیے: من لایحضرہ الفقیہ: ٢/٣٧١؛ عیون اخبار الرضا: ٢/٢٧٤؛ تہذیب الاحکام: ٦/٩٧؛ بحار الانوار: ١٠٠/١٢٩ و ١٥٠ و ١٨١؛ ١٠٢/٣٤٤؛ البلد الامین کفعمی: ٢٩٩؛ مستدرک الوسائل: ١٠/٣١٩

چنانچہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے سے بھی اسی طرح ہی دیکھتے تھے جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے۔ (۱) جب آپؐ پتھروں پر چلتے تو قدم مبارک کے نشان بن جاتے ریت پر چلتے تو کوئی نشان نہیں بنتے تھے۔ (۲)

دیگر مخلوق کے اجسام گل جاتے ہیں، مٹی میں مل مٹی ہوجاتے ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے آلؑ کے اجسامِ مبارکہ و مطہرہ مٹی میں مل مٹی نہیں ہوتے۔ (۳)

جب آپؐ دن میں کھڑے ہوتے تو سایہ نہیں بنتا تھا۔ (۴)

امامؑ کی جب شہادت ہوتی ہے تو وہ تین دن سے زیادہ زمین پر نہیں ہوتے، بعدازاں ان کو جنت میں منتقل کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محضر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ، امامؑ کے مزار پر زیارتیں ہوتی رہیں گیں جہاں پر امامؑ کے جسم مطہر کو دفن کیا گیا تھا اور وہ امامؑ اپنے زواروں کو دیکھے گا اور ان کے کلام کو سنے گا، ان کی کوئی چیز امامؑ پر پوشیدہ نہیں ہوتی، ائمہ کرامؑ سے اسی طرح منقول ہے۔ (۵)

جو فضائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ثابت ہوئے ہیں وصیؑ کے لیے بھی ثابت ہوں گے۔ ہر وہ فضیلت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ثابت ہوئے اسی طرح کے فضائل وصیؑ کے لیے بھی ثابت ہوں گے؛ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث ہے:

[۶۳] لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي صَحَّ عَنْهُ:

(۱) فقہ الرضا: ۱۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۵۲، ح ۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۲۳، ح ۵؛ بصائر الدرجات: ۴۳۹، ح ۲؛ الاصول الستۃ عشر: ۱۵۱؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۵۰۴، ح ۳؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۱/ ۱۲۵؛ بحار الانوار: ۱۶/ ۱۷۶ و ۲۵/ ۱۳۸، ح ۱۳؛ عوالی اللئالی: ۱/ ۳۴۳، ح ۱۱۲

(۲) مناقب ابن شہر آشوب: ۱/ ۱۲۸؛ بحار الانوار: ۱۶/ ۱۷۸

(۳) بصائر الدرجات: ۴۶۳، ح ۱ و ۲؛ بحار الانوار: ۲۲/ ۵۵۰، ح ۱ و ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۲۱، ح ۲۳

(۴) مناقب ابن شہر آشوب: ۱/ ۱۲۵؛ بحار الانوار: ۱۶/ ۱۷۶

(۵) کامل الزیارات: ۳۴۴، ح ۳؛ بصائر الدرجات: ۲/ ۴۱۶، ح ۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۳۵۰، ح ۳۱۶۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۱۰۶، ح ۱۹۱۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/ ۱۸۸، ح ۱۱۸۱۹؛ حیات القلوب: ۲/ ۱۰۳۰؛ مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ، آصف علی ایڈووکیٹ: ۵۱۸

مَا خَلَقَ اللهُ خَلْقاً أَفْضَلَ مِنِّي وَلَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي، وَالْفَضْلُ بَعْدِي لَكَ يَا عَلِيُّ وَلِلْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ.

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے افضل کسی کو خلق نہیں فرمایا اور نہ ہی مجھ سے زیادہ کسی کو مکرم فرمایا، یا علیؑ میرے بعد تمہاری فضیلت ہے اور ان ائمہؑ کی فضیلت ہے جو تمہاری اولاد میں سے ہوں گے"۔ (۱)

یہاں پر بعدیت زمانی نہیں ہے؛ بلکہ رتبی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد فضیلت میں رتبہ بغیر کسی فصل کے امام علیؑ کا ہے۔

[۶۴] وَلِهَذَا رُوِيَ أَنَّ دَرَجَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِدَرَجَةٍ

لہذا روایت ہے کہ امیر المومنینؑ کا درجہ جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہوگا، چنانچہ حدیث وسیلہ میں مروی ہے۔ (۲) دونوں کے درمیان کسی تیسرے کا فاصلہ نہیں ہے، اور ائمہؑ دائیں جانب ہوں گے، انبیاءؑ و رسلؑ کا درجہ ان سے کم تر ہوگا جس پر وہ اور ان کے شیعہ ہوں گے۔

[۶۵] وَرُوِيَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: كُلَّمَا كَانَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَنَا مِثْلُهُ إِلَّا النُّبُوَّةَ وَالْأَزْوَاجَ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: "جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے اسی کے مثل ہی ہمارے لیے ہے سوائے نبوت و بیگمات کے"۔ (۳)

(۱) علل الشرائع: ۵، ح ۱؛ عیون اخبار الرضا: ۱/ ۲۶۲، ح ۲۲؛ کمال الدین: ۲۵۴، ح ۴؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۴۰۹، ح ۱۰؛ بحار الانوار: ۱۱/ ۱۳۹، ح ۶ و ۱۸/ ۳۴۵، ح ۵۶ و ۲۶/ ۳۳۵، ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۲۵۴، ح ۱۰۱۲؛ تاویل الآیات: ۲/ ۸۷۶، ح ۹

(۲) الکافی: ۸/ ۱۸، ح ۴۳؛ بصائر الدرجات: ۴۳۶، ح ۱۱؛ تفسیر قمی: ۲/ ۳۲۴؛ امالی صدوق: ۱۷۸، ح ۴؛ علل الشرائع: ۱۶۴، ح ۶؛ معانی الاخبار: ۱۱۶، ح ۱؛ روضۃ الواعظین: ۱۱۳

(۳) الکافی: ۱/ ۵۳۳، ح ۱۳؛ بصائر الدرجات: ۳۰۰، ح ۱۵؛ بحار الانوار: ۲۵/ ۵۱، ح ۱۲؛ تفضیل الائمۃ: ۱۸۹

استثناء عمومیت کی دلیل ہے، پس آلِ محمدؑ ہر اس فضل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہیں جو ہم نے آپؐ کے لیے روایات میں سے بیان کیا ہے، یا جو کچھ نہیں روایت کیا یا جو ہم تک نہیں پہنچا۔

پس جو یہ سب کچھ جان لے جو ائمہ علیہم السلام سے روایت ہوا ہے تو معراج بالجسم کا موضوع سمجھنا اس کے لیے مشکل نہیں ہوگا: وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ (نحل:53)

"یعنی: اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے"۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ (الزخرف:14)

یعنی: "پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے ورنہ ہم اس کو قابو میں لا سکنے والے نہیں تھے اور بہر حال ہم اپنے پروردگار ہی کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں"۔

جو روایات دلالت کرتی ہیں کہ مرنے والا نبی اکرمؐ اور علیؑ نیز ائمہؑ کو دیکھتا ہے

[٦٢] مَا قَدْ جَاءَ فِي تَفْسِيرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُوَالِيَ لِمُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَ الْمُتَّخِذَ لِعَلِيٍّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ إِمَامَهُ الَّذِي يَحْتَذِي مِثَالَهُ، وَ سَيِّدَهُ الَّذِي يُصَدِّقُ أَقْوَالَهُ، وَ يُصَوِّبُ أَفْعَالَهُ، وَ يُطِيعُهُ بِطَاعَةِ مَنْ يَنْدُبُهُ مِنْ أَطَايِبِ ذُرِّيَّتِهِ لِأُمُورِ الدِّينِ وَ سِيَاسَتِهِ، إِذَا حَضَرَهُ مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا لَا يُرَدُّ، وَ نَزَلَ بِهِ مِنْ قَضَائِهِ مَا لَا يُصَدُّ، وَ حَضَرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَ أَعْوَانُهُ، وَجَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ مُحَمَّداً رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [سَيِّدَ النَّبِيِّينَ] مِنْ جَانِبٍ، وَ مِنْ جَانِبٍ آخَرَ عَلِيّاً سَيِّدَ الْوَصِيِّينَ، وَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ مِنْ جَانِبٍ الْحَسَنَ سِبْطَ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ، وَ مِنْ جَانِبٍ آخَرَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَ

الشُّهَدَاءِ أَجْمَعِينَ، وَ حَوَالَيْهِمْ بَعْدَهُمْ خِيَارَ خَوَاصِّهِمْ وَ مُحِبِّيهِمُ الَّذِينَ هُمْ سَادَاتُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ سَادَاتِهِمْ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ . يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الْعَلِيلُ الْمُؤْمِنُ، فَيُخَاطِبُهُمْ بِحَيْثُ يَحْجُبُ اللهُ صَوْتَهُ عَنْ آذَانِ حَاضِرِيهِ كَمَا يَحْجُبُ رُؤْيَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رُؤْيَةَ خَوَاصِّنَا عَنْ عُيُونِهِمْ؛ لِيَكُونَ إِيمَانُهُمْ بِذٰلِكَ أَعْظَمَ ثَوَاباً لِشِدَّةِ الْمِحْنَةِ عَلَيْهِمْ مِنْهُ . فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: بِأَبِي وَ أُمِّي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ رَبِّ الْعِزَّةِ! بِأَبِي [أَنْتَ] وَ أُمِّي يَا وَصِيَّ رَسُولِ اللهِ رَبِّ الرَّحْمَةِ. بِأَبِي وَ أُمِّي أَنْتُمَا يَا شِبْلَيْ مُحَمَّدٍ وَ ضِرْغَامَيْهِ وَ وَلَدَيْهِ وَ سِبْطَيْهِ، [وَ] يَا سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْمُقَرَّبَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ الرِّضْوَانِ. مَرْحَباً بِكُمْ مَعَاشِرَ خِيَارِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ وَلَدَيْهِ، مَا كَانَ أَعْظَمَ شَوْقِي إِلَيْكُمْ وَ [مَا] أَشَدَّ سُرُورِي بِكُمُ الْآنَ فِي لِقَائِكُمْ . يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ قَدْ حَضَرَنِي وَ لَا أَشُكُّ فِي جَلَالَتِي فِي صَدْرِهِ لِمَكَانِكَ وَ مَكَانِ أَخِيكَ مِنِّي. فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كَذٰلِكَ هُوَ. ثُمَّ يُقْبِلُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَيَقُولُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ! اِسْتَوْصِ بِوَصِيَّةِ اللهِ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى مَوْلَانَا وَ خَادِمِنَا وَ مُحِبِّنَا وَ مُؤْثِرِنَا. فَيَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ: يَا رَسُولَ اللهِ! مُرْهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا [قَدْ] أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجِنَانِ . فَيَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرْ [إِلَى الْعُلُوِّ]. فَيَنْظُرُ فِي الْعُلُوِّ إِلَى مَا لَا تُحِيطُ بِهِ الْأَلْبَابُ وَ لَا يَأْتِي عَلَيْهِ الْعَدَدُ وَ الْحِسَابُ. فَيَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ : كَيْفَ لَا أَرْفُقُ بِمَنْ ذٰلِكَ ثَوَابُهُ، وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ وَ عِتْرَتُهُ زُوَّارُهُ؛ يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ لَا

أَنَّ اللهَ جَعَلَ الْمَوْتَ عَقَبَةً لاَ يَصِلُ إِلَى تِلْكَ الْجِنَانِ إِلاَّ مَنْ تَطَعَهَا لَمَا تَنَاوَلْتُ رُوحَهُ، لَكِنْ لِخَادِمِكَ وَ مُحِبِّكَ هَذَا أُسْوَةٌ بِكَ وَ بِسَائِرِ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ الَّذِينَ أُذِيقُوا الْمَوْتَ بِحُكْمِ اللهِ. ثُمَّ يَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ! هَاكَ أَخَانَا قَدْ سَلَّمْنَاهُ إِلَيْكَ فَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْراً. ثُمَّ يَرْتَفِعُ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ إِلَى رَوْضِ الْجِنَانِ، وَ قَدْ كُشِفَ الْغِطَاءُ وَ الْحِجَابُ لِعَيْنِ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِ الْعَلِيلِ، فَيَرَاهُمُ [الْمُؤْمِنُ] هُنَاكَ بَعْدَ مَا كَانُوا حَوْلَ فِرَاشِهِ. فَيَقُولُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ! اَلْوَحَا اَلْوَحَا تَنَاوَلْ رُوحِي وَلاَ تُبْقِنِي هُنَا. فَلاَ صَبْرَ لِي عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عِتْرَتِهِ. أَلْحِقْنِي بِهِمْ. فَعِنْدَ ذَلِكَ يَتَنَاوَلُ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوحَهُ فَيَسُلُّهَا كَمَا يُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الدَّقِيقِ، وَ إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ فِي شِدَّةٍ فَلَيْسَ هُوَ فِي شِدَّةٍ، بَلْ هُوَ فِي رَخَاءٍ وَ لَذَّةٍ. فَإِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ وَجَدَ جَمَاعَتَنَا هُنَاكَ. وَإِذَا جَاءَ مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ: هَذَا مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ خِيَارُ أَصْحَابِهِمْ بِحَضْرَةِ صَاحِبِنَا فَلْنَتَّضِعْ لَهُمْ. فَيَأْتِيَانِ فَيُسَلِّمَانِ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلاَماً مُنْفَرِداً. ثُمَّ يُسَلِّمَانِ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سَلاَماً مُنْفَرِداً. ثُمَّ يُسَلِّمَانِ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ [سَلاَماً] يَجْمَعَانِهِمَا فِيهِ. ثُمَّ يُسَلِّمَانِ عَلَى سَائِرِ مَنْ مَعَنَا مِنْ أَصْحَابِنَا. ثُمَّ يَقُولاَنِ: قَدْ عَلِمْنَا يَا رَسُولَ اللهِ زِيَارَتَكَ فِي خَاصَّتِكَ لِخَادِمِكَ وَمَوْلاَكَ. وَلَوْ لاَ أَنَّ اللهَ يُرِيدُ إِظْهَارَ فَضْلِهِ لِمَنْ بِهَذِهِ الْحَضْرَةِ مِنْ أَمْلاَكِهِ، وَ مَنْ سَمِعَ مِنْ مَلاَئِكَتِهِ، لَمَا سَأَلْنَاهُ، وَ لَكِنْ أَمْرُ اللهِ لاَ بُدَّ مِنِ امْتِثَالِهِ. ثُمَّ يَسْأَلاَنِهِ فَيَقُولاَنِ: مَنْ

رَبُّكَ، وَ مَا دِينُكَ، وَمَنْ نَبِيُّكَ، وَمَنْ إِمَامُكَ، وَمَا قِبْلَتُكَ، وَ مَنْ إِخْوَانُكَ؟ فَيَقُولُ: اللهُ رَبِّي، وَ مُحَمَّدٌ نَبِيِّي، وَ عَلِيٌّ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ إِمَامِي، وَ الْكَعْبَةُ قِبْلَتِي، وَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُوَالُونَ لِمُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ أَوْلِيَائِهِمَا وَ الْمُعَادُونَ لأَعْدَائِهِمْ إِخْوَانِي. أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، وَ أَنَّ أَخَاهُ عَلِيّاً وَلِيُّ اللهِ، وَ أَنَّ مَنْ نَصَبَهُمْ لِلإِمَامَةِ مِنْ أَطَايِبِ عِتْرَتِهِ وَ خِيَارِ ذُرِّيَّتِهِ الْخُلَفَاءُ وَ الأَئِمَّةُ وُلاَةُ الْحَقِّ وَ الْقَائِمُونَ بِالصِّدْقِ. فَيَقُولاَنِ: عَلَى هَذَا حَيِيتَ، وَ عَلَى هَذَا مِتَّ، وَ عَلَى هَذَا تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ. فَسَتَكُونُ مَعَ مَنْ تَتَوَلاَّهُ فِي دَارِ كَرَامَةِ اللهِ وَ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَ إِنْ كَانَ لأَوْلِيَائِنَا مُعَادِياً وَ لأَعْدَائِنَا مُوَالِياً أَوْ لأَضْدَادِنَا بِأَلْقَابِنَا مُلَقِّباً، فَإِذَا جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ يَنْزِعُ رُوحَهُ يُمَثِّلُ اللهُ تَعَالَى لِذَلِكَ الْفَاجِرِ سَادَتَهُ الَّذِينَ اتَّخَذَهُمْ مِنْ دُونِ اللهِ أَرْبَاباً، عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْوَاعِ الْعَذَابِ مَا يَكَادُ نَظَرُهُ إِلَيْهِمْ يُهْلِكُهُ، وَلاَ يَزَالُ يَصِلُ إِلَيْهِ مِنْ حَرِّ عَذَابِهِمْ مَا لاَ طَاقَةَ لَهُ بِهِ. فَيَقُولُ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: أَيُّهَا الْفَاجِرُ الْكَافِرُ! تَرَكْتَ أَوْلِيَاءَ اللهِ تَعَالَى إِلَى أَعْدَائِهِ؛ فَالْيَوْمَ لاَ يُغْنُونَ عَنْكَ شَيْئاً، وَ لاَ تَجِدُ إِلَى الْمَنَاصِ سَبِيلاً. فَيَرِدُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَذَابِ مَا لَوْ قُسِمَ أَدْنَاهُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا لأَهْلَكَهُمْ. ثُمَّ إِذَا دُلِّيَ فِي قَبْرِهِ رَأَى بَاباً مِنَ الْجَنَّةِ مَفْتُوحاً إِلَى قَبْرِهِ يَرَى مِنْهُ خَيْرَاتِهَا. فَيَقُولُ لَهُ مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ: اُنْظُرْ مَا حُرِمْتَهُ مِنْ تِلْكَ الْخَيْرَاتِ. ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ مِنْ قَبْرِهِ بَابٌ مِنَ النَّارِ يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْهُ عَذَابُهَا. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لاَ تُقِمِ السَّاعَةَ، يَا رَبِّ! لاَ تُقِمِ السَّاعَةَ.

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں روایت نقل ہوئی ہے: ''وہ مومن محمدؐ و آلِ محمدؐ کا چاہنے والا ہو، نیز حضرت امام علی علیہ السلام کو رسول اللہ ﷺ کے بعد اپنا امام مانتا ہو اور ان کے طرز کی زندگی گزارتا ہو، اپنا سردار مان کر ان کے اقوال کی تصدیق اور افعال کو صائب مانتا ہو، نیز امور دین و دنیا میں اطاعت کرتا ہو، جب ایسے مومن پر اللہ سبحانہ کا ایسا امر حاضر ہوجائے جس کو رد نہیں کیا جاسکتا، قضائے الٰہی کو روکا نہیں جاسکتا، یعنی اس پر ملک الموت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حاضر ہوجائے تو وہ مومن اپنے سرہانے پر رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین اور دوسرے جانب امام علیؑ سید الوصیین، پاؤں کی طرف امام حسنؑ سبط النبی ﷺ، اور دوسری جانب امام حسینؑ سید الشہداء کو پائے گا، نیز خاص شیعانِ آلِ محمدؐ جنہوں نے آلِ محمدؐ کے بعد اس امت کی قیادت کی وہ بھی حاضر ہوں گے، مومن علیل ان سب کی طرف ایک نگاہ سے دیکھے گا، اور ان سے کلام کرے گا، مگر اس کی آواز حاضرین خانہ نہیں سن پائیں گے، جس طرح وہ ہم اہلِ بیتؑ اور ہمارے خواص کو نہیں دیکھ پائیں گے تاکہ مریض کی مزید خدمت کرنے پر ان کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو۔

مومن کہے گا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اے رسولِ رب العزت کے وصیؑ، میرے ماں باپ آپ پر قربان محمد مصطفی ﷺ کے دو شیروں اور بیٹوں پر اے جوانانِ جنت کے سردارو!

خوش آمدید ہو اصحابِ محمدؐ اور علیؑ اور حسنین کریمین علیہما السلام، آپ لوگوں سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا اور ابھی مل کر بہت بہت خوشی ہو رہی ہے۔

یا رسولؐ اللہ! یہ ملک الموت حاضر ہے مجھے شک نہیں ہے کہ میری قدر ان کے سینہ میں کتنی بڑھ گئی ہوگی۔ آپؐ اور آپؐ کے بھائی امام علیؑ کے یہاں ہونے کی وجہ سے۔

رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے ایسا ہی ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ ملک الموت کی طرف متوجہ ہو کر فرمائیں گے: اے ملک الموت! ہمارے غلام و خادم اور ہمارے محب کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وصیت یاد رکھنا۔

ملک الموتؑ کہے گا: یا رسولؐ اللہ! اس کو حکم کریں کہ یہ وہ کچھ دیکھے جو اللہ تعالیٰ نے ان

کے لیے جنان میں رکھ ہوا ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ ان کو حکم دیں گے کہ اوپر دیکھو۔ وہ اوپر دیکھے گا تو اس کو وہ کچھ نظر آئے گا جس کو عقول انسانی احاطہ نہیں کرسکتی اور نہ ہی اس کا حساب کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی گنا جاسکتا ہے۔

ملک الموتؑ کہے گا: میں کیسے نہ اس شخص کے ساتھ نرمی سے پیش آؤں جس کا ثواب اس قدر ہو، اور محمدِ عربی ﷺ اور اس کی آلؑ اس کی زوار ہو؟

یا رسولؐ اللہ! اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے موت کو جنان تک پہنچنے کا راستہ نہ قرار دیا ہوتا سوائے اس شخص کے جس کی روح کو موت آئے، لیکن آپؐ کے خادم و محبّ کے لیے یہ موت آپؐ اور دیگر انبیاء اللہ اور رُسُل، نیز اولیاء اللہ کی سنت ہے جنہوں نے اللہ سبحانہ کے حکم سے موت کا ذائقہ چکھا ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ فرمائیں گے: اے ملک الموتؑ! ہمارا بھائی جس کو ہم نے سلام کیا ہے اب تم اس کو آخری وصیت کرو۔

بعد ازاں آنحضرت ﷺ اور جو آپؐ کے ساتھ تشریف لائے تھے وہ سب جنان کے باغ میں بلند ہوجائیں گے، علیل مومن کی آنکھوں سے پردے اور حجابات ہٹا دیئے جائیں گے، پس علیل مومن ان سب کو اپنے بستر مرض پر لیٹا ہوا دیکھ رہا ہوگا۔

پس ملک الموتؑ سے کہے گا: جلدی کرو جلدی کرو میری روح نکالو اور مجھے یہاں نہیں رہنے دو، مجھ سے صبر نہیں ہو رہا ہے مجھے محمدؐ و آلِ محمدؐ سے ملا لو۔

اس وقت ملک الموت اس مومن کی روح اس طرح سے قبض کرلے گا جس طرح آٹے سے بال نکالا جاتا ہے، گرچہ تم لوگ اس علیل مومن کو سختی میں دیکھ رہے ہوتے ہیں، حالانکہ وہ تکلیف میں نہیں ہوتا، بلکہ خوشی و لذت میں ہوتا ہے۔

جب وہ قبر میں داخل ہوگا تو وہاں پر بھی ہماری جماعت کو پائے گا، جب منکر و نکیر آئیں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے:

یہ محمدؐ و علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، اور ان کے چیدہ اصحاب ہمارے مہمان کے پاس تشریف فرما

ہیں، ہم کو چاہیے کہ ان کی تواضع کریں۔ پس دونوں آئیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجیں گے، پھر حضرت علیؑ پر الگ سے سلام بھیجیں گے، پھر امام حسن و حسین علیہما السلام پر ایک ساتھ سلام بھیجیں گے، اور پھر دیگر ہمارے اصحابِ اخیار پر سلام بھیجیں گے۔

پھر کہیں گے: یا رسولؐ اللہ! ہم جان چکے ہیں کہ یہ آپؐ کا خادم و غلام اور خاص بندہ ہے، اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس بندے پر اپنے فضل و کرم کو ظاہر نہ کرنا چاہتا تو ہم اس سے سوال نہیں کرتے، چونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہے تو اس کی بجا آوری لازمی ہے۔

پھر وہ سوال کریں گے: تمہارا رب کون ہے؟۔ تمہارا دین کیا ہے؟۔ تمہارا نبی کون ہے؟۔ تمہارا امام کون ہے؟۔ تمہارا قبلہ کیا ہے؟۔ تمہارے بھائی کون ہیں؟۔ وہ کہے گا: اللہ میرا رب ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نبی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی حضرت علیؑ میرا امام ہے، ان دونوں کے دوست اور چاہنے والے جو ان کے دشمنوں سے عداوت رکھتے ہیں وہ میرے بھائی ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی اس کی ملکیت و بادشاہی میں اس کا بھاگیدار و شریک ہے، میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عبد و رسول ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی حضرت علیؑ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں، اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ولی ہیں جن کو رسولؐ خدا نے اپنی طاہر و مطہر ذریت میں سے منصبِ امامت و خلافت پر منصوب فرمایا، نیز وہ حق کے ولی اور قائم بصدق ہیں۔

دونوں فرشتے کہیں گے: اسی پر زندہ رہے، اسی (عقیدے) پر تمہاری موت واقع ہوئی، اسی عقیدے پر دوبارہ تمہیں اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ، پس تم اللہ تعالیٰ کے کرم اور جائے رحمت میں اپنی محبوب ہستیوں کے ساتھ رہو گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مرنے والا ہمارے دوستوں کا دشمن ہوگا اور ہمارے دشمنوں کا دوست، ہمارے القاب غیروں کو دیتا ہوگا تو جب اس کے پاس ملک الموت آ کر روح قبض کرنا شروع کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کافر و فاجر کے سامنے اس کے آقاؤں کو ظاہر کرے گا جو عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوں گے جنہوں نے اللہ سبحانہ کو چھوڑ کر غیروں کو اپنا خدا بنالیا تھا، بعد از اں اس کو بھی اپنے آقاؤں کے پاس دردناک عذاب خداوندی میں دھکیلا جائے گا۔

حضرت ملک الموتؑ اس سے کہے گا: اے کافر و فاجر انسان! تم نے اولیاء الٰہی کو چھوڑ کر ان کے دشمنوں سے ہاتھ ملا لیا تھا؟۔ آج وہ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے، اور نہ ہی تم اس عذاب سے چھٹکارا پا سکتے ہو۔

پھر اس پر ایسا دردناک عذاب نازل ہوگا کہ اگر اس کا کچھ حصّہ بھی پورے اہلِ دنیا پر آجائے تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔

جب قبر میں داخل کیا جائے گا تو اس کی قبر میں ایک دروازہ جنت کی کھلے گا اور جنت کی نعمات کا مشاہدہ کرے گا، منکر و نکیر اس سے کہیں گے: دیکھو نعمات الٰہی کس قدر عالی شان ہیں۔ پھر اس کی قبر میں ایک دروازہ جہنم سے کھلے گا اور اس کو جہنم کے عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔ پس وہ کہے گا: اے ربّ! قیامت نہ آئے، اے ربّ! قیامت نہ آئے"۔ (1)

[۲۷] وَ مِنَ التَّفْسِيرِ أَيْضاً عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ثُمَّ وَصَفَ الْخَاشِعِينَ فَقَالَ: الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ. الَّذِينَ يُقَدِّرُونَ أَنَّهُمْ يَلْقَوْنَ رَبَّهُمْ، اللِّقَاءَ الَّذِي هُوَ أَعْظَمُ كَرَامَاتِهِ لِعِبَادِهِ وَ إِنَّمَا قَالَ: (يَظُنُّونَ) لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ بِمَا ذَا يُخْتَمُ لَهُمْ وَ الْعَاقِبَةُ مَسْتُورَةٌ عَنْهُمْ. وَ أَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ إِلَى كَرَامَاتِهِ وَ نَعِيمِ جَنَّاتِهِ: لِإِيمَانِهِمْ وَ خُشُوعِهِمْ لَا يَعْلَمُونَ ذٰلِكَ يَقِيناً: لِأَنَّهُمْ لَا يَأْمَنُونَ أَنْ يُغَيِّرُوا وَ يُبَدِّلُوا.

مذکورہ تفسیر میں امامؑ سے یہ روایت بھی مروی ہے:

ثُمَّ وَصَفَ الْخَاشِعِينَ فَقَالَ: الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَ أَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. الَّذِينَ يُقَدِّرُونَ أَنَّهُمْ يَلْقَوْنَ رَبَّهُمْ، اللِّقَاءَ الَّذِي هُوَ أَعْظَمُ كَرَامَاتِهِ لِعِبَادِهِ وَ إِنَّمَا قَالَ: يَظُنُّونَ لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ بِمَا ذَا يُخْتَمُ لَهُمْ وَ الْعَاقِبَةُ مَسْتُورَةٌ

(1) تفسیر امام العسکریؑ: ۲۱۱؛ تاویل الآیات: ۲/۶۳۵، ح ۱۰؛ بحار الانوار: ۶/۱۷۳، ح ۱؛ مدینۃ المعاجز: ۳/۱۲۲، ح ۸۴۳

عَنْهُمْ وَ أَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ إِلَى كَرَامَاتِهِ وَ نَعِيمِ جَنَّاتِهِ، لِإِيمَانِهِمْ، وَ خُشُوعِهِمْ، لَا يَعْلَمُونَ ذٰلِكَ يَقِيناً- لِأَنَّهُمْ لَا يَأْمَنُونَ أَنْ يُغَيِّرُوا وَ يُبَدِّلُوا،

''پھر امام علیہ السلام نے خاشعین کی توصیف فرمائی اور فرمایا: اور (بارگاہِ خداوندی میں) عاجزی کرنے والے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار کا سامنا کرنا ہے (اس کے حضور پیش ہونا ہے) اور (آخرکار) اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (القرآن) وہ لوگ جو اللہ سبحانہ سے سامنا کر سکتے ہیں، لقاء الٰہی یہ اللہ سبحانہ کا عظیم کرم ہے اپنے بندوں پر، (يَظُنُّونَ) یعنی سمجھتے ہیں (گمان کرتے ہیں) اس وجہ سے فرمایا؛ کیوں کہ وہ نہیں جانتے کہ ان کی عاقبت کیسے انجام پائے گی؛ چونکہ ان کی عاقبت کو ان سے خفیہ رکھا گیا ہے (وَ أَنَّ※م لَيْ※ رَاجِعُونَ۔ اور (آخرکار) اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں) یعنی اللہ سبحانہ کی کرم اور جنت کے نعمتوں کی طرف؛ کیوں کہ وہ مومن ہیں، خشوع سے عمل کرتے ہیں، لیکن وہ اپنے بارے میں یقین سے نہیں جانتے؛ کیوں کہ وہ ایمان نہیں رکھتے کہ وہ تبدیل ہو جائیں یا متغیر ہو جائیں۔

[٦٨] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ خَائِفاً مِنْ سُوءِ الْعَاقِبَةِ لَا يَتَيَقَّنُ الْوُصُولَ إِلَى رِضْوَانِ اللهِ حَتَّى يَكُونَ وَقْتُ نُزُوعِ رُوحِهِ وَ ظُهُورِ مَلَكِ الْمَوْتِ لَهُ. وَ ذٰلِكَ أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَرِدُ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَ هُوَ فِي شِدَّةِ عِلَّتِهِ، وَ عَظِيمِ ضِيقِ صَدْرِهِ لِمَا يُخَلِّفُهُ مِنْ أَمْوَالِهِ، وَ لِمَا هُوَ عَلَيْهِ مِنِ اضْطِرَابِ أَحْوَالِهِ فِي مُعَامِلِيهِ وَ عِيَالِهِ، وَ قَدْ بَقِيَتْ فِي نَفْسِهِ حَسَرَاتُهَا فَانْقَطَعَ دُونَ أَمَانِيِّهِ فَلَمْ يَنَلْهَا. فَيَقُولُ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: مَا لَكَ تَجَرَّعُ غُصَصَكَ؟ فَيَقُولُ: لِاضْطِرَابِ أَحْوَالِي وَ اقْتِطَاعِكَ لِي دُونَ آمَالِي. فَيَقُولُ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: وَ هَلْ يَحْزَنُ عَاقِلٌ مِنْ فَقْدِ دِرْهَمٍ زَائِفٍ وَ اعْتِيَاضِ

أَلْفِ أَلْفِ ضِعْفِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ: أُنْظُرْ فَوْقَكَ. فَيَنْظُرُ فَيَرَى دَرَجَاتِ الْجِنَانِ وَ قُصُورَهَا الَّتِي تَقْصُرُ دُونَهَا الْأَمَانِيُّ. فَيَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ: تِلْكَ مَنَازِلُكَ وَ نِعَمُكَ وَ أَمْوَالُكَ وَ أَهْلُكَ وَ عِيَالُكَ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِكَ هُنَا وَ ذُرِّيَّتِكَ صَالِحاً فَهُمْ هُنَاكَ مَعَكَ. أَ تَرْضَى بِهِمْ بَدَلاً عَمَّا هُنَالِكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى وَ اللهِ. ثُمَّ يَقُولُ: أُنْظُرْ. فَيَنْظُرُ فَيَرَى مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً وَ الطَّيِّبِينَ مِنْ آلِهِمَا فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ. فَيَقُولُ: أَ وَ تَرَاهُمْ هٰؤُلَاءِ سَادَاتُكَ وَ أَئِمَّتُكَ هُمْ هُنَاكَ جُلَسَاؤُكَ وَ أُنَاسُكَ أَ فَمَا تَرْضَى بِهِمْ بَدَلاً عَمَّا تُفَارِقُ هَاهُنَا؟ فَيَقُولُ: بَلَى وَ رَبِّي. فَذٰلِكَ مَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَ لَا تَحْزَنُوا فَأَمَّا مَا أَمَامَكُمْ مِنَ الْأَهْوَالِ فَقَدْ كُفِيتُمُوهَا وَ لَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا تُخَلِّفُونَهُ مِنَ الذَّرَارِيِّ وَ الْعِيَالِ، فَهٰذَا الَّذِي شَاهَدْتُمُوهُ فِي الْجِنَانِ بَدَلاً مِنْهُ وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ هٰذِهِ مَنَازِلُكُمْ وَ هٰؤُلَاءِ سَادَاتُكُمْ وَ أُنَاسُكُمْ وَ جُلَسَاؤُكُمْ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ہمیشہ اپنی عاقبت کے بارے میں خوف زدہ ہوتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضوان کے حصول پر یقینی حالت میں نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اس کے روح کے نزع کا وقت آجاتا ہے اور ملک الموتؑ اس پر حاضر ہوجاتا ہے، جب ملک الموتؑ اس کی شدت سے مرض کے وقت اس کے پاس حاضر ہوگا، اور اس کا سینہ تنگ ہوگا کہ وہ اپنے پیچھے اپنا مال دولت چھوڑ کر جارہا ہے، نیز اپنے معاملات، اولاد، وہ اپنی حسرتوں کی کشمکش میں ہوگا۔

پس ملک الموتؑ کہے گا: تمہارے گلے میں کیا اٹک رہا ہے بار بار؟۔

وہ کہے گا: میں اپنی حالت پر پریشان ہوں اور تم میری زندگی کی ڈور کاٹ رہے ہو، میری آرزو ادھوری رہ گئی۔

ملک الموت کہے گا: کیا کوئی عاقل انسان ہے جس کو جھوٹے درہم کے عوض لاکھوں درہم ملیں وہ بھی دنیاوی حساب کتاب سے دوگنا حساب سے پھر وہ کہے کہ نہیں مجھے یہ عوض نہیں چاہیے؟۔

مومن کہے گا: نہیں۔

پس ملک الموت کہے گا: اپنے اوپر دیکھو۔ جب وہ دیکھے گا تو اس کو جنت کے درجات نظر آئیں گے، جن کے سامنے اس کی مال و دولت اور حسرتوں کی کوئی جگہ قیمت نہیں ہوگی۔

ملک الموتؑ کہے گا: یہ گھر، نعمتیں، مال و دولت تمہارے ہیں، نیز جو لوگ وہاں ہیں وہ تمہارا خاندان اور عیال ہیں، پس جو تمہارے خاندان والے اس دنیا میں ہیں ان میں سے جو بھی نیک صالح ہوں گے وہ ہاں پر بھی تمہارے ساتھ ہی ہوں گے، کیا تم یہاں کی نعمتوں کے بدلے میں وہاں کی نعمتوں سے راضی ہو؟۔

مومن کہے گا: جی ہاں اللہ کی قسم راضی ہوں۔

ملک الموتؑ پھر کہے گا: دیکھو، جب وہ نظر کرے گا تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰؑ اور ان دونوں کے آلِ اطہار علیہم السلام کو دیکھے گا کہ وہ اعلیٰ علیّین میں ہیں۔

ملک الموتؑ کہے گا: کیا تم دیکھ رہے ہو تمہارے سردار و ائمہؑ ہیں، انہی کے ساتھ جا کر بیٹھنا نصیب ہوگا، کیا تم راضی دنیا میں جو کچھ چھوڑ کر جا رہے ہو اس کے بدلے میں؟۔

مومن کہے گا: جی ہاں اللہ کی قسم راضی ہوں، اس وجہ سے اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (فصلت:30)

یعنی: ''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس پر قائم اور ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (ان سے کہتے ہیں کہ) تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے''۔

یعنی جو کچھ ان کے ساتھ پیش ہونے والا ہے اس کے لیے کہیں گے: وَلَا تَحْزَنُوا۔ (تم نہ ڈرو) اور جو کچھ چھوڑ کر جا رہے ہیں اپنی مال و دولت اور اہل و عیال تو اس کے بدلے جو کچھ تم جنت میں دیکھ رہے ہو وہ اس کا بدلہ ہے: وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے) یہ تمہارے گھر ہیں، یہ تمہارے سردار و آقاء ﷺ ہیں اور آپؐ کی آلِ اطہارؑ ہیں وہ تمہارے مونس و ہم نشین ہیں۔ [1]

پس یہ دونوں حدیثیں صراحت کے ساتھ بیان کر رہی ہیں کہ مرنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت علیؑ اور آلؑ و اصحاب اخیار کو دیکھتا ہے، اب اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

لیکن شک کرنے کی گنجائش کیسے ممکن ہے جب صورتِ حال یہ ہو کہ یہ اجماعی احادیث جن کو ذکر کیا گیا ہے، ان کو علماء امامیہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے؟ یہ جماعت علماء امامیہ کی مرنے والے کے پاس حضور حضرتِ خاتم الانبیاء وائمہؑ کے عقیدے میں نہ شک کرتے ہیں اور نہ ہی اس عقیدے کو قابل شک سمجھتے ہیں۔

مذکورہ احادیث کو مجازی معنوں پر حمل کرنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ اگر ایسا کیا گیا تو پھر بہت سی امورِ شرعیہ منقولہ میں یہ امر رائج ہو جائے گا، جس کا جو جی چاہے گا وہ اپنی خواہش کے تحت مجازی معانی اور تاویلات پیش کرلے گا۔

ایمان ایک دائمی ہے اور ایک غیر دائمی ہے

سابقہ روایت میں امامؑ نے فرمایا:

ارشادِ ربُّ العزّت و الجلال: الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرہ: 46) میں لفظ يَظُنُّونَ یعنی وہ گمان کرتے ہیں، کیوں کہ وہ یقین نہیں رکھتے کہ ان کا خاتمہ کس طرح ہوگا، ان کی عاقبت ان سے مخفی ہے، پھر امامؑ نے فرمایا: ایمان نہیں لے کر آئے کہ وہ متغیر یا تبدیل ہو۔

[1] تفسیر امام العسکریؑ: ۲۳۸، ح۱۱۶ و ۱۱۷؛ بحار الانوار: ۶/ ۱۷۶، ح ۲ و ۷/ ۲۶۶، ح ۱۳

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ہمیشہ اپنی عاقبت سے خوفزدہ ہوتا ہے اس کو رضوانِ الٰہی تک پہنچنے کا یقین نہیں ہوتا، یہاں تک وقتِ نزع آجائے اور ملک الموتؑ اس کے لیے ظاہر ہوجائے۔

نبی اعظم ﷺ اور آلِ اطہارؑ نے سچ فرمایا، اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ (انعام:97) یعنی: "پھر (تمہارے لئے) ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سپرد ہونے کی"۔

[۶۹] وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْإِيمَانُ مِنْهُ الْمُسْتَقَرُّ الثَّابِتُ فِي الْقُلُوبِ، وَ مِنْهُ الْعَوَارِيُّ بَيْنَ الْقُلُوبِ وَالصُّدُورِ.

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: "ایک ایمان وہ ہوتا ہے جو ٹھہرا ہوا ہوتا ہے دل میں اور ایک ایمان دل و سینے کے درمیان راستے سے نابلد ہوتا ہے"۔ [1]

پس جو ٹھہرا ہوا ہے وہ زائل نہیں ہوتا، لیکن جو ٹھہرا ہوا نہیں ہے، اور ظاہر سے دکھ رہا ہے، وہ ایک نہ ایک دن ضرور اپنی اصلیت دکھائے گا چاہے روح کے خارج ہونے سے ایک لحظ پہلے کیوں نہ ہو۔

اس کی وجہ مشہور حدیث میں بیان کی گئی ہے کہ جب عالمِ ذر میں عہد و میثاق لیا گیا تھا حضرت آدمؑ کی اولاد سے، جب اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟" اور محمدؐ تمہارا نبی نہیں، علیؑ تمہارا امام نہیں، اور علیؑ کی اولاد سے ائمہ تمہارے امامؑ نہیں؟

سب نے کہا: جی ہاں۔

پس جس نے بھی دل و زبان سے اقرار کیا، تو ان کا ایمان مستقر ہے وہ جب مرے گا تو اس کی موت ایمان پر ہوگی، چاہے اس کی زندگی ایمان پر نہ گزری ہو۔ [2]

---

[1] نہج البلاغہ: ۲/ ۱۵۲، خ ۱۸۳؛ بحارالانوار: ۶۹/ ۲۲۷، ح ۱۹؛ عیون الحکم والمواعظ: ۳۶۰، ح ۶۰۹۷

[2] الکافی: ۲/ ۸، ح ۱؛ بصائر الدرجات: ۹۰، ح ۲؛ مختصر البصائر: ۳۸۹، ح ۵؛ تفسیر نورالثقلین: ۲/ ۹۳، ح ۳۴۳ و ۳/ ۴۰۰، ح ۱۵۱؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۲۰۷، ح ۷؛ بحارالانوار: ۶۷/ ۱۱۳، ح ۲۳

[۷۰] وَهُوَ الَّذِي قَالَ مَوْلَانَا زَيْنُ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دُعَائِهِ: فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ خَتَمْتَ لَهُ بِهَا.

امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنی دُعا میں فرمایا: "جو اہل سعادت میں سے تھا اس کا خاتمہ بخیر فرمایا"۔ [1]

نیز ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جنہوں نے عالمِ ذر میں زبانی اقرار کیا تھا، دلی طور پر اقرار نہیں کیا تھا، تو ایسا شخص چاہے اس دنیا میں زبان و جوارح و عضاء سے ایمان کا اظہار کرے تو وہ عارضی ہوتا ہے، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنی اصلیت جو اس کی عالمِ ذر میں تھی اس کی طرف پلٹ نہ جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ (اعراف:101)

یعنی: "مگر وہ ایسے نہیں تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں اسے مان لیں"۔

یہاں پر اشارہ اس شخص کے پہلی بار عالمِ ذر میں جھٹلانے کی طرف جب سوال ہوا تھا: الست بربکم: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

اس طرح مروی ہے:

[۷۱] وَهُوَ قَوْلُ مَوْلَانَا زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاقِ خَذَلْتَهُ لَهَا

امام زین العابدین علیہ السلام کا قول ہے: "اور جو اہل شقاوت میں سے ہیں ان کو شقی ہونے کی وجہ سے رُسوا کیا"۔ [2]

جبکہ حکمتِ متعالی میں اپنے عصیان کی وجہ سے کامیابی کے مستحق نہیں تھے، اگرچہ ان کو دنیا میں ان کے افعال کی سزاء بتائی گئی تھی: وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (کہف:49) "اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا"۔

---

[1] صحیفہ کاملہ: ۳۱۵؛ مصباح المتہجد: ۳۷۰؛ جمال الاسبوع: ۳۲۵

[2] دیکھیے: حدیث نمبر ۶۹

جب اس کو اللہ سبحانہ نے اپنی مرضی واختیار پر چھوڑ دیا تو وہ راہِ اختیار سے خود بھٹک گیا: وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (نحل:۱۱۸) یعنی: ''اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے''۔

[۷۲] وَمِنْ هَذَا الْمَعْنَى قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْناً مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْماً مَا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْناً مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْماً مَا.

اسی معنی میں امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے: ''اپنے دوست سے دوستی رکھو اس خیال سے کہ کل وہ تمہارا دشمن بھی ہو سکتا ہے اور اپنے دشمن سے دشمنی رکھو مگر اس احتیاط سے کہ کل وہ تمہارا دوست بھی ہو سکتا ہے''۔ [1]

اسی حدیث میں خاتمے کے انتظار کی طرف اشارہ ہے۔

[۷۳] وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ لَكُمْ مِنْ أَحَدٍ بَرَاءَةٌ فَانْتَظِرُوا بِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَعِنْدَهُ يَقَعُ أَخْذُ الْبَرَاءَةِ.

اسی طرح امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے: ''اگر کسی سے بیزاری ولاتعلقی کرنی ہو تو اس کی موت تک کا انتظار کرو، پس موت کے وقت بیزاری اختیار کرو''۔ [2]

[۷۴] وَقَوْلُهُ أَيْضاً: لَا تَأْمَنَنَّ عَلَى خَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَذَابَ اللهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ وَلَا تَيْأَسْ لِشَرِّ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ رَوْحِ اللهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ.

اس معنی میں امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے: ''اس اُمت کے بہترین شخص کے بارے

[1] نہج البلاغہ: ۳/ ۳۱۷، رقم ۲۶۸؛ تحف العقول: ۲۰۱؛ امالی طوسی: ۳۶۴، ح ۱۸ و ۶۲۲، ح ۲۱؛ بحار الانوار: ۷۴/ ۱۷۷، ح ۱۳ و ۷۸/ ۳۷، ح ۶۲؛ الجعفریات: ۲۳۳؛ مستدرک الوسائل: ۸/ ۳۴۰، ح ۱۲

[2] نہج البلاغہ: ۱۵۲، خطبہ ۱۸۳؛ بحار الانوار: ۶۹/ ۲۲۷، ح ۱۹

میں بھی اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن نہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ''گھاٹا اٹھانے والے لوگ ہی اللہ کے عذاب سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں'' (الاعراف:۹۹)۔ اور اس اُمت کے بدترین آدمی کے بارے بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے کہ: ''خدا کی رحمت سے کافروں کے علاوہ کوئی اور ناامید نہیں ہوتا''۔ (یوسف:۸۷) [1]

[۷۵] فَرُوِيَ أَنَّهُ قَالَ يَوْماً لِلْحَوَارِيِّينَ: يَا مَعَاشِرَ الْحَوَارِيِّينَ! بِحَقٍّ أَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ أَصْلَ الْبِنَاءِ أُسُّهُ وَأَنَا أَقُولُ: إِنَّ أَصْلَ الْبِنَاءِ خَاتِمَتُهُ.

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک روز اپنے حواریوں سے فرمایا: ''اے میرے دوستو! میں حق بات کہتا ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ کسی منزل کی اصل اس کی بنیاد ہے، لیکن میں کہتا ہوں کہ کسی مکان کی اصل اس کا خاتمہ ہے''۔ [2]

[1] نہج البلاغہ: ۹۲۹، حکم ۳۷۷؛ بحار الانوار: ۶۷/ ۳۹۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/ ۵۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/ ۱۳۲؛ روضۃ الواعظین: ۲/ ۵۰۲

[2] معانی الاخبار: ۳۴۸، ح ۱؛ بحار الانوار: ۱۴/ ۳۲۱، ح ۳۱ و ۷۱/ ۳۶۴، ح ۵ (بفرق الفاظ)

مُردوں کے لیے رویت کی روایات

[۴۶] مَا رَوَاهُ صَاحِبُ كِتَابِ الْخَرَائِجِ وَ الْجَرَائِحِ الْقُطْبُ الرَّاوَنْدِيُّ رَحِمَهُ اللهُ بِإِسْنَادِهِ إِلَى الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! كَيْفَ كَانَتْ وِلَادَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ خَدِيجَةَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَجَرَتْهَا نِسْوَةُ قُرَيْشٍ فَكُنَّ لَا يَدْخُلْنَ مَنْزِلَهَا وَ لَا يُسَلِّمْنَ عَلَيْهَا وَ لَا يَتْرُكْنَ امْرَأَةً تَدْخُلُ عَلَيْهَا [فَاسْتَوْحَشَتْ خَدِيجَةُ لِذَلِكَ، وَ كَانَ جَزَعُهَا وَ غَمُّهَا حَذَراً عَلَيْهِ]. فَلَمَّا حَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ كَانَتْ [فَاطِمَةُ] تُحَدِّثُهَا فِي بَطْنِهَا وَ تُصَبِّرُهَا وَ تُسَكِّنُهَا وَ [كَانَتْ] تَكْتُمُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ. فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوماً فَسَمِعَ تَحْدِيثَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ [لَهَا]: يَا خَدِيجَةُ! لِمَنْ تُحَدِّثِينَ؟ فَقَالَتْ: لِلْجَنِينِ الَّذِي فِي بَطْنِي فَهُوَ يُحَدِّثُنِي وَ يُؤْنِسُنِي. فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ! هَذَا جَبْرَئِيلُ يُبَشِّرُنِي أَنَّهَا أُنْثَى. وَ أَنَّهَا النَّسْلُ الطَّاهِرُ الْمَيْمُونُ. وَ أَنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ نَسْلِي مِنْهَا. وَ يَجْعَلُ مِنْ نَسْلِهَا أَئِمَّةً. وَ يَجْعَلُهُمْ خُلَفَاءَ فِي أَرْضِهِ بَعْدَ انْقِضَاءِ وَحْيِهِ. فَلَمْ تَزَلْ خَدِيجَةُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ حَضَرَتْ وِلَادَتُهَا. فَوَجَّهَتْ إِلَى نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَنْ تَعَالَيْنَ إِلَيَّ لِتَلِينَ مِنِّي مَا تَلِي النِّسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ]. فَأَرْسَلْنَ إِلَيْهَا: أَنْتِ عَصَيْتِينَا وَ

لَمْ تَقْبَلِي قَوْلَنَا وَ تَزَوَّجْتِ مُحَمَّداً [يَتِيمَ أَبِي طَالِبٍ] فَقِيراً لَا مَالَ لَهُ. فَلَسْنَا نَجِيءُ إِلَيْكِ وَ لَا نَلِي مِنْ أُمُورِكِ شَيْئاً. فَاغْتَمَّتْ خَدِيجَةُ غَمّاً شَدِيداً. فَبَيْنَمَا هِيَ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا أَرْبَعُ نِسْوَةٍ طِوَالٍ كَأَنَّهُنَّ مِنْ نِسَاءِ بَنِي هَاشِمٍ. فَفَزِعَتْ مِنْهُنَّ حِينَ رَأَتْهُنَّ. فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: لَا تَخَافِي وَ لَا تَحْزَنِي [خَدِيجَةُ] إِنَّا رُسُلُ رَبِّكِ إِلَيْكِ. وَ نَحْنُ أَخَوَاتُكِ: أَنَا سَارَةُ. وَ هَذِهِ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ وَ هِيَ رَفِيقَتُكِ فِي الْجَنَّةِ. وَ هَذِهِ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ. وَ هَذِهِ أُمُّ الْبَشَرِ أُمُّنَا حَوَّاءُ. بَعَثَنَا اللهُ إِلَيْكِ لِنَلِيَ مِنْ أَمْرِكِ مَا تَلِي النِّسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ. ثُمَّ جَلَسَتْ وَاحِدَةٌ عَنْ يَمِينِهَا. وَ أُخْرَى عَنْ شِمَالِهَا. وَ الثَّالِثَةُ بَيْنَ يَدَيْهَا. [وَ الرَّابِعَةُ] [مِنْ] خَلْفِهَا. فَوَضَعَتْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ طَاهِرَةً مُطَهَّرَةً. [و الرابعة] فَلَمَّا سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ أَشْرَقَ مِنْهَا النُّورُ حَتَّى دَخَلَ بُيُوتَ مَكَّةَ وَ لَمْ يَبْقَ فِي مَشْرِقِ الْأَرْضِ وَ لَا فِي مَغْرِبِهَا بَيْتٌ إِلَّا أَشْرَقَ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ. وَ دَخَلَ عَلَيْهَا عَشْرٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ بِيَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ [طَسْتٌ مِنَ الْجَنَّةِ] [وَ] إِبْرِيقٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَ فِي الْإِبْرِيقِ مَاءٌ مِنَ الْكَوْثَرِ. فَنَاوَلَتْهَا الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ [يَدَيْهَا] [طست] فَغَسَلَتْهَا بِمَاءِ الْكَوْثَرِ. وَ أَخْرَجَتْ خِرْقَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ [من الجنة] [يديها] وَ أَطْيَبَ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ وَ الْعَنْبَرِ. فَلَفَّتْهَا بِوَاحِدَةٍ وَ قَنَّعَتْهَا بِالْأُخْرَى. ثُمَّ اسْتَنْطَقَتْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَنَطَقَتْ بِالشَّهَادَةِ. فَقَالَتْ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَنَّ أَبِي مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَنَّ بَعْلِي عَلِيّاً سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ. وَ وُلْدِي سَادَةُ الْأَسْبَاطِ. ثُمَّ سَلَّمَتْ عَلَيْهِنَّ وَ سَمَّتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ

بِاسْمِهَا. وَ أَقْبَلْنَ عَلَيْهَا وَ تَبَاشَرَتِ الْحُورُ [الْعِينُ] بِوِلاَدَتِهَا. وَ بَشَّرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بَعْضُهُمْ بَعْضاً بِوِلاَدَتِهَا. وَ وُجِدَ فِي السَّمَاءِ نُورٌ زَاهِرٌ لَمْ تَرَهُ الْمَلاَئِكَةُ قَبْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَتِ النِّسْوَةُ: خُذِيهَا يَا خَدِيجَةُ طَاهِرَةً. مُبَارَكَةً. زَكِيَّةً. مَيْمُونَةً. بُورِكَ فِيهَا وَ فِي نَسْلِهَا. فَأَخَذَتْهَا فَرِحَةً مُسْتَبْشِرَةً وَ أَلْقَمَتْهَا ثَدْيَهَا. فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَنْمِي فِي الْيَوْمِ كَمَا يَنْمِي الْمَوْلُودُ فِي الشَّهْرِ. وَ تَنْمِي فِي الشَّهْرِ كَمَا يَنْمِي الْمَوْلُودُ فِي السَّنَةِ. وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً. وَكَانَ قَدْ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ [عَلَى أَبِيهَا]، وَكَانَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَأْتِيهَا وَ يُطَيِّبُ نَفْسَهَا. تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَ لاَ تَرَى شَخْصَهُ. [وَ] يُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا بِمَكَانِهِ. وَ يُخْبِرُهَا عَمَّا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا. وَ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَكْتُبُ ذٰلِكَ. وَ هٰذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلاَّنِ بِنُزُولِ هٰؤُلاَءِ النِّسْوَةِ الَّتِي مِتْنَ وَ خَرَجْنَ مِنَ الدُّنْيَا. ثُمَّ أَعَادَهُنَّ اللهُ - سُبْحَانَهُ - إِلَى الدُّنْيَا وَ رَأَتْهُنَّ وَاحِدَةٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا. وَ تَوَلَّيْنَ مَا أَمَرَهُنَّ اللهُ بِتَوْلِيَتِهِ مِنْهَا. وَلَمْ تَتَعَذَّرْ رُؤْيَةُ خَدِيجَةَ لَهُنَّ لِعَدَمِ اِتِّصَالِ الشُّعَاعِ كَمَا قَالَهُ رَحِمَهُ اللهُ فِي تَعَذُّرِ رُؤْيَةِ الْمُحْتَضَرِ لِمُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا عِنْدَ الْمَوْتِ لِأَنَّهُ إِذَا صَحَّ وَ ثَبَتَ أَنَّهُ - سُبْحَانَهُ - أَحْضَرَ عِنْدَ خَدِيجَةَ النِّسْوَةَ الْأَرْبَعَ اللاَّتِي قَدْ مِتْنَ وَ خَرَجْنَ مِنَ الدُّنْيَا وَ رَأَتْهُنَّ وَ كَلَّمَتْهُنَّ وَ تَوَلَّيْنَ مِنْ أَمْرِهَا مَا تَوَلَّيْنَ. فَلْيَثْبُتْ ذٰلِكَ فِيمَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُنَّ إِذَا رَآهُ بَعْضُ مُحِبِّيهِ. قَدْ أَجْمَعَتِ الْإِمَامِيَّةُ عَلَيْهِ. وَمَا تَأَوَّلَهُ رَحِمَهُ

اللهُ خِلاَفُ الظَّاهِرِ مِنَ الْأَحَادِيثِ. وَ لاَ يَجُوزُ الْعُدُولُ عَنِ الْحَقِيقَةِ إِلَى الْمَجَازِ إِلاَّ مَعَ تَعَذُّرِ الْحَقِيقَةِ. وَلَيْسَتِ الْحَقِيقَةُ هُنَا مُتَعَذِّرَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَ كَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِراً وَ لِمَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ.

"کتاب الخرائج و الجرائح میں قطب راوندیؒ نے اپنے سند سے مفضل بن عمر سے اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: اے فرزندِ رسول اللہ! حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت کیسے ہوئی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: جب حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے نکاح کیا تو قریش کی عورتیں بی بی خدیجہؑ کو چھوڑ کر چلی گئیں، نہ ان کے گھر میں آتی تھیں اور نہ ہی سلام دُعا کرتی تھیں، اور نہ کسی عورت کو گھر میں آنے دیتی تھیں، بی بی خدیجہؑ اس عمل سے تنہائی محسوس کرنے لگیں، جب حضرت خدیجہؑ کو حضرت فاطمہ زہراء کا حمل ہوا تو حضرت فاطمہ زہراءؑ بطنِ مادر سے باتیں کرتی تھیں اور ماں کو صبر کی تلقین کرتیں اور ماں کو سکونت پہنچاتیں تھیں، بی بی خدیجہؑ یہ رسول خدا ﷺ سے چھپاتی تھیں، ایک روز رسولؐ خدا نے آتے ہوئے فاطمہ زہراءؑ کی بات چیت سن لی۔

تو فرمایا: اے خدیجہؑ! کس سے باتیں کر رہی ہوں؟

حضرت خدیجہؑ نے فرمایا: جو میرے شکم میں ہے اس سے باتیں کر رہی ہوں اور وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور میری دل جوئی کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خدیجہؑ! حضرت جبرئیلؑ نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ لڑکی ہے، نیز وہ بابرکت اور طاہر نسل ہے، اللہ سبحانہ میری نسل اسی میں سے قرار دے گا، اس کی اولاد میں سے ائمہؑ قرار دے گا، اور ان کو زمین پر اپنا خلیفہ قرار دے گا وحی کے رُک جانے کے بعد۔

حضرت خدیجہؑ اسی حالت میں ہی رہیں یہاں تک کہ ولادت کا وقت قریب پہنچا، تو حضرت خدیجہؑ نے عورتوں کو بلایا کہ وہ آئیں وہ ذمہ داریاں نبھائیں جو عورتیں زچگی کے وقت

کرتی ہیں، انھوں نے پیغام بھیجا: تم نے ہماری مخالفت کی اور ہماری بات نہیں مانی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم ابوطالبؑ سے شادی کی جو کہ فقیر تھا کوئی مال نہیں اس کے پاس، ہم تمہارے پاس نہیں آنے والی، اور نہ ہی تمہارے کسی کام میں ہاتھ بٹائیں گی۔

بی بی خدیجہ سلام اللہ علیہا بہت زیادہ غمگین و پریشان ہوئیں، بی بی پریشانی کی حالت ہی میں تھیں کہ ان کے پاس چار طویل القامۃ عورتیں پہنچ گئیں، وہ دیکھنے میں بنی ہاشم کی عورتوں کی طرح تھیں، بی بی اچانک سے ان کو دیکھ گھبرا گئیں۔

ان میں سے ایک نے کہا: نہ ڈرو اور نہ خوف کھاؤ، ہم تمہارے ربّ کی طرف سے بھیجی گئی ہیں، ہم تمہاری بہنیں ہیں: میں سارہ ہوں، یہ آسیہ بنتِ مزاحم ہیں، جو جنت میں تمہارے ساتھ ہوں گیں، یہ مریم بنت عمرانؑ ہیں، اور یہ اُمّ البشر ہماری ماں حواء ہیں، ہم سب کو اللہ سبحانہ تمہارے پاس بھیجا ہے اس کام کے لیے جس میں عورتیں ساتھ دیتی ہیں، بعدازاں ان میں ایک بی بی خدیجہ سلام اللہ علیہا کے دائیں بیٹھی اور دوسری بائیں، تیسری سامنے سے، اور ایک پیچھے سے، پس فاطمہ زہراء طاہرہ مطہرہ پیدا ہوئیں، جب بی بی دنیا میں آئیں تو ایک نور پیدا ہوا جو کہ اتنا چمکدار تھا کہ مکہ کے گھروں تک پہنچ گیا، یہاں تک مشرق و مغرب تک ہر گھر روشن ہوگیا اس نور سے، بی بی خدیجہؑ کے پاس جنت میں دس حوریں آئیں ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں جگ تھے جس میں حوضِ کوثر کا پانی تھا، جو عورت طشت کے پاس تھی ان سے وہ جگ لیا اور بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آبِ کوثر سے غسل دیا، ایک نے دو سفید کپڑے نکالے جو دودھ سے زیادہ سفید تھے، جنت میں سے لائیں تھیں، اس کی خوشبو مشک و عنبر سے زیادہ سرور بخش تھی، ایک ساتھ لپیٹا اور دوسرے ہاتھ ڈھانپا، بعدازاں فاطمہ زہراءؑ نے کلمہ شہادت شروع فرمائی۔

اور فرمایا: میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ، اور میرے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اور میرا شوہر علی سید الاوصیاءؑ ہے، میرے بیٹے جوانانِ جنت کے سردار ہیں، بعدازاں سب پر سلام کیا، اور ہر ایک کو اس کے نام سے بلایا، سب نے بوسے دیئے، حورِعین نے ولادت کی خوشخبری سنائی، اہلِ آسمان نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی، آسمان پر حضرت زہراءؑ کا نور تھا جس کو ملائکہ اس دن سے پہلے نہیں

دیکھا تھا۔

بعدازاں عورتوں نے کہا: لے لو اے خدیجہؑ: طاہرہ، مبارکہ، زکیہ، میمونہ، اس میں اور اس کی اولاد میں اللہ سبحانہ کی برکت ہے۔

بی بی خدیجہؑ نے خوشی خوشی لیا، دودھ پلایا، حضرت زہراء سلام اللہ علیہا ایک دن میں ایک مہینے جتنی بڑی ہوتی رہی، اور مہینے کے عرصے میں اتنی بڑی ہوگئی جس میں نومولود ایک سال میں بڑا ہوتا ہے"۔ ①

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد 75 دن زندہ رہیں، حضرت زہراءؑ پر بہت بڑی مصیبتیں پڑیں، حضرت جبرئیلؑ آتے تھے اور خاطر داری کرتے تھے، حضرت زہراءؑ حضرت جبرئیلؑ کی آواز سنتی تھیں مگر خود حضرت جبرئیلؑ کو نہیں دیکھتی تھیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں احوال بیان کرتے تھے، نیز بتاتے تھے کہ رسولؐ اللہ کے بعد ان کی اولاد کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، اور امامؑ سارے حالات لکھتے رہے جو اس وقت ان کے ساتھ ہو رہا تھا"۔ ②

یہ دونوں حدیثیں دلالت کر رہی ہیں وہ چاروں خواتینؑ حضرت خدیجہؑ کے پاس تشریف لے کر آئیں جو کہ اس دنیا سے وفات پا گئیں تھیں، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو دوبارہ دنیا میں بھیجا اور ان کو اہلِ دنیا میں سے (حضرت خدیجہؑ نے) ان کو دیکھا، انھوں نے وہ ذمہ داری انجام دی جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے ذمہ لگائی تھی، نیز حضرت خدیجہؑ کا ان کو دیکھا متعذر نہیں ہوا اس وجہ سے کہ شعائیں متصل نہیں ہیں، جیسا کہ شیخ مفیدؒ نے یہ وجہ بیان کرنے بعد فرمایا کہ: مرنے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؑ کو نہیں دیکھ سکتا، چونکہ اگر ثابت ہوگیا کہ

① الخرائج والجرائح: ۲/ ۵۲۴، ح۱؛ الایقاظ من الھجعۃ: ۱۴۷، ح ۴۷؛ امالی صدوق: ۶۹۰، ح۱؛ بحارالانوار: ۴۳/ ۲، ح۱؛ دلائل الامامۃ: ۷۶/ ۱۷ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز، لاہور)؛ روضۃ الواعظین: ۱۴۳؛ ثاقب فی المناقب: ۲۸۵، ح۱ و ۲؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/ ۱۱۸

② بصائر الدرجات: ۱۷۳، ح۶؛ الکافی: ۱/ ۲۴۱، ح ۵؛ اثبات الھداۃ: ۲/ ۳۳۱، ح۵۷؛ الایقاظ من الھجعۃ: ۱۴۸، ح ۴۷؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/ ۱۱۶؛ الخرائج والجرائح: ۲/ ۵۲۶؛ بحارالانوار: ۱۶/ ۸۰، ح۲۰ و ۲۶/ ۴۱، ح ۷۲ و ۴۳/ ۱۵۶، ح۴ و ۱۹۴، ح ۲۲؛ العدد القویۃ: ۲۲۲، ح ۱۵

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت خدیجہؑ کے پاس چار باعظمت خواتین کو بھیجا جو کہ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں تھیں، حضرت خدیجہؑ نے ان کو دیکھا، ان سے بات چیت کی، انھوں نے اپنی ذمہ داری بخوبی نبھائی، پس جو ان چاروں خواتین سے افضل ہیں ان کے حق میں بھی ثابت ہوگیا کہ اس کے بعض شیعہ ومحب ان کو دیکھ سکتے ہیں، حالانکہ اس پر امامیہ کا اجماع ہے۔

باقی جو شیخ نے تاویل بیان کی ہے وہ احادیث کے ظہور کے خلاف ہے، حقیقت سے مجاز کی طرف عدُول جائز نہیں ہے مگر یہ کہ حقیقی معنی متعذر رہوں، حالانکہ مقامِ گفتگو میں حقیقی معنی متعذر نہیں ہیں، کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (کہف:45) یعنی: ''اور خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''، اور یہ کہ احادیثِ صحیحہ موجود ہیں۔

شیخ مفیدؒ کے قول کی طرف واپسی

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مرنے والے کا ملائکہ کو دیکھنے کے متعلق میرا قول وہی ہے جو رسولِ خدا ﷺ اور امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

یعنی جس طرح مرنے والا ملائکہ کو اپنی آنکھوں نے سے نہیں دیکھ سکتا اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور علی المرتضیٰؑ کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ یہ قول شیخ مفیدؒ کا ہم شروع میں بیان کر کے آئے ہیں۔

بعد ازاں وہ جائز قرار دیتے ہیں ملائکہ کے دیکھنے کو، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کے شعاعوں میں اضافہ فرمائے گا جس کے توسط سے وہ اجسام شفافہ ورقیقہ کو دیکھ پائے گا۔

پھر فرماتے ہیں: اس طرح رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؑ کے بارے میں جائز نہیں ہے، کیوں ملائکہ اور حضرت محمد مصطفیٰ، امیر المومنینؑ کے جسم کے ترکیبات میں فرق ہے۔

شیخ مفیدؒ کا قول: مرنے والے کا ملائکہ کو دیکھنے کے متعلق

وہی قول ہے جو نبی اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ کے بارے میں ہے۔

ہم کہتے ہیں: شیخ مفیدؒ کا یہ کہنا کہ: میرا قول مرنے والا کا ملائکہ کو دیکھنے کے بارے میں وہی جو رسول اللہ ﷺ اور امیر المومنینؑ کے دیکھنے کے بارے میں تھا۔۔۔ الخ۔

ہم اللہ سبحانہ کی توفیق سے اس کا جواب دیا، اور جوازِ وقوع پر استدلال متواتر احادیثِ صحیحہ سے کیا جو ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہیں، جن کا مضمون تھا کہ یہ عمل حتمی ہے، اور اس میں کوئی مجازی معنی مراد نہیں ہیں۔

مرنے والا کا ملائکہ کو دیکھنے کے بارے میں امکان کا قول

باقی شیخ مفیدؒ کا یہ کہنا کہ: ملائکہ کو دیکھنا ممکن ہے، یہ بات سچ ہے؛ کیوں کہ انسانوں نے دنیا کے اندر ملائکہ کو دیکھا ہے، ایک تو ان میں ایک گروہ انبیاء کرام کا ہے۔

چنانچہ روایت ہے کہ انبیاء کرامؑ ملائکہ کو دیکھ سکتے ہیں، اور بعض لوگ صرف ملائکہ کی آواز سنتے ہیں، اور بعض ان کو خواب میں دیکھتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ بنی آدمؑ نے دنیا کے اندر ملائکہ کو دیکھا، لہٰذا مرنے والوں کا ملائکہ کو دیکھنا مخصوص وقت میں محال نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشیت ہو، موت کے وقت، قبر میں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے وقت، ہر نفس کے ساتھ ایک نگہبان اور گواہ ہے، اور جنت میں ملائکہ کو دیکھیں گے:

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (رعد:24)

''(جہاں) سدا بہار باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے آباء واجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو بھی نیکوکار ہوگا اور فرشتے ان کے پاس (جنت کے) ہر دروازے سے آئیں گے۔ (انہیں خوش آمدید کہتے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہیں گے:) تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے''۔

اور جہنم میں: يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (زخرف:77) ''اے مالک! آپ کا

رب ہمیں موت دے دے (تو اچھا ہے)"۔

باقی جو شیخ مفیدؒ نے علت بیان فرمائی کہ: ملائکہ کو اس وجہ سے دیکھ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ مرنے والے کی شعاعوں میں اضافہ فرمائے گا جس سے وہ اجسامِ شفافہ ورقیقہ کو دیکھ پائے گا۔

(ہمارے نزدیک) دیکھنے کے ممکن ہونے میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے، کیوں کہ انسانی بصارت کی قوت کی کمی وزیادتی ملائکہ کو دیکھنے یا نہ دیکھنے کا سبب نہیں ہے، ممکن ہے تیز نظر شخص فرشتے کو نہ دیکھ پائے اور کمزور نظر شخص دیکھ لے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشیت تقاضا کرے؛ چونکہ قدرتِ باری کو عقلی مفروضوں سے نہیں جانچا جاسکتا اور نہ ہی صاحبانِ عقل وخرد اس کی قدرت کا ادراک کر سکتے ہیں، نیز ذاتِ مقدسہ کا احاطہ علم نہیں کر سکتا، فقط و فقط اس کا ہے: إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (یس:82) یعنی: "اس کا امر فقط یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کو چاہتا ہے تو اسے فرماتا ہے: ہوجا، پس وہ فوراً ہو جاتی ہے"۔

نیز ارشاد ہے: لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (الانبیاء:۲۳) یعنی: "اس سے اس کی باز پرس نہیں کی جاسکتی وہ جو کچھ بھی کرتا ہے، اور لوگوں سے باز پرس کی جائے گی۔

ملائکہ کو دیکھنے کے بارے میں انبیاءؑ اور عام انسان میں جسمانی طاقت کا کوئی سروکار نہیں ہے، جس کو انسان سمجھ سکے، یا اس کے احاطہ علم میں آئے، بلکہ یہ امر الٰہی ہے، نہ ہی ہم اس کی علت بیان کر سکتے ہیں اور نہ ہی تاویل کر سکتے ہیں، بلکہ تسلیم کرنا واجب ہے۔

[۷۷] فَقَدْ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّمَا أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَةِ اِمَامِهِمْ وَالرَّدِّ اِلَيْهِ وَالتَّسْلِيمِ لَهُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لوگوں کو صرف اپنے امامؑ کی معرفت کا حکم دیا گیا ہے، (پھر مشکل مسائل) اس کی پلٹانے اور اس کو تسلیم کرنے کا حکم ہے"۔ ①

فرشتوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامیر المومنینؑ کو دیکھنے میں تفریق کا قول

شیخ مفیدؒ کا یہ کہنا کہ: مرنے والے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ ممکن نہیں ہے؛

① بصائر الدرجات: ۵۳۵، ح ۳۲؛ الکافی: ۲/۳۹۸، ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۶۸، ح ۱۹؛ مختصر البصائر: ۲۲۳، ح ۹۲؛ بحار الانوار: ۲/۲۰۴، ح ۸۳

کیوں کہ فرشتوں کے جسم اور نبی اکرمؐ و امیر المومنینؑ کے جسم میں فرق ہے ترکیبات میں۔

شیخ مفیدؒ نے یہ فرق جو ذکر کیا ہے وہ قابلِ تعلیل نہیں ہے؛ جیسا کہ بحث کی ابتداء میں یونس کی روایت امام صادق علیہ السلام سے گزر چکی ہے، جس کا مضمون تھا کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی روح پہلے کی طرح کے قالب میں ڈھال دیتا ہے، پس اسی قالب ثانی سے پہچانا جاتا ہے، اسی سے کھاتا پیتا ہے اور بیٹھ کر بات چیت کرتا ہے، پس یہاں پر اگر ہم روایاتِ معصومینؑ سے استدلال نہ کریں، اور عقل کے حکم پر چلیں تو مرنے والے کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ کو دیکھنا فرشتے کو دیکھنے سے زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے؛ کیوں کہ حدیث یونس (راوی نام) اور روح کے لیے قالب کا ہونا اور اللہ سبحانہ روح کو روز محشر اسی قالب میں لائے گا۔

اس بناء پر تو انسان کو بطریق اولی دیکھا جاسکتا ہے بنسبت فرشتے کے، چنانچہ ہم کہتے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری ہے: فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (نحل:43)۔ یعنی: اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھ لو۔

نیز ارشاد مبارک ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (نساء:59) یعنی: "اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں"۔

نیز ارشادِ ربُّ العزت والوقار ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (65) یعنی: "پس آپ کے پروردگار کی قسم کہ یہ ہرگز صاحبِ ایمان نہ بن سکیں گے جب تک آپ کو اپنے اختلافات میں حکم نہ بنائیں"۔

یہ امر وحکم عام ہے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہارؑ کی معرفت کے بعد اپنے عقل کے مطابق کسی مقام پر استثناء جائز نہیں ہے، اور علم بھی صرف وہاں سے لیں جہاں سے شہرِ علم کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے کھولا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (حشر: 7) یعنی: "اور جو کچھ بھی رسول تمہیں دیدے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کردے

اس سے رک جاؤ"۔

نیز ارشادِ رب العزت ہے: وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (نساء: 83) یعنی: "حالانکہ اگر رسول اور صاحبانِ امر کی طرف پلٹا دیتے تو ان سے استفادہ کرنے والے حقیقت حال کا علم پیدا کر لیتے"۔

استفادہ اور استنباط کرنے والے صرف حجج اللہ علیہم السلام ہیں، ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے جس طرح کہ خود ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے۔

[۷۸] وَ مِنْ كِتَابِ الْأَمَالِي لِلشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيِّ رَحِمَهُ اللهُ رَوَى بِإِسْنَادِهِ فِي الْكِتَابِ عَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ [عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ] عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقُلْتُ: حُبُّكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: يَا حَارِثُ! أَتُحِبُّنِي؟ [فَ]قُلْتُ: نَعَمْ [وَ اللهِ] يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: أَمَا لَوْ بَلَغَتْ نَفْسُكَ الْحُلْقُومَ لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ، [وَ] لَوْ رَأَيْتَنِي وَ أَنَا أَذُودُ الرَّجُلَ عَنِ الْحَوْضِ ذَوْدَ غَرِيبَةِ الْإِبِلِ لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ، وَ لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا مَارٌّ عَلَى الصِّرَاطِ بِلِوَاءِ الْحَمْدِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ.

کتاب الامالی میں شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسیؒ اپنی سند سے الحارث الہمدانی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے: "میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؑ نے فرمایا: تمہارے پاس کیا چیز آئی ہے؟۔ میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ آپؑ کی محبت۔ آپؑ نے فرمایا: اے حارث کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟۔ تو میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم، اے میرے مولاؑ۔ تو آپؑ نے فرمایا: جب تمہاری روح قبض ہو رہی ہو گی تم مجھے دیکھو گے اگر مجھ سے محبت کرتے ہو، اگر تم مجھے دیکھو جس وقت میں لوگوں کو حوضِ کوثر پر جمع کر رہا ہوں، جس طرح ایک چرواہا اونٹوں کو جمع کر رہا ہوتا ہے، تو تم تو مجھے دیکھو گے اس وقت کیوں کہ تم مجھ سے محبت کرتے

ہو، اگر تم مجھے دیکھو جس وقت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پل صراط سے گزر رہا ہوں گا تو تم مجھ سے محبت کرتے ہو"۔ ①

[۷۹] وَ مِنْ كِتَابِ كَشْفِ الْغُمَّةِ لِعَلِيِّ بْنِ عِيسَى أَبِي الْفَتْحِ رَحِمَهُ اللهُ قِيلَ: دَخَلَ الْحَارِثُ الْهَمْدَانِيُّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي نَفَرٍ مِنَ الشِّيعَةِ. قَالَ الْأَصْبَغُ بْنُ نُبَاتَةَ: وَ كُنْتُ مِمَّنْ دَخَلَ. فَجَعَلَ الْحَارِثُ يَتَأَوَّدُ فِي مِشْيَتِهِ وَ يَخْبِطُ الْأَرْضَ بِمِحْجَنِهِ وَ كَانَ مَرِيضاً. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَانَتْ لَهُ مِنْهُ مَنْزِلَةٌ. فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ يَا حَارُ؛ قَالَ: نَالَ الدَّهْرُ مِنِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَزَادَنِي أُوَاراً وَ غَلِيلاً اِخْتِصَامُ أَصْحَابِكَ بِبَابِكَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَفِيمَ خُصُومَتُهُمْ؛ قَالَ: فِي شَأْنِكَ، وَ الْبَلِيَّةِ مِنْ قِبَلِكَ، فَمِنْ مُفْرِطٍ غَالٍ، وَ مُبْغِضٍ قَالٍ، وَمِنْ مُتَرَدِّدٍ مُرْتَابٍ لَا يَدْرِي أَيُقْدِمُ أَمْ يُحْجِمُ؛ قَالَ: فَحَسْبُكَ يَا أَخَا هَمْدَانَ [أَيْ كَفَاكَ هَذَا الْقَوْلُ]. أَلَا خَيْرُ شِيعَتِنَا النَّمَطُ الْأَوْسَطُ، إِلَيْهِمْ يَرْجِعُ الْغَالِي وَ بِهِمْ يَلْحَقُ التَّالِي. قَالَ: لَوْ كَشَفْتَ - فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي - الرَّيْنَ عَنْ قُلُوبِنَا وَ جَعَلْتَنَا فِي ذَلِكَ عَلَى بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِنَا. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَدْكَ فَإِنَّكَ اِمْرُؤٌ مَلْبُوسٌ عَلَيْكَ. إِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُعْرَفُ بِالرِّجَالِ بَلْ بِآيَةِ الْحَقِّ [وَ الْآيَةُ الْعَلَامَةُ] فَاعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفْ أَهْلَهُ. يَا حَارُ! إِنَّ الْحَقَّ أَحْسَنُ الْحَدِيثِ، وَ الصَّادِعَ بِهِ مُجَاهِدٌ، وَ بِالْحَقِّ أُخْبِرُكَ. فَأَرْعِنِي سَمْعَكَ، ثُمَّ خَبِّرْ بِهِ مَنْ كَانَتْ لَهُ حصاة [حَصَافَةٌ] مِنْ أَصْحَابِكَ. أَلَا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَ أَخُو رَسُولِهِ

① امالی طوسی: ۳۸، ح ۳۰؛ الفصول المہمہ، حُر عاملی: ۱/۳۱۵، ح ۲۲؛ بحار الانوار: ۶/۱۱۸، ح ۹ و ۲۷/۱۵۷، ح ۲؛ کشف الغمہ: ۱/۱۴۰؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۱۲۳، ح ۶۸ (مختصراً)

وَصِدِّيقُهُ ٱلْأَوَّلُ، صَدَّقْتُهُ وَ آدَمُ بَيْنَ ٱلرُّوحِ وَ ٱلْجَسَدِ، ثُمَّ إِنِّي صِدِّيقُهُ ٱلْأَوَّلُ فِي أُمَّتِكُمْ حَقّاً؛ فَنَحْنُ ٱلْأَوَّلُونَ، وَ نَحْنُ ٱلْآخِرُونَ. أَلاَ وَ أَنَا خَاصَّتُهُ - يَا حَارُ - وَ خَالِصَتُهُ وَ صِنْوُهُ وَ وَصِيُّهُ وَ وَلِيُّهُ وَ صَاحِبُ نَجْوَاهُ وَ سِرِّهِ. أُوتِيتُ فَهْمَ ٱلْكِتَابِ وَ فَصْلَ ٱلْخِطَابِ وَ عِلْمَ ٱلْقُرُونِ وَ ٱلْأَسْبَابِ، وَ ٱسْتُودِعْتُ أَلْفَ مِفْتَاحٍ يَفْتَحُ كُلُّ مِفْتَاحٍ أَلْفَ بَابٍ، يُفْضِي كُلُّ بَابٍ إِلَى أَلْفِ أَلْفِ عَهْدٍ، وَ أُيِّدْتُ - أَوْ قَالَ: وَ أُمْدِدْتُ - بِلَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ نَفْلاً. وَإِنَّ ذٰلِكَ لَيَجْرِي لِي وَلِمَنِ ٱسْتُحْفِظَ مِنْ ذُرِّيَّتِي مَا جَرَى ٱللَّيْلُ وَ ٱلنَّهَارُ حَتَّى يَرِثَ اللهُ ٱلْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا. يَا حَارُ! لَيَعْرِفُنِي - وَٱلَّذِي فَلَقَ ٱلْحَبَّةَ وَ بَرَأَ ٱلنَّسَمَةَ - وَلِيِّي وَ عَدُوِّي فِي مَوَاطِنَ شَتَّى، لَيَعْرِفُنِي عِنْدَ ٱلْمَمَاتِ وَ عِنْدَ ٱلصِّرَاطِ وَ عِنْدَ ٱلْمُقَاسَمَةِ. قَالَ: وَ مَا ٱلْمُقَاسَمَةُ يَا مَوْلَايَ؟ [فَ] قَالَ لِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُقَاسَمَةُ ٱلنَّارِ؛ أَقْسِمُهَا قِسْمَةً صَحِيحَةً. أَقُولُ: هٰذَا وَلِيِّي وَ هٰذَا عَدُوِّي. ثُمَّ أَخَذَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِ ٱلْحَارِثِ وَ قَالَ: يَا حَارِثُ أَخَذْتُ بِيَدِكَ كَمَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ بِيَدِي وَ قَالَ لِي - وَ قَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ حَسَدَ قُرَيْشٍ وَ ٱلْمُنَافِقِينَ لِي -: إِذَا كَانَ يَوْمُ ٱلْقِيَامَةِ أَخَذْتُ بِحَبْلٍ أَوْ بِحُجْزَةٍ [يَعْنِي: عِصْمَةً] مِنْ ذِي ٱلْعَرْشِ تَعَالَى وَ أَخَذْتَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ بِحُجْزَتِي، وَأَخَذَتْ ذُرِّيَّتُكَ بِحُجْزَتِكَ، وَأَخَذَتْ شِيعَتُكُمْ بِحُجَزِكُمْ. فَمَاذَا يَصْنَعُ اللهُ تَعَالَى بِنَبِيِّهِ؛ وَ مَا ذَا يَصْنَعُ نَبِيُّهُ بِوَصِيِّهِ؛ وَ مَا ذَا يَصْنَعُ وَصِيُّهُ بِأَهْلِ بَيْتِهِ وَ شِيعَتِهِمْ؛ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا حَارُ قَصِيرَةً مِنْ طَوِيلَةٍ. أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا ٱكْتَسَبْتَ - أَوْ قَالَ: مَا ٱخْتَرْتَ -. قَالَهَا ثَلَاثاً.

فَقَامَ ٱلْحَارِثُ يَجُرُّ رِدَاءَهُ جَذِلاً وَ يَقُولُ: مَا أُبَالِي وَ رَبِّي بَعْدَ هٰذَا لَقِيتُ ٱلْمَوْتَ أَوْ لَقِيَنِي.

کتاب کشف الغمہ کے مصنف علی بن عیسٰی ابی الفتح لکھتے ہیں: ''کہا گیا کہ حارث ہمدانیؒ چند شیعوں کے ساتھ حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اصبغ بن نباتہ ؓ فرماتے ہیں کہ: ان لوگوں میں بھی تھا، حارث ہمدانیؒ لنگڑاتے ہوئے اپنی عصاء کی مدد سے چل رہے تھے، اس وقت وہ مریض تھے، امیر المومنینؑ ان کی طرف متوجہ ہوئے، اور مولاؑ کے پاس ان کا ایک رتبہ تھا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے حارث کیسا محسوس کر رہے ہو؟۔

حارث نے کہا: زمانے نے مار دیا ہے اے امیر المومنینؑ، آپؑ کے دروازے پر آپؑ کے ہی ساتھیوں نے دل جلا کر رکھ دیا ہے۔

مولاؑ نے پوچھا: کس بارے میں بحث ہوئی تمہاری؟۔ حارث ؓ نے کہا: آپؑ کے متعلق، مصیبت یہ ہے کہ آپؑ کے بارے میں ایسے ایسے خیالات ہیں؛ کوئی حدیں پھلانگ کر غالی ہو رہا ہے، کوئی آپؑ سے بغض رکھ کر بیٹھا ہوا ہے، اور کوئی شکوتردّد میں مبتلاء ہے، سمجھ نہیں آرہی کہ کچھ بولیں یا چپ رہیں؟۔

آپؑ نے فرمایا: بس کرو ہمدان کے بھائی، (یعنی تمہارا اتنا کہنا کافی ہے) جان لو کہ ہمارے شیعوں میں سب سے بہترین جماعت وہ ہے درمیانی راہ پر چلے؛ غالی ان کے پاس پلٹ کر آئے اور پیچھے رہ جانے والا آکر ان کے ساتھ ہو جائے۔

حارث نے کہا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان اگر وضاحت فرمادیں تو ہمارے دلوں سے زنگ اتر جائیں گے اور اس امر میں صاحبِ بصیرت ہو جائیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: کافی ہے بس! اگر امر تمہارے لیے واضح نہیں ہے تو جان لو، اللہ کے دین کی معرفت لوگوں کے ذریعے سے نہیں ہوتی بلکہ آیاتِ الٰہی کے توسط سے ہوتی ہے، وہ آیت جو نشانی ہے، پس حق کو پہچانو تو اہل حق خود بخود سمجھ جاؤ گے۔

اے حارث! یقیناً حق بہترین گفتگو ہے، اعلانیہ اظہارِ حق کرنے والا مجاہد ہے، دھیان

سے سنو، پھر اپنے عقلمند دوستوں کو بھی بتاؤ، جان لو کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی اور پہلا صدیق ہوں؛ میں اس وقت تصدیق کی تھی جب حضرت آدمؑ روح و جسد کے درمیان میں تھے، پھر میں اس امت میں بھی پہلا ہی صدیق ہوں؛ پس ہم ہی اول ہیں اور ہم ہی آخر ہیں، جان لو اے حارثؓ میں رسول اللہ ﷺ خاص آدمی ہوں اور خالصتاً اسی کا ہی ہوں، میں آنحضرت ﷺ کا بھائی، وصی و ولی اور صاحب نجویٰ اور اسرار ہوں، مجھے فہمِ کتاب، فصلِ خطاب اور علم القرون و الاسباب دیا گیا ہے، مجھے ایک ہزار چابیاں دی گئی، ہر ایک چابی سے ہزار دروازے کھلتے ہیں، ہر ایک دروازہ ایک لاکھ عہد کی طرف پہنچاتا ہے، مجھے تائید ہوئی۔۔یا فرمایا (یہ تردّد راوی کی طرف سے ہے کہ مولاؑ نے ان دو لفظوں میں سے کیا فرمایا) مجھے پہنچایا گیا شب قدر کی نوافل تک، یہی تائید جاری رہے گی میرے اور اس شخص کے لیے جو میری ذریت کا پاس رکھے گا، یہاں تک کہ دن و رات جاری ہیں، اور اللہ تبارک وتعالیٰ زمین اور اس کے وارث کو (حکومت دے)

اے حارث! یقیناً مجھے پہچانے گا۔قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ہر جاندار کو خلق فرمایا۔ میرا دوست اور میرا دشمن، متعدد مقامات پر، مجھے پہچانے گا مرنے کے وقت، پل صراط کے وقت، اور مقاسمۃ (تقسیم) کے وقت۔

حارث نے کہا: اے میرے مولاؑ یہ تقسیم کا کون سا وقت ہے؟۔

پس مولاؑ نے مجھ سے فرمایا: تقسیمِ جنت وجہنم، میں صحیح قسم کھا کر کہتا ہوں، میں کہوں گا، یہ میرا دوست ہے اور یہ میرا دشمن ہے۔(پس اس وقت فرشتے جنتی وجہنمی کو الگ کرتے جائیں گے۔مترجم)

امیر المومنینؑ نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے حارث جس طرح میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا، اور مجھ سے فرمایا تھا۔جس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ سے قریش و منافقین کے حسد کے بارے میں شکایت کی تھی، جب روزِ محشر ہوگا تو میں اللہ سبحانہ کی رسی یا اس کے جائے پناہ تھام لوں گا، اور تم اے علیؑ میری پناہ میں آجاؤ گے، تمہاری ذریت تمہارے پناہ میں آجائے گی، تمہارے شیعہ آپ سب

کے پناہ میں آجائیں گے، (پھر بتاؤ) اللہ سبحانہ اپنے نبی ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟، نبی ﷺ اپنے وصیؑ کے ساتھ کیا برتاؤ کرے گا؟، نبی ﷺ کا وصی اپنے اہلِ بیتؑ اور اپنے شیعوں کے ساتھ کیا کرے گا؟، اے حارث جو بتایا ہے اسے تھام، لو مختصر میں طویل حقیقت بیان کردی ہے تمہارے لیے، تمہیں اپنی چاہت کے ساتھ محشور ہونا ہے، اور تمہاری ملکیت تمہارے اعمال ہیں۔ یا فرمایا: تمہاری ملکیت وہ ہے جو تم نے اختیار کیا ہے۔(بہر حال) امامؑ نے یہ جملہ تین بار دہرایا۔

حضرت حارث اٹھے اور اس کی چادر زمین پر گھس رہی تھی، وہ کہتے جارہے تھے: اے میرے ربّ اس کے بعد مشکل نہیں ہے کہ میں موت سے ملاقات کروں یا موت مجھ سے ملاقات کرے"۔ [1]

[۸۰] قَالَ جَمِيلُ بْنُ صَالِحٍ: وَ قَدْ رَوَى ذٰلِكَ اَلسَّيِّدُ اَلْحِمْيَرِيُّ فِي كَلِمَتِهِ لَهُ: قَوْلُ عَلِيٍّ لِحَارِثٍ عَجَبٌ كَمْ ثَمَّ أُعْجُوبَةٌ لَهُ حَمَلاً يَا حَارِ هَمْدَانَ مَنْ يَمُتْ يَرَنِيمِنْ مُؤْمِنٍ أَوْ مُنَافِقٍ قَبَلاً يَعْرِفُنِي طَرْفُهُ وَ أَعْرِفُهُ بِنَعْتِهِ وَ اِسْمِهِ وَ مَا فَعَلاَ وَ أَنْتَ عِنْدَ اَلصِّرَاطِ تَعْرِفُنِي فَلَا تَخَفْ عَثْرَةً وَ لاَ زَلَلاً أَسْقِيكَ مِنْ بَارِدٍ عَلَى ظَمَإٍ تَخَالُهُ فِي اَلْحَلاَوَةِ اَلْعَسَلاَ أَقُولُ لِلنَّارِ حِينَ تُعْرَضُ لِلْعَرْضِ دَعِيهِ لَا تَقْرَبِي اَلرَّجُلاَ دَعِيهِ لاَ تَقْرَبِيهِ إِنَّ لَهُ حَبْلاً بِحَبْلِ اَلْوَصِيِّ مُتَّصِلَا

جمیل بن صالح کہتے ہیں: اس مطلب کو سید حمیریؒ نے اپنے اشعار میں اس طرح روایت کیا ہے:

قَوْلُ عَلِيٍّ لِحَارِثٍ عَجَبٌ كَمْ ثَمَّ أُعْجُوبَةٌ لَهُ حَمَلَا
يَا حَارِ هَمْدَانَ مَنْ يَمُتْ يَرَنِيمِنْ مُؤْمِنٍ أَوْ مُنَافِقٍ قَبَلَا
يَعْرِفُنِي طَرْفُهُ وَ أَعْرِفُهُ بِنَعْتِهِ وَ اِسْمِهِ وَ مَا فَعَلَا

[1] اس سے اگلی حدیث ۸۰ کی طرف رجوع کریں۔

وَ أَنْتَ عِنْدَ الصِّرَاطِ تَعْرِفُنِي فَلَا تَخَفْ عَثْرَةً وَ لاَ زَلَلَا
أَسْقِيكَ مِنْ بَارِدٍ عَلَى ظَمَإٍ تَخَالُهُ فِي الْحَلاَوَةِ الْعَسَلَا
أَقُولُ لِلنَّارِ حِينَ تُعْرَضُ لِلْعَرْضِ دَعِيهِ لَا تَقْرَبِي الرَّجُلَا
دَعِيهِ لاَ تَقْرَبِيهِ إِنَّ لَهُ حَبْلاً بِحَبْلِ الْوَصِيِّ مُتَّصِلَا

"مولا علیؑ کی گفتگو حارث کے ساتھ عجیب ہے اس کے بعد کتنے عجوبے سامنے آئے۔

اے حارث ہمدانیؓ جو مرے گا مجھے دیکھے گا پہلے سے مومن ہو یا منافق ہو۔
وہ مجھے پہچان لے گا میں اس کو جان جاؤں گا اس کا نام اس کی صفات، اس کے کردار کے بارے میں۔
تم پل صراط پر مجھے پہچان لو گے تم پھسلنے اور لغزشوں سے مت گھبرانا۔
میں کوثر پلاؤں گا جب تمہیں پیاس لگی ہوگی مٹھاس میں وہ شہد کا ذائقہ دے گا۔
جب آگ تمہارے قریب آئے گی تو میں اس سے کہوں گا اس آدمی کے قریب مت جاؤ۔
دور ہو جاؤ اس کے قریب مت جاؤ کیوں کہ اس کی رسی وصیؑ کی رسی سے ملی ہوئی ہے"۔ ①

﴿﴾

① کشف الغمہ: ۱/۳۱۱؛ امالی مفید: ۳، ح ۳؛ بحار الانوار: ۶/۱۷۸، ح ۷ و ۳۹/۲۳۹، ح ۲۸ و ۲۷/۱۵۹، ح ۹۲؛ امالی طوسی: ۶۲۵، ح ۵؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۱۳، ح ۲۰ و ۳۱۵، ح ۲۲؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۲۱، ح ۴؛ تاویل الآیات: ۲/۶۳۹، ح ۱۱ (مختصراً)

قسم دوم

رسولؐ اللہ اور آپؐ کی آل کے فضائل اور متفرق احادیث

[۸۱] وَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِجْعَلُوا لَنَا رَبّاً نَئُوبُ إِلَيْهِ وَ قُولُوا فِينَا مَا شِئْتُمْ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: "ہم کو اپنے رب کا بندہ مانو جس کے سامنے ہم گڑگڑاتے ہیں، اس کے بعد ہمارے بارے میں جو چاہو کہو"۔ ①

وہ مطالب جو دلالت کر رہے ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کے بارے میں دیگر انبیاء کرام کے اوپر۔

﴿﴾

① بصائر الدرجات: ۵۲۷، ح ۸؛ مختصر البصائر: ۱۸۷، ح ۸؛ تفضیل الائمہ: ۳۲۹؛ بحار الانوار: ۲۵/۲۸۳، ح ۳۰؛ الخرائج والجرائح: ۲/۷۳۵، ح ۴۵؛ کشف الغمہ: ۱۱/۱۹۷

نماز کے بارے میں حکم اور اس جہت سے رسولؐ اللہ کی انبیاء ورسول پر فضیلت

جو امر آنحضرت ﷺ کے لیے ثابت ہے وہی حضرت وصیؑ اور اس کی ذریتؑ کے لیے بھی ثابت ہوگا۔

[۸۲] وَ مِنْ كِتَابِ عِلَلِ اَلشَّرَائِعِ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ بِإِسْنَادِهِ إِلَى هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ عِلَّةِ اَلصَّلاَةِ فَإِنَّ فِيهَا مَشْغَلَةً لِلنَّاسِ عَنْ حَوَائِجِهِمْ وَ مَتْعَبَةً لَهُمْ فِي أَبْدَانِهِمْ؛ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِيهَا عِلَلٌ. وَ ذٰلِكَ أَنَّ اَلنَّاسَ لَوْ تُرِكُوا بِغَيْرِ تَنْبِيهٍ وَلَا تَذَكُّرٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَكْثَرَ مِنَ اَلْخَبَرِ اَلْأَوَّلِ وَ بَقَاءِ اَلْكِتَابِ فِي أَيْدِيهِمْ فَقَطْ لَكَانُوا عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ اَلْأَوَّلُونَ فَإِنَّهُمْ قَدْ كَانُوا اِتَّخَذُوا دِيناً وَ وَضَعُوا كِتَاباً وَدَعَوْا أُنَاساً إِلَى مَا هُمْ عَلَيْهِ وَ تَوَلَّوْهُمْ عَلَى ذٰلِكَ. فَدَرَسَ أَمْرُهُمْ وَ ذَهَبَ حِينَ ذَهَبُوا. فَأَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ لاَ يُنْسِيَهُمْ أَمْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ عَلَيْهِمُ اَلصَّلاَةَ يَذْكُرُونَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ يُنَادُونَ بِإِسْمِهِ وَ يَتَعَبَّدُونَ بِالصَّلاَةِ وَ ذِكْرِ اللهِ - سُبْحَانَهُ - كَيْلاَ يَغْفُلُوا عَنْهُ فَيَنْسَوْنَهُ وَيُنْدَرَسَ ذِكْرُهُ.

کتاب علل الشرائع، مصنف محمد بن علی بن ابویہؒ اپنی سند سے ہشام بن حکم سے روایت

نقل کرتا ہے، وہ کہتا ہے:

"میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا نماز کی وجہ کے بارے میں؛ کیوں کہ اس میں لوگوں کی مشغولیت ہے کام کاج چھوڑنا پڑتا ہے، انسانی جسم کی تھکاوٹ ہے، تو آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ ہے؛ وہ یہ ہے کہ اگر لوگوں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بغیر آگاہی اور یاد دہانی کے چھوڑ دیا، صرف اس طور پر کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ تھے اور ان کے ہاتھوں میں کتاب ہو، جس طرح پہلی امتوں میں ہوا تھا، کیوں کہ پہلی امتوں نے دین لیا اور کتاب رکھ لی، اور اس پر دوسروں کو دعوت دی، اسی میں دعوت دینے والے مارے گئے، اور ان کی دعوت یادِ ماضی بن کر رہ گئی، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا کہ ذکر محمدؐ کو لوگ بھولنے نہ پائیں، ان پر نماز واجب کردی، اب وہ آنحضرت ﷺ کو دن میں پانچ بار آنحضرت ﷺ کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نماز کے ذریعے عبادت کرتے ہیں، تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے غافل نہ ہونے پائیں، اب وہ نہ بھول سکتے ہیں اور نہ ہی یادِ رسولؐ اللہ قصہ ماضی بن کر رہ سکتا ہے"۔ (1)

جان لیں کہ ہمارے آقا و مولا امام صادق علیہ السلام نے وجوبِ نماز کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ لوگ ذکر رسول ﷺ سے غافل نہ ہونے پائیں، جس طرح دیگر انبیاءؑ کو لوگ بھول گئے جیسے ہی ان کی وفات ہوئی؛ کیوں کہ آنحضرت ﷺ کو بھول جانے اور ذکر کا اہتمام نہ کرنے سے آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور عہد و میثاق جو ہر مخلوق سے لیا گیا تھا تخلیق کے وقت اس کے بھول جانے کے مانند ہے۔

[۸۳] وَرَوَى اَلصَّدُوقُ رَحِمَهُ اللهُ فِي كِتَابِ اَلتَّوْحِيدِ بِإِسْنَادِهِ

(1) علل الشرائع: ۲/۳۱۷، باب ۲، ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۹ ح ۴؛ تفضیل الائمۃ: ۲۱۵؛ بحارالانوار: ۸۲/۲۶۱، ح۹

عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ - عَزَّ وَ جَلَّ -: وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. فَقَالَ [لِي]: مَا يَقُولُونَ فِي ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: يَقُولُونَ: إِنَّ الْعَرْشَ كَانَ عَلَى الْمَاءِ وَ. الرَّبُّ فَوْقَهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَذَبُوا مَنْ يَزْعُمُ هٰذَا فَقَدْ صَيَّرَ اللهَ تَعَالَى مَحْمُولاً وَ وَصَفَهُ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِ وَ أَلْزَمَهُ أَنَّ الشَّيْءَ الَّذِي يَحْمِلُهُ أَقْوَى مِنْهُ. قُلْتُ: بَيِّنْ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ - عَزَّ وَ جَلَّ - حَمَّلَ دِينَهُ وَ عِلْمَهُ الْمَاءَ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ أَرْضٌ أَوْ سَمَاءٌ أَوْ جِنٌّ أَوْ إِنْسٌ أَوْ شَمْسٌ أَوْ قَمَرٌ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ نَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ رَبُّكُمْ؟ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ نَطَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. فَقَالُوا: أَنْتَ رَبُّنَا. فَحَمَّلَهُمُ الْعِلْمَ وَ الدِّينَ. ثُمَّ قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ: هٰؤُلَاءِ حَمَلَةُ عِلْمِي وَ دِينِي وَ أُمَنَائِي فِي خَلْقِي وَ هُمُ الْمَسْئُولُونَ. ثُمَّ قِيلَ لِبَنِي آدَمَ: أَقِرُّوا لِلّٰهِ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِهٰؤُلَاءِ النَّفَرِ بِالطَّاعَةِ. فَقَالُوا: نَعَمْ رَبَّنَا أَقْرَرْنَا. فَقَالَ لِلْمَلَائِكَةِ اشْهَدُوا. فَقَالُوا: شَهِدْنَا، لِئَلَّا يَقُولُوا غَداً إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ. أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا الْآيَةَ. يَا دَاوُدُ! وَلَايَتُنَا مُؤَكَّدَةٌ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ.

شیخ صدوقؒ اپنی سند سے اپنی کتاب التوحید میں داود الرقی ① سے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے کہ: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول: ''اُس کا عرش پانی پر تھا''۔

① داود بن کثیر رقی الجمال الکوفی مولی بنی اسد امام صادق اور امام کاظم علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: رجال البرقی: ۳۲؛ رجال النجاشی: ۱۵۶، رقم: ۴۱۰؛ رجال طوسی: ۱۹۰، رقم ۳۴۹، رقم ۱؛ مشیخہ الفقیہ (در ضمن من لا یحضرہ الفقیہ) الارشاد: ج ۲ / ۲۴۸

(ہود:۸۳) کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ: لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ عرش تو پانی پر تھا اور رب اس کے اوپر تھا۔ آپؑ نے فرمایا: انھوں نے جھوٹ بولا، جس نے یہ دعویٰ کیا اُس نے اللہ کو تھما ہوا بنادیا اور اس کو مخلوق کی صفت سے متصف کیا، نیز اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو چیز اللہ کو تھامے ہوئے ہے وہ اُس رب سے زیادہ قوی ہے۔ میں نے عرض کی میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھ پر یہ امر واضح فرمائیں۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: قبل اس کے کہ زمین، آسمان یا جن یا انسان یا سورج یا چاند ہوتے خدا نے اپنے دین اور علم کو پانی عطا فرمایا، جب اس نے چاہا کہ مخلوق پیدا کرے تو انہیں اپنے سامنے پھیلایا اور ان سے پوچھا: تمہارا رب کون ہے؟ تو سب سے پہلے جس نے جواب دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام تھے اِن حضرات نے کہا کہ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ پس انہیں علم اور دین عطا فرمایا پھر ملائکہ سے کہا یہ لوگ ہیں جو میرے دین اور میرے علم کے حامل اور مخلوق کے درمیان ہمارے امین اور جواب دہ ہیں۔ بعدازاں بنی آدم سے فرمایا: اللہ کی ربوبیت اور ان حضرات کی ولایت و اطاعت کا اقرار کرو۔ انھوں نے کہا اے ہمارے پالنہار ہم نے اقرار کیا۔ پس اللہ نے ملائکہ سے فرمایا: گواہ ہوجاؤ، فرشتوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں۔ اور یہ پیمان اس لیے تھا کہ کہیں مبادا کل یہ نہ کہیں کہ: ہم اس سے بے خبر تھے یا یہ کہیں کہ اس سے پہلے ہمارے آباء و اجداد نے شرک کیا اور ہم تو اُن کے بعد اُن کی ذریت میں سے ہیں۔ کیا آپ ہمیں جو کچھ اہل باطل کرتے ہیں اس کی وجہ سے ہلاک کروگے؟ (اعراف: 172)

''اے داؤد! ہماری ولایت پر ان سے مضبوط میثاق لیا گیا ہے۔'' ①

ہر عہد و پیمان کا ایفاء واجب ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ (المائدہ:1)

یعنی: ''ایمان والو اپنے عہد و پیمان اور معاملات کی پابندی کرو''۔

کوئی عقد و معاملہ اس عقد سے بڑھ کر لازم نہیں ہوسکتا جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لیے

① التوحید: ۳۱۹، ح ۱؛ المجموعۃ الحدیثیہ: ۳۷۵ و ۵۹۰؛ الکافی: ۱ / ۱۳۲، ح ۷؛ تفضیل الائمۃ: ۳۳۵؛ بحار الانوار: ۳ / ۳۳۴، ح ۳۵ و ۲۶ / ۲۷۷، ح ۱۹ و ۵۷ / ۹۵، ح ۸۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۲ / ۳۳۷، ح ۱۵

ورا پنے رسول ﷺ اور اس کے اہل بیتؑ کے بارے میں عقد و معاملہ کیا ہے مقامِ عظیم پر۔

[۸۴] وَ قَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُلُّ ظَاهِرٍ فِي الْكِتَابِ لَهُ بَاطِنٌ. وَ هُمَا حَقٌّ يَجِبُ الْعَمَلُ بِهِمَا وَ التَّصْدِيقُ لِمَنْ جَاءَ بِهِمَا. فَظَاهِرُ الْكِتَابِ مَا عُرِفَ مِنَ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ. وَ الصَّلَاةُ الْبَاطِنَةُ هِيَ مَعْرِفَةُ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللهُ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ إِذْ لَوْلَا مَعْرِفَتُهُمْ وَ الْإِقْرَارُ بِفَضْلِهِمْ وَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ لَمْ تَصِحَّ الصَّلَاةُ وَلَمْ تُقْبَلْ. إِذْ هِيَ فَرْعٌ مَبْنِيٌّ عَلَى أَصْلٍ، وَلَا يَصِحُّ الْفَرْعُ مِنْ دُونِ الْأَصْلِ.

امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ: ''قرآن کریم کے ہر ظاہر کا باطن ہے''۔ [1]

اور ظاہر و باطن دونوں ہی حق ہیں اور دونوں پر ہی عمل کرنا اور جو کوئی ظاہر و باطن بیان کرے تو اس کی تصدیق کرنا واجب ہے، پس ظاہر کتاب وہ ہے جو کتاب و سنت سے پہچانا جائے، اور باطن الصلاۃ یہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی معرفت ہے، چونکہ اگر محمدؐ و آلِ محمدؐ کی معرفت اور ان کے فضل کا اقرار نہ ہو اور ان پر صلاۃ نہ بھیجتے ہوں تو نہ ہی نماز صحیح شمار ہوگی اور نہ ہی قبول کی جائے گی، کیوں کہ نماز فرع ہے اور اس کی بناء اصل پر ہے، چنانچہ فرع اصل کے بغیر صحیح نہیں ہوسکتی۔

---

[1] اس حدیث کی تخریج نہیں مل سکی۔

جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آلؑ کے لیے ہے اور جو اُن کے دشمنوں کے لیے ہے

[۸۵] وَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: حَرْبُكَ حَرْبِي وَ سِلْمُكَ سِلْمِي.

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''یقیناً تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور تمہاری صلح میری صلح ہے''۔ [1]

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (نساء:80)

یعنی: ''جو رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کیجو رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔

پس جب ثابت ہو گیا کہ آلِ محمدؐ کا دوست اللہ تبارک وتعالیٰ کا دوست ہے اور آلِ محمدؐ کا دشمن اللہ تبارک وتعالیٰ کا دشمن ہے، چنانچہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلاۃ بھیجنا واجب ہے اسی طرح محمدؐ و آلِ محمدؐ کے دشمنوں پر بھی لعنت بھیجنا واجب ہوجائے گا؛ محمدؐ و آلِ محمدؐ اور ان کے دشمن متقابلان ہیں، پس جو فضل و کمال محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لیے ثابت ہوگا تو عدو کے لیے اس کے برعکس نقص و دوری ثابت ہوگی۔

---

[1] امالی صدوق: ۱۵۶، ح ا و ۶۵۶، ح ۳؛ امالی طوسی: ۳۶۳، ح ۱۳ و ۳۸۶، ح ۳۲؛ العمدۃ ابن بطریق: ۲۱۳، شرح الاخبار: ۱/۲۱۶، ح ۱۹۳؛ مناقب امیرالمومنین: ۱/۲۵۰؛ کفایۃ الاثر: ۱۵۱؛ المسترشد: ۶۳۳؛ الفصول المختارہ مفید: ۲۳۵؛ اوائل المقالات مفید: ۲۸۵؛ الافصاح مفید: ۱۲۸، عوالی اللئالی: ۲/۱۰۲، ح ۲۸۷ و ۳/۸۷، ح ۱۰۸؛ الصراط المستقیم: ۱/۲۰۰؛ روضۃ الواعظین: ۱/۱۱۲؛ فضائل الشیعہ: ۱۵

کیا میں تمہارا رب نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا نبی نہیں، علیؑ تمہارا امام نہیں، اولادِ علیؑ میں سے پیدا ہونے والے ائمہ تمہارے امام نہیں؟۔

کے جواب میں سبقت حاصل ہے، آپؐ نے ہی سب سے پہلے فرمایا تھا: کیوں نہیں؟

محمدؐ وآلِ محمدؐ کے دشمن نے وہاں پر انکار کیا تھا اور تصدیقِ قلبی نہیں کی جو محلِ ایمان وکفر وشک ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آلِ مصطفیٰؐ کا آگ میں داخل ہونا، پس جو سب سے پہلے آگ میں داخل ہوا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور پیچھے حضرت علی علیہ السلام، ان کے پیچھے سے ذریتِ طاہرہؑ اور ان کے پیچھے شیعانِ اہل بیتؑ، پس وہ اطاعت پروردگار میں:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ○ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (واقعه:11)

یعنی: ''اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں۔ وہی اللہ کی بارگاہ کے مقرب ہیں''۔

دشمنانِ محمدؐ وآلِ محمدؐ نے اس وقت معصیت الٰہی کو اختیار اور اطاعتِ الٰہی سے پیچھے ہٹ گئے، اور آگ میں داخل ہونے کے حکم کو قبول نہیں کیا اور حکمِ احکم الحاکمین کا انکار کر دیا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ مصطفیٰؐ کے جنان میں درجات ہیں، دشمنان آلِ اطہارؑ اسفل السافلین ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ مصطفیٰؐ اہل علم، خزانہ علم اور معدن علم ہیں، دشمنانِ محمدؐ وآلِ محمدؐ اہل جہالت اور جہالت کا ٹھکانہ ہیں۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (زمر:9)

یعنی: ''کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہو جائیں گے جو نہیں جانتے ہیں۔ اس بات سے نصیحت صرف صاحبانِ عقل حاصل کرتے ہیں''۔

[٨٦] وَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَحْنُ الَّذِينَ نَعْلَمُ وَ

عَدُوُّنَا الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت ہے: ''ہم ہی جانتے ہیں اور ہمارے دشمن نہیں جانتے ہیں''۔ [1]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوق کو حکم دیا ہے وہ بھی اللہ تبارک کی تاسی میں، ملائکہ کی طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (احزاب:56)

یعنی: ''بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ رسول پر صلوات بھیجتے ہیں تو اے صاحبانِ ایمان تم بھی ان پر صلوات بھیجتے رہو اور سلام کرتے رہو''۔

چنانچہ بیان ہو چکا ہے درود وسلام نہ ہی قبول ہوگا اور نہ ہی اوپر جائے گا جب تک کہ آلِ محمدؐ پر بھی درود وسلام نہ بھیجا جائے۔

[1] المحاسن: ١٦٩، ح ١٣٣؛ بصائر الدرجات: ٧٣، ح ١ و ٥، ٧، ح ٢ و ٣؛ الکافی: ١/ ٢١٢، ح ١ و ٢؛ بحارالانوار: ٢٣/ ١١٩، ح ١؛ تفسیر نورالثقلین: ٣/ ٣٨٠، ٢٥؛ تفسیر فرات: ٣٦٣، ح ٣٩٥؛ مناقب ابن شہرآشوب: ٣/ ١٣ و ٢٣٣؛ تفسیر البیان: ٩/ ١٣؛ مشکوۃ الانوار: ١/ ٢١١، ح ١٣

اعداءِ آلِ محمدؑ پر لعنت کا حکم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کتاب میں آلِ محمدؑ کے دشمنوں پر لعنت کا حکم دیا ہے:

أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (هود:18)

یعنی: ''آگاہ ہو جاؤ کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے''۔

الف لام جنس ہے، دنیا میں اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں ہوسکتا جو فضلِ محمد ﷺ آلِ محمدؑ کا انکار کرتا ہے، جو عہد و میثاق اللہ تبارک وتعالیٰ نے لیا تھا اپنے سارے بندوں سے اس کا انکار کیا، نیز اللہ سبحانہ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (نساء:59)

یعنی: ''اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں''۔

اولی الامر کے بارے میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (مائدۃ:55)

یعنی: ''ایمان والو بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ صاحبانِ ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں''۔

وہ حضرت علیؑ و اہلِ بیت علیؑ میں سے گیارہ امام صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

نیز ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا (الانعام:157)

یعنی: ''اس کے بعد اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے

اور ان سے اعراض کرے''۔

[۸۷] وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ الْآيَاتِ فِي بَاطِنِ الْقُرْآنِ هُمْ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

امام صادق علیہ السلام مروی ہے: قرآن کریم کی باطنی آیات ہم آلِ محمدؑ ہیں۔ (1)

پس جس شخص نے فضلِ محمدؐ و آلِ محمدؑ کو جھٹلایا، ان کی امامت و ولایت کا انکار کیا اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں ہوسکتا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں دشمن آلِ محمدؑ پر لعنت بھیجی ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے رب کے تابع ہے، عترتِ طاہرہؑ رسول اللہ ﷺ کے تابع ہے، اور شیعہ ائمہ اطہارؑ کے تابع ہیں۔

[۸۸] وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَتْ شِيعَتُنَا آخِذِينَ بِحُجْزَتِنَا، وَ جِئْنَا آخِذِينَ بِحُجْزَةِ نَبِيِّنَا، وَ جَاءَ نَبِيُّنَا آخِذاً بِحُجْزَةِ اللهِ، فَإِلَى أَيْنَ مَصِيرُنَا؟ إِلَى الْجَنَّةِ وَاللهِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے:

''جب بروزِ محشر ہمارے شیعہ ہمارے حجزہ کو تھام کر آئیں گے، اور ہم اپنے نبی ﷺ کے حجزہ کو تھا کر آئیں گے، ہمارا نبی ﷺ اللہ سبحانہ کا حجزہ تھام کر تشریف لے کر آئیں گے، تو پھر کہاں جائیں گے؟ اللہ کی قسم کی قسم جنت کی طرف جائیں گے''۔ (2)

[۸۹] وَ قَدْ رُوِيَ: أَنَّ الْحُجْزَةَ النُّورُ.

روایت ہے: ''یعنی حجزہ نور ہے''۔ (3)

---

(1) اس کی تخریج نہیں مل سکی۔

(2) قرب الاسناد: ۱/ ۳۷

(3) معانی الاخبار: 16، حدیث: 9، عیون الاخبار: 1/ 126 باب 12 حدیث: 20، التوحید: 165 باب 23 معنی الحجزۃ، حدیث: 2، تفسیر القمی: 2/ 104 تفسیر آیۃ النور، تفسیر فرات: 283 سورۃ النور؛ المحاسن: ۱۸۲، ح ۱۸۰؛ بحارالانوار: ۶۸/ ۳۰، ح ۶۰ و ۳۱، ح ۶۲ و ۴/ ۲۵، ح ۲؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۸۰، ح ۱۱

[۹۰] وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: اَلْحُجْزَةُ اَلطَّاعَةُ.

ایک اور روایت میں ہے: ''یعنی: حجزہ اطاعت ہے''۔ ①

لغت میں حجزہ کا معنی: (1) کمر پر ازار باندھنے کی جگہ (2) پاجامہ کا کمر بند باندھنے کی جگہ (3) کمر۔ ②

امام علیہ السلام نے اس مقام پر اس لفظ کو مجازاً استعمال کیا ہے، چونکہ اگر کوئی کسی کے ازار بند کو سختی سے پکڑ لیتا ہے تو وہ اس سے الگ نہیں ہوسکتا، پس وہ شخص جہاں بھی جائے یہ اس کے تابع ہی رہے گا۔

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا۔ (بقرہ:256)

یعنی: ''جو شخص بھی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آئے وہ اس کی مضبوط رسّی سے متمسک ہوگیا ہے جس کے ٹوٹنے کا امکان نہیں ہے''۔

نیز ارشادِ باری تعالٰی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (الاحزاب:21)

یعنی: ''مسلمانو! تم میں سے اس کے لئے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ عمل ہے''۔

پس آلِ محمدؑ جو سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی پیروکار ہیں کی سنت حسنہ پر چلتے

---

① عیون الاخبار: 1/ 126 باب 12 والتوحید: 165 باب 23 معنی الحجزۃ

② فی مجمع البحرین: 14/4 مادۃ حجز: الحُجزۃ: بضم الحاء المھملۃ وإسکان الجیم وبالزای: معقد الإزار ثم قیل للإزار: حجزۃ وللمجاورۃ. والجمع حجز مثل غرفۃ وغرف، وقد أستعیر الاخذ بالحجزۃ للتمسک والاعتصام. یعنی تمسکوا واعتصموا بہ یعنی: ازار باندھنے کی جگہ، پھر خود ازار بند کو بھی حجزہ کہا گیا، اس کی جمع حُجز ہے، جیسا کہ غُرفۃ کی جمع غُرف ہے، بعض اوقات: الاخذ بالحجزۃ استعارۃً بھی استعمال ہوا ہے، جس کا مطلب تمسک اور پکڑنا ہے)۔ یہاں پر امام علیہ السلام مجازاً اس لفظ کا استعمال کیا ہے۔)

ہوئے اعداء آلِ محمدؑ پر لعنت کرنا واجب ہے، حالانکہ اس عمل کی بنیاد اللہ سبحانہ نے رکھی ہے اور حکم دیا:

أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ (البقرۃ:159)

''ان پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں''۔

چنانچہ جملہ خبریہ ہے لیکن اس کے معنی حکمی ہیں یعنی: ان پر لعنت کرو جس طرح میں لعنت کر رہا ہوں، چنانچہ ہم بیان کر چکے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (احزاب:56)

یعنی: ''بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ رسول پر صلوات بھیجتے ہیں تو اے صاحبانِ ایمان تم بھی ان پر صلوات بھیجتے رہو اور سلام کرتے رہو''۔

یہاں پر بھی اللہ تبارک وتعالٰی نے حکم دیا ہے صلواۃ بھیجو جس طرح اللہ تعالٰی خود بھیج رہا ہے اور ملائکہ بھیج رہے ہیں، کلامِ حکیم اعدائے اہل بیتؑ پر کئی مقامات پر لعنت رہا ہے اگر کوئی غور کرنے والا ہو۔

[۹۱] وَقَدْ رَوَى اَلْعُلَمَاءُ أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى يَوْماً أَبَا سُفْيَانَ رَاكِباً وَمُعَاوِيَةَ وَأَخَاهُ قَائِداً وَسَائِقاً. فَلَعَنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ اَلرَّاكِبَ وَاَلْقَائِدَ وَالسَّائِقَ.

علماءؒ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز ابو سفیان کو سواری پر معاویہ اور اس کے بھائی کو اس کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے تینوں پر لعنت بھیجی۔ ①

[۹۲] وَرُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَعَنَ يَوْماً آلَ فُلَانٍ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فِيهِمْ فُلَاناً وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

---

① وقعہ صفین: ۲۲۰، قال عبد اللہ بن عباس والولید، الخصال: ۱/ ۱۹۱، باب ثلاثۃ ملعونون حدیث: ۲۶۳؛ بحار الانوار: ۳۳/ ۱۹۰

فَقَالَ: إِنَّ اللُّعْنَةَ لَا تُصِيبُ مُؤْمِناً.

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک روز آلِ فلاں پر لعنت کی۔ آپؐ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ اس قوم میں تو مومنین بھی ہیں، آپؐ نے فرمایا: لعنت مومن تک نہیں پہنچ سکتی۔ ①

[۹۳] وَ قَدْ رُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَنَتَ فِي صَلَاتِهِ بِقَوْلِهِ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَنَمَيْ قُرَيْشٍ... الخ.

روایت ہے امیر المومنینؑ نے نماز کی دعا میں فرمایا: اللهم العن صنمی قریش۔ الخ یعنی: اے میرے اللہ قریش کے دو بتوں پر لعنت بھیجو"۔ ②

[۹۴] وَ اِشْتَهَرَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ مُدَاوِماً عَلَى لَعْنِ مُعَاوِيَةَ.

معاویہ پر ہمیشگی کے ساتھ امیر المومنینؑ کی لعنت بھیجتے رہنا مشہور ہے۔ ③

[۹۵] وَ قَدْ رَوَى الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِ التَّهْذِيبِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَلْعَنُ عَقِيبَ الْفَرَائِضِ أَرْبَعَةً مِنَ الرِّجَالِ وَ أَرْبَعاً مِنَ النِّسَاءِ وَ يُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ.

شیخ ابو جعفر الطوسی رحمہ اللہ نے کتاب التہذیب میں امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امامؑ واجب نمازوں کے بعد چار مرد اور چار عورتوں پر لعنت بھیجتے تھے اور ان کے نام لے کر

① الخصال: ۲/ ۳۹۷، حدیث: ۱۰۵؛ الاحتجاج: ۲/ ۳۱؛ بحارالانوار: ۴۴/ ۷۸

② البلد الامین: ۵۵۱؛ مصباح کفعمی: ۵۵۲؛ بحارالانوار: ۸۵/ ۲۶۰، ح ۵؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۴۰۵، ح ۸

③ ابن ابی الحدید رقمطراز ہیں کہ وكان علی يقنت فی صلاة الفجر وفی صلاة المغرب ويلعن معاوية وعمر والمغيرة والوليد بن عقبة وأبا الاعور والضحاك بن قيس وبسر بن أرطاة وحبيب بن مسلمة وأبا موسى الاشعرى ومروان بن الحكم یعنی: امیر المومنینؑ نماز فجر و مغرب کی دعا میں معاویہ، عمر، مغیرہ، ولید بن عقبہ، ابا اعور، ضحاک بن قیس، بسر بن ارطاۃ، حبیب بن مسلمہ، ابوموسیٰ اشعری اور مروان بن حکم پر لعنت بھیجتے تھے۔ (دیکھیے: شرح نہج البلاغہ: ۴/ ۷۹)

لعنت بھیجتے تھے۔ ①

[۹۶] وَ رَوَى يُونُسُ عَنْ صَبَّاحِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا قَالَ: مَنْ ذَكَرَ فُلَاناً وَ فُلَاناً فَلَعَنَهُمَا كُلَّ غَدَاةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعِينَ حَسَنَةً. وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَ رَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ.

یونس نے صباح بن صبیح سے اس نے زرارہ سے اس نے امام صادق علیہ السلام روایت کی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد میں: مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا "جو شخص بھی نیکی کرے گا اسے دس گنا اجر ملے گا" (الانعام: ۱۶۰) کے بارے میں فرمایا: جو شخص طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان فلاں فلاں کو ذکر کر کے لعنت بھیجے گا اللہ عزوجل اس کے لیے ستر نیکیاں لکھے گا، اور اس کی ستر برائیاں مٹائے گا، اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ ②

[۹۷] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّدُوقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْأَخْبَارِ بِإِسْنَادٍ ذَكَرَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ، وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ. فَدَعَا اِبْنَهُ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! اُعْلُ الْمِنْبَرَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ كَثِيراً وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَاذْكُرْ جَدَّكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ وَقُلْ: لَعَنَ اللّٰهُ وَلَداً عَقَّ أَبَوَيْهِ - ثَلَاثاً -. لَعَنَ اللّٰهُ عَبْداً

① التہذیب: ۲/ ۳۲۱، باب ۱۵، حدیث ۱۶۹؛ الکافی: ۳/ ۳۴۲، باب التعقیب حدیث ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۶۲، ح ۱؛ بحارالانوار: ۳۰/ ۳۹۷، ح ۱۷۰، سمعنا أبا عبد الله وهو يلعن فى دبر كل مكتوبة أربعة من الرجال وأربعاً من النساء: التيمى والعدوى وفعلان ومعاوية ويسميهم، وفلانة وفلانة وهند وأم الحكم أخت معاوية

② تفسیر العیاشی: ۱/ ۳۸۷، ح ۱۳۰؛ بحارالانوار: ۳۰/ ۲۲۲، ح ۹۱؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۵۰۶

أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ. لَعَنَ اللهُ غَنَماً ضَلَّتْ عَنِ الرَّاعِي. وَ انْزِلْ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَ نَزَلَ اِجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالُوا: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! أَنْبِئْنَا. فَقَالَ لَهُمْ: اَلْجَوَابُ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ صَلَّاهَا. فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى اِلَى يَدِيَ الْيُمْنَى فَاجْتَذَبَهَا وَ ضَمَّهَا اِلَى صَدْرِهِ ضَمّاً شَدِيداً ثُمَّ قَالَ [لِي]: يَا عَلِيُّ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: أَنَا وَ أَنْتَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ عَقَّنَا. قُلْ: آمِينَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. [ثُمَّ] قَالَ: وَ أَنَا وَ أَنْتَ مَوْلَيَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ أَبَقَ عَنَّا. قُلْ: آمِينَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. قَالَ: وَ أَنَا وَ أَنْتَ رَاعِيَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ ضَلَّ عَنَّا. قُلْ: آمِينَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ سَمِعْتُ قَائِلَيْنِ يقولون [يَقُولَانِ] مَعِي: آمِينَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! [وَ] مَنِ الْقَائِلَانِ مَعِي آمِينَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ.

محمد بن علی صدوق رحمہ اللہ نے اپنی کتاب معانی الاخبار میں اپنی سند سے روایت نقل کی ہے: "انس بن مالک کہتے ہیں کہ: میں امیر المومنینؑ کے پاس جس مہینے میں مولاؑ کی شہادت ہوئی، یعنی ماہِ رمضان المبارک، آپؑ نے اپنے بیٹے امام حسنؑ کو بلایا اور فرمایا: اے ابا محمد! منبر پر جاؤ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد وثناء کرو، اور اپنے نانا رسول اللہ ﷺ کا اچھے انداز میں ذکر کرو اور کہو: اللہ تبارک وتعالیٰ اس اولاد پر لعنت کرے جو والدین سے عاق ہوجائے۔ تین بار کہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ لعنت کرے اس بندے پر جو اپنے دونوں آقاؤں سے فرار ہوگیا ہو، اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مویشیوں پر جو اپنے چرواہے سے دور ہٹ گئے ہوں، اور اتر جاؤ۔

امام حسنؑ نے اپنا خطبہ مکمل کیا اور منبر سے اتر گئے، لوگ آکر جمع ہو گئے اور کہا: اے فرزند رسولؐ! اس کا مطلب کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جواب امیر المومنینؑ کے پاس ہے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ایک نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ بہت زور سے پکڑا اور اپنے سینہ مبارک ملادیا اور بہت زور سے کیا، پھر مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: میں اور تم اس امت باپ ہیں پس اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو ہم سے عاق ہوجائے، تم کہو: آمین۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر فرمایا: میں اور تم اس امت کے مولا ہیں، پس اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو (غلام) ہم سے فرار ہوجائے، تم کہو: آمین۔ میں نے کہا: آمین۔ آپؐ نے فرمایا: میں اور تم اس امت کے چرواہے ہیں پس اللہ تبارک وتعالیٰ لعنت کرے اس شخص پر جو ہم سے بچھڑ جائے، تم کہو: آمین۔ میں نے کہا: آمین!

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اور آوازیں سنیں جنہوں نے میرے ساتھ آمین کہا تھا، میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! یہ دو کون ہیں جو میرے ساتھ آمین کہہ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ ہیں"۔ [1]

یہ باب اتنا مشہور ہے کہ اس کو پوشیدہ نہیں رکھا جاسکتا کتاب وسنت میں، کہ لسانِ مطہر رسول ﷺ اور اہل بیت اطہارؑ سے لعنت صادر ہوئی، پس اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت اور اس کے حکم بجا آوری واجب ہے، نیز رسول اللہ ﷺ اور ائمہ اطہارؑ کی اتباع واجب ہے۔

[٩٨] قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ. وَ سُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ. وَ سُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ. وَ سُنَّةٌ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "کوئی شخص تب تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک اس

[1] معانی الاخبار: ۱۱۸، ح۱؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۵، ح۴

میں اپنے رب، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اپنے ولیؑ اور اس کی اولادؑ کی سنت نہ ہو"۔ ①

پس یہ حکم دینا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اوامر کی پابندی اور رسولؐ اللہ، وصی رسولؐ اللہ اور آلِ محمدؑ کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ آلِ محمدؑ سے برأت اور ان لعنت بھیجنا ایسے ہی ثابت واجب ہے جس طرح محمدؐ وآلِ محمدؑ پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے"۔

---

① الکافی: ۲/۲۲۱، ح ۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/۱۹۳، ح ۳۰؛ عیون اخبار الرضا: ۱/۲۵۶، ح ۹؛ صفات الشیعہ، ۳۰: ح ۶۱؛ الخصال: ۸۲، ح ۷؛ امالی صدوق: ۳۰۸، ح ۸؛ معانی الاخبار: ۱۸۳، ح ۱؛ تحف العقول: ۳۳۲؛ روضۃ الواعظین: ۳۲۲؛ کشف الغمہ: ۲/۲۹۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۳۲۳، ح ۲۰ و ۹/۳۷، ح ۵؛ التمحیص: ۶۷، ح ۱۵۹؛ بحار الانوار: ۲۳/۳۹، ح ۱۶ و ۶۸/۲۷۰، ح ۵ و ۷۵/۶۸، ح ۲ و ۴۱۷، ح ۷۱ و ۷۸/۳۳۳، ح ۱

محمدؐ وآلِ محمدؑ پر صلوۃ کیسے بھیجی جائے

باقی رہی یہ بحث کی محمدؐ وآلِ محمدؑ پر درود وسلام کس طرح بھیجا جائے تو اس بارے میں بہت سی عبارات مذکور ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا:

[۹۹] مِنْهَا مَا رُوِیَ عَنْهُمْ: إِذَا سَمِعْتُمْ إِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقُولُوا: صَلَوَاتُ اللهِ وَ صَلَوَاتُ مَلَائِكَتِهِ وَ أَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

ان میں سے ایک یہ روایت ہے: جب تم إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الخ سنو تو کہو اللہ کی صلوات، ملائکہ کی صلوات، انبیاء کی صلوات اور پوری کائنات کی صلوات ہوں محمدؐ وآلِ محمدؑ پر اور سلام ہو محمدؐ وآلِ محمدؑ پر، نیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت و برکات ہوں۔ ①

---

① معانی الاخبار: ۳۶۷، ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۹۶، ح ۱؛ تفسیر البرہان: ۴/۴۸۸، ح ۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۰۲، ح ۲۲۵؛ بحار الانوار: ۹۳/۵۵، ح ۲۷؛ اور روایت اس طرح ہے کہ: عن ابن أبي حمزة عن أبيه قال: سألت أبا عبد الله (علیہ السلام) عن قول الله - عز وجل - (أنّ الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليما) فقال: الصلاة من الله - عز وجل - رحمة ومن الملائكة تزكية ومن الناس دعاء. واما قوله - عزّ وجلّ -: (وسلّموا تسليما) فانّه يعني التسليم له فيما ورد عنه. قال: فقلت له: فكيف نصلّي على محمد وآله؟ قال: تقولون: صلوات الله... قال: فقلت: فما ثواب من صلّى على النبي وآله بهذه الصلاة؟ قال: الخروج من الذنوب - والله - كهيئة يوم ولدته أمه۔ یعنی: راوی نے امام صادق علیہ السلام سے: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الخ سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: صلوۃ اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت، ملائکہ کی طرف تزکیہ اور لوگوں کی طرف سے دعا ہے، باقی: وسلّموا تسليما۔ یعنی جو کچھ اس کی طرف سے آیا ہے اس کو تسلیم کرنا۔ راوی نے کہا: ہم محمدؐ وآلِ محمدؑ پر صلوۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا: تم لوگ کہتے ہو: صلوات اللہ۔ راوی نے کہا: اس طرح صلوات بھیجنے کا کیا ثواب ہے؟ آپؑ نے فرمایا: گناہوں سے نکل جانا۔ اللہ کی قسم! جیسے وہ اس دن پیدا ہوا ہے۔

[۱۰۰] وَمِنْهَا مَا تَقَدَّمَ عَقِيبَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ أَنْ يَتْلُوَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ الخ وَيَقُولَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ.

نیز جو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نمازِ فجر و مغرب کے بعد: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الخ کی تلاوت کرنی چاہیے، اور کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ ①

''اے میرے اللہ محمد ﷺ اور اس کی ذریت پر صلوات بھیج''۔

[۱۰۱] وَمِنْهَا مَا جَاءَ عَقِيبَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالظُّهْرِ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ.

نیز وارد ہوا ہے کہ نمازِ صبح و ظہر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ②

[۱۰۲] وَ مِنْهَا عَقِيبَهُمَا أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ صَلَاةَ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَجَمِيعِ خَلْقِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ.

نیز وارد ہے کہ مذکورہ دونوں نمازوں کے بعد یہ صلوات پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَصَلَاةَ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَجَمِيعِ خَلْقِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ ③

---

① ثواب الاعمال: ۱۸۷، ح۱؛ جامع الاخبار: ۶۱؛ تفسیر البرہان: ۴/۴۸۸، ح۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۰۲، ح۲۲۱؛ بحارالانوار: ۸۶/۹۵، ح۳ و ۹۴/۵۸، ح۳۸

② مصباح المتہجد: ۳۶۸، ح ۱۰۸؛ مصباح الکفعمی: ۶۵؛ مستدرک الوسائل: ۵/۹۶، ح۵؛ بحارالانوار: ۸۹/۳۶۳

③ مصباح المتہجد: ۳۶۸؛ بحارالانوار: ۸۹/۳۳۳، ح۶ و ۹۰/۶۵؛ مستدرک الوسائل: ۶/۹۵، ح۱؛ جمال الاسبوع: ۴۲۰۔ اور اس میں سنداً اس طرح روایت ہے کہ: عن أبي عبد الله قال سمعته يقول: ما من عمل يوم الجمعة أفضل من الصلاة على محمد وعلى آل محمد ولو مائة مرة ومرة قال: قلت: كيف أصلي عليهم، قال: يقول: اللهم اجعل صلواتك وصلوات ملائكتك وأنبيائك ورسلك وجميع خلقك على محمد وأهل بيت محمد عليهم السلام

''اے میرے اللہ اپنی صلوۃ، ملائکہ و انبیاءؑ، رُسُلؑ، اور اپنی پوری مخلوق کی صلوۃ بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر نازل فرما''۔

[۱۰۳] وَ مِنْهَا مَا جَاءَ عَقِيبَ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَارْفَعْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، اَلَّذِينَ أَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً. أَلْفَ مَرَّةٍ إِنْ قَدَرَ وَإِلَّا فَمِائَةَ مَرَّةٍ.

نیز بروزِ جمعہ نمازِ عصر کے بعد یہ صلوٰۃ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ، وَ ارْفَعْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ، اَلَّذِينَ أَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً

''اے میرے اللہ صلوۃ بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، برکت بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، رحم فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، محمدؐ و آلِ محمدؐ کے درجات بلند فرما، جن سے تم رجس کو دور رکھا ہے، اور ان کو ایسا طاہر و مطہر رکھا جیسا طاہر مطہر رکھنے کا حق تھا''۔

یہ درود ہو سکے تو ہزار بار پڑھے نہیں تو سو بار پڑھے۔ ①

[۱۰۴] وَ مِنْهَا مَا جَاءَ عَقِيبَ عَصْرِ الْجُمُعَةِ أَنْ يَقُولَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ، وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ، وَ السَّلَامُ

راوی کہتا ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: جمعہ کے روز محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوۃ بھیجنے سے زیادہ افضل کوئی عبادت نہیں ہے، خواہ وہ ایک سو ایک بار ہی ہو، میں نے کہا: میں کس طرح صلوۃ بھیجوں؟ آپؑ نے فرمایا: اے میرے اللہ اپنی صلوۃ، ملائکہ و انبیاءؑ، رُسُلؑ، اور اپنی پوری مخلوق کی صلوۃ بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر نازل فرما، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکات نازل فرما۔

① مصباح المتہجد: ۳۸۶؛ جمال الاسبوع: ۴۳۶

عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

نیز یوم جمعہ کے عصر کے وقت سات بار پڑھنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ، وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

"اے میرے اللہ افضل ترین صلوۃ بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ میں سے ان اوصیاء پر جن پر تو راضی ہے، نیز ان پر اپنی افضل ترین برکتیں نازل فرما، ان پر سلام ہو، ان کے ارواح و اجساد مطہرہ پر سلام ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت و برکات ہوں۔ [1]

[۱۰۵] وَمِنْهَا مَا رُوِيَ أَنَّهُ يُقَالُ مِائَةَ مَرَّةٍ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُومِينَ بِأَفْضَلِ صَلَاتِكَ، وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

روایت ہے کہ سو بار کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُومِينَ بِأَفْضَلِ صَلَاتِكَ، وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

"اے میرے اللہ صلوات بھیج محمدؐ و اہل بیت محمدؐ پر جو معصوم ائمہ ہیں ایسی

---

[1] مصباح المتہجد: ۳۸۶، ح ۱۲۳؛ الکافی: ۳/۴۲۹، ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۹، ح ۶۸؛ المحاسن: ۱/۵۹، ح ۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۹۷، ح ۲؛ ثواب الاعمال: ۱۵۹، ح ۱؛ الامالی صدوق: ۳۸۳، ح ۱۶؛ امالی طوسی: ۴۴۰، ح ۴۳؛ روضۃ الواعظین: ۳۲۳؛ جمال الاسبوع: ۴۴۵؛ مستطرفات السرائر: ۵۷۷؛ ذکریٰ الشیعہ: ۴/۱۵۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/۹۳، ح ۵؛ المہذب: ۱/۱۰۳؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۷، ح ۷ و ۸۶/۷۹، ح ۴۲ و ۹۰/۹۲، ح ۵ و ۹۴، ح ۸

صلوات بھیج جو تمہاری افضل ترین صلوات ہیں، اور ان پر اپنی افضل ترین برکات نازل فرما، سلام ہو ان کی ارواح و اجسادِ مطہرہ پر، اللہ کی رحمت و برکات ہوں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر"۔ [1]

[۱۰۶] وَمِنْهَا مَا رَوَاهُ أَبُو الصَّبَّاحِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ شَيْئاً يَقِي اللهُ بِهِ وَجْهَكَ عَنْ حَرِّ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: قُلْ بَعْدَ الْفَجْرِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، يَقِي اللهُ بِهِ وَجْهَكَ عَنْ حَرِّ جَهَنَّمَ.

ابو صباحؒ [2] نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

أَلَا أُعَلِّمُكَ شَيْئاً يَقِي اللهُ بِهِ وَجْهَكَ عَنْ حَرِّ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: قُلْ بَعْدَ الْفَجْرِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، يَقِي اللهُ بِهِ وَجْهَكَ عَنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

"کیا تمہیں ایسی چیز نہیں بتاؤں، جس کے سبب تم جہنم کی آگ سے بچ جاؤ؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: فجر کے بعد کہو: اے میرے اللہ صلوۃ و سلام بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، سو دفعہ کہو، اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تم کو جہنم کی گرمی سے بچا لے گا"۔ [3]

[۱۰۷] وَمِنْهَا مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّدُوقُ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَجَدْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ - يَعْنِي كُتُبَ اللهِ الْمُنْزَلَةَ -: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ، وَمَنْ قَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَتَبَ

---

[1] فقہ الرضاؑ: ۱۲۸؛ مصباح المتہجد: ۳۹۴؛ بحار الانوار: ۹۰/۹۳، ح ۹؛ جمال الاسبوع: ۴۴۷

[2] الصباح بن سیابہ کوفی ہیں اور امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ (دیکھیے: رجال البرقی: ۳۸؛ رجال الشیخ: ۲۱۹، رقم ۲۰)

[3] ثواب الاعمال: ۱۸۶، ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۷۹، ۴، ح ۱۳؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۳۵، ح ۱۶ و ۹۴/۵۸، ح ۳۶

اللهُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ.

شیخ صدوقؒ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قَالَ: وَجَدْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ - يَعْنِي كُتُبَ اللهِ الْمُنْزَلَةَ -: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ، وَمَنْ قَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ

''امامؑ نے فرمایا: میں بعض کتب میں پایا ہے، یعنی آسمانی کتب میں کہ جو شخص محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوۃ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو کہتا ہے: صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ یعنی: اللہ تعالیٰ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوۃ بھیجے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس شخص کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے''۔ [1]

[۱۰۸] وَ مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: تُسْتَحَبُّ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَآلِهِمَا.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: آپؑ نے فرمایا: محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوۃ بھیجنا مستحب ہے۔ [2]

[۱۰۹] وَ مِنْهَا مَا رَوَى الصَّدُوقُ أَيْضاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ قَضَى اللهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، ثَلَاثُونَ مِنْهَا لِلدُّنْيَا [وَسَبْعُونَ مِنْهَا لِلْآخِرَةِ].

شیخ صدوقؒ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے:

مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ قَضَى اللهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، ثَلَاثُونَ مِنْهَا لِلدُّنْيَا [وَ سَبْعُونَ مِنْهَا

---

[1] ثواب الاعمال: ۱۸۶، ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۹۵، ح۱۳؛ بحارالانوار: ۹۳/ ۵۸، ح۳۷

[2] تفسیر امام عسکریؑ: ۳۶۳؛ تاویل الآیات: ۱/ ۷۵؛ بحارالانوار: ۸۵/ ۲۸۵

لِلْآخِرَةِ]

''جس کسی نے بھی دن میں سو بار کہا: ربّ صلّ علی محمّد وأهل بيته یعنی: ''اے میرے محمدؐ! اور اس کی اہل بیتؑ پر صلوۃ بھیج''۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کی سو ضروریات پوری فرمائے گا، جن میں تیس دنیا میں اور ستر آخرت میں پوری ہوں گی۔ [1]

ائمہ اطہار علیہم السلام سے مروی ہے کہ صلوٰۃ بلند آواز سے ہونی چاہیے۔

[۱۱۰] رَوَى عَبْدُ اللهِ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ.

عبداللہ بن سنان نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ

''امام صادق علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: میرے اوپر بلند آواز سے صلوات پڑھو؛ کیوں کہ اس سے نفاق ختم ہوتا ہے''۔ [2]

نیز آلِ محمدؐ پر بھی بلند آواز سے ہی صلوۃ پڑھنی چاہیے؛ کیوں کہ صلوات میں وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہیں۔

بہرحال یہ بحرِ بیکراں اور راہِ نا تمام ہے، اس کا احاطہ سوائے اللہ ربُّ العزت اور راسخون فی العلم کے کوئی نہیں کرسکتا، وہ ہستیاں جو علم رب العالمین کا خزانہ اور حکمتِ الٰہی کے ابواب، ترجمانِ وحی ہیں۔

---

[1] الکافی: ۲/ ۴۹۳، ح۹؛ ثواب الاعمال: ۱۹۰، ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۸۷، ح۴؛ بحارالانوار: ۹۴/ ۵۹، ح۴۰

[2] الکافی: ۲/ ۴۹۳، ح۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۹۲، ح۱؛ ثواب الاعمال: ۱۹۰، ح۱؛ بحارالانوار: ۹۴/ ۵۰، ح۱۴؛ مکارم الاخلاق: ۳۱۲

[۱۱۱] وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ مَوْلَانَا أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَوْماً يُصَلِّي فَسَقَطَ طَرَفُ رِدَائِهِ عَنْ كَتِفِهِ فَلَمْ يُسَوِّهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَلَا عَدَّلْتَ رِدَاءَكَ، فَقَالَ لَهُ: يَا هَذَا! أَتَدْرِي بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كُنْتُ وَاقِفاً، إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَبْدِ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا مَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِيهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: إِذاً هَلَكْنَا. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَلَّا إِنَّ اللهَ مُتَمِّمٌ لَكُمْ ذٰلِكَ بِالنَّوَافِلِ.

روایت ہے کہ امام ابوالحسن علی بن حسین علیہما السلام نماز پڑھ رہے تھے اور آپؑ کے کندھے سے چادر کھسک گئی، آپؑ نے چادر سیدھی نہیں کی یہاں تک کہ نماز مکمل کرلی۔ کسی نے کہا: مولاؑ آپؑ نے اپنی چادر ٹھیک کیوں نہیں کی؟ تو آپؑ نے فرمایا:

یعنی: ”تم جانتے ہو میں کس کے سامنے کھڑا تھا؟ اللہ سبحانہ اس بندے کی نماز قبول نہیں فرماتا جو نماز میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو، اس بندے نے کہا: مطلب ہم تو ہلاک ہوگئے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرض نماز کی کمی وکوتاہیوں کو پورا کرنے کے لیے نوافل قرار دیے ہیں“۔ [۱]

پس معلوم ہوا کہ نوافل یومیہ نمازوں میں ہونے والی کوتاہیوں کے سدِ باب کے لیے ہیں، پس اگر کوئی کمی وکوتاہی رہ جائے تو وہ نوافل سے جبران ہوجاتی ہے۔

[۱۱۲] وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ اللهَ يَسْتَحِي أَنْ يَقْبَلَ مِنَ الْعَبْدِ أَقَلَّ مِنْ ثُلُثِ عَمَلِهِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: ”اللہ سبحانہ کو حیاء آتی ہے کہ وہ اپنے بندے کے عمل کو

[۱] علل الشرائع: ۲۳۱ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۱، ح۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۷۸، ح۶؛ مستدرک الوسائل: ۳/۵۶،۲ و ۳/۱۰۳، ح۲۹؛ الخصال: ۵۱۷، ح۴؛ بحارالانوار: ۴۶/۶۶، ح ۲۸؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۵۸

ایک تہائی سے کم قبول کرے“۔ [۱]

لہٰذا نوافل کی تعداد فرائض سے دوگنی ہے، چنانچہ واجب روزے رمضان المبارک کے تیس ہیں، سنت موکدہ روزے ماہ شعبان اور ہر ماہ کے تین دن ہوتے ہیں، پس دس ماہ کے تین دنوں کے روزوں کو دس سے ضرب دیں گے تو وہ بھی تیس بنیں گے، یہاں پر بھی مستحب روزوں کی تعداد واجب کی بہ نسبت دوگنی ہے؛ پس جب مومن فرائض پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ نوافل انجام دے تو اس کی نماز تمام ہوجاتی ہے، اور پھر ہر نماز کے بعد محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوٰۃ پڑھے تو تقریباً اور بھی دگنا ثواب حاصل کرلیتا ہے۔

[۱] اس کی تخریج نہیں مل سکی ہے۔

جو شخص آلِ اطہارؑ پر کسی اور کو فضیلت دیتا ہے تو اس کے دل میں معرفت آلِ محمدؑ کی جگہ نہیں رہتی

ساری تعریفیں ہیں اس اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے جس نے ہمارے اوپر حضرت محمد مصطفی ﷺ اور ذریتِ طاہرہؑ کے ذریعے سے احسان فرمایا، ان کی معرفت نصیب فرمائی، نیز جو ربُّ العزت نے ان کو عزت ومقام عطا فرمایا اس سے شناسائی عطا فرمائی، وہ مناقب وفضائل عطا فرمائے جن میں ان کے ساتھ کوئی اور مخلوق شریک نہیں ہے؛ کیوں کہ دنیا میں کسی کو بھی ان کے ساتھ قیاس نہیں کیا جاسکتا، نہ ہی کوئی ان سے افضل ہے اور نہ ہی برابری کرسکتا ہے، اگر کوئی کسی کو بھی ان سے افضل مانتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہرگز اس مقام کی معرفت عطا نہیں فرماتا جس مقام سے حضرت محمد ﷺ اور آلِ محمد علیہم السلام کو خاص فرمایا ہے۔

[۱۱۳] يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
يَا عَلِيُّ! مَا عَرَفَ اللهَ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ، وَمَا عَرَفَنِي إِلَّا اللهُ وَأَنْتَ، وَمَا عَرَفَكَ إِلَّا اللهُ وَأَنَا.

اس پر قول نبی اکرم ﷺ دلیل ہے:
يَا عَلِيُّ! مَا عَرَفَ اللهَ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ، وَمَا عَرَفَنِي إِلَّا اللهُ وَأَنْتَ، وَمَا عَرَفَكَ إِلَّا اللهُ وَأَنَا
"اے علیؑ! اللہ کو نہیں پہچانا مگر میں نے اور تم نے، مجھے نہیں پہچانا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اور تم نے، تم کو نہیں پہچانا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اور میں نے"۔ ①

① مختصر البصائر: ۳۳۶؛ تاویل الآیات: ۱/ ۱۳۵ و ۲۲۷؛ مدینۃ المعاجز: ۲/ ۴۳۹؛ مشارق انوار الیقین: ۱۱۲؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/ ۶۰

ذریتِ طاہرہؑ کا بھی وہی حکم ہے رسول اللہ ﷺ اور امیر المومنینؑ کا ہے، چنانچہ اس کی وجہ ہم بیان کرچکے ہیں، پس آلِ محمدؑ کی معرفت حقیقی بھی اللہ سبحانہ ہی جانتا ہے۔

[۱۱۴] وَلَمَّا سَأَلَتِ الْمَلَائِكَةُ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُرِجَ بِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا مَلَائِكَةَ رَبِّي أَتَعْرِفُونَنَا حَقَّ مَعْرِفَتِنَا قَالُوا فَلِمَ لَا نَعْرِفُكُمْ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنْتُمْ أَوَّلُ خَلْقٍ خَلَقَهُ اللهُ خَلَقَكُمْ أَشْبَاحَ نُورٍ مِنْ نُورِهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَعَلَ لَكُمْ مَقَاعِدَ فِي مَلَكُوتِهِ بِتَسْبِيحٍ وَتَهْلِيلٍ وَتَكْبِيرٍ وَتَقْدِيسٍ وَتَمْجِيدٍ ثُمَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَلَمَّا خُلِقْنَا كُنَّا نَمُرُّ بِأَرْوَاحِكُمْ فَنُسَبِّحُ بِتَسْبِيحِكُمْ وَنُحَمِّدُ بِتَحْمِيدِكُمْ وَنُهَلِّلُ بِتَهْلِيلِكُمْ وَنُكَبِّرُ بِتَكْبِيرِكُمْ وَنُقَدِّسُ بِتَقْدِيسِكُمْ وَنُمَجِّدُ بِتَمْجِيدِكُمْ فَمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَإِلَيْكُمْ وَمَا صَعِدَ إِلَى اللهِ فَمِنْ عِنْدِكُمْ أَقْرِأْ عَلِيّاً مِنَّا السَّلَامَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

رسول اللہ ﷺ جب معراج پر تشریف لے کر گئے تو وہاں پر ملائکہ نے امیر المومنینؑ کے بارے میں سوال کیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"اے میرے ربّ کے فرشتو! کیا تم لوگوں کے پاس ہماری حقیقی معرفت ہے؟۔ انھوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! ہم آپ کو کس طرح نہ جانتے ہوں، آپؐ ہی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی پہلی مخلوق ہیں، اپنے نور سے نور کے سائے کی مانند خلق فرمایا، آپؐ کو اپنی ملکوت میں جگہ عنایت فرمائی، آپؐ نے تسبیح وتہلیل، تکبیر وتقدیس اور تمجید فرمائی، بعدازاں ملائکہ خلق ہوئے، جب ہم خلق ہوئے تو ہم آپ کی ارواح کے چکر لگایا کرتے، آپ کی تسبیح سن کر ہم نے تسبیح کی، آپ سے حمد سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، آپ کی تہلیل سے ہم نے تہلیل سیکھی، آپ سے تکبیر سن کر تکبیر کہا، آپ سے تقدیس سنی اور پھر ہم نے کی، آپ سے تمجید سنی اور ہم نے کی، پس جو کچھ

اللہ سبحانہ سے نازل ہوا (نعمتیں) وہ آپ کے لیے تھیں، اور جو کچھ اللہ سبحانہ کے پاس گیا (اعمال صالحہ میں) وہ آپ سے گیا، علیؑ کو ہماری طرف سلام کہیے گا"۔ [1]

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

جان لو کہ ملائکہ نے جو کچھ کہا: وہ انھوں نے وہی کہا جہاں تک ان کی معرفت تھی اور جو کچھ وہ فضلِ حضرت محمد ﷺ اور آلِ اطہارؑ میں سے جانتے تھے وہ انھوں نے بیان کیا، لیکن جو وہ نہیں جانتے اس کی بہ نسبت ان کا جاننا بہت کم ہے۔

[۱۱۵] يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: اِنَّ أَمْرَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ، لَا يَحْتَمِلُهُ اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ.

اس کی دلیل آلِ محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ قول ہے:

"ہمارا امر مشکل سے مشکل تر ہے؛ اس کو نہیں سمجھ سکتا سوائے مقرب فرشتے کے یا نبی مرسلؑ کے یا اس مومن کے جس کے دل کا امتحان ایمان کے لیے اللہ سبحانہ نے لے لیا ہو"۔ [2]

مذکورہ حدیث کفایت شعار کے لیے کافی، عقلمند کے لیے اشارہ ہے، اس حدیث کو نہیں سمجھتا مگر وہ شخص جو عقل رکھتا ہے۔

ہر وہ شئے جو اللہ سبحانہ نے خلق فرمائی ہے وہ محمدؐ وآلِ محمدؑ کا ذکر کرتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

[1] تاویل الآیات: ۲/۸۷۳؛ تفسیر فرات: ۳۷۲؛ بحارالانوار: ۱۵/۸، ح۸ و ۴۰/۵۶؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۹۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۵۲۵

[2] بصائر الدرجات: ۳۶، باب ۱۱؛ الخصال: ۶۲۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۲/۲۹۶، ح ۲۲؛ معانی الاخبار: ۴۰۷، ح۸۳؛ عیون الحکم والمواعظ: ۱۳۳، حدیث ۳۲۰۲؛ الخرائج والجرائح: ۲/۷۹۳، ح ۲؛ مختصر البصائر: ۲۸۱، ح۳ و۲۹۹، ح۲ و۳۳۶، ح۱۰ و۳۳۷، ح۱۲ و۳۳۱، ح۲۰؛ بحارالانوار: ۲/۷۱، ح۳۰ و۱۸۳، ح۲ و۱۸۵، ح۷ و۲۶/۲۷۳، ح۱۶

وَ اِنْ مِن شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ (اسراء:44)

یعنی: "اور (جملہ کائنات میں) کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح (کی کیفیت) کو سمجھ نہیں سکتے"۔

نیز ارشاد ہے: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (حشر/1، صف/2)

"جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتے ہیں"۔

بہت سے مقامات پر ایسی آیات موجود ہیں کلامِ مجید۔ پس معلوم ہوا کہ ہر شئے اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتی ہے، وہ حقیقتاً نہ کہ مجازاً، جیسا کہ بعض متکلمین [1] نے کہا ہے، اور آیہ مبارکہ کی یہ تاویل کی ہے: ہر مخلوق اپنے وجود سے اپنے خالق کا پتہ دیتی ہے، نہ یہ کہ وہ حقیقی تسبیح کرتے ہیں۔

اس قول کا بطلان آیہ مبارکہ کے اس جملے سے واضح ہوجاتا ہے:

وَلٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ (اسراء:44)

"لیکن تم ان کی تسبیح (کی کیفیت) کو سمجھ نہیں سکتے"۔

اگر یہ تاویل صحیح ہوتی تو یہ بات ہر عاقل سمجھ سکتا ہے۔

امام حسین بن علی علیہما السلام نے ایک حدیث میں بیان فرمایا کہ ہر صنف کی تسبیح دوسرے صنف کی تسبیح سے الگ ہوتی ہے، تو امامؑ کی یہ حدیث بھی ہماری دعویٰ پر ایک دلیل شمار ہوگی، پس معلوم ہوا کہ ہر وہ شئے جو اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتی ہے تو وہ بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آلِ مصطفیٰ کی تعلیمات ہیں۔

[۱۱۶] رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَقُولُ فِيهِ الرَّسُولُ: ثُمَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَهَلَّلْنَا فَهَلَّلَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَكَبَّرْنَا فَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ، فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَعْلِيمِي وَتَعْلِيمِ عَلِيٍّ،

[1] دیکھیے: تفسیر فخر الدین رازی: ۲۰/۲۱۸؛ تفسیر الکشاف زمخشری: ۳/۵۵۲؛ البحر المحیط ابن حیان: ۷/۵۳

وَ كَانَ ذٰلِكَ فِي عِلْمِ اللهِ السَّابِقِ أَنْ تَتَعَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ مِنَّا التَّسْبِيحَ وَ التَّهْلِيلَ وَ التَّكْبِيرَ، وَكُلُّ مَنْ سَبَّحَ اللهَ وَ كَبَّرَهُ وَ هَلَّلَهُ فَبِتَعْلِيمِي وَتَعْلِيمِ عَلِيٍّ...إِلَى آخِرِهِ.

حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے طویل روایت بیان کی ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پھر اللہ سبحانہ نے ملائکہ کو خلق فرمایا ہم نے تسبیح کی پس ملائکہ نے تسبیح کی، ہم نے تہلیل کی پس ملائکہ نے تہلیل کی، ہم نے تکبیر کی پس ملائکہ نے تکبیر کی، وہ سب میری اور علیؑ کی تعلیم تھی، اور یہ سب پہلے سے ہی اللہ سبحانہ کے علم میں تھا کہ ملائکہ ہم سے تسبیح، تہلیل وتکبیر سیکھیں گے، ہر وہ جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح وتکبیر اور تہلیل کی وہ سب میری اور علیؑ کی تعلیمات ہیں— حدیث کے آخر تک۔ ①

پس قرآنِ کریم سے ثابت ہے کہ ہر چیز اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتی ہے، اور حدیث سے ثابت ہے کہ ان کو تسبیح کی تعلیم حضرت محمد ﷺ اور علیؑ نے دی ہے۔ نیز ہم گذشتہ ابحاث میں ثابت کر چکے ہیں کہ جہاں بھی اللہ سبحانہ کا ذکر ہوگا وہاں پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بھی ذکر ہوتا ہے، آپ کا نام کبھی اللہ سبحانہ کے نام سے الگ نہیں ہوتا۔

نیز ہم نے یہ بھی ثابت کیا کہ آلِ محمدؑ رسول اللہ ﷺ کے ذکر کے ساتھ ہوتا ہے، اگر کسی عمل میں آلِ محمدؑ کا ذکر نہ ہو تو وہ عمل قبول ہی نہیں ہوتا، بلکہ صلوۃ حضرت نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کی آلِ اطہارؑ پر بھیجنی چاہیے، پس معلوم ہوا کہ ہر شے جس کو اللہ رب العالمین نے خلق فرمایا ہے وہ محمدؐ و آلِ محمدؑ کا ذکر کرتی ہے۔

وہ مطالب جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آلِ محمدؑ اولی العزم سے افضل ہیں

[۱۱۷] أَنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَكَى اللهُ - سُبْحَانَهُ -

① تاویل الآیات: ۲/ ۵۰۲، ح ۲۰؛ ارشاد القلوب: ۲/ ۴۰۴؛ مشارق انوار الیقین: ۴۰؛ بحار الانوار: ۲۴/ ۸۹، ح ۴ و ۲۵/ ۲۴، ح ۴۲ و ۲۶/ ۳۳۵، ح ۱۸ و ۳۵/ ۲۹، ح ۲۵

عَنْهُ فَقَالَ: وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَلَا يَتَّقُونَ إِلَى قَوْلِهِ: فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ فَحَكَى خَوْفَهُ مِنَ الْقَتْلِ وَ التَّكْذِيبِ، وَ اعْتِذَارَهُ بِضِيقِ صَدْرِهِ وَ عَدَمِ انْطِلَاقِ لِسَانِهِ، وَإِرَادَتَهُ أَنْ يَكُونَ الْمُرْسَلُ هَارُونَ.

اللہ سبحانہ نے حضرت موسیٰؑ بن عمران کی حکایت نقل فرمائی:

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ۝ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ۝ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ۝ (شعراء:10-14)

"اور (وہ واقعہ یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے موسیٰؑ کو ندا دی کہ تم ظالموں کی قوم کے پاس جاؤ۔ (یعنی) قوم فرعون کے پاس، کیا وہ (اللہ سے) نہیں ڈرتے۔ موسیٰؑ نے عرض کیا: اے رب! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے اور (ایسے ناسازگار ماحول میں) میرا سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور میری زبان (روانی سے) نہیں چلتی سو ہارونؑ کی طرف (بھی جبرائیلؑ کو وحی کے ساتھ) بھیج دے (تاکہ وہ میرا معاون بن جائے) اور ان کا میرے اوپر (قبطی کو مار ڈالنے کا) ایک الزام بھی ہے سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے"۔

قرآنِ کریم بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو جھٹلانے اور قتل کا خوف تھا، نیز عذر خواہی کی کہ میرا سینہ تنگ اور زبان میں لکنت ہے، اس نے چاہا کہ حضرت ہارونؑ ان کے ساتھ ہوں۔

چنانچہ امیر المومنینؑ کو جب رسولِ اعظم ﷺ نے حکم دیا:

یا علیؑ! قریش رات کے وقت مجھ پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں، اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں، کیا تم میرے بستر پر سوجاؤ گے اور اپنی جان کی قربانی دو گے؟

امام علیؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! آپؐ سلامت رہیں گے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

امیر المومنینؑ یہ سن کر خوش ہوئے اور کہا: جی یارسولؐ اللہ! میں جاؤں گا آپؐ کے بستر پر۔ ①

امام علی علیہ السلام نہ دشمن سے ڈرے اور نہ ہی قتل ہونے سے، اور نہ ہی کوئی عذر خواہی کی، نہ توقف کیا اور نہ ہی تردّد، نہ ہی نبی اکرم ﷺ کو مشورہ دیا کہ کسی اور کو بستر پر لٹائیں، بلکہ اپنی جان قربانی کے لیے پیش کردی، رضائے الٰہی کے حصول میں اپنی جان لگادی، تنہائی میں اپنے رب کے سوا کسی کا ساتھ نہیں مانگا، نہ ہی دشمن سے بچاؤ کے لیے کسی غیر کا سہارا لیا، نہ ہی یہ کہا کہ کوئی ساتھی مل جائے تو میرا زوربازو بنے دشمنوں کے سامنے، نہیں کچھ نہیں مانگا بلکہ اپنے رب اور اس کے رسول ﷺ سے راضی ہوگیا اور اس کی قضاء وقدر کو تسلیم کرلیا۔

[۱۱۸] وَ قَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ: أَنَّ اللهَ - سُبْحَانَهُ - قَالَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِجَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِنِّي قَدْ آخَيْتُ بَيْنَكُمَا وَ جَعَلْتُ عُمُرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنَ الْآخَرِ فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ أَخَاهُ بِتِلْكَ الزِّيَادَةِ؛ فَسَكَتَا. فَقَالَ - سُبْحَانَهُ -: اِهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ فَاحْفَظَا عَلِيّاً حَتَّى يُصْبِحَ فَإِنَّهُ وَقَى مُحَمَّداً رَسُولِي بِنَفْسِهِ وَفَدَاهُ بِمُهْجَتِهِ.

حدیث میں آیا ہے: یعنی: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے کہا: میں تم دونوں کو بھائی بنایا ہے اور تم میں سے ایک عمر دوسرے سے زیادہ قرار دی ہے، تم دونوں میں سے کون ہے جو وہ زیادتی اپنے بھائی کو دے دے؟ دونوں خاموش ہوگئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: دونوں زمین پر جاؤ اور علیؑ کی حفاظت کرو صبح تک؛ کیوں کہ اس نے

① امالی طوسی: ۴۶۹، المجلس ۱۶، حدیث ۳۷؛ تاویل الآیات: ۹۵؛ سورۃ بقرہ، سعد السعود: ۲۱۶، شواہد التنزیل للحسکانی: ۱/۱۲۳؛ سورۃ بقرہ، الصراط المستقیم: ۱/۱۷۴؛ الفصل السادس فی مبیت علی علی فراش النبی، الفضائل: ۹۴؛ کشف الغمہ: ۱/۳۰۹؛ فی بیان ما نزل من القرآن فی شانہ، المناقب: ۲/۶۴ فی المسابقۃ الی الھجرۃ، بحارالانوار: ۱۹/۶۰، ح ۱۸

میرے رسول محمدؐ پر اپنی جان کی بازی لگا کر حفاظت کی ہے''۔ ①

[۱۱۹] وَ لَمَّا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ صَبْرُكَ - يَا أَبَا الْحَسَنِ - إِذَا فَعَلَتْ بِكَ قُرَيْشٌ كَذَا وَ كَذَا. وَ عَدَّ عَلَيْهِ مَا يُلَاقِي بَعْدَهُ مِنْ كَيْدِهِمْ وَ شَرِّهِمْ وَ مَكْرِهِمْ وَظُلْمِهِمْ إِيَّاهُ وَ غَصْبِهِمْ حَقَّهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَعَ سَلَامَةٍ فِي دِينِي، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَعَ سَلَامَةٍ فِي دِينِكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيْسَ هٰذَا مِنْ مَوَاطِنِ الصَّبْرِ وَ الْبَلْوَى، بَلْ مِنْ مَوَاطِنِ الرِّضَا وَ الْبُشْرَى.

جب رسول اللہ ﷺ نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا: یعنی: اے ابا الحسنؑ جب قریش تمہارے ساتھ فلاں فلاں بدسلوکی کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی شہادت کے بعد کی خبریں بیان فرمائیں اس میں قریش کی شر ومکر اور ان کے ظلم وستم نیز غصبِ حق کو ذکر فرمایا اور پوچھا کہ پھر تم کیسے صبر وگے؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! میرا دین سلامت ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا دین سلامت رہے گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! یہ صبر ومصیبت کی جگہ نہیں ہے، بلکہ رضا وخوشی کا مقام ہے''۔ ①

دیکھو! اللہ تمہارے اوپر رحم کرے۔ امام عالی مقامؑ کی جلالت قدر اور بلندی مقام

① تاویل الآیات: ۱/۸۹، ح ۷۶؛ العمدۃ: ۲۴۰، ح ۳۶۷؛ الطرائف: ۱/۵۲، ح ۲۷؛ سعد السعود: ۳۲۰؛ کشف الغمہ: ۱/۳۱۰؛ امالی طوسی: ۴۶۵؛ بحارالانوار: ۱۹/ ۶۴ و ۸۶ و ۳۶/ ۴۰، ح ۲؛ تفسیر ثعلبی: ۲/۱۲۵؛ نہج الایمان: ۳۰۶؛ شواہد التنزیل: ۱/۹۶، ح ۱۳۳؛ اسد الغابہ: ۳/۶۰۰

② تفسیر فرات: ۱۱۵، ح ۲۷۷؛ نہج البلاغہ: ۲/۶۴؛ خطبہ ۱۵۱؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۲۴۳، ح ۳۸؛ بحارالانوار: ۲۸/۸۰، ح ۳۹ و ۴۱/۷، ح ۸ و ۷۲/۱۳۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۱۴۸، ح ۶؛ مجمع الزوائد ہیثمی: ۹/۱۳۸؛ امالی صدوق: ۹۳، مجلس ۲۰، ح ۳؛ عیون اخبار الرضا: ۱/۲۹۷، ح ۵۳؛ تفسیر عسکری: ۴۰۸؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۴۵

اپنے خالق کی بارگاہ میں کیا ہے، نیز امامؑ کا قدر وقضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم ہے، رسول ﷺ صادق جو اپنی خواہشات سے بات نہیں کرتا بلکہ وہ جو بولتا ہے وہ وحی ہوتی ہے، آپؐ نے جو خبر دی اس سے امامؑ پریشان نہیں ہوا۔

امام علیہ السلام نے اپنا خمس، اپنا حق اپنی بیوی سلام اللہ علیہا کا حق، خلافت، اور وہ منصب جو اللہ سبحانہ نے امامؑ کے لیے قرار دیا تھا اور اس کے غیر پر حرام قرار دیا تھا۔

نیز سیدہ نساء العالمین پر زدوکوب، محسنؑ کا اسقاط، بعدازاں اسی صدمے سے بی بیؑ کی شہادت، حالانکہ سیدہؑ قید تنہائی، حال دل چھپائے رہیں، اور سخت ناراض حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔

پھر امت نے خود امام علیؑ کو قتل کیا اور آپؑ کی ریش مبارک خون رنگین ہوگئی، آگے چل کر امام علی علیہ السلام کے دونوں بیٹے جو عرشِ الٰہی کے زینت تھے کو شہید کردیا، لیکن سلسلہ یہاں تک نہیں رکا بلکہ مستورات کو قیدی بنایا، بچے، مرد، خاندان کے باقی افراد قتل کردیے، نہر فرات کا پانی بند کردیا یہاں تک سب قتل ہوگئے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب یہ خبر دی جس میں مصیبتوں اور آفتوں کا ذکر تھا امیر المومنینؑ کے جواب سے راضی ہوگئے، جس میں مولاؑ نے سرور و رضا کا اظہار فرمایا، حمد وشکر بجالائے، اللہ سبحانہ سے درگزری کی التجاء نہیں کی، اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اپنی دعا سے حفاظت کی دعا کریں، اگر سوال کرتے تو قبول ہوجاتا، آنے والی دردناک صورتِ حال ڈرا نہ سکی، اور نہ ہی قتل وشہادت سے گھبرائے جس کا وعدہ تھا، بلکہ خوشی وفرح و رضا کا اظہار فرمایا، بلکہ اس کے جلدی ہونے کی دعا اور پوچھا کہ: "کب ہوگا؟"

اسی طرح بیٹا امام حسین علیہ السلام جب ان کو خبر دی گئی اور بتایا گیا کہ طشت کربلاء میں شہید کردیے جاؤ گے، تو وہیں کے لیے نکل پڑے، اپنے بچے، اپنے گھر والے، خاص افراد اور بنی ہاشم کو لکھا:

[١٢٠] وَ كَتَبَ اِلٰى بَنِي هَاشِمٍ: اَلَا فَمَنْ لَحِقَ بِنَا اُسْتُشْهِدَ وَ مَنْ لَمْ يَلْحَقْ بِنَا لَمْ يُدْرِكِ الْفَتْحَ وَ السَّلَامُ.

"جان لو جو ہمارے ساتھ چلے گا وہ مقام شہادت پائے گا جو نہیں چلے گا اس کو فتح نصیب نہیں ہوگی۔ والسلام"۔ ①

[١٢١] وَلَمَّا عُوتِبَ فِي أَخْذِ حَرَمِهِ مَعَهُ أَجَابَ بِقَوْلِهِ: شَاءَ اللهُ أَنْ يَرَاهُنَّ سَبَايَا.

جب امامؑ پر نادانوں نے مستورات ساتھ لے جانے پر تنقید کی تو فرمایا: "اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو قیدی دیکھنا چاہتا ہے"۔ ②

[١٢٢] وَ لَمَّا جَاءَهُ الْمَلَائِكَةُ لِيَنْصُرُوهُ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ وَ قَالَ: نَحْنُ أَقْدَرُ مِنْكُمْ عَلٰى هَلَاكِهِمْ.

جب مدد کے لیے ملائکہ تشریف لے کر آئے تو ان کو اجازت نہیں دی اور فرمایا: "ان کو ہلاک کرنے میں ہمارے پاس تم لوگوں سے زیادہ طاقت ہے"۔ ③

امام حسینؑ سے کسی مقام پر کوئی سستی، خوف یا کمزوری ظاہر نہیں ہوئی، بلکہ جو دیکھا گیا وہ یہ تھا کہ آپؑ نے قتال میں شدت اور لقاء الٰہی میں بے صبری، اپنے اصحابؓ کو درسِ شجاعت دینے، اور ان کو صبر کی تلقین کہ حوض کوثر تک پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے سیراب ہونا، اپنے دشمن سے صرف اتنا فرمایا:

[١٢٣] هَلْ مِنْ ذَابٍّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

"ہے کوئی حرمِ رسول اللہ ﷺ کی دفاع کرنے والا؟"۔ ④

امام حسین علیہ السلام کا جملہ امت پر اتمام حجت کے لیے تھا، تا کہ جس چیز سے وہ جاہل ہیں

---

① کامل الزیارات: ٧٥، ح ١٥؛ المناقب: ٤/٧٦؛ مختصر البصائر: ٦٠، ح ٢٥؛ بصائر الدرجات: ٥٠١، ح ٥؛ الخرائج والجرائح: ٢/٧٧٢؛ بحار الانوار: ٤٤/٣٣٠ و ٣٦٤ و ٤٥/٨٧، ح ٢٣؛ مقتل سیّد الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ، از مسیح: ١٢٢ ح ٥٦ (تراب پبلی کیشنز، لاہور)

② اللہوف: ١٢٨؛ بحار الانوار: ٤٤/٣٦٤؛ مختصر بصائر الدرجات: ٣٣٩

③ اس کی تخریج نہیں مل سکی ہے۔

④ اللہوف: ١٦٨؛ بحار الانوار: ٤٥/١٢؛ کشف الغمہ: ٢/٥٠؛ مثیر الاحزان: ٦٩

اس بات کو جان لیں، نیز روزِ محشر ان احتجاج ۔۔ لیے تا کہ وہ یہ نہ کہہ سکیں: إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ (اعراف:172) یعنی: "تا کہ قیامت کے دن یہ (نہ) کہو کہ ہم اس عہد سے بے خبر تھے"۔

یہ انبیاءؑ و رُسُلؑ کا طریقہ کار ہے وہ اپنی رعایا پر حجت تمام کردیتے ہیں تا کہ جس روز رب العالمین سے ملاقات وہ انکار نہ کرسکیں، جس دن ان کے اعضاء و جوارح سے جو عمل انجام دیئے گئے وہی ان کے خلاف گواہ بن جائیں گے، اور وہ لوگ اپنے جسم کے اعضاء سے برأت کریں گے، اور اسی روز گواہی کے طور اللہ سبحانہ کی ذات ہی کافی ہے۔

وہ روایات جو پورے عالمین پر عترتِ طاہرہ کی فضیلت بیان کرتی ہیں

[جب امیر المومنینؑ نہروان سے جارہے تھے راستے میں مولاؑ کو بتایا گیا کہ معاویہ گالم گلوچ پر اتر آیا ہے، یہ مولاؑ کا منبر پر آخری خطبہ تھا]

[۱۲۴] مِنْ كِتَابِ مَعَانِي الْأَخْبَارِ تَصْنِيفِ مُحَمَّدِ بْنِ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ يَحْيَى بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رِجَالِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ فِي مُنْصَرَفِهِ مِنَ النَّهْرَوَانِ وَ قَدْ بَلَغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ يَسُبُّهُ وَ يَعِيبُهُ وَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. فَقَامَ خَطِيباً فَحَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ وَ ذَكَرَ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: لَوْ لَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مَا ذَكَرْتُ مَا أَنَا ذَاكِرُهُ فِي مَقَامِي هَذَا. يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَ أَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ . اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى

نِعَمِكَ الَّتِي لَا تُحْصَى، وَ فَضْلِكَ الَّذِي لَا يُنْسَى. يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ بَلَغَنِي مَا بَلَغَنِي. وَ إِنَّهُ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلِي. وَ كَأَنِّي بِكُمْ وَ قَدْ جَهِلْتُمْ أَمْرِي. وَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا تَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي. وَ هِيَ عِتْرَةُ الْهَادِي إِلَى النَّجَاةِ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ سَيِّدِ النُّجَبَاءِ وَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى. يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَعَلَّكُمْ لَا تَسْمَعُونَ قَائِلاً بَعْدِي يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِي إِلَّا مُفْتَرِياً: أَنَا أَخُو رَسُولِ اللهِ وَ ابْنُ عَمِّهِ وَ سَيْفُ نِقْمَتِهِ وَ عِمَادُ نُصْرَتِهِ وَ بَأْسُهُ وَ شِدَّتُهُ. أَنَا رَحَى جَهَنَّمَ الدَّائِرَةُ وَ أَضْرَاسُهَا الطَّاحِنَةُ. وَ أَنَا مُؤْتِمُ الْبَنِينَ وَ الْبَنَاتِ. وَ أَنَا قَابِضُ الْأَرْوَاحِ. وَ بَأْسُ اللهِ الَّذِي لَا يَرُدُّهُ عَنِ [الْقَوْمِ] الْمُجْرِمِينَ . أَنَا مُجَدِّلُ الْأَبْطَالِ، وَ قَاتِلُ الْفُرْسَانِ، وَ مُبِيرُ مَنْ كَفَرَ بِالرَّحْمٰنِ، وَ صِهْرُ خَيْرِ الْأَنَامِ. أَنَا سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَ وَصِيُّ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ. أَنَا بَابُ مَدِينَةِ الْعِلْمِ وَ خَازِنُ عِلْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ وَارِثُهُ. [وَ] أَنَا زَوْجُ الْبَتُولِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَاطِمَةَ التَّقِيَّةِ [النَّقِيَّةِ] الْمُهَذَّبَةِ الزَّكِيَّةِ [المبرة] الْبَرَّةِ [الْمَهْدِيَّةِ] حَبِيبَةِ حَبِيبِ اللهِ وَ خَيْرَةِ بَنَاتِهِ وَ سُلَالَتِهِ. وَ أَبُو رَيْحَانَتَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهُمَا سِبْطَاهُ خَيْرُ الْأَسْبَاطِ وَ وَلَدَايَ خَيْرُ الْأَوْلَادِ. فَهَلْ أَحَدٌ يُنْكِرُ مَا أَقُولُهُ؛ أَيْنَ مُسْلِمُو أَهْلِ الْكِتَابِ؛ أَنَا اسْمِي فِي التَّوْرَاةِ بوى . وَ فِي الْإِنْجِيلِ إِلْيَا . وَ فِي الزَّبُورِ أربى . وَ عِنْدَ الْهِنْدِ كنكر . وَ عِنْدَ الرُّومِ بطريسا . وَ عِنْدَ الْفُرْسِ حبير . وَ عِنْدَ التُّرْكِ ثبير . وَ عِنْدَ الزَّنْجِ جبتر . وَ عِنْدَ الْحَبَشَةِ بتريل . وَ عِنْدَ أُمِّي حَيْدَرَةُ . وَ عِنْدَ ظِئْرِي مَيْمُونٌ . وَ عِنْدَ الْعَرَبِ عَلِيٌّ .

وَ عِنْدَ الْأَرْمَنِ فريق . وَ عِنْدَ أَبِي ظَهِيرٌ [زُهَيْرٌ] . أَلَا وَ إِنِّي
مَخْصُوصٌ فِي الْقُرْآنِ بِأَسْمَاءٍ احْذَرُوا أَنْ تُغْلَبُوا عَلَيْهَا فَتَضِلُّوا
فِي دِينِكُمْ : يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَأَنَا ذَلِكَ
الصَّادِقُ . وَ يَقُولُ: فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى
الظَّالِمِينَ فَأَنَا ذَلِكَ الْمُؤَذِّنُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ . وَ يَقُولُ : وَ
أَذَانٌ مِنَ اللهِ وَ رَسُولِهِ فَأَنَا ذَلِكَ الْأَذَانُ . وَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَمَعَ
الْمُحْسِنِينَ فَأَنَا ذَلِكَ الْمُحْسِنُ . وَ يَقُولُ: إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَىٰ
لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ فَأَنَا ذُو الْقَلْبِ . وَ يَقُولُ: الَّذِينَ يَذْكُرُونَ
اللهَ قِيَاماً وَ قُعُوداً وَ عَلَى جُنُوبِهِمْ فَأَنَا الذَّاكِرُ . وَ يَقُولُ: وَ عَلَى
الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ فَنَحْنُ أَصْحَابُ
الْأَعْرَافِ أَنَا وَ عَمِّي وَ أَخِي وَ ابْنُ عَمِّي . فَوَاللهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَ النَّوَى ،
لَا يَلِجُ النَّارَ لَنَا مُحِبٌّ ، وَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَنَا مُبْغِضٌ . وَ يَقُولُ
تَعَالَى: وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً فَأَنَا
الصِّهْرُ . وَ يَقُولُ: وَ تَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ فَأَنَا الْأُذُنُ الْوَاعِيَةُ . وَ
يَقُولُ: وَ رَجُلاً سَلَماً لِرَجُلٍ فَأَنَا السَّلَمُ لِرَسُولِ اللهِ . وَ أَنَا
الَّذِي مِنْ وُلْدِي مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ . وَ أَنَا الَّذِي جُعِلْتُ مِيزَاناً ،
فَبِحُبِّي امْتَحَنَ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ وَ بِبُغْضِي تَعْرِفُونَ الْمُنَافِقِينَ ،
فَهَذَا عَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ : إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُكَ
إِلَّا مُنَافِقٌ . وَ أَنَا صَاحِبُ لِوَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ
وَ سَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ . وَ رَسُولُ اللهِ فَرَطِي وَ أَنَا فَرَطُ
شِيعَتِي ، وَ اللهِ لَا حَزِنَ مُحِبِّي وَ لَا خَافَ مَوَالِيَّ . أَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ
وَ اللهُ وَلِيِّي . فَحَسْبُ مُحِبِّي أَنْ يُحِبُّوا مَنْ أَحَبَّ اللهُ وَ حَسْبُ
مُبْغِضِي أَنْ يُبْغِضُوا مَنْ أَحَبَّ اللهُ . أَلَا وَ إِنِّي قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ

مُعَاوِيَةَ يَسُبُّنِي وَ يَلْعَنُنِي . اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَيْهِ وَ أَنْزِلِ
اللَّعْنَةَ عَلَى الْمُسْتَحِقِّ ، آمِينَ [يَا] رَبَّ الْعَالَمِينَ ، رَبَّ إِسْمَاعِيلَ
وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ . إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ . ثُمَّ نَزَلَ عَنْ أَعْوَادِهِ وَ مَا عَادَ
إِلَيْهَا حَتَّى قَتَلَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ . لَعَنَهُ اللهُ وَ أَخْزَاهُ .

کتاب معانی الاخبار میں سے جو محمد بن بابویہؒ کی تصنیف ہے وہ کہتا ہے: مجھ سے
ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی نے بیان کیا اور اس سے عبدالعزیز بن یحییٰ سے بصرہ
میں بیان کیا وہ کہتا ہے: مجھے مغیرہ بن محمد نے بتا اس کو رجال بن سلمہ نے اس نے عمرو بن شمر
سے سنا اس نے جابر جعفی سے اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا امام علیہ السلام نے فرمایا:

امیر المومنین علی علیہ السلام نے نہروان سے آتے ہوئے راستے میں خطبہ دیا آپ کو بتایا گیا کہ
معاویہ نے آپؑ پر سب وشتم شروع کردیا ہے، آپؑ کی عیب جوئی اور آپؑ کے اصحاب کے قتل
کرواتا ہے، آپؑ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، پس اللہ سبحانہ کی حمد وثناء فرمائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر صلوۃ بھیجی، اللہ سبحانہ کی نعمات کا ذکر کیا اور فرمایا:

"اگر قرآنِ مجید میں آیت نہ ہوتی تو میں آج جو اس جگہ پر ذکر کرنے والا
ہوں وہ میں نہیں کرتا، اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
(الضحیٰ: 11) یعنی: اور اپنے رب کی نعمتیں بیان کریں۔ اے میرا اللہ تمہاری
بے شمار نعمتوں پر حمد ہے، اور تمہارا فضل جو بھولنے جیسا نہیں ہے۔

اے لوگو! مجھے جو خبر ملی ہے سو ملی، میرا دگی اجل آنے والا ہے، گویا میں تم
لوگوں میں ہوں حالانکہ تم لوگ میرے امر سے جاہل ہو، میں بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح تم لوگوں کے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں
اللہ کی کتاب اور میری عترت، یہ عترت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسید النجباء
اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہِ نجات کی طرف دعوت دینے والی ہے۔

اے لوگو! میرے سوا کوئی یہ نہیں کہے گا جو میں کہنے جا رہا ہوں مگر یہ کہ وہ
افتراء پرداز ہوگا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں، اس کے چچا کا بیٹا

ہوں، آنحضرت ﷺ کی بدلہ لینے والی تلوار میں ہوں، آپؐ کی
نصرت، پریشانیوں اور شدت میں ساتھ رہنے والا ستون میں ہوں، میں
جنا کرنے والا جہنم کی چکی کا دائرہ ہوں اور چکی کے وہ دانت ہوں جو
(پیس دیتے ہیں) میں یتیم بچے اور بچیوں کا پالنے والا ہوں، ارواح قبض
کرنے والا میں علیؑ ہوں، میں مجرموں پر اللہ سبحانہ کا بھیجا ہوا عذاب
ہوں۔ باطل گرہوں سے مجادلہ و بحث کرنے والا میں ہوں، شہسواروں کو
قتل کرنے والا ہوں، رحمان کے منکروں کو برباد کرنے والا ہوں، میں خیر
البشرؐ کا داماد ہوں۔ میں سید الاوصیاءؑ اور وصی خیر الانبیاء ﷺ ہوں۔
میں شہرِ علم کا دروازہ، رسول اللہ ﷺ کے علم کا خزانہ دار اور اس کے
میراث کا مالک ہوں۔ میں سیدہ نساء عالمین تقیہ نقیہ مہذبہ زکیہ المبرۃ
المھدیہ اللہ سبحانہ کے حبیبؐ کی جگر پارہ، دنیا کی بہترین بیٹی اور اعلیٰ خاندان
کی وارثہ کا شوہر ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کے پھولوں کا باپ
ہوں، وہ دونوں بہترین نواسے ہیں بہترین نانا کے لیے، میرے بیٹے
بہترین اولاد ہیں۔

میں جو کہہ رہا ہوں کوئی جھٹلا سکتا ہے؟ کہاں ہیں اس کتابِ حکیم کو ماننے
والے؟ میرا نام تورات میں "بوی"، انجیل میں "الیا"، زبور میں "اریؑ"
اہل ہند کے پاس "کنکر" اور اہل روم کے پاس "بطریسا" اہل فارس کے
پاس "حبیر" اہل ترک کے پاس "ثمیین" اور اہل زنج (سوڈان کے لوگوں
کی ایک نسل جس کا رنگ سیاہ، بال گھنگھریالے اور ہونٹ موٹے ہوتے
ہیں، خط استواء کے قریب یہ لوگ رہتے ہیں۔ ان کا ملک مراکش سے
حبشہ تک پھیلا ہوا ہے اوران میں سے کچھ دریا نیل (مصر) کے قریب بھی
رہتے ہیں۔ اج کل (زنجی) افریقہ کے بعض قبائل (سیاہ فام) کو بھی کہا
جاتا ہے خواہ وہ کسی بھی جگہ اباد ہوں۔ مترجم) مجھے "جبتر" کے نام سے

جانتے ہیں، اہلِ حبشہ میں میرا نام "بتریل" ہے، میری ماں مجھے حیدرہ کہتی
ہے، ظئری "میمون" کہتے ہیں، عرب "علیؑ" کہتے ہیں، آرمینیائی "فریق"
کہتے ہیں، میرا والد مجھے "ظہیر" کہتا ہے۔

جان لو قرآنِ کریم میں میرے مخصوص نام ہیں، ان ناموں کو دیگر معنوں
میں مت استعمال کرنا ورنہ اپنے دین سے گمراہ ہوجاؤگے: اللہ رب
العزت کا ارشاد ہے: وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبہ:119) یعنی: اور
صادقین کے ساتھ ہوجاؤ۔ وہ صادق میں ہوں جس کے ساتھ رہنے کا
قرآن نے کہا ہے۔ نیز ارشاد ہے: فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الظَّالِمِينَ (الاعراف: 44) یعنی: پھر ایک منادی آواز دے گا کہ
ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔ وہ آواز دینے والا منادی میں ہوں دنیا و
آخرت میں۔ نیز ارشاد ہے: وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (العنکبوت:
69) یعنی: بے شک اللہ محسنین کے ساتھ ہے۔ وہ محسن میں ہوں۔ ارشادِ
باری ہے: إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ (ق: 37) یعنی:
اس میں بڑی عبرت و نصیحت ہے اس کے لئے جس کے پاس دل ہو۔ وہ
صاحب دل میں ہوں۔ نیز ارشاد ہے: الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا
وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ (آل عمران: 191) یعنی: جو اٹھتے، بیٹھتے اور
پہلوؤں پر لیٹے ہوئے (برابر) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ یہ ذاکر میں علیؑ
ہوں۔ ارشادِ ربُّ العزت ہے: وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا
بِسِيمَاهُمْ (الاعراف: 46) یعنی: اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو
ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچان لیں گے۔ ہم ہیں اصحابِ اعراف،
میں، میرا چچا، میرا بھائی، اور میرے چچا کا بیٹا، دانہ اور گٹھلی کو پھاڑ کر پودا
نکالنے والی ذات کی قسم، ہم سے محبت کرنے والے کو آگ نہیں چھوئے
گی، اور ہم سے بغض رکھنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ارشادِ باری ہے: وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا (الفرقان: 54) یعنی: اور وہی وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا ہے اور پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنا دیا ہے۔ اور وہ داماد میں ہوں۔ نیز ارشاد ہے: وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ (الحاقہ: 12) یعنی: اور محفوظ رکھنے والے کان سن لیں۔ محفوظ رکھنے والے کان والا میں ہوں۔

نیز ارشاد ہے: وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ (الزمر: 29) یعنی: اور وہ شخص جو ایک ہی شخص کے سپرد ہو جائے۔ وہ میں ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے سپرد ہو گیا۔ مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میری اولاد میں سے ہے۔

مجھے میزان قرار دیا گیا ہے، میری محبت کو اللہ سبحانہ نے مومنین کا امتحان قرار دیا ہے، مجھ سے بغض رکھنا منافق کی پہچان ہے، نبی امی ﷺ نے مجھے بتا دیا تھا: تم سے محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ مومن ہے، تم کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر یہ کہ وہ منافق ہے۔ میں دنیا و آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا علمبردار ہوں، رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلے پہنچوں گا اور میرے شیعہ میرے پاس پہنچیں گے، بخدا میرے چاہنے والوں کو کوئی غم نہیں ہوگا اور نہ کوئی خوف ہوگا۔

میں مومنین کا ولی ہوں اور اللہ سبحانہ میرا ولی ہے، کافی ہے کہ میرے چاہنے والے اسی کو چاہتے ہیں جس کو اللہ سبحانہ چاہتا ہے، مجھ سے بغض رکھنے والے اس سے بغض رکھتے ہیں جو اللہ سبحانہ کا محبوب ہے۔

جان لو! مجھے خبر ملی ہے کہ معاویہ مجھ پر سب و شتم اور لعن طعن کر رہا ہے، اے میرے اللہ اپنی پکڑ اس پر سخت فرما اور لعنت کو اس کے مستحق پر نازل فرما، آمین یا رب العالمین، اے اسماعیلؑ و آلِ ابراہیمؑ کے رب، یقیناً تم حمید و مجید ہو"۔

یہ کہہ کر امیر المومنینؑ لکڑی سے منبر سے نیچے اترے اور پھر کبھی منبر پر تشریف نہیں لے

گئے یہاں تک کہ ابن ملجم جس پر اللہ نے لعنت کی نے امیر المومنینؑ کو شہید کر دیا۔ [1]

امیر المومنینؑ کے اسماء کے معانی

امام علیہ السلام کا فرمان کے اہل ہند: مجھے کنکر کہتے ہیں: "کنکر" وہ شخص جو کسی کام کی ٹھان لے تو اس کے حصول سے پہلے اس کام سے الگ نہ ہو۔

فارس میں میرا نام "بحیر" ہے: یعنی شکاری باز۔ ترک میں میرا نام "شبین" ہے یعنی: اس لفظ کا معنی: وہ شیر ہے جس پنجے سے کوئی چیز نہ سکتی ہو۔ زنجی جبتر کہتے ہیں: جبتر یعنی جو حملہ آوروں کے ٹکڑے کر دے۔ حبشی بتریل کہتے ہیں: بتریل یعنی: اپنے ہر امر کو تدبیر کے ساتھ انجام دینے والا۔ میری ماں مجھے حیدرہ بلاتی ہے: حیدرۃ یعنی: دقیق و عمیق مطالب میں خبر و نظر رکھنے والا۔ اور ظئری میمون کہتے ہیں:

[۱۲۵] قَالَ جَابِرٌ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: كَانَتْ ظِئْرُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي هِلَالٍ، فَخَلَّفَتْهُ فِي خِبَاهَا وَ مَعَهُ أَخٌ [لَهُ] مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَ كَانَ أَكْبَرَ مِنْهُ سِنّاً بِسَنَةٍ إِلَّا أَيَّاماً، وَ كَانَ عِنْدَ الْخِبَاءِ قَلِيبٌ، فَمَرَّ الصَّبِيُّ نَحْوَ الْقَلِيبِ وَ نَكَّسَ رَأْسَهُ [فِيهِ] فَحَبَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلْفَهُ فَتَعَلَّقَتْ رِجْلُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطُنُبِ الْخِبَا فَجَرَّ الْحَبْلَ حَتَّى أَتَى عَلَى أَخِيهِ، فَتَعَلَّقَ بِأَحَدِ قَدَمَيْهِ [وَ فَرْدِ يَدَيْهِ] وَ أَخَذَ يَدَهُ وَ رِجْلَهُ، أَمَّا الْيَدُ فَفِي فِيهِ، وَ أَمَّا الرِّجْلُ فَفِي يَدِهِ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ وَ أَدْرَكَتْهُ فَنَادَتْ: يَا لَلْحَيِّ يَا لَلْحَيِّ مِنْ غُلَامٍ مَيْمُونٍ أَمْسَكَ عَلَيَّ وَلَدِي، فَأَخَذُوا الطِّفْلَ مِنْ [عِنْدِ] رَأْسِ الْقَلِيبِ وَ هُمْ يَعْجَبُونَ مِنْ قُوَّتِهِ عَلَى صِبَاهُ [وَ] لِتَعَلُّقِ رِجْلِهِ بِالطُّنُبِ وَ جَرِّهِ لِلطِّفْلِ حَتَّى أَدْرَكُوهُ، فَسَمَّتْهُ أُمُّهُ مَيْمُوناً. وَ

[1] معانی الاخبار: ۱/۹۸، باب ۲۸، ح ۹؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۳۲، ج ۱۷، ح ۱۸ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ بحار الانوار: ۳۳/۲۸۳، ح ۵۴۷ و ۳۵/۳۵، ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۵۹۸، ح ۳۴

سُمِّيَ الْغُلَامُ الْهِلَالِيُّ مُعَلَّقَ مَيْمُونٍ. وَعُرِفَ فِي بَنِي هِلَالٍ بِهَذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''مجھے محمد بن علیؑ نے بتایا کہ امام علیؑ کو دودھ پلانے والی خاتون بنی ھلال میں سے تھیں، اس نے امام علیؑ کو اپنے خیمے کے پیچھے چھوڑا اور امامؑ کے ساتھ ان کا رضاعی بھائی بھی تا، وہ امامؑ سے ایک سال سے تھوڑا کم عمر میں بڑے تھے، خیمے کے پاس کنواں تھا، بچہ خیمے کے پاس گیا اور الٹے منہ خیمے میں گرا، امامؑ اس کے پیچھے گھٹنیوں کے بل چلتے گئے، اپنا ایک پیر خیمے کی رسی میں پھنسایا اور اس رسی سے کھنچ کر اپنے بھائی تک پہنچے اس کو اپنے ایک پیر اور ایک ہاتھ سے پکڑا اور اس کے ہاتھ اور پیر پکڑے، اپنے ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی، اور اپنا پیر اس کے ہاتھ میں دیا، اتنے میں اس بچے کی ماں آ گئی اور اس آ کر تھام لیا اور آواز دی: اے بچانے والا، اے بچانے والا، میمون بچہ (یعنی بابرکت) جس نے میں میرے بچے کو پڑا، لوگوں نے بچوں کو آ کر کنوئیں کے سر سے اٹھا، اور بچے کی طاقت دیکھ کر حیران ہو گئے، چونکہ امامؑ کا پیر خیمے کی رسی میں پھنسا ہوا تھا اور بچے کو لوگوں کے آنے تک تھام کر رکھا، پس اس بچے کی ماں نے امامؑ کا نام ''میمون'' بابرکت رکھا، اور حلالی قبیلے کے بچے کا نام ''معلق میمون'' رکھا معلق یعنی جس امامؑ نے پکڑا ہوا تھا، اور یہ نام امامؑ کا بنی ہلال میں مشہور ہو گیا''۔

امیر المومنینؑ کا فرمان: ارمن والے مجھے ''فریق'' کہتے ہیں: ایسا دلیر و بہادر جس کی لوگوں پر ہیبت طاری ہوتی ہو۔

نیز امیر المومنینؑ کا فرمایا: میرے والد مجھے ظہیر کہتے ہیں: نقل ہوا ہے: حضرت ابوطالبؑ اپنے اور اپنے بھائی کے بچوں میں کشتی لڑواتے تھے، اور امام علیؑ اپنی آستینیں چڑھا کر چھوٹے اور موٹے بازو نکال کر، حالانکہ وہ بہت چھوٹے ہوتے تھے، پھر اپنے سے بڑے بھائیوں اور چچا کے بچوں کے ساتھ کشتی لڑتے تھے، اور جیت جاتے تھے، پس ابوطالبؑ فرماتے تھے: ظَهَرَ علی۔ پس امام علیؑ کا نام ظہیر پڑ گیا۔ [1]

معانی الاخبار: ۵۸ باب معانی أسماء محمد وعلی وفاطمة (علیهم السلام) حدیث ۹

جو عمر کے بارے میں روایت ہوا ہے کہ وہ منافق تھا اور جو 9 ربیع الاول کی فضیلت میں روایت ہوا ہے

[۱۲۶] مَا نَقَلَهُ الشَّيْخُ الْفَاضِلُ عَلِيُّ بْنُ مَظَاهِرٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَا الْهَمْدَانِيِّ الْوَاسِطِيِّ وَ يَحْيَى بْنِ جَرِيحٍ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ تَنَازَعْنَا فِي أَمْرِ ابْنِ الْخَطَّابِ فَاشْتَبَهَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ فَقَصَدْنَا جَمِيعاً أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ الْقُمِّيَّ (وَكِيلَ) صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَدِينَةِ قُمَّ وَ قَرَعْنَا عَلَيْهِ الْبَابَ فَخَرَجَتْ إِلَيْنَا مِنْ دَارِهِ صَبِيَّةٌ عِرَاقِيَّةٌ. فَسَأَلْنَاهَا عَنْهُ فَقَالَتْ: هُوَ مَشْغُولٌ بِعِيَالِهِ، فَإِنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ. فَقُلْنَا: سُبْحَانَ اللهِ! الْأَعْيَادُ عِنْدَ الشِّيعَةِ أَرْبَعَةٌ: الْأَضْحَى وَ الْفِطْرُ وَ يَوْمُ الْغَدِيرِ وَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. قَالَتْ: فَإِنَّ أَحْمَدَ يَرْوِي عَنْ سَيِّدِهِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عِيدٍ وَ هُوَ أَفْضَلُ الْأَعْيَادِ عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ عِنْدَ مَوَالِيهِمْ. قُلْنَا: فَاسْتَأْذِنِي لَنَا بِالدُّخُولِ عَلَيْهِ وَ عَرِّفِيهِ بِمَكَانِنَا. فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ أَخْبَرَتْهُ بِمَكَانِنَا. فَخَرَجَ إِلَيْنَا، وَ هُوَ مُتَّزِرٌ بِمِئْزَرٍ لَهُ مُحْتَضِنٌ لِكِسَائِهِ يَمْسَحُ وَجْهَهُ. فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا عَلَيْكُمَا. فَإِنِّي كُنْتُ اغْتَسَلْتُ لِلْعِيدِ. قُلْنَا: أَوَ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ؟ وَ كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ التَّاسِعَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ. قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ أَدْخَلَنَا دَارَهُ وَ أَجْلَسَنَا عَلَى سَرِيرٍ لَهُ وَ قَالَ: إِنِّي قَصَدْتُ مَوْلَانَا أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنْ إِخْوَتِي بِسُرَّ مَنْ رَأَى كَمَا قَصَدْتُمَانِي. فَاسْتَأْذَنَّا بِالدُّخُولِ عَلَيْهِ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ هُوَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ مِنْ شَهْرِ

رَبِيعٍ اَلْأَوَّلِ؛ وَ سَيِّدُنَا قَدْ أَوْعَزَ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ خَدَمِهِ أَنْ يَلْبَسَ مَا لَهُ مِنَ اَلثِّيَابِ اَلْجُدُدِ، وَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِجْمَرَةٌ وَ هُوَ يُحْرِقُ اَلْعُودَ بِنَفْسِهِ. قُلْنَا: بِآبَائِنَا أَنْتَ وَأُمَّهَاتِنَا يَا اِبْنَ رَسُولِ اللهِ! هَلْ تَجَدَّدَ لِأَهْلِ اَلْبَيْتِ فَرَحٌ؟ فَقَالَ: وَ أَيُّ يَوْمٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ أَهْلِ اَلْبَيْتِ مِنْ هٰذَا اَلْيَوْمِ. وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ اَلْيَمَانِ دَخَلَ فِي مِثْلِ هٰذَا اَلْيَوْمِ وَ هُوَ اَلْيَوْمُ اَلتَّاسِعُ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ اَلْأَوَّلِ عَلَى جَدِّي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَرَأَيْتُ سَيِّدِي أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ مَعَ وَلَدَيْهِ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ يَأْكُلُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ فِي وُجُوهِهِمْ وَ يَقُولُ لِوَلَدَيْهِ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: كُلاَ هَنِيئاً لَكُمَا بِبَرَكَةِ هٰذَا اَلْيَوْمِ اَلَّذِي يَقْبِضُ اللهُ فِيهِ عَدُوَّهُ وَ عَدُوَّ جَدِّكُمَا وَ يَسْتَجِيبُ فِيهِ دُعَاءَ أُمِّكُمَا. كُلاَ فَإِنَّهُ اَلْيَوْمُ اَلَّذِي فِيهِ يَقْبَلُ اللهُ أَعْمَالَ شِيعَتِكُمَا وَ مُحِبِّيكُمَا كُلاَ فَإِنَّهُ اَلْيَوْمُ اَلَّذِي يُصَدَّقُ فِيهِ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا . كُلاَ فَإِنَّهُ اَلْيَوْمُ اَلَّذِي تُكْسَرُ فِيهِ شَوْكَةُ مُبْغِضِ جَدِّكُمَا. كُلاَ فَإِنَّهُ اَلْيَوْمُ اَلَّذِي يُفْقَدُ فِيهِ فِرْعَوْنُ أَهْلِ بَيْتِي وَ ظَالِمُهُمْ وَ غَاصِبُ حَقِّهِمْ. كُلاَ فَإِنَّهُ اَلْيَوْمُ اَلَّذِي يَعْمِدُ اللهُ فِيهِ إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَيَجْعَلُهُ هَبَاءً مَنْثُوراً . قَالَ حُذَيْفَةُ : فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَفِي أُمَّتِكَ وَأَصْحَابِكَ مَنْ يَنْتَهِكُ هٰذِهِ اَلْحُرْمَةَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا حُذَيْفَةُ ! جِبْتٌ مِنَ اَلْمُنَافِقِينَ

يَتَرَأَّسُ عَلَيْهِمْ، وَ يَسْتَعْمِلُ فِي أُمَّتِي اَلرِّيَاءَ، وَ يَدْعُوهُمْ إِلَى نَفْسِهِ، وَيَحْمِلُ عَلَى عَاتِقِهِ دِرَّةَ اَلْخِزْيِ، وَيَصُدُّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ، وَ يُحَرِّفُ كِتَابَهُ ، وَ يُغَيِّرُ سُنَّتِي، وَ يَشْتَمِلُ عَلَى إِرْثِ وَلَدِي، وَ يَنْصِبُ نَفْسَهُ عَلَماً، وَ يَتَطَاوَلُ عَلَى مَنْ بَعْدِي، وَ يَسْتَحِلُّ أَمْوَالَ اللهِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ، وَيُنْفِقُهَا فِي غَيْرِ طَاعَتِهِ، وَيُكَذِّبُ أَخِي وَ وَزِيرِي، وَ يُنَحِّي اِبْنَتِي عَنْ حَقِّهَا، فَتَدْعُو اللهَ عَلَيْهِ وَ يَسْتَجِيبُ دُعَاءَهَا فِي مِثْلِ هٰذَا اَلْيَوْمِ. قَالَ حُذَيْفَةُ : فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَلِمَ لاَ تَدْعُو اللهَ رَبَّكَ عَلَيْهِ لِيُهْلِكَهُ فِي حَيَاتِكَ؟ فَقَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، لاَ أُحِبُّ أَنْ أَجْتَرِئَ عَلَى قَضَاءِ اللهِ تَعَالَى لِمَا قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِهِ، لَكِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ اَلْيَوْمَ اَلَّذِي يُقْبَضُ فِيهِ لَهُ فَضِيلَةً عَلَى سَائِرِ اَلْأَيَّامِ، لِيَكُونَ ذٰلِكَ سُنَّةً يَسْتَنُّ بِهَا أَحِبَّائِي وَ شِيعَةُ أَهْلِ بَيْتِي وَ مُحِبُّوهُمْ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَيَّ -جَلَّ ذِكْرُهُ- أَنْ: يَا مُحَمَّدُ! كَانَ فِي سَابِقِ عِلْمِي أَنْ تَمَسَّكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ مِحَنُ اَلدُّنْيَا وَ بَلاَؤُهَا، وَ ظُلْمُ اَلْمُنَافِقِينَ وَ اَلْغَاصِبِينَ مِنْ عِبَادِي، اَلَّذِينَ نَصَحْتَهُمْ وَ خَانُوكَ، وَ مَحَضْتَهُمْ وَ غَشُّوكَ، وَ صَافَيْتَهُمْ وَ كَاشَحُوكَ، وَ صَدَّقْتَهُمْ وَ كَذَّبُوكَ، وَ أَنْجَيْتَهُمْ وَ أَسْلَمُوكَ. فَأَنَا آلَيْتُ بِحَوْلِي وَ قُوَّتِي وَ سُلْطَانِي لَأَفْتَحَنَّ عَلَى رُوحِ مَنْ يَغْصِبُ بَعْدَكَ عَلِيّاً حَقَّهُ أَلْفَ بَابٍ مِنَ اَلنِّيرَانِ مِنْ أَسْفَلِ اَلْفَيْلُوقِ، وَ لَأُصْلِيَنَّهُ وَ أَصْحَابَهُ قَعْراً يُشْرِفُ عَلَيْهِ إِبْلِيسُ فَيَلْعَنُهُ، وَ لَأَجْعَلَنَّ ذٰلِكَ اَلْمُنَافِقَ عِبْرَةً فِي اَلْقِيَامَةِ لِفَرَاعِنَةِ اَلْأَنْبِيَاءِ وَ أَعْدَاءِ اَلدِّينِ فِي اَلْمَحْشَرِ، وَ لَأَحْشُرَنَّهُمْ وَ أَوْلِيَاءَهُمْ وَ جَمِيعَ اَلظَّلَمَةِ وَ اَلْمُنَافِقِينَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ زُرْقاً

كَالِحِينَ أَذِلَّةً خَزَايَا نَادِمِينَ. وَ لَأُخَلِّدَنَّهُمْ فِيهَا أَبَدَ الْآبِدِينَ.
يَامُحَمَّدُ! لَنْ يُرَافِقَكَ وَصِيُّكَ فِي مَنْزِلَتِكَ إِلَّا بِمَا يَمَسُّهُ مِنَ
الْبَلْوَى مِنْ فِرْعَوْنِهِ وَ غَاصِبِهِ الَّذِي يَجْتَرِءُ عَلَيَّ. وَ يُبَدِّلُ كَلَامِي.
وَ يُشْرِكُ بِي. وَ يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ سَبِيلِي. وَ يَنْصِبُ نَفْسَهُ عِجْلاً
لِأُمَّتِكَ. وَ يَكْفُرُ بِي فِي عَرْشِي. إِنِّي قَدْ أَمَرْتُ سَبْعَ سَمَاوَاتِي
لِشِيعَتِكُمْ وَ مُحِبِّيكُمْ أَنْ يَتَعَيَّدُوا فِي هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي أَقْبِضُهُ
فِيهِ إِلَيَّ. وَ أَمَرْتُهُمْ أَنْ يَنْصِبُوا كُرْسِيَّ كَرَامَتِي حِذَاءَ الْبَيْتِ
الْمَعْمُورِ وَ يُثْنُوا عَلَيَّ وَ يَسْتَغْفِرُوا لِشِيعَتِكُمْ وَ مُحِبِّيكُمْ مِنْ
وُلْدِ آدَمَ. وَ أَمَرْتُ الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ أَنْ يَرْفَعُوا الْقَلَمَ عَنِ
الْخَلْقِ كُلِّهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَا يَكْتُبُونَ شَيْئاً مِنْ
خَطَايَاهُمْ كَرَامَةً لَكَ وَ لِوَصِيِّكَ. يَامُحَمَّدُ! إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ ذٰلِكَ
الْيَوْمَ عِيداً لَكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِكَ وَ لِمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ شِيعَتِهِمْ. وَ
آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي بِعِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ عُلُوِّي فِي مَكَانِي لَأَحْبُوَنَّ مَنْ
يُعَيِّدُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ - مُحْتَسِباً - ثَوَابَ الْخَافِقَيْنِ فِي أَقْرِبَائِهِ وَ
ذَوِي رَحِمِهِ. وَ لَأَزِيدَنَّ فِي مَالِهِ إِنْ وَسَّعَ عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ فِيهِ.
وَ لَأُعْتِقَنَّ مِنَ النَّارِ مِنْ كُلِّ حَوْلٍ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَلْفاً مِنْ
مَوَالِيكُمْ وَ شِيعَتِكُمْ. وَ لَأَجْعَلَنَّ سَعْيَهُمْ مَشْكُوراً وَ ذَنْبَهُمْ
مَغْفُوراً وَ أَعْمَالَهُمْ مَقْبُولَةً. قَالَ حُذَيْفَةُ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ وَ رَجَعْتُ
عَنْهُ وَ أَنَا غَيْرُ شَاكٍّ فِي أَمْرِ الشَّيْخِ حَتَّى تَرَأَّسَ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ أَعَادَ الْكُفْرَ. وَ ارْتَدَّ عَنِ الدِّينِ. وَ
شَمَّرَ لِلْمُلْكِ وَ حَرَّفَ الْقُرْآنَ. وَ أَحْرَقَ بَيْتَ الْوَحْيِ. وَ أَبْدَعَ

السُّنَنَ. وَ غَيَّرَ الْمِلَّةَ. وَ بَدَّلَ السُّنَّةَ. وَ رَدَّ شَهَادَةَ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ كَذَّبَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. وَ
اغْتَصَبَ فَدَكاً. وَ أَرْضَى الْمَجُوسَ وَ الْيَهُودَ وَ النَّصَارَى. وَ
أَسْخَطَ قُرَّةَ عَيْنِ الْمُصْطَفَى. وَ لَمْ يُرْضِهِمْ. وَ غَيَّرَ السُّنَنَ كُلَّهَا. وَ
دَبَّرَ عَلَى قَتْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ أَظْهَرَ الْجَوْرَ. وَ
حَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللهُ وَ أَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللهُ. وَ أَلْقَى إِلَى النَّاسِ أَنْ
يَتَّخِذُوا مِنْ جُلُودِ الْإِبِلِ دَنَانِيرَ. وَ لَطَمَ حُرَّ وَجْهِ الزَّكِيَّةِ. وَ
صَعِدَ مِنْبَرَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ غَصْباً وَ ظُلْماً.
وَ افْتَرَى عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ عَانَدَهُ وَ سَفَّهَ
رَأْيَهُ. قَالَ حُذَيْفَةُ: فَاسْتَجَابَ اللهُ دُعَاءَ مَوْلَايَ عَلَى ذٰلِكَ
الْمُنَافِقِ وَ أَجْرَى قَتْلَهُ عَلَى يَدِ قَاتِلِهِ رَحِمَهُ اللهُ. فَدَخَلْتُ عَلَى
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأُهَنِّئَهُ بِقَتْلِهِ وَ رُجُوعِهِ إِلَى دَارِ
الْانْتِقَامِ. فَقَالَ لِي: يَا حُذَيْفَةُ! أَتَذْكُرُ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلْتَ
فِيهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ أَنَا وَ سِبْطَاهُ
نَأْكُلُ مَعَهُ فَدَلَّكَ عَلَى فَضْلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي دَخَلْتَ عَلَيْهِ
فِيهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا أَخَا رَسُولِ اللهِ. فَقَالَ: هُوَ - وَ اللهِ - هٰذَا.
الْيَوْمُ الَّذِي أَقَرَّ اللهُ بِهِ عَيْنَ آلِ الرَّسُولِ. وَ إِنِّي لَأَعْرِفُ لِهٰذَا
الْيَوْمِ اثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ اسْماً. قَالَ حُذَيْفَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ! أُحِبُّ أَنْ تُسْمِعَنِي أَسْمَاءَ هٰذَا الْيَوْمِ. فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ: هٰذَا يَوْمُ الْاسْتِرَاحَةِ. وَ يَوْمُ تَنْفِيسِ الْكُرْبَةِ. وَ
يَوْمُ الْعِيدِ الثَّانِي. وَ يَوْمُ حَطِّ الْأَوْزَارِ. وَ يَوْمُ الْخِيَرَةِ. وَ يَوْمُ
رَفْعِ الْقَلَمِ. وَ يَوْمُ الْهُدُوِّ. وَ يَوْمُ الْعَافِيَةِ. وَ يَوْمُ الْبَرَكَةِ. وَ

يَوْمُ الثَّارِ. وَ يَوْمُ عِيدِ اللهِ الْأَكْبَرِ. وَ يَوْمُ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ. وَ يَوْمُ الْمَوْقِفِ الْأَعْظَمِ. وَيَوْمُ التَّوَافِي. وَيَوْمُ الشَّرْطِ. وَيَوْمُ نَزْعِ السَّوَادِ. وَيَوْمُ نَدَامَةِ الظَّالِمِ. وَيَوْمُ انْكِسَارِ الشَّوْكَةِ. وَ يَوْمُ نَفْيِ الْهُمُومِ. وَ يَوْمُ الْقُنُوعِ. وَ يَوْمُ عَرْضِ الْقُدْرَةِ. وَ يَوْمُ التَّصَفُّحِ. وَ يَوْمُ فَرَحِ الشِّيعَةِ. وَ يَوْمُ التَّوْبَةِ. وَ يَوْمُ الْإِنَابَةِ. وَ يَوْمُ الزَّكَاةِ الْعُظْمَى. وَ يَوْمُ الْفِطْرِ الثَّانِي. وَ يَوْمُ سَيْلِ الشِّعَابِ. وَ يَوْمُ تَجَرُّعِ الدقيق[الرِّيقِ]. وَ يَوْمُ الرِّضَا. وَ يَوْمُ عِيدِ أَهْلِ الْبَيْتِ. وَ يَوْمُ ظَفَرِ بَنِي إِسْرَائِيلَ. وَ يَوْمُ قَبُولِ الْأَعْمَالِ. وَ يَوْمُ تَقْدِيمِ الصَّدَقَةِ. وَ يَوْمُ الزِّيَارَةِ. وَ يَوْمُ قَتْلِ النِّفَاقِ. وَيَوْمُ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ. وَيَوْمُ سُرُورِ أَهْلِ الْبَيْتِ. وَ يَوْمُ الشُّهُودِ. وَ يَوْمُ الْقَهْرِ لِلْعَدُوِّ. وَ يَوْمُ هَدْمِ الضَّلَالَةِ. وَيَوْمُ التَّنْبِيهِ. وَيَوْمُ التَّصْرِيدِ. وَيَوْمُ الشَّهَادَةِ. وَ يَوْمُ التَّجَاوُزِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ. وَيَوْمُ الزَّهْرَةِ. وَيَوْمُ التَّعْرِيفِ. وَيَوْمُ الْإِسْتِطَابَةِ. وَيَوْمُ الذَّهَابِ. وَيَوْمُ التَّشْدِيدِ. وَيَوْمُ ابْتِهَاجِ الْمُؤْمِنِ. وَ يَوْمُ الْمُبَاهَلَةِ. وَ يَوْمُ الْمُفَاخَرَةِ. وَ يَوْمُ قَبُولِ الْأَعْمَالِ. وَ يَوْمُ التَّبْجِيلِ. وَ يَوْمُ إِذَاعَةِ السِّرِّ. وَ يَوْمُ النُّصْرَةِ. وَيَوْمُ زِيَادَةِ الْفَتْحِ. وَيَوْمُ التَّوَدُّدِ. وَيَوْمُ الْمُفَاكَهَةِ. وَيَوْمُ الْوُصُولِ. وَيَوْمُ التَّذْكِيَةِ. وَيَوْمُ كَشْفِ الْبِدَعِ. وَيَوْمُ الزُّهْدِ وَ يَوْمُ الْوَرَعِ وَ يَوْمُ الْمَوْعِظَةِ وَ يَوْمُ الْعِبَادَةِ. وَيَوْمُ الْإِسْتِسْلَامِ. وَيَوْمُ السِّلْمِ. وَيَوْمُ النَّحْرِ. وَيَوْمُ الْبَقْرِ. قَالَ حُذَيْفَةُ: فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ قُلْتُ فِي نَفْسِي: لَوْ لَمْ أُدْرِكْ مِنْ أَفْعَالِ الْخَيْرِ وَ مَا أَرْجُو بِهِ الثَّوَابَ إِلَّا فَضْلَ هٰذَا الْيَوْمِ لَكَانَ

مُنَايَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَا الْهَمْدَانِيُّ وَيَحْيَى بْنُ جَرِيحٍ: فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا وَ قَبَّلَ رَأْسَ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ الْقُمِّيِّ وَ قُلْنَا لَهُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَيَّضَكَ لَنَا حَتّٰى شَرَّفْتَنَا بِفَضْلِ هٰذَا الْيَوْمِ. ثُمَّ رَجَعْنَا عَنْهُ.

شیخ فاضل علی بن مظاہر واسطی نے محمد بن العلا ہمدانی واسطی اور یحییٰ ابن جریح بغدادی سے نقل کیا ہے۔ [1] ہمارے درمیان عمر کے بارے میں مسئلہ مشتبہ ہوگیا ہم سب نے احمد بن اسحاق قمیؒ امام عسکریؑ کے صحابی کا رُخ کیا قم المقدس کی طرف اس کے گھر گئے دروازہ کھٹکھٹایا، گھر سے ایک عراقی بچی باہر آئی، ہم نے اس سے احمد بن اسحاق کے بارے میں سوال کیا تو اس

---

[1] اسی حدیث کو محمد بن جریر طبریؒ امامی اثنا عشری (نوٹ محمد بن جریر طبری کے نام سے دو عالم بڑے مشہور ہیں، ایک کا تعلق اہل سنت سے اور ایک شیعہ عالم ہیں۔ مترجم) نے سند کے ساتھ اپنی کتاب دلائل الائمۃ میں ذکر کیا ہے، امیر المومنینؑ سے متعلق فصل میں، نیز سند کے ساتھ "مصباح الانوار" میں شیخ ہاشم بن محمدؒ نے روایت کیا ہے، وہ بھی علماء امامیہ میں سے ہیں اور چھٹی صدی کے عالم ہیں، ان کی سوانح حیات حر عاملیؒ نے "امل الامل" میں بیان کی ہے اور الخونساریؒ نے "روضات الجنات" ص 768 میں بیان کی ہے۔
علامہ مجلسیؒ نے مقدمات "البحار" میں لکھا ہے: یروی من الاصول المعتبرۃ من الخاصۃ و العامۃ، یعنی: معتبر اصولوں کے تحت شیعہ وسنی سے روایت کرتے ہیں۔
الدلائل کتاب کی سند جیسا کہ الانوار النعمانیۃ (للجزائری، ص ۴۰، طبع ایران ۱۳۱۶ھ میں مذکور ہے:
أخبرنا السيد أبو البركات بن محمد الجرجاني هبة الله القمي، واسمه يحيى قال: حدثنا أحمد بن إسحاق بن محمد البغدادي قال: حدثنا الفقيه الحسن بن الحسن السامري قال: كنت أنا ويحيى بن جريح البغدادي فقصدنا أحمد بن إسحاق القمي صاحب الامام أبي محمد الحسن العسكري بمدينة قم
یعنی: "ہم کو سید ابو البرکات بن محمد الجرجانی ھبۃ اللہ القمی نے خبر دی، ان کا نام یحییٰ تھا، اس نے کہا: ہم کو احمد بن اسحاق بن محمد بغدادی نے بتایا: ہم فقیہ حسن بن حسن سامری نے بتایا: میں اور یحییٰ ابن جریح بغدادی قم گئے احمد بن اسحاق قمی کے پاس جو کہ امام ابو محمد حسن عسکریؑ کے صحابی تھے، پھر جس طرح متن میں مذکور ہے۔
المصباح کی سند اس طرح ہے: أخبرنا أبو محمد الحسن بن محمد القمي بالكوفة. قال: حدثنا أبو بكر محمد بن جعدويه القزويني، وكان شيخا صالحا زاهدا سنة إحدى وأربعين وثلاثمائة صاعدا إلى الحج. قال: حدثني محمد بن علي القزويني.

نے کہا: وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ مشغول ہے؛ کیوں کہ آج عید ہے۔

ہم نے کہا: سبحان اللہ! شیعوں کی عیدیں چار ہیں: اضحیٰ، فطر، غدیر اور جمعہ مبارک کا دن۔

اس بچی نے کہا: کیوں کہ احمدؒ اپنے سید امام ابو الحسن علی بن محمد العسکریؑ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دن عید ہے اور اہل بیتؑ اور ان کے چاہنے والوں کے لیے افضل عیدوں میں

← قال: حدثنا الحسن بن الحسن الخالدي بمشهد أبي الحسن الرضا (عليه السلام). قال: حدثنا محمد بن العلاء الهمداني الواسطي ويحيى بن محمد بن جريح البغدادي. قالا: تنازعنا في أمر أبي الخطاب محمد بن أبي زينب الكوفي واشتبه علينا أمره. فقصدنا جميعا أبا علي أحمد بن إسحاق بن سعد الاشعري القمي صاحب أبي الحسن العسكري (عليه السلام) بمدينة قم

''ہم کو محمد الحسن بن محمد قمی نے کوفہ میں بتایا، اس نے کہا: ہم کو ابو بکر محمد بن جعدویہ قزوینی، جو کہ شیخ صالح زاہد و عابد تھے تقریباً تین سو اکتالیس ہجری کو حج پر جاتے ہوئے بتایا، اور کہا: مجھے محمد بن علی قزوینی نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہم کو حسن بن حسن خالدی نے امام رضاؑ کے شہر مشہد میں بتایا، اور کہا ہم کو: محمد بن العلاء ہمدانی واسطی اور یحییٰ بن محمد بن جریح البغدادی دونوں نے کہا: ہمارا آپس میں ابی الخطاب اور محمد بن ابی زینب کوفی کے بارے میں امر مشتبہ ہوگیا، ہم سب نے ابو علی احمد بن اسحاق بن سعد الاشعری القمی وہ امام حسن عسکریؑ کے صحابی تھے، اور پھر جس طرح متن میں بیان ہوا ہے''۔ (اشعری شیعہ قبیلہ ہے جو حجاج بن یوسف کے ظلم وستم سے امام زین العابدینؑ کے حکم سے آکر ایران میں آباد ہوئے اور جس شہر میں آکر رہے اس کا نام قم تھا اور اس شہر کو آکر اشعری عرب قبیلے نے آباد کیا تھا لہٰذا قم شہر پہلے دن سے ہی اہل بیتؑ کے چاہنے والوں کا شہر ہے۔ مترجم)

اس حدیث شریف کو علامہ مجلسیؒ البحار ج 8 ص 314 و ج 20 ص 330 میں نقل کیا ہے کتاب ''زوائد الفوائد'' سے، مصنف رضی الدین علی بن طاووسؒ۔ بعدازاں فرماتے ہیں:۔ ہم نے چند کتب کی چھان بین سے اسی مضمون کی روایات دیکھیں ہیں اور پھر اس پر اعتماد کیا ہے۔

علامہؒ (ص 316 ج 8 میں) فرماتے ہیں: ابن طاووسؒ سے ظاہر ہوتا ہے کہ روایت امام صادق علیہ السلام سے ہے جس کو شیخ صدوقؒ نے روایت ہے، اس میں 9 ربیع الاول کی تاریخ اس کے قتل ہونے کی۔۔ نیز ان کے خلف جلیل نے اسی مضمون کی چند روایات کو ذکر کیا ہے، پس ابن ادریسؒ اور دیگر علماء کا 9 ربیع الاول کی تاریخ بعید قرار دینا برمحل نہیں ہے، چونکہ اعتبار ان روایات کا ہے جن کو شیعہ علماء نے سلفاً وخلفاً بیان کیا ہے، مخالف علماء کی طرف سے دوسری تاریخ ذکر کرنے سے فرق نہیں پڑتا، نیز احتمال ہے کہ انہوں نے تاریخ میں عمداً تبدیلی کی ہو اس بنا پر کہ شیعہ اسی دن کو عید وسرور کے طور پر نہ منائیں۔

شامل ہے۔

ہم نے کہا: ہم کو اندر آنے کی اجازت دو اور ان کو خبر دیں کہ ہم اس جگہ پر ان کا انتظار

← اگر سوال کیا جائے کہ کیسے ممکن ہے اتنی بڑی بات شیعہ وسنی کے درمیان مشتبہ ہوجائے دونوں کو نہیں معلوم ہو، جب کہ اس کی صحیح تاریخ معلوم ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں؟

ہم جواب میں کہیں گے: یہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی بات نہیں ہے، حالانکہ اس پر بھی شیعہ وسنی کے درمیان تاریخ پر اختلاف ہے، بلکہ ہر فریق کے درمیان میں اختلاف واقع ہوا ہے۔

مورخین کے درمیان عمر کے قتل کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک 25 ہے۔ بعض کے نزدیک 26 ہے۔ بعض کے نزدیک ذی الحجہ کی 27 ہے۔ اگر کوئی شیعہ سنی کے اختلافات پر نظر کرے تو دیکھ سکتا ہے، بہت سی وجوہات ہونے کے باوجود مثلاً لوگوں کی ضرورت، روزمرہ کے مسائل یہاں تک اذان وضو، نماز و حج وغیرہ میں اختلاف ہے، تو اب عمر کے قتل کی تاریخ میں اختلاف ہونا کوئی خاص بات نہیں ہے۔ علامہ مجلسیؒ کا کلام تمام ہوا۔

اگر ہم مذکورہ دلائل سے دستبردار ہوجائیں، تو بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ 9 ربیع الاول ایک عظیم دن ہے؛ کیوں کہ علماء کے فتاویٰ موجود ہیں اس دن کو عید کے طور پر منانے کے لیے، مومنین پر خرچ کرنے، اہل وعیال پر عام طور سے ہٹ کر عیدی وغیرہ دینا، خوشبو لگانا، نئے کپڑے پہننا، شکر وعبادت کرنا، یہ سب شیخ کفعمیؒ نے المصباح ص 280 میں، اور علامہ نوری نے مستدرک الوسائل ج 1 ص 155 میں شیخ مفیدؒ سے نقل کیا ہے۔

علامہ مجلسیؒ البحار ج 20 ص 322 میں فرماتے ہیں: 9 ربیع الاول کی تعظیم اور اس دن میں خوشی کا اظہار کرنا چاہیے؛ اس پوشیدہ خوشی وسرور کی وجہ سے جو زمین پر ہوا اور روایات میں اس کا اظہار احتیاطاً ہوا ہے، پس مستحب ہے کہ اس دن کو عید کا دن کہا جائے۔

علماء کے درمیان ہمیشہ سے یہ دن عید کے طور مشہور رہا ہے، اپنے پیروکاروں، اہل وعیال کو یہی حکم دیتے رہے، یہاں تک کہ زمانہ آگیا امام الامۃ وشیخ الفقہاء الاواخر صاحب ''الجواہرؒ'' کا، جواہر اسی کتاب لکھی جس میں شیعہ فقہ کے متعلق خشک وترسب جمع کیا، علماءؒ نے الجواہر کو اس وقت سے آج تک اپنا مرجع قرار دے دیا، اسی کتاب میں مستحب اغسال زمانے کے اعتبار سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: باقی رہا 9 ربیع الاول کا غسل تو اس کو احمد بن اسحاق قمی کے فعل سے نقل کیا گیا ہے، اس کی وجہ اس نے یہ بتائی کہ 9 ربیع الاول عید کا دن ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:

وقد عثرت على خبر مسندا إلى النبي في فضل هذا اليوم وشرفه وبركته. وأنه يوم سرورهم وهو طويل. فلعلنا نقول باستحباب الغسل فيه بناء على استحبابه لمثل هذه الازمنة. لا سيما مع كونه عيدا لنا ولأئمتنا إنتهى

کر رہے ہیں۔

وہ بچ گئیں اور ان کو جا کر ہماری جگہ کے بارے میں بتایا، اور وہ ہمارے پاس تشریف لے کر آئے؛ کمر بند باندھے ہوئے (عرب اپنے لباس پر ایک کپڑا طے کر کے کمر پر باندھتے ہیں) چادر اوڑھے ہوئے اور داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آئے، ہم کو یہ سب عجیب معلوم ہوا،

← یعنی: "مجھے ایک روایت معلوم ہے جس کی سند آنحضرت ﷺ تک پہنچتی ہے، 9 ربیع الاول کی فضل و شرف اور برکت کے بارے میں، اور وہ دن اہل بیت رسول ﷺ کے لیے خوشی کا دن ہے، لیکن وہ روایت طویل ہے، پس اس وجہ سے ہم کہتے ہیں اس دن میں غسل کرنا مستحب ہے استحباب پر بناء رکھتے ہوئے آج کل دور کے حساب سے، خاص طور اس لیے کہ وہ ہمارے اور ہمارے ائمہ علیہم السلام کے لیے عید ہے، صاحب الجواہر کا کلام تمام ہوا"۔

بعدازاں ان کے شاگرد رشید سید الفقہاء الاعلام سید علی آل بحر العلوم انہوں نے بھی اپنے استاد کی اتباع کی اور اپنی کتاب "البرهان القاطع" میں مستحب اغسال میں اسی دن غسل کو مرجح کہا ہے؛ غسلِ عید میں شمار کرتے ہوئے، حالانکہ وارد ہوا ہے کہ 9 ربیع الاول بڑی عیدوں میں سے ایک ہے۔

پھر فرماتے ہیں: وحيث أن وقوع ما نقله أحمد بن إسحاق في هذا اليوم من الامور العظيمة مما اشتهر بين الشيعة. وورد به روايات كثيرة. فلا إشكال في استحبابه اور جو احمد بن اسحاق نے اس دن کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ عظیم ترین دن ہے اور شیعوں کے درمیان میں مشہور ہوگیا، نیز دیگر روایات بھی وارد ہوئی ہیں، لہذا غسل کے مستحب ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

ہم نے آپ قارئین کو مستند معلومات دی ہے دین کے بڑے بزرگوں کے حوالے جو علم وتقوی و پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے جو دین میں بدعات کے سخت مخالف تھے، پس ان لوگوں کی طرف قول کو ارسال کر دینا بتاتا ہے کہ یہ حکم شریعت مطہرہ میں ثابت ہے۔

پس عید کے طور پر منانا اس دن کو قطعی طور پر حرام نہیں ہے، باقی دیگر افعال انجام دینا جن کی طرف ہم نے آپ قارئین کو توجہ دلائی ہے، جیسا کہ غسل، اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا، خوشبو لگانا، نیا لباس پہننا، خواہ اس قصد سے ہو شارع مقدس کا حکم ہے، اس کی ایک دلیل وہ نص ہے جو متن میں مذکور ہے اور دوسری دلیل فقہاء واعلام کے فتاوی ہیں جو صحیح احادیث کی روشنی میں صادر ہوئے ہیں:

الکافی میں شیخ کلینیؒ نے امام محمد باقرؑ سے روایت نقل کی ہے: من بلغه ثواب على عمل فعمل ذلك العمل التماسا لذلك الثواب اوتيه وان لم يكن الحديث كما بلغه یعنی "اگر کسی شخص کو معلوم ہوا ہو کہ کسی عمل پر اتنا ثواب ہے، اور اس شخص نے اسے روایت سمجھ کر عمل کیا ہو ثواب کی نیت تو اس شخص اتنا ہی ثواب ملے گا، اگرچہ حدیث اس طرح سے نہ ہو"۔

اس نے کہا: آپ نہیں جانتے، میں نے آج میں نے غسلِ عید کیا ہے۔ ہم نے کہا: آج عید کا دن ہے؟ اور اسی دن 9 ربیع الاول کا دن تھا۔

کہا: جی ہاں، ہم پھر اس کے گھر میں داخل ہوئے ایک چارپائی پر بیٹھے، اس نے کہا: میں اپنے آقاء ومولا ابا الحسن العسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے بھائیوں کے ساتھ سامراء میں، جس طرح آج تم لوگ میرے پاس آئے ہو، ہم نے اذنِ دخول چاہی، اسی دن بھی یہی

← ثواب الاعمال میں شیخ صدوقؒ نے روایت کیا ہے: وان كان رسول الله لم يقله یعنی: "اگرچہ رسول اللہ ﷺ وہ بات نہ کہی ہو"۔

عدۃ الداعی میں شیخ ابن فہدؒ نے روایت کی ہے: وان لم يكن الامر كما فعل یعنی: "اگرچہ امر اس طرح سے نہ جس طرح اس شخص نے انجام دیا ہو"۔

اسی طرح کی ایک روایت خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد ج 8 ص 296 میں حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔

ایک مدبر قاری کو یہاں سے معلوم ہوتا ہے: اس دن کو عید کے طور پر منانا ایک پوشیدہ راز ہے جس پر علماءؒ کے کلمات یکساں ہیں، نہ اس وجہ سے جو یہ کہا گیا ہے کہ: اس دن میں خلافت الٰہیہ امام المنتظر عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی طرف منتقل ہوئی ہے، یہ قول باطل ہے:

1- کیوں کہ اس قول کی صحت واقع وحقیقت پر موقوف ہے، امام حسن عسکریؑ کی وفات 8 ربیع الاول کو نہیں ہوئی تاکہ خلافت ان کے بیٹے کی طرف منتقل ہو 9 تاریخ میں، کیوں کہ امام حسن عسکریؑ کی تاریخ شہادت میں علماء کے اقوال درج ذیل ہیں: المصباح میں شیخ کفعمیؒ اور مصباح المتہجد میں شیخ طوسیؒ نے پہلی ربیع الاول بیان کی ہے۔ ایک قول کے مطابق 4 ربیع الاول ہے۔ اثبات الوصیہ ص 216 ط نجف میں: امام حسن عسکریؑ کی شہادت ربیع الثانی میں ہوئی ہے۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے: قيل: في ثامن جماد الاول۔ یعنی کہا گیا ہے 8 جمادی الاول میں امام کی شہادت ہوئی ہے۔ اس قدر اختلاف کے باوجود کس طرح یقین ہو کہ امام حسن عسکریؑ کی شہادت 8 ربیع الاول میں ہوئی تاکہ 9 تاریخ امام الحجہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی تاج پوشی کا دن ہو؟

2- خوشی وجشن کا دن ہونا یہ صرف امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے لیے خاص نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر امام کی جانشینی کے روز جشن ہونا چاہیے جو ائمہؑ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے پہلے اپنے آباءؑ کے جانشین ہوئے، حالانکہ علماءؒ نے 22 رمضان کو عید وجشن کے طور پر ذکر نہیں کیا ہے جس میں امام حسنؑ جانشین ہوئے، نیز 8 صفر کو بھی عید کا دن علماءؒ نے نہیں ذکر کیا جس میں امام حسینؑ جانشین ہوئے، اسی طرح 11 محرم امام سجادؑ جانشین ہوئے، کوئی روایت اس مضمون کی وارد نہیں ہوئی ہے، اور نہ ہی کسی شیعہ عالم نے بھی ایسا فتوی دیا ہے، نہ ہی کبھی ایسے نقل ہوا ہے کہ ائمہ علیہم السلام کی اولاد نے اس دن کو عید کے طور پر منایا ہے۔

تاریخ تھی 9 ربیع الاول، امامؑ نے اپنے سارے خدام کو ہدایت دے دی کہ سب نئے کپڑے پہنیں، امامؑ کے سامنے عود دان رکھا تھا جس میں بذات خود بیٹھ کر عود کو جلا رہے تھے۔

ہم نے کہا: سرکار ہمارے آباء و اجداد آپ پر قربان یا بن رسول اللہ ﷺ! کیا اہل بیتؑ کے لیے کوئی خوشخبری آئی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آج کے دن سے بڑھ کر کون سا دن ہوسکتا ہے جو اہل بیتؑ کے پاس زیادہ عظمت رکھتا ہو، میرے والدؑ نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی حذیفہ بن یمان اسی روز 9 ربیع الاول کو میرے نانا رسول اللہ ﷺ کے پاس خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ بتاتے ہیں:

میں نے اپنے آقاء و سردار امیر المومنین علی علیہ السلام کو اپنے دونوں بیٹوں امام حسنؑ و حسینؑ کے ساتھ دیکھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہیں، سب خندہ پیشانی ہیں، رسولِ اعظم ﷺ اپنے نواسوں سے فرما رہے ہیں:

→ 3- دارِ فانی سے کوچ کرجانے والے امامؑ سے خلافت و امامت زندہ امامؑ کو اسی روز ہی منتقل ہوجاتا ہے، اس طرح امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو امامت و خلافت 8 ربیع الاول کے دن ملنی چاہیے، تو عید و جشن بھی 8 کو ہی ہونا چاہیے، لیکن روزِ شہادت اور اس کے بعد کے دن ولی اللہ کی شہادت کے ہیں وہ عزاء و مصیبت و گریہ میں گزریں گے، ان ایام میں عید اور خوشی کے مراسم کا اجراء مناسب ہی نہیں ہے۔
لہٰذا 9 ربیع الاول کے دن کا جشن اور اس دن کو عید کے طور پر منانا، جیسا کہ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ ایک پوشیدہ راز ہے، نیز ہم نے بھی آپ کے لیے راہنمائی کے طور پر علماء اعلامؒ کے فتاویٰ نقل کیے ہیں جن میں انہوں نے اس دن کو عید کے طور پر منانے کا کہا ہے، نیز ان فتاویٰ کے ساتھ نص بھی ذکر فرمائی ہے۔
ایک چیز ابھی تک رہ گئی ہے اس کی طرف دھیان دینا لازم ہے اور وہ یہ ہے: 9 ربیع الاول کی عید شیعوں میں ساتویں صدی میں مشہور ہوئی: لہٰذا ابن طاووسؒ کیوں کہ چھٹی صدی کے علماء میں سے ہیں تو انہوں نے اس عید کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس دن میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی جانشینی کا دن ہے، تو یہاں پر سوال یہ ہے کہ وجہ کیا ہے آخر جو 9 ربیع الاول ہی کو عید مانا جائے نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد، آیا اس کی کوئی وجہ نہیں ہے بس عبث ہے، یا اس کی وجہ وہی نکتہ ہے جس کی طرف علامہؒ نے اشارہ کیا ہے؟
علامہؒ کے بارے میں جاننے والے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی حکم کی پابندی یا اس کو اپنی خواہشات یا عبث میں شریعت نہیں کہتے، اگرچہ ہمارے پاس ان کی فتویٰ کے حق میں روایت موجود نہ بھی ہوتی، تب بھی ان کی احتیاط، احساسِ ذمہ داری اور شبہ بدعت سے اجتناب ظاہر کرتا ہے کہ وہ حق پر ہی ہوں گے، شاید اس موضوع کے اسرار و رموز ہیں جو ہم تک نہیں پہنچے۔ کتاب کی سابقہ طباعت کا حاشیہ)

"کھاؤ، مبارک ہو آپ کو اس دن کی برکت جس میں اللہ سبحانہ اپنے اور آپؑ کے نانا کے دشمن کو اس دنیا سے اٹھائے گا اور اسی روز میں تمہاری ماں کی دعا قبول فرمائے گا۔ کھاؤ؛ کیوں کہ اس دن میں اللہ سبحانہ تمہارے شیعوں اور چاہنے والوں کے اعمال قبول فرمائے گا، کھاؤ؛ کیوں کہ یہ دن اللہ سبحانہ کے اس ارشاد: فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً (النمل:۵۲) یعنی: اب یہ ان کے گھر ہیں جو ظلم کی بنا پر خالی پڑے ہوئے ہیں، کا مصداق ہے۔ کھاؤ؛ کیوں کہ اس دن میں تمہارے نانا ﷺ کا دشمن تباہ و برباد ہوجائے گا۔ کھاؤ کیوں کہ اس دن میں فرعون میری اہل بیتؑ کو کھو دے گا، جس نے میری اہل بیتؑ ظلم کیا اور ان کے حقوق غصب کیے۔ کھاؤ کہ اس دن میں اللہ سبحانہ ان کے بنائے ہوئے منصوبوں کو خاک میں اڑتے ہوئے ذروں کی مانند قرار دے دے گا"۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپ کی امت اور اصحاب میں اتنی بڑی اہانت کون کرسکتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! منافقین میں سے ایک بت جو ان سب کا سردار ہے، جو میری امت میں ریاکاری کرے گا، اپنی طرف دعوت دے گا، اپنے کاندھے پر بے شرمی سے کوڑا لے کر پھرے گا، اللہ سبحانہ کی راہ سے روکے گا، اللہ سبحانہ کی کتاب میں تحریف کرنے کی کوشش کرے گا، اور میری سنت تبدیل کردے گا، میری اولادؑ کی میراث میں شامل ہوجائے گا، اپنے آپ بڑا بنا کر پیش کرے گا، ذرہ نوازی میں مجھ سے مقابلہ کرے گا، اللہ سبحانہ کے مال کو غیر حلال طور استعمال کرے گا، شرعی امور سے ہٹ کر خرچ کرے گا، میرے بھائی اور وزیر کو جھٹلائے گا، میری بیٹیؑ کو اس کے حق سے دور رکھے گا، پس وہ اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں بددعا کریں گیں اور یہی وہ دن ہوگا جس میں میری بیٹی کی دعاء مستجاب ہوگی۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتا ہے: میں نے کہا: یارسولؐ اللہ!! پھر آپؐ کیوں دعا نہیں فرماتے کہ اللہ سبحانہ اس بدبخت کو آپؐ کی حیاتِ مبارکہ میں ہلاک فرمادے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ؛ میں نہیں چاہتا کہ قضاء الٰہی جو

پہلے سے ہی اللہ سبحانہ کے علم میں ہے کہ خلاف اللہ ربّ العزت سے سوال کروں، لیکن میں اللہ سبحانہ سے یہ دعا مانگی ہے کہ جس دن وہ مرجائے وہ دن سارے دنوں سے افضل ہو؛ تا کہ ایک ایسی روش قائم ہوجائے جس پر میرے چاہنے والے میری اہل بیتؑ کے شیعہ اور ان سے محبت کرنے والے عید کے طور پر منائیں۔

پس اللہ سبحانہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ: اے محمدؐ! میرے علم میں ہے کہ تمہاری اہل بیتؑ دنیا کی مشکلات اور صعوبتوں کا سامنا کریں گے، منافقین کا ظلم کریں گے اور میرے بندے ان کے حقوق غصب کریں گے، جن کو آپؐ نصیحت کریں گے وہی آپؐ سے خیانت کریں گے، آپؐ مخلصانہ ہمدردی کرتے رہیں گے اور وہ آپؐ کو دھوکہ دینا چاہیں گے، آپؐ ان سے خالص محبت کریں گے اور وہ آپؐ سے شدید دشمنی کریں گے، آپؐ ان کی تصدیق کریں گے (چاہے وہ جھوٹ ہی بول رہے ہوں) مگر وہ آپؐ کی بات کو جھٹلائیں گے، آپؐ نے ان کو نجات دی اور وہ مسلمان ہوئے، میں نے اپنی قوت وقدرت اور سلطانی سے حتمی قرار دے دیا ہے کہ آپؐ کے بعد جس کسی نے بھی علیؑ کا حق غصب کیا ہے اس کی روح پر جہنم کے ہزار دروازے کھولوں گا اور وہ سب جہنم کی نچلی گہرائی سے ہوں گے، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو جہنم میں پھینکوں گا جہاں پر ابلیس ہوگا وہ ان پر لعنت بھیجے گا، بروز قیامت اس منافق کو انبیاءؑ کے زمانے کے فرعونوں اور عداء دین کے لیے عبرت کا نشان قرار دوں گا، ان سب کو اور ان کے چاہنے والوں کو، نیز جس جس نے بھی ظلم کیا اور منافق رہے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالوں گا جس وقت وہ ذلیل وخوار اور شرمسار ہوں گے، پھر ہمیشہ کے لیے ان کا ٹھکانہ وہی رہے گا۔

اے محمدؐ! تمہارا وصی تمہاری منزل پر اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس زمانے کے فرعون و غاصب سے دشوار حالات کا سامنا نہ کرے جس نے میرے خلاف اقدامات کی جرئت کی، میرا کلام بدلہ، مجھ سے شرک کیا، لوگوں کو میری طرف آنے سے روکا، اور جلدی میں اپنے آپ کو امت کی راہنمائی کے لیے پیش کردیا، میری ہی زمین پر میرا انکار کردیا۔

میں نے اپنے ساتوں آسمانوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ آپؐ کے شیعوں اور چاہنے والوں کے لیے اس دن کو عید کا دن قرار دے دیں جس روز میں اس کو دنیا سے اٹھالوں گا۔

نیز ان کو حکم دے دیا ہے کہ بیت المعمور کے سامنے میری کرسی نصب کریں، میری ثناء کریں اور آپؐ کے شیعوں کے لیے استغفار کریں، اور اولادِ آدمؑ میں سے کوئی بھی آپ کو چاہنے والا ہے تو اس کے لیے دُعا کریں۔ اور میں نے کراماً کاتبین کو حکم دے دیا ہے تین دن تک کسی کے خلاف کچھ نہ لکھیں''۔ ①

ان کی خطائیں اور غلطیاں تحریر نہ کریں آپؐ اور آپؐ کے وصیؑ کی حرمت کی وجہ سے۔

---

① اس حدیث اور اس طرح کی دوسری حدیث (جیسا کہ غدیر کے دن سے تین دن تک......والی حدیث) کے ظہور سے معلوم ہوتا ہے کہ برائیاں نہیں لکھی جائیں گیں، ان دونوں حدیثوں میں دو لحاظ سے اشکال ہے:
1- یہ حدیثیں تکالیفِ واجبہ ومحرمہ کی مخالفت پر وعید کی احادیث سے سازگار نہیں ہیں۔
2- اس طرح کی بخشش کا اظہار اور عام مکلّفین کے لیے اعلان کرنا ٹھیک نہیں ہے، کیوں کہ اس طرح جرأت وسرکشی میں اضافہ ہوگا۔

پہلے اشکال کا جواب: دونوں حدیثوں کے مضمون اور وعید کی روایات کو جمع کرسکتے ہیں، دونوں حدیثوں کے ظہور میں تصرف کرکے اور ان کے معنی مراد یہ لیتے ہیں کہ: ان ایام میں صرف وصرف قصد و ارادہ گناہ کو معاف کیا گیا ہے، (نہ خود گناہ جو سرزد ہوجائے وہ معاف نہیں ہوگا)! جیسا کہ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے اور وہ اس جمع کی تائید کرتا ہے، آپؑ نے فرمایا:

لو كانت النيات من أهل الفسوق يؤخذ بها أهلها لاخذ كل من نوى الزنا بالزنا ومن نوى السرقة بالسرقة من نوى القتل بالقتل ولكن الله عدل كريم ليس الجور من شأنه يثيب على نيات الخير أهلها ولا يؤاخذ أهل الفسوق حتى يفعلوها

یعنی: ''اگر اہل فسوق کو ان کی نیتوں پر سزا دی جاتی تو جو زنا کا ارادہ کرتا اس کو زنا کی سزا دی جاتی اور چوری کا ارادہ کرتا اس کو چوری کی سزا دی جاتی اور جو قتل کا ارادہ کرتا اس کو قتل کی سزا دی جاتی، لیکن اللہ سبحانہ عادل و کریم ہے، جور اس کی شان سے سازگار نہیں ہے، وہ اچھی نیت کرنے والے کو اس کی نیت پر ثواب دیتا ہے اور اہل فسوق کو اس وقت تک سزا نہیں دیتا جب تک کہ وہ اس عمل کو انجام نہ دے دیں''۔ یا ان دونوں حدیثوں کو غیر محرم افعال کے معنی میں لیا جائے جن کے انجام دینے پر عتاب نہیں ہوتا! ہم نے صرف انہی دونوں حدیثوں میں تصرف کیا ہے، احادیث وعید میں تصرف نہیں کیا کیوں کہ ان میں تاویل جائز نہیں ہے۔

دوسرے اشکال کا جواب: اگر مصلحت بخشش کے اظہار کا تقاضا کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، اگرچہ یہ فرض کرلیا جائے کہ یہ خبر اس شخص تک پہنچ سکتی ہے جو بخشش کی صورت میں گناہ سے کنارہ کشی نہیں کرے گا؛ کیوں کہ یہ بات ان کے پاس راویانِ حدیث کی کوتاہی کی وجہ سے ان تک پہنچی، راویان حدیث کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرح حدیث موثق و با اعتماد لوگوں تک پہنچائیں، نیز ائمہ اطہارؑ اپنے باوثوق اصحاب سے اس طرح کی باتیں بیان فرمایا کرتے تھے، جو اللہ سبحانہ کی مخالفت کی جرئت نہیں رکھتے تھے، لیکن اپنے نفوس کی

''اے محمدؐ! میں نے اسی دن کو تمہارے اور تمہاری اہل بیتؑ نیز ان کے شیعوں کے لیے عید کا دن قرار دیا ہے، میں نے اپنی عزت و جلال، اور بلندیٔ مقام کی وجہ سے حتمی قرار دیا ہے، پس جو بھی اس دن کو بطور عید منائے گا ثواب کی نیت سے اپنے اقرباء و رشتہ میں خرچ کرے گا میں اس کروں گا جو آپ کے شیعہ اور چاہنے والے ہوں گے، ان کے اعمال قبول کے مال میں اضافہ کروں گا، ہر سال ایک ہزار بندوں کو جہنم سے آزاد اور گناہ معاف ہوں گے''۔

← طہارت اور دوسرے لوگوں کے بارے میں اچھے خیال کی وجہ سے یہ باتیں عام لوگوں تک پھیل گئیں، پس انہوں نے اس طرح کی بخشش دوسروں کو بھی بتادیں!! پھر جاہل قسم کے لوگوں نے اس طرح کی روایات کو قبیح افعال کا ذریعہ قرار دیا، اور سمجھا کہ شارع مقدس نے معصیت کی اجازت دے دی ہے، شریعت مقدسہ اس طرح کے توہمات سے اعلیٰ و برتر ہے۔

ذہین و عقلمند قاری پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہونی چاہیے کہ ''تین دن کی بخشش'' حقوق الناس اور جس میں حقوق اللہ و حقوق الناس ہوں وہ اس بخشش میں شامل نہیں ہیں، جیسا کہ زکوٰۃ و خمس وغیرہ، کیوں کہ یہ جب تک اپنے مستحق کے پاس نہیں پہنچے اس شخص کی ذمہ ختم نہیں ہوگی، یہی مسئلہ قصاص وغیرہ میں ہے، اس طرح کے معاملات میں بخشش و عفو کا کوئی تعلق نہیں ہے، کیوں کہ یہ محض اللہ سبحانہ کی مخالفت نہیں ہے، بلکہ ایک مومن کے خلاف جرأت یا کسی معاہدہ کی عدم پاسداری ہے۔

جی ہاں وہ حقوق جو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہیں وہ اگر وہ معاف کردیتا ہے اپنے فضل و کرم سے تو اس میں کوئی مشکل نہیں ہے، وہ مالک و مختیار ہے۔

نیز جو روایات وارد ہیں کہ جو بھی توبہ کرتا ہے یا حج کرتا ہے، یا بعض مستحب اعمال انجام دیتا ہے مثلاً سید الشہداءؑ یا دیگر ائمہ اطہارؑ کی زیارت کرتا ہے، یا سید الشہداءؑ کے مصائب میں گریہ کرتا ہے تو اس کے گناہ ختم ہوجاتے ہیں، تو یہاں پر مراد حقوق اللہ ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حقوق اللہ کی مخالفت سے جو سزا کا تعین ہوتا ہے وہ وہ ایک علت تامہ کی صورت میں نہیں ہوتا کہ جس طرح علت اپنے معلول کی مخالفت نہیں کرسکتی، کیوں کہ اگر اس طرح ہو تو پھر شفاعت و توبہ کا دروازہ ہی بند ہوجائے، بلکہ یہ ایک اقتضاء کے طور پر ہے یعنی جب بندہ سرکشی کرتا ہے تو اس پر عقاب جائز ہوجاتا ہے جب تک کہ کوئی مانع یا رکاوٹ نہ آجائے، پس جب کوئی چیز ایسی آجائے جو اس کی تاثیر کو ختم کردے ما کہ توبہ وغیرہ تو اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم اس کو معاف فرماتا ہے، پھر وہ سزا و عقاب اس پر سے ہٹ جاتا ہے۔

حذیفہ کہتا ہے: پھر رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف گئے اور میں واپس آ گیا، مجھے کبھی اس شخص کے بارے میں شک نہیں ہوا، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد وہ کھڑا ہوا اور کفر پر پلٹ کر آیا، دین سے مرتد ہوگیا، حکومت کی لیے تگ و دو کی، قرآنِ کریم کے معانی بدلے، بیت الوحی میں آگ لگائی، نئی نئی سنتیں ایجاد کیں، ملت اسلامیہ کو ہلا کر رکھ دیا، سنتِ رسول اللہ ﷺ کو تبدیل کردیا، امیر المومنینؑ کی گواہی کو نہیں مانا، فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو جھٹلایا، فدک غصب کیا، مجوس و یہود اور نصاریٰ کو خوش کیا، جگر پارۂ رسولؐ اللہ کو ناراض کیا، سُنن میں تبدیلیاں کردیں، امیر المومنینؑ کو قتل کرنے کی سازشیں کیں، ظلم و جور کھلم کھلا کیا، جس کو اللہ سبحانہ نے حلال کیا تھا اس کو حرام کیا اور جس کو اللہ سبحانہ حرام کیا تھا اس کو حلال کیا، بنت نبی ﷺ کے چہرے پر طمانچے مارے، ظلم و غصب سے منبر رسولؐ پر چڑھ گئے، امیر المومنینؑ سے دشمنی کی، افتراء پردازی کی، مولاؑ کی رائے کو اہمیت نہیں دی۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ سبحانہ نے اس منافق کے خلاف میری آقازادی سلام علیہا کی دعا قبول فرمائی، وہ اپنے قاتلؒ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا، میں امیر المومنینؑ کے پاس گیا؛ تاکہ مولاؑ کو مبارک باد دے سکوں، میرے مولاؑ نے فرمایا: اے حذیفہ! تمہیں وہ دن یاد ہے جب تم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے نواسے، ہم سب کھانا کھا رہے تھے، اسی روز تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اس دن کی فضیلتوں کے بارے

← اسی مطلب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ کلامِ مجید میں فرماتا ہے: وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (مریم: 71) یعنی: ''اور تم میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر اس کا اس (دوزخ) پر سے گزر ہونے والا ہے، یہ (وعدہ) قطعی طور پر آپ کے رب کے ذمہ ہے جو ضرور پورا ہوکر رہے گا''۔ کیوں کہ شفاعت وغیرہ جو موانعِ عقاب ہیں کے ثبوت کے بعد اس آیہ مبارکہ سے مراد یہ ہوگی کہ: گناہ کرنا موجب جہنم ہے، اور یہ فیصلہ حتمی ہے، لیکن چونکہ شریعتِ اسلامی میں اس کے تحقق میں کچھ موانع ثابت ہیں، اس کے بعد مقتضی بے اثر ہوجاتا ہے۔

اس بناء پر درج ذیل آیہ مبارکہ کا معنی بھی واضح ہوجاتا ہے: وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا (نساء: 93)
یعنی: ''اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے، اس کی سزا دوزخ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا۔ اور اللہ اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے''۔

میں آگاہ کیا تھا؟

میں نے کہا: جی سب یاد ہے، اے برادرِ رسولؐ اللہ۔

میرے مولاؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ دن آج ہے جس میں اللہ سبحانہ نے آلِ رسولؐ کی آنکھیں ٹھنڈی کی ہیں، مجھے اس دن کے 72 نام آتے ہیں۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اس دن کے نام سنا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا:

— یہ یوم استراحت (آرام) ہے۔ یوم عیدِ ثانی، پریشانیوں سے نجات کا دن۔

— گناہوں کے بوجھ کو کم کرنے ولا دُکھوں سے نجات کا دن

— بھلائی کا دن راضی ہونے کا دن ہے

یوم مرفوع القلم (جس روز گناہ نہیں لکھے جائیں گے) طاقت دکھانے کا دن ہے

— پرسکون رہنے والا دن۔ معافی ودرگزری کا دن ہے

← کیوں کہ اگر قاتل آلِ محمدؐ کی محبت پر کامیابی سے مرجاتا ہے تو اسی کے سبب آلِ محمدؐ کے جھنڈے کے سائے میں محشور ہوگا، متعدد روایات دلالت کرتی ہیں کہ جس شخص کی موت آلِ محمدؐ کی محبت واطاعت پر ہو، وہ اس کی شفاعت کریں گے، مظلوم کو راضی کر کے، کیوں کہ امامؑ فرماتے ہیں: ومن کان للناس علی شیعتنا من الحق مشینا إلیھم فأرضیناھم ومازلنا نزیدھم حتی نرضیھم

یعنی: ''اگر کسی کا ہمارے شیعوں پر کوئی حق ہوگا تو ہم اس کے پاس چل کر جائیں گے، اور ان کو راضی کریں گے، زیادہ سے زیادہ کی پیشکش کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ راضی ہوجائیں''۔

پس آیت کا معنی اس طرح سے ہوجائے گا: اگر کسی نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کردیا تو اب اس کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہوگیا ہے، جب تک کہ کوئی رکاوٹ سامنے نہ آجائے، جیسا کہ شفاعت، مظلومین کو راضی کرنا، یا مظلومین اپنا حق معاف کردیں معصومین علیہم السلام کی خاطر۔

لیکن عنایات الٰہیہ کا سن کر بندے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو دھوکہ میں نہ ڈالے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مخالفت کرنے کی جرئت نہ کرے، اور نہ ہی اللہ سبحانہ کے بندوں کے حقوق غصب کرے، اہل بیتؑ سے یہ بھی روایت ہے کہ موت کے وقت کوئی چھوٹا سا گناہ بھی آکر رکاوٹ بن سکتا ہے، اور وہ آلِ محمدؐ کی محبت ومودت سے ہٹ جائے، پس جس شخص کی عاقبت موت کے وقت اچھی نہ ہو یعنی وہ ایمان کی حالت میں نہ مرے تو وہ بہت بڑے خسارے والوں میں سے ہوجائے گا۔

— عافیت کا دن شیعوں کے خوش ہونے کا دن ہے

— برکت کا دن توبہ کا دن ہے

— قربانی کا دن توبہ کے بعد اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کا دن

— عید اللہ الاکبر، اللہ سبحانہ کی بڑی عید زکوۃ عظمی کا دن

— دُعا کی قبولیت کا دن فطر الثانی کا دن

— موقفِ اعظم قبیلہ پسندی کے تباہی کا دن

— یوم التوافیصدقہ دینے کا دن

— یوم الشرطیوم الرضا

— یوم نزع السواد یوم عید اہل بیتؑ

— یوم ندامۃ الظالم اعمال کے قبولیت کا دن

— باطل کے ٹوٹنے کا دن یوم الذھاب (جانے کا دن)

— زیارت کا دن بنی اسرائیل کی کامیابی کا دن

— نفاق کو قتل کرنے کا دن قبولِ اعمال کا دن

— وقت معلوم کا دن مومن کے پر رونق ہونے کا دن

— اہل بیتؑ کی خوشی وسرور کا دن یوم مباہلہ

— یوم الشہود یوم مفاخرہ

— دشمن پر غلبہ پانے کا دن خوش حال ہونے کا دن

— گمراہی کی تباہی کا دن نصرت کا دن

— آگاہی کا دن زیادہ فتح کا دن

— ٹھنڈک پہنچانے والا دن پیار ومحبت کا دن

— شہادت کا دن خوش مزاج ہونے کا دن

— مومنین کی کوتاہیوں سے درگزر کرنے کا دن یوم الوصول

— یوم الزّھرۃ (پھول کی کلی کا دن) یوم التذکیہ (پاکیزگی کا دن)

— تعریف کا دن بدعات کے واضح ہونے کا دن

— خوش ذائقہ کھانوں کا دن زہد و پرہیزگاری کا دن

— تقویٰ و ورع کا دن وعظ ونصیحت کا دن

— عبادت کا دن ہتھیار ڈال دینے کا دن

— سلامتی کا دن نحر کرنے کا دن

— یوم البقر (گائیں کا دن)

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں مولاؑ کی بارگاہ اٹھا اور اپنے دل میں کہا: اگر میں کسی فعل خیر اور ثواب کی امید نہ بھی کرتا تب بھی اس دن کی فضیلت پانے کی خواہش ضرور رکھتا۔

محمد بن العلا ہمدانی اور یحییٰ بن جریج نے بتایا: ہم میں سے ہر ایک اٹھا اور احمد بن اسحٰق قمیؒ کے سر کا بوسہ لیا اور اس سے کہا: ساری تعریفیں ہیں اس اللہ سبحانہ کی جس نے آپ کی ملاقات ہم سے کرائی، اور آپ نے ہم کو اس دن کے شرف سے آگاہی دی، پھر ہم واپس آئے، اور اس دن کو عید کے طور پر مناتے رہے۔ (۱)

اس حدیث شریف میں واضح دلالت ہے کہ یہ آدمی سب سے بڑا منافق تھا اور آلِ محمدؐ کا سب سے بڑا دشمن تھا، جس پر رسول اللہ ﷺ، امیر المومنینؑ کی نص موجود ہے، اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی گواہی، جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

[۱۲۷] حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الَّذِي قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَعْرَفُكُمْ بِالْمُنَافِقِينَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ.

"تم سب میں منافقین کے بارے میں حذیفہ بن یمان زیادہ جانتا ہے"۔ (۲)

---

(۱) بحار الانوار: ۳۱/ ۱۲۰ و ۹۸/ ۳۵۱، ح۱؛ مستدرک الوسائل: ۲/ ۵۲۲، ح ۳ (مختصراً)؛ معالم الزلفیٰ بحرانی: ۳۲۵؛ الغدیر: ۱/ ۲۸۷؛ العقد النضید والدر الفرید: ۶۰، ح ۳۶؛ مصباح الانوار ہاشم بن محمد (مخطوطہ)

(۲) تبوک سے واپسی کے دوران "عقبہ" کے مقام پر بعض منافقین نے رسول خدا ﷺ پر قاتلانہ حملہ کرنے کی سازش بنائی لیکن خداوند متعال نے اپنے حبیب ﷺ کو سازش سے آگاہ کیا اور آپؐ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے تاکہ گھاٹی سے گزر جائیں۔ نقاب پوش منافقین نے آپؐ کی اونٹنی کو ہنکانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آپؐ کی اونٹنی کی باگ پکڑے ہوئے تھے اور

اس کی وجہ یہ ہے کہ شبِ عقبہ ("عقبہ" لغت میں دشوار گزار پہاڑی راستے کو کہا جاتا ہے) جس میں منافقین نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کو ہانک کر (کھائی میں گرا کر) قتل کرنے کی کوشش کی۔

فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ و العَذَابِ (غافر: 45)

یعنی: "پس اللہ نے اس (مردِ مومن) کو ان لوگوں کی تدبیروں اور چالوں کی برائیوں سے بچا لیا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا"۔

ان کی طرف سے یہ گستاخی بتا رہی ہے کہ وہ منافق و کافر تھے، جو ہم نے ان لوگوں کے بارے میں کہا ہے اس کی تائید ہوتی ہے، اور وہ حدیث بھی جو ہم نے آقاء و مولا علی بن محمد الہادی علیہما السلام سے نقل کی ہے ہمارے دعویٰ کی تائید کرتی ہے۔

آخر وہ شخص کیوں نہ اخلاق باختہ اور بدکاری کرتا جس کے بارے میں شیعہ امامیہ کا اجماع ہے کہ وہ ولدُ الزنا تھا۔ (۱)

[۱۲۸] وَقَدْ رُوِيَ فِي الْحَدِيثِ: أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَنْجُبُ.

حدیث میں ہے: "ولد الزنا شریف نہیں ہوتا۔" (۲) حدیث شریف کی یہ خبر عام ہے کسی بھی زمانے کے لیے اور کسی بھی علاقے کے لیے۔

حذیفہ پیچھے سے ہانک رہے تھے۔ چلتے چلتے منافقین کے ایک گروہ نے آپؐ کو گھیر لیا۔ آپؐ نے انہیں ڈانٹا؛ حذیفہ نے رسولؐ اللہ کے حکم پر ان اپنے ڈنڈے سے ان کی سواریوں کا منہ موڑ دیا؛ اور فرار ہو کر لشکر میں بکھر گئے۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ: ج۵، ص ۲۴-۲۳؛ ابن حنبل، مسند: ج۵، ص ۳۹۰-۳۹۱ (مترجم)

(۱) شیخ یوسف بحرانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب: الحدائق الناضرۃ: 23 / 25، میں فرماتے ہیں: فانہ لا خلاف نصا وفتوی فی کونہ - یعنی عمر - ابن زنا. وکذا حصول الزنا فی آبائہ أیضا یعنی: "نص و فتویٰ دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ یعنی عمر ولد زنا تھا، اور اس کے آباء بھی زنا کی پیداوار تھے (نیز ملاحظہ کریں: الصراط المستقیم: ۳/ ۲۸، جس میں عمر کے خسیس اور خبیث ہونے متعلق گفتگو کی ہے۔ الطائف: ۲/ ۴۶۹، عمر اسلام سے پہلے کیا کرتے تھے)۔

(۲) مختصر البصائر: ۳۸۴؛ اوائل المقالات مفید: ۸۷؛ الطرائف: ۲/ ۱۸۰؛ الصراط المستقیم: ۳/ ۲۸

[۱۲۹] لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: أَنَّ عَلَامَةَ وَلَدِ الزِّنَا بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے: "ولد الزنا کی نشانی بغضِ اہل بیتؑ ہے"۔ ①

اہلِ بیتؑ رسولؐ سے بغض رکھنے والا کافر ہے، یہ نام اور صفت اس کی پوری زندگی اور ہر حال میں رہے گی، جب تک ولد زنا نام رہے گا بغض اہل بیتؑ سے وہ جدا نہیں ہوسکتا۔

اس کا ساتھی بھی منافق تھا

پس ثابت ہوگیا اس کا باطنی کفر اور اظہار اسلام کر کے منافق رہا۔ اور اس کا ساتھی بھی منافق ہی تھا۔ جب ثابت ہوگیا کہ وہ منافق تھا تو اس کا ساتھی بھی منافق ہی تھا کیوں کہ دونوں میں کوئی بھی فرق کا قائل نہیں ہے، بلاوجہ کوئی تیسرا قول ایجاد کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اگر ان دونوں کا سوائے بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جلانے کے علاوہ کوئی جرم نہ بھی ہوتا جس میں بنتِ رسولؐ اللہ، حضرت علی علیہ السلام، امام حسنؑ و امام حسینؑ تھے جن سے اللہ سبحانہ رجس کو ایسا دور رکھا جیسے دور رکھنے کا حق تھا، نفسِ علیؑ کو نفسِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیا آیہ مباہلہ میں، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا قرار دیا جس نے بی بیؑ کو اذیت دی گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت، حسنین کریمین علیہما السلام کو شبابِ اہل جنت کا سردار قرار دیا، حالانکہ دیگر اہل جنت بھی حالتِ شباب میں ہی ہوں گے خواہ وہ نبی ہوں یا وصی ہوں یا مومن، نیز دونوں کو عرشِ الٰہی کی زینت قرار دیا، جب یہ بات صحیح ہے کہ ان دونوں نے اس مقدس گھر کو جلانے کی ٹھان لی تو ہم جان گئے کہ دونوں کفر و نفاق کی انتہاء کو پہنچ گئے جس کے بعد کوئی ذلت کا درجہ نہیں ہے۔

[۱۳۰] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ فِي كِتَابِ بَصَائِرِ الدَّرَجَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۹۹، ح ۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/۳۴۴، ح ۱۵؛ الخصال: ۲۱۷، ح ۴۰؛ معانی الاخبار: ۴۰۰/ح ۶۰؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۹ح ۷؛ بحار الانوار: ۲۷/۱۹۸، ح ۲۵

السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ وَ مَعَهُ أَبُو الْفَصِيلِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ: إِنِّي لَأَنْظُرُ الْآنَ إِلَى جَعْفَرٍ وَ أَصْحَابِهِ [السَّاعَةَ] تَعُومُ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَ إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي مَجَالِسِهِمْ مُحْتَبِينَ بِأَفْنِيَتِهِمْ . فَقَالَ لَهُ أَبُو الْفَصِيلِ: أَ تَرَاهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ: أَرِنِيهِمْ . [قَالَ] فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَيْنَيْهِ وَ قَالَ: أُنْظُرْ. فَنَظَرَ فَرَآهُمْ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: أَ رَأَيْتَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَ أَسَرَّ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ سَاحِرٌ.

محمد بن حسن صفارؒ نے اپنی کتاب بصائر الدرجات میں اپنی سند سے یزید الکناسی سے اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار میں تھے، اور ابو الفصیل بھی ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں، ان کی کشتی سمندر میں تیر رہی ہے، نیز میں دیکھ رہا ہوں انصار کا ایک گروہ آپس میں بیٹھ کر غور فکر کر رہے ہیں۔ ابو الفصیل نے کہا: یارسولؐ اللہ! ابھی آپؐ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: مجھے بھی دکھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: دیکھو۔ اس نے بھی دیکھ لیا، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھ لیا؟ اس نے کہا: جی، دل ہی دل میں سوچا کہ یہ تو جادوگر ہے۔ ① (نعوذ باللہ من ذٰلک)

[۱۳۱] وَرَوَى بِإِسْنَادِهِ فِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي

① بصائر الدرجات: ۴۲۲، ح ۱۲؛ تفسیر القمی: ۱/۲۹۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۲۲۰، ح ۱۵۹؛ بحار الانوار: ۱۹/۵۳، ح ۱۰ و ۱۷/۲۲ و ۳۰/۱۹۳، ح ۵۴ و ۳۱/۵۸۹، ح ۸

عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ سَمَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ: اَلصِّدِّيقَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَكَيْفَ؟ قَالَ: حِينَ كَانَ مَعَهُ فِي الْغَارِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرَى سَفِينَةَ جَعْفَرِ [ابْنِ أَبِي طَالِبٍ] تَضْطَرِبُ فِي الْبَحْرِ ضَالَّةً. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّكَ لَتَرَاهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَفَتَقْدِرُ أَنْ تُرِيَنِيهَا؟ قَالَ: اُدْنُ مِنِّي. [قَالَ:] فَدَنَا مِنْهُ فَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اُنْظُرْ. فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَرَأَى السَّفِينَةَ وَهِيَ تَضْطَرِبُ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى قُصُورِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. فَقَالَ فِي نَفْسِهِ: اَلْآنَ صَدَّقْتُ أَنَّكَ سَاحِرٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: اَلصِّدِّيقُ أَنْتَ.

نیز محمد بن حسن صفارؒ نے اپنی کتاب بصائر الدرجات میں اپنی سند سے خالد بن نجیح[1] سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو "صدیق" کہا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: جی! میں نے کہا: تو کس طرح؟

آپؑ نے فرمایا: جب وہ غار میں ساتھ تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جعفر کی کشتی دیکھ رہا ہوں وہ سمندر میں اپنا راستہ کھو کر پریشان ہیں۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ دیکھ سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: کیا آپؐ مجھے دکھا سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ وہ قریب آیا، آنحضرت ﷺ نے اس کی آنکھوں پر مسح فرمایا، اور حکم دیا دیکھو۔ ابوبکر نے دیکھا کہ کشتی (والے) سمندر میں پریشان ہیں، پھر اہلِ مدینہ کے گھر

[1] خالد بن نجیح الجوان، امام صادق اور امام کاظم علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور یہ ثقہ ہیں اور اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ علماء اس سے روایت کرتے ہیں جیسے ابن ابی عمیر و صفوان وغیرہ اور ان پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتے ہیں اور کشی نے بھی انھیں اہلِ ارتفاع میں شامل کیا ہے۔ (دیکھیے: معجم رجال الحدیث، ۸/ ۳۹، رقم ۴۲۲۶)

دیکھے، اپنے دل میں: ابھی مجھے یقین ہوگیا ہے کہ تم جادوگر ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدیق تم ہو۔[1]

وہ روایات جو رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارک میں ہی ان دونوں کے نفاق و کفر پر دلالت کر رہی ہیں۔
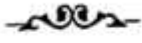
[1] بصائر الدرجات: ۴۲۲، ح ۱۳؛ تفسیر القمی: ۱/ ۲۹۰؛ المحتضر: ۱۵۱، ح ۱۰۰؛ بحار الانوار: ۱۸/ ۱۰۹، ح ۳۰/ ۱۹۳، ح ۵۵ و ۳۱/ ۵۸۹، ح ۸

حیاتِ رسولؐ میں ان دونوں کے نفاق اور کفر پر دلائل

[۱۳۲] مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ فِي الْكَافِي بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِيكَ شَبَهاً مِنْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. وَلَوْ لَا أَنْ تَقُولَ فِيكَ طَوَائِفُ مِنْ أُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَى فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ فِيكَ قَوْلاً لَا تَمُرُّ بِمَلَإٍ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْكَ يَلْتَمِسُونَ بِذٰلِكَ الْبَرَكَةَ. قَالَ: فَغَضِبَ الْأَعْرَابِيَّانِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَعِدَّةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَعَهُمْ وَقَالُوا: أَمَا رَضِيَ أَنْ يَضْرِبَ لِابْنِ عَمِّهِ مَثَلاً إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے الکافی میں اپنی سند سے روایت کی ہے ابو بصیرؒ سے وہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علیؑ تشریف لے کر ے، آنحضرت ﷺ نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا:

تمہاری عیسیٰؑ بن مریمؑ سے شباہت ہے، بالفرض تمہارے بارے میں میری امت سے کئی گروہ وہ بات نہ کہیں جو نصاری نے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کے بارے میں کہی ہے، تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا جس کے بعد جہاں سے تم گزرتے لوگ تمہارے پیروں سے

نیچے کی مٹی اٹھا لیتے اور اس کو تبرک کے طور پر محفوظ کر لیتے"۔

راوی کہتا ہے اس کے بعد: دو اعرابی، مغیرہ بن شعبہ اور چند قریش کے لوگ غصہ ہو گئے اور کہا: اپنے چچا کے بیٹے کے لیے عیسیٰؑ کے علاوہ کوئی مثال نہیں ملی تھی؛ پس اللہ سبحانہ نے آیہ مبارکہ نازل فرمائی:

"اور جب ابنِ مریمؑ (عیسیٰؑ) کی مثال دی گئی تو ایک دم آپؐ کی قوم والے چیخنے چلانے لگے"۔(الزخرف: ۵۷)[1]

[۱۳۳] وَرَوَى بِإِسْنَادِهِ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ فِي الْغَارِ - وَقَدْ أَخَذَتْهُ الرِّعْدَةُ -: اُسْكُنْ فَإِنَّ اللهَ مَعَنَا، وَهُوَ لَا يَسْكُنُ، فَلَمَّا رَأَى [رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ] حَالَهُ قَالَ لَهُ: أَ تُرِيدُ أَنْ أُرِيَكَ أَصْحَابِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي مَجَالِسِهِمْ يَتَحَدَّثُونَ وَأُرِيَكَ جَعْفَراً وَأَصْحَابَهُ فِي الْبَحْرِ يَعُومُونَ؛ [قَالَ: نَعَمْ] وَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَنَظَرَ إِلَى الْأَنْصَارِ يَتَحَدَّثُونَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَنَظَرَ إِلَى جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ يَعُومُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَضْمَرَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ أَنَّهُ سِحْرٌ.

شیخ کلینیؒ نے الکافی میں اپنی سند سے یونس بن صہیب[2] سے اس نے امام صادق علیہ السلام

---

[1] الکافی: ۸/۵۷، ح ۱۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۵۳۰، ح ۳۶ و ۳/۶۰۹، ح ۷۱؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۲۶۵، ح ۵۴۴؛ بحار الانوار: ۳۵/۳۲۳، ح ۲۲

[2] اس نام کا کوئی راوی نہیں مل سکا ہے۔ یہ غالباً یوسف بن صہیب ہوگا جو کتابت کی غلطی سے یونس لکھا گیا ہو جیسا کہ ایک اور نسخے میں یوسف بن صہیب درج ہے اور یوسف بن صہیب مجہول ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۷۷)

سے روایت کی ہے:

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار میں ابوبکر کی طرف دیکھا تو وہ کانپ رہا تھا۔ فرمایا: تسلی کرو اللہ سبحانہ ہمارے ساتھ ہے، اور وہ سنبھل ہی نہیں رہا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی حالت دیکھی تو فرمایا: کیا میں تم کو اپنے صحابی انصار میں سے دکھاؤں جو بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہیں، میں تمہیں جعفر دکھاؤں جس کی کشتی سمندر میں پھر رہی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر پھیرا تو اس کو انصار آپس میں بات چیت کرتے ہوئے نظر آگئے، نیز حضرت جعفر اور اس کے ساتھی بھی نظر آگئے میں اپنی کشتی پر سوار، پس اس نے اپنے ذہن میں بٹھا لیا کہ یہ جادوگری ہے۔"[1]

[۱۳۴] وَ رَوَى بِإِسْنَادِهِ فِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ [قَالَ:] يَعْنِي فُلَاناً وَ فُلَاناً وَ أَبَا عُبَيْدَةَ الْجَرَّاحَ.

شیخ کلینیؒ نے اپنی سند سے سلیمان جعفری[2] سے روایت کی وہ کہتا ہے: میں نے سنا ابوالحسنؑ نے اللہ سبحانہ کے اس ارشاد میں فرمایا: "جب وہ ناپسندیدہ باتوں کی سازش کرتے ہیں (نساء:۱۰۸)۔

فرمایا: یعنی فلاں فلاں اور ابوعبیدہ بن الجراح"۔[3]

[۱۳۵] وَ رَوَى بِإِسْنَادِهِ فِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَذْكُرُ فِيهِ مُهَاجَرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

---

[1] الکافی: ۸/۲۶۲، ح ۳۷۷؛ الاختصاص: ۱۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۲۱۹، ح ۱۵۷؛ بحار الانوار: ۱۹/۸۸، ح ۴۰ و ۳۰/۲۷۳، ح ۱۴۳

[2] سلیمان بن جعفر الجعفری بن ابراہیم بن محمد ہیں۔ ان کو ابو محمد الطالبی الجعفری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ امام کاظمؑ اور امام رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۶۳)

[3] الکافی: ۸/۳۳۴، ح ۵۲۵؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۷۴، ح ۲۶۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۴۸، ح ۵۵۲؛ بحار الانوار: ۳۰/۲۷۱، ح ۱۴۱

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ انْتِظَارِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِقُبَاءَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْهِ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَأَيْنَ فَارَقَهُ؛ فَقَالَ لَهُ: [إِنَّ أَبَا بَكْرٍ] لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُبَاءَ وَ نَزَلَ بِأَهْلِهَا يَنْتَظِرُ قُدُومَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: انْهَضْ بِنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنَّ الْقَوْمَ قَدْ فَرِحُوا بِقُدُومِكَ وَ هُمْ يَسْتَرِيثُونَ إِقْبَالَكَ إِلَيْهِمْ فَانْطَلِقْ بِنَا وَ لَا تُقِمْ هَاهُنَا تَنْتَظِرُ عَلِيّاً فَمَا أَظُنُّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكَ إِلَى شَهْرٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا! مَا أَسْرَعَهُ، وَ لَسْتُ أَرِيمُ حَتَّى يَقْدَمَ ابْنُ عَمِّي وَ أَخِي [فِي اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ] وَ أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ، فَقَدْ وَقَانِي بِنَفْسِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. [قَالَ:] فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ ذٰلِكَ وَ اشْمَأَزَّ وَ دَاخَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَسَدٌ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ وَ كَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ عَدَاوَةٍ بَدَتْ مِنْهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ أَوَّلَ خِلَافٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ انْطَلَقَ فَدَخَلَ الْمَدِينَةَ وَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقُبَا يَنْتَظِرُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ... إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

شیخ کلینیؒ نے اپنی اسناد سے علی بن حسینؑ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کا ذکر ہے مدینہ منورہ کی طرف، اور کھڑے ہو کر امیر المومنینؑ کا انتظار کرنا قباء کی جگہ پر۔

سعید بن مسیب [1] نے امام علی بن حسین علیہ السلام سے عرض کی: میں آپؑ پر قربان جاؤں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے تو ابوبکر ساتھ میں تھا، پھر وہ کس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ ہوا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام قباء پر پہنچے، وہاں کے لوگوں کے پاس، تو امام علیؑ کے آنے کا انتظار کرنے لگ گئے۔ ابوبکر نے کہا: ہمارے ساتھ مدینہ چلو؛ کیوں کہ لوگ تمہارے آنے سے بہت خوش ہوئے ہیں، آپ کی تشریف آوری مؤخر ہوجائے گی، ہمارے ساتھ چلیں یہاں پر کھڑے ہو کر علیؑ کا انتظار نہ فرمائیں، مجھے نہیں لگتا کہ وہ ایک ماہ سے پہلے آسکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں! وہ بہت جلدی آنے والا ہے، میں یہاں سے جانے والا نہیں ہوں، جب تک کہ میرے چچا کا بیٹا اور میرا بھائی میری اہل بیتؑ میں سب سے زیادہ عزیز نہیں آجاتا؛ اس نے مشرکین کے مقابلے میں اپنی جان دے کر میری حفاظت کی۔

فرمایا: پس وہاں سے ابوبکر غضبناک ہوگیا اور اس کو اچھا نہیں لگا، اسی وقت اس کے دل میں امامؑ کے لیے حسد کی آگ بھڑک اٹھی، یہ پہلی دشمنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو امام علی علیہ السلام کی وجہ سے پیدا ہوئی، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلا اختلاف تھا، پھر وہ چلا گیا مدینہ میں داخل ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے رہ کر امام علیؑ کا انتظار کرتے رہے"......الخ [2]

[۱۳۶] وَ رَوَى أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ٱلْهِلاَلِيِّ عَنْ أَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ - فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ فِيهِ-: وَ لَقَدْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ ٱلْأَرْبَعَةِ أَصْحَابِ ٱلْكِتَابِ: اَلرَّأْيُ وَاللهِ أَنْ نَدْفَعَ مُحَمَّداً بِرُمَّتِهِ إِلَيْهِمْ أَوْ نُسَلِّمَ. وَ ذٰلِكَ حِينَ جَاءَ ٱلْعَدُوُّ مِنْ فَوْقِنَا وَ مِنْ تَحْتِنَا. كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَ زُلْزِلُوا

[1] سعید بن المسیب بن حزن ابومحمد المخزومی: امام سجادؑ کے اصحاب میں سے ہیں۔ اس نے امامؑ سے چودہ احادیث روایت کی ہیں لیکن یہ مجہول ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۵۲)

[2] الکافی: ۸/۳۴۰، ح۹، ۵۳۹؛ مختصر البصائر: ۳۴۳، ح۲۱؛ الطرائف: ۲/۱۱۲؛ بحارالانوار: ۱۹/۱۶، ح۲۶

زِلْزَالاً شَدِيداً ... وَ تَظُنُّونَ بِاللهِ ٱلظُّنُونَا ... وَ إِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَافِقُونَ وَ ٱلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا ٱللهُ وَ رَسُولُهُ إِلاَّ غُرُوراً. فَقَالَ [لَهُ] صَاحِبُهُ: لاَ. وَلَكِنْ نَتَّخِذُ صَنَماً وَ نَعْبُدُهُ؛ لِأَنَّا لاَ نَأْمَنُ أَنْ يَظْفَرَ اِبْنُ أَبِي كَبْشَةَ فَيَكُونَ هَلاَكُنَا. وَ لَكِنْ يَكُونُ هٰذَا ٱلصَّنَمُ ذُخْراً لَنَا؛ فَإِنْ ظَهَرَتْ قُرَيْشٌ أَظْهَرْنَا عِبَادَةَ هٰذَا ٱلصَّنَمِ وَ أَعْلَمْنَاهُمْ أَنَّا كُنَّا لَمْ نُفَارِقْ دِينَنَا. وَ إِنْ رَجَعَتْ دَوْلَةُ اِبْنِ أَبِي كَبْشَةَ كُنَّا مُقِيمِينَ عَلَى عِبَادَةِ هٰذَا ٱلصَّنَمِ سِرّاً. فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَخْبَرَ ٱلنَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ بَعْدَ قَتْلِي اِبْنَ عَبْدِ وُدٍّ. وَ دَعَاهُمَا فَقَالَ: كَمْ صَنَمٍ عَبَدْتُمَا فِي ٱلْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالاَ: يَا مُحَمَّدُ! لاَ تُعَيِّرْنَا بِمَا مَضَى فِي ٱلْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ [لَهُمَا] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كَمْ صَنَمٍ تَعْبُدَانِ يَوْمَكُمَا هٰذَا؟ فَقَالاَ: وَ ٱلَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا نَعْبُدُ إِلاَّ اللهَ مُنْذُ أَظْهَرْنَا لَكَ مِنْ دِينِكَ مَا أَظْهَرْنَا. فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ! خُذْ هٰذَا ٱلسَّيْفَ وَ انْطَلِقْ إِلَى مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا فَاسْتَخْرِجِ ٱلصَّنَمَ ٱلَّذِي يَعْبُدَانِهِ وَ اهْشِمْهُ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ أَحَدٌ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ. فَانْكَبَّا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ قَالاَ: اُسْتُرْنَا سَتَرَكَ ٱللهُ. فَقُلْتُ أَنَا لَهُمَا: اِضْمَنَا لِلهِ وَ لِرَسُولِهِ أَنْ لاَ تَعْبُدَا إِلاَّ اللهَ وَ لاَ تُشْرِكَا بِهِ شَيْئاً. فَعَاهَدَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ. وَ انْطَلَقْتُ حَتَّى اسْتَخْرَجْتُ ٱلصَّنَمَ [مِنْ مَوْضِعِهِ] فَكَسَرْتُ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ وَ جَذَمْتُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. فَوَ اللهِ لَقَدْ عَرَفَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا فِي وُجُوهِهِمَا عَلِيٌّ...

وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ.

ابان بن ابی عیاش ① نے سلیم بن قیس ہلالی ② سے روایت کی ہے وہ امیر المومنینؑ سے ایک طویل روایت میں سے نقل کرتا ہے: "اس نے اپنے چار دوستوں سے کہا جو کہ صاحبِ کتاب ورائی تھے۔ اللہ کی قسم ہم محمد ﷺ کی رسی پکڑ کر ان کو دیں گے اور اس وقت سے بچ جائیں گے جب دشمن کا حملہ ہمارے اوپر سے اور ہمارے نیچے سے ہو۔

چنانچہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا (الاحزاب: 11) یعنی: "اور انہیں شدید قسم کے جھٹکے دیئے گئے"۔

وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا (الاحزاب: 10) یعنی: "اور تم خدا کے بارے میں طرح طرح کے خیالات میں مبتلا ہو گئے"۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا (الاحزاب: 12) یعنی: "اور جب منافقین اور جن کے دلوں میں مرض تھا یہ کہہ رہے تھے کہ خدا و رسولؐ نے ہم سے صرف دھوکہ دینے والا وعدہ کیا ہے"۔

پس اس نے اپنے دوست سے کہا: نہیں، لیکن ہم کو چاہیے کہ بت کو لے کر اس کی عبادت کریں؛ اگر قریش کو فتح حاصل ہو جاتی ہے تو ہم یہ بت ظاہر کر دیں گے اور ان کو بتائیں گے کہ ہم نے اپنے دین چھوڑا نہیں ہے، لیکن اگر ابن ابی کبشہ کی حکومت واپس پلٹ کر آتی ہے تو ہم اس بت کی عبادت خفیہ طور پر کریں گے۔

حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور اس نے آنحضرت ﷺ کو آگاہ کر دیا، اس کے

① ابان بن ابی العیاش فیروز۔ امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام سجادؑ، امام محمد باقرؑ اور امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہے اور ضعیف ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲)

② یہ امام علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور امام سجادؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان کی ایک اصل (کتاب) بھی ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۶۲)

بعد آنحضرت ﷺ نے مجھے بتایا جب میں ابن عبدِ وَدّ کو قتل کر چکا، اور ان دونوں کو بھی بلا کر فرمایا: دورِ جاہلیت میں کتنے بتوں کی عبادت کر چکے ہو؟ تو دونوں نے کہا: اے محمد! ہم کو ہماری ماضی کا طعنہ نہ دیں۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آج کے دن میں کتنے بتوں کی عبادت کی؟ تو دونوں نے کہا: جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کی قسم جب سے ہم نے تمہارے دین کا اظہار کیا ہے غیر اللہ کی عبادت نہیں کی۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: یا علیؑ! یہ تلوار لو اور فلاں جگہ پر وہ بت نکالو جس کی یہ دونوں عبادت کرتے ہیں اس کو کھلے بت کو توڑ دو، اگر تمہارے اور اس بت کے درمیان میں کوئی رکاوٹ ڈالے تو اس کی گردن اڑا دو۔

پس دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھک گئے اور منت و ساجت کی: ہمارا پردہ رکھوائے اللہ کے رسول ﷺ۔ میں نے دونوں سے کہا: اللہ و رسول ﷺ کو اپنا ضامن قرار دو کہ کبھی اللہ سبحانہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور نہ ہی شرک کرو گے۔ دونوں نے بات مان لی اور رسول اللہ ﷺ سے عہد کر لیا۔

میں گیا جا کر میں نے وہ بت نکالا اس کا منہ توڑا، اس کے پاؤں ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اللہ کی قسم دونوں کے مرنے تک میں نے ان کے چہروں پر وہ کچھ دیکھا۔ ① (حدیث کی آخر تک)

[۱۳۷] وَ رَوَى أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ أَيْضاً بِتِلْكَ الرِّوَايَةِ قَالَ سُلَيْمٌ: شَهِدْتُ أَبَا ذَرٍّ يَوْمَ الرَّبَذَةِ حِينَ سَيَّرَهُ عُثْمَانُ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَهْلِهِ وَ مَالِهِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: لَوْ كُنْتَ أَوْصَيْتَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ [عُثْمَانَ]. فَقَالَ: قَدْ أَوْصَيْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً [أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ

① کتاب سلیم بن قیس ہلالی: ۲/ ۷۰۱، ح ۱۵؛ مدینۃ المعاجز: ۲/ ۸۸، ح ۳۱۸؛ بحار الانوار: ۳۰/ ۳۲۱، ۳۲۳، ح ۱۵۶

السَّلَامُ] فَقَدْ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [بِأَمْرِ اللهِ] إِذْ قَالَ لَنَا: سَلِّمُوا عَلَى أَخِي وَ وَزِيرِي وَوَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَلِيِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ. فَإِنَّهُ رَبُّ الْأَرْضِ الَّذِي تَسْكُنُ إِلَيْهِ، وَ لَوْ فَقَدْتُمُوهُ [فَقَدْتُمُوهُ] أَنْكَرْتُمُ الْأَرْضَ وَ أَهْلَهَا. فَرَأَيْتُ عِجْلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَسَامِرِيَّهَا رَاجِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: بِأَمْرٍ مِنَ اللهِ وَ رَسُولِهِ؛ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ وَ قَالَ: بِحَقٍّ مِنَ اللهِ وَ رَسُولِهِ أَمَرَنِي بِذٰلِكَ. فَلَمَّا سَلَّمَا عَلَيْهِ أَقْبَلَا عَلَى أَصْحَابِهِمَا [مُعَاذٍ وَ] سَالِمٍ وَ أَبِي عُبَيْدَةَ بَعْدَ مَا خَرَجَا مِنْ بَيْتِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ [مِنْ] بَعْدِ مَا سَلَّمَا عَلَيْهِ. فَقَالَا لَهُمَا: مَا يَزَالُ هٰذَا الرَّجُلُ يَرْفَعُ خَسِيسَةَ ابْنِ عَمِّهِ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِذاً يُحْسِنَ أَمْرَ ابْنِ عَمِّهِ. ثُمَّ قَالَ الْجَمِيعُ: مَا لَنَا عِنْدَهُ خَيْرٌ مَا بَقِيَ ابْنُ عَمِّهِ. قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! هٰذَا التَّسْلِيمُ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ بَعْدَهَا؛ فَقَالَ: أَمَّا التَّسْلِيمَةُ الْأُولَى فَقَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. وَ أَمَّا التَّسْلِيمَةُ الْأُخْرَى فَبَعْدَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. فَقُلْتُ: فَمُعَاقَدَةُ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ مَتَى كَانَتْ؛ قَالَ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي - أَصْلَحَكَ اللهُ - عَنِ الْاِثْنَيْ عَشَرَ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ الْمُتَلَثِّمِينَ الَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَ مَتَى كَانَ ذٰلِكَ؛ قَالَ: بِغَدِيرِ خُمٍّ مُقْبَلَ [مَقْفَلَ] رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَعْرِفُهُمْ؛ قَالَ: إِيْ وَ اللهِ أَعْرِفُهُمْ كُلَّهُمْ. قُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُهُمْ وَ قَدْ أَسَرَّهُمْ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُذَيْفَةَ؛ قَالَ: إِنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ كَانَ قَائِداً وَ حُذَيْفَةَ [كَانَ] سَائِقاً. فَأَمَرَ حُذَيْفَةَ بِالْكِتْمَانِ وَ لَمْ يَأْمُرْ بِذٰلِكَ عَمَّاراً. قُلْتُ: فَسَمِّهِمْ لِي. قَالَ: خَمْسَةٌ أَصْحَابُ الصَّحِيفَةِ، وَخَمْسَةٌ أَصْحَابُ الشُّورَى، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمُعَاوِيَةُ.

(137) ابان نے بھی سلیم سے یہی روایت نقل کی ہے، سلیم کہتا ہے: میں نے دیکھا تھا ابوذر رضی اللہ عنہ کو جس روز عثمان نے اس کو ربذہ کی صحراء میں نیکالی دی تھی، جاتے ہوئے اپنے اہل و مال کی وصیت امام علیؑ سے کر کے گئے تھے، کسی نے ان سے کہا: امیر المومنین (عثمان) سے کیوں نہیں کی وصیت؟ جس پر ابوذرؓ نے کہا: میں نے حقیقی امیر المومنینؑ (یعنی امام علیؑ) کو وصیت کی ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حضرت علیؑ کو امیر المومنین کہہ سلام کیا کرتے تھے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا:

"میرے بھائی و وزیر، میرے وارث اور میری امت میں میرے خلیفہ، میرے بعد ہر مومن کے والی پر امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کرو، کیوں کہ وہ زمین پر رہنے والوں کا سردار ہے، اگر اس سے دور ہو گئے تو گویا زمین و اہل زمین کا انکار کر دیا۔ پس میں نے اس امت کا گوسالہ اور سامری دونوں دیکھے، پلٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور دونوں نے کہا: یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہو گئے اور فرمایا: یہ اللہ اور اس کی رسولؐ کی طرف سے حق ہے اور اللہ سبحانہ نے مجھے یہ کہنے کا حکم دیا ہے۔ پس ان دونوں نے بھی امیر المومنینؑ پر سلام کیا، امیر المومنینؑ کے گھر سے نکل کر اپنے ساتھیوں معاذ و سالم اور ابی عبیدہ کا رُخ کیا، ان دونوں نے ان دونوں سے کہا: یہ آدمی ہمیشہ اپنے چچا کے بیٹے کو بڑا مقام دے رہا ہوتا ہے۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ اپنے چچا کے بیٹے کی صورتِ حال مضبوط کر رہا ہے۔ پھر سب کو مخاطب کر کے کہا: اس کے پاس ہمارے لیے کوئی اچھی چیز نہیں ہوگی جب تک کہ اس کے چچا کا بیٹا اس کے پاس ہوگا۔

سلیم کہتا ہے: میں نے کہا: اے ابوذرؓ! یہ سلام کرنا حجۃ الوداع سے پہلے تھا یا بعد میں؟

ابوذرؓ نے فرمایا: پہلی بار کا سلام حجۃ الوداع سے پہلے تھا اور دوسری بار کا سلام حجۃ الوداع کے بعد تھا۔ پھر میں نے کہا: ان پانچ لوگوں کی جماعت کب سے بنی؟

ابوذرؓ نے فرمایا: حجۃ الوداع میں۔

میں نے کہا: مجھے بتاؤ۔ اللہ سبحانہ تمہارے خیر میں اضافہ فرمائے۔ وہ بارہ لوگ اصحابِ عقبہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کو ہانک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا وہ واقعہ کب پیش آیا تھا؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غدیر خم میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لے کر آرہے تھے۔ میں نے کہا: اللہ سبحانہ آپ کی اصلاح میں اضافہ فرمائے۔ کیا آپ ان لوگوں کو جانتے ہیں؟ کہا: ہاں اللہ کی قسم میں ان سب کو جانتا ہوں۔ میں نے کہاں آپ کو کیسے پتہ چلا جب کہ یہ راز حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افشاں کرنے سے منع فرمایا تھا؟

فرمایا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما اونٹنی کو آگے سے لے کر چل رہے تھے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ پیچھے سے ہانکتے ہوئے آرہے تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفیہ رکھنے کا حکم حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیا تھا عمار رضی اللہ عنہ کو نہیں دیا تھا۔ میں نے کہا مجھے ان کے نام بتائیں۔

فرمایا: پانچ اصحاب صحیفہ، پانچ اصحابِ شوریٰ، عمرو بن عاص اور معاویہ"۔ ①

[۱۳۸] وَرَوَى أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَقُولُ فِيهِ:- وَلَمَّا انْتُهِيَ بِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ انْتَهَرَهُ عُمَرُ وَقَالَ: بَايِعْ وَدَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْأَبَاطِيلَ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ فَمَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ؟ قَالُوا: نَقْتُلُكَ ذُلّاً وَصَغَاراً. قَالَ: إِذاً تَقْتُلُونَ عَبْدَ اللهِ وَأَخَا رَسُولِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا عَبْدُ اللهِ فَنَعَمْ وَأَمَّا أَخَا [أَخُو] رَسُولِهِ فَلَا نُقِرُّ لَكَ بِهٰذَا. فَقَالَ: أَتَجْحَدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ آخَى

① کتاب سلیم بن قیس ہلالی: ۲/۷۲۹، ح۲۰؛ المحد المنضید والدرر الفرید: ۱۱۱، ح۸۶؛ بحار الانوار: ۲۸/۱۲۸

بَيْنِي وَبَيْنَهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ نَجْحَدُهَا. فَأَعَادَهَا [عَلَيْهِمْ] ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ [وَ] الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ! أَنْشُدُكُمُ اللهَ تَعَالَى أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ كَذَا وَكَذَا، وَيَقُولُ يَوْمَ غَزَاةِ تَبُوكَ كَذَا وَكَذَا؛ فَلَمْ يَدَعْ عَلِيٌّ شَيْئاً قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُ عَلَانِيَةً لِلْعَامَّةِ إِلَّا ذَكَرَهُ وَذَكَّرَهُمْ بِهِ، فَقَالُوا: نَعَمْ. فَلَمَّا تَخَوَّفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَنْصُرَهُ النَّاسُ وَأَنْ يَمْنَعُوهُ بَادَرَهُمْ وَقَالَ لَهُ: كُلَّمَا قُلْتَهُ حَقٌّ قَدْ سَمِعَتْهُ آذَانُنَا وَوَعَتْهُ قُلُوبُنَا، وَلٰكِنْ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ بَعْدَ هٰذَا يَقُولُ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اصْطَفَانَا اللهُ وَاخْتَارَ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ النُّبُوَّةَ وَالْخِلَافَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: هَلْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ يَشْهَدُ بِهٰذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ. وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَسَالِمٌ مَوْلَى [أَبِي] حُذَيْفَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: [صَدَقَ] قَدْ سَمِعْنَا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ. فَقَالَ [لَهُمْ] عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَدْ وَفَيْتُمْ بِصَحِيفَتِكُمُ [الْمَلْعُونَةِ] الَّتِي تَعَاقَدْتُمْ عَلَيْهَا فِي الْكَعْبَةِ إِنْ قَتَلَ اللهُ مُحَمَّداً أَوْ مَاتَ لَتَزْوُونَ عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ هٰذَا الْأَمْرَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: فَمَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ [مَا] أَطْلَعْنَاكَ عَلَيْهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ يَا زُبَيْرُ وَأَنْتَ يَا سَلْمَانُ وَأَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ وَأَنْتَ يَا مِقْدَادُ أَسْأَلُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ أَنَّ فُلَاناً وَفُلَاناً [حَتَّى عَدَّ هٰؤُلَاءِ] الْخَمْسَةَ [قَدْ]

تَعَاهَدُوا وَ كَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَاباً وَ تَعَاقَدُوا عَلَى مَا صَنَعُوا؛ فَقَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُمْ قَدْ تَعَاهَدُوا وَ تَعَاقَدُوا أَيْمَاناً عَلَى مَا صَنَعُوا فَكَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَاباً إِنْ قُتِلْتُ أَوْ مِتُّ لَيَزْوُوا عَنْكَ هٰذَا الْأَمْرَ يَا عَلِيُّ. فَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؛ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنْ وَجَدْتَ أَعْوَاناً عَلَيْهِمْ فَجَاهِدْهُمْ وَنَابِذْهُمْ وَإِنْ لَمْ تَجِدْ أَعْوَاناً فَبَايِعْ وَاحْقِنْ دَمَكَ....إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

ابان نے سلیم بن قیس سے اور اس نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے طویل روایت نقل کی ہے، جس میں وہ کہتا ہے: ”جب معاملہ حضرت علی علیہ السلام اور ابوبکر کا اپنی انتہاء کو پہنچا تو عمر نے جھڑک کر کہا: بیعت کرو اور بے سروپا باتیں کرنا بند کرو۔ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں بیعت نہیں کرتا تو تم لوگ کیا کرنے والے ہو؟

انھوں نے: ہم تم کو بے یار و مددگار کر کے قتل کر دیں گے۔

امامؑ نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ اللہ سبحانہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ کے بھائی کا خون کرو گے۔

ابوبکر نے کہا: اللہ کے بندے ہو یہ بات مانتے ہیں، باقی رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہونے والی بات ہم تسلیم نہیں کر سکتے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: کیا ہٹ دھرمی دکھاؤ گے جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا؟

انھوں نے کہا: ہاں ہم ہٹ دھرمی دکھائیں گے۔ امیر المومنینؑ نے یہ کلمات ان پر تین بار تکرار فرمائے، پھر امیر المومنینؑ نے متوجہ ہو کر فرمایا:

اے مسلمانو اور مہاجرین و انصار! میں تم لوگوں پر اللہ سبحانہ کو گواہ بنا کر پوچھتا ہوں کیا تم لوگوں نے غدیرِ خم میں رسول اللہ ﷺ سے یہ یہ باتیں سنی تھیں، اور جو پیغمبر اسلام ﷺ

نے غزوہ تبوک کے دن جو جو فرمایا تھا وہ سنا تھا؟ امیر المومنینؑ نے رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی ہر بات دہرائی جو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ہجوم میں ذکر فرمائی تھی، وہ سب لوگوں کو یاد دلایا، لوگوں نے کہا: جی سنا تھا۔

جب ابوبکر کو ڈر پیدا ہوا کہ کہیں لوگ امیر المومنینؑ کی مدد کرنے نہ آ جائیں، جلدی میں لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور مولا علی علیہ السلام سے کہا:

جو کچھ آپؑ نے کہا وہ حق ہے، ہمارے کانوں نے سنا اور ہمارے دلوں نے اس کو محفوظ کیا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، اس کے بعد فرمایا تھا: ہم اہل بیتؑ کو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ بنایا ہے اور ہمارے لیے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی، نیز اللہ سبحانہ ہمارے لیے خلافت اور نبوت دونوں کو ایک ساتھ کرنے والا نہیں ہے۔

پس مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: کیا کوئی اور صحابیِ رسول اللہ ﷺ تمہاری اس بات کی گواہی دے گا؟

تو اس وقت عمر نے کہا: خلیفۂ رسولؐ نے سچ کہا ہے میں نے بھی یہی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، جس طرح ابوبکر نے کہا۔ نیز ابوعبیدہ اور سالم جو ابوحذیفہ کا آزاد کردہ تھا غلام، معاذ بن جبل نے بھی یہی کہا کہ ہم لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو یہی کہتے فرماتے ہوئے سنا ہے۔

پس ان لوگوں سے مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً تم لوگوں نے تمہارے صحیفہ ملعونہ پر ایک دوسرے سے وفا کی ہے جس پر تم لوگوں نے خانہ کعبہ میں اتفاق کیا تھا کہ اگر حضرت محمد ﷺ قتل کر دیے جاتے ہیں یا ان کی وفات ہوتی ہے تو تم لوگ امر خلافت کو ہم اہل بیتؑ سے لے لو گے۔

پس ابوبکر نے کہا: آپؑ اس بات کا علم کیسے ہوا؟ ہم نے تو آپؑ کو نہیں بتایا تھا۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: تم اے زبیر، اور تم اے سلمانؓ، اور تم اے ابوذرؓ اور تم اے مقداد میں تم سب سے سوال کرتا ہوں اللہ سبحانہ اور اسلام کی قسم دے کر: کیا تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب آپؐ فرما رہے تھے اور تم لوگ سن رہے تھے

کہ فلاں فلاں یہاں تک کہ آپؐ نے ان پانچوں کو گنا جنہوں نے آپس میں معاہدہ کر کے ایک مکتوب تیار کیا اور اس پر متفق ہوئے تھے؟

ان سب نے کہا: جی بالکل ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا تھا آپؐ نے فرمارہے تھے: ان لوگوں نے آپس میں معاہدہ کیا ہے اور قسمیں کھائی ہیں، مکتوب میں لکھا ہے کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل کردیے جاتے ہیں یا ان کی وفات ہوجاتی ہے تو یہ لوگ اس امر (خلافت) کو تم سے اے علی علیہ السلام چھین لیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تھا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی صورت حال میں آپؐ کا حکم میرے لیے کیا ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا: اگر مدد کرنے والے تمہارے ساتھ موجود ہوں تو جہاد اور اعلان جنگ کرنا، اگر اعوان وانصار نہ ہوں تو بیعت کر کے اپنے خون کو نہ بہنے دینا"۔ [1]

دُعائے صنمی قریش

یہ دُعا ہمارے اُس دعویٰ کی دلیل ہے جس میں ہم نے کہا ہے کہ وہ دونوں منافق اور غیر مومن تھے۔

[۱۳۹] مَا سُمِعَ مِنْ قُنُوتِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ هَذَا: اَللّٰهُمَّ [صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ] اِلْعَنْ صَنَمَيْ قُرَيْشٍ، وَ جِبْتَيْهِمَا، وَ طَاغُوتَيْهِمَا، وَ إِفْكَيْهِمَا، وَ إِبْنَتَيْهِمَا، اَللَّذَيْنِ خَالَفَا أَمْرَكَ، وَ أَنْكَرَا وَحْيَكَ، وَ جَحَدَا إِنْعَامَكَ، وَ فصيا [عَصَيَا] رَسُولَكَ، وَ قَلَّبَا دِينَكَ، وَ حَرَّفَا كِتَابَكَ، [وَ أَحَبَّا أَعْدَاءَكَ وَ جَحَدَا آلَاءَكَ] وَ عَطَّلَا أَحْكَامَكَ، وَ أَبْطَلَا فَرَائِضَكَ، وَ أَلْحَدَا فِي آيَاتِكَ، وَ عَادَيَا أَوْلِيَاءَكَ، وَ وَالَيَا أَعْدَاءَكَ، وَ خَرَّبَا بِلَادَكَ، وَ أَفْسَدَا عِبَادَكَ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمَا وَ أَتْبَاعَهُمَا [وَ أَوْلِيَاءَهُمَا] وَ أَشْيَاعَهُمَا وَ مُحِبِّيهِمَا. [فَقَدْ أَخْرَبَا

[1] کتاب سلیم بن قیس ہلالی: ۲/۵۸۸، ح ۳۲؛ الاحتجاج: ۱/۱۰۹؛ بحار الانوار: ۲۸/۲۷۱، ح ۴۵

بَيْتَ النُّبُوَّةِ، وَرَدَمَا بَابَهُ، وَ نَقَضَا سَقْفَهُ، وَ أَلْحَقَا سَمَاءَهُ بِأَرْضِهِ، وَ عَالِيَهُ بِسَافِلِهِ، وَ ظَاهِرَهُ بِبَاطِنِهِ، وَ اِسْتَأْصَلَا أَهْلَهُ، وَ أَبَادَا أَنْصَارَهُ، وَقَتَلَا أَطْفَالَهُ، وَ أَخْلَيَا مِنْبَرَهُ مِنْ وَصِيِّهِ وَ وَارِثِ عِلْمِهِ، وَ جَحَدَا إِمَامَتَهُ، وَ أَشْرَكَا بِرَبِّهِمَا، فَعَظِّمْ ذَنْبَهُمَا، وَ خَلِّدْهُمَا فِي سَقَرَ، وَ مَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿لَا تُبْقِي وَ لَا تَذَرُ﴾. اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ بِعَدَدِ كُلِّ مُنْكَرٍ أَتَوْهُ، وَ حَقٍّ أَخْفَوْهُ، وَ مِنْبَرٍ عَلَوْهُ، وَ مُؤْمِنٍ آذَوْهُ، وَ مُنَافِقٍ وَلَّوْهُ، وَ وَلِيٍّ عَزَلُوهُ، وَ طَرِيدٍ آوَوْهُ، وَ صَادِقٍ طَرَدُوهُ [وَ كَافِرٍ نَصَرُوهُ]، وَ إِمَامٍ قَهَرُوهُ، وَ فَرْضٍ غَيَّرُوهُ، وَ أَثَرٍ أَنْكَرُوهُ، وَ شَرٍّ آثَرُوهُ، وَ دَمٍ أَرَاقُوهُ، وَ خَبَرٍ بَدَّلُوهُ، وَ كُفْرٍ نَصَبُوهُ، وَحُكْمٍ قَلَّبُوهُ، وَ إِرْثٍ غَصَبُوهُ، وَ فَيْءٍ إِقْتَطَعُوهُ، وَ سُحْتٍ أَكَلُوهُ، وَ خُمْسٍ اِسْتَحَلُّوهُ، وَ بَاطِلٍ أَسَّسُوهُ، وَ جَوْرٍ بَسَطُوهُ، وَ نِفَاقٍ أَسَرُّوهُ، وَ غَدْرٍ أَضْمَرُوهُ، وَ ظُلْمٍ نَشَرُوهُ، وَ وَعْدٍ أَخْلَفُوهُ، وَ أَمَانٍ خَانُوهُ، وَ عَهْدٍ نَقَضُوهُ، وَ حَلَالٍ حَرَّمُوهُ، وَ حَرَامٍ أَحَلُّوهُ، وَ بَطْنٍ فَتَقُوهُ، [وَ جَنِينٍ أَسْقَطُوهُ]، وَ ضِلْعٍ دَقُّوهُ، وَ صَكٍّ مَزَّقُوهُ، وَ شَمْلٍ بَدَّدُوهُ، وَ عَزِيزٍ أَذَلُّوهُ، وَ ذَلِيلٍ أَعَزُّوهُ، وَ حَقٍّ مَنَعُوهُ، وَ كَذِبٍ دَلَّسُوهُ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ بِعَدَدِ كُلِّ آيَةٍ حَرَّفُوهَا، وَ فَرِيضَةٍ تَرَكُوهَا، وَ سُنَّةٍ غَيَّرُوهَا، وَ أَحْكَامٍ عَطَّلُوهَا، وَ رُسُومٍ قَطَعُوهَا، وَ وَصِيَّةٍ ضَيَّعُوهَا، وَ بَيْعَةٍ نَكَثُوهَا، وَ دَعْوَىٰ أَبْطَلُوهَا، وَ بَيِّنَةٍ أَنْكَرُوهَا، وَ حِيلَةٍ أَحْدَثُوهَا، وَ خِيَانَةٍ أَوْرَدُوهَا، وَ عَقَبَةٍ اِرْتَقَوْهَا، وَ دِبَابٍ دَحْرَجُوهَا، وَ أَزْيَافٍ لَزِمُوهَا، وَ شَهَادَاتٍ كَتَمُوهَا. اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِي مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَ ظَاهِرِ الْعَلَانِيَةِ لَعْناً كَثِيراً أَبَداً دَائِماً [دَائِباً] سَرْمَداً، لَا اِنْقِطَاعَ لِعَدَدِهِ، وَ لَا نَفَادَ لِمَدَدِهِ، لَعْناً يَعُودُ أَوَّلُهُ وَ لَا يَنْقَطِعُ

آخِرُهُ لَهُمْ وَ لِأَنْصَارِهِمْ وَلِأَعْوَانِهِمْ وَلِمُحِبِّيهِمْ وَ مَوَالِيهِمْ
[وَ الْمُسَلِّمِينَ لَهُمْ وَ الْمَائِلِينَ إِلَيْهِمْ وَ النَّاهِضِينَ بِأَجْنِحَتِهِمْ
وَ الْمُقْتَدِينَ بِكَلَامِهِمْ وَ الْمُصَدِّقِينَ بِأَحْكَامِهِمْ. فَكَانَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَقْنُتُ بِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ عَذِّبْهُمْ
عَذَاباً يَسْتَغِيثُ مِنْهُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

مولا علی علیہ السلام سے قنوت میں سنی گئی دعا وہ یہ ہے:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْعَنْ صَنَمَيْ قُرَيْش

"اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور لعنت کر قریش کے دونوں بتوں پر"۔

وَ جِبْتَيْهَا وَ طَاغُوتَيْهَا وَ إِفْكَيْهَا وابنيهما وَ ابْنَتَيْهِمَا

"اور دونوں جادوگروں پر اور دونوں باغی شیطانوں پر اور الزام تراشنے والوں پر اور دونوں کے بیٹوں اور بیٹیوں پر"۔

اللَّذَيْنِ خَالَفَا أَمْرَكَ وَ أَنْكَرَا وَحْيَكَ وَ جَحَدَا إِنْعَامَكَ وَ عَصَيَا

"جنھوں نے تیرے امر کی مخالفت کی اور تیری وحی کا انکار کیا اور تیرے انعام سے منہ پھیرا اور"۔

رَسُولَكَ وَ قَلَبَا دِينَكَ وَ حَرَّفَا كِتَابَكَ وَ أَحَبَّا أَعْدَاءَكَ وَ جَحَدَا

"تیرے رسولؐ کی نافرمانی کی اور تیرے دین کو برباد (تبدیل) کیا اور تیری کتاب میں تحریف کی اور تیرے دشمنوں سے محبت کی"۔

آلَاءَكَ وَ عَطَّلَا أَحْكَامَكَ وَ أَبْطَلَا فَرَائِضَكَ وَ أَلْحَدَا فِي آيَاتِكَ وَ

"اور تیری نعمتوں کو ٹھکرایا اور تیرے احکام کو معطل کیا اور تیرے فرائض کو باطل قرار دیا اور تیری آیات (نشانیوں) میں الحاد (جھٹلایا) کیا"۔

عَادَيَا أَوْلِيَاءَكَ وَ وَالَيَا أَعْدَاءَكَ وَ خَرَّبَا بِلَادَكَ وَ أَفْسَدَا
عِبَادَكَ

"اور تیرے دوستوں سے عداوت کی اور تیرے دشمنوں کو دوست رکھا اور تیرے شہروں کو خراب کیا اور تیرے بندوں میں فساد پھیلایا"۔

اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمَا وَ أَتْبَاعَهُمَا وَ أَوْلِيَاءَهُمَا وَ أَشْيَاعَهُمَا وَ

"اے اللہ تو ان دونوں پر لعنت کر اور ان دونوں کا اتباع کرنے والوں پر اور ان کے دوستوں پر اور ان کے مددگاروں پر اور ان سے"۔

مُحِبِّيهِمَا فَقَدْ أَخْرَبَا بَيْتَ النُّبُوَّةِ وَ رَدَمَا بَابَهُ وَ نَقَضَا سَقْفَهُ وَ

"محبت کرنے والوں پر کیونکہ انھوں نے خانہ نبوت کو برباد کیا اور اس (گھر) کا دروازہ اکھاڑ ڈالا اور اس کی چھت کو توڑ ڈالا"۔

أَلْحَقَا سَمَاءَهُ بِأَرْضِهِ وَ عَالِيَهُ بِسَافِلِهِ وَ ظَاهِرَهُ بِبَاطِنِهِ وَ

"اور اس (خانہ نبوت) کے آسمان کو اس کی زمین سے، اس کی بلندی کو اس کی پستی سے اور اس کے ظاہر کو اس کے باطن سے ملا ڈالا"۔

اسْتَأْصَلَا أَهْلَهُ وَ أَبَادَا أَنْصَارَهُ وَ قَتَلَا أَطْفَالَهُ وَ أَخْلَيَا مِنْبَرَهُ

"اور اس کے مکینوں کو اُجاڑ ڈالا (استیصال کیا) اور اس کے مددگاروں کو ہلاک کیا اور اس کے بچوں کو قتل کیا اور اس کے منبر کو خالی کر ڈالا"۔

مِنْ وَصِيِّهِ وَ وَارِثِ عِلْمِهِ وَ جَحَدَا إِمَامَتَهُ وَ أَشْرَكَا بِرَبِّهِمَا

"اس کے وصی اور اس کے علم کے وارث سے اور اس کی امامت کا انکار کیا اور ان دونوں نے اپنے رب کے ساتھ شرک کیا"۔

فَعَظِّمْ ذَنْبَهُمَا وَ خَلِّدْهُمَا فِي سَقَرَ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ لَا تُبْقِي

"پس تو ان کے گناہ (اور عذاب) کو اور بڑھا دے اور ان دونوں کو ہمیشہ کے لیے سقر (دوزخ) میں رکھ اور تو خوب جانتا ہے کہ سقر کیا ہے"۔

وَ لَا تَذَرُ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ بِعَدَدِ كُلِّ مُنْكَرٍ أَتَوْهُ وَ حَقٍّ أَخْفَوْهُ وَ

"یہ (سقر) نہ تو کسی کو باقی رکھتا ہے اور نہ چھوڑتا ہے۔ اے اللہ ان پر لعنت کر ہر اس منکر کے عوض جس کی انھوں نے بنیاد رکھی اور ہر وہ حق جسے

انھوں نے چھپایا اور"

مِنْبَرٍ عَلَوْهُ وَمُؤْمِنٍ أَرْجَوْهُ وَمُنَافِقٍ وَلَّوْهُ وَوَلِيٍّ آذَوْهُ وَ

ہر اس منبر کے عوض جس پر یہ چڑھ دوڑے اور ہر مومن کے عوض جسے
انھوں نے تکلیف دی اور ہر منافق کے عوض جسے انھوں نے دوست رکھا
اور (خدا کے) دوست کے عوض جسے ایذاء دی

طَرِيدٍ آوَوْهُ وَصَادِقٍ طَرَدُوهُ وَكَافِرٍ نَصَرُوهُ وَإِمَامٍ قَهَرُوهُ وَ

"اور (رسولؐ کے) دھتکارے ہوئے کے عوض جسے واپس لائے اور سچے
بندہ کو جلاوطن کرنے کے عوض اور کافر کی مدد کرنے کے عوض اور امام برحق
سے سختی برتنے کے عوض اور واجب میں تغیر کرنے کے عوض اور"

فَرْضٍ غَيَّرُوهُ وَأَثَرٍ أَنْكَرُوهُ وَشَرٍّ آثَرُوهُ وَدَمٍ أَرَاقُوهُ وَخَيْرٍ

"واجب میں تغیر کرنے کے عوض اور آثار کے انکار کے عوض اور شر کو اختیار
کرنے کے عوض اور اس خون کے عوض جسے بہایا گیا اور اس خیر کے عوض"

بَدَّلُوهُ وَكُفْرٍ نَصَبُوهُ وَإِرْثٍ غَصَبُوهُ وَفَيْءٍ اقْتَطَعُوهُ وَ

"جسے بدل دیا اور اس کفر کے عوض جسے قائم کیا اور اس میراث کے عوض
جسے غصب کیا اور مال فئے (خراج) کے عوض جسے منقطع کیا"۔

سُحْتٍ أَكَلُوهُ وَخُمْسٍ اسْتَحَلُّوهُ وَبَاطِلٍ أَسَّسُوهُ وَجَوْرٍ

"اور اس مال حرام کے عوض جسے انھوں نے استعمال کیا اور خمس کے عوض
جسے انھوں نے (اپنے لیے) حلال قرار دیا اور باطل کے عوض جس کی بنیاد
رکھی اور ظلم و جور کے عوض"

بَسَطُوهُ وَنِفَاقٍ أَسَرُّوهُ وَغَدْرٍ أَضْمَرُوهُ وَظُلْمٍ نَشَرُوهُ وَوَعْدٍ

"جسے رائج کیا اور منافقت کے عوض جو دلوں میں چھپائے رکھی اور مکر و فریب
کے عوض جسے پوشیدہ رکھا اور ظلم کے عوض جسے عام کیا اور وعدوں کے عوض"

أَخْلَفُوهُ وَأَمَانٍ خَانُوهُ وَعَهْدٍ نَقَضُوهُ وَحَلَالٍ حَرَّمُوهُ وَحَرَامٍ

"جن کی خلاف ورزی کی اور امانتوں کے عوض جن میں خیانت کی اور اپنے
عہد کو توڑنے کے عوض اور حلال کو حرام کرنے کے عوض اور حرام"

أَحَلُّوهُ وَبَطْنٍ فَتَقُوهُ وَجَنِينٍ أَسْقَطُوهُ وَضِلْعٍ دَقُّوهُ وَصَكٍّ

"کو حلال کرنے کے عوض اور معصومہؑ عالم کو شہید کرنے کے عوض اور
حضرت محسنؑ کو شہید کرنے کے عوض اور معصومہؑ عالم کے پہلو کو زخمی کرنے
کے عوض اور نبیؐ کی تحریر"

مَزَّقُوهُ وَشَمْلٍ بَدَّدُوهُ وَعَزِيزٍ أَذَلُّوهُ وَذَلِيلٍ أَعَزُّوهُ وَحَقٍّ

"کو پارہ پارہ کرنے کے عوض اور حق پسندوں کے اجتماع کو منتشر کرنے
کے عوض اور عزت دار کو ذلیل کرنے کے عوض اور ذلیل و رسواء کو نوازنے
کے عوض اور حق دار کو حق سے"

مَنَعُوهُ وَكَذِبٍ دَلَّسُوهُ وَحُكْمٍ قَلَبُوهُ اللَّهُمَّ الْعَنْهُمْ بِكُلِّ آيَةٍ

"محروم رکھنے کے عوض اور جھوٹ کو فریب کے ساتھ عمل میں لانے کے
عوض اور حکم کو تبدیل کرنے کے عوض۔ اے اللہ ان پر لعنت کر ان تمام
آیات کے عوض"

حَرَّفُوهَا وَفَرِيضَةٍ تَرَكُوهَا وَسُنَّةٍ غَيَّرُوهَا وَرُسُومٍ مَنَعُوهَا

"جن میں تحریف کی گئی اور فرائض جنھیں ترک کر دیا گیا اور تمام سنتیں
جنھیں متغیر کیا اور وہ تمام رسوم جن کو منع کر دیا گیا"

وَأَحْكَامٍ عَطَّلُوهَا وَبَيْعَةٍ نَكَسُوهَا وَدَعْوَى أَبْطَلُوهَا وَبَيِّنَةٍ

"اور وہ تمام احکام جنھیں معطل کر دیا اور وہ بیعت جسے بھلا ڈالا اور وہ دعویٰ
حق جسے باطل قرار دیا اور وہ واضح ثبوت"

أَنْكَرُوهَا وَ حِيلَةٍ أَحْدَثُوهَا وَ خِيَانَةٍ أَوْرَدُوهَا وَ عَقَبَةٍ
ارْتَقَوْهَا

"جن کا انکار کیا اور وہ حیلے بہانے جو تراشے گئے اور وہ خیانت جو برتی

گئی اور وہ پہاڑی جس پر یہ جان بچانے کے لیے چڑھ گئے"

وَدِبَابٍ دَحْرَجُوهَا وَأَزْيَافٍ لَزِمُوهَا وَشَهَادَاتٍ كَتَمُوهَا وَ

"اور وہ معین راہیں جنھیں چھوڑ دیا گیا اور وہ کجی جسے اختیار کیا اور وہ شہادات جنھیں چھپایا گیا اور"

وَصِيَّةٍ ضَيَّعُوهَا اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمَا فِي مَكْنُونِ السِّرِّ وَظَاهِرِ

"وہ وصیت جسے ضائع کر دیا گیا۔ اے اللہ ان دونوں پر لعنت کر پوشیدہ و در پردہ"

الْعَلَانِيَةِ لَعْناً كَثِيراً أَبَداً دَائِماً دَائِباً سَرْمَداً لَا انْقِطَاعَ لِأَمَدِهِ وَ

"اور ظاہر و اعلانیہ طور پر، ایسی لعنت جو کثیر (بیشمار) ہو ابدی (مستقل) ہو دائمی (ہمیشہ رہنے والی) ہو لگا تار ہو نہ رکنے والی ہو، (ایسی لعنت جس کی مدت ختم نہ ہو)"

لَا نَفَادَ لِعَدَدِهِ لَعْناً يَغْدُو أَوَّلُهُ وَلَا يَرُوحُ آخِرُهُ لَهُمْ وَ

"اور جس کا عدد گننے میں نہ آئے، ایسی لعنت جو اول کو گھیرے اور آخر تک ختم نہ ہو اور"

لِأَعْوَانِهِمْ وَ أَنْصَارِهِمْ وَ مُحِبِّيهِمْ وَ مَوَالِيهِمْ وَ الْمُسَلِّمِينَ لَهُمْ

"لعنت ہو ان کے حامیوں پر اور مددگاروں پر اور ان کے چاہنے والوں پر اور ان کے دوستوں پر اور ان کے فرمانبرداروں پر"

وَالْمَائِلِينَ إِلَيْهِمْ وَ النَّاهِضِينَ بِاحْتِجَاجِهِمْ وَ الْمُقْتَدِينَ

"اور ان کی طرف رغبت رکھنے والوں پر اور ان کے احتجاج پر ہم آواز ہونے والوں پر اور ان کے کلام کی"

بِكَلَامِهِمْ وَ الْمُصَدِّقِينَ بِأَحْكَامِهِمْ

"اقتداء کرنے والوں پر اور ان کے باطل احکام کی تصدیق کرنیوالوں پر"۔

مولا علی علیہ السلام چار بار یہ دُعا پڑھتے تھے، اور پھر چار بار یہ کلمات دہراتے تھے:

اللّٰهُمَّ عَذِّبْهُمْ عَذَاباً يَسْتَغِيثُ مِنْهُ أَهْلُ النَّارِ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

"اے اللہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے اہل دوزخ بھی فریاد کرنے لگیں، اے عالمین کے پروردگار میری دعا کو قبول فرما"۔ [1]

[۱۴۰] وَمِنْ كِتَابِ التَّفْسِيرِ الْمَنْقُولِ بِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ بَابَوَيْهِ عَنْ رِجَالِهِ عَنِ الْإِمَامِ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ قَالَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ: قَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَفَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي يَوْمِ الْغَدِيرِ مَوْقِفَهُ الْمَعْرُوفَ الْمَشْهُورَ. [ثُمَّ] قَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ! انْسُبُونِي. فَقَالُوا: أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ [عَبْدِ] مَنَافٍ. فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! [قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَوْلَاكُمْ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟]. [قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ]. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ. يَقُولُ هُوَ ذٰلِكَ وَيَقُولُونَهُ ثَلَاثاً. ثُمَّ قَالَ: أَلَا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ وَأَوْلَى بِهِ،

[1] البلد الامین کفعمی: ۵۵۱؛ المصباح کفعمی: ۵۵۲؛ بحارالانوار: ۲۶۰/۸۵، ح ۵؛ مستدرک الوسائل: ۸۰۵/۴، ح ۸ (واضح رہے کہ اس دُعا کی شرح سیّد ابن طاؤس کے شیخ استاد محقق ثقہ حافظ شیخ اسعد بن عبدالقاہر الاصفہانی (جو ۶۳۵ھ کے بعد فوت ہوئے) نے "رشح الولاء فی شرح الدعاء" کے نام سے لکھی جو ایک مشہور کتاب ہے اور اس کے کئی نسخے ہیں کیونکہ یہ کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

فَهٰذَا [عَلِيٌّ] مَوْلاَهُ وَ أَوْلَى بِهِ. اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاَهُ وَ عَادِ مَنْ
عَادَاهُ وَ اُنْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اُخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَايِعْ لَهُ بِإِمْرَةِ اَلْمُؤْمِنِينَ،
فَفَعَلَ. [ثُمَّ قَالَ: قُمْ يَا عُمَرُ. فَبَايِعْ لَهُ بِإِمْرَةِ اَلْمُؤْمِنِينَ. فَقَامَ
فَبَايَعَ لَهُ بِإِمْرَةِ اَلْمُؤْمِنِينَ]. ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِتَمَامِ تِسْعَةِ نَفَرٍ ثُمَّ لِرُؤَسَاءِ اَلْمُهَاجِرِينَ وَ
اَلْأَنْصَارِ فَبَايَعُوا كُلُّهُمْ. فَقَامَ مِنْ بَيْنِ جَمَاعَتِهِمْ عُمَرُ بْنُ
اَلْخَطَّابِ فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا اِبْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ مَوْلاَيَ وَ
مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. ثُمَّ تَفَرَّقُوا عَنْ ذٰلِكَ. وَ قَدْ أُكِّدَتْ
عَلَيْهِمُ اَلْعُهُودُ وَ اَلْمَوَاثِيقُ. ثُمَّ اِنَّ قَوْماً مِنْ مَرَدَتِهِمْ وَ
جَبَابِرَتِهِمْ تَوَاطَئُوا بَيْنَهُمْ لَئِنْ كَانَتْ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَائِنَةٌ لَنَدْفَعَنَّ هٰذَا اَلْأَمْرَ عَنْ عَلِيٍّ وَلاَ نَتْرُكُهُ لَهُ.
فَعَلِمَ اللهُ تَعَالَى مَا فِي قُلُوبِهِمْ. وَ كَانُوا يَأْتُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: لَقَدْ أَقَمْتَ عَلِيّاً أَحَبَّ خَلْقِ
اللهِ إِلَى اللهِ وَ اِلَيْكَ وَ اِلَيْنَا وَ كَفَيْتَنَا فِيهِ مَئُونَةَ اَلظَّلَمَةِ وَ
اَلْجَبَّارِينَ فِي سِيَاسَتِنَا. وَ عَلِمَ اللهُ تَعَالَى مِنْ قُلُوبِهِمْ خِلاَفَ
ذٰلِكَ وَ مِنْ مُوَاطَأَةِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ وَ أَنَّهُمْ عَلَى اَلْعَدَاوَةِ
مُقِيمُونَ وَ لِدَفْعِ اَلْأَمْرِ عَنْ مُسْتَحِقِّهِ مُؤْثِرُونَ. فَأَخْبَرَ اللهُ -
سُبْحَانَهُ - نَبِيَّهُ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَقَالَ:
يَا مُحَمَّدُ! وَ مِنَ اَلنّٰاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنّٰا بِاللّٰهِ اَلَّذِي أَمَرَكَ
بِنَصْبِ عَلِيٍّ إِمَاماً وَ سَائِساً لِأُمَّتِكَ وَ مُدَبِّراً وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ
بِذٰلِكَ [وَ] لٰكِنَّهُمْ مُتَوَاطِئُونَ عَلَى هَلاَكِكُمْ وَ هَلاَكِهِ وَ
مُوَطِّنُونَ أَنْفُسَهُمْ عَلَى اَلتَّمَرُّدِ [عَلَى عَلِيٍّ] إِنْ كَانَتْ بِكَ كَائِنَةٌ -

إِلَى قَوْلِهِ - تَعَالَى - يُخَادِعُونَ اَللّٰهَ اَلْآيَةَ. قَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ
عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: فَاتَّصَلَ ذٰلِكَ مِنْ مُوَاطَأَتِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ فِي
عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ سُوءِ تَدْبِيرِهِمْ عَلَيْهِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ وَ عَاتَبَهُمْ فَاجْتَهَدُوا بِالْأَيْمَانِ.
فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: يَا رَسُولَ اللهِ! [وَ اللهِ] مَا اِعْتَدَدْتُ بِشَيْءٍ
كَاعْتِدَادِي بِهٰذِهِ اَلْبَيْعَةِ. وَ لَقَدْ رَجَوْتُ أَنْ يَفْسَحَ اللهُ لِي بِهَا
[فِي] قُصُورِ اَلْجِنَانِ وَ يَجْعَلَنِي بِهَا [مِنْ] أَفْضَلِ اَلنُّزَّالِ وَ اَلسُّكَّانِ.
وَ قَالَ ثَانِيهِمْ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي [يَا] رَسُولَ اللهِ! مَا وَثِقْتُ
بِدُخُولِ اَلْجَنَّةِ وَ اَلنَّجَاةِ مِنَ اَلنَّارِ إِلاَّ بِهٰذِهِ اَلْبَيْعَةِ. وَ اللهِ مَا
يَسُرُّنِي اِنْ نَقَضْتُ أَوْ نَكَثْتُ بَعْدَ مَا أَعْطَيْتُ مِنْ نَفْسِي [مَا
أَعْطَيْتُ] وَ اِنْ [كَانَ] لِي طِلاَعَ مَا بَيْنَ اَلثَّرَى إِلَى اَلْعَرْشِ لَئَالِي
رَطْبَةٌ وَ جَوَاهِرُ فَاخِرَةٌ. وَ قَالَ ثَالِثُهُمْ: [وَ اللهِ] يَا رَسُولَ اللهِ!
لَقَدْ صِرْتُ مِنَ اَلْفَرَحِ بِهٰذِهِ اَلْبَيْعَةِ وَ اَلسُّرُورِ وَ اَلْفَسْحِ مِنَ
اَلْآمَالِ فِي رِضْوَانِ اللهِ مَا تَيَقَّنْتُ أَنْ لَوْ كَانَتْ ذُنُوبُ أَهْلِ
اَلْأَرْضِ كُلُّهَا فِي عُنُقِي لَمُحِّصَتْ عَنِّي [بِ] هٰذِهِ اَلْبَيْعَةِ وَ حَلَفَ
أَنَّهُ مَا قَالَ ذٰلِكَ وَ لَعَنَ مَنْ بَلَغَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ بَعْدَ مَا حَلَفَ.
ثُمَّ تَتَابَعَ بِمِثْلِ هٰذَا اَلاِعْتِذَارِ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ اَلرِّجَالِ
اَلْمُتَّهَمِينَ. فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ [لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ]: يُخَادِعُونَ اَللّٰهَ وَ [يَعْنِي] يُخَادِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِإِبْدَائِهِمْ خِلاَفَ مَا فِي جَوَانِحِهِمْ وَ
يُخَادِعُونَ اَلَّذِينَ آمَنُوا اَلَّذِينَ سَيِّدُهُمْ وَ فَاضِلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ. ثُمَّ قَالَ: وَ مَا يَخْدَعُونَ إِلاّٰ أَنْفُسَهُمْ أَيْ
[وَ] مَا يَضُرُّونَ بِتِلْكَ اَلْخَدِيعَةِ إِلاَّ أَنْفُسَهُمْ. فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْهُمْ

وَ عَنْ نُصْرَتِهِمْ [وَ] لَوْ لَا اِنْهَاءُ الْاِمَامِ مَا قَدَرُوا عَلٰی شَیْءٍ مِنْ فُجُورِهِمْ وَ طُغْيَانِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ أَنَّ الْأَمْرَ كَذٰلِكَ. وَأَنَّ اللهَ يُطْلِعُ نَبِيَّهُ عَلٰى نِفَاقِهِمْ وَ كُفْرِهِمْ وَ كِذْبِهِمْ وَ يَأْمُرُهُ بِلَعْنِهِمْ فِي لَعْنِهِ الظَّالِمِينَ النَّاكِثِينَ، وَ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَا يُفَارِقُهُمْ فِي الدُّنْيَا يَلْعَنُهُمْ خِيَارُ عِبَادِ اللهِ وَ فِي الْآخِرَةِ يُبْتَلَوْنَ بِشَدَائِدِ عَذَابِ اللهِ.

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں محمد بن بابویہؒ نے اپنی سند سے امام حسن العسکری علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے اللہ سبحانہ کے اس ارشاد کے ذیل میں: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ (البقرہ:8) یعنی: ''کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور آخرت پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ صاحب ایمان نہیں ہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب امیر المومنینؑ کے ساتھ غدیر کے معروف و مشہور مقام پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو میرا شجرہ نسب بیان کرو۔

لوگوں نے کہا: آپ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: کیا تمہاری جانوں پر خود تم لوگوں سے زیادہ میرا حق نہیں ہے؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، یارسولؐ اللہ۔ تو آپؐ نے آسمان کی طرف نظر کی اور فرمایا: اے میرے اللہ گواہ رہنا۔ آپؐ نے یہ جملے ارشاد فرمائے اور لوگوں نے تین بار اس جملے کو دہرایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہوجاؤ جس جس کی جانوں پر میرا حق خود اس شخص سے زیادہ ہے پس علیؑ کا بھی وہی حق ہے جو میرا حق تھا اور وہ اولیٰ ہے۔ اے میرے اللہ اس شخص کو دوست رکھنا جو علیؑ کو دوست رکھے اور اس شخص سے دشمنی رکھنا جو علیؑ سے دشمنی رکھے، جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی مدد کر، جو علیؑ سے دُور ہوجائے تو اس سے دُور ہوجا۔

پھر فرمایا: ابوبکر کھڑے ہوجاؤ اور امیر المومنینؑ کی بیعت کرو، پس اس نے کھڑے ہوکر بیعت کی۔

پھر فرمایا: اے عمر کھڑے ہوجاؤ، اور امیر المومنینؑ کی بیعت کرو، پس وہ کھڑا ہوا اور بیعت کی۔ اس کے بعد پورے نو ہی لوگوں کو حکم دیا پھر مہاجرین اور انصار کے سرداروں نے بیعت کی۔

اس جماعت کے درمیان میں سے عمر بن الخطاب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: بخ بخ یا علی یعنی ''اے علیؑ! آپؑ کو مبارک ہو میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے ہیں آپ، پھر لوگ ادھر اُدھر ہوگئے، ان پر عہد و میثاق متاکد ہوگئی۔

قوم سرکش اور ظلم و جبر کرنے والوں نے آپس میں اتحاد کرلیا اس بات پر کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنا بھی چاہیں ہم اس امر خلافت کو علی علیہ السلام سے چھین کر ہی رہیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ پس اللہ سبحانہ ان لوگوں کے دلوں کے حال جانتا تھا۔ وہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کرتے تھے: آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو مولا بنایا جو کہ خلق خدا میں اللہ سبحانہ کو سب سے زیادہ عزیز اور آپؐ کو بھی نیز ہمیں بھی سب سے زیادہ عزیز ہے، ہمارے لیے ظالموں اور سرکشوں کے خلاف آپؐ نے بہت بڑی چیز دی ہے ہمیں، اللہ سبحانہ ان لوگوں کے دلوں کے حال جانتا تھا کہ یہ لوگ دل میں کچھ اور چھپائے بیٹھے ہیں، اور وہ ہے بغض عداوت جس کے سبب یہ لوگ امر خلافت کو ہڑپانا چاہتے ہیں اور مستحق شخص کو وہاں سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

پس اللہ سبحانہ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بارے میں آگاہ فرمایا: اے محمدؐ! ومِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ ''کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور آخرت پر ایمان لائے ہیں''۔

جس اللہ نے آپؐ کو علیؑ کی امامت کے اعلان کا حکم دیا ہے، اور تمہاری امت کے لیے بطور رہنما اور ایک مدبر کی حیثیت قرار دی ہے۔ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ (البقرہ:8) ''حالانکہ وہ صاحب ایمان نہیں ہیں''۔ لیکن یہ لوگ آپس میں گٹھ جوڑ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں، علیؑ اور آپؐ کی پوری امت کو ہلاک کرنے کے بارے میں، اپنے دلوں میں فی الحال رنجش کو چھپائے ہوئے ہیں جب تک آپؐ کے اور علی علیہ السلام کے ان لوگوں کو مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہوتی۔

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (البقرہ:9)

یعنی: ''یہ خدا اور صاحبان ایمان کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ اپنے ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں اور سمجھتے بھی نہیں ہیں''۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کی سازشوں اور مولا علی علیہ السلام کے خلاف خروج کرنے کی نیت اور آپسی گٹھ جوڑ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے ان لوگوں کو اپنے پاس بلایا اور ان کو جھاڑ پلائی، اپنے آپ کو بڑے سے بڑا مومن ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

پہلے نے کہا: یارسولؐ اللہ! جس طرح میں نے اس بیعت کے لیے آمادگی پیدا کی اس طرح کسی چیز کے لیے نہیں کی، میں امید کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ اس بیعت کے عوض میرے لیے جنت کے محلات کے دروازے کھول دے گا، نیز اس بیعت کے بدلے میں مجھے جنت میں داخل ہونے والوں اور رہنے والوں میں بہترین قرار دے گا۔

دوسرے نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر اے اللہ کے رسولؐ! مجھے تو جنت میں داخل ہونے یقین ہی اس وقت ہوا جب میں نے یہ بیعت کی تھی، اللہ مجھے کبھی خوش نہ کرے اگر میں مخالف بات کروں یا عہد شکنی کروں جب کہ میں جو وعدہ کر چکا ہوں سو کر چکا ہوں، اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں زمین و آسمان کے درمیان فاصلے کے برابر سونا جواہر اور مال دولت بھی کیوں نہ مل جائے۔

تیسرے نے کہا: اللہ کی قسم اے اللہ کے رسولؐ! میں یہ بیعت کر کے بے حد خوش ہوا اللہ کی رضوان حاصل کر کے، مجھے یقین ہے کہ اگر سب زمین والوں کے گناہ میری گردن پر ہوتے تب بھی اس بیعت کے صدقے میں مجھے معاف ہو جاتے، اس نے قسم کھائی کہ حلف لینے کے بعد اس نے اس کے خلاف کچھ نہیں کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ایسی خبر لانے والے پر لعنت کی۔

اسی طرح ہر وہ شخص جس پر بیعت کرنے کے بعد اس کے خلاف گٹھ جوڑ کرنے کا الزام تھا وہ آتا رہا اور اپنی صفائی پیش کرتا رہا۔

اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا: يُخَادِعُونَ اللَّهَ یعنی: (یہ لوگ اپنے دل کے معاملات

چھپا کر اس کے خلاف ظاہر کر کے) اللہ (اور اس کے رسولؐ کو) دھوکہ دیتے ہیں ــــ وَالَّذِينَ آمَنُوا (اور ان کو دھوکہ دے رہے ہیں جو ایمان لائے) اور مومنوں کے مولا و سردار علی علیہ السلام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ پھر فرمایا: وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ یعنی: ''حالانکہ اپنے ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں''۔ کیوں کہ اللہ سبحانہ کو ان لوگوں کی مدد و نصرت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بالفرض امام علی علیہ السلام کو منع نہ کیا جاتا تو ان لوگوں نے جو کچھ سرکشی و فسق و فجور انجام دیا ہے وہ ہرگز انجام نہ دے پاتے وَمَا يَشْعُرُونَ (بقرہ:9) ''اور سمجھتے بھی نہیں ہیں'' کہ اصل بات تو یوں تھی۔ اور یہ کہ اللہ سبحانہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دے دی تھی ان لوگوں کے کفر و نفاق کے بارے میں نیز یہ کہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں، نیز اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظالمین و ناکثین (عہد توڑنے والوں) پر لعنت کرنے کا حکم دیا؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کے لوگ دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ نہیں ہوں گے، پس دنیا میں منافقین پر اللہ سبحانہ کے نیک بندے لعنت کرتے ہیں اور آخرت میں ان کو اللہ سبحانہ کے شدید عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ [1]

[۱۳۱] وَمِنَ التَّفْسِيرِ الشَّرِيفِ الْمَذْكُورِ أَيْضاً فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَ إِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ...إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ قَالَ: قَالَ مُوسَى الْكَاظِمُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: وَإِذَا لَقِيَ هٰؤُلَاءِ النَّاكِثُونَ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَاطِئُونَ عَلَى مُخَالَفَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِدَفْعِ الْأَمْرِ عَنْهُ قَالُوا آمَنَّا كَإِيمَانِكُمْ. وَإِذَا لَقُوا سَلْمَانَ وَالْمِقْدَادَ وَأَبَا ذَرٍّ وَعَمَّاراً قَالُوا [لَهُمْ]: آمَنَّا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا لَهُ بَيْعَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَفْضِيلِهِ وَأَنْفَذْنَا لِأَمْرِهِ كَمَا آمَنْتُمْ. أَيْ: إِذَا لَقِيَ أَوَّلُهُمْ وَثَانِيهِمْ وَثَالِثُهُمْ إِلَى تَاسِعِهِمْ، وَرُبَّمَا كَانُوا يَلْتَقُونَ فِي بَعْضِ طُرُقِهِمْ مَعَ سَلْمَانَ وَأَصْحَابِهِ فَإِذَا لَقُوهُمْ اِشْمَأَزُّوا مِنْهُمْ وَقَالُوا: هٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ

[1] تفسیر امام حسن عسکریؑ: ۱۱۱، ح ۵۸ و ۵۹؛ بحار الانوار: ۳۷/ ۱۴۱، ح ۳۶؛ تاویل الآیات: ۱/ ۳۴، ح ۷؛ کنز الدقائق: ۱/ ۱۱۵

اَلسَّاحِرِ وَ اَلْأَهْوَجِ، يَعْنُونَ مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اِحْتَرِزُوا مِنْهُمْ لَا يَقِفُونَ عَلَى فَلَتَاتِ كَلَامِكُمْ فِي كُفْرِ مُحَمَّدٍ فِيمَا قَالَهُ فِي عَلِيٍّ فَيَنُمُّونَ عَلَيْكُمْ وَ يَكُونُ فِيهِ هَلَاكُكُمْ. فَيَقُولُ أَوَّلُهُمْ: اُنْظُرُوا إِلَيَّ كَيْفَ أَسْخَرُ مِنْهُمْ وَ أَكُفُّ عَادِيَتَهُمْ عَنْكُمْ. فَإِذَا الْتَقَوْا قَالَ أَوَّلُهُمْ: مَرْحَباً بِسَلْمَانَ ابْنِ الْإِسْلَامِ الَّذِي قَالَ فِيهِ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْأَنَامِ: لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَتْهُ رِجَالٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ، هٰذَا أَفْضَلُهُمْ يَعْنِيكَ. وَ قَالَ فِيهِ: سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ. وَ كَذٰلِكَ يُخَاطِبُ كُلَّ وَاحِدٍ وَاحِدٍ بِمَا قَالَ فِيهِ الرَّسُولُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْمَدْحِ لَهُ وَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ. وَ سَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَيَقُولُ الْأَوَّلُ لِأَصْحَابِهِ: كَيْفَ رَأَيْتُمْ سُخْرِيَّتِي بِهٰؤُلَاءِ وَ كَيْفَ كَفَفْتُ عَنْكُمْ وَ عَنِّي عَادِيَتَهُمْ؛ فَيَقُولُونَ: لَا نَزَالُ بِخَيْرٍ مَا عِشْتَ لَنَا. فَيَقُولُ [لَهُمْ]: فَهٰكَذَا فَلْتَكُنْ مُجَامَلَتُكُمْ لَهُمْ إِلَى أَنْ تَنْتَهِزُوا الْفُرْصَةَ فِيهِمْ [مِثْلَ هٰذَا]، فَإِنَّ اللَّبِيبَ الْعَاقِلَ مَنْ تَجَرَّعَ الْغُصَّةَ حَتَّى يَنَالَ الْفُرْصَةَ. ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَى أَخْدَانِهِمْ مِنَ الْمُتَمَرِّدِينَ وَ الْمُنَافِقِينَ وَ الْمُشَارِكِينَ [لَهُمْ] فِي تَكْذِيبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ فِيمَا أَدَّاهُ إِلَيْهِمْ عَنِ اللّٰهِ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنْ ذِكْرِ [وَ] تَفْضِيلِ [أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ نَصْبِهِ إِمَاماً عَلَى كَافَّةِ الْمُكَلَّفِينَ. فَإِذَا حَضَرُوهُمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ عَلَى مَا وَاطَأْنَاكُمْ عَلَيْهِ مِنْ دَفْعِ [عَلِيٍّ عَنْ] هٰذَا الْأَمْرِ إِنْ كَانَتْ بِمُحَمَّدٍ كَائِنَةٌ فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ وَ يُهَوِّلَنَّكُمْ مَا تَسْمَعُونَهُ مِنَّا مِنْ تَقْرِيظِهِمْ وَ تَرَوْنَ مَا نَجْتَرِئُ عَلَيْهِ مِنْ مُدَارَاتِهِمْ [فَ] إِنَّمَا نَحْنُ

مُسْتَهْزِءُونَ [بِهِمْ] ثُمَّ ذَكَرَ تَفْسِيرَ الْآيَتَيْنِ إِلَى آخِرِهِ.

مذکورہ تفسیر میں ہی اللہ سبحانہ کے اس ارشاد مبارک کے ذیل میں مذکور ہے: وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ـــ دونوں آیتوں کے آخر تک۔ (یعنی: سورہ بقرہ کی دو آیتیں: وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (البقرہ: 14) "جب یہ صاحبانِ ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب اپنے شیاطین کی خلوتوں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہاری ہی پارٹی میں ہیں ہم تو صرف صاحبانِ ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں"۔

اور دوسری آیت: وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (البقرہ: 76) "یہ یہودی ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے اور آپس میں ایک دوسرے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم مسلمانوں کو توریت کے مطالب بتادو گے کہ وہ اپنے نبی کے اوصاف سے تمہارے اوپر استدلال کریں کیا تمہیں عقل نہیں ہے کہ ایسی حماقت کرو گے"۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: جب عہد توڑنے والوں نے اس بیعت کا سامنا کیا جس کی مخالفت پر میں آپس میں گٹھ جوڑ میں تھے کہ وہ امر خلافت مولا علی علیہ السلام کو ملنے نہیں دیں گے، (مگر سب کے سامنے کہا:) قَالُوا آمَنَّا۔ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ جس طرح تم لوگ ایمان لے کر آئے ہیں، مگر جب ان کی ملاقات سلمانؓ و مقدادؓ، ابوذرؓ، عمارؓ سے ہوتی تو کہتے: ہم حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے کر آئے ہیں، اور ہم نے علیؑ کی بیعت کو تسلیم کیا ہے اوران کی فضیلت کو قبول کیا ہے، اوران کے حکم کو نافذ کیا ہے جس طرح تم لوگوں نے کیا ہے۔

یعنی: جب ان لوگوں میں سے پہلا، دوسرا، تیسرا نویں تک، سب کے سب جب ملاقات کرتے، بسا اوقات بعض راستوں میں حضرت سلمانؓ اوران کے ساتھیوں سے ملاقات ہوجاتی تھی تو اپنی بدبختی سمجھتے تھے اور کہتے: یہ لوگ جادوگر اور احمق کے اصحاب ہیں (نعوذ باللہ)، ان لوگوں مراد حضرت محمد ﷺ اور مولا علی علیہ السلام ہوتے تھے، پھر ایک دوسرے سے کہتے

تھے:ان لوگوں سے بچ کر رہنا تا کہ وہ لوگ تمہاری گفتگو سے محمد (ﷺ) کے اس کفر کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں جو اس نے علی علیہ السلام کے بارے میں کیا ہے، پھر تمہاری چغلی کر دیں گے جس کا نتیجہ تمہاری ہلاکت ہوگی۔

پس ان کے پہلے نے کہا: مجھے دیکھو میں کس طرح ان لوگوں سے تمسخر (مذاق) کرتا ہوں اور ان کے شر سے تم لوگوں کو بچاتا ہوں، پس جب ملاقات ہوجاتی تو ان کا پہلا کہتا: مرحبا سلمان بن اسلامؓ کو جس کے بارے میں سید الانام (حضرت محمد ﷺ) نے فرمایا: لو كان الدين معلقا بالثريا لتناولته رجال من أبناء فارس، هذا أفضلهم یعنی: "اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی اہل فارس اس کو حاصل کر لیتے، اور یہ ان میں سب سے افضل ہے"۔ رسول اللہ ﷺ کی مراد آپ (یعنی سلمانؓ) تھے، اور تمہارے (سلمانؓ کے) بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلمان منا اهل البيت یعنی "سلمانؓ ہم اہل بیتؑ میں سے ہے"۔

اسی طرح ان میں سے ایک ایک کر کے حضرت سلمانؓ کو مخاطب کرتے جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہوتا مدح وثناء میں سے۔

آپ حدیث بیان کرتے رہے یہاں کہ فرمایا: ان میں سے پہلے نے اپنے ساتھیوں سے کہا: دیکھا تم لوگوں نے میں نے کس طرح ان لوگوں (حضرت سلمانؓ اور ان کے ساتھیوں) سے تمسخر کیا، اور میں نے خود اور تم لوگوں کو اس کے شر سے بچایا؟۔

آپس میں باتیں کرتے: جب تک ہم سے بے خبر ہوں گے ہمارے لیے اچھا ہے۔

ان میں سے پہلا اپنے ساتھیوں سے کہتا: تمہاری باتیں غیر واضح ہونی چاہییں، یہاں تک کہ تم لوگوں کو کوئی مناسب موقع مل جائے، کیوں کہ ایک عقلمند انسان اپنے غصے کو صحیح وقت پر ظاہر کرتا ہے، پھر اپنے دوستوں کی طرف پلٹ جاتے جس کی بنیاد سرکشی و منافقت پر تھی، یہ سب رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے پر شریک تھے اس موضوع پر جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو امیر المومنینؑ کی فضیلت اور تمام مسلمانوں پر امام مقرر فرمایا تھا۔

اور جب یہ سارے دوست آپس میں ملاقات کرتے تو کہتے: قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ

(البقرہ:14) یعنی: ہم اور آپ ایک ساتھ ہیں، کہ علی علیہ السلام کو امر خلافت حاصل نہیں کرنے دیں گے محمد ﷺ چاہے جو کچھ بھی کر لے، اور جو کچھ تم لوگ ہم سے سنتے ہو کہ ہم ان کی تائید کرتے ہیں اور ان لوگوں کی تعریفیں کرتے ہیں تو وہ: إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (البقرہ:14) مذاق ہے۔ بعد ازاں امام علیہ السلام نے ان دونوں (مذکورہ بالا) آیتوں کی تفسیر فرمائی آخر تک۔ ①

[۱۴۲] وَمِنْ كِتَابِ الْخِصَالِ لِمُحَمَّدِ بْنِ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنِ ادَّعَى إِمَاماً وَلَيْسَ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَعَالَى وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

کتاب الخصال میں محمد بن بابویہؒ نے اپنی سند سے ابو مالک جہنیؒ ② سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: میں امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ فرما رہے تھے: تین لوگوں سے اللہ سبحانہ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کا تذکیہ کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے. (۱) وہ شخص جو امامت کا دعویٰ کرے، حالانکہ اس کو اللہ سبحانہ نے امام نہیں بنایا، (۲) وہ شخص جو امام علیہ السلام کی امامت کا انکار کرے جس کو اللہ سبحانہ نے امام علیہ السلام قرار دیا ہے، (۳) وہ شخص جو ان دونوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ ان کا اسلام میں کوئی حصّہ ہے۔ ③

[۱۴۳] وَ مِنْهُ أَيْضاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ النَّاسِ: وَاللهِ مَا هٰذَا مِنْ تِلْقَاءِ اللهِ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يُشَرِّفَ ابْنَ عَمِّهِ. فَأَنْزَلَ

---

① تفسیر امام حسن عسکریؑ: ۱۲۰، ح ۶۳؛ بحار الانوار: ۳۰/۳۲۳، ح ۹۲

② ابو مالک جہنی، امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور مجہول ہیں۔ (دیکھیے: معجم رجال الحدیث: ۱۵/۱۶۴)۔ لیکن میرے نزدیک یہ ثقہ ہیں کیونکہ کامل الزیارات کے راوی ہیں اور یہی توثیق کافی ہے۔ (واللہ العالم)

③ الخصال: ۱۰۶، ح ۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۳۴۱، ح ۸؛ بحار الانوار: ۲۷/۱۳۱، ح ۲

اللهُ تَعَالَى: وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ. لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ. فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ. وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ يَعْنِي بِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ إِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ يَعْنِي بِهِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ قَالَا: وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يَعْنِي بِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ (وَ إِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ) يَعْنِي بِهِ وَلَايَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ.

کتاب الخصال میں بھی امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ (الحاقہ:44-52)

یعنی: "اور اگر یہ پیغمبرؐ ہماری طرف سے کوئی بات گڑھ لیتا تو ہم اس کے ہاتھ کو پکڑ لیتے اور پھر اس کی گردن اڑا دیتے پھر تم میں سے کوئی مجھے روکنے والا نہ ہوتا اور یہ قرآن صاحبانِ تقویٰ کے لئے نصیحت ہے (صاحبانِ تقویٰ یعنی مولا علیؑ) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے جھٹلانے والے بھی ہیں (یعنی وہ دونوں آدمی جنہوں نے کہا تھا:) اور یہ کافرین کے لئے باعث حسرت ہے (ان کی مراد مولا علی علیہ السلام کی ولایت تھی) اور یہ بالکل یقینی چیز ہے (یعنی مولا علی علیہ السلام کی ولایت) لہٰذا آپ اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کریں"۔ ①

الخصال میں یہ روایت نہیں مل سکی ہے لیکن بفرق الفاظ درج ذیل کتب میں موجود ہے: تفسیر العیاشی: ۲/ ۲۶۹، ح ۶۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۴۱۰، ح ۵۱؛ شرح الاخبار: ۱/ ۲۴۱، ح ۲۵۹؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۱۳۹، ح ۱۲۶

[۱۴۴] وَ مِنْهُ أَيْضاً عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ [أَمْرِ] أَبِي بَكْرٍ وَ بَيْعَةِ النَّاسِ لَهُ وَ فِعْلِهِمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا كَانَ، لَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُظْهِرُ لَهُ الْإِنْبِسَاطَ وَ يَرَى مِنْهُ الْإِنْقِبَاضَ. فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَحَبَّ لِقَاءَهُ وَاسْتِخْرَاجَ مَا عِنْدَهُ وَالْمَعْذِرَةَ إِلَيْهِ مِمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَ تَقْلِيدِهِمْ إِيَّاهُ أَمْرَ الْخِلَافَةِ وَ قِلَّةِ رَغْبَتِهِ فِي ذٰلِكَ وَ زُهْدِهِ فِيهِ. فَأَتَاهُ فِي وَقْتِ غَفْلَةٍ وَ طَلَبَ مِنْهُ الْخَلْوَةَ. فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! وَاللهِ مَا [كَانَ] هٰذَا الْأَمْرُ مُوَاطَأَةً مِنِّي، وَلَا رَغْبَةً فِيمَا وَقَعْتُ فِيهِ، وَلَا حِرْصاً لَهُ، وَلَا ثِقَةً بِنَفْسِي فِيمَا تَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ، وَلَا قُوَّةً لِي بِمَالٍ، وَلَا كَثْرَةِ عَشِيرَتِي، وَلَا اسْتِبْزَازٍ لِي دُونَ غَيْرِي، فَمَا لَكَ تُضْمِرُ عَلَيَّ مَا لَمْ أَسْتَحِقُّهُ مِنْكَ، وَ تُظْهِرُ لِيَ الْكَرَاهَةَ فِيمَا صِرْتُ فِيهِ، وَ تَنْظُرُ إِلَيَّ بِعَيْنِ السَّأْمَةِ مِنِّي؟ [قَالَ:] فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ رَغِبْتَ فِيهِ، وَلَا حَرَصْتَ عَلَيْهِ، وَلَا وَثِقْتَ بِنَفْسِكَ فِي الْقِيَامِ بِهِ وَبِمَا يُحْتَاجُ مِنْكَ فِيهِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ ذَكَرَ مَا احْتَجَّ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ مِمَّا لَا يَسْتَطِيعُ إِنْكَارَهُ وَ لَا التَّكْذِيبَ بِهِ، وَ لَمْ يَزَلْ يُعَدِّدُ لَهُ مَنَاقِبَهُ الَّتِي جَعَلَهَا اللهُ - سُبْحَانَهُ - لَهُ دُونَهُ وَ دُونَ غَيْرِهِ. فَيَقُولُ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: بِهٰذَا وَ شِبْهِهِ تَسْتَحِقُّ الْقِيَامَ بِأُمُورِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَمَا الَّذِي غَرَّكَ عَنِ اللهِ وَ عَنْ رَسُولِهِ وَ عَنْ دِينِهِ وَ أَنْتَ خِلْوٌ مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ أَهْلُ دِينِهِ؟ [قَالَ:] فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ: صَدَقْتَ يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَنْظِرْنِي يَوْمِي هٰذَا فَأُدَبِّرَ مَا أَنَا فِيهِ وَ مَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ. [قَالَ:] فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

لَكَ ذٰلِكَ [يَا أَبَا بَكْرٍ]. فَرَجَعَ مِنْ عِنْدِهِ وَ خَلَا بِنَفْسِهِ يَوْمَهُ وَ لَمْ يَأْذَنْ لِأَحَدٍ إِلَى اللَّيْلِ، وَ عُمَرُ يَتَرَدَّدُ فِي النَّاسِ لِمَا بَلَغَهُ [مِنْ] خَلْوَتِهِ بِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَبَاتَ أَبُو بَكْرٍ فِي لَيْلَتِهِ. فَرَأَى فِي مَنَامِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُتَمَثِّلاً لَهُ فِي مَجْلِسِهِ. فَقَامَ إِلَيْهِ [أَبُو بَكْرٍ] لِيُسَلِّمَ عَلَيْهِ فَوَلَّى بِوَجْهِهِ عَنْهُ. فَقَالَ [أَبُو بَكْرٍ]: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ أَمَرْتَ بِأَمْرٍ فَلَمْ أَفْعَلْ؟ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَرُدُّ السَّلَامَ عَلَيْكَ وَ قَدْ عَادَيْتَ [اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ عَادَيْتَ] مَنْ وَالاهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ. رُدَّ الْحَقَّ إِلَى أَهْلِهِ. قَالَ: مَنْ أَهْلُهُ؟ قَالَ: مَنْ عَاتَبَكَ عَلَيْهِ وَ هُوَ عَلِيٌّ. قَالَ: فَقَدْ رَدَدْتُهُ إِلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَمْرِكَ. فَبَكَّرَ مُصْبِحاً وَ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أُبْسُطْ يَدَكَ فَبَايَعَهُ وَ سَلَّمَ إِلَيْهِ الْأَمْرَ. وَ قَالَ لَهُ: تَخْرُجُ إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُ النَّاسَ بِمَا رَأَيْتُ فِي لَيْلَتِي وَ مَا جَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَكَ. فَأُخْرِجُ نَفْسِي مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ وَ أُسَلِّمُ عَلَيْكَ بِالْإِمْرَةِ. [قَالَ:] فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَعَمْ. فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ مُتَغَيِّراً لَوْنُهُ. فَصَادَفَهُ عُمَرُ وَ كَانَ فِي طَلَبِهِ. فَقَالَ [لَهُ]: مَا لَكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ؟ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْهُ وَ مَا رَأَى وَ مَا جَرَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْشُدُكَ اللهَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ أَنْ تَغْتَرَّ بِسِحْرِ بَنِي هَاشِمٍ فَلَيْسَ هٰذَا بِأَوَّلِ سِحْرٍ مِنْهُمْ. فَمَا زَالَ بِهِ حَتَّى رَدَّهُ عَنْ رَأْيِهِ. وَ صَرَفَهُ عَنْ عَزْمِهِ. وَ رَغَّبَهُ فِيمَا هُوَ فِيهِ. وَ أَمَرَهُ بِالثَّبَاتِ [عَلَيْهِ]. وَ الْقِيَامِ بِهِ. فَأَتَى عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَسْجِدَ لِلْمِيعَادِ فَلَمْ يَرَ فِيهِ مِنْهُمْ أَحَداً. فَحَسَّ بِالشَّرِّ [مِنْهُمْ]. فَقَعَدَ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! دُونَ مَا تَرُومُ خَرْطُ الْقَتَادِ. فَعَلِمَ بِالْأَمْرِ وَقَامَ [وَ رَجَعَ] إِلَى بَيْتِهِ.

اسی ہی کتاب میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: جب امر خلافت ابوبکر نے حاصل کرلیا اور لوگوں نے اس کی بیعت کرلی اور مولا علی علیہ السلام کے ساتھ جو کیا سو کیا، ابوبکر مولا علی علیہ السلام کے بارے میں کشادگی ظاہر کرنا چاہ رہا تھا اور مولا علی علیہ السلام کی طرف سے عدم کشادگی کا اظہار ہو رہا تھا، تو یہ امر ابوبکر پر گراں گزر رہا تھا تو اس نے مولا علی علیہ السلام سے ملاقات کرنا چاہی، اس غرض سے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کو واپس کر کے معذرت کرے گا اس کی رغبت خلافت میں کم تھی اور وہ اس سے بچنا چاہ رہا تھا پس وہ تنہائی میں مولا علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اور کہا: اے ابوالحسن علیہ السلام! اللہ کی قسم یہ امر خلافت مجھ سے موافق نہیں ہے، میں جس چیز میں پڑ چکا ہوں اس میں میری رغبت نہیں ہے، اور نہ ہی میں اس میں حریص ہوں۔ جو چیز امت کی ضرورت ہے اس میں مجھے خود پر بھروسہ نہیں ہے، نہ ہی میں مالی طور پر طاقتور ہوں اور نہ میرا قبیلہ کوئی بڑا قبیلہ ہے، میں زبردستی نہیں لے سکتا، جو آپؑ سوچ رہے ہیں کہ میں آپؑ سے زیادہ امر کا مستحق نہیں ہوں، اور مجھ سے نفرت و کراہیت کا اظہار فرماتے ہیں، اور مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہیں؟

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہاری رغبت ہی نہیں خلافت کے منصب کے بارے میں تو پھر تمہیں کس چیز نے مجبور کیا ہے، اور نہ ہی لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے پر تم کو اپنے اوپر اعتماد ہے؟

حدیث بیان کرتے رہے یہاں تک کہ ذکر فرمایا کہ: امیر المومنین علیہ السلام نے اس پر ایسا اتمام حجت فرمایا جس سے وہ انکار نہیں کر سکا اور نہ ہی جھٹلا سکا، وہ بس مولا علی علیہ السلام کے مناقب کو دہراتا رہا جو اللہ سبحانہ نے مولا علی علیہ السلام کے لیے قرار دیے کسی اور کے لیے نہیں، پس ابوبکر نے کہا: ایسا ہی شخص اس لائق ہے کہ وہ امتِ محمدیہ کے امور کی باگ ڈور سنبھالے۔

پس مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر کس چیز نے تمہیں دھوکہ دے کر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوران کے دین سے دور کر دیا ہے، حالانکہ تم میں وہ صلاحیتیں بھی نہیں ہیں جن سے امت مسلمہ کے مسائل حل ہو سکیں۔

فرمایا: پھر ابوبکر رونے لگا اور کہا: اے ابوالحسن علیہ السلام آپ نے سچ کہا! مجھے ایک دن کی مہلت دیں، پس میں کچھ تدبیر کروں میں جس حال میں ہوں اور جو کچھ آپؑ سے سنا ہے۔

فرمایا: پس مولا علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ٹھیک ہے ابوبکر۔ پس وہ واپس آیا اور ایک دن تنہا گزار کسی کو رات تک ملنے کی اجازت نہیں دی، لوگوں میں عمر پریشان حال رہا جب اس کو خبر ہوئی کہ ابوبکر نے تنہائی میں مولا علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے، پس ابوبکر رات کو سو گیا تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نشست میں دیکھا، ابوبکر سلام کرنے کے لیے اٹھا تو آپؐ نے اپنا چہرہ اس کی طرف موڑ لیا، پس ابوبکر نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ نے مجھے کوئی حکم دیا ہے جو میں نے انجام نہیں دیا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے سلام کا جواب دوں؟ حالانکہ تم نے اللہ و رسولؐ سے عداوت کی، اور جس کو اللہ و رسولؐ نے ولایت دی تم نے اس سے عداوت کی، پس حق اس کے اہل کے حوالے کردو۔

ابوبکر نے کہا: کون اہل ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جس نے تمہاری ملامت کی ہے، وہ علیؑ۔

ابوبکر نے کہا: یقیناً میں نے اس کو واپس کر دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے حکم سے۔ ابوبکر صبح اٹھا اور گریہ کیا اور مولا علی علیہ السلام سے کہا: اپنا ہاتھ بڑھاؤ پس بیعت کی اور امر خلافت مولا علی علیہ السلام کے حوالے کر دی، مولا علی علیہ السلام سے کہا: مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چلتے ہیں وہیں پر لوگوں کو آگاہ کروں گا جو کچھ میں نے رات کو خواب میں دیکھا اور جو کچھ آپؑ اور میرے درمیان ہوا ہے، بس میں اس مشکل سے نکلنا چاہتا ہوں اور امارت و خلافت آپؑ کے حوالے کروں۔ روایت میں ہے کہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے، پس وہ وہاں سے نکلا حالانکہ اس کے چہرہ کا رنگ اڑا ہوا تھا، اچانک سے مور سے آمنا سامنا ہو گیا، کیوں کہ وہ تو اس کی تلاش میں تھا، تو ابوبکر سے کہا: کیا ہوا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ ابوبکر نے اس کو سب کچھ بتا دیا

جو اس نے خواب دیکھا تھا اور جو کچھ مولا علی علیہ السلام کے ساتھ طے باتیں اور کیا طے پایا۔ عمر نے کہا: میں تم اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بنی ہاشم کے سحر میں مت گرفتار ہو جائیں، یہ ان لوگوں کی طرف پہلی بار کی جادوگری نہیں ہے۔ وہیں کھڑے رہے، یہاں تک عمر نے اس کو اپنی رائے سے ہٹا دیا، وہ جس حال میں تھا اسی کی طرف اس کو راغب کر دیا، اور اس کو ثابت قدم رہنے کا حکم دیا۔

پس مولا علی علیہ السلام وعدہ کے مطابق مسجد میں تشریف لے کر آئے تو کوئی نظر ہی نہیں آیا، پس مولا علیہ السلام جو ان کی طرف سے شر کا احساس ہو گیا، آپؑ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ گئے اور وہیں بیٹھ گئے، عمر وہیں سے گزرا تو کہا: اے علیؑ! تمہیں کچھ بھی حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ پس مولا علی علیہ السلام کو حقیقت معلوم ہو گئی اور آپؑ گھر واپس تشریف لے کر آ گئے۔ [1]

[۱۳۵] وَ ذَكَرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْرُجُ كُلَّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ إِلَى ظَاهِرِ الْمَدِينَةِ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ إِلَى أَيْنَ يَمْضِي، وَ بَقِيَ عَلَى ذٰلِكَ بُرْهَةً مِنَ الزَّمَانِ. [فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي] فَقَالَ عُمَرُ [بْنُ الْخَطَّابِ]: لَا بُدَّ لِي أَنْ أَخْرُجَ وَ أُبْصِرَ أَيْنَ يَمْضِي عَلِيٌّ [بْنُ أَبِي طَالِبٍ]. فَقَعَدَ لَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ حَتَّى خَرَجَ وَ مَضَى عَلَى عَادَتِهِ، فَتَبِعَهُ عُمَرُ، وَ كَانَ كُلَّمَا وَضَعَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدَمَهُ فِي مَوْضِعٍ وَضَعَ عُمَرُ قَدَمَهُ مَكَانَهَا، فَمَا كَانَ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّى وَصَلَ إِلَى بَلْدَةٍ عَظِيمَةٍ ذَاتِ نَخْلٍ وَ شَجَرٍ وَ مِيَاهٍ غَزِيرَةٍ، فَدَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى حَدِيقَةٍ بِهَا مَاءٌ جَارٍ فَتَوَضَّأَ وَ وَقَفَ بَيْنَ النَّخْلِ يُصَلِّي إِلَى أَنْ مَضَى مِنَ اللَّيْلِ أَكْثَرُهُ، فَنَامَ عُمَرُ، وَ لَمَّا قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ

[1] الخصال: ۵۴۸، ح ۳۰؛ الاحتجاج: ۱/ ۳۰۴، ح ۵۳؛ بحارالانوار: ۲۹/ ۳، ح ۱؛ مدینۃ المعاجز: ۳/ ۲۳، ح ۶۹۴

السَّلَامُ وَطَرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَادَ [وَ رَجَعَ] إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى
وَقَفَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ صَلَّى
الْفَجْرَ مَعَهُ. فَانْتَبَهَ عُمَرُ فَلَمْ يَجِدْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي مَوْضِعِهِ. فَلَمَّا أَصْبَحَ رَأَى مَوْضِعاً لَا يَعْرِفُهُ وَ قَوْماً
لَا يَعْرِفُهُمْ وَ لَا يَعْرِفُونَهُ. فَوَقَفَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ. فَقَالَ لَهُ
الرَّجُلُ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ وَ مِنْ أَيْنَ أَتَيْتَ؟ فَقَالَ [عُمَرُ]: عَرَبِيٌّ
أَتَيْتُ مِنْ يَثْرِبَ مَدِينَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ
وَسَلَّمَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: [يَا شَيْخُ] تَأَمَّلْ أَمْرَكَ [وَ أَبْصِرْ مَا
تَقُولُ] يَا هٰذَا وَ اُنْظُرْ أَيْشٍ تَقُولُ. فَقَالَ: هٰذَا الَّذِي أَقُولُهُ لَكَ.
قَالَ [الرَّجُلُ]: فَمَتَى خَرَجْتَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: الْبَارِحَةَ.
فَقَالَ: اُسْكُتْ لَا يَسْمَعُ النَّاسُ هٰذَا مِنْكَ فَتُقْتَلَ أَوْ يَقُولُوا:
هٰذَا مَجْنُونٌ. فَقَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا حَقّاً. قَالَ [لَهُ الرَّجُلُ]: فَحَدِّثْنِي
كَيْفَ [حَالُكَ وَ] مَجِيئُكَ إِلَى هَاهُنَا؟ فَقَالَ [عُمَرُ]: كَانَ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَ لَا نَعْلَمُ أَيْنَ
يَمْضِي. فَلَمَّا كَانَتْ [فِي] هٰذِهِ اللَّيْلَةِ تَبِعْتُهُ وَ قُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ
أَنْظُرَ أَيْنَ يَمْضِي. فَوَصَلْنَا إِلَى هَاهُنَا فَوَقَفَ يُصَلِّي وَ نِمْتُ وَ لَا
أَدْرِي مَا صَنَعَ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أُدْخُلْ هٰذِهِ الْمَدِينَةَ وَ أَبْصِرِ
النَّاسَ وَ اقْطَعْ أَيَّامَكَ إِلَى لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَمَا لَكَ مَنْ يَحْمِلُكَ إِلَى
مَوْضِعِكَ الَّذِي جِئْتَ مِنْهُ إِلَّا [الرَّجُلُ] الَّذِي جَاءَ بِكَ. فَبَيْنَنَا
وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ زِيَادَةٌ عَلَى سَنَتَيْنِ. فَإِذَا رَأَيْنَا مَنْ رَأَى
الْمَدِينَةَ وَ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَتَبَرَّكُ
بِهِ وَ نَزُورُهُ. [وَ فِي الْأَحْيَانِ نَرَى مَنْ أَتَى بِكَ]. وَ تَقُولُ: أَتَّكَ
جِئْتَ فِي بَعْضِ لَيْلَةٍ إِلَى هُنَا مِنَ الْمَدِينَةِ. فَدَخَلَ عُمَرُ [إِلَى

الْمَدِينَةِ] فَرَأَى النَّاسَ كُلَّهُمْ يَلْعَنُونَ ظَالِمِي آلِ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ يُسَمُّونَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَاحِداً وَاحِداً. وَ كُلُّ
صَاحِبِ صِنَاعَةٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اللَّعْنَ وَ هُوَ عَلَى صِنَاعَتِهِ. فَلَمَّا
سَمِعَ [عُمَرُ] ذٰلِكَ ضَاقَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ طَالَتْ
عَلَيْهِ الْأَيَّامُ حَتَّى جَاءَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ. فَمَضَى إِلَى ذٰلِكَ الْمَكَانِ.
فَأَتَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى عَادَتِهِ. فَجَعَلَ عُمَرُ
يَتَرَقَّبُهُ حَتَّى مَضَى مُعْظَمُ اللَّيْلِ وَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَ هَمَّ
بِالرُّجُوعِ فَتَبِعَهُ عُمَرُ حَتَّى وَصَلَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقْتَ الْفَجْرِ.
فَدَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَسْجِدَ وَ صَلَّى خَلْفَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ صَلَّى عُمَرُ أَيْضاً.
فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ. فَقَالَ: أَيْنَ
كُنْتَ يَا عُمَرُ؟ فَلَكَ أُسْبُوعٌ لَا نَرَاكَ عِنْدَنَا. فَقَالَ لَهُ [عُمَرُ]:
كَانَ مِنْ شَأْنِي كَذَا وَ كَذَا، وَ قَصَّ عَلَيْهِ مَا جَرَى لَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْسَ مَا شَهِدْتَ بِنَظَرِكَ. فَلَمَّا
سَأَلَهُ مَنْ سَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، [فَ] قَالَ: نَفَذَ فِيَّ سِحْرُ بَنِي هَاشِمٍ.

بعض علماءؒ نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا:
امیرالمومنینؑ ہر شب جمعہ مدینہ منورہ سے باہر نکل جاتے تھے کسی کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ آپؑ
کہاں تشریف لے کر جاتے ہیں، ایک زمانہ گزر گیا اسی طرح۔

پس عمر بن الخطاب نے کہا کہ ضروری ہے کہ میں معلوم کروں کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کہاں تشریف لے کر جاتے ہیں، میں باہر نکل کر دیکھوں گا۔ پس وہ مدینہ منورہ کے دروازے پر
جا کر بیٹھ گیا یہاں تک کہ مولا علی علیہ السلام حسب معمول نکل گئے، پس عمرؔ آپؑ کے پیچھے نکل پڑا،
جہاں مولا علی علیہ السلام قدم رکھ رہے تھے وہیں پر عمر بھی قدم بقدم پیچھے سے ساتھ چلتا رہا بس تھوڑی
کا دیر میں ایک عظیم بستی میں پہنچ گئے، جہاں پر کھجوریں اور دیگر بہت سارے درخت، بہتا ہوا

پانی، پس مولا علی علیہ السلام وہیں پر ایک باغیچے میں تشریف لے کر بہتے پانی سے وضوء فرمایا، کھجوروں
کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع ہو گئے یہاں تک بہت ساری رات گزر گئی، عمر کو نیند
آ گئی، جب مولا علی علیہ السلام نے اپنی عبادت تمام کر دی تو واپس مدینہ منورہ آ گئے، اور فجر کی نماز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی، پس عمر کی آنکھ کھلی تو امیر المومنینؑ وہیں پر موجود نہیں
تھے، جب صبح ہوئی تو ایسی جگہ دیکھا دیکھی جس کو وہ نہیں جانتا، نیز ایسی قوم دیکھی جن کو وہ نہیں
جانتا تھا اور نہ ہی وہ عمر کو جانتے تھے، پس ان میں سے کسی آدمی کے ساتھ کھڑا ہو گیا، اس نے
پوچھا: تم کہاں کے ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ عمر نے کہا: میں عربی ہوں اور یثرب مدینہ رسولؐ
سے آیا ہوں۔ اس آدمی نے کہا: اے شیخ سوچ سمجھ کر بات کرو، ذرا سوچو کیا کہہ رہے ہو، عمر نے
کہا: جو بات ہے وہی میں تم سے کہہ رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا: تم مدینہ کب نکلے ہو؟ عمر نے
کہا: کل رات۔ اس نے کہا: چپ ہو جاؤ لوگ سن لیں گے، یہ سن کر یا تو تمہیں قتل کر دیں گے یا
کہیں گے یہ آدمی پاگل ہے۔ عمر نے کہا: میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا: اچھا مجھے بتاؤ
تم یہاں تک کس طرح پہنچے ہو؟ عمر نے کہا: ہر شبِ جمعہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام مدینہ سے
نکل جاتے تھے، ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، اس شبِ جمعہ میں نے اس کا پیچھا کیا،
میں نے کہا: میں دیکھوں کہ وہ علیہ السلام کہاں جاتے ہیں، بس ہم یہاں پر پہنچے وہ نماز پڑھنے لگے
اور مجھے نیند آ گئی میں نہیں جانتا اس نے کیا کیا۔

اس آدمی نے کہا: اب اس شہر میں داخل ہو جاؤ اور شبِ جمعہ تک کا وقت یہیں گزارو،
جہاں سے تم آئے ہو وہاں تک تمہیں وہی شخص لے کر جا سکتا ہے جس کے ساتھ تم آئے تھے،
ہمارے اور تمہارے شہر کی مسافت دو سال سے بھی زیادہ ہے، پس جس شخص نے مدینہ منورہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے ہم اس کو دیکھ دیکھ برکت حاصل کریں گے اور اس کی زیارت
کریں گے، ممکن ہے ہم اس کو بھی دیکھیں جس کے ساتھ تم آئے تھے، حالانکہ تم کہہ رہے ہو کہ
رات کے ایک ہی حصّے میں مدینہ منورہ سے یہاں پہنچ گئے ہو۔

عمر جب اس شہر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سارے لوگ آلِ محمدؐ پر ظلم کرنے والوں پر
ایک ایک کا نام لے کر لعنت کر رہے ہیں، ہر شعبے سے وابستہ فرد اپنے کام کے دوران بھی کر رہا

ہے، جب عمر نے یہ سب سنا تو زمین کشادہ ہونے کے باوجود اس پر تنگ ہو گئی، سات دن
گزارنا اس کے لیے مشکل ہو گئے، یہاں تک کہ شب جمعہ آ گئی اور یہ اسی جگہ پر جا کر پہنچا، تو
امیر المومنین بھی حسبِ معمول تشریف لے کر آئے، عمر مولا علی علیہ السلام کے تعاقب میں ہی رہا یہاں
تک رات زیادہ تر حصّہ گزر گیا، مولا علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے اور واپس جانا چاہا تو عمر بھی پیچھے
پیچھے چلتا رہا، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے وقت مدینہ منورہ میں پہنچ گئے، پس مولا علی علیہ السلام مسجد میں
داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے باجماعت نماز ادا فرمائی اور عمر نے بھی نماز پڑھی۔

پس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عمر تم کہاں تھے؟
ایک ہفتے سے ہم نے تم کو اپنے پاس نہیں دیکھا۔ عمر نے کہا کہ یوں یوں ہوا تھا، پھر ساری
حقیقت کھول کر بیان کر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب جو کچھ تم نے دیکھا ہے اپنی
آنکھوں سے اسے مت بھولنا۔

جب کسی پوچھنے والے پوچھا اس واقعے کے بارے میں تو عمر نے کہا: مجھ میں بنی ہاشم کا
سحر نفوذ کر گیا تھا۔ ①

[۱۳۶] وَمِنْ كِتَابِ عِقَابِ الْأَعْمَالِ تَصْنِيفِ الصَّدُوقِ مُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ
قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ
سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ مُوسَى
الْكَاظِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! حَدِّثْنِي
فِيهِمَا بِحَدِيثٍ فَقَدْ سَمِعْتُ عَنْ أَبِيكَ فِيهِمَا أَحَادِيثَ عِدَّةً
قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا إِسْحَاقُ! اَلْأَوَّلُ بِمَنْزِلَةِ الْعِجْلِ وَ الثَّانِي
بِمَنْزِلَةِ السَّامِرِيِّ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! زِدْنِي فِيهِمَا.
قَالَ: هُمَا - وَاللهِ - نَصَّرَا وَ هَوَّدَا وَ مَجَّسَا. فَلَا غَفَرَ اللهُ ذٰلِكَ لَهُمَا.
قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! زِدْنِي فِيهِمَا. قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ

① بحار الانوار: ۳۰/۳۳۳، ح ۱۵۷

اللهُ إِلَيْهِمْ وَ لا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ . قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! فَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَجُلٌ ادَّعَى إِمَاماً مِنْ غَيْرِ اللهِ، وَ آخَرُ طَعَنَ فِي إِمَامٍ مِنَ اللهِ، وَ آخَرُ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! زِدْنِي فِيهِمَا. قَالَ: مَا أُبَالِي يَا إِسْحَاقُ مَحَوْتُ الْمُحْكَمَ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَوْ جَحَدْتُ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النُّبُوَّةَ أَوْ زَعَمْتُ أَنْ لَيْسَ فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ أَوْ قَدَّمْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي. قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا إِسْحَاقُ! إِنَّ فِي النَّارِ لَوَادِياً يُقَالُ لَهُ: مُحِيطٌ لَوْ طَلَعَ مِنْهُ شَرَارَةٌ لَأَحْرَقَتْ مَنْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، وَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَتَعَوَّذُونَ مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الْوَادِي وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا أَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِأَهْلِهِ. وَ إِنَّ فِي ذَلِكَ الْوَادِي لَجَبَلاً يَتَعَوَّذُ جَمِيعُ أَهْلِ ذَلِكَ الْوَادِي مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا أَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِأَهْلِهِ. وَ إِنَّ فِي ذَلِكَ الْجَبَلِ لَشِعْباً يَتَعَوَّذُ جَمِيعُ أَهْلِ ذَلِكَ الْجَبَلِ مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الشِّعْبِ وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا أَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِأَهْلِهِ. وَ إِنَّ فِي ذَلِكَ الشِّعْبِ لَقَلِيباً يَتَعَوَّذُ أَهْلُ ذَلِكَ الشِّعْبِ مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الْقَلِيبِ وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا أَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِأَهْلِهِ. وَ إِنَّ فِي ذَلِكَ الْقَلِيبِ لَحَيَّةً يَتَعَوَّذُ جَمِيعُ أَهْلِ ذَلِكَ الْقَلِيبِ مِنْ خُبْثِ تِلْكَ الْحَيَّةِ وَ نَتْنِهَا وَ قَذَرِهَا وَ مَا أَعَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَنْيَابِهَا مِنَ السَّمِّ لِأَهْلِهَا. وَ إِنَّ فِي جَوْفِ تِلْكَ الْحَيَّةِ لَسَبْعَ صَنَادِيقَ فِيهَا خَمْسَةٌ مِنَ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ وَ اثْنَانِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! وَ مَنِ الْخَمْسَةُ، وَ مَنِ الاثْنَانِ؟ قَالَ: أَمَّا الْخَمْسَةُ فَقَابِيلُ الَّذِي قَتَلَ هَابِيلَ . وَ نُمْرُودُ الَّذِي حَاجَّ

إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ . قَالَ: أَنَا أُحْيِي وَ أُمِيتُ . وَ فِرْعَوْنُ الَّذِي قَالَ: أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى . وَ يَهُودَا الَّذِي هَوَّدَ الْيَهُودَ. وَ بُولَسُ الَّذِي نَصَّرَ النَّصَارَى. وَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَعْرَابِيَّانِ.

عقاب الاعمال تصنیف شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں روایت ہے کہ مجھے محمد بن حسن صفارؒ نے حدیث بیان کی اور کہا: مجھے عباد بن سلیمان [1] نے محمد بن سلیمان [2] سے نقل کی اس نے اپنے والد سلیمان الدیلمی [3] سے اس نے اسحاق بن عمار صیرفی [4] سے اس نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! میں نے ان دو کے بارے میں آپؑ کے والد علیہ السلام سے متعدد احادیث سنی ہیں، آپؑ سے بھی سننا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے اسحاقؒ، پہلا گؤسالہ کی مانند تھا اور دوسرا سامری کی طرح۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے ان دونوں کے بارے میں اور بھی بتائیں۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم ان دونوں نے نصرانیت، یہودیت اور مجوسیت پھیلائی، اللہ سبحانہ ان دونوں کو بھی معاف نہیں فرمائے گا۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے ان دونوں کے بارے میں اور بھی بتائیں۔ آپؑ نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ سبحانہ نظر نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی مغفرت کرے گا۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں وہ کون ہیں؟

---

[1] حدیث نمبر ۴۳ کی تحقیق دیکھیے۔

[2] یہ امام صادقؑ، امام کاظمؑ اور امام رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں۔ ان کی بھی ایک کتاب ہے لیکن یہ ضعیف ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۵۳۳)۔ لیکن یہ کامل الزیارات کا راوی ہے جو اس کی وثاقت ثابت کرتا ہے۔ (واللہ العالم)

[3] حدیث نمبر ۴۳ کی تحقیق دیکھیے۔

[4] اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کافی روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں۔ یہ ہمارے اصحاب کے بزرگوں میں سے ہیں۔ انھوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ (دیکھیے: رجال النجاشی: ۷۱، رقم ۱۶۹؛ رجال البرقی: ۲۸؛ رجال الطوسی: ۱۳۹، رقم ۱۳۵؛ المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۹)

آپؑ نے فرمایا:

[۱] ایک وہ شخص اپنی طرف سے امامت کا دعویٰ کرے،

[۲] دوسرا وہ جو امام حق علیہ السلام کے سامنے سرکشی کرے،

[۳] تیسرا وہ شخص جو ان دونوں کے بارے میں یہ گمان رکھتا ہو کہ ان دونوں کا اسلام میں سے کچھ نصیب ہے۔

میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے ان دونوں کے بارے میں اور بھی بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے اسحاقؒ جہنم میں ایک وادی جس کو "محیط" کہا جاتا ہے اگر اس میں سے ایک بھی چنگاری نکل جائے تو روئے زمین پر موجود ہر چیز خاکستر ہو جائے، اہل جہنم اس وادی کی گرمی کی شدت، بدبو اور وہاں کی گندگی، نیز جو عذاب اللہ سبحانہ نے وہاں پر آنے والوں کے لیے تیار کیا اس سے پناہ مانگتے ہیں، اور اسی ہی وادی میں ایک پہاڑ ہے، اس وادی کے جہنمی اس پہاڑ کی گرمی کی شدت، بدبو اور وہاں کی گندگی، نیز جو عذاب اللہ سبحانہ نے وہاں پر نے والوں کے لیے تیار کیا اس سے پناہ مانگتے ہیں، اسی پہاڑ میں گھاٹی ہے، تمام وہ لوگ اس پہاڑ پر سزا و عذاب میں مبتلاء ہیں وہ اس گھاٹی کی شدت حرارت، بدبو اور وہاں کی گندگی سے پناہ مانگتے ہیں، نیز جو دردناک عذاب اللہ سبحانہ وہاں کے لوگوں کے لیے مہیا کیا ہے، اسی گھاٹی میں ایک کنواں ہے، اس گھاٹی میں سزا کاٹنے والے اس کوئی کی شدت حرارت، اس کی بدبو اور گندگی سے پناہ مانگتے ہیں، نیز جو عذاب اللہ تعالیٰ نے وہاں کے لوگوں کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ اُس کنوئیں میں ایک سانپ ہے، اس کنوئیں میں رہنے والے سارے لوگ اُس سانپ کی خباثت اور اس کی بدبو نیز گندگی سے پناہ مانگتے ہیں، اور جو کچھ اللہ سبحانہ نے وہاں کے لوگوں کے لیے اس سانپ کے دانتوں میں زہر رکھا ہے، اس سانپ کے پیٹ میں سات صندوقیں رکھیں ہیں، ان میں پانچ سابقہ امتوں میں سے پانچ لوگوں کے لیے ہیں، دو اس امت کے (دو افراد) کے لیے ہیں۔

میں نے کہا: میں آپؑ پر جاؤں وہ پانچ اور دو کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: پانچ میں سے [۱] ایک قابیل ہے جس نے ہابیل کو قتل کیا تھا، [۲] نمرود

ہے جس نے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ اپنے رب کے بارے میں انکار کیا تھا، اور کہا تھا: میں ہی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ [بقرہ/۲۵۷] [۳] فرعون ہے جس نے کہا تھا: تمہارے رب اعلیٰ میں ہوں۔ [نازعات/۲۴]۔ [۴] اور یہودا ہے جس نے یہودیت کی بنیاد رکھی۔ [۵] بولس ہے جس نے نصاریٰ کی مدد کی، اور اس امت کے دو اعرابی ہیں۔ [1]

[۱۴۷] وَ مِنْهُ أَيْضاً بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْأَرَّجَانِيِّ قَالَ: صَحِبْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ مِنَ الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً يُقَالُ لَهُ عُسْفَانُ، ثُمَّ مَرَرْنَا بِجَبَلٍ أَسْوَدَ عَلَى يَسَارِ الطَّرِيقِ وَحِشٍ. فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! مَا أَوْحَشَ هٰذَا الْجَبَلَ فَمَا رَأَيْتُ فِي الطَّرِيقِ جَبَلاً مِثْلَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ بُكَيْرٍ! أَتَدْرِي أَيُّ جَبَلٍ هٰذَا؛ هٰذَا جَبَلٌ يُقَالُ لَهُ: الْكَمَدُ، وَ هُوَ عَلَى وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ فِيهِ قَتَلَةُ أَبِي الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ [اسْتَوْدَعَهُمُ اللهُ]، تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِ مِيَاهُ جَهَنَّمَ مِنْ غِسْلِينٍ وَ الصَّدِيدِ وَ الْحَمِيمِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْ طِينَةِ خَبَالٍ وَ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْهَاوِيَةِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنَ السَّعِيرِ، وَ مَا مَرَرْتُ بِهٰذَا الْجَبَلِ فِي مَسِيرِي فَوَقَفْتُ إِلَّا رَأَيْتُهُمَا يَسْتَغِيثَانِ وَ يَتَضَرَّعَانِ، وَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى قَتَلَةِ أَبِي فَأَقُولُ لَهُمَا: إِنَّ هٰؤُلَاءِ إِنَّمَا فَعَلُوا بِمَا أَسَّسْتُمَا، لَمْ تَرْحَمُونَا إِذْ وُلِّيتُمْ، وَ قَتَلْتُمُونَا وَ حَرَمْتُمُونَا، وَ وَثَبْتُمْ عَلَى حَقِّنَا، وَ اسْتَبْدَدْتُمْ بِالْأَمْرِ دُونَنَا، فَلَا رَحِمَ اللهُ مَنْ يَرْحَمُكُمَا، فَذُوقَا وَبَالَ مَا صَنَعْتُمَا، وَ مَا اللهُ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ.

درج بالا کتاب سے ہی شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے عبداللہ بن بکیر ارجانیؒ [2] سے

---

[1] عقاب الاعمال: ۲۵۵، ح۳؛ بحار الانوار: ۳۰/ ۴۰۷، ح ۳؛ جامع الاخبار: ۱۴۳

[2] یہ امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور مجہول ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث، ۳۲۷)

روایت کی ہے کہ اس نے کہا: میں مکہ سے مدینہ کے راستے میں امام صادق علیہ السلام کے ساتھ تھا پس ہم ایک جگہ رکے جس کا نام تھا "عسفان" پھر ہم ایک کالے پہاڑ سے گزرے جس کی بائیں جانب ایک وحشت سی تھی۔

میں نے کہا: اے فرزند رسولؐ! یہ پہاڑ کتنا ڈراؤنا ہے، میں نے راستے میں اس طرح کا پہاڑ نہیں دیکھا۔

آپؑ نے فرمایا: اے بکیر کے بیٹے! تم جانتے ہو یہ کون سا پہاڑ ہے؟ یہ وہ پہاڑ ہے جس کو "الکمد" کہا جاتا ہے، اور وہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی پر ہے جس میں میرے والد حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو ڈالا گیا ہے [جن کے پاس اللہ سبحانہ کی امانتیں ہیں] جس کے نیچے سے جہنم کا پانی گزرتا ہے جو خون ملی پیپ، کھولتا ہوا گرم پانی، زہر قاتل، اور جو کچھ ہاویہ وسعیر (ہاویہ وسعیر دونوں ہی جہنم میں مقامات کے نام ہیں) سے نکلے گا وہ وہیں سے گزرے گا، جاتے ہوئے جب بھی میں یہاں سے گزرتے ہوئے کھڑا نہیں ہوتا مگر یہ کہ ان دونوں کو دیکھتا ہوں، مدد کے لیے بلا رہے ہوتے ہیں، شدید آہ و بکا کر رہے ہوتے ہیں، میں اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) کے قاتلوں کے دیکھے ان دونوں سے کہتا ہوں: ان لوگوں نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے اس کی بنیاد تم دونوں ہی رکھی تھی، جب تم لوگوں کو اقتدار ملا تو ہمارے اوپر رحم نہیں کیا، ہم کو قتل کیا اور ہمیں اپنے حقوق سے محروم رکھا، ہمارے حق پر کود پڑے، امر خلافت کو ہم سے علیحدہ کرلیا، اللہ تعالیٰ کبھی ان لوگوں پر رحم نہ کرے جو تم پر ترس کھاتا ہے، اپنے اپنی کارستانیوں کے وبال کا مزہ چکھو، اور اللہ سبحانہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ①

مولا علی علیہ السلام جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہے، رضوان و مالک مولا علیہ السلام کے حکم کے ماتحت ہوں گے

[۱۴۸] وَ مِنْ كِتَابِ عِلَلِ الشَّرَايِعِ لَهُ أَيْضاً بِإِسْنَادِهِ عَنِ

① عقاب الاعمال: ۲۵۸، ح۶؛ کامل الزیارات: ۳۳۰، ح۲؛ الاختصاص: ۳۴۳؛ مدینۃ المعاجز: ۶/ ۱۳۲، ح۳۴۰؛ بحار الانوار: ۶/ ۲۸۸، ح۱۰ و ۲۵/ ۳۷۲، ح۲۳ و ۳۰/ ۱۸۸، ح۴۹ و ۳۱/ ۶۲۸، ح۱۲۸

اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِمَ صَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَسِيمَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّ حُبَّهُ إِيمَانٌ وَ بُغْضَهُ كُفْرٌ، وَ إِنَّمَا خُلِقَتِ الْجَنَّةُ لِأَهْلِ الْإِيمَانِ وَ خُلِقَتِ النَّارُ لِأَهْلِ الْكُفْرِ، فَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ، فَالْجَنَّةُ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا أَهْلُ مَحَبَّتِهِ، وَ النَّارُ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا أَهْلُ بُغْضِهِ. قَالَ الْمُفَضَّلُ: فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! فَالْأَنْبِيَاءُ وَ الْأَوْصِيَاءُ هَلْ كَانُوا يُحِبُّونَهُ وَ أَعْدَاؤُهُمْ يُبْغِضُونَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ. لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ. [فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَتَحَ اللهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيْهِ]؟. فَقُلْتُ: بَلَى. قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ لَمَّا أُتِيَ بِالطَّائِرِ الْمَشْوِيِّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ [وَ إِلَيَّ] يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: أَفَيَجُوزُ أَنْ لَا يُحِبَّ أَنْبِيَاءُ اللهِ وَ رُسُلُهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُمْ رَجُلاً يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ أُمَمِهِمْ لَا يُحِبُّونَ حَبِيبَ اللهِ وَ حَبِيبَ رَسُولِهِ وَ أَنْبِيَائِهِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ جَمِيعَ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ وَ أَوْصِيَائِهِمْ وَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ كَانُوا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُحِبِّينَ، وَ ثَبَتَ أَنَّ

[أَعْدَاءِهُمْ وَ] الْمُخَالِفِينَ لَهُمْ كَانُوا لَهُمْ وَلِجَمِيعِ أَهْلِ مَحَبَّتِهِمْ مُبْغِضِينَ. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ، وَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَبْغَضَهُ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ، فَهُوَ إِذاً قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ.

قَالَ الْمُفَضَّلُ [بْنُ عُمَرَ]: فَقُلْتُ [لَهُ]: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! فَرَّجْتَ عَنِّي فَرَّجَ اللهُ عَنْكَ، فَزِدْنِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ. فَقَالَ: سَلْ يَا مُفَضَّلُ. فَقُلْتُ [لَهُ]: أَسْأَلُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ؛ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُدْخِلُ مُحِبَّهُ الْجَنَّةَ وَ مُبْغِضَهُ النَّارَ أَمْ رِضْوَانُ وَ مَالِكٌ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُفَضَّلُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - بَعَثَ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ رُوحٌ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ وَهُمْ أَرْوَاحٌ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ بِأَلْفَيْ عَامٍ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ دَعَاهُمْ إِلَى تَوْحِيدِ اللهِ وَ طَاعَتِهِ وَ اتِّبَاعِ أَمْرِهِ وَ وَعَدَهُمُ الْجَنَّةَ عَلَى ذَلِكَ وَ أَوْعَدَ مَنْ خَالَفَ مَا أَجَابُوا إِلَيْهِ وَ أَنْكَرَهُ النَّارَ؟ [فَ] قُلْتُ: بَلَى. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ فَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَامِناً لِمَا وَعَدَ وَ أَوْعَدَ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ وَ لَيْسَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيفَتَهُ وَ إِمَامَ أُمَّتِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ وَ لَيْسَ رِضْوَانُ وَ مَالِكٌ مِنْ جُمْلَةِ الْمَلَائِكَةِ الْمُسْتَغْفِرِينَ لِشِيعَتِهِ النَّاجِينَ بِمَحَبَّتِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذاً قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ رِضْوَانُ وَ مَالِكٌ صَادِرَانِ عَنْ أَمْرِهِ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى. يَا مُفَضَّلُ! خُذْ هَذَا فَإِنَّهُ

مِنْ مَخْزُونِ الْعِلْمِ وَ مَكْنُونِهِ لَا تُخْرِجْهُ إِلَّا إِلَى أَهْلِهِ.

شیخ صدوقؒ کی کتاب علل الشرائع میں ان کی اپنی سند سے مفضل بن عمرؒ سے روایت ہے.
میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کس طرح امیر المومنینؑ جنت وجہنم کو تقسیم فرمائیں گے؟
آپؑ نے فرمایا: کیوں کہ ان کی محبت ایمان اور ان کا بغض کفر ہے، حالانکہ جنت اہل ایمان اور جہنم اہل کفر کے لیے خلق ہوئی ہے، پس امیر المومنینؑ اس جہت سے جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں؛ جنت میں آپؑ سے محبت کرنے والوں کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا، اور جہنم میں آپؑ سے بغض رکھنے والوں کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔

مفضل کہتا ہے: پس میں نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! پس انبیاءؑ و اوصیاء کیا وہ بھی حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتے تھے اور ان کے دشمن بھی مولا علی علیہ السلام سے بغض رکھتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: جی بالکل۔

میں نے کہا: وہ کس طرح؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے، نیز اللہ و رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں، وہ واپس نہیں آئے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا نہ فرمائے، (یہ کہہ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم مولا علی علیہ السلام کو دیا اور اللہ سبحانہ نے مولا علی علیہ السلام کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی؟

میں نے کہا: کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا: اے میرے اللہ میرے پاس اس شخص کو لاؤ جو تم کو اپنی پوری مخلوق میں سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہ میرے ساتھ اس بھنے ہوئے پرندے کا گوشت کھائے، تو وہاں پر مولا علی علیہ السلام آ گئے تھے؟

میں نے کہا: کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا پھر ممکن ہے کہ انبیاءؑ و رسلؑ اور ان کے اوصیاء اس شخص سے محبت نہ

کرتے ہوں جس سے اللہ سبحانہ اور خاتم الانبیاء ﷺ محبت کرتے ہیں؟

میں نے کہا: اس طرح تو ممکن ہی نہیں ہے۔

فرمایا: کیا یہ ممکن ہے سابقہ امتوں کے مومنین اس شخص سے محبت نہ کرتے ہوں جو اللہ اور اس کے حبیب ﷺ اور تمام انبیاءؑ کا حبیب ہو؟

میں نے کہا: اس طرح تو ممکن ہی نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: پس پتہ چلا کہ سارے انبیاءؑ و رُسُلؑ اور ان کے اوصیاءؑ اور سارے مومنین سابقہ امتوں میں سے مولا علی علیہ السلام کے چاہنے والے تھے، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاءؑ و اوصیاءؑ کے دشمن اور مخالفین ان کے اور جن جن سے انبیاءؑ و اوصیاءؑ محبت کرنے والے ہیں ان سب کے ہی دشمن اور ان سے بغض رکھنے والے ہیں۔

میں نے کہا جی بالکل۔

آپؑ نے فرمایا: پس کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ وہ مولا علی علیہ السلام سے محبت کرنے والا ہو اولین و آخرین میں سے، کوئی جہنم میں نہیں جائے گا سوائے اس کے کہ وہ مولا علی علیہ السلام سے بغض رکھنے والا ہو اولین و آخرین میں سے، یہی معنی ہے اس جملے کا کہ مولا علی علیہ السلام جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والا ہے۔

مفضل بن عمرؒ کہتا ہے: میں نے کہا: اے فرزند رسول اللہ ﷺ! آپؑ نے میرے لیے کشادگی فرمادی، اللہ تعالیٰ آپؑ کے لیے کشادگی فرمائے، جو اللہ سبحانہ نے آپؑ کو علم عطا فرمایا ہے۔ اس میں سے اور مزید مجھے تعلیم فرمائیں۔ تو آپؑ نے فرمایا: اے مفضل سوال کرو۔

پس میں نے کہا: اے فرزند رسول اللہؐ! میں سوال کرتا ہوں؛ پس جنت میں مولا علی علیہ السلام کے چاہنے والے کو مولا علیہ السلام خود داخل فرمائیں گے یا "رضوان" اور "مالک" داخل کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے اللہ سبحانہ نے آنحضرت ﷺ کی روح کو انبیاءؑ کی ارواح کی طرف مبعوث فرمایا کائنات کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا تم نہیں جانتے آنحضرت ﷺ نے ارواح انبیاءؑ کو اللہ کی توحید اور اس کے امر کی اتباع و اطاعت کی دعوت دی، اور اس کے بدلے میں ان سے جنت کا وعدہ فرمایا اور

مخالفت کی صورت میں جہنم کا وعدہ فرمایا؟

میں نے کہا: کیوں نہیں۔

فرمایا: کیا حضور اکرم ﷺ اللہ سبحانہ کی طرف سے کیے جانے والے وعدے کے ضامن نہیں ہیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔

فرمایا: کیا رضوان اور مالک ان ملائکہ کی صف میں سے نہیں ہیں جو مولا علی علیہ السلام کے چاہنے والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں جو لوگ مولا علی علیہ السلام کی محبت کی وجہ سے نجات پانے والے ہیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: پس مولا علی ابن ابی طالبؑ ہی جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اور رضوان و مالک اللہ سبحانہ کے امر سے مولا علی علیہ السلام کے ماتحت ہیں۔

اے مفضلؒ! یہ لے لو (جو علم تمہیں دیا ہے) کیوں کہ وہ مکنون (چھپا ہوا) اور مخزون (خزانہ شدہ) علم ہے، یہ علم سوائے اس کے اہل کے کسی اور کے لیے نہیں نکالا جاتا۔ [1]

وہ چیز جو دلالت کر رہی ہے کہ مولا علیؑ دیگر انبیاءؑ سے افضل ہیں [حدیث بساط]

ہمارے بعض علماءؒ کی بعض روایات ایک کتاب میں وارد ہوئی ہیں جس کا نام رکھا ہے "منہج التحقیق الی سواء الطریق" جس میں کہا ہے:

[۱۴۹] مَا أَوْرَدَهُ بَعْضُ عُلَمَائِنَا الْإِمَامِيَّةِ فِي كِتَابٍ لَهُ سَمَّاهُ مَنْهَجَ التَّحْقِيقِ إِلَى سَوَاءِ الطَّرِيقِ قَالَ فِيهِ: رُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَنْزِلِهِ لَمَّا بُويِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . كُنْتُ أَنَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ الْمِقْدَادُ بْنُ

[1] علل الشرائع: ۱۶۱، ح ۱؛ تفضیل الائمہ: ۳۳۸؛ المجموعۃ الحدیثیۃ: ۵۹۲؛ بحار الانوار: ۳۹/ ۱۹۴، ح ۵

اَلْأَسْوَدِ اَلْكِنْدِيُّ. فَقَالَ لَهُ اِبْنُهُ اَلْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَأَلَ رَبَّهُ مُلْكاً لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأَعْطَاهُ ذٰلِكَ. فَهَلْ مَلَكْتَ مَا مَلَكَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ؛ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: وَ اَلَّذِي فَلَقَ اَلْحَبَّةَ وَ بَرَأَ اَلنَّسَمَةَ! إِنَّ سُلَيْمَانَ [بْنَ دَاوُدَ] سَأَلَ رَبَّهُ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - اَلْمُلْكَ فَأَعْطَاهُ وَ إِنَّ أَبَاكَ مَلَكَ مَا لَمْ يَمْلِكْهُ بَعْدَ جَدِّكَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ قَبْلَهُ وَ لاَ يَمْلِكُهُ أَحَدٌ بَعْدَهُ. فَقَالَ لَهُ اَلْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: نُرِيدُ أَنْ تُرِيَنَا مِمَّا فَضَّلَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ اَلْكَرَامَةِ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ. فَقَامَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ تَوَضَّأَ وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعَوَاتٍ لَمْ نَفْهَمْهَا. ثُمَّ أَوْمَى بِيَدِهِ إِلَى جِهَةِ اَلْمَغْرِبِ. فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَوَقَفَتْ عَلَى الدَّارِ وَ إِلَى جَانِبِهَا سَحَابَةٌ أُخْرَى. فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَيَّتُهَا اَلسَّحَابَةُ اِهْبِطِي بِإِذْنِ اللهِ. فَهَبَطَتْ وَ هِيَ تَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَنَّكَ خَلِيفَةُ اللهِ وَ وَصِيُّهُ مَنْ شَكَّ فِيكَ فَقَدْ هَلَكَ، وَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ سَلَكَ سَبِيلَ النَّجَاةِ. قَالَ: ثُمَّ اِنْبَسَطَتِ اَلسَّحَابَةُ فِي اَلْأَرْضِ حَتَّى كَأَنَّهَا بِسَاطٌ مَوْضُوعٌ. فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اِجْلِسُوا عَلَى الْغَمَامَةِ. فَجَلَسْنَا وَ أَخَذْنَا مَوَاضِعَنَا. فَأَشَارَ إِلَى اَلسَّحَابَةِ اَلْأُخْرَى. فَهَبَطَتْ وَ هِيَ تَقُولُ كَمَقَالَةِ اَلْأُولَى. فَجَلَسَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَيْهَا مُنْفَرِداً. ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلاَمٍ وَ أَشَارَ إِلَيْهَا بِالْمَسِيرِ نَحْوَ اَلْمَغْرِبِ. وَ إِذَا بِالرِّيحِ قَدْ دَخَلَتْ تَحْتَ اَلسَّحَابَتَيْنِ فَرَفَعَتْهُمَا رَفْعاً رَفِيقاً.

فَتَأَمَّلْتُ نَحْوَ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ إِذَا بِهِ عَلَى كُرْسِيٍّ وَ اَلنُّورُ يَسْطَعُ مِنْ وَجْهِهِ فَيَكَادُ يَخْطَفُ اَلْأَبْصَارَ. فَقَالَ لَهُ اَلْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ سُلَيْمَانَ [بْنَ دَاوُدَ] كَانَ مُطَاعاً بِخَاتَمِهِ فَبِمَا ذَا أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ مُطَاعٌ ؛ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَا عَيْنُ اللهِ فِي أَرْضِهِ. أَنَا لِسَانُ اللهِ اَلنَّاطِقُ فِي خَلْقِهِ. أَنَا نُورُ اللهِ اَلَّذِي لاَ يُطْفَى. أَنَا بَابُ اللهِ اَلَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ. وَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ. ثُمَّ قَالَ: أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ خَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ؛ قُلْنَا: نَعَمْ. فَأَدْخَلَ يَدَهُ إِلَى جَيْبِهِ فَأَخْرَجَ خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ. فَصُّهُ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ. عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ: مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ. قَالَ سَلْمَانُ: فَعَجِبْنَا مِنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُونَ؛ وَ مَا اَلْعَجَبُ مِنْ مِثْلِي. أَنَا أُرِيكُمُ اَلْيَوْمَ مَا لاَ تَرَوْنَ أَبَداً. فَقَالَ اَلْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أُرِيدُ أَنْ تُرِيَنِي يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ وَ السَّدَّ اَلَّذِي بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ. فَسَارَتِ اَلسَّحَابَةُ فَوْقَ اَلرِّيحِ فَسَمِعْنَا لَهَا دَوِيّاً كَدَوِيِّ اَلرَّعْدِ. وَ عَلَتْ فِي اَلْهَوَاءِ وَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ يَقْدُمُنَا حَتَّى اِنْتَهَيْنَا إِلَى جَبَلٍ شَامِخٍ فِي اَلْعُلُوِّ وَ إِذَا شَجَرَةٌ جَافَّةٌ قَدْ تَسَاقَطَتْ أَوْرَاقُهَا وَ جَفَّتْ أَغْصَانُهَا. فَقَالَ اَلْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مَا بَالُ هٰذِهِ اَلشَّجَرَةِ قَدْ يَبِسَتْ؛ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَهُ: سَلْهَا فَإِنَّهَا تُجِيبُكَ. فَقَالَ اَلْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَيَّتُهَا اَلشَّجَرَةُ! مَا لَكِ قَدْ حَدَثَ بِكِ مَا نَرَاهُ مِنَ اَلْجَفَافِ؛ فَلَمْ تُجِبْهُ. فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: بِحَقِّي عَلَيْكِ إِلاَّ مَا أَجَبْتِيهِ. قَالَ [اَلرَّاوِي]: فَوَ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُهَا تَقُولُ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا وَصِيَّ رَسُولِ اللهِ وَ خَلِيفَتَهُ. ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ كَانَ يَجِيئُنِي فِي كُلِّ لَيْلٍ

وَقْتَ اَلسَّحَرِ وَ يُصَلِّي عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ وَ يُكْثِرُ مِنَ اَلتَّسْبِيحِ
فَإِذَا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهِ جَاءَتْهُ غَمَامَةٌ بَيْضَاءُ يَنْفَحُ مِنْهَا رِيحُ
اَلْمِسْكِ وَ عَلَيْهَا كُرْسِيٌّ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ وَ تَسِيرُ بِهِ وَ كُنْتُ
أَعِيشُ بِبَرَكَتِهِ فَانْقَطَعَ عَنِّي مُنْذُ أَرْبَعِينَ يَوْماً فَهَذَا سَبَبُ مَا
تَرَاهُ مِنِّي. فَقَامَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ
وَ مَسَحَ بِكَفِّهِ عَلَيْهَا فَاخْضَرَّتْ وَ عَادَتْ إِلَى حَالِهَا. ثُمَّ أَمَرَ
اَلرِّيحَ فَسَارَتْ بِنَا وَ إِذَا نَحْنُ بِمَلَكٍ يَدُهُ فِي اَلْمَغْرِبِ وَ أُخْرَى
بِالْمَشْرِقِ. فَلَمَّا نَظَرَ اَلْمَلَكُ إِلَى أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ
لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ اَلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ
كَرِهَ اَلْمُشْرِكُونَ. وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَ خَلِيفَتُهُ حَقّاً وَ صِدْقاً.
فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ ! مَنْ هَذَا اَلَّذِي يَدُهُ فِي اَلْمَغْرِبِ وَ
اَلْأُخْرَى فِي اَلْمَشْرِقِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: هَذَا اَلْمَلَكُ اَلَّذِي
وَكَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ. فَلاَ يَزُولُ إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ
. وَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ أَمْرَ اَلدُّنْيَا إِلَيَّ وَ إِنَّ أَعْمَالَ اَلْخَلاَئِقِ
تُعْرَضُ [فِي] كُلِّ يَوْمٍ عَلَيَّ ثُمَّ تُرْفَعُ إِلَيْهِ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى -. ثُمَّ
سِرْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَى سَدِّ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ . فَقَالَ أَمِيرُ
اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِلرِّيحِ: اِهْبِطِي بِنَا مِمَّا يَلِي هَذَا اَلْجَبَلَ،
وَ أَشَارَ [بِيَدِهِ] إِلَى جَبَلٍ شَامِخٍ فِي اَلْعُلُوِّ. وَ هُوَ جَبَلُ اَلْخَضِرِ عَلَيْهِ
السَّلاَمُ. فَنَظَرْنَا إِلَى اَلسَّدِّ وَ إِذَا اِرْتِفَاعُهُ مَدُّ اَلْبَصَرِ. وَ هُوَ
أَسْوَدُ كَقِطْعَةِ لَيْلٍ دَامِسٍ يَخْرُجُ مِنْ أَرْجَائِهِ اَلدُّخَانُ. فَقَالَ [
أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ]: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! أَنَا صَاحِبُ هَذَا
اَلْأَمْرِ عَلَى هَؤُلاَءِ اَلْعَبِيدِ. قَالَ سَلْمَانُ: فَرَأَيْتُ أَصْنَاماً ثَلاَثَةً

طُولُ أَحَدِهَا مِائَةٌ وَ عِشْرُونَ ذِرَاعاً وَ اَلثَّانِي طُولُهُ أَحَدٌ وَ
سَبْعُونَ وَ اَلثَّالِثُ مِثْلُهُ وَ لَكِنَّهُ يَفْرُشُ إِحْدَى أُذُنَيْهِ تَحْتَهُ وَ
يَلْتَحِفُ بِالْأُخْرَى. ثُمَّ إِنَّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَمَرَ
اَلرِّيحَ فَسَارَ بِنَا إِلَى جَبَلِ قَافٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَ إِذَا هُوَ مِنْ
زُمُرُّدَةٍ خَضْرَاءَ وَ عَلَيْهَا مَلَكٌ عَلَى صُورَةِ اَلنَّسْرِ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى
أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ اَلْمَلَكُ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا
وَصِيَّ رَسُولِ اللَّهِ وَ خَلِيفَتَهُ أَ تَأْذَنُ لِي فِي اَلْكَلاَمِ؟ فَرَدَّ عَلَيْهِ
السَّلاَمَ وَ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَتَكَلَّمْ وَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ عَمَّا
تَسْأَلُنِي عَنْهُ. فَقَالَ اَلْمَلَكُ: بَلْ تَقُولُ أَنْتَ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ.
فَقَالَ: تُرِيدُ أَنْ آذَنَ لَكَ أَنْ تَزُورَ اَلْخَضِرَ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ
أَذِنْتُ لَكَ. فَأَسْرَعَ اَلْمَلَكُ بَعْدَ أَنْ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اَلرَّحْمَنِ
اَلرَّحِيمِ . ثُمَّ مَشَيْنَا عَلَى اَلْجَبَلِ هُنَيْئَةً فَإِذَا اَلْمَلَكُ قَدْ عَادَ
إِلَى مَكَانِهِ بَعْدَ زِيَارَةِ اَلْخَضِرِ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ ! رَأَيْتُ
اَلْمَلَكَ مَا زَارَ [اَلْخَضِرَ] حَتَّى أَخَذَ اَلْإِذْنَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ:
يَا سَلْمَانُ ! وَ اَلَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ بِغَيْرِ عَمَدٍ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَامَ
أَنْ يَزُولَ مِنْ مَكَانِهِ بِقَدْرِ نَفَسٍ وَاحِدٍ لَمَا زَالَ حَتَّى آذَنَ لَهُ وَ
كَذَلِكَ يَصِيرُ حَالُ وَلَدِيَ اَلْحَسَنِ بَعْدِي ثُمَّ اَلْحُسَيْنِ بَعْدَهُ ثُمَّ
تِسْعَةٍ مِنْ وُلْدِ اَلْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ . فَقُلْنَا: مَا اِسْمُ
اَلْمَلَكِ اَلْمُوَكَّلِ بِقَافٍ ؟ فَقَالَ: برجائيل . فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ
اَلْمُؤْمِنِينَ ! كَيْفَ تَأْتِي كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى هَذَا اَلْمَوْضِعِ وَ تَعُودُ؟ فَقَالَ
عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَمَا أَتَيْتُ بِكُمْ. وَ اَلَّذِي فَلَقَ اَلْحَبَّةَ وَ بَرَأَ
اَلنَّسَمَةَ. إِنِّي لَأَمْلِكُ مِنْ مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضِ مَا لَوْ
عَلِمْتُمْ بِبَعْضِهِ لَمَا اِحْتَمَلَهُ جَنَانُكُمْ. إِنَّ اَلاِسْمَ اَلْأَعْظَمَ عَلَى

اِثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ حَرْفاً. وَ كَانَ عِنْدَ آصَفَ بْنِ بَرْخِيَا حَرْفٌ
وَاحِدٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ. فَخَسَفَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْأَرْضَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ
عَرْشِ بِلْقِيسَ حَتَّى تَنَاوَلَ السَّرِيرَ ثُمَّ عَادَتِ الْأَرْضُ كَمَا
كَانَتْ أَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ، وَ عِنْدَنَا -وَاللهِ- اِثْنَانِ وَ سَبْعُونَ
حَرْفاً وَ حَرْفٌ وَاحِدٌ [عِنْدَ اللهِ - عَزَّوَجَلَّ -] اِسْتَأْثَرَ اللهُ بِهِ فِي
عِلْمِ الْغَيْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. عَرَفَنَا
مَنْ عَرَفَنَا وَ أَنْكَرَنَا مَنْ أَنْكَرَنَا. ثُمَّ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قُمْنَا،
فَإِذَا [نَحْنُ] بِشَابٍّ فِي الْجَبَلِ يُصَلِّي بَيْنَ قَبْرَيْنِ، قُلْنَا: يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ! مَنْ هٰذَا الشَّابُّ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَالِحُ
النَّبِيُّ، [فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:] وَهٰذَانِ الْقَبْرَانِ لِأُمِّهِ وَ أَبِيهِ، [وَ
إِنَّهُ] يَعْبُدُ اللهَ تَعَالَى بَيْنَهُمَا. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ الشَّابُّ لَمْ يَمْلِكْ
نَفْسَهُ حَتَّى بَكَى وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَ أَعَادَهَا إِلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ يَبْكِي، فَوَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عِنْدَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ. فَقُلْنَا لَهُ: مَا بُكَاؤُكَ؟
فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ يَمُرُّ بِي عِنْدَ كُلِّ غَدَاةٍ فَيَجْلِسُ
فَتَزْدَادُ عِبَادَتِي بِنَظَرِي إِلَيْهِ. فَانْقَطَعَ عَنِّي مُدَّةَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ
فَأَقْلَقَنِي ذٰلِكَ. فَعَجِبْنَا. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ تُرِيدُونَ أَنْ
أُرِيَكُمْ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. فَقَامَ وَ نَحْنُ مَعَهُ حَتَّى
دَخَلَ بُسْتَاناً مَا رَأَيْنَا أَحْسَنَ مِنْهُ وَ فِيهِ مِنْ جَمِيعِ الْفَوَاكِهِ وَ
الْأَعْنَابِ تَجْرِي فِيهِ الْأَنْهَارُ وَ تَتَجَاوَبُ الْأَطْيَارُ عَلَى
الْأَشْجَارِ. فَلَمَّا رَأَتْهُ الْأَطْيَارُ أَتَتْ تُرَفْرِفُ حَوْلَهُ حَتَّى تَوَسَّطْنَا
الْبُسْتَانَ وَ إِذَا سَرِيرٌ عَلَيْهِ شَابٌّ مُلْقًى عَلَى ظَهْرِهِ وَاضِعٌ يَدَهُ
عَلَى صَدْرِهِ. فَأَخْرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتَمَ مِنْ

جَيْبِهِ وَ جَعَلَهُ فِي إِصْبَعِ سُلَيْمَانَ [بْنِ دَاوُدَ]، فَنَهَضَ قَائِماً وَ قَالَ:
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَصِيَّ رَسُولِ [اللهِ] رَبِّ
الْعَالَمِينَ، أَنْتَ -وَاللهِ- الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ،
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ وَ قَدْ خَابَ وَ خَسِرَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ، وَ
إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ [عَزَّوَجَلَّ] بِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَأُعْطِيتُ ذٰلِكَ
الْمُلْكَ. قَالَ سَلْمَانُ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَمْ
أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَى أَقْدَامِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أُقَبِّلُهَا وَ
حَمِدْتُ اللهَ [عَزَّوَجَلَّ] عَلَى جَزِيلِ عَطَائِهِ بِهِدَايَتِهِ إِلَى وَلَايَةِ
أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ
تَطْهِيراً. فَفَعَلَ أَصْحَابِي كَمَا فَعَلْتُ. ثُمَّ سَأَلْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا وَرَاءَ قَافٍ؟! فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَرَاءَهُ
مَا لَا يَصِلُ إِلَيْكُمْ عِلْمُهُ. فَقُلْنَا: أَ تَعْلَمُ ذٰلِكَ [يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ]؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عِلْمِي بِمَا وَرَاءَهُ كَعِلْمِي
بِحَالِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا، وَ إِنِّي الْحَفِيظُ الشَّهِيدُ عَلَيْهَا بَعْدَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ كَذٰلِكَ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ
وُلْدِي بَعْدِي. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي لَأَعْرَفُ بِطُرُقِ
السَّمَاوَاتِ مِنِّي بِطُرُقِ الْأَرْضِ. نَحْنُ الْإِسْمُ الْمَخْزُونُ
الْمَكْنُونُ، نَحْنُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّتِي إِذَا سُئِلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا
أَجَابَ، نَحْنُ الْأَسْمَاءُ الْمَكْتُوبَةُ عَلَى الْعَرْشِ وَ لِأَجْلِنَا خَلَقَ اللهُ
[عَزَّوَجَلَّ] السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ الْعَرْشَ وَ الْكُرْسِيَّ وَ الْجَنَّةَ
وَ النَّارَ. وَ مِنَّا تَعَلَّمَتِ الْمَلَائِكَةُ التَّسْبِيحَ وَ التَّقْدِيسَ وَ
التَّوْحِيدَ وَ التَّهْلِيلَ وَ التَّكْبِيرَ. وَ نَحْنُ الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَلَقَّاهَا
آدَمُ مِنْ رَبِّهِ فَتَابَ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ تُرِيدُونَ

أَنْ أُرِيَكُمْ عَجَباً؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: غُضُّوا أَعْيُنَكُمْ. فَفَعَلْنَا. ثُمَّ قَالَ: اِفْتَحُوهَا. فَفَتَحْنَا[هَا فَ]إِذَا نَحْنُ فِي مَدِينَةٍ مَا رَأَيْنَا أَكْبَرَ مِنْهَا. فِيهَا أَسْوَاقٌ قَائِمَةٌ، وَ فِيهَا أُنَاسٌ مَا رَأَيْنَا أَعْظَمَ مِنْ خَلْقِهِمْ عَلَى طُولِ النَّخْلِ. فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بَقِيَّةُ قَوْمِ عَادٍ، كُفَّارٌ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ-عَزَّ وَجَلَّ-. أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ إِيَّاهُمْ، وَ هٰذِهِ الْمَدِينَةَ وَ أَهْلَهَا أُرِيدُ أَنْ أُهْلِكَهُمْ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُونَ. فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَ تُهْلِكُهُمْ بِغَيْرِ حُجَّةٍ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا، بَلْ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ دَنَا مِنْهُمْ وَ تَرَاءَى إِلَيْهِمْ فَهَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوهُ وَ نَحْنُ نَرَاهُمْ وَ هُمْ لَا يَرَوْنَنَا. ثُمَّ تَبَاعَدَ عَنْهُمْ وَ دَنَا مِنَّا وَ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى صُدُورِنَا وَ أَبْدَانِنَا وَ تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ لَمْ نَفْهَمْهَا وَ عَادَ إِلَيْهِمْ ثَانِيَةً حَتَّى صَارَ بِإِزَائِهِمْ وَ صَعِقَ فِيهِمْ صَعْقَةً [قَالَ سَلْمَانُ:] فَكَأَنَّ الْأَرْضَ قَدِ انْقَلَبَتْ بِنَا وَ السَّمَاءَ قَدْ سَقَطَتْ عَلَيْنَا وَ ظَنَنَّا أَنَّ الصَّوَاعِقَ قَدْ خَرَجَتْ مِنْ فِيهِ. فَأُهْلِكُوا وَ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ أَحَدٌ. فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا صَنَعَ اللهُ بِهِمْ؟ قَالَ: هَلَكُوا وَ صَارُوا كُلُّهُمْ إِلَى النَّارِ. فَقُلْنَا: هٰذَا مُعْجِزٌ مَا رَأَيْنَا وَ لَا سَمِعْنَا بِمِثْلِهِ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ تُرِيدُونَ أَنْ أُرِيَكُمْ أَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَقُلْنَا: لَا نُطِيقُ بِأَسْرِنَا عَلَى احْتِمَالِ شَيْءٍ آخَرَ. فَعَلَى مَنْ لَا يَتَوَلَّاكَ وَ يُؤْمِنُ بِفَضْلِكَ وَ عَظِيمِ قَدْرِكَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى لَعْنَةُ اللهِ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. ثُمَّ سَأَلْنَاهُ الرُّجُوعَ إِلَى أَوْطَانِنَا. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ. ثُمَّ أَشَارَ إِلَى

السَّحَابَتَيْنِ فَدَنَتَا مِنَّا. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خُذُوا مَوَاضِعَكُمْ. فَجَلَسْنَا عَلَى السَّحَابَةِ، وَ جَلَسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْأُخْرَى، وَ أَمَرَ الرِّيحَ فَحَمَلَتْنَا حَتَّى صِرْنَا فِي الْجَوِّ وَ رَأَيْنَا الْأَرْضَ كَالدِّرْهَمِ. ثُمَّ حَطَّتْنَا فِي دَارِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ، وَ كَانَ وُصُولُنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقْتَ الظُّهْرِ وَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، وَ كَانَ خُرُوجُنَا مِنْهَا وَقْتَ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ. فَقُلْنَا: يَا لَلّٰهِ الْعَجَبُ! كُنَّا فِي جَبَلِ قَافٍ مَسِيرَةَ خَمْسِ سِنِينَ وَ عُدْنَا فِي خَمْسِ سَاعَاتٍ [مِنَ النَّهَارِ]. فَقَالَ [أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ] عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ أَنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخْرِقَ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا وَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَ أَرْجِعَ فِي أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ لَفَعَلْتُ لِمَا عِنْدِي مِنِ اسْمِ اللهِ الْأَعْظَمِ. قُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَ أَنْتَ وَ اللهِ الْآيَةُ الْعُظْمَى وَ الْمُعْجِزُ الْبَاهِرُ بَعْدَ أَخِيكَ وَ ابْنِ عَمِّكَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے: خلافتِ دوم کے زمانہ میں ایک روز امام حسن علیہ السلام وامام حسین علیہ السلام "محمد بن حنفیہؒ، محمد بن ابوبکرؓ، عمار ابن یاسرؓ، مقداد ابن اسود کندیؓ، اور وہ خود امیرالمومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں کے حاضر تھے۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: بابا جانؑ! خداوند عالم نے سلمانؑ ابن داؤدؑ کو ایسا ملک عظیم عطا فرمایا تھا کہ تمام عالمین میں کسی کو عطا نہ کیا تھا، بابا جانؑ ملک سلیمانؑ سے کیا خدا نے آپ کو بھی کچھ عطا فرمایا ہے؟

امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: وہ جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جانداروں کو عدم سے وجود میں لایا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب سے التجاء کی اور رب العالمین نے ان کو وہ عطا فرمادیا لیکن تمہارے والد کو ایسا ملکِ عظیم عطا کیا ہے کہ اس سے قبل نہ کسی کو عطا کیا تھا اور نہ بعد میں عطا کرے گا، سوائے تمہارے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: بابا جان! ہم چاہتے ہیں کہ خدا نے آپ کو جو ملک عطا کیا ہے اس میں سے کچھ عالم ملکوت کو دیکھیں۔

امیر المومنین نے دو رکعت نماز ادا کی اور صحن خانہ میں تشریف لے جا کر اپنے ہاتھ کو مغرب کی طرف دراز کر کے اشارہ کیا اس کے ساتھ ہی ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور آ کر پورے مکان کو گھیر لیا اس بادل کی ایک جانب ایک اور بادل تھا اس کو بھی حکم فرمایا کہ نیچے اتر آئے۔ سلمانؓ کہتے ہیں کہ خدائے عظیم کی قسم ہے کہ ہم نے دیکھا، کہ بادل نیچے اتر آیا اور کہنے لگا:

أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله، و أنك خليفة الله ووصيه، من شك فيك فقد هلك، ومن تمسك بك سلك سبيل النجاة

یعنی: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور یقیناً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور آپؑ اللہ کے خلیفہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں، جس نے آپؑ میں شک کیا یقیناً وہ ہلاک ہوا، اور جس نے آپؑ سے تمسک کیا وہ راہِ نجات پر چلنے والا ہوگا"۔

پس دونوں ابر نیچے اتر آئے اور ایک چٹائی کی طرح زمین پر بچھ گئے، ہم سے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اٹھو اور سب اس ابر پر بیٹھ جاؤ، پس ہم نے حکم کی تعمیل کی، اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور مغرب کی طرف اشارہ کر کے کچھ کہنے لگے جس کو ہم میں سے کسی نے بھی نہ سمجھا، ابھی آپ کا کلام تمام نہ ہوا تھا کہ ہوا بادل کے نیچے داخل ہوئی اور اس کو بلند کرنے لگی، اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام دوسرے ابر پر ایک نور کی کرسی پر بیٹھے جو زرد کپڑے سے مزین تھی امیر المومنین علیہ السلام کے سر پر یاقوت سرخ کا تاج تھا اور پیر میں چمکدار یاقوت کے نعلین تھے اور ہاتھ میں درِ بیضا کی انگوٹھی تھی اور چہرے سے ایسا نور ساطع ہو رہا تھا کہ آنکھیں خیرہ کر رہی تھی۔

پس امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے امیر المومنینؑ سلیمانؑ ابن داؤدؑ کی انگوٹھی کی وجہ سے اُن کے سب مطیع تھے آپ کی اطاعت میں کس وجہ سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: میں زمین پر عین اللہ، اور اللہ سبحانہ کی زبان ہوں جس سے وہ اپنی مخلوق سے بات کرتا ہے، میں اللہ کا وہ نور ہوں جو بجھنے والا نہیں ہے، میں اللہ کا وہ دروازہ ہوں جہاں سے اللہ سبحانہ کی طرف آیا جاتا ہے، اور اس کے بندوں پر اللہ کی حجت ہوں۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ میں تمہیں حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کی انگوٹھی دکھاؤں؟ ہم نے کہا: جی بالکل۔ آپؑ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر سونے کی انگوٹھی نکالی جس کے سرخ یاقوت پر لکھا ہوا تھا: محمدؐ و علی علیہ السلام۔ حضرت سلمان علیہ السلام فرماتے ہیں ہم کو اس سے بہت تعجب ہوا۔ تو آپؑ نے فرمایا: تعجب کس پر کر رہے ہو؟ مجھ جیسے سے (اس کام پر) تعجب کرنے کی کیا بات ہے، میں آج تم لوگوں کو وہ کچھ دکھاؤں گا جو تم لوگ کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: ہم چاہتے ہیں کہ آپؑ ہم کو یاجوج و ماجوج دکھائیں اور وہ بند جو ان کے اور ہمارے درمیان میں ہے۔ پس بادل ہوا کی دوش پر چل پڑا اور ہم نے اس کے گرج چمک کی آواز سنی، وہ ہوا میں اڑا اور امیر المومنینؑ ہم سے آگے جا رہے تھے، یہاں تک کہ ہم ایک بہت بلند پہاڑ تک پہنچے، جس پر ایک خشک درخت تھا جس کے تمام پتے گر چکے تھے، ہم نے پوچھا کہ اس درخت کا کیا حال ہے کہ خشک ہو چکا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کہ اسی سے سوال کرو تو وہ تمہیں جواب دے گا، پس امام حسن علیہ السلام نے پوچھا کہ: اے درخت تیرا یہ کیا حال ہے تو ہی بیان کر کہ ہم نہیں جانتے، مگر درخت نے جواب نہ دیا پھر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے درخت میرے حق کا واسطہ انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جواب دے، سلمانؓ کہتے ہیں کہ خدائے عظیم کی قسم کہ ہم نے سنا کہ درخت کہنے لگا کہ: لبیک لبیک یا وصی رسولؐ اللہ وخلیفتہ۔ پس وہ امام حسن علیہ السلام سے کہنے لگا:

اے ابا محمدؑ! آپؑ کے پدر بزرگ امیر المومنین علیہ السلام ہر رات میرے پاس آ کر نماز پڑھتے اور خدا کی تسبیح بجا لاتے تھے، جب نماز و تسبیح سے فارغ ہوتے ایک سفید بادل آتا تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور ان پر ایک کرسی رہتی تھی جس پر وہ بیٹھ کر سفر کرتے تھے، اور میں ہر رات اس کی خوشبو سے زندہ اور تر و تازہ رہتا تھا۔ چالیس راتیں گزر گئیں کہ وہ نہیں آئے اور اس وقت تک مجھے ان کی کوئی خبر بھی نہ ملی تھی، وہ شخص جو مجھ پر مہربان ہو کس طرح اس کو

بھول سکتا ہوں، پس ان کے نہ آنے کے غم وحزن میں، میں نے اپنے آپ کو کھو دیا۔

پس امیر المومنینؑ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی، اور اپنا ہاتھ مبارک اس درخت پر پھیرا تو وہ سرسبز ہو گیا اور اپنی اصلی حالت پر واپس آ گیا۔

پھر آپؑ نے ہوا کو حکم دیا تو ہم نے ایک فرشتہ دیکھا جس کا ایک ہاتھ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا جب امیر المومنینؑ پر اس کی نظر پڑی تو کہا:

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.. الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (التوبة: 33). وأشهد أنك وصيه وخليفته حقا وصدقا

یعنی: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا شریک کار ہے، نیز گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس اللہ کا عبد اور رسول ﷺ ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول اللہ ﷺ کے وصی اور اس کے حقیقی خلیفہ ہیں"۔

ہم نے پوچھا کہ امیر المومنین علیہ السلام یہ فرشتہ کون ہے اور اس کے ہاتھوں کا کیا حال ہے کہ ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں ہے؟ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ نے اس کو رات کے اندھیرے اور دن کی روشنی میں پر وکیل کیا ہے، یہ اسی طرح قیامت تک رہے گا، بے شک اللہ سبحانہ نے امور دنیا میرے ذمہ لگائے ہیں۔ بندوں کے اعمال میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں، پھر اللہ سبحانہ کے پاس پہنچائے جاتے ہیں۔

پس ہم اس طرح اڑتے ہوئے یاجوج ماجوج کی دیوار پر رکے اور امیر المومنین علیہ السلام ایک بلند پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو دیوار کے قریب تھا جس کی بلندی حدِ نظر تک تھی اور سیاہی رات کی طرح اور اس میں دھواں نکل رہا تھا۔

مولا علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمد! ان بندوں پر صاحبِ امر میں ہوں۔

سلمانِ محمدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تین قسم کے آدمی وہاں دیکھے ایک طویل قامت لوگ تھے جن میں سے ہر آدمی ۱۲۰ ہاتھ اونچا تھا، دوسری صنف بھی اسی طرح ایک ہی قامت کے آدمیوں پر مشتمل تھی جن میں ہر آدمی ۷۰ ہاتھ اونچا تھا، تیسری صنف کے لوگ بھی انہی ہی کے جتنے لمبے تھے لیکن ان کے کان اتنے بڑے تھے کہ وہ ایک کان نیچے بچھا کر دوسرا اوڑھ لیتے تھے۔

بعد ازاں امیر المومنین علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا اور ہم ایک پہاڑ "قاف" کے پاس پہنچے، اور وہ سبز زمرد میں سے تھا وہاں پر ایک فرشتہ جو کہ گدھ کی صورت میں تھا، جب اس نے امیر المومنینؑ کو دیکھا تو کہا: سلام ہو آپ پر اے رسول اللہؐ کے وصی و خلیفہ! کیا آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: چاہو تو بات کر سکتے ہو یا میں تمہیں بتاؤں کہ تم کس بارے میں سوال کرنا چاہ رہے ہو۔

فرشتہ نے کہا: بلکہ آپ فرمائیں اے امیر المومنینؑ۔

آپؑ نے فرمایا: تم حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہ رہے ہو۔

فرشتے نے کہا: جی بالکل۔

مولا علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تمہیں اجازت دے دی۔ فرشتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر جلدی چلا گیا۔

پھر ہم خوشی سے اس پہاڑ پر پیدل چلے، وہ فرشتہ بھی اپنی جگہ واپس آ گیا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کر کے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ میں نے دیکھا کہ فرشتہ آپؑ کی اجازت کے بغیر حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت پر نہیں گیا؟

آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ! جس قدرت نے آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند کیا اس کی قسم ان میں سے کوئی بھی ایک سانس لینے کی مدت کے برابر بھی میری اجازت کے بغیر اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتا۔ یہی حیثیت میرے بعد میرے بیٹے حسنؑ کی ہوگی ان کے بعد حسینؑ کی اور

کے بعد ان کی اولاد میں سے نو بیٹوں علیہم السلام کی ہوگی، جن میں نواں قائم عجل اللہ تعالیٰ جہ الشریف ہوگا۔

پھر ہم نے پوچھا: "قاف" پر موجود فرشتے کا کیا نام ہے؟ آپؑ نے فرمایا: برجائیل علیہ السلام ۔پس ہم نے کہا: اے امیر المومنینؑ آپ ہر رات اس جگہ پر کس طرح آتے ہیں اور پھر واپس پلٹ کر بھی آتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: جس طرح تم لوگوں کے ساتھ آیا ہوں، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ذی روح کو حیات بخشی میں جو زمینی و آسمانی ملکوت رکھتا ہوں اگر تم اس میں سے کچھ حصے سے بھی آگاہ ہو جاؤ تو تمہارے دل اس کو قبول نہیں کریں گے، یقیناً اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں، حضرت آصف بن برخیا علیہ السلام کے پاس ان میں سے صرف ایک حرف تھا، جس کی مدد سے اللہ سبحانہ نے اس کے لیے جہاں وہ بیٹھے تھے اور تخت بلقیس کے درمیان کی زمین اس قدر سمیٹ لی تھی کہ اس نے پلک جھپک میں تخت لیا اور اسی مقام پر پہنچ گیا جہاں پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس ۷۲ حروف ہیں اسم اعظم کے، ایک حرف اللہ سبحانہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے جو علم غیب کے بارے میں ہے، نہ ہی کوئی طاقت اور نہ ہی قوت سوائے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے جو بلند و عظیم ہے، جس نے ہم کو جانا سو جانا اور جس نے انکار کیا سو کیا۔

پھر مولا علیہ السلام وہیں سے اٹھ گئے اور ہم بھی اٹھے، اسی پہاڑ پر ہم نے ایک جوان کو دیکھا جو دو قبروں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا، ہم نے کہا: اے امیر المومنینؑ یہ جوان کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ حضرت صالح نبی علیہ السلام ہیں، اور فرمایا علیہ السلام یہ دونوں قبریں ان کے والدین علیہما السلام کی ہیں، اور یہ ان دونوں قبروں کے درمیان اللہ سبحانہ کی عبادت کرتا ہے۔ جب اس جوان علیہ السلام کی نظر مولا علیہ السلام پر پڑی تو وہ بے اختیار رونے لگ گئے اور اپنے ہاتھ سے مولاؑ کی طرف اشارہ کیا، مولا علیہ السلام ان کی طرف واپس تشریف لے کر آئے اور وہ رو رہے تھے، مولا علیہ السلام وہیں کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوا، ہم نے پوچھا: آپؑ کیوں رو رہے تھے؟ تو فرمایا: ہر دو پہر کے وقت امیر المومنینؑ میرے پاس سے گزرتے تھے اور بیٹھتے تھے ان کی ف دیکھتے ہوئے میری عبادت میں اضافہ ہوتا تھا، مگر اب مولا علیہ السلام دس دن سے تشریف نہیں

لے کر آئے میری پریشانی بڑھ رہی تھی۔

ہمیں بہت تعجب ہوا، آپؑ نے فرمایا: کیا تم حضرت سلیمانؑ بن داودؑ کو دیکھنا چاہو گے؟

ہم نے کہا: جی بالکل۔

آپؑ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپؑ کے ساتھ ہی چل دیے، ایک باغیچے میں داخل ہوئے اس سے پہلے اتنا خوبصورت باغ نہیں دیکھا تھا جس میں ہر قسم کے پھل تھے اور انگور تھے، اس میں نہریں بہہ رہی تھیں، پرندے درختوں پر چہچہا رہے تھے، پرندے مولا علیہ السلام کو دیکھتے ہی آگے آ کر پھڑ پھڑانا شروع کر دیتے، یہاں تک کہ ہم باغ کے بیچ میں پہنچ گئے، وہاں پر ایک جوان اپنے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے لیٹا ہوا تھا، مولا علیہ السلام نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکال کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگلی میں پہنائی، تو اٹھ کھڑے ہوئے، اور فرمایا: سلام ہو آپؑ پر اے امیر المومنینؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی، اللہ کی قسم! آپؑ ہی صدیق اکبر، فاروق اعظم ہیں، یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے آپؑ سے تمسک کیا اور جس نے آپؑ کی مخالفت کی وہ نقصان اور گھاٹے میں ہے، میں نے آپ اہل بیتؑ کا واسطہ دے کر اللہ سبحانہ سے سوال کیا تھا اور اللہ نے مجھے بادشاہی عطا فرمائی۔

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں جب میں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا کلام سنا تو میں اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکا اور جا کر مولا علیہ السلام کے قدموں پر گرا اور قدم بوسی کی اور اللہ سبحانہ کی حمد و ثناء کی اس کی عطاؤں اور مہربانیوں کے اوپر کہ اس نے مجھے ان اہل بیتؑ کی طرف ہدایت کی جن سے اس نے رِجس کو دور کر دیا اور ایسا پاک کیا جیسے کہ پاک کرنے کا حق تھا، میرے ساتھیوں نے بھی میرے بعد وہی کیا جو میں نے کیا تھا۔

بعد ازاں ہم نے امیر المومنین علیہ السلام سے "قاف" کے پیچھے کیا ہے؟ کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا: اس کا علم تم تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہم نے کہا: اے امیر المومنینؑ کیا آپؑ وہاں کے بارے میں جانتے ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: میرا علم اس کے پیچھے کے بارے میں اسی طرح ہی ہے جس طرح "اس دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے" کے بارے میں ہے۔ میں اس پر حفیظ و شہید ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے، اسی طرح میرے بعد کے اوصیاءؑ

جو میری اولاد سے ہوں گے۔

پھر فرمایا: میں آسمان کے راستے زمین کے راستوں سے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں، ہم ہی اسمِ مخزون ومکنون ہیں، ہم اسماء الحسنی ہیں جن کا واسطہ دے کر اللہ عزّوجلّ سے سوال کیا جاتا ہے، ہم ہی وہ اسماء ہیں جو عرش پر مکتوب ہیں، ہماری ہی خاطر اللہ رب العزت نے عرش وکرسی، جنت وجہنم کو خلق فرمایا ہے، ملائکہ نے تسبیح وتقدیس اور توحید وتہلیل ہم سے سیکھی، ہم ہی وہ کلمات ہیں جن کے واسطہ سے اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی۔

پھر فرمایا: کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ ایک عجیب چیز دکھاؤں؟ ہم نے کہا: جی بالکل۔ آپؑ نے فرمایا: اپنی آنکھیں بند کرو۔ ہم نے آنکھیں بند کیں۔ پھر فرمایا: کھولو، ہم نے آنکھیں جو کھولیں تو ایک ایسا شہر دیکھا جس سے بڑا شہر کبھی نہیں دیکھا تھا، اس میں مارکیٹس تھیں، اتنے لمبے لوگ کھجور کی درخت کی طرح، ان سے لمبے لوگ کبھی نہیں دیکھے۔

ہم نے پوچھا: اے امیر المومنینؑ یہ لوگ کون ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: قوم عاد سے بچے ہوئے لوگ ہیں، کفار ہیں اللہ سبحانہ پر ایمان نہیں رکھتے، میں نے چاہا کہ تم لوگوں وہ دیکھاؤں، یہ شہر اور اس میں رہنے والوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں حالانکہ ان لوگوں کو پتہ بھی نہیں ہے۔

ہم نے کہا: اے امیر المومنینؑ کیا آپ ان کو بغیر حجت کے ہلاک کر دیں گے؟ فرمایا علیہ السلام نہیں، بلکہ ان پر حجت تمام کر کے، پھر آپؑ ان کے قریب ہوئے، اور ان کو نظر آنے لگے، انھوں نے مولا علیہ السلام کو قتل کرنے کی کوشش کی، حالانکہ ہم بقیہ لوگ ان سب کو دیکھ رہے تھے اور وہ ہم کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔

پھر ان لوگوں سے دور ہو کر ہمارے قریب ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ہمارے سینوں اور بدن پر مسح فرمایا، پھر کچھ کلمات کہے جو ہماری سمجھ میں نہیں آئے، اور دوسری بار ان کے سامنے گئے اور ان کے درمیان گرج دار آواز نکالی تو پس گویا زمین ہمارے اوپر الٹ گئی اور آسمان ہمارے اوپر گر گیا ہو، پس وہ سب ہلاک ہو گئے اور اسی ہی گھڑی میں ان میں سے کوئی بھی نہیں بچا۔

ہم نے کہا: اے امیر المومنینؑ اللہ سبحانہ نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ آپؑ نے فرمایا: سب ہلاک ہو گئے اور جہنم واصل ہو گئے۔

ہم نے کہا: ایسا معجزہ نہ ہم نے کبھی دیکھا اور نہ سنا۔

مولا علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس سے بھی عجیب چیز دکھاؤں تم لوگوں کو؟ ہم نے کہا: اب ہم میں مزید برداشت کی طاقت نہیں، پس جس شخص نے آپؑ سے محبت نہیں کی اور آپؑ کے فضل، نیز اللہ سبحانہ کی بارگاہ عالیہ میں آپؑ کی عظیم منزلت کو نہیں مانا تو اس پر اللہ سبحانہ کی لعنت، لعنت کرنے والوں جو ملائکہ اور پوری مخلوق میں سے ہیں ان پر سب کی لعنت ہو روزِ محشر تک۔ پھر ہم نے واپس پلٹنے کی درخواست کی۔ تو آپؑ نے فرمایا: ان شاء اللہ چلتے ہیں۔

پھر آپؑ نے ان دونوں بادلوں کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ دونوں ہی ہمارے قریب آ گئے، آپؑ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ جاؤ، ہم بادل پر بیٹھے، آپؑ دوسرے بادل پر بیٹھے، ہوا کو حکم دیا ہم فضاء میں بلند ہوئے اور زمین کو درہم کی شکل جیسا پایا، پھر ہم امیر المومنینؑ کے گھر میں اترے (مگر) پلک جھپک سے بھی کم وقت میں، ہم ظہر کے وقت مدینہ میں پہنچے جب مؤذن اذان دے رہا تھا، حالانکہ ہم جب نکلے تھے تو سورج بلند ہوا تھا، ہم نے کہا: العجب! ہم جبل "قاف" پر تھے جس کا سفر پانچ سالوں کی مسافت پر ہے، اور ہم پانچ گھنٹو میں واپس آ گئے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر میں چاہوں تو پوری دنیا اور ساتوں آسمانوں کی سیر کر کے واپس آ جاؤں تو وہ پلک جھپک سے بھی کم وقت میں کر سکتا ہوں، کیوں کہ میں میرے پاس اللہ سبحانہ کی اسم اعظم ہے۔

ہم نے کہا: اے امیر المومنینؑ آپ تو اللہ کی قسم اللہ کی بہت بڑی نشانی ہیں، اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔"[1]

---

[1] بحار الانوار: ۲۷/ ۳۳، ح۵؛ مدینۃ المعاجز: ۱/ ۲۴۴؛ تفسیر البرہان: ۶/ ۲۸۵، ح ۱۳ (در ضمن سورۂ ق) ولایت امور تکوین بزبان چہاردہ معصومینؑ: ح ۸۵، از معجم (تراب پبلی کیشنز، لاہور)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: لم نرہ فی الاصول التی عندنا ولا نردھا ونرد علمھا إلیھم "جو اصول ہمارے پاس ہیں ہم نے ان میں اس روایت کو نہیں پایا اور نہ ہی اس حدیث کا انکار کرتے ہیں، بلکہ ہم ان (ائمہ اہل بیت علیہم السلام) کے علم کو انہی کی طرف پلٹاتے ہیں"۔

آغا بزرگ تہرانیؒ نے الذریعہ، ۱۳/ ۱۹ اور اس کے بعد کے صفحات میں رقم نمبر ۲۶۳ پر ذکر فرمایا ہے: "اس حدیث کی متعدد شروح ہیں، اس کے بعد فرماتے ہیں: شرح حدیث البساط، یا حدیث سحابہ (بادل) یا

اللہ تعالیٰ نے اہل بیتؑ سے مودۃ کا عہد ہر نبات وحیوان سے لیا ہے

[۱۵۰] وَ رَوَى الصَّدُوقُ مُحَمَّدُ بْنُ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِطِّيخَةً لِيَأْكُلَهَا فَوَجَدَهَا مُرَّةً، فَرَمَى بِهَا وَ قَالَ: بُعْداً وَ سُحْقاً. فَقِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَ مَا هٰذِهِ الْبِطِّيخَةُ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - أَخَذَ عَهْدَ مَوَدَّتِنَا عَلَى كُلِّ حَيَوَانٍ وَ نَبَاتٍ، فَمَا قَبِلَ الْمِيثَاقَ كَانَ عَذْباً طَيِّباً وَ مَا لَمْ يَقْبَلْ كَانَ مِلْحاً زُعَاقاً.

شیخ صدوق محمد بن بابویہؒ نے اپنی سند سے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

→ حدیث غمامہ (بادل) یا حدیث الغمام (بادل) یہ سارے نام ایک ہی طویل حدیث کے ہیں، جس حسن بن سلیمانؒ نے کتاب "المحتضر" (جو اس وقت آپ کے سامنے ہے) جس کی طباعت نجف اشرف میں ہوئی ۱۳۷۰ھ انہوں نے اس حدیث کو "منہج التحقیق" سے نقل کیا ہے جو بعض قدماءؒ کی طرف سے ہے، یہ شرح بڑی اور کشادہ ہے، جس کی تالیف قاضی محمد سعید بن محمد مفید قمیؒ نے کی ہے جو کہ محدث فیض کاشانیؒ کے شاگرد تھے، اس شرح کی تالیف ۱۰۹۹ھ میں ہوئی۔

نیز ۲۶۷ رقم نمبر کے تحت فرماتے ہیں: حدیث بساط کی شرح محمد فصیح تبریزیؒ نے کی ہے۔ اس کے شروع میں حمد وسپاس ہے۔ آخر میں جو کہا اس کا مفہوم یہ ہے: حدیث بساط جس کی ہم شرح کی ہے وہ "المجموع الرائق" میں مروی ہے، اور الفاظ کے تھوڑے بہت تغییر کے ساتھ "منہج التحقیق الی سواء الطریق" میں بھی مروی ہے، جس کو علامہ ہاشم بحرانیؒ متوفی ۱۱۰۷ھ نے مدینۃ المعاجز کے اندر جس عنوان کے تحت درج کیا ہے وہ: امیر المومنینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں، اسی طرح کتاب "کشف الحقائق میں بھی مروی ہے، مولا علی علیہ السلام کے فضائل کی تعداد کے عنوان کے تحت......"

علامہ تہرانیؒ ص۱۹۱ پر فرماتے ہیں: پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث کا نام "حدیث بساط" (بساط یعنی: فرش، چٹائی) اس وجہ سے پڑا کہ بادل امیر المومنینؑ کے حکم سے آکر چٹائی کی طرح بچھ گیا تھا، پھر سارے افراد پر بیٹھ گئے تھے، اور ہوا نے ان کو اڑا کر جبل "قاف" وغیرہ تک پہنچایا تھا، یہ حدیث بساط سلیمان علیہ السلام کی حدیث سے علاحدہ حدیث ہے جس کی لمبائی چالیس ہاتھ تھی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے پیش کی گئی تھی، اس پر پانچ افراد بیٹھے تھے جن میں عمر وابوبکر۔۔۔ بھی تھے، اور وہ اصحاب کہف کے پاس پہنچے تھے اور ان پر سلم کیا تھا......" نیز یہ حدیث طویل ہے اور بہت سے مصادر میں ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

مولا علیؑ خربوزہ کھا رہے تھے تو اس کو کڑوا پایا، پس اس کو پھینک دیا اور فرمایا: اللہ کی رحمت سے دور ہو۔ پوچھا گیا: اے امیر المومنینؑ کیا ہوا اس تربوزے کو؟

آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ سبحانہ نے ہر حیوان ونبات سے ہمارے مؤدت کا عہد لیا ہے، پس جس نے قبول کیا وہ میٹھا اور بہترین ہوگیا جس نے قبول نہیں کیا وہ پھیکا اور نمکین ہوگیا۔ ①

[۱۵۱] وَ رَوَى فِي كِتَابِهِ عِلَلِ الشَّرَائِعِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا اتَّخَذَ اللهُ تَعَالَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا لِكَثْرَةِ صَلَاتِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَ سَلَامُهُ عَلَيْهِمْ.

شیخ صدوقؒ نے علل الشرائع میں اپنی سند سے علی بن محمد العسکری علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے: اللہ سبحانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اس لیے منتخب فرمایا کیوں کہ وہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر کثرت سے صلوۃ بھیجا کرتے تھے۔ ②

امیر المومنینؑ کے فضائل معراج میں

[۱۵۲] وَ رَوَى فِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: قَالَ

عیون المعجزات: ۸؛ الثاقب فی المناقب لابن حمزہ: ۱۷۳؛ العمدۃ لابن البطریق: ۳۷۲، حدیث ۷۳۲؛ وذکرہ فی عدۃ مواضع من تفسیر الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالی (اذ أوی الفتیۃ الی الکھف)؛ سعد السعود: ۱۱۳؛ الیقین: ۱۱۰، الباب الرابع والثلاثون بعد المائۃ: فیما نذکرہ من حدیث البساط الطرائف: ۸۳، حدیث ۱۱۶، عن ابن المغازلی فی المناقب، مناقب امیر المومنین: ۱/ ۵۵۲، حدیث ۴۹۱؛ الفضائل: ۱۶۴؛ وروی ابن شہر آشوب فی المناقب: ۲/ ۳۲۰، ومابعدھا أشعارا کثیرۃ لشعراء عدۃ نظموا الحدیث فی أبیات فراجع......)

① علل الشرائع: ۴۶۳، ح ۱۰؛ مختصر البصائر: ۵۱۲، ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/ ۱۷۸، ح ۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۴۱۲، ح ۱؛ بحار الانوار: ۲۷/ ۲۸۰، ح ۳ و ۶۶/ ۱۹۷، ۱۸۰

② علل الشرائع: ۳۴، ح ۳؛ تفصیل الائمۃ: ۳۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۹۴، ح ۹؛ بحار الانوار: ۱۲/ ۴، ح ۹ و ۹۴/ ۵۴، ح ۲۳

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَا مَرَرْتُ بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا سَأَلُونِي عَنْ عَلِيٍّ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ اسْمَهُ أَشْهَرُ مِنِ اسْمِي، فَلَمَّا رَقِيتُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِذَا أَنَا بِمَلَكٍ لَمْ أَرَ فِي الْمَلَائِكَةِ أَعْظَمَ مِنْهُ خَلْقاً وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ نُورٍ يَنْظُرُ فِي لَوْحٍ، فَلَمَّا مَثُلْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ارْتَعَدَتْ فَرَائِصِي. فَقَالَ لِي جَبْرَئِيلُ: لَا رَوْعَ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ، اُدْنُ مِنْهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَدَنَوْتُ وَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا فَعَلَ عَلِيٌّ؟ فَقُلْتُ: حَبِيبِي مَلَكَ الْمَوْتِ هَلْ تَعْرِفُونَ عَلِيّاً؟ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ وَاصْطَفَاكَ بِالرِّسَالَةِ مِنَ الْخَلْقِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعٌ وَلَا فِي الْأَرْضِ مَوْضِعٌ إِلَّا وَاسْمُكَ وَاسْمُ عَلِيٍّ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ، وَإِنِّي لَأَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِ الْخَلَائِقِ بِيَدِي مَا خَلَاكَ وَعَلِيّاً فَإِنَّ اللهَ يَتَوَلَّى ذٰلِكَ، وَإِنِّي لَمْ أَقْبِضْ أَرْوَاحَكُمَا إِكْرَاماً لَكُمَا.

نیز اسی کتاب میں حضرت ابوذرؓ سے نقل کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا آسمان پر تو میں کسی فرشتے سے نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے مجھے علی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ علی علیہ السلام کا نام میرے نام سے زیادہ مشہور ہے، جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو ایک فرشتہ دیکھا جس سے بڑا فرشتہ میں نے نہیں دیکھا تھا وہ ایک نور کے منبر پر بیٹھا ہوا تھا اور لوح کی طرف نظر کیے ہوئے تھا، جب میں اس کے سامنے گیا تو میرا سینہ کانپنے لگا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ اے محمدؐ!، یہ ملک الموت ہے، اس کے قریب جاؤ اور سلام کرو۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کو سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا:

اے محمدؐ! علیؑ نے کیا کیا؟

میں نے کہا: اے میرے دوست ملک الموت! کیا تم علیؑ کو جانتے ہو؟

تو اس نے کہا: جس ذات قدرت نے آپ کو حق سے مبعوث فرمایا اور رسالت کے لیے چنا۔ اپنی مخلوق میں اس کی قسم زمین و آسمان میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے، جہاں آپؐ اور علیؑ کا نام لکھا ہوا نہ ہو، خلائق کے ارواح کو میں اپنے ہاتھوں سے قبض کرتا ہوں سوائے آپؐ اور علیؑ کے روح کیوں کہ یہ اللہ سبحانہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے، آپ دونوں کے احترام میں میں روح قبض نہیں کروں گا۔ [1]

[۱۵۳] وَرَوَى بِإِسْنَادٍ فِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ مُجَوَّفَةٍ وَعَلَيْهَا بَابٌ مُكَلَّلٌ بِالْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ، وَعَلَى الْبَابِ سِتْرٌ. فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْبَابِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ، بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُ شِيعَةِ عَلِيٍّ. وَمَضَيْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ عَقِيقٍ أَصْفَرَ مُجَوَّفٍ وَعَلَيْهِ بَابٌ مِنْ فِضَّةٍ مُكَلَّلٌ بِالزَّبَرْجَدِ الْأَخْضَرِ وَعَلَى

[1] مناقب ابن شہر آشوب: ۲/۷۵؛ مائۃ منقبۃ ابن شاذان: ۵۸، ح ۱۳؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۱۰، ح ۵۷۳ و ۳/۵۱، ح ۷۱۶؛ بحار الانوار: ۱۸/۳۰۰؛ کنز الفوائد: ۲/۱۳۲؛ نوادر المعجزات: ۱۶۸، ح ۳۲ و ۱۷۳، ح ۳۵۔

''مائۃ منقبۃ'' اور کنز الفوائد، دونوں میں ہے: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا آسمان پر تو میں کسی فرشتے سے نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے مجھے علی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ علی علیہ السلام کا نام میرے نام سے زیادہ مشہور ہے، جب میں چوتھے آسمان پر پہنچا تو میں نے ملک الموت کو دیکھا: تو اس نے کہا: اے محمدؐ! اللہ نے کوئی ایسی مخلوق خلق نہیں فرمائی جس کی روح میں نہ قبض کرتا ہوں مگر آپؐ اور علی علیہ السلام کی ارواح کو اللہ سبحانہ اپنی قدرت سے قبض فرمائے گا، جب میں عرش کے نیچے گیا تو میں نے علی ابن ابی طالبؑ کو دیکھا وہ عرش کے نیچے کھڑے ہیں، تو میں نے کہا: اے علیؑ! تم مجھ سے پہلے آ گئے؟! تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمدؐ! آپ کس سے بات کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ میرا بھائی علی ابن ابی طالبؑ ہے، تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ علی علیہ السلام نہیں ہے، بلکہ ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ سبحانہ نے علی ابن ابی طالبؑ کی شکل و صورت پر خلق فرمایا ہے، ہم مقرب ملائکہ کو جب علی ابن ابی طالبؑ کے چہرے کو دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے تو ہم اس فرشتے کی زیارت کرتے ہیں، علی ابن ابی طالبؑ کی تکریم کے خاطر اور مولا علی علیہ السلام کے شیعوں کے لیے استغفار کرتے ہیں)۔

الْبَابِ سِتْرٌ. فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْبَابِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ الْمُصْطَفَى. بُشْرَى لِشِيعَةِ عَلِيٍّ بِطِيبِ الْمَوْلِدِ. وَ مَضَيْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ زُمُرُّدٍ أَخْضَرَ مُجَوَّفٍ لَمْ أَرَ أَحْسَنَ مِنْهُ، وَ عَلَيْهِ بَابٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مُكَلَّلٌ بِاللُّؤْلُؤِ، وَ عَلَى الْبَابِ سِتْرٌ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَ إِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى السِّتْرِ: شِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ. فَقُلْتُ: حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ! لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لِابْنِ عَمِّكَ وَ وَصِيِّكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. تُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً إِلَّا شِيعَةَ عَلِيٍّ، وَ تُدْعَى النَّاسُ بِأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ إِلَّا شِيعَةَ عَلِيٍّ فَيُدْعَوْنَ بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ. فَقُلْتُ: حَبِيبِي كَيْفَ يُدْعَوْنَ بِأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ وَتُدْعَى شِيعَتُهُ بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّهُمْ أَحَبُّوا عَلِيّاً فَطَابَ مَوْلِدُهُمْ.

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور جنت میں داخل ہوا تو درۂ بیضاء کا محل دیکھا جو اندر خالی تھا اور اس کا دروازہ یاقوت ودر سے کندہ تھا، دروازے پر پردہ تھا، میں نے اپنا سر اوپر کیا تو دیکھا دروازے پر لکھا ہوا ہے:

لا اِلٰہ اِلّا اللہ، محمد رسول اللہ، علی ولی اللہ، بخ بخ من مثل شیعۃ علی

یعنی: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، علیؑ اللہ کا ولی ہے، علیؑ کے شیعوں کو مبارک ہو''۔

میں آگے بڑھا تو زرد عقیق سے بنا محل دیکھا، اس کا دروازہ چاندی اور پر سبز زبرجد کندہ تھا اور دروازے پر پردہ پڑا ہوا تھا، میں نے اپنا سر اوپر کیا تو دیکھا دروازے پر لکھا ہوا تھا:

لا اِلٰہ اِلّا اللہ، محمد رسول اللہ، علی ولی المصطفٰی، بشریٰ لشیعۃ علی بطیب المولد۔

یعنی: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور حضرت علی علیہ السلام مصطفیٰ ﷺ کے ولی ہیں، علی علیہ السلام کے شیعوں کو ان کی پاک ولادت کی مبارک ہو''۔

میں آگے بڑھا تو میں نے سبز زمرد کا محل دیکھا اس سے پہلے اتنا حسین محل میں نے نہیں دیکھا، اس کا دروازہ سرخ یاقوت کا جس پر لؤلؤ سے آراستہ تھا، دروازے پر پردہ تھا، میں نے اپنا سر اوپر کیا تو دیکھا لکھا ہے: شیعہ علی ھم الفائزون یعنی: ''حضرت علی علیہ السلام کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے''۔

میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا: یہ کس کے لیے ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمدؐ! تمہارے چچا کے بیٹے اور وصی علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے لیے ہے، روزِ محشر لوگ برہنہ پیش ہوں گے سوائے علیؑ کے شیعوں کے، لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا لیکن علیؑ کے شیعوں کو ان کے والد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔

میں نے کہا: اے میرے دوستؑ! کس طرح دیگر لوگوں کو ان کے ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا اور علیؑ کے شیعوں کو ان کے آباء کے ناموں سے بلایا جائے گا؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: کیوں کہ وہ علیؑ سے محبت کرتے تو ان کے ولادت پاکیزہ ہے۔[1]

[۱۵۴] وَرَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ صَاحِبُ حَوْضِي، وَصَاحِبُ لِوَائِي، وَمُنْجِزُ عِدَاتِي، وَ حَبِيبُ قَلْبِي، وَ وَارِثُ عِلْمِي، وَ أَنْتَ مُسْتَوْدَعُ مَوَارِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، وَ أَنْتَ أَمِينُ اللهِ فِي أَرْضِهِ، وَ أَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى بَرِيَّتِهِ، وَ أَنْتَ رُكْنُ الْإِيمَانِ، وَ أَنْتَ مِصْبَاحُ الْهُدَى، وَ أَنْتَ مَنَارُ الدُّجَى، وَ أَنْتَ الْعَلَمُ الْمَرْفُوعُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا، مَنْ

① المسلسلات: ۳۵۰، ح ۱۳؛ بحار الانوار: ۶۸/ ۷۶، ح ۱۳۶

تَبِعَكَ نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ هَلَكَ. وَ أَنْتَ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ. وَ أَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ. وَأَنْتَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ. وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الدِّينِ وَ الْمُؤْمِنِينَ. وَ أَنْتَ مَوْلَى مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ. وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ: لَا يُحِبُّكَ إِلَّا طَيِّبُ الْوِلَادَةِ. وَ لَا يُبْغِضُكَ إِلَّا خَبِيثُ الْوِلَادَةِ. وَمَا عَرَجَ بِي رَبِّي -عَزَّ وَجَلَّ- إِلَى السَّمَاءِ قَطُّ وَ كَلَّمَنِي رَبِّي إِلَّا قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِءْ عَلِيّاً مِنِّي السَّلَامَ وَ عَرِّفْهُ أَنَّهُ إِمَامُ أَوْلِيَائِي وَ نُورُ أَهْلِ طَاعَتِي: فَهَنِيئاً لَكَ يَا عَلِيُّ [هَذِهِ الْكَرَامَةُ].

شیخ صدوق رحمہ اللہ نے مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا:

اے علیؑ! تم میرے حوض کے صاحب ہو، اور میرے علمدار ہو، میرے دل کے دوست ہو، میرے علم کے وارث ہو، انبیاءؑ کی میراث تمہارے پاس امانت ہے، تم زمین پر اللہ کے امین ہو، تم اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہو، تم ایمان کا رکن ہو، تم ہدایت کا چراغ ہو، اندھروں میں نور کا مینار ہو، اہل دنیا کے لیے علمِ مرفوع تم ہو، جس تمہاری اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو تمہاری نافرمانی کرے گا وہ ہلاک ہوگا، تم واضح راستہ ہو، تم صراط مستقیم ہو، عبادت گزاری سے نشان پڑ جانے والوں کے تم راہنما ہو، تم یعسوب الدین ہو، تم مولا ہو اس کے جس کا میں مولا ہوں، اور میں ہر مومن و مومنہ کا مولا ہو، نہیں کرے گا تم سے محبت مگر اس شخص کے جس کی ولادت پاکیزہ ہو، نہیں کرے گا نفرت تم سے مگر اس شخص کے جس کی ولادت خبیثہ ہو، مجھے میرے رب عزوجل نے آسمانوں پر کوئی بات نہیں کی سوائے اس کے کہ: اے محمدؐ! علیؑ کو میرے سلام کہنا اور ان کو آگاہ کرنا کہ وہ میرے دوستوں کا امام ہے اور میرے اطاعت گزار بندوں کا نور ہے، پس اے علیؑ! آپ یہ تکریم کو مبارک ہو۔ ①

---

① امالی صدوق: ۳۸۲، مجلس ۵۰، ح ۱۴؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۹۵، ح ۳۰؛ بحار الانوار: ۳۸/ ۱۰۰، ح ۲۰؛ ۴۰/ ۵۲، ح ۸۷

[١٥٥] وَ رَوَى بِإِسْنَادِهِ فِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ وَ هُوَ يُحَدِّثُنِي وَ أَنَا مُسْتَمِعٌ لِحَدِيثِهِ إِذْ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَلَمَّا بَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ نُوراً وَ سُرُوراً. ثُمَّ ضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! هَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَخُوكَ وَابْنُ عَمِّكَ وَ زَوْجُ الْبَتُولِ وَ أَبُو الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! هٰذَا الْإِمَامُ الْأَزْهَرُ، وَ رُمْحُ اللهِ الْأَطْوَلُ، وَ بَابُ اللهِ الْأَكْبَرُ؛ مَنْ أَرَادَهُ فَلْيَدْخُلِ الْبَابَ. يَا أَبَا ذَرٍّ! هٰذَا الْقَائِمُ بِقِسْطِ اللهِ، وَ الذَّابُّ عَنْ حَرَمِ [حَرِيمِ] اللهِ، وَ النَّاصِرُ لِدِينِ اللهِ، وَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ كُلِّهَا. كُلُّ أُمَّةٍ فِيهَا نَبِيٌّ أُخِذَ الْعَهْدُ عَلَيْهِ بِوَلَايَتِهِ. يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّ اللهَ جَعَلَ عَلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ عَرْشِهِ سَبْعَةَ آلَافِ مَلَكٍ لَيْسَ لَهُمْ تَسْبِيحٌ وَ لَا عِبَادَةٌ إِلَّا الدُّعَاءُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ شِيعَتِهِ وَ الدُّعَاءُ عَلَى أَعْدَائِهِ. يَا أَبَا ذَرٍّ! تَوَلَّ عَلِيّاً فَمَا يَبِينُ بَعْدِي حَقٌّ مِنْ بَاطِلٍ وَلَا مُؤْمِنٌ مِنْ كَافِرٍ إِلَّا بِهِ. وَلَوْلَاهُ لَمَا عُبِدَ اللهُ تَعَالَى لِأَنَّهُ ضَرَبَ رُءُوسَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى أَسْلَمُوا وَ عَبَدُوا. وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا كَانَ ثَوَابٌ وَ لَا عِقَابٌ. يَا أَبَا ذَرٍّ! هٰذَا رَايَةُ الْهُدَى، وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى، وَ إِمَامُ أَوْلِيَائِي، وَ نُورُ مَنْ أَطَاعَنِي، وَ هُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَلْزَمَهَا اللهُ تَعَالَى الْمُتَّقِينَ، فَمَنْ أَحَبَّهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَبْغَضَهُ كَانَ كَافِراً. وَمَنْ تَرَكَ حُبَّهُ وَوَلَايَتَهُ كَانَ ضَالاًّ وَمَنْ جَحَدَ حَقَّهُ

كَانَ مُشْرِكاً. يَا أَبَا ذَرٍّ! يُؤْتَى بِجَاحِدِ عَلِيٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى أَصَمَّ
أَبْكَمَ يَتَكَبْكَبُ ظُلُمَاتِ الْقِيَامَةِ وَ فِي عُنُقِهِ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ،
لِذٰلِكَ الطَّوْقِ ثَلَاثُمِأَةِ شُعْبَةٍ، عَلَى كُلِّ شُعْبَةٍ شَيْطَانٌ يَبْصُقُ فِي
وَجْهِهِ وَ يَكْلَحُ مِنْ جَوْفِ قَبْرِهِ إِلَى النَّارِ. قَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَقُلْتُ:
فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي زِدْنِي. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا
ذَرٍّ! لَمَّا عُرِجَ بِي فَصِرْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا أَذَّنَ مَلَكٌ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ أَخَذَ بِيَدِي جَبْرَئِيلُ فَقَدَّمَنِي وَ
قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! صَلِّ بِالْمَلَائِكَةِ. فَصَلَّيْتُ بِسَبْعِينَ صَفّاً، الصَّفُّ
مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، لَا يَعْلَمُ عَدَدَهُمْ إِلَّا اللهُ -
تَعَالَى- فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ إِلْتَفَتُّ فَإِذَا شِرْذِمَةٌ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ يُسَلِّمُونَ عَلَيَّ وَ يَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةٌ.
فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ يَسْأَلُونِّي الشَّفَاعَةَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى فَضَّلَنِي
بِالْحَوْضِ وَ الشَّفَاعَةِ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْتُ: مَا حَاجَتُكُمْ
يَا مَلَائِكَةَ رَبِّي؟ قَالُوا: إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْأَرْضِ فَأَقْرِءْ عَلِيّاً مِنَّا
السَّلَامَ وَ أَعْلِمْهُ أَنَّ شَوْقَنَا إِلَيْهِ قَدْ طَالَ. فَقُلْتُ: يَا مَلَائِكَةَ
رَبِّي! أَ تَعْرِفُونَنَا حَقَّ مَعْرِفَتِنَا؟ قَالُوا: وَ لِمَ لَا نَعْرِفُكُمْ - يَا
رَسُولَ اللهِ - وَ أَنْتُمْ أَوَّلُ خَلْقٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى خَلَقَكُمْ
أَشْبَاحَ نُورٍ مِنْ نُورِهِ، وَ جَعَلَ لَكُمْ مَقَاعِدَ فِي مَلَكُوتِهِ
بِتَسْبِيحٍ وَ تَحْمِيدٍ وَ تَهْلِيلٍ وَ تَكْبِيرٍ وَ تَقْدِيسٍ وَ تَمْجِيدٍ، ثُمَّ
خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ، فَكُنَّا نَمُرُّ بِأَرْوَاحِكُمْ فَنُسَبِّحُ بِتَسْبِيحِكُمْ وَ
نُحَمِّدُ بِتَحْمِيدِكُمْ وَ نُهَلِّلُ بِتَهْلِيلِكُمْ وَ نُكَبِّرُ بِتَكْبِيرِكُمْ وَ
نُقَدِّسُ بِتَقْدِيسِكُمْ وَ نُمَجِّدُ بِتَمْجِيدِكُمْ. فَمَا نَزَلَ مِنَ اللهِ
فَإِلَيْكُمْ وَ مَا صَعِدَ إِلَى اللهِ فَمِنْ عِنْدِكُمْ. فَأَقْرِءْ عَلِيّاً مِنَّا

السَّلَامَ. قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى
السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَصْحَابِهِمْ.
فَقُلْتُ: أَ تَعْرِفُونَنَا يَا مَلَائِكَةَ رَبِّي؟ قَالُوا: لِمَ لَا نَعْرِفُكُمْ وَ
أَنْتُمْ صَفْوَةُ اللهِ تَعَالَى مِنْ خَلْقِهِ وَ خُزَّانُ دِينِهِ وَ أَنْتُمُ الْعُرْوَةُ
الْوُثْقَى وَ الْحُجَّةُ الْعُظْمَى، فَأَقْرِءْ عَلِيّاً مِنَّا السَّلَامَ. ثُمَّ عَرَجَ بِي
إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لِي مِثْلَ مَقَالَةِ
أَصْحَابِهِمْ. فَقُلْتُ: أَتَعْرِفُونَنَا؟ فَقَالُوا: وَلِمَ لَا نَعْرِفُكُمْ وَ نَحْنُ
نَمُرُّ بِالْعَرْشِ وَ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ،
أَيَّدَهُ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَعَلِمْنَا أَنَّ علی[عَلِيّاً] وَلِيُّ اللهِ، فَأَقْرِئْهُ
مِنَّا السَّلَامَ. ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَقَالَتِ
الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَصْحَابِهِمْ. فَقُلْتُ: أَتَعْرِفُونَنَا؟ قَالُوا: وَ
لِمَ لَا نَعْرِفُكُمْ وَ أَنْتُمْ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ، وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ، وَ مَعْدِنُ
الرِّسَالَةِ، وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ، وَ عَلَيْكُمْ يَنْزِلُ جَبْرَئِيلُ بِالْوَحْيِ
مِنَ الْجَلِيلِ، فَأَقْرِءْ عَلِيّاً مِنَّا السَّلَامَ. ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
الْخَامِسَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَصْحَابِهِمْ. فَقُلْتُ: أَ
تَعْرِفُونَنَا؟ فَقَالُوا: وَلِمَ لَا نَعْرِفُكُمْ وَ أَنْتُمْ بَابُ الْمَقَامِ، وَ
حُجَّةُ الْخِصَامِ، وَ عَلِيٌّ فَصْلُ الْقَضَاءِ، وَ صَاحِبُ الْعَصَا، وَ قَسِيمُ
النَّارِ غَداً، وَ سَفِينَةُ النَّجَاةِ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا
تَرَدَّى، وَ أَنْتُمُ الدَّعَائِمُ لِتُخُومِ الْأَقْطَارِ وَ الْأَعْمِدَةُ وَ
فَسَاطِيطُ السِّجَافِ الْأَعْلَى وَ كَوَاهِلُهُ، فَأَقْرِءْ عَلِيّاً مِنَّا
السَّلَامَ. ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ
مِثْلَ مَقَالَةِ أَصْحَابِهِمْ. فَقُلْتُ: أَ تَعْرِفُونَنَا؟ قَالُوا: وَ لِمَ لَا
نَعْرِفُكُمْ وَ قَدْ خَلَقَ اللهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ وَ عَلَى بَابِهَا شَجَرَةٌ مَا

فِيهَا وَرَقَةٌ اِلَّا عَلَيْهَا مَكْتُوبٌ بِالنُّورِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ وَ عُرْوَتُهُ الْوُثْقٰى وَ حَبْلُهُ الْمَتِينُ. ثُمَّ
عَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَسَمِعْتُ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُونَ:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ. ثُمَّ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! اِنَّ اللهَ
- تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - خَلَقَكُمْ أَشْبَاحَ نُورٍ مِنْ نُورِهِ وَ عَرَضَ
عَلَيْنَا وَلَايَتَكُمْ فَقَبِلْنَاهَا وَ شَكَرْنَا اللهَ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا
مِنْ مَحَبَّتِكُمْ: أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ وَعَدَنَا رَبُّنَا أَنْ يُرِيَنَاكَ فِي السَّمَاءِ
وَ قَدْ فَعَلَ، وَ أَمَّا عَلِيٌّ فَخَلَقَ - سُبْحَانَهُ - لَنَا مَلَكاً فِي صُورَتِهِ فَأَقْعَدَهُ
عَلَى يَمِينِ عَرْشِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرَصَّعٍ بِالدُّرِّ وَ الْجَوْهَرِ، عَلَيْهِ قُبَّةٌ مِنْ
لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ يُرَى بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا وَ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا
بِلَا عِلَاقَةٍ مِنْ فَوْقِهَا وَ لَا دِعَامَةٍ مِنْ تَحْتِهَا، قَالَ لَهَا صَاحِبُ
الْعَرْشِ - جَلَّ جَلَالُهُ -: قُومِي بِقُدْرَتِي، فَقَامَتْ، فَكُلَّمَا اشْتَقْنَا
اِلَى رُؤْيَةِ عَلِيٍّ نَظَرْنَا اِلَى ذٰلِكَ الْمَلَكِ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ. قَالَ أَبُو
ذَرٍّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيٌّ فَضْلاً كَثِيراً. فَقَالَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ
اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے مذکورہ کتاب میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا حضرت ام سلمہؓ کے گھر پر اور آپؐ مجھ سے گفتگو فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ امام علی علیہ السلام داخل ہوئے، جیسے آنحضرت ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تو آپؐ چہرۂ انور روشن ہوگیا اور خوشی و سرور کے آثار نمایاں ہوئے، اپنے بغل گیر کرلیا اور دونوں کے آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، اور پھر میری جانب متوجہ ہوکر فرمایا: اے ابوذرؓ! کیا تم اس شخص کی حقیقی معرفت رکھتے ہو؟

میں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! یہ آپؐ کے بھائی اور چچا کے بیٹے، نیز حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام

جو شباب اہل جنت کے سردار ہیں کے والد علیہ السلام ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! یہ امام اَزْہَر (چمکتا ہوا اور روشن)، اللہ تعالیٰ کا طویل نیزہ ہے، اللہ سبحانہ کا سب سے بڑا دروازہ ہے، پس جو ارادہ کرے اس کو دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

اے ابوذرؓ! یہ اللہ کی عدالت سے قائم ہیں، حرمِ الٰہی کا پاسبان ہے، اللہ کی دین کا مددگار ہے، اللہ کی مخلوق پر سابقہ تمام امتوں میں اللہ کی حجت ہے، ہر امت میں نبی ہے جن سے علی علیہ السلام کی ولایت کا عہد لیا گیا ہے۔

اے ابوذرؓ! اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے ہر رکن پر سات ہزار فرشتہ قرار دیے ہیں، ان کی کوئی تسبیح اور عبادت نہیں سوائے اس کے کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام اور اس شیعوں کے حق میں دُعا اور دشمنوں کے حق میں بددُعا کرتے ہیں۔

اے ابوذرؓ! علی علیہ السلام سے دوستی کرو میرے بعد کیا حق ہے کیا باطل، کون مومن ہے کون کافر یہ بات صرف علی علیہ السلام کے توسط سے معلوم ہوگی، اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی کوئی عبادت کرنے والا نہ ہوتا؛ کیوں کہ اس نے مشرکوں کے سروں پر مسلسل وار کیے یہاں تک کہ وہ مسلمان اور عبادت کرنے والے بن گئے، بالفرض اس طرح نہ ہوتا تو نہ ہی ثواب ہوتا اور نہ ہی عقاب۔

اے ابوذرؓ! یہ ہدایت کی نشانی، مضبوط رسی، اور میرے دوستوں کا امام ہے، نیز جو میری اطاعت کرے گا اس کے لیے نور ہے، یہ وہ کلمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے متقین کے لیے لازم قرار دیا ہے، پس جس نے اس سے محبت کی وہ مومن ہے اور جس نے اس سے بغض رکھا وہ کافر ہے، جس نے بھی اس کی محبت و ولایت کو ترک کردیا وہ گمراہ ہے اور جس نے اس کے حق کا انکار کردیا وہ مشرک ہے۔

اے ابوذر! علی علیہ السلام کا انکار کرنے والے کو قیامت کے روز اندھا، گونگا اور بہرہ پیش کیا جائے گا، قیامت کے اندھیروں میں گھرا ہوا اور اس کے گلے میں آگ کا طوق ہوگا، اس طوق کے تین سو [۳۰۰] شعبے ہوں، ہر شعبے سے شیطان اس کے منہ پر تھوک رہا ہوگا، قبر کی بیچ سے ہی اس کو جہنم میں دھکیلا جائے گا۔

حضرت ابوذرؓ: فرماتے ہیں: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اور بیان فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! جب مجھے دنیا کے آسمان پر معراج کے دوران لے جایا گیا ملائکہ میں سے کسی نے اذان دی واقامت دی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کیا اور کہا: اے محمدؐ! ملائکہ کو نماز پڑھایئے۔ میں نے ملائکہ کی ستر صفوں کو نماز پڑھائی، ایک صف ان میں سے مشرق سے مغرب تک تھے، اور ان کی تعداد بس اللہ ہی جانتا ہے۔

نماز ختم کرکے میں نے ملائکہ کے ایک گروہ کو دیکھا جنہوں نے آکر میرے اوپر سلام کیا اور کہا: اے محمدؐ! ہمارا آپؐ سے کام ہے۔ میں سمجھا کہ وہ مجھ سے شفاعت کے بارے میں سوال کریں گے، کیونکہ اللہ سبحانہ نے مجھے حوض اور تمام انبیاء پر شفاعت کی فضیلت عنایت فرمائی ہے۔

میں نے کہا: تم لوگوں کا کون سا کام ہے؟ تو کہا: جب آپؐ زمین پر واپس جائیں گے تو علیؑ کو ہمارا سلام کہیے گا اور ان کو آگاہ کیجیے گا کہ ان کی یاد اب ہم کو ستانے لگی ہیں۔ میں نے کہا: میرے رب کے ملائکہ! کیا تم لوگ ہماری حقیقی معرفت رکھتے ہیں؟

ملائکہ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ اہل بیتؑ کو کیوں کر نہ جانتے ہوں۔ تم لوگ اللہ سبحانہ کی پہلی مخلوق ہو، آپ لوگوں کو اللہ سبحانہ نے اپنے نور سے نور کی پرچھائیں کے طور پر خلق فرمایا، تم لوگوں کا ٹھکانہ اپنی ملکوت میں قرار دیا، آپ لوگؑ اس کی تسبیح وتحمید، تہلیل و تکبیر اور تقدیس وتمجید فرماتے، بعدازاں اللہ سبحانہ نے ملائکہ کو خلق فرمایا، جب ہم آپ اہل بیتؑ کی ارواح سے گزرتے تو آپ کی تسبیح سن کر ہم تسبیح کرتے، آپ سے حمد سن کر ہم حمد کرتے، آپ سے تہلیل سن کر ہم تہلیل کرتے، ہم نے تکبیر آپ سے سیکھی، تقدیس آپ سے سیکھی، تمجید آپ سے سیکھی، کوئی چیز اللہ سبحانہ کی طرف سے نازل ہوئی تو آپ اہل بیتؑ کی توسط سے، اور گر کوئی چیز اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں پہنچی تو بھی آپ اہل بیتؑ ہی کے ذریعے سے، پس علی علیہ السلام کو ہماری طرف سے سلام کہیے گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بعدازاں مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا، وہاں پر ملائکہ نے یہی بات کہی۔

تو میں نے کہا: اے میرے رب کے ملائکہ کیا تم ہم اہل بیتؑ کو جانتے ہیں؟

کہا: ہم آپ اہل بیتؑ کو کس طرح نہ جانتے ہوں جب کہ آپ اللہ سبحانہ کی مخلوق میں صفوۃ اللہ (اللہ سبحانہ کے خالص بندے، پسندیدہ اور منتخب ہیں) اس کے دین کا خزانہ، اور آپ ہم مضبوط رسی اور حجت عظمیٰ ہیں، پس علی علیہ السلام کو ہمارے سلام کہیے گا۔

پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے جایا گیا تو وہاں پر بھی ملائکہ نے یہی بات کہی۔ میں نے کہا: کیا تم لوگ ہم اہل بیتؑ کو جانتے ہو؟

تو کہا: ہم کس طرح نہ ہوں جب آپ اہل بیتؑ باب المقام، حجۃ الخصام (دشمنوں پر حجت) اور علی علیہ السلام فصل القضاء (حرف آخر) اور صاحبِ عصا، نیز کل کو جہنم (وجنت) بانٹنے والا، اور کشتیٔ نجات ہیں، جو اس میں سوار ہوگا وہ نجات پا جائے گا، جو رہ جائے گا وہ خوار ہوگا، (روز قیامت) آپ اہل بیتؑ ہی سب کا سہارا اور مددگار ہوں گے (اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں) پس علی علیہ السلام کو ہماری طرف سے سلام کہیے گا۔

پھر مجھے چھٹے آسمان پر لے جایا گیا، وہاں پر (بھی) ملائکہ نے پہلے والوں کی طرح بات کہی۔ میں نے کہا: کیا تم لوگ ہم اہل بیتؑ کو جانتے ہو؟ تو کہا: کیسے ممکن ہے کہ ہم لوگ آپؐ اور آپ کی اہل بیتؑ کو نہ جانتے ہیں، جب کہ اللہ سبحانہ نے جنت الفردوس کو خلق فرمایا اور اس کے دروازے پر ایک درخت ہے اس میں کوئی ایسا پتہ نہیں ہے جس پر نور کے ساتھ لکھا نہ ہو:

لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وعروتہ الوثقی وحبلہ المتین

یعنی: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد ﷺ اس کے رسولؐ، علیؑ اس کے ولی ہیں، نیز عروۃ الوثقی اور وہ اس کی مضبوط رسی ہیں۔

پھر جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ملائکہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمارے کیا ہوا وعدہ پورا فرمایا۔

پھر کہا: اے اللہ کے رسولؐ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ اہل بیتؑ کو اپنے نور سے نور پرچھائیں خلق فرمایا اور ہمارے اوپر آپ کی ولایت پیش فرمائی اور ہم نے قبول کیا اور اللہ سبحانہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپ اہل بیتؑ کی محبت عطا فرما کر ہم پر احسان کیا؛ آپؐ کے بارے

میں ہمارے ربّ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپؐ کی زیارت ہم آسمان پر کروائیں گے اور وہ اس نے کیا، باقی علی علیہ السلام تو اللہ سبحانہ ایک فرشتہ حضرت علی علیہ السلام کی شکل وصورت میں خلق فرمایا ہے جس کو اپنے عرش کے دائیں جانب بٹھایا ہے ایک ایسے تخت کے اوپر جو درو جواہر سے آراستہ ہے، اس پر سفید لؤلؤ کی چھت ہے، وہ اس کے باطن سے اس کی ظاہر کی طرف دیکھ سکتا ہے اور ظاہر سے اس کی باطن کی طرف، اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا اس کے اوپر اور نیچے ہونے سے، صاحب عرش جل جلالہ نے اس سے فرمایا: میری قدرت سے اٹھو، پس وہ کھڑا ہو گیا، پس جب بھی ہم کو حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کا اشتیاق ہوتا ہے تو ہم اس جگہ پر جا کر اس فرشتے کو دیکھتے ہیں۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! حضرت علی علیہ السلام اللہ سبحانہ کی طرف سے بہت زیادہ فضل وکرم عطا کیا گیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (الجمعہ:4)[1] "یہ ایک فضلِ خدا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور وہ بڑے عظیم فضل کا مالک ہے"۔

[۱۵۶] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْلَةَ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ شَاءَ رَبِّي أَنْ يَرْفَعَنِي حَتَّى وَقَفَنِي فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، ثُمَّ انْقَطَعَ عَنِّي جَبْرَئِيلُ. فَقُلْتُ: حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ! فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْضِعِ يَتْرُكُ الْخَلِيلُ خَلِيلَهُ؟ فَقَالَ: كُلُّ مَلَكٍ مِنَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَتَخَطَّاهُ إِلَى الْأَمَامِ قَدَماً وَاحِداً وَ إِلَّا احْتَرَقَ بِالنُّورِ. فَإِذَا أَنَا بِالنِّدَاءِ مِنْ أَمَامِي: سِرْ يَا أَحْمَدُ فَأَنَا خَلِيلُكَ أَنَا مِيكَائِيلُ. فَسَارَ بِي مَا شَاءَ اللهُ وَ عَلِمَ. ثُمَّ انْقَطَعَ عَنِّي. فَقُلْتُ:

[1] تاویل الآیات: ۲/۷۱۸، ح ۸؛ بحارالانوار: ۴۰/۵۵، ح ۹۰؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۹۵، ح ۶۲۳؛ تفسیر فرات: ۴۷۰، ح ۴

حَبِيبِي مِيكَائِيلُ! أَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ يَتْرُكُ الْخَلِيلُ خَلِيلَهُ؟ فَقَالَ: نَحْنُ الصَّافُّونَ وَ لِكُلِّ مَلَكٍ مِنَّا مَقَامٌ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَزُولَ مِنْهُ وَ إِلَّا احْتَرَقَ بِالنُّورِ. فَإِذَا أَنَا بِالنِّدَاءِ مِنْ أَمَامِي: سِرْ يَا مُحَمَّدُ أَنَا خَلِيلُكَ أَنَا دَرْدَائِيلُ. فَسَارَ بِي عِلْمَ اللهِ وَ مَشِيَّتَهُ، ثُمَّ انْقَطَعَ عَنِّي. فَقُلْتُ: يَا دَرْدَائِيلُ! فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْضِعِ يَتْرُكُ الْخَلِيلُ خَلِيلَهُ؟ فَقَالَ: نَحْنُ الْحَافُّونَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ لَا نَقْدِرُ أَنْ نَسْلُكَ الْجَبَرُوتَ وَ إِلَّا احْتَرَقْنَا بِالنُّورِ. وَ إِذَا بِصَوْتٍ خَمَدَتِ الْأَصْوَاتُ مِنْ دُونِهِ وَ هَدَأَ كُلُّ شَيْءٍ لِجَبَرُوتِهِ وَ سَكَنَ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ يَقُولُ: أُدْنُ مِنِّي يَا أَحْمَدُ. فَدَنَوْتُ خُطْوَةً كَانَ مِقْدَارُهَا خَمْسَمِائَةِ عَامٍ. فَنَادَانِي رَبِّي أُدْنُ يَا أَحْمَدُ أَنَا رَبُّكَ أَنَا اللهُ. فَدَنَوْتُ، فَكَلَّمَنِي رَبِّي مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ بِكَلَامٍ كَأَنَّهُ مِنْ لِسَانِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَاخْتَلَجَ فِي سِرِّي أَنَّ عَلِيّاً يُخَاطِبُنِي، فَنَادَانِي: يَا أَحْمَدُ! قَدِ اطَّلَعْتُ عَلَى سِرِّكَ: ظَنَنْتَ أَنَّ عَلِيّاً يُخَاطِبُكَ. يَا أَحْمَدُ! أَنَا رَبُّكَ أَنَا اللهُ وَ أَنَا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. أَ تُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ عَلِيّاً؟ قُلْتُ إِي وَ عِزَّتِكَ يَا رَبِّ. فَأَمَرَ اللهُ تَعَالَى أَنْ تَنْخَرِقَ الْحُجُبُ، وَ السَّمَاوَاتِ أَنْ تَنْفَتِحَ وَ مَا كَانَ مِنَ الْأَرْضِ مُرْتَفِعاً أَنْ يَنْخَفِضَ وَ مَا كَانَ مُنْخَفِضاً أَنْ يَرْتَفِعَ، فَنَظَرْتُ مِنْ عَرْشِ رَبِّي إِلَى الْأَرْضِ فَرَأَيْتُ سَرِيرَ عَلِيٍّ وَ عَلِيٌّ وَاقِفٌ يُصَلِّي وَ فَاطِمَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَنْ شِمَالِهِ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ أَفْوَاجاً أَفْوَاجاً تَقِفُ فِي نُورِهِمْ وَ تَسْمَعُ قِرَاءَتَهُمْ. فَنَادَانِي رَبِّي: يَا أَحْمَدُ! وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ جُودِي وَ مَجْدِي وَ ارْتِفَاعِي فِي عُلُوِّ مَكَانِي: لَقَدِ اطَّلَعْتُ عَلَى سِرِّكَ وَ مَا اسْتَكَنَّ فِي صَدْرِكَ فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً

أَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ عَلِيٍّ فِي سِرِّكَ فَخَاطَبْتُكَ بِلِسَانِهِ لِتَطْمَئِنَّ اِلَى الْكَلَامِ وَتَهْدَأَ فِي الْخِطَابِ، وَلَوْ خَاطَبْتُكَ بِلِسَانِ الْجَبَرُوتِ لَمَا اِسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْمَعَ، وَهٰؤُلَاءِ اِشْتَقَقْتُ أَسْمَاءَهُمْ مِنْ أَسْمَائِي، فَهٰذَا عَلِيٌّ وَأَنَا الْعَالِي، وَهٰذِهِ فَاطِمَةُ وَأَنَا الْفَاطِرُ، وَهٰذَا الْحَسَنُ وَأَنَا الْمُحْسِنُ، وَهٰذَا الْحُسَيْنُ وَأَنَا ذُو الْحُسْنَى، فَهٰؤُلَاءِ خِيَرَتِي مِنْ عِبَادِي، وَصَفْوَتِي مِنْ أَوْلِيَائِي، لَا يَتَوَسَّلُ اِلَيَّ أَحَدٌ بِهِمْ خَاصَّةً اِلَّا أَوْجَبْتُ وَسِيلَتَهُ وَأَقَلْتُ عَثْرَتَهُ وَكَشَفْتُ كُرْبَهُ، بَعْدَ أَنْ يَعْرِفَ فَضْلَهُمْ عِنْدِي وَيَبْرَأَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ، فَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَأَنَا وَلِيُّ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَدُوُّ مَنْ عَادَاهُمْ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ صَلَوَاتِي وَرَحْمَتِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَعَلَيْهِ غَضَبِي وَلَعْنَتِي.

حضرت شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے مذکورہ کتاب میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: شب معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا میرے رب چاہا کہ مجھے اوپر لے جایا جائے، ایک جگہ ساتویں آسمان پر حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ سے الگ ہو گئے۔

میں نے کہا: میرے دوست جبرئیلؑ! کیا ایسی جگہ پر ایک دوست دوسرے دوست کو تنہا چھوڑ کر جاتا ہے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ہم میں سے ہر فرشتے کو اپنی حد معلوم ہے، اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں جاسکتا مگر یہ کہ وہ نور سے جل جائے گا۔

اچانک میرے سامنے سے آئی: اے محمدؐ! آگے تشریف لے کر آئیں میں ہوں آپؐ کا دوست میکائیل علیہ السلام، وہ وہیں تک میرے ساتھ چلے جہاں تک میرے رب نے چاہا، پھر وہ مجھ سے الگ ہو گئے۔

میں نے کہا: اے میکائیلؑ! کیا اس جگہ پر ایک دوست اپنے دوست کو تنہا چھوڑ کر جاتا ہے؟

فرمایا: ہم صف بستہ ملائکہ ہیں، ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حد معلوم ہے اگر اس سے

آگے بڑھے تو نور سے جل کر خاکستر ہو جائیں گے۔

اچانک مجھے سامنے سے آئی: اے محمدؐ! آگے تشریف لے کر آئیں میں ہوں آپؐ کا دوست دردائیلؑ، پس وہ وہیں تک میرے ساتھ تھا جہاں میرا رب جانتا ہے اور اس کی مشیت تھی، پھر وہ مجھ سے الگ ہو گیا۔

تو میں نے کہا: اے دردائیلؑ! کیا اس جگہ پر ایک دوست اپنے دوست کو تنہا چھوڑ کر جاتا ہے؟

فرمایا: ہم عرش کے کنارے پر ہوتے ہیں، مقام جبروت تک نہیں جاسکتے، مگر یہ کہ ہم نور سے جل جائیں گے۔ اور ایسی آواز آئی جس کے سامنے ہر آواز دھیمی پڑ گئی، ہر شے اس کے جبروت و جلال کے آگے ٹھہر گئی، اور فرمایا: اے محمدؐ! میرے قریب آؤ۔

میں ایک مقدار بڑھا جس کی مقدار پانچ سو سال تھی، پس میرے رب نے مجھے آواز دی، اے احمدؐ! قریب آؤ میں تمہارا رب اللہ ہوں۔

پس میں قریب ہوا، حجاب کے پیچھے سے مجھ سے کلام کیا، گویا وہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی آواز تھی، مجھے تشویش ہوئی ہے کہ کیا علیؑ مجھ سے بات کر رہا ہے، پس مجھے آواز آئی:

اے احمدؐ! میں تمہارا راز جانتا ہوں: تمہیں گمان ہو رہا ہے کہ تم سے مخاطب ہے،

اے احمدؐ! میں تمہارا رب ہوں، میں اللہ ہوں، اور ہر شی پر قدرت رکھتا ہوں، کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں علیؑ دکھاؤں؟

میں نے کہا: جی اے رب تیری عزت کی قسم۔

پس اللہ سبحانہ نے حکم دیا تو تمام حجابات دور ہو گئے، اور آسمان کھل گئے جو چیزیں اوپر تھیں وہ نیچے ہو گئیں اور جو نیچے تھیں وہ اوپر ہو گئیں، میں نے اپنے رب کے عرش سے زمین پر دیکھا، میں نے علی علیہ السلام کی چارپائی دیکھی، علیؑ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں، فاطمہؑ ان کے دائیں جانب اور الحسنؑ والحسینؑ ان کے بائیں جانب ہیں، وہ بھی اپنی نماز پڑھ رہے ہیں، اور ملائکہ جوق در جوق افواج کی شکل میں ان پر نازل ہو رہے ہیں، ان کے نور میں کھڑے ہیں اور ان کی قرأت سن رہے ہیں۔

میرے رب نے مجھے آواز دی: اے احمدؐ! مجھے میری عزت وجلال اور مجھ نیز اپنی بلند پایہ ہستی کی قسم میں جانتا تھا تمہارے راز کو اور جو کچھ تمہارے دل میں تھا میں نے دیکھا کہ تمہیں علیؑ سے بڑھ کوئی چیز محبوب نہیں ہے، تو پس میں نے تم سے اس کے لہجے میں بات تاکہ تم اطمینان سے سن سکو، اگر میں تم سے جبروت کی زبان و لہجے میں بات کرتا تو سننے کی استطاعت نہ ہوتی، اور وہ (اہل بیتؑ) ان کے نام میں نے اپنے ناموں سے مشابہ رکھے ہیں؛ یہ علیؑ ہے تو میں عالی (جل جلالہ) ہوں، یہ فاطمہؑ ہیں تو میں فاطر (عزوجل) ہوں، یہ حسنؑ ہے تو میں محسن (جل جلالہ) ہوں، یہ حسین علیہ السلام ہے تو میں ذوالحسنی ہوں، میرے بندوں میں یہ میرے بہترین بندے ہیں، اور میرے چنے ہوئے دوستوں میں سب سے اعلیٰ ہیں، ان کے توسط سے کوئی بھی مجھ سے توسل نہیں کرے گا مگر یہ میں اس کے وسیلے کو قبول کروں گا، اور میں اس کی ساری غم و پریشانیاں دور کردوں گا، بعد اس کے کہ وہ شخص میری بارگاہ میں اہل بیتؑ کے فضل و شرف کو جانتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہو، تو میں ان کا ولی ہوں دنیا و آخرت میں، اور میں ان کا ولی ہوں جو ان کے دوست ہوں اور ان کا دشمن ہوں جو ان کے دشمن ہیں، پس جو ان سے محبت کرتا ہے اس پر میری صلوت و رحمت ہے، اور جو ان سے بغض رکھتا ہے اس پر میرا غضب اور میری لعنت ہے۔ ①

[۱۵۷] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضاً قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذُكِرَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَلَمْ يُذْكَرْ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَ نَبَطَ الْعِرْقُ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ سَالَ الْعَرَقُ عَلَى خَدِّهِ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنِغُهُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَ قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنَّهُ - وَ اللهِ - لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ نَادَانِي جَبْرَئِيلُ: يَا أَحْمَدُ! تَقَدَّمْ. فَلَوْ أَنَّ أَحَداً مِنْ خَلْقِ رَبِّي تَقَدَّمَ إِلَى هٰذَا الْمَوْضِعِ سِوَاكَ لَاحْتَرَقَ بِالنُّورِ،

① اس کی تخریج نہیں مل سکی۔

فَأُدْلِيتُ إِلَى رَفْرَفَةٍ خَضْرَاءَ جَعَلَتْ تَخْفِضُ بِي وَ تَرْفَعُنِي حَتَّى صِرْتُ إِلَى حِجَابِ رَبِّي، فَإِذَا جَمِيعُ مَا خَلَقَ رَبِّي كَحَلْقَةِ دِرْعٍ فِي فَلَاةٍ. وَ إِذَا بِمُنَادٍ يُنَادِي: يَا أَحْمَدُ! مَنْ خَلَّفْتَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ فَقُلْتُ: أَخِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَإِذَا بِالنِّدَاءِ يَقُولُ: نِعْمَ الْأَخُ أَخُوكَ - يَا أَحْمَدُ - عَلِيٌّ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ إِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ. وَ هُوَ سَيْفُ نَقِمَتِي، وَ لَوْلَاهُ مَا عُرِفَ أَوْلِيَائِي مِنْ أَعْدَائِي، بِهِ عَذَّبْتُ الْمُنَافِقِينَ فِي أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنْ نَارِي، وَ بِهِ أَدْخَلْتُ الْمُؤْمِنِينَ جَنَّتِي. يَا مُحَمَّدُ! أَحِبَّهُ فَإِنِّي أُحِبُّهُ وَ أُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ.

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے مذکورہ کتاب میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا جب ابوبکر وعمر کا تذکرہ کیا گیا اور حضرت علی علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ سرخ ہوگیا، آپؐ کے چہرے پر پسینہ بہنے لگا، نیز زمین پر ہاتھ مارنے لگے، اور پھر میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابن عباسؓ! بات یہ ہے کہ اللہ کی قسم جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آواز دی: یا احمدؐ! آگے بڑھیں، اللہ سبحانہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اگر آپؐ کے سوا یہاں سے آگے بڑھے گا تو نور سے جل جائے گا، مجھے سبز رنگ کے غالیچے پر بٹھایا گیا، وہ میرے لیے جھک رہی تھی اور مجھے اونچا کیا یہاں تک کہ اپنے رب کے حجاب تک پہنچا، (وہاں پر دیکھا کہ) اللہ سبحانہ کی پوری کائنات صحراء میں ڈھال کی کڑی کی مانند تھی (جس طرح صحراء کے اندر ایک کڑی، یا چھلے کی کیا حیثیت ہوتی ہے، بالکل اسی طرح پوری خلق خدا چھوٹی معلوم ہوتی تھی) مجھے ایک آواز آئی: اے احمدؐ! اپنے پیچھے امت میں کس کو چھوڑ کر آئے ہو؟

میں نے کہا: میرا بھائی علی ابن ابی طالب علیہما السلام۔

اچانک سے آواز آئی اور فرمایا: کتنا اچھا بھائی ہے تمہارا بھائی۔ اے احمدؐ! علیؑ سید الاوصیاء، امام المتقین، عبادت سے پیدا ہونے والے نشانات کے لوگوں کا راہنما ہے جن کو جنت کی طرف

لے کر جائے گا، وہ میرے انتقام کی تلوار ہے، وہ نہ ہوتے تو میرے دوست اور دشمن کی پہچان نہ ہوتی، اس کے ذریعے سے میں منافقوں کو جہنم کے بدترین درجے میں پھینکوں گا، اور اس کی وجہ سے میں مومنین کو جنت میں داخل کروں گا۔ ①

اے محمدؐ! اس سے محبت کرو کیوں کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس شخص سے محبت کرتا ہوں جو علیؑ سے محبت کرتے ہیں۔

روز قیامت امیر المومنینؑ اور ان کے شیعوں کے فضائل

[۱۵۸] وَ رَوَى ٱلشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ ٱلطُّوسِيُّ رَحِمَهُ ٱللّٰهُ فِي كِتَابِ ٱلْأَمَالِي بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللّٰهِ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: [يَا] أَيُّهَا ٱلنَّاسُ! نَحْنُ فِي ٱلْقِيَامَةِ رُكْبَانٌ أَرْبَعَةٌ لَيْسَ غَيْرُنَا. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ ٱللّٰهِ! مَنِ ٱلرُّكْبَانُ؟ فَقَالَ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا عَلَى ٱلْبُرَاقِ، وَ أَخِي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةِ ٱللّٰهِ ٱلَّتِي عَقَرَهَا قَوْمُهُ، وَ ٱبْنَتِي فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَتِي ٱلْعَضْبَاءِ، وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ ٱلْجَنَّةِ، خِطَامُهَا مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ، وَ عَيْنَاهَا مِنْ يَاقُوتَتَيْنِ حَمْرَاوَيْنِ، وَ بَطْنُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ أَخْضَرَ، عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ، يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، ظَاهِرُهَا مِنْ رَحْمَةِ ٱللّٰهِ، وَ بَاطِنُهَا مِنْ عَفْوِ ٱللّٰهِ [إِذَا أَقْبَلَتْ زَفَّتْ وَ إِذَا أَدْبَرَتْ زَفَّتْ]، وَ [هُوَ أَمَامِي] عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نُورٍ يُضِيءُ لِأَهْلِ ٱلْجَمْعِ، لِذٰلِكَ ٱلتَّاجِ سَبْعُونَ رُكْناً، كُلُّ رُكْنٍ يُضِيءُ كَٱلْكَوْكَبِ ٱلدُّرِّيِّ فِي أُفُقِ ٱلسَّمَاءِ، وَ بِيَدِهِ لِوَاءُ

① اس کی بھی تخریج نہیں مل سکی ہے۔ ممکن ہے یہ دونوں حدیثیں شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب "المعراج" میں موجود ہوں جہاں سے مؤلف نے نقل کی ہیں جبکہ یہ کتاب اب دستیاب نہیں ہے۔

ٱلْحَمْدِ وَ هُوَ يُنَادِي فِي ٱلْقِيَامَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ ٱللّٰهِ، فَلَا يَمُرُّ بِمَلَإٍ مِنَ ٱلْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَ لَا يَمُرُّ بِنَبِيٍّ إِلَّا قَالَ: مَلَكٌ مُقَرَّبٌ. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ ٱلْعَرْشِ: يَا أَيُّهَا ٱلنَّاسُ! مَا هٰذَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا حَامِلُ عَرْشٍ، هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَ تَجِيءُ شِيعَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُنَادِي مُنَادٍ [لِشِيعَتِهِ]: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ ٱلْعَلَوِيُّونَ. فَيَأْتِيهِمُ ٱلنِّدَاءُ: أَيُّهَا ٱلْعَلَوِيُّونَ! أَنْتُمْ آمِنُونَ، اُدْخُلُوا ٱلْجَنَّةَ مَعَ مَنْ كُنْتُمْ تُوَالُونَ.

شیخ ابوجعفر طوسیؒ نے اپنی کتاب الامالی میں اپنی سند حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے: اے لوگو! ہم چار لوگ قیامت کے روز سوار ہوں گے اور کوئی سوار نہیں ہوگا۔

کسی کہنے والے نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسولؐ اللہ! وہ سوار کون ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: میں براق پر ہوں، میرا بھائی صالح علیہ السلام اس اونٹنی پر ہوگا جس کے پاؤں اس کی قوم نے کاٹ دیئے تھے، میری بیٹی فاطمہؑ میری اونٹنی پر سوار ہوگی، اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے، اس کی نکیل نرم و نازک لؤلؤ کی ہوگی، اس کی آنکھیں سرخ یاقوتی ہوں گی، اس کا پیٹ سبز زبرجد کا ہوگا، اس پر لؤلؤ بیضاء میں سے ایک قبہ ہوگا، جس کے ظاہر سے اس کا باطن اور باطن سے اس کا ظاہر دیکھا جا سکے گا، اس کا ظاہر رحمت الٰہی اور باطن بخشش و درگزری ہے [آگے آئیں گے تو بھی گزر جائیں گے پیچھے جائیں گے تو بھی گزر جائیں] اور وہ میرے آگے ہوگا اس کے سر پر نور سے روشن تاج ہوگا، اس تاج کے ستر رکن ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رکن آسمان کے افق پر کوکب دُری کی طرح چمک رہا ہوگا، اور آپؑ کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگی اور آپؑ قیامت کے روز نداء دیں گے: لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ یعنی: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

تعالیٰ کے رسول ہیں"۔

حضرت علی علیہ السلام ملائکہ سے گزریں گے تو وہ کہیں گے یہ "نبی مرسل" ہے اور کسی نبی کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے کہ آپؑ کوئی مقرب رشتہ ہیں۔ پس اس وقت منادی ندا دے گا: اے لوگو! یہ نہ ہی مقرب فرشتہ ہے اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی حاملِ عرش ہیں، بلکہ یہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں۔

مولا علی علیہ السلام کے بعد شیعہ آئیں گے، پس منادی مولا علی علیہ السلام کے شیعوں سے سوال کرے گا کہ: تم لوگ کون ہیں؟

وہ کہیں گے: ہم حیدری لوگ ہیں۔ تو ان کو آواز آئے گی: اے حیدرؑ کے چاہنے والوں! تم لوگ امان میں ہو، جن سے محبت کرتے تھے انہی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ [1]

[۱۵۹] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بَشِيرٍ اَلدَّهَّانِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّ اَلْفُصُوصِ أَفْضَلُ أُرَكِّبُهُ عَلَى خَاتَمِي؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا بَشِيرُ! أَيْنَ أَنْتَ عَنِ اَلْعَقِيقِ اَلْأَحْمَرِ وَ اَلْعَقِيقِ اَلْأَصْفَرِ وَ اَلْعَقِيقِ اَلْأَبْيَضِ، فَإِنَّهَا ثَلاَثَةُ جِبَالٍ فِي اَلْجَنَّةِ. أَمَّا اَلْأَحْمَرُ فَمُطِلٌّ عَلَى دَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. وَ أَمَّا اَلْأَصْفَرُ فَمُطِلٌّ عَلَى دَارِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. وَ أَمَّا اَلْأَبْيَضُ فَمُطِلٌّ عَلَى دَارِ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ اَلدُّورُ كُلُّهَا وَاحِدَةٌ يَخْرُجُ مِنْهَا ثَلاَثَةُ أَنْهَارٍ مِنْ تَحْتِ كُلِّ جَبَلٍ نَهَرٌ أَشَدُّ بَرْداً مِنَ اَلثَّلْجِ وَ أَحْلَى مِنَ اَلْعَسَلِ وَ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اَللَّبَنِ، لاَ يَشْرَبُ مِنْهَا إِلَّا مُحَمَّدٌ وَ آلُهُ وَ شِيعَتُهُمْ. وَ مَصَبُّهَا كُلُّهَا وَاحِدٌ وَ مَجْرَاهَا مِنَ اَلْكَوْثَرِ. وَ إِنَّ هٰذِهِ اَلثَّلاَثَةَ اَلْجِبَالَ تُسَبِّحُ اللهَ وَ تُقَدِّسُهُ وَ تُمَجِّدُهُ [وَ تُحَمِّدُهُ]

---

[1] امالی طوسی: ۳۳؛ مجلس ۲، ح ۳؛ امالی مفید: ۱۷۲؛ مجلس ۳۲، ح ۳؛ بحار الانوار: ۷/۲۳۰، ح ۱ و ۶۸/۱۱۲، ح ۲۵؛ بشارۃ المصطفیٰ: ح ۹۸؛ الدر النظیم: ۳۲۵

وَ تَسْتَغْفِرُ لِمُحِبِّي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. فَمَنْ تَخَتَّمَ بِشَيْءٍ مِنْهَا مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَرَ إِلَّا اَلْخَيْرَ وَ اَلْحُسْنَى وَ اَلسَّعَةَ فِي رِزْقِهِ وَ اَلسَّلاَمَةَ مِنْ جَمِيعِ أَنْوَاعِ اَلْبَلاَءِ، وَ هُوَ أَمَانٌ مِنَ اَلسُّلْطَانِ اَلْجَائِرِ وَ مِنْ كُلِّ مَا يَخَافُهُ اَلْإِنْسَانُ وَ يَحْذَرُهُ.

شیخ طوسیؒ نے اپنی سند سے بشیر الدہان [1] سے روایت کی ہے: میں امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: مجھے کس پتھر کی انگوٹھی پہننی چاہیے؟

تو آپؑ نے فرمایا: اے بشیر! تم سرخ عقیق، زرد عقیق اور سفید عقیق کیوں نہیں پہنتے ہو؛ کیوں کہ یہ جنت میں تین پہاڑ ہیں؛ سرخ عقیق کا پہاڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تک آتا ہے، زرد عقیق کا پہاڑ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر تک آتا ہے، اور سفید عقیق کا پہاڑ امیر المومنینؑ کے گھر تک ہے، ان سب کا مرکز ایک ہی ہے، اور ان پہاڑوں میں سے ہر ایک کے نیچے ایک نہر بہتی ہے، جس کا پانی برف سے ٹھنڈا، شہد سے میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا، اس میں سے حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ اور شیعانِ آلِ محمدؐ کے علاوہ اور کوئی نہیں پی سکتا، اور اس کے جاری ہونے کی جگہ حوضِ کوثر ہے، یہ تینوں پہاڑ اللہ سبحانہ کی تقدیس و تمجید کرتے ہیں، نیز آلِ محمدؐ کے چاہنے والوں کے استغفار کرتے ہیں، پس کوئی بھی محب اہل بیتؑ ان پتھروں میں سے کسی کو بھی اپنی انگوٹھی میں پہنے گا تو نہیں دیکھے گا سوائے خیر و بہتری کے، نیز رزق میں کشادگی، بلاؤں سے حفاظت، اور ظالم حکمرانوں، نیز ہر وہ چیز جس سے انسان خوف کھاتا ہو سے امان میں رہے گا۔ [2]

[۱۶۰] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ اَلْعَرْشِ: أَيْنَ خَلِيفَةُ اللهِ فِي أَرْضِهِ؟ فَيَقُومُ دَاوُدُ اَلنَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

---

[1] بشیر الدہان کوفی امام صادق اور امام کاظم علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ (دیکھیے: رجال البرقی: ۴۶؛ رجال الشیخ: ۱۵۱)

[2] امالی طوسی: ۳۸، ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۸۸، ح ۱؛ بحار الانوار: ۸/۱۸۷، ح ۱۵۶ و ۲۷/۳۲، ح ۱۷؛ الدر النظیم: ۱۳؛ العقد النضید والدر الفرید: ۷۳، ح ۵۴

فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللهِ - تَعَالَى-: لَسْنَا إِيَّاكَ أَرَدْنَا وَ إِنْ كُنْتَ لِلّٰهِ خَلِيفَةً. ثُمَّ يُنَادِي [مُنَادٍ] ثَانِيَةً: أَيْنَ خَلِيفَةُ اللهِ فِي أَرْضِهِ؟ فَيَقُومُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ [عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ]. فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ! هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَحُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِحَبْلِهِ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَلْيَتَعَلَّقْ بِحَبْلِهِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ. وَلْيَسْتَضِئْ بِنُورِهِ وَلْيَتَّبِعْهُ إِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجِنَانِ. قَالَ: فَيَقُومُ نَاسٌ قَدْ تَعَلَّقُوا بِحَبْلِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَتَّبِعُونَهُ إِلَى الْجَنَّةِ. ثُمَّ يَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللهِ - جَلَّ جَلَالُهُ-: أَلَا مَنِ ائْتَمَّ بِإِمَامٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَلْيَتَّبِعْهُ إِلَى حَيْثُ يَذْهَبُ بِهِ، فَحِينَئِذٍ يَتَبَرَّأُ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَ رَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ.

نیز اپنی سند سے مذکورہ کتاب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش سے ایک آواز آئے گی: جو زمین پر اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ تو حضرت داؤد نبی علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ آواز آئے گی: اگرچہ آپؑ بھی خلیفۃ اللہ فی الارض تھے لیکن ہم اس وقت آپ کے بارے میں نہیں کہہ رہے ہیں۔ پھر منادی ندی دے گا: جو زمین پر اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ تو امیر المومنینؑ کھڑے ہو جائیں گے۔ پس اللہ سبحانہ کی طرف سے آواز آئے گی: اے ساری کائنات کی مخلوق! یہ ہے علی ابن ابی طالب علیہما السلام جو زمین پر اللہ سبحانہ کا خلیفہ تھا اور اللہ کے بندوں پر اس کی حجت تھا، پس جس نے بھی دنیا میں اس کی رسی کو تھامہ ہوا تھا تو وہ آج کے روز بھی اس کی ہی رسی کو پکڑے رہے، اور اس کے نور سے روشن رہے، نیز جنت کے عالی مقامات تک اس کے پیچھے رہے۔ فرمایا: پس ایک قوم کھڑی

ہو جائے گی جنہوں نے دنیا میں مولا علیہ السلام سے تعلق بنائے رکھا تھا تو وہ اس کے پیچھے جائیں گے قیامت کے روز اور جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: آگاہ ہو جاؤ دنیا میں جس کو بھی امام مانا تھا اب اس کے پیچھے جاؤ جہاں بھی وہ جاوے، یہی وہ وقت ہوگا جب وہ تبرا کریں گے:

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ (البقرہ: 167-166)[1]

یعنی: "اس وقت جبکہ پیر اپنے مریدوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور سب کے سامنے عذاب ہوگا اور تمام وسائل منقطع ہو چکے ہوں گے اور مرید بھی یہ کہیں گے کہ اے کاش ہم نے ان سے اسی طرح بیزاری اختیار کی ہوتی جس طرح یہ آج ہم سے نفرت کر رہے ہیں۔ خدا ان سب کے اعمال کو اسی طرح حسرت بنا کر پیش کرے گا اور ان میں سے کوئی جہنم سے نکلنے والا نہیں ہے"۔

[۱۶۱] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ أَيْضاً إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ مَشِيخَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ: لَمَّا فَرَغَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ حَرْبِ أَهْلِ الْجَمَلِ لَحِقَهُ مَرَضٌ وَ حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ. فَقَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: انْطَلِقْ يَا بُنَيَّ فَاجْمَعِ النَّاسَ. فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى

---

[1] امالی طوسی: ۶۳، ح۱؛ تاویل الآیات: ۱/۸۳، ح۶۹؛ امالی مفید: ۳۸۵، ح۳؛ بحار الانوار: ۸/۱۰، ح۳ و ۱۳۱/۶۵۲، ح ۱۹۳ و ۳۰/۳، ح ۳؛ کشف الغمہ: ۱/۱۳۱؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۵۳، ح۳؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم): ۵۰، ح۱ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز، لاہور)

اَلْمَسْجِدِ. فَلَمَّا اِسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ تَشَهَّدَ وَ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: [أَيُّهَا النَّاسُ] إِنَّ اللهَ اِخْتَارَنَا لِنُبُوَّتِهِ وَ اِصْطَفَانَا عَلَى خَلْقِهِ وَ بَرِيَّتِهِ، وَ أَنْزَلَ عَلَيْنَا كِتَابَهُ وَ وَحْيَهُ، وَ اَيْمُ اللهِ لَا يَنْتَقِصُنَا أَحَدٌ مِنْ حَقِّنَا شَيْئاً إِلَّا اِنْتَقَصَهُ اللهُ فِي عَاجِلِ دُنْيَاهُ وَ آجِلِ آخِرَتِهِ. وَ لَا تَكُونُ عَلَيْنَا دَوْلَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَنَا الْعَاقِبَةُ. وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ. ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ وَ بَلَغَ أَبَاهُ كَلَامُهُ. فَلَمَّا اِنْصَرَفَ إِلَى أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَيْهِ فَمَا مَلَكَ عَبْرَتَهُ أَنْ سَالَتْ عَلَى خَدَّيْهِ. ثُمَّ دَعَاهُ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ اللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.

اسی ہی کتاب میں اپنی سند سے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے ایک سے زیادہ اہل بصرہ کے اساتذہ علم حدیث سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ: جب مولا علی علیہ السلام جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو اسی دوران مولاؑ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور جمعۃ المبارک کا دن آ گیا، تو آپؑ نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: میرے بیٹے جاؤ اور لوگوں کو جمع کرو۔

امام حسن علیہ السلام مسجد میں تشریف لے کر آئے، جب زیب منبر ہوئے تو اللہ سبحانہ کی ثناء فرمائی اور اس کی وحدانیت کی گواہی دی نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ بھیجی اور فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالی نے ہمارے گھرانے کو نبوت کے لیے چنا اور اپنی مخلوق میں سے ہم کو مصطفیٰ بنایا، ہمارے اوپر اپنی کتاب اور وحی نازل فرمائی، اللہ کی قسم کوئی شخص بھی ہمارے حق کو کم نہیں کرسکتا سوائے اس کے بہت جلد دنیا میں اور دیر سے آخرت میں اللہ سبحانہ اس کا حصہ کم کردے گا، ہمارے اوپر کوئی حکومت قائم نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ ہماری عاقبت کے لیے ذخیرہ ہے۔

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ (ص: ۸۸) یعنی: "اور کچھ دنوں کے بعد تم سب کو اس کی حقیقت معلوم ہوجائے گی"۔

پھر لوگ جمع ہوئے اور مولا علی علیہ السلام کو جب امام حسن علیہ السلام کے کلام کے بارے میں علم

ہوا، اور آپؑ اپنے والد علیہ السلام کے پاس آئے تو مولا علی علیہ السلام کے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے چہرے پر، پھر امام حسن علیہ السلام کو بلایا اور پیشانی پر بوسہ دیا، پھر فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں: ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (آل عمران: 34)[1]

[۱۶۲] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ نَزَلَ عَلَيَّ وَ قَالَ: إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَمَرَكَ أَنْ تَقُومَ بِتَفْضِيلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خَطِيباً عَلَى أَصْحَابِكَ لِيُبَلِّغُوا مَنْ بَعْدَهُمْ ذٰلِكَ عَنْكَ، وَ أَمَرَ جَمِيعَ الْمَلَائِكَةِ أَنْ يَسْمَعُوا مَا تَذْكُرُهُ، وَ [اللهُ] يُوحِي إِلَيْكَ [يَا مُحَمَّدُ] أَنَّ مَنْ خَالَفَكَ فِي أَمْرِهِ فَلَهُ النَّارُ وَ أَنَّ مَنْ أَطَاعَكَ فَلَهُ الْجَنَّةُ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُنَادِياً يُنَادِي بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً. فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَ خَرَجَ حَتَّى عَلَا الْمِنْبَرَ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَا الْبَشِيرُ وَ أَنَا النَّذِيرُ وَ أَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، إِنِّي مُبَلِّغُكُمْ عَنِ اللهِ تَعَالَى فِي أَمْرِ رَجُلٍ لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي، وَ دَمُهُ مِنْ دَمِي، وَ هُوَ عَيْبَةُ عِلْمِي. وَ هُوَ الَّذِي اِنْتَجَبَهُ اللهُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ اِصْطَفَاهُ وَ هَدَاهُ [وَ تَوَلَّاهُ]، وَ خَلَقَنِي وَ إِيَّاهُ مِنْ طِينَةٍ وَاحِدَةٍ فَفَضَّلَنِي بِالرِّسَالَةِ وَ فَضَّلَهُ بِالتَّبْلِيغِ عَنِّي، وَ جَعَلَنِي مَدِينَةَ الْعِلْمِ وَ جَعَلَهُ الْبَابَ، وَ جَعَلَهُ خَازِنَ الْعِلْمِ وَ الْمُقْتَبَسَ مِنْهُ الْأَحْكَامَ، وَ خَصَّهُ اللهُ تَعَالَى بِالْوَصِيَّةِ، وَ أَبَانَ أَمْرَهُ، وَ خَوَّفَ مِنْ عَدَاوَتِهِ، وَ أَزْلَفَ مَنْ وَالَاهُ، وَ أَعَزَّ شِيعَتَهُ، وَ أَمَرَ النَّاسَ جَمِيعاً بِطَاعَتِهِ، وَ أَنَّهُ تَعَالَى

[1] امالی طوسی: ۱۰۳، ح ۱۳؛ بحار الانوار: ۳۲ / ۲۲۸، ح ۱۷۹؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۲۰۲، ح ۲۲

يَقُولُ: مَنْ عَادَاهُ عَادَانِي وَ مَنْ وَالاَهُ وَالاَنِي، وَ مَنْ نَاصَبَهُ نَاصَبَنِي، وَ مَنْ خَالَفَهُ خَالَفَنِي، وَ مَنْ عَصَاهُ عَصَانِي، وَ مَنْ آذَاهُ آذَانِي، وَ مَنْ كَادَهُ كَادَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَحَبَّهُ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَرَادَهُ أَرَادَنِي، وَ مَنْ نَصَرَهُ نَصَرَنِي. [يَا] أَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ وَ أَطِيعُوا فَإِنِّي أُحَذِّرُكُمْ عَذَابَ اللهِ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَراً وَ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُ أَمَداً بَعِيداً وَ يُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ ... وَإِلَى اللهِ الْمَصِيرُ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، وَ الْمُجَاهِدُ لِلْكَافِرِينَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ وَ هُمْ عِبَادُكَ وَ أَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى صَلاَحِهِمْ، فَأَصْلِحْهُمْ [بِرَحْمَتِكَ] يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَ لَكُمْ. ثُمَّ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَ يَقُولُ [لَكَ]: جَزَاكَ اللهُ عَنْ تَبْلِيغِكَ خَيْراً، قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالاَتِ رَبِّكَ وَ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَ أَرْضَيْتَ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَرْغَمْتَ الْكَافِرِينَ. يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ مُبْتَلًى وَ مُبْتَلًى بِهِ. يَا مُحَمَّدُ! قُلْ فِي كُلِّ أَوْقَاتِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ.

شیخ طوسیؒ نے اپنی مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ پر نازل ہوئے اور فرمایا: یقیناً اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ خطبہ دے کر بیان کریں کہ حضرت علی علیہ السلام آپ کے ساتھیوں میں سب سے افضل ہیں، تاکہ آپؐ کے بعد لوگوں کو آپ کی طرف سے یہ پیغام پہنچاتے رہیں، نیز تمام ملائکہ کو آپؐ کے قول کے سننے کا حکم دیا ہے، نیز اللہ سبحانہ نے آپ

کی طرف وحی فرمائی ہے اے محمدؐ! جس نے بھی اس امر میں آپؐ کی مخالفت کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جس نے اطاعت کی اس کا انعام جنت ہے۔

آپؐ نے منادی کو اعلان کرنے کا حکم دیا نماز جماعت کے لیے۔ لوگ جمع ہو گئے، آپ باہر یہاں تک زیب منبر ہوئے، تو سب سے پہلی جو بات کہی وہ یہ تھی:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھر فرمایا: اے لوگو! میں بشیر بھی ہوں اور نذیر بھی، میں نبی اُمی ﷺ ہوں، میں تم لوگوں کو اللہ سبحانہ کی جانب سے ایک ایسے انسان کے بارے میں حکم سنانے والا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے، جس کا خون میرا خون ہے، وہ میرے علم کا رازدار ہے، وہی ہے جس کو اللہ سبحانہ نے مجتبی و مصطفی بنایا ہے اس امت میں، اس کی راہنمائی کی اور ولایت دی، ان کو اور مجھے ایک ہی مٹی سے پیدا کیا، پس مجھے رسالت سے فضیلت دی اور علیؑ کو میری طرف پیغام پہنچانے کی فضیلت دی، مجھے علم کا شہر اور علیؑ کو اس کا دروازہ قرار دیا، نیز اس کا علم کا خزانہ اور ایسی شخصیت قرار دی کہ ان سے احکام لیے جائیں، نیز اللہ سبحانہ نے (میرا) وصی ہونا اس کے ساتھ خاص قرار دیا ہے اور اس کے امر کو ظاہر فرمایا، نیز اس کے ساتھ دشمنی رکھنے سے ڈرایا ہے، اس کے دوستوں کو اپنے قریب کیا ہے، اس کے شیعوں کو عزت بخشی، تمام لوگوں کو علیؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اللہ سبحانہ نے فرماتا ہے: جس نے اس کے ساتھ دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی، جس علیؑ سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی، جس نے علیؑ سے ناصبیت قائم اس نے میرے ساتھ ناصبیت قائم کی۔ جس نے علیؑ کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی، جس نے علیؑ کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی، جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، جس نے اس کے ساتھ چال چلی اس نے میرے ساتھ چال چلی، جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے علیؑ کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! سنو جس چیز کا میں تم لوگوں کو حکم دے رہا ہوں اور اطاعت کرو؛ کیوں میں تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا رہا ہوں۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (آل عمران:30)

یعنی: "اس دن کو یاد کرو جب ہر نفس اپنے نیک اعمال کو بھی حاضر پائے گا اور اعمال بد کو بھی جن کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش ہمارے اور ان برے اعمال کے درمیان طویل فاصلہ ہوجاتا اور خدا تمہیں اپنی ہستی سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر مہربان بھی ہے"۔

وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (فاطر:18)

یعنی: "اور سب کی بازگشت خدا ہی کی طرف ہے"۔

بعدازاں مولا علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

"اے لوگو! یہ مومنین کا مولا ہے، اور اللہ سبحانہ کی پوری مخلوق پر اللہ کی حجت ہے، کافروں سے جہاد کرنے والے ہیں، اے میرے اللہ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے، یہ تمہارے بندے ہیں، اور تم ان کی اصلاح کرنے پر قادر ہو، پس ان کی اصلاح کروا۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، میں اللہ سبحانہ سے اپنے اور تم سب کے لیے استغفار کرتا ہوں"۔

پھر آپؐ منبر سے نیچے اتر کر آئے، حضرت جبرئیل علیہ السلام آگئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرمایا: تمہارا رب تمہاری تبلیغ کرنے پر بہترین جزا عطا فرمائے گا، یقیناً تم نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور اپنے امت کو نصیحت کی، مومنین کو راضی اور کافروں کی ناک رگڑ لی۔

اے محمدؐ! تمہارے چچا کے بیٹے کا امتحان ہوگا اور (دوسرے لوگوں کا) کا امتحان اس کے ذریعے سے ہوگا۔

اے محمدؐ! ہر گھڑی کہتے رہا کرو: الحمد للہ رب العالمین۔ نیز: وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ (الشعراء:227) یعنی: "عنقریب ظالمین کو معلوم ہوجائے گا

کہ وہ کس جگہ پلٹا دیے جائیں گے"۔ [1]

[۱۶۳] وَ رَوَى فِيهِ مَرْفُوعاً إِلَى يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِيثَمٍ اَلتَّمَّارِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ مِيثَمٍ يَقُولُ فِيهِ: أَمْسَيْنَا لَيْلَةً عِنْدَ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ [عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ] عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَنَا: لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ اِمْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ إِلاَّ أَصْبَحَ يَجِدُ مَوَدَّتَنَا عَلَى قَلْبِهِ، وَ مَا أَصْبَحَ عَبْدٌ مِمَّنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ إِلاَّ يَجِدُ بُغْضَنَا عَلَى قَلْبِهِ. فَأَصْبَحْنَا نَفْرَحُ بِحُبِّ اَلْمُحِبِّ لَنَا، وَ نَعْرِفُ بُغْضَ اَلْمُبْغِضِ لَنَا، وَ أَصْبَحَ مُحِبُّنَا مُغْتَبِطاً بِحُبِّنَا بِرَحْمَةٍ [مِنَ] اللهِ يَنْتَظِرُهَا كُلَّ يَوْمٍ، وَ أَصْبَحَ مُبْغِضُنَا يُؤَسِّسُ بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَكَأَنَّ ذَلِكَ اَلشَّفَا قَدِ اِنْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. وَ كَأَنَّ أَبْوَابَ اَلرَّحْمَةِ قَدِ اِنْفَتَحَتْ لِأَهْلِ اَلرَّحْمَةِ. فَهَنِيئاً لِأَصْحَابِ اَلرَّحْمَةِ بِرَحْمَتِهِمْ، وَ تَعْساً لِأَهْلِ اَلنَّارِ بِمَثْوَاهُمْ. إِنَّ عَبْداً لَنْ يُقَصِّرَ فِي حُبِّنَا لِخَيْرٍ جَعَلَهُ اللهُ فِي قَلْبِهِ، وَ لَنْ يُحِبَّنَا مَنْ يُحِبُّ مُبْغِضَنَا فَإِنَّ ذَلِكَ لاَ يَجْتَمِعُ فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ وَ مَا جَعَلَ اَللهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ يُحِبُّ بِهَذَا قَوْماً وَ يُحِبُّ بِالْآخَرِ عَدُوَّهُمْ. وَ اَلَّذِي يُحِبُّنَا فَهُوَ يُخْلِصُ حُبَّنَا كَمَا يُخْلَصُ اَلذَّهَبُ لاَ غِشَّ فِيهِ. نَحْنُ اَلنُّجَبَاءُ، وَ فَرَطُنَا فَرَطُ اَلْأَنْبِيَاءِ، وَ أَنَا وَصِيُّ اَلْأَوْصِيَاءِ، وَ أَنَا حِزْبُ اللهِ وَ رَسُولِهِ، وَ اَلْفِئَةُ اَلْبَاغِيَةُ حِزْبُ اَلشَّيْطَانِ؛ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْلَمَ حَالَهُ فِي حُبِّنَا فَلْيَمْتَحِنْ قَلْبَهُ، فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ شَيْئاً مِنْ بُغْضِنَا فَلْيَعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَدُوُّهُ وَ جِبْرِيلَ وَ مِيكَالَ وَ اللهُ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ.

[1] امالی طوسی: ۱۱۸، مجلس ۴، ح ۳۹؛ امالی مفید: ۷۷، مجلس ۹، ح ۴؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۱۷۵، ح ۱۳۸؛ الفضائل شاذان بن جبرئیل: ۷؛ بحار الانوار: ۳۸/ ۱۱۲، ح ۵۱؛ کشف الغمہ: ۲/ ۹؛ کشف الیقین: ۲۶۰

شیخ طوسیؒ نے الامالی میں مرفوعاً یعقوب بن شعیب [1] سے اور انھوں نے صالح بن میثم التمار [2] سے روایت کی ہے، وہ کہتا ہے: میں میثمؒ کی کتاب میں پایا وہ کہتا ہے: ایک رات ہم امیر المومنینؑ کے پاس گزاری، آپؑ نے فرمایا: کوئی عبد نہیں ہے اللہ سبحانہ نے جس کے دل کا امتحان نہ لیا ہو ایمان کے لیے، مگر یہ کہ صبح ہوتے ہی ہماری مودت کو اپنی دل میں محسوس کرے گا، وہ عبد جس پر اللہ تعالیٰ نے ناراض ہے وہ صبح نہیں کرے گا مگر یہ کہ اپنے دل میں ہمارے بغض کو پائے گا، ہم جب صبح کرتے ہیں تو اپنے دوست کی محبت سے خوش ہوتے ہیں، اور ہم سے بغض رکھنے والے کو پہچان لیتے ہیں، ہمارے محب کی صبح اللہ سبحانہ کی رحمت سے مالا مال ہوگی، جس کا وہ ہر روز انتظار کرے گا، ہمارے دشمن کی صبح ہوتے ہی وہ اپنے لیے جہنم کی بنیاد رکھے گا (چنانچہ ارشاد پروردگار ہے:)

أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (التوبة:109)

یعنی: ”یا وہ جس نے اپنی عمارت ایک وادی کی کھوکھلی بے ثبات گر پر اٹھائی اور وہ اسے لے کر سیدھی جہنم کی آگ میں جا گری؟۔

بس رحمت کے دروازے اہل رحمت کے لیے کھل گئے، اللہ سبحانہ کی رحمت انہیں مبارک ہو، ہلاکت ہو اہل جہنم کے لیے، عبد مومن کے لیے جو اللہ تعالیٰ نے خیر (ہماری محبت) مقرر فرمائی ہے اس میں وہ کوتاہی نہیں کرے گا، اس شخص کی ہم سے ہرگز محبت نہیں ہے جو ہمارے دشمن کو دوست رکھتا ہے، کیوں کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور: مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ (الاحزاب: 4) یعنی: ”اللہ نے کسی شخص کے دھڑ میں دو دل نہیں رکھے ہیں“۔

---

[1] یعقوب بن شعیب بن میثم بن تمار، امام باقر، امام صادق اور امام کاظم علیہم السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۷۳)

[2] یہ کوفی ہیں اور امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ انھوں نے امام باقر علیہ السلام سے کافی روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۲۸۴)

یعنی ایک شخص ایک قوم سے محبت کرتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی دوستی ہو، پس جو شخص ہم سے محبت رکھتا ہے اس کی محبت خالص ہوتی ہے سونے کی طرح جس میں ملاوٹ نہیں ہوتی، ہم نجباء ہیں، ہماری اولاد انبیاءؑ کی اولاد ہے، پس جو شخص چاہتا ہے کہ ہماری محبت کا خود سے امتحان لے، تو دیکھے اگر اس کے دل میں ہمارے لیے کچھ بھی بغض ہے تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس کا دشمن ہے، نیز حضرت جبرئیلؑ، حضرت میکائیلؑ اور اللہ تعالیٰ کافروں کے دشمن ہیں۔ [1]

امام علی علیہ السلام کا علم [رشید الہجریؒ کی روایت]

[۱۶۴] وَ رَوَىٰ فِيهِ مَرْفُوعاً إِلَىٰ أَبِي حَسَّانَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: لَقِيتُ أَمَةَ اللهِ بِنْتَ رُشَيْدٍ الْهَجَرِيِّ فَقُلْتُ لَهَا: حَدِّثِينِي مَا سَمِعْتِ عَنْ أَبِيكِ ؛ قَالَتْ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ لِي حَبِيبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رُشَيْدُ! كَيْفَ تَجِدُكَ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْكَ دَعِيُّ بَنِي أُمَيَّةَ فَقَطَعَ يَدَيْكَ وَ رِجْلَيْكَ [وَ لِسَانَكَ]؟! فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَيَكُونُ آخِرُ ذٰلِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ؛ قَالَ: نَعَمْ -يَا رَاشِدُ- وَأَنْتَ مَعِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ. قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا ذَهَبَتِ الْأَيَّامُ حَتَّىٰ أَرْسَلَ إِلَيْهِ الدَّعِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللهُ فَدَعَاهُ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَبَىٰ أَنْ يَتَبَرَّأَ مِنْهُ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِيَادٍ: فَبِأَيِّ مِيتَةٍ قَالَ لَكَ صَاحِبُكَ تَمُوتُ؛ قَالَ: خَبَّرَنِي خَلِيلِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّكَ تَدْعُونِي إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنْهُ فَلَا أَتَبَرَّأُ فَتُقَدِّمُنِي فَتَقْطَعُ يَدَيَّ وَ رِجْلَيَّ وَ لِسَانِي. فَقَالَ: وَ اللهِ لَأُكَذِّبَنَّ صَاحِبَكَ. قَدِّمُوهُ فَاقْطَعُوا يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَاتْرُكُوا لِسَانَهُ؛ فَقَطَعُوهُمَا. ثُمَّ حُمِلَ إِلَىٰ

---

[1] امالی طوسی: ۱۴۸، مجلس ۵، ح ۵۶؛ بحارالانوار: ۲۷/۸۳، ح ۲۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۲۶۸، ح ۳۵۳؛ دعائم الاسلام: ۱/۶۳؛ شرح الاخبار: ۳/۴۹۹، ح ۱۳۳۰؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۱۳۲/ ح ۹۴؛ کشف الغمۃ: ۱/۳۸۵؛ کتاب الغارات: ۲/۹۱۰

مَنْزِلِنَا. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَاهْ [أَبَتِ]! جُعِلْتُ فِدَاكَ. هَلْ تَجِدُ لِمَا أَصَابَكَ أَلَماً؟ قَالَ: لَا وَاللهِ يَا بُنَيَّةُ إِلَّا كَالزِّحَامِ بَيْنَ النَّاسِ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ جِيرَانُهُ وَمَعَارِفُهُ يَتَوَجَّعُونَ لَهُ. فَقَالَ: إِيتُونِي بِصَحِيفَةٍ وَدَوَاةٍ أَذْكُرْ لَكُمْ مَا يَكُونُ مِمَّا عَلَّمَنِيهِ مَوْلَايَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَأَتَوْهُ بِصَحِيفَةٍ وَدَوَاةٍ. فَجَعَلَ يَذْكُرُ وَيُمْلِي عَلَيْهِمْ أَخْبَارَ الْمَلَاحِمِ [وَ] الْكَائِنَاتِ وَيُسْنِدُهَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ زِيَادٍ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ الْحَجَّامَ حَتَّى قَطَعَ لِسَانَهُ. فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ [تِلْكَ] رَحِمَهُ اللهُ. وَكَانَ يُسَمِّيهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَاشِدَ الْمُبْتَلَى. وَكَانَ قَدْ أَلْقَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَيْهِ عِلْمَ الْبَلَايَا وَالْمَنَايَا. فَكَانَ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَهُ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ تَمُوتُ مَوْتَةَ كَذَا. وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ تُقْتَلُ أَنْتَ قِتْلَةَ كَذَا فَيَكُونُ [الْأَمْرُ] كَمَا قَالَ.

[۱۶۴] شیخ طوسیؒ نے الامالی میں مرفوعاً ابو حسان العجلی ① سے روایت لی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے اَمَۃ اللہ بنت رُشَید الہَجَری ؒ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اپنے والدؒ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیں؟

تو بتایا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میرے حبیب امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے رُشَید! تم اپنے آپ کو کیسا پاؤ گے جب بنی امیہ کا قاصد تمہیں لینے آئے گا اور تمہارے ہاتھ پیر [اور زبان] کاٹ دیے جائیں گے؟

میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! کیا اس کا انجام جنت ہوگا؟

فرمایا: جی ہاں، اے راشد! تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھ ہو۔

امۃ اللہ بنت رشیدؒ فرماتی ہیں: کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ان کو عبید اللہ بن زیاد [لعنۃ اللہ

① ان کا نام موسیٰ بن عبیدہ الکوفی ہے۔ یہ امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں (دیکھیے: رجال البرقی: ۱۴؛ رجال الشیخ: ۳۰۷، رقم ۴۳۲)

علیہ] کی طرف سے پیغام میں بلایا، پس اس کو کہا گیا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے برأت کرے اور اس نے انکار کر دیا۔

ابن زیاد (ملعون) نے کہا: تمہارے صاحب (امیر المومنینؑ) نے تمہیں کس طرح کی موت کے بارے میں آگاہ کیا تھا؟

فرمایا: میرے خلیلؑ نے مجھے آگاہ کیا تھا کہ تم مجھ سے میرے مولا علیہ السلام کے بارے میں برأت کرنے کا کہو گے اور میں انکار کر دوں گا پھر تم میرے ہاتھ، پاؤں اور زبان کاٹ ڈالو گے۔

ابن زیاد نے کہا: اللہ کی قسم میں تمہارے صاحبؑ کو جھٹلاؤں گا، انھوں نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور زبان چھوڑ دی؛ پھر ان کو ہمارے گھر لے کر آئے۔

میں نے ان سے کہا: میں آپؒ پر قربان جاؤں، جو آپؒ کے ساتھ کیا ہے اس سے آپؒ کو درد ہو رہا ہے؟

فرمایا: نہیں (درد نہیں)۔ اللہ کی قسم! میری پیاری بیٹی مگر یہ جو لوگوں کا رش ہے۔ پھر لوگ تعزیت اور تسلی کے لیے جوق در جوق آئے ہوئے، آپؒ نے فرمایا: میرے کوئی رجسٹر اور قلم لاؤ (میں لکھو) جو کچھ ہونے والا ہے، جو مجھے امیر المومنین علیہ السلام نے آگاہ فرمایا تھا۔

ان کے لیے رجسٹر اور قلم لے کر آئے وہ بتاتے جاتے اور وہ لکھا جاتا جس میں کائنات کے بارے میں خبریں تھیں اور ان معلومات کی نسبت امیر المومنینؑ کی طرف دیتے جاتے۔

یہ بات ابن زیاد (ملعون) تک پہنچی، اس نے حجام کو بھیجا اور اس نے آکر ان کی زبان کاٹ ڈالی، پھر اسی ہی رات ان کے وفات ہوگئی۔ امیر المومنین (رُشَید) کو "راشد مبتلی" کے نام بلاتے تھے، امیر المومنین علیہ السلام نے ان کو علم البلایا والمنایا تعلیم دیا تھا، پس کسی سے ملاقات فرماتے تو اس شخص کو بتا دیتے تھے کہ اے فلاں تمہاری موت اس طرح ہوگی، اے فلاں ابن فلاں تم کسی کو اس طرح قتل کرو گے، اور ویسے ہی ہوتا تھا جس طرح وہ بتاتے تھے۔ ①

[۱۶۵] وَرَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

① امالی طوسی: ۱۶۵، مجلس ۶، ح ۲۸؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۱۵۱، ۱۰۹؛ مدینۃ المعاجز: ۲/ ۱۶۲؛ ح ۴۰۷؛ بحار الانوار: ۴۲/ ۱۳۱، ح ۱۱؛ الاختصاص: ۷۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۲/ ۲۷۳، ح ۱۰؛ رجال الکشی: ۷۵، ح ۱۳۱

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أُعْطِيتُ أَشْيَاءَ لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ قَبْلِي سِوَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ فُتِحَ إِلَيَّ السَّبِيلُ، وَ عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ، وَلَقَدْ نَظَرْتُ فِي الْمَلَكُوتِ بِإِذْنِ رَبِّي، فَمَا غَابَ عَنِّي مَا كَانَ قَبْلِي وَلَا مَا يَكُونُ بَعْدِي، وَإِنَّ بِوَلَايَتِي أَكْمَلَ اللهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ دِينَهُمْ وَ أَتَمَّ عَلَيْهِمُ النِّعَمَ وَ رَضِيَ لَهُمُ الْإِسْلَامَ، إِذْ يَقُولُ -تَبَارَكَ اسْمُهُ- يَوْمَ الْوَلَايَةِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْهُمْ أَنِّي أَكْمَلْتُ لَهُمُ الْيَوْمَ دِينَهُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَهُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً، كُلُّ ذَلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، فَلَهُ الْحَمْدُ.

شیخ طوسیؒ نے اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے وہ اشیاء عطا کردی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور کو نہیں عطا کی گئیں، میرے لیے راستہ کھول دیا گیا، اور مجھے علم المنا والبلایا، الانساب اور فصل الخطاب کی تعلیم دی گئی ہے، میں نے ملکوت کو اپنے رب کی اذن سے دیکھا ہے، جو کچھ مجھ سے پہلے گزرا اور جو کچھ میرے بعد ہوگا اب مجھ سے کچھ بھی غائب نہیں ہے، یقیناً اللہ سبحانہ نے میری ولایت سے اس امت کے دین اور مکمل کیا اور ان پر اپنی نعمت تمام فرمائی اور ان کے اسلام سے راضی ہوا؛ کیوں کہ اللہ سبحانہ نے ولایت کے روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

"اے محمدؐ! اپنی امت کو خبر دو کہ میں نے آج اپنا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تمام کردی، اور اسلام کے بطور دین راضی ہوا، یہ سب اللہ سبحانہ کا میرے اوپر احسان ہے اور اس پر اس کی حمد ہے"۔

[١٦٦] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي [عَبْدِ اللهِ] جَعْفَرٍ [بْنِ مُحَمَّدٍ] عَلَيْهِ السَّلَامُ فَابْتَدَأَنَا وَ قَالَ: يَا سُلَيْمَانُ! مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ

الْمُؤْمِنِينَ [عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ] عَلَيْهِ السَّلَامُ يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا لَمْ يَجِئْ يُنْتَهَى عَنْهُ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ. يَا سُلَيْمَانُ! الْعَائِبُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَالْعَائِبِ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَعَلَى رَسُولِهِ، وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ تَعَالَى. يَا سُلَيْمَانُ! كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ، وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ غَيْرَهُ هَلَكَ، وَ بِذَلِكَ جَرَتْ لِلْأَئِمَّةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ، وَ [هُمُ] الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَى. يَا سُلَيْمَانُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ: أَنَا قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ، وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ، وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ، وَ لَقَدْ أَقَرَّ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقَرُّوا لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ حَمَلْتُ مِثْلَ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى فَيُكْسَى، وَيُسْتَنْطَقُ فَيَنْطِقُ، وَ أُدْعَى فَأُكْسَى، وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ، وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ قَبْلِي، عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا [وَالْقَضَايَا] وَفَصْلَ الْخِطَابِ.

شیخ طوسیؒ نے مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے سعید الاعرج[1] سے روایت کی ہے، وہ

---

[1] سعید بن عبدالرحمٰن (یا کہا گیا ہے بن عبداللہ) السمان ابوعبداللہ التیمی (التمیمی) کوفی، امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ ان کی ایک اصل (کتاب) بھی ہے اور یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ٢٥١)

کہتا ہے: میں اور سلیمان بن خالد (1) امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، امام علیہ السلام نے فرمایا:

اے سلیمان! جو کچھ امیر المومنینؑ کے بارے میں آئے اس کو لے لیا جائے اور جو (خبر) نہ آئے اس کے بارے میں رک جایا جائے، امیر المومنین علیہ السلام کا فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل کی طرح ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فضل اللہ سبحانہ کے تمام مخلوق پر ہے۔

اے سلیمان! امیر المومنین علیہ السلام کی ذات میں عیب جوئی کرنے والا اللہ سبحانہ کی ذات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عیب جوئی کرنے والا ہے، امیر المومنینؑ کو ردّ کرنے والا خواہ کوئی بڑا مسئلہ ہو یا چھوٹا اللہ سبحانہ سے شرک کرنے کے برابر ہے۔

اے سلیمان! امیر المومنینؑ اللہ سبحانہ کا دروازہ تھے جس کے بغیر اللہ سبحانہ کے پاس جانا ممکن، امیر المومنین علیہ السلام کا راستہ ایسا ہے جو کوئی بھی اس پر نہیں چلا وہ ہلاک ہوا، اسی ہی راستے پر ایک کے بعد ایک امام علیہ السلام چل رہا ہے، جن کو اللہ سبحانہ نے زمین کے ارکان قرار دیا ہے، اور وہ حجت بالغہ ہیں ہر اس پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں۔

اے سلیمان! کیا تم نہیں جانتے امیر المومنینؑ فرمایا کرتے تھے:

"میں جنت وجہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں، اور میں فاروق اکبر ہوں، اور میں صاحبِ عصا اور میں ہی نشانی لگانے والا ہوں، میرا اقرار تمام ملائکہ و روح نے اس طرح کیا ہے جس طرح انھوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ہے، مجھے بھی وہی ذمہ داری دی گئی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی، یہ ذمہ داری اللہ سبحانہ کی طرف سے ہے، یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا گیا اور ان کو (جامہ وحی) پہنائی گئی، ان بات کرنے کی خواہش کی گئی اور آپؐ نے نطق فرمایا، پس مجھے (بھی) بلایا گیا اور (جامہ الہام) پہنایا گیا اور بات کرنے کی خواہش کی گئی تو میں نے گفتگو کی، مجھے وہ خصائص عطا

(1) سلیمان بن خالد بن دہقان بن نافلہ بن ابوالربیع الہلالی البجلی الاقطع الکوفی۔ امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۲۶۴)

کی گئی ہیں کہ جو پہلے کسی اور کو عطا نہیں ہوئی ہیں، مجھے (علم المنایا و البلایا) آسمانی روداد، زمینی حادثات و واقعات اور علم تضاوت عطا کی گئی ہے"۔ (1)

[۱۶۷] وَ رَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْجُلُودِيُّ فِي كِتَابِ الْخُطَبِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: وَ خَطَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي فَأَنَا نَمَطُ الْحِجَازِ. وَأَنَا عَيْبَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. سَلُونِي فَأَنَا فَقَأْتُ عَيْنَ الْفِتْنَةِ ظَاهِرِهَا وَ بَاطِنِهَا. سَلُونِي فَأَنَا مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْوَصَايَا وَ فَصْلِ الْخِطَابِ. سَلُونِي فَأَنَا يَعْسُوبُ الدِّينِ حَقّاً. مَا مِنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِائَةً أَوْ تُضِلُّ مِائَةً إِلَّا وَ قَدْ نُبِّئْتُ [أُتِيتُ] بِقَائِدِهَا وَ سَائِقِهَا. سَلُونِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ثُنِيَتْ لِيَ الْوِسَادَةُ فَأَجْلِسَ عَلَيْهَا لَقَضَيْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ وَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ وَ أَهْلِ الزَّبُورِ بِزَبُورِهِمْ وَ أَهْلِ الْفُرْقَانِ بِفُرْقَانِهِمْ. قَالَ: فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ يَخْطُبُ [النَّاسَ] فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَخْبِرْنِي عَنْ نَفْسِكَ؟! فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيْلَكَ أَ تُرِيدُ أَنْ أُزَكِّيَ نَفْسِي وَ قَدْ نَهَى اللهُ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ؟! إِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُهُ أَعْطَانِي وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي. فَبَيْنَ الْجَوَانِحِ مِنِّي عِلْمٌ جَمٌّ وَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نُقَاسُ بِأَحَدٍ.

(1) امالی طوسی: ۲۰۵، ح ۲؛ بحار الانوار: ۲۵/ ۳۵۲، ح ۱؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۷۹، ح ۸؛ خاتمۃ المستدرک: ۵/ ۲۴۲، رقم ۱۱؛ الکافی: ۱/ ۱۹۷، ح ۲

عبدالعزیز بن یحییٰ الجلودی ① نے "کتاب الخطب" (امیر المومنینؑ کے خطبات کے بارے میں ہے یہ کتاب) میں امیر المومنینؑ کا خطبہ نقل کیا ہے میں آپؑ نے فرمایا:

"یعنی: سوال کرو مجھ سے قبل اس کے کہ مجھے کھو بیٹھو، میں نمط حجاز ② (بہترین گروہ ہوں)، میں رسول اللہ ﷺ کا رازدار ہوں (یعنی رسولؐ اللہ کے علم کے بارے میں مجھ سے سوال کرو)، سوال کرو مجھ سے میں نے فتنے کی ظاہری و باطنی آنکھ پھوڑ دی، سوال کرو اس شخص سے جس کے پاس علم المنایا و البلایا و الوصایا اور فصل الخطاب رکھتا ہے، مجھ سے سوال کرو کیوں کہ حقیقی یعسوب الدین میں ہوں، کسی گروہ میں سے سو لوگ ہدایت پائیں یا گمراہ ہوں مگر یہ کہ میں ان کے قائد و راہنما کے بارے میں خبر دوں گا، مجھ سے سوال کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میرے لیے مسند علم بچھایا جائے میں اس پر بیٹھ کر اہل تورات کے فیصلے تورات سے، اہل انجیل کے فیصلے انجیل سے، اہل زبور کے فیصلے زبور اور اہل فرقان (قرآن مجید) کے فیصلے قرآن سے کروں گا"۔

ابن الکوا کھڑا ہوا، امیر المومنینؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے امیر المومنینؑ! اپنے بارے میں تعارف کروائیں؟!

آپؑ نے فرمایا: وائے ہو تم پر تم چاہتے ہو کہ میں اپنی تعریف کروں؟ حالانکہ اللہ سبحانہ

---

① عبدالعزیز بن یحییٰ بن احمد بن عیسیٰ الجلودی الازدی البصری جن کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ امام جوادؑ کے اصحاب میں سے ہیں۔ ان کی کثیر کتب ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۱۹)

② تفسیر العیاشی ۱/ ۶۲ حدیث ۱۱۱: میں ابی بصیر سے روایت ہے، وہ کہتا ہے کہ: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: نحن نمط الحجاز. فقلت: وما نمط الحجاز، قال: أوسط الانماط. إن الله يقول: (و كذلك جعلناكم أمة وسطا) قال: ثم قال: إلينا يرجع الغالي وبنا يلحق المقصر یعنی: "ہم نمط الحجاز ہیں، میں نے کہا: نمط الحجاز کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اوسط الانماط، اللہ سبحانہ نے فرمایا: ہم نے تم لوگوں کو درمیانی امت قرار دیا ہے، راوی کہتا ہے: پھر فرمایا: غالی ہماری طرف پلٹ کر آئے اور مقصر ہم سے مل جائے"۔

اس چیز منع فرمایا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب میں سوال کرتا آپؐ مجھے (علم) عطا فرماتے، جب میں خاموش ہوتا تو آپؐ خود ابتداء کرتے، میرا سینہ علم کا خزانہ ہے، ہم اہل بیتؑ سے کسی کا مقائسہ نہیں کیا جاسکتا۔ ①

[۱۶۸] وَ رَوَى فِيهِ قَالَ: وَ خَطَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: سَلُونِي فَإِنِّي لَا أُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ دُونَ الْعَرْشِ إِلَّا أَجَبْتُ فِيهِ. كَلِمَةٌ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا جَاهِلٌ مُدَّعٍ أَوْ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ جَانِبِ مَجْلِسِهِ فِي عُنُقِهِ كِتَابٌ كَأَنَّهُ مُصْحَفٌ، وَ هُوَ رَجُلٌ آدَمُ ضَرْبٌ طِوَالٌ جَعْدُ الشَّعْرِ كَأَنَّهُ مِنْ مُهَوَّدَةِ الْعَرَبِ، وَ قَالَ رَافِعاً صَوْتَهُ [لِعَلِيٍّ]: أَيُّهَا الْمُدَّعِي مَا لَا يَعْلَمُ، وَ الْمُقَلِّدُ مَا لَا يَفْهَمُ، أَنَا سَائِلٌ فَأَجِبْ. فَوَثَبَ [بِهِ] أَصْحَابُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ شِيعَتُهُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَ هَمُّوا بِهِ، فَنَهَاهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالَ لَهُمْ: دَعُوهُ وَ لَا تَعْجَلُوهُ، فَإِنَّ الطَّيْشَ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَجُ اللهِ، وَ لَا تَظْهَرُ بِهِ بَرَاهِينُ اللهِ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الرَّجُلِ وَ قَالَ [لَهُ]: سَلْ بِكُلِّ لِسَانِكَ وَ مَا فِي جَوَانِحِكَ فَإِنِّي مُجِيبُكَ. إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا تَعْتَلِجُ عَلَيْهِ الشُّكُوكُ وَ لَا يُهَيِّجُهُ وَسَنٌ. فَقَالَ الرَّجُلُ: كَمْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْمَشْرِقِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَسَافَةُ الْهَوَاءِ. قَالَ: وَ مَا مَسَافَةُ الْهَوَاءِ؟ فَقَالَ [عَلِيٌّ]: دَوَرَانُ الْفَلَكِ. قَالَ [الرَّجُلُ]: وَ مَا قَدْرُ دَوَرَانِ الْفَلَكِ؟ فَقَالَ: مَسِيرَةُ يَوْمٍ لِلشَّمْسِ. قَالَ [الرَّجُلُ]: صَدَقْتَ. [قَالَ]: فَمَتَى الْقِيَامَةُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عِنْدَ حُضُورِ الْمَنِيَّةِ وَ بُلُوغِ الْأَجَلِ. قَالَ [الرَّجُلُ]: صَدَقْتَ. فَكَمْ عُمُرُ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ [عَلِيٌّ]: يُقَالُ سَبْعَةُ آلَافٍ ثُمَّ لَا تَحْدِيدَ. قَالَ [الرَّجُلُ]:

---

① الغارات: ۲۶/ ۱۵۳، ح ۳۰؛ کتاب سلیم بن قیس ہلالی: ۲/ ۷۱۷، ح ۱۷؛ کتاب الغارات: ۱/ ۳

صَدَقْتَ. فَأَيْنَ بَكَّةُ مِنْ مَكَّةَ، قَالَ [عَلِيٌّ] عَلَيْهِ السَّلَامُ: بَكَّةُ مَوْضِعُ الْبَيْتِ وَ مَكَّةُ [مِنْ] أَكْنَافِ الْحَرَمِ. قَالَ: فَلِمَ سُمِّيَتْ مَكَّةُ مَكَّةَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى مَكَّ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهَا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَلِمَ سُمِّيَتْ تِلْكَ بَكَّةَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّهَا بَكَّتْ رِقَابَ الْجَبَّارِينَ وَ عُيُونَ الْمُذْنِبِينَ. قَالَ: صَدَقْتَ. وَأَيْنَ كَانَ اللهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ عَرْشَهُ، فَقَالَ [عَلِيٌّ]: سُبْحَانَ مَنْ لَا يُدْرِكُ كُنْهَ صِفَتِهِ حَمَلَةُ عَرْشِهِ عَلَى قُرْبِ زُمَرِهِمْ مِنْ كُرْسِيِّ كَرَامَتِهِ، وَ لَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ مِنْ أَنْوَارِ سُبُحَاتِ جَلَالِهِ. وَيْحَكَ لَا يُقَالُ لَهُ أَيْنَ وَلَا ثَمَّ وَلَا فِيمَ وَ لَا لِمَ وَ لَا أَنَّى وَ لَا حَيْثُ وَ لَا كَيْفَ. قَالَ [الرَّجُلُ]: صَدَقْتَ. فَكَمْ مِقْدَارُ مَا لَبِثَ اللهُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ وَ السَّمَاءَ، فَقَالَ لَهُ: أَتُحْسِنُ أَنْ تَحْسُبَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَعَلَّكَ لَا تُحْسِنُ. قَالَ: لَا بَلْ إِنِّي لَأُحْسِنُ الْحِسَابَ. فَقَالَ [عَلِيٌّ] عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ رَأَيْتَ لَوْ [كَانَ] صُبَّ خَرْدَلٌ فِي الْأَرْضِ حَتَّى سَدَّ الْهَوَاءَ [وَ] مَا بَيْنَ الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ. ثُمَّ أُذِنَ لِمِثْلِكَ أَنْ تَنْقُلَهُ عَلَى ضَعْفِكَ حَبَّةً حَبَّةً مِنْ [مِقْدَارِ] الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. ثُمَّ مُدَّ فِي عُمُرِكَ وَ أُعْطِيتَ الْقُوَّةَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَنْقُلَهُ وَ أَحْصَيْتَهُ لَكَانَ ذَلِكَ أَيْسَرَ مِنْ إِحْصَاءِ عَدَدِ أَعْوَامِ مَا لَبِثَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ وَ السَّمَاءَ. وَ إِنَّمَا وَصَفْتُ لَكَ [بِ] بَعْضِ عُشْرِ عَشِيرِ الْعَشِيرِ مِنْ جُزْءٍ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ. وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنَ التَّقْلِيلِ فِي التَّحْدِيدِ. قَالَ: فَحَرَّكَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ وَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ.

مذکورہ کتاب میں روایت ہے، راوی کہتا ہے: آپؑ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو؛ جو کچھ زیرِ عرش ہے اس کے بارے میں مگر یہ کہ میں اس سوال کا جواب دوں گا، یہ ایسی بات ہے جو میرے بعد کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جاہل مدعی یا جھوٹا افتراء پرداز۔

اسی اثناء میں مجلس سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کے گلے میں ایک مکتوب تھا جیسا کہ وہ کوئی صحیفہ ہو، مسجد کی ایک طرف سے ایک شخص کھڑا ہوا لمبے قد اور گھنگھریالے بالوں والا، اس نے اپنی آواز اونچی کر کے مولا علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے وہ دعویٰ کرنے والے جو جانتا نہیں، اور وہ مقلد جو بات کو سمجھتا نہیں، میں تم سے سوال کرتا ہوں اور تم جواب دو۔

اصحابِ امام علی علیہ السلام اور شیعانِ مولا علیہ السلام اس پر جھپٹ پڑے، مولا علی علیہ السلام نے ان سب کو منع کیا اور فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور جلدی نہ کرو، کیوں کہ غصے سے حجتِ خدا کو قائم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی طاقت سے براہینِ الٰہی ظاہر ہوں گے۔

پھر مولا علیہ السلام اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی پوری قوت سے سوال کرو جو کچھ تمہارے دل میں ہے؛ کیوں کہ میں تم کو جواب دوں گا، اللہ سبحانہ کے بارے میں کوئی شک نہیں اور نہ ہی وہم ہے۔

اس آدمی نے کہا: مغرب و مشرق کے درمیان فاصلہ کتنا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہوا کی مسافت۔

اس نے کہا: ہوا کی مسافت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: گردشِ فلک۔

اس نے کہا: گردشِ فلکؓ کی مقدار کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: سورج کے دن کا سفر۔

اس آدمی نے کہا: سچ کہا، (پھر سوال کیا) کہا: قیامت کب ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: آرزوؤں کی کمی اور موت کے قریب ہونے سے۔

اس آدمی نے کہا: سچ کہا، دنیا کی عمر کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ سات ہزار سال پھر اس کے بعد کوئی حد نہیں ہے۔

اس آدمی نے کہا: سچ کہا، مکہ (مکرمہ) میں بکہ (کی جگہ) کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بکہ خود بیت اللہ کی جگہ ہے اور مکہ حدودِ حرم ہے اور حرم کی پوری سرزمین۔

اس نے پوچھا: مکہ کو مکہ کیوں کہتے ہیں؟

فرمایا: کیوں کہ اللہ سبحانہ نے زمین کو اس کے نیچے سے کھینچا تھا۔

اس نے کہا: سچ کہا، (پھر سوال کیا، بیت اللہ کی جگہ کو) بکہ کیوں کہا گیا؟

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: کیوں تا کہ سرکشوں کی گردوں اور گنہگاروں کی آنکھوں کو وہیں پر خم کیا جائے۔

بولے: سچ کہا، اللہ سبحانہ عرش کو خلق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟

مولا علیہ السلام نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس کی صفت کی گہرائی و حقیقت تک اس کے حاملانِ عرش بھی نہیں پہنچ سکتے باوجود اس کے کہ وہ اسی ذات کی کرسیٔ کرامت کے قریب ہیں، اور نہ ہی وہ ملائکہ جانتے ہیں جو ذات پاکیزہ کے انوار سے تقرب رکھتے ہیں، وائے ہو تم پر، اس کی ذات کے لیے نہیں کہا جاسکتا کہ: وہ کہاں ہے، اور کس جگہ میں ہے، اور نہ ہی اس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ: کیوں؟ کب سے ہے، اور وہ کیسا ہے؟

اس آدمی نے کہا: تم نے سچ کہا، زمین و آسمان کو خلق کرنے سے پہلے اللہ سبحانہ نے اپنے عرش کو کتنی مدت پانی میں ٹھہرایا؟

مولا علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم حساب کرنا اچھے سے جانتے ہو؟

اس نے کہا: جی بالکل۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: شاید کہ ٹھیک سے حساب نہ کرسکو۔

اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں اچھے سے حساب کرنا جانتا ہوں۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: بالفرض رائی کے دانوں کو زمین پر انڈیلا جائے یہاں تک مشرق مغرب کے درمیان افق پر چھا جائیں، بعدازاں تم جیسے کو اجازت دی جائے باوجود تمہاری کمزوری کے کہ تم اس کو ایک ایک دانہ کرکے مشرق سے مغرب لے کر جاؤ، اور پھر تمہاری عمر

میں اضافہ کردیا جائے اور تمہیں اس کام کی طاقت عطا کردی جائے تا کہ تم اس کو منتقل کرسکو اور ان دانوں کو گن سکو تو یہ کام تمہارے لیے آسان ہوگا بہ نسبت ان سالوں کے گننے کے جن میں عرش کو پانی پر رکھا گیا تھا زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے، اور ہاں جو مثال میں نے تمہارے لیے پیش کی ہے اس کی نسبت اس مدت سے دسیوں میں سے ایک دس کا کچھ حصّہ ہے جو کہ ایک لاکھ اجزاء میں سے ایک جز ہے، اور اس قلیل اندازے پر میں اللہ سبحانہ سے استغفار کرتا ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ: اس شخص نے اپنے سر کو حرکت دی اور کہا: أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله یعنی: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں“۔ [1]

[۱۶۹] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيلٍ ٱلْحَائِرِيُّ فِي مَزَارِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي وَهْبٍ ٱلْقَصْرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ ٱلْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! أَتَيْتُكَ وَلَمْ أَزُرْ قَبْرَ أَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: بِئْسَمَا صَنَعْتَ، فَلَوْلَا أَنْتَ مِنْ شِيعَتِنَا مَا نَظَرْتُ إِلَيْكَ. أَلَا تَزُورُ مَنْ يَزُورُهُ اللهُ مَعَ ٱلْمَلَائِكَةِ [وَ يَزُورُهُ ٱلْأَنْبِيَاءُ] وَ يَزُورُهُ ٱلْمُؤْمِنُونَ؟! قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ. قَالَ: فَاعْلَمْ أَنَّ أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنَ ٱلْأَئِمَّةِ كُلِّهِمْ وَلَهُ ثَوَابُ أَعْمَالِهِمْ وَعَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فُضِّلُوا.

محمد بن علیل الحائری نے اپنی کتاب المزار میں اپنی سند سے یونس بن ابی وھب القصری [2] سے روایت کی ہے، راوی کہتا ہے: میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان! میں آپؑ کے پاس آیا ہوں اور میں نے امیرالمومنینؑ کے قبر کی زیارت نہیں کی۔ آپؑ نے فرمایا:

---

[1] بحارالانوار: ۵۷/۲۳۱، ح۱۸۳ و ۳۳۸، ح۲۸ (اور اس میں آخر پر ”علی ولی اللہ“ بھی درج ہے۔

[2] یہ ثقہ ہیں کیونکہ کامل الزیارات کے راوی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اصحاب اجماع سے ہیں۔ (واللہ العالم)

یعنی: "تم نے بہت برا کیا، بالفرض تم ہمارے شیعوں میں سے نہ ہوتے تو میں تمہاری طرف نظر تک نہ کرتا، تم اس شخص کی زیارت نہیں کی جس کی زیارت اللہ سبحانہ اپنے ملائکہ کے ساتھ کرتا ہے نیز انبیاءؑ اور مومنین جس کی زیارت کرتے ہیں؟!

میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔

آپؑ نے فرمایا: تو جان لو کہ امیر المومنینؑ اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں تمام ائمہ علیہم السلام سے افضل و برتر ہیں، ائمہ علیہم السلام کے اعمال کا ثواب امیر المومنینؑ کو جاتا ہے اور باقی ائمہ علیہم السلام کی فضیلت اپنے اعمال کے حساب سے ہے"۔ ①

[۱۷۰] وَ رَوَى الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ فِي كِتَابِ الْقَائِمِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: وَ اللهِ إِنِّي لَدَيَّانُ النَّاسِ يَوْمَ الدِّينِ، وَ قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ. لَا يَدْخُلُهُمَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى أَحَدِ قِسْمَيَّ. وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ. وَ الْقَرْنُ مِنْ حَدِيدٍ، وَ بَابُ الْإِيمَانِ، وَ صَاحِبُ الْمِيسَمِ، وَ صَاحِبُ السِّنِينَ. وَ [أَنَا] صَاحِبُ النَّشْرِ الْأَوَّلِ وَ النَّشْرِ الْآخِرِ. وَ صَاحِبُ الْقَضَاءِ، وَ صَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَ دَوْلَةِ الدُّوَلِ، وَ أَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي. وَ الْمُؤَدِّي عَمَّنْ قَبْلِي. لَا يَتَقَدَّمُنِي إِلَّا أَحْمَدُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. فَإِنَّ جَمِيعَ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّسُلِ وَ الرُّوحَ خَلْفَنَا. وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيُدْعَى فَيَنْطِقُ وَ أُدْعَى فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ. وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ

① کامل الزیارات: ۳۵، ح ۱؛ الکافی: ۴/۵۷۹، ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۰، ح ۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۷۵، ح ۲؛ مزار المفید: ۳۱، ح ۲؛ فرحۃ الغری: ۱۰۲، ح ۵۳؛ بحار الانوار: ۲۵/۳۶۱، ح ۱۹؛ ۱۰۰/۲۵۷، ح ۳

السَّبْعَ الَّتِي لَمْ يُسْبَقْ إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي: بُصِّرْتُ سُبُلَ الْكِتَابِ، وَ فُتِحَتْ لِيَ الْأَسْبَابُ، وَ عُلِّمْتُ الْأَنْسَابَ، وَ مَجْرَى الْحِسَابِ، وَ عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْوَصَايَا وَ فَصْلَ الْخِطَابِ، وَ نَظَرْتُ فِي الْمَلَكُوتِ فَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي شَيْءٌ غَابَ عَنِّي، أَوَ لَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَ لَمْ يَشْرَكْنِي أَحَدٌ فِيمَا أَشْهَدَنِي يَوْمَ شَهَادَةِ الْأَشْهَادِ، وَ أَنَا الشَّاهِدُ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى يَدِي يَتِمُّ مَوْعِدُ اللهِ، وَ تَكْمُلُ كَلِمَتُهُ. وَ بِي يَكْمُلُ الدِّينُ، وَ أَنَا النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَهَا اللهُ عَلَى خَلْقِهِ، وَ أَنَا الْإِسْلَامُ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ. كُلُّ ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ تَعَالَى.

فضل بن شاذانؒ نے اپنی کتاب القائم میں روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے منبر کوفہ پر بیٹھ کر فرمایا:

"اللہ کی قسم قیامت کے روز جزاء دینے والا، جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والا میں علی علیہ السلام ہوں، کوئی جنت وجہنم کی طرف نہیں جائے گا سوائے میری تقسیم کے مطابق، میں ہوں فاروق اکبر، لوہے کی سینگ، ایمان کا دروازہ، صاحب نشان، صاحب سنین، اور میں ہی پہلا اور آخری محرک ہو، میں ہوں صاحب قضاء، صاحب کرات، حکومتوں کا حاکم، اپنے بعد آنے والوں کا امام ہوں، اپنے سے پہلے والوں کا جانشین ہوں، مجھ پر کسی کو برتری نہیں ہے سوائے احمد ﷺ کے، تمام ملائکہؑ و رُسُلؑ ہمارے بعد ہیں، رسول اللہ ﷺ سے سخن طلبی کی گئی تو آپؐ نے نطق فرمایا، مجھ سے سخن طلبی کی گئی تو میں نے آنحضرت ﷺ کی طرح گفتگو کی، مجھے سات چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں:

[۱] میں کتاب الٰہی کے راستوں سے واقف ہوں۔ [۲] میرے لیے اسباب کھولے گئے۔ [۳] میں عالم انساب (نسب وشجرہ) ہوں۔ [۴] علم

الحساب (ریاضی)۔ [۵] میں علم المنایا [۶] علم الوصایا کا عالم ہوں۔ [۷] علم قضاوت۔ میں نے ملکوت میں نظر کی (اس کے بعد) مجھ سے کوئی چیز غایب نہیں ہے، جو کچھ مجھ سے پہلے گزرا اس میں سے (بھی) کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے، قیامت کے روز گواہی دینے والا میں ہوں، اس میں کوئی میرا شریک نہیں ہے، میں سب پر گواہ ہوں گا اور میرے ہاتھ پر اللہ سبحانہ کا وعدہ تمام ہوگا، اور اس کا کلمہ کامل ہوگا، مجھ سے دین کامل ہوا، میں ہوں وہ نعمت جو اللہ سبحانہ نے اپنی مخلوق پر کی ہے، وہ اسلام میں ہوں جس کے لیے اللہ سبحانہ راضی ہوا، یہ سب اللہ سبحانہ کی میرے اوپر مہربانیاں ہیں۔ [1]

[۱۷۱] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ كَامِلٌ التَّمَّارُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ كَامِلٌ التَّمَّارُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! حَدِيثٌ رَوَاهُ فُلَانٌ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اُذْكُرْهُ. [ف] قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَلْفِ بَابٍ فِي يَوْمٍ تُوُفِّيَ فِيهِ. كُلُّ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ فَذٰلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: [لَ] قَدْ كَانَ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! أَ فَظَهَرَ مِنْ ذٰلِكَ لِمَوَالِيكُمْ وَ شِيعَتِكُمْ؟ فَقَالَ: يَا كَامِلُ! بَابٌ أَوْ بَابَانِ. [ف] قُلْتُ [لَهُ]: جُعِلْتُ فِدَاكَ! فَمَا نَرْوِي مِنْ فَضْلِكُمْ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ بَابٍ إِلَّا بَاباً أَوْ بَابَيْنِ؟! [قَالَ:] فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ مَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَرْوُوا مِنْ فَضْلِنَا [مَا تَرْوُونَ مِنْ فَضْلِنَا] إِلَّا أَلِفاً غَيْرَ مَعْطُوفَةٍ.

① بصائر الدرجات: ۳۳۵، ح ۳؛ بحارالانوار: ۲۶/۱۵۳، ح ۴۲ و ۳۱۷، ح ۸۵ و ۳۹/۲۰۰، ح ۱۶ و ۳۵۰، ح ۲۴؛ بالتفضیل الائمۃ: ۳۲۵؛ تفسیر فرات: ۱۷۵، ح ۵

شیخ محمد بن یعقوب (کلینیؒ) نے اپنی سند سے یونس بن رباط [1] سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: میں اور کامل تمار [2] امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، امام علیہ السلام سے کامل تمار نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! فلاں شخص نے ایک حدیث روایت کی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: بیان کرو۔

تو کامل تمار نے کہا: اس راوی نے کہا: جس روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب بیان فرمائے، مولا علی علیہ السلام نے ہر باب سے ہزار باب نکالے تو یہ جا کر 10,00,000 (ایک ملین) باب بنتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔

میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! کیا وہ علوم آپؑ کے دوستوں اور شیعوں کے لیے ظاہر ہوئے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے کاملؒ! ایک یا دو باب ظاہر ہوئے ہیں۔

روای کہتا ہے: میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! ہم جو آپؑ کے فضائل میں سے روایت کرتے ہیں وہ 10,00,000 (ایک ملین) ابواب میں سے صرف ایک یا دو باب ہیں؟!

آپؑ نے فرمایا: تمہارے خیال میں تم لوگوں نے ہمارے فضل میں سے کتنا روایت کیا ہے، تم لوگوں نے ہمارے فضائل میں سے روایت نہیں کیا ہے مگر ایک الف متصل کے۔ [3]

امیر المومنینؑ، آپؑ کی معصوم اولاد علیہم السلام اور شیعہ

[۱۷۲] وَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ فِي كِتَابِ عُيُونِ

① یونس بن رباط بجلی کوفی، امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: رجال النجاشی: ۴۴۸، رقم ۱۲۱۱؛ رجال البرقی: ۳۰، رجال الشیخ: ۳۳۷، رقم ۶۹)

② کامل بن العلاء التمار، امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ان کو مجہول شمار کیا گیا ہے لیکن ان کے حسن عقیدہ اور کمال معرفت کا استفادہ اس حدیث سے ہوتا ہے جسے الصفار نے امام صادق سے روایت کیا ہے۔ (دیکھیے: مستدرکات علم رجال الحدیث: ۶/۲۹۷)

③ الکافی: ۱/۲۹۷، ح ۹؛ ینابیع المعاجز: ۱۳۶

الْأَخْبَارِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا فَجَعَلْتُكَ نَبِيّاً وَ شَقَقْتُ لَكَ مِنِ اسْمِي اسْماً. فَأَنَا الْمَحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ. ثُمَّ اطَّلَعْتُ ثَانِيَةً فَاخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيّاً وَ جَعَلْتُهُ وَصِيَّكَ وَ خَلِيفَتَكَ وَ زَوْجَ ابْنَتِكَ وَ أَبَا ذُرِّيَّتِكَ وَ شَقَقْتُ لَهُ اسْماً مِنِ اسْمِي. فَأَنَا الْعَلِيُّ الْأَعْلَى وَ هُوَ عَلِيٌّ. وَ جَعَلْتُ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ مِنْ نُورِكُمَا. ثُمَّ عَرَضْتُ وَلَايَتَكُمَا عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ الْمُقَرَّبِينَ. يَا مُحَمَّدُ! لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَنِي حَتَّى يَنْقَطِعَ وَيَصِيرَ كَالشَّنِّ الْبَالِي ثُمَّ يَأْتِي جَاحِداً لِوَلَايَتِهِمْ مَا أَسْكَنْتُهُ جَنَّتِي وَ لَا أَظْلَلْتُهُ تَحْتَ عَرْشِي. يَا مُحَمَّدُ! أَ تُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبِّ. فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعْ رَأْسَكَ. فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَنْوَارِ عَلِيٍّ. وَ فَاطِمَةَ. وَ الْحَسَنِ. وَ الْحُسَيْنِ. وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ. وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ. وَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى. وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ. وَ هُوَ قَائِمٌ فِي وَسَطِهِمْ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ. قُلْتُ: يَا رَبِّ! مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ وَ الْقَائِمُ هَذَا الَّذِي يُحِلُّ حَلَالِي وَ يُحَرِّمُ حَرَامِي. وَ بِهِ أَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي. وَهُوَ رَاحَةُ أَوْلِيَائِي وَ هُوَ الَّذِي يَشْفِي قُلُوبَ شِيعَتِكَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ الْجَاحِدِينَ وَ الْكَافِرِينَ. فَيُخْرِجُ اللَّاتَ وَ الْعُزَّى طَرِيَّيْنِ فَيُحْرِقُهُمَا. فَلَفِتْنَةُ النَّاسِ بِهِمَا يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ الْعِجْلِ وَ السَّامِرِيِّ.

شیخ محمد بن بابویہ صدوقؒ نے اپنی کتاب "عیون الاخبار" میں اپنی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میرے رب نے میری طرف وحی فرمائی اور فرمایا:

اے محمدؐ! میں نے زمین پر اپنی اطلاع سے سے تم کو چنا اور تم کو نبی قرار دیا اور تمہارا نام اپنے نام سے مشتق کیا، پس میں محمود ہوں اور تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو، پھر دوسری اطلاع میں نے زمین سے علیؑ کو چنا اور اس کو تمہارا وصی، خلیفہ اور تمہاری بیٹی (سلام اللہ علیہا) کا شوہر نیز تمہاری ذریت کا والد قرار دیا، پس اس کا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا، پس میں العلی الاعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے، نیز فاطمہ، حسن، حسین (علیہم السلام) کو تم دونوں کے نور سے قرار دیا، بعدازاں تم دونوں کی ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا پس جنہوں نے اقرار کیا وہ میرے مقرب ہو گئے۔

اے محمدؐ! اگر میرا بندہ میری عبادت کرے یہاں تک کہ (ہر شئے سے) علیحدہ ہو جائے اور وہ گلے ہوئے پتے کی مانند ہو جائے، پھر میرے پاس ان کی ولایت کے انکار کے ساتھ آئے تو میں اس کو اپنی جنت میں نہیں رکھوں گا اور نہ اپنے عرش کا سایہ دوں گا۔

اے محمدؐ! کیا تم ان کو دیکھنا چاہو گے؟

میں نے کہا: جی میرے رب۔

فرمایا، عزوجل: اپنا سر بلند کرو۔

پس میں نے اپنا سر بلند تو میں علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، علی بن الحسین علیہما السلام، محمد بن علی علیہما السلام، جعفر بن محمد علیہما السلام، موسیٰ بن جعفر علیہما السلام، علی بن موسیٰ علیہما السلام، محمد بن علی علیہما السلام، علی بن محمد علیہما السلام، حسن بن علی علیہما السلام، اور الحجۃ بن الحسن علیہما السلام، جو کہ ان سب کے درمیان میں کوکب دری کی طرح قائم تھا کے انوار کو دیکھا۔

میں نے کہا: اے ربّ! یہ سب کون ہیں؟

فرمایا: عزوجل، یہ سب ائمہ (علیہم السلام) اور القائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) وہ جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرے گا، میں اس کے ہاتھ سے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا، وہ میرے دوستوں کا سکون ہے، وہی ہے جو تمہارے شیعوں کے دلوں کو تشفی دے

گا ظالمین، منکرین اور کافرین سے، پس وہ لات وعزیٰ کو نکالے گا جب کہ وہ تازہ حالت میں ہوں گے، ان دونوں کے ذریعے سے لوگوں کا امتحان ہوگا اس دن کا امتحان گوسالہ اور سامری کے امتحان سے سخت ترین دن ہوگا۔ ①

[۱۷۳] وَ رَوَى فِيهِ أَيضاً قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ: اِثْنَا عَشَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي أَعْطَاهُمُ اللهُ تَعَالَى فَهْمِي وَ عِلْمِي وَ حِكْمَتِي وَ خَلَقَهُمْ مِنْ طِينَتِي. فَوَيْلٌ لِلْمُتَكَبِّرِينَ عَلَيْهِمْ بَعْدِي اَلْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي مَا لَهُمْ لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي.

مذکورہ کتاب میں شیخ صدوقؒ نے روایت کی ہے: راوی کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اہل بیتؑ میں سے بارہ افراد کو اللہ سبحانہ میرا فہم، علم، حکمت، خُلق (اخلاق) عطا فرمائے گا، ویل ہو ان تکبر کرنے والوں کے لیے جو میرے بعد ان کے ساتھ میرا تعلق قطع کردیں گے، اللہ ان کو میری شفاعت میں شامل نہیں فرمائے گا۔ ②

[۱۷۴] وَرَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: فِي جَنَاحِ كُلِّ هُدْهُدٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَكْتُوبٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ: آلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ.

نیز مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے: آپؑ نے فرمایا: ہر ہدہد کے پروں پر سریانی میں لکھا ہوا ہے: آلِ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یعنی: "آلِ محمدؐ بہترین لوگ ہیں"۔ ③

---

① عیون اخبار الرضا: ۱/ ۶۴، ح ۳۲؛ کمال الدین: ۲۸۱، ح ۳۳؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۲۴۳، ح ۵۲؛ اعلام الوریٰ: ۲/ ۱۷۲؛ الاختصاص: ۲۰۸؛ امالی صدوق: ۳۶، مجلس ۹، ح ۱۱؛ بصائر الدرجات: ۳۹، باب ۲۹، ح ۳
② عیون اخبار الرضا: ۱/ ۲۶۱، ح ۲۰؛ امالی طوسی: ۳۵۰، ح ۶۳؛ بحار الانوار: ۲۷/ ۲۶۱، ح ۱۲، و ۶۴/ ۲۸۳، ح ۴۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۸۵، ح ۵۱
③ عیون اخبار الرضا: ۱/ ۵۸، باب ۶، ح ۲۷؛ کمال الدین وتمام النعمۃ: ۲۵۲، ح ۲؛ کفایۃ الاثر: ۱۵۲؛ غیبۃ نعمانی: ۹۳، ح ۲۴؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۲۴۵، ح ۵۸؛ تفسیر فرات: ۷۳، ح ۱۶؛ مقتضب الاثر؛ مائۃ منقبۃ ابن شاذان: ۳۷، ح ۱۷؛ غیبۃ طوسی: ۱۴۷، ح ۱۰۹؛ مقتل الحسین خوارزمی: ۹۴

[۱۷۵] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا. خَلَقْتُ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِي، فَاخْتَرْتُ مِنْهُمْ مَنْ شِئْتُ مِنْ أَنْبِيَائِي، وَاخْتَرْتُ مِنْ جَمِيعِهِمْ مُحَمَّداً خَلِيلاً وَ حَبِيباً وَ صَفِيّاً فَبَعَثْتُهُ رَسُولاً إِلَى خَلْقِي وَ اصْطَفَيْتُ لَهُ عَلِيّاً. فَجَعَلْتُهُ لَهُ أَخاً وَ وَصِيّاً وَوَزِيراً وَ مُؤَدِّياً عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى خَلْقِي، وَ خَلِيفَتِي عَلَى عِبَادِي يُبَيِّنُ لَهُمْ كِتَابِي وَ يَسِيرُ فِيهِمْ بِحُكْمِي، وَ جَعَلْتُهُ الْعَلَمَ الْهَادِيَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ بَابِيَ الَّذِي أُوتَى مِنْهُ، وَ بَيْتِيَ الَّذِي مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً مِنْ نَارِي، وَ حِصْنِيَ الَّذِي مَنْ لَجَأَ إِلَيْهِ حَصَّنْتُهُ مِنْ مَكْرُوهِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ وَجْهِيَ الَّذِي مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْهِ لَمْ أَصْرِفْ عَنْهُ وَجْهِي، وَ حُجَّتِي فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ عَلَى جَمِيعِ مَنْ فِيهِنَّ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِي، لَا أَقْبَلُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْهُمْ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ بِوَلَايَتِهِ مَعَ نُبُوَّةِ أَحْمَدَ رَسُولِي، وَ هُوَ يَدِيَ الْمَبْسُوطَةُ عَلَى عِبَادِي، وَ هُوَ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمْتُ بِهَا عَلَى جَمِيعِ مَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي، فَمَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي وَ تَوَلَّيْتُهُ عَرَّفْتُهُ وَلَايَتَهُ [وَ مَعْرِفَتَهُ]، وَ مَنْ أَبْغَضْتُهُ مِنْ عِبَادِي أَبْغَضْتُهُ لِعُدُولِهِ عَنْ مَعْرِفَتِهِ وَ وَلَايَتِهِ، فَبِعِزَّتِي حَلَفْتُ وَ بِجَلَالِي أَقْسَمْتُ: أَنَّهُ لَا يَتَوَلَّى عَلِيّاً عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي إِلَّا زَحْزَحْتُهُ عَنِ النَّارِ وَ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. وَ لَا يُبْغِضُهُ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي وَ يَعْدِلُ عَنْ وَلَايَتِهِ إِلَّا أَبْغَضْتُهُ وَ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ.

مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم نے فرمایا: اللہ سبحانہ نے فرمایا:

"میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے، میں مخلوق کو اپنی قدرت

سے خلق کیا ہے، ان میں سے جس کو چاہا میں اپنا نبی قرار دیا، ان سب (انبیاءؑ) میں سے حضرت محمد ﷺ کو اپنا خلیل، حبیب اور صفی قرار دیا، میں نے اس کو اپنی مخلوق میں رسول بنا کر بھیجا اور علی علیہ السلام کو ان کے لیے چنا، پس میں نے اس کو اس کے لیے بھائی، وصی، وزیر اور ان کے بعد امت میں ان کی جگہ میرا پیغام پہنچانے والا بنایا، اور میرے بندوں میں میرا خلیفہ قرار دیا وہ لوگوں کے لیے میری کتاب کو بیان کرے گا، اور میرے حکم کو سمجھنا آسان کرے گا لوگوں کے لیے، میں نے اس کو گمراہی سے ہدایت کی نشانی قرار دیا ہے، وہ میری طرف آنے کا دروازہ ہے، وہ میرا اس طرح کا گھر ہے کہ جو بھی اس میں داخل ہوا اس کو میرے عذاب سے امان ہے، وہ میرا قلعہ ہے جو بھی اس کی پناہ میں آ گیا میں اس کو دنیا و آخرت کی ہر مکروہ چیز سے بچاؤں گا، وہ میرا چہرہ ہے جس نے بھی اس کی طرف توجہ کی میں اپنا چہرہ اس کی طرف سے کبھی نہیں ہٹاؤں گا، وہ میرے آسمانوں اور زمینوں میں میری حجت ہے جو بھی ان سب میں میری مخلوق ہے، میں کسی کا عمل اس وقت تک قبول نہیں کروں گا جب تک کہ وہ میرے رسول احمدؐ کی نبوت کے ساتھ اس کی ولایت کا اقرار نہ کرتا ہو، میرا پھیلا ہوا ہاتھ ہے میرے بندوں پر، وہ میری نعمت ہے جس کو میں نے اپنے محبوب بندوں کے لیے خاص کی ہے، پس جس سے میں محبت کرتا ہوں اپنے بندوں میں سے اس کو میں اس (علیؑ) کی ولایت و محبت اور معرفت عطا کرتا ہوں، جس سے میں بغض رکھتا ہوں تو اس کو میں اس (علیؑ) سے بغض رکھواتا ہوں اور اس کی معرفت و ولایت سے اس شخص کو ہٹا دیتا ہوں؛ میں اپنی عزت کا حلف اور اپنے جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ علیؑ کی ولایت میرے بندوں سے کوئی عبد نہیں رکھے گا مگر یہ میں اس کو جہنم سے اور جنت میں داخل کروں گا، میرے بندوں میں سے کوئی بندہ نہ ہی

علیؑ سے بغض رکھے گا اور نہ اس کی ولایت سے پھرے گا مگر یہ کہ میں اس سے بغض رکھتا ہوں اور اس کو جہنم میں ڈالوں گا حالانکہ وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے"۔ (1)

[۱۷۶] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے شیخ صدوقؒ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ فرمایا: "علیؑ کے شیعہ ہی کامیاب ہیں"۔ (2)

[۱۷۷] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عَنِ اللهِ عَزَّ اِسْمُهُ الْجَلِيلُ أَنَّهُ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي، وَ دَيَّانُ دِينِي، أُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهِ أَئِمَّةً يَقُومُونَ بِأَمْرِي وَ يَدْعُونَ إِلَى سَبِيلِي، بِهِمْ أَدْفَعُ الْبَلَاءَ عَنْ عِبَادِي وَ إِمَائِي وَ بِهِمْ أُنْزِلُ رَحْمَتِي.

شیخ صدوقؒ مذکورہ کتاب عیون الاخبار میں اپنی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ جلّ شأنُه عزّ اِسْمُه نے فرمایا: علی ابن ابی طالب (علیہما السلام) میری مخلوق پر میری حجت ہیں، اور میرے دین کو رائج کرنے والا ہے، میں اس کی نسل سے ائمہ (علیہم السلام) پیدا کروں گا جو میرے سے قائم اور میرے بندوں کو میری راہ کی طرف دعوت دیں گے، انہی کے ذریعے سے میں اپنے بندوں اور کنیزوں سے بلائیں

(1) عیون اخبار الرضا: ۲/۳۹، باب ۳۱، ح ۱۹۱؛ امالی صدوق: ۲۲۲، مجلس ۳۹، ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۱۸۶، ح ۳۰؛ بحار الانوار: ۳۸/۹۸، ح ۱۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۳۲۵، ح ۳۹۱

(2) عیون اخبار الرضا: ۲/۵۲، ح ۲۰۱؛ الخصال: ۳۹۶، ح ۵؛ امالی صدوق: ۱۳۹، مجلس ۲۹؛ روضۃ الواعظین: ۲۹۶؛ مناقب امیر المومنین: ۲/۲۸۳، ح ۷۴۹

بتاؤں گا، اور انہی کے ذریعے سے میں اپنی رحمت نازل فرماؤں گا"۔ (1)

[۱۷۸] وَ رَوَى فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اَلْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَطَاعَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَى اللهَ. هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ هُمُ الْوَسِيلَةُ إِلَى اللهِ.

مذکورہ کتاب میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

"ائمہ (علیہم السلام) حسینؑ کی اولاد میں سے ہوں، جو ان کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ سبحانہ کی اطاعت کی اور جو ان کی نافرمانی کرے گا اس نے اللہ سبحانہ کی نافرمانی کی، وہی عروۃ الوثقی اور وہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف وسیلہ ہیں"۔ (2)

[۱۷۹] وَ رَوَى فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ وُلْدُكَ خِيَرَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ.

شیخ صدوقؒ نے مذکورہ کتاب میں رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: "اے علیؑ! تم اور تمہاری اولاد اللہ سبحانہ کی مخلوق میں سب سے بہترین ہیں"۔ (3)

[۱۸۰] وَ رَوَى فِيهِ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ بَعْدِي وَ بَعْدَ أَبِيهِمَا. وَأُمُّهُمَا أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ.

شیخ صدوقؒ نے مذکورہ کتاب میں ہی رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

---

(1) عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۵۹، ح ۲۰۸؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۲۴۳، ح ۵۵ و ۳/ ۱۲۷، ح ۵۵؛ امالی صدوق: ۵۴۴، مجلس ۸۱، ح ۷

(2) عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۵۸، ح ۲۱۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۲۶۳، ح ۱۰۵۷؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۲۴۴، ح ۵۴

(3) عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۵۸، ح ۲۱۸؛ بحار الانوار: ۲۳/ ۱۳۵، ح ۱۰۲ و ۲۶/ ۲۶۹، ح ۴

یعنی: "حسن و حسین (علیہما السلام) زمین میں میرے اور اپنے والد کے بعد سب سے بہترین ہیں، اور ان کی والدہ (سلام اللہ علیہا) اہل زمین میں سب سے افضل خاتون ہیں"۔ (1)

[۱۸۱] وَ رَوَى فِيهِ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا.

مذکورہ کتاب میں ہی رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

"یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے"۔ (2)

[۱۸۲] وَ رَوَى فِيهِ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اِطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ اِطِّلَاعَةً فَاخْتَارَنِي ثُمَّ اِطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ يَا عَلِيُّ بَعْدِي. فَجَعَلَكَ الْقَائِمَ بِأَمْرِ أُمَّتِي [مِنْ] بَعْدِي وَلَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَنَا مِثْلَنَا.

نیز مذکورہ کتاب میں ہی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا:

"اللہ سبحانہ اہل زمین پر نظر فرمائی پس مجھے چنا اور دوسری بار نظر فرمائی تو اے علیؑ! آپ کو میرے بعد چنا، پس آپ کو میرے بعد میری امت کے امر پر قائم قرار دیا، ہمارے بعد کوئی بھی ہم جیسا نہیں ہے"۔ (3)

[۱۸۳] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: حَضَرْتُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ يَوْماً وَ عِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ الْفُقَهَاءُ وَ أَهْلُ الْكَلَامِ مِنَ

---

(1) عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۶۲، ح ۵۲؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۲۷۲، ح ۱۳ و ۴۳/ ۱۹، ح ۵ و ۲۶۳، ح ۱۵

(2) یہ حدیث متفق علیہ اور کثیر کتب میں درج ہے چند ایک یہ ہیں: عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۶۶، ح ۲۹۸؛ الخصال: ۵۷۴، ح ۱؛ الفصول المختارہ: ۱۳۵؛ الارشاد: ۱/ ۳۳؛ مستدرک حاکم: ۳/ ۱۲۷؛ تاریخ بغداد: ۲/ ۳۷۷

(3) عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۶۶، ح ۲۹۹؛ بحار الانوار: ۳۹/ ۹۱، ح ۴

الْفِرَقِ الْمُخْتَلِفَةِ فَسَأَلَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ [لَهُ]: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! بِأَيِّ شَيْءٍ تَصِحُّ الْإِمَامَةُ لِمُدَّعِيهَا، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِالنَّصِّ وَ الدَّلِيلِ. قَالَ [لَهُ]: فَدَلَالَةُ الْإِمَامِ فِيمَ هِيَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الْعِلْمِ وَ إِسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ. قَالَ: فَمَا وَجْهُ إِخْبَارِكُمْ بِمَا يَكُونُ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذٰلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَمَا وَجْهُ إِخْبَارِكُمْ بِمَا يَكُونُ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذٰلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَمَا وَجْهُ إِخْبَارِكُمْ بِمَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ: أَمَا بَلَغَكَ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ: اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ. قَالَ: بَلَى. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَ لَهُ فِرَاسَةٌ لِنَظَرِهِ بِنُورِ اللهِ عَلَى قَدْرِ إِيمَانِهِ وَ مَبْلَغِ إِسْتِبْصَارِهِ وَ عِلْمِهِ، وَ قَدْ جَمَعَ اللهُ فِي الْأَئِمَّةِ مِنَّا مَا فَرَّقَهُ فِي جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ. [وَ] قَالَ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ: إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فَأَوَّلُ الْمُتَوَسِّمِينَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ وَ قَالَ [لَهُ]: يَا أَبَا الْحَسَنِ! زِدْنَا مِمَّا جَعَلَ اللهُ لَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ. فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَيَّدَنَا بِرُوحٍ مِنْهُ مُقَدَّسَةٍ مُطَهَّرَةٍ لَمْ تَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَى إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ هِيَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنَّا تُسَدِّدُهُمْ وَ تُوَفِّقُهُمْ وَ هِيَ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ بَيْنَ اللهِ وَ بَيْنَهُمْ وَ لَيْسَتْ بِمَلَكٍ.

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے حسن بن الجہم [1] سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: ایک روز میں مامون کی مجلس میں حاضر ہوا اور امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام بھی وہیں پر تھے، مختلف مسالک کے فقہاء و اہل کلام موجود تھے، پس ان میں سے بعض نے امام علیہ السلام سے سوال کیا:

اے فرزندِ رسولؐ! امامت کا دعویٰ کرنے والے شخص کی دعویٰ کب درست ہوسکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نص و دلیل کے ساتھ۔

اس شخص نے کہا: پس امام کی دلالت کس چیز میں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: علم اور دُعا کی قبولیت میں۔

اس نے کہا: آپؑ کی طرف سے آنے والے زمانوں کی خبر دینے کی وجہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہمارے ساتھ ایک عہد کے تحت ہے۔

اس شخص نے کہا: آپؑ لوگوں کے دلوں کے حال کس طرح جانتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نہیں پہنچی: ”مومن کی فہم و فراست سے ڈرو؛ کیوں کہ وہ اللہ سبحانہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

اس شخص نے کہا: کیوں نہیں (سنا ہے)۔

آپؑ نے فرمایا:

”ایسا کوئی مومن نہیں جس کی نظر کو اللہ سبحانہ کی فہم و فراست عطا نہ ہوئی ہے، اس کے ایمان کے مقدار اور اس کے علم و بصیرت کے مطابق، وہ فہم و فراست جو اللہ سبحانہ نے تمام مومنین میں تقسیم فرمائی ہے وہ ہم میں جمع کی ہے، اور اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے: اس واقعے میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو صاحب فراست ہیں۔ پس سب سے پہلے صاحب فراست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بعد ازاں امیر المومنینؑ، پھر امام حسن علیہ السلام اور پھر حسین علیہ السلام ان کے بعد دیگر ائمہ علیہم السلام جو ان کی اولاد سے

[1] حسن بن الجہم بن بکیر بن اعین ابو محمد الشیبانی، امام کاظم علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۱۳۶)

ہیں قیامت تک"۔

راوی کہتا ہے: مومن نے نگاہ کی اور کہا: اے ابوالحسن علیہ السلام جو کچھ اللہ سبحانہ آپ اہل بیتؑ کے لیے قرار دیا ہے اس میں سے ہمارے لیے مزید بیان فرمائیں۔

امام الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی ایسی روح مقدسہ ومطہرہ سے ہماری تائید فرمائی جو ماضی میں کسی کے ساتھ نہیں تھی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، اور وہ ائمہ (علیہم السلام) کے ساتھ (بھی) ہے ان کی تسدید وحمایت کرتی ہے، اور وہ ایک نوری ستون ہے جو اللہ سبحانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وائمہ اطہارؑ کے درمیان میں ہے، حالانکہ وہ کوئی فرشتہ نہیں ہے۔ [1]

[۱۸۴] وَرَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلرَّيَّانِ بْنِ ٱلصَّلْتِ قَالَ: حَضَرَ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَجْلِسَ ٱلْمَأْمُونِ بِمَرْوَ وَ قَدِ اجْتَمَعَ بِمَجْلِسِهِ جَمَاعَةٌ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ ٱلْعِرَاقِ وَ خُرَاسَانَ . فَقَالَ ٱلْمَأْمُونُ: أَخْبِرُونِي عَنْ مَعْنَى هٰذِهِ ٱلْآيَةِ: ثُمَّ أَوْرَثْنَا ٱلْكِتَابَ ٱلَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ؛ فَقَالَتِ ٱلْعُلَمَاءُ: أَرَادَ اللهُ تَعَالَى فِي ذٰلِكَ ٱلْأُمَّةَ كُلَّهَا. فَقَالَ ٱلْمَأْمُونُ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا ٱلْحَسَنِ ؟ فَقَالَ [ٱلرِّضَا] عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا أَقُولُ كَمَا قَالُوا وَ لَكِنِّي أَقُولُ: أَرَادَ تَعَالَى بِذٰلِكَ ٱلْعِتْرَةَ ٱلطَّاهِرَةَ. فَقَالَ ٱلْمَأْمُونُ: وَ كَيْفَ عَنَى ٱلْعِتْرَةَ [مِنْ] دُونِ ٱلْأُمَّةِ؛ فَقَالَ [لَهُ] ٱلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ أَرَادَ ٱلْأُمَّةَ لَكَانَتْ بِأَجْمَعِهَا فِي ٱلْجَنَّةِ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِٱلْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ ٱللهِ ذٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْكَبِيرُ ....

[1] عیون اخبار الرضا: ۲/ ۲۰۰، ح ۱؛ بحارالانوار: ۲۵/ ۱۳۳، ح ۶؛ مدینۃ المعاجز: ۷/ ۱۳۹، ح ۱۳۱۲

شیخ صدوقؒ نے اپنی مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے ریان بن صلتؒ [1] سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: امام رضا علیہ السلام "مروؔ" میں مامون کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ اس مجلس میں علماء عراق وخراسان بھی شریک ہوئے، مامون نے کہا: مجھے اس آیہ مبارکہ کے بارے میں بتائیں:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر: 32)

یعنی: "پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنا دیا اُن لوگوں کو جنہیں ہم نے (اس وراثت کے لیے) اپنے بندوں میں سے چُن لیا"۔

تو علماء نے کہا: اللہ سبحانہ کی مراد پوری امت ہے۔

مامون نے کہا: ابوالحسن (امام رضا) علیہ السلام آپ کیا فرماتے ہیں؟

تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

"میں وہ نہیں کہتا جو انھوں نے کہا ہے، لیکن میں کہتا ہوں: اللہ سبحانہ کی مراد یہاں پر عترتِ طاہرہ (علیہم السلام) ہیں"۔

مامون نے کہا: کس طرح مراد عترتؑ ہے اور امت نہیں؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر اللہ سبحانہ کی مراد پوری امت ہوتی تو پھر سب کے سب جنت میں ہوتے کیوں کہ اللہ سبحانہ کا (اسی ہی آیت میں) ارشاد ہے: "کہ ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور درحقیقت یہی بہت بڑا فضل وشرف ہے" [فاطر: ۳۲]۔ [2]

[1] ریان بن الصلت الاشعری القمی، امام رضا اور امام ہادی علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں اور ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۲۷؛ رجال النجاشی: ۱۶۵، قم ۴۳۷؛ رجال البرقی: ۵۴، رجال الشیخ: ۳۷۶، رقم ۱ و ۳۱۵، رقم ۱)

[2] عیون اخبار الرضا: ۱/ ۲۲۸، ح ۱؛ بحارالانوار: ۲۵/ ۲۲۰، ح ۲۰ و ۴۹/ ۱۷۳، ح ۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/ ۳۶۵، ح ۹۴؛ امالی صدوق: ۶۱۵، ح ۱؛ عوالم العلوم: ۲۲/ ۲۹۸؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم): ۵۹۹، ح ۳۶۵ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)

[١٨٥] وَ رَوَى فِي كِتَابِ ٱلْأَمَالِي ٱلشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ ٱلطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ كَفُّهُ فِي كَفِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ يُقَبِّلُهُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ مِنْكَ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كَمَنْزِلَتِي مِنَ اللهِ تَعَالَى.

شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسیؒ نے اپنی کتاب الامالی میں اپنی سند سے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ کا ہاتھ حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا اور وہ بوسے دے رہے تھے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! علیؑ کی آپؐ سے کیا منزلت ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا: جیسی منزلت میری اللہ سبحانہ سے ہے۔ [1]

[١٨٦] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ٱلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَتَاكُمْ أَخِي، ثُمَّ ٱلْتَفَتَ إِلَى ٱلْكَعْبَةِ فَضَرَبَهَا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَٱلَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ هٰذَا وَ شِيعَتَهُ هُمُ ٱلْفَائِزُونَ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ. [ثُمَّ قَالَ:] إِنَّهُ أَوَّلُكُمْ إِيمَاناً مَعِي، وَ أَوْفَاكُمْ بِعَهْدِ اللهِ، وَ أَقْوَمُكُمْ بِأَمْرِ اللهِ، وَ أَعْدَلُكُمْ فِي ٱلرَّعِيَّةِ، وَ أَقْسَمُكُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وَ أَعْظَمُكُمْ عِنْدَ اللهِ مَزِيَّةً. فَنَزَلَتْ إِنَّ ٱلَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا ٱلصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ. قَالَ: فَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

[1] امالی طوسی: ٢٢٦، مجلس ٨، ح ٣٣؛ مناقب ابن شہرآشوب: ٢/٢٣٩؛ بحارالانوار: ٣٨/٣١٩، ح ٣٢؛ المسترشد: ٢٩٢، ح ١٠٨؛ بشارۃ المصطفیٰ: ٢٧٣

قَالُوا: قَدْ جَاءَ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ.

شیخ طوسیؒ نے اپنی سند سے مذکورہ کتاب میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر تھے کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لے کر آئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"تم لوگوں کے پاس میرا بھائی ہے، پھر آپؐ کعبۃ اللہ کی جانب متوجہ ہوئے اور خانہ کعبہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم یقیناً یہ (مولا علی علیہ السلام) اور اس کے شیعہ ہی قیامت کے روز فائز و کامران ہوں گے، پھر فرمایا: تم لوگوں میں سب سے پہلے میرے ساتھ ایمان لانے والا، تم لوگوں میں سب سے زیادہ عہد الٰہی کو پورا کرنے والا، تم لوگوں میں سب سے قوی ہیں امر الٰہی کے بارے میں، رعیت کے بارے میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ عدالت قائم کرنے والے ہیں، تم لوگوں میں سے سب سے برابری کے ساتھ تقسیم کرنے والے ہیں، تم لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں خوبیوں والا ہے علی علیہ السلام، پس آیۂ مبارکہ نازل ہوئی: "اور بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ بہترین خلائق ہیں"۔ راوی کہتا ہے: جب بھی حضرت علی علیہ السلام تشریف لے آتے تو اصحاب محمد ﷺ فرماتے: بہترین خلائق آگئے ہیں"۔ [1]

[١٨٧] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى ٱلْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ. قَالَ: سَمِعْتُ ٱلْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ ٱلْكِنْدِيَّ وَ جَوْهَرَ ٱلْكَلْبِيَّ قَالَا لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ! حَدِّثْنَا فِي خَلَوَاتِكَ أَنْتَ وَ فَاطِمَةَ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَعَمْ. بَيْنَمَا أَنَا وَ فَاطِمَةُ فِي كِسَاءٍ، إِذْ

[1] اصبغ بن نباتہ الحاشعی امیر المومنینؑ کے خاص اصحاب میں سے ہیں۔ انھوں نے امیر المومنینؑ سے وہ وصیت بھی روایت کی ہے جو آپؑ نے اپنے فرزند کو کی تھی۔ یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ٧٣)

أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَكَانَ يَأْتِيهَا بِالتَّمْرِ وَ اللَّبَنِ لِيُعِينَهَا عَلَى الْغُلَامَيْنِ. فَدَخَلَ بَيْنَنَا وَ وَضَعَ رِجْلاً بِحِيَالِي وَ رِجْلاً بِحِيَالِهَا. فَبَكَتْ فَاطِمَةُ. فَقَالَ لَهَا [رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ]: مَا يُبْكِيكِ يَا بُنَيَّةَ [مُحَمَّدٍ]؟ فَقَالَتْ: حَالُنَا كَمَا تَرَى فِي كِسَاءٍ نِصْفُهُ تَحْتَنَا وَ نِصْفُهُ فَوْقَنَا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ! أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى اِطَّلَعَ اِطِّلَاعَةً مِنْ سَمَائِهِ إِلَى أَرْضِهِ فَاخْتَارَ مِنْهَا أَبَاكِ فَاتَّخَذَهُ نَبِيّاً صَفِيّاً، وَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ وَ اِئْتَمَنَهُ عَلَى وَحْيِهِ. يَا فَاطِمَةُ! أَوَ مَا تَعْلَمِينَ أَنَّ اللهَ اِطَّلَعَ اِطِّلَاعَةً ثَانِيَةً مِنْ سَمَائِهِ إِلَى أَرْضِهِ فَاخْتَارَ مِنْهَا بَعْلَكِ وَأَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَهُ إِيَّاكِ وَ [أَنْ] أَتَّخِذَهُ وَصِيّاً؟ يَا فَاطِمَةُ! أَوَ مَا تَعْلَمِينَ أَنَّ الْعَرْشَ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُزَيِّنَهُ بِزِينَةٍ لَمْ يُزَيِّنْ بِهَا شَيْئاً مِنْ خَلْقِهِ فَزَيَّنَهُ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ رُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِ الْجَنَّةِ؟

شیخ طوسیؒ نے اپنی سند سے مذکورہ کتاب میں اصبغ بن نباتہؒ [1] سے روایت کی ہے: "کہتے ہیں: میں نے اشعث الکندی [2] اور جوہر الکلبی [3] دونوں سے سنا انھوں نے مولا علی علیہ السلام

[1] امالی طوسی: ۲۵۱، مجلس ۹، ح ۴۰؛ امالی مفید: ۶۲؛ تفسیر فرات: ۵۸۵، ح ۷۵۴؛ بحارالانوار: ۳۸/۵، ح ۵؛ کشف الغمہ ۱/ ۱۵۲؛ شواہد التنزیل: ۲/ ۳۶۲؛ مناقب الخوارزمی: ۱۱۱

[2] اشعث بن قیس الکندی ابومحمد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے لیکن حضورؐ کے بعد مرتد ہو گئے اور خارجی ملعون ہو گئے اور مسجد اشعث ملعونہ مساجد میں سے ہے اور شیخ صدوقؒ نے روایت کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے من کنت مولاہ کی گواہی کو چھپایا تھا۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۷۳)

[3] ایک نسخے میں کلبی کی جگہ حلبی ہے اور امالی کے قدیمی نسخے میں جوہر کی جگہ جویر ہے جبکہ ایک اور نسخے میں جویر الحبلی ہے اور بحار میں جویر الحنفی ہے۔ (واللہ اعلم!)

سے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ اپنی اور حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی نجی زندگی کے بارے میں بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا: جی ٹھیک ہے، ایک وقت میں، میں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کساء (چادر) میں تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدھی رات تشریف لے آئے، آپؐ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے لیے کھجوریں اور دودھ لے آیا کرتے تھے دونوں بچوں کی پرورش میں مدد کرنے کے لیے، آپؐ ہمارے درمیان میں آ گئے اپنا ایک پیر مبارک لحاف میں میری طرف کیا اور ایک ان کی طرف، پس حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا رونے لگیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے محمدؐ کی پیاری بیٹی آپؑ کو کون سی چیز نے رلایا ہے؟ جنابِ سیدہؑ نے فرمایا: ہماری حالت آپؐ دیکھ رہے ہیں ایک ہی چادر ہے آدھی ہمارے اوپر ہے اور آدھی ہمارے نیچے ہے۔

تو آپؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ عزوجل نے اپنے آسمان سے زمین پر نظر فرمائی تو اس میں سے تمہارے باپ کو چنا اور اس کو نبی وصفی قرار دیا، اور اس کو اپنی رسالت دے کر بھیجا، نیز ان کو اپنی وحی پر امین قرار دیا۔

اے فاطمہؑ! کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ سبحانہ نے دوسری بار نگاہ فرمائی تو اپنی آسمان میں سے زمین کی طرف تو اس نے وہاں سے تمہارے شوہر کو چنا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہاری شادی اس کروں اور ان کو وصی قرار دیا؟

اے فاطمہؑ! کیا تم نہیں جانتی ہو کہ عرش نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اس کو ایسی زینت سے سجایا جائے جس سے کسی چیز کو بھی نہ سجایا جائے ہو تو اللہ سبحانہ نے حسن وحسین علیہما السلام سے عرش کو زینت دی ارکان جنت میں سے ان دونوں کو رکن بنا کر۔ [1]

[۱۸۸] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللهُ - تَعَالَى - يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِي وَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَدْخِلَا الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّكُمَا

[1] امالی طوسی: ۴۰۶، مجلس ۱۴، ح ۵۸؛ بحارالانوار: ۳۷/ ۴۳، ح ۲۰

وَأَدْخِلَا النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا. وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ.

شیخ طوسیؒ نے مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے، وہ ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ قیامت کے روز مجھے اور علی علیہ السلام سے کہے گا: جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اس کو جنت میں داخل کرو اور جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے اس کو جہنم میں داخل کرو، اور یہ ہے پروردگار کا ارشاد ہے: "حکم ہوگا کہ تم دونوں ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں ڈال دو"۔ (سورۂ ق:24) [1]

[۱۸۹] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ نُصِبَ الصِّرَاطُ عَلَى جَهَنَّمَ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ مَعَهُ جَوَازٌ فِيهِ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اوَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ - تَعَالَى- وَ قِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ يَعْنِي عَنْ وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

شیخ طوسیؒ نے مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جب قیامت کا دن ہوگا پل صراط کو جہنم پر نصب کیا جائے گا وہاں سے کوئی گزر نہیں سکے گا سوائے اس شخص کے جس کے پاس اجازت نامہ ہو ولایت علی ابن ابی طالب (علیہما السلام) کا، اس کی طرف اللہ سبحانہ کا قول اشارہ کر رہا ہے، اور ان کو ٹھہراؤ کہ ابھی ان سے سوال کیا جائے گا"۔

---

[1] امالی طوسی: ۲۹۰، مجلس ۱۱، ح ۱۰؛ بحارالانوار: ۷/ ۳۳۸. ح ۲۷ و ۳۹/ ۱۹۷، ح ۶۲ و ۷ ۴/ ۱۲، ۴ ح ۱۹ و ۳۵۸، ح ۶۶؛ مجمع البیان: ۹/ ۲۶۹؛ تفسیر نورالثقلین : ۵/ ۱۱۳. ح ۳۶؛ فضائل ابن شاذان: ۳۶۱، ح ۱۵۴؛ ارشاد القلوب: ۲/ ۲۵۸؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم): ۱۷۰، ح ۷۳ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)

(الصافات:24) یعنی: ولایت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ [1]

[۱۹۰] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: ذَاكَ خَيْرُ الْبَشَرِ.

عطیہ العوفی [2] سے روایت ہے کہ میں جابر بن عبداللہؓ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: وہ خیرالبشر ہیں۔ [3]

[۱۹۱] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ عَلِيّاً عَلَماً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ لَيْسَ بَيْنَهُمْ عَلَمٌ غَيْرُهُ، فَمَنْ أَقَرَّ بِوَلَايَتِهِ كَانَ مُؤْمِناً. وَمَنْ جَحَدَهَا كَانَ كَافِراً. وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالّاً وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ كَانَ مُشْرِكاً. وَ مَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَ مَنْ أَنْكَرَهَا دَخَلَ النَّارَ.

شیخ طوسیؒ نے مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے مفضل سے اس نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً اللہ سبحانہ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علَم (نشانی) قرار دیا ہے، اور حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور علَم نہیں ہے، پس جس نے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کیا تو وہ مومن ہے، اور جس نے انکار کیا وہ کافر

---

[1] امالی طوسی: ۲۹۰، مجلس ۱۱، ح ۱۱؛ بحارالانوار: ۸/ ۶۸، ح ۱۱ و ۳۹/ ۱۹۶، ح ۶؛ تفسیر نورالثقلین: ۴/ ۴۰۱، ح ۱۴؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۲/ ۳۴۶؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۲۲۷، ح ۵۳؛ الطرائف: ۱/ ۱۲۴، ح ۱۱۳؛ العمدۃ: ۳۶۹، ح ۷۲۶؛ کشف الغمہ: ۱/ ۳۹۷؛ تاریخ بغداد: ۱۰/ ۳۵۵؛ اخبار اصفہان: ۱/ ۳۴۲

[2] عطیہ العوفی، امام باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور مجہول ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۷۵)

[3] امالی طوسی: ۴۱۰، مجلس ۱۴، ح ۷۰؛ امالی صدوق: ۱۳۵، ح ۳؛ الارشاد: ۱/ ۳۸؛ مناقب امیرالمومنین: ۲/ ۵۲۴، ح ۱۰۲۷؛ المسترشد: ۲۷۵، ح ۸۶؛ بحارالانوار: ۳۸/ ۵، ح ۶

ہے، اور جس نے نہیں پہچانا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا وہ مشرک ہے، اور جو اس کی ولایت کے ساتھ آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے انکار کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ ①

[۱۹۲] وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: وَ مَنْ عَدَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ غَيْرِهِ كَانَ مُشْرِكاً.

ایک اور حدیث میں ہے: جس نے مولا علی علیہ السلام کو چھوڑ کر کسی اور کے پاس گیا تو وہ مشرک ہے۔ ②

[۱۹۳] وَ رَوَى عَلِيُّ بْنُ عِيسَى رَحِمَهُ اللهُ فِي كِتَابِ كَشْفِ الْغُمَّةِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليهو آلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَهٰذَا حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ.

علامہ علی بن عیسیٰؒ نے اپنی کتاب "کشف الغمۃ" میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام تشریف لائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: أنا وهذا حجة الله على خلقه یعنی: "یہ اور میں اللہ سبحانہ کی مخلوق پر حجت ہیں۔ ③

[۱۹۴] وَ فِيهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللهُ مِنْ نُورِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَلِمُحِبِّيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

مذکورہ کتاب میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

① امالی طوسی: ۴۸۷، مجلس ۱۷، ح ۳۶؛ بحار الانوار: ۳۸/ ۱۱۷، ح ۵۹ و ۲۷/ ۱۲۷، ح ۱۲؛ المحاسن: ۸۹، ح ۳۴؛ عقاب الاعمال: ۲۳۹، ح ۱۱

② امالی طوسی: ۴۸۷، مجلس ۱۷، ح ۳۶؛ بحار الانوار: ۳۸/ ۱۱۹، ح ۶۳

③ کشف الغمہ: ۱/ ۹۳؛ بحار الانوار: ۳۸/ ۱۳۶ ح ۹۵؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/ ۱۱۶؛ العمدۃ: ۲۷۹، ح ۴۵۲

"اللہ سبحانہ نے علیؑ کے چہرے کے نور سے ستر [۷۰] ہزار فرشتے پیدا فرمائے جو علیؑ اور ان کے چاہنے والوں کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہیں گے"۔ ①

[۱۹۵] وَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِي: مَنْ قَتَلَ الْخَوَارِجَ؟ فَقُلْتُ: قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. [قَالَ:] فَسَكَتَتْ. [قَالَ:] فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي أَنْشُدُكِ اللهَ وَبِحَقِّ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ سَمِعْتِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْئاً فِي ذَلِكَ فَأَخْبِرِينِيهِ. [قَالَ:] فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ، يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ وَ أَعْظَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسِيلَةً.

مذکورہ کتاب میں مسروق سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ: میں حضرت عائشہ کے پاس گیا انھوں نے مجھ سے کہا: خوارج کو کس نے قتل کیا؟ میں نے کہا ان کو حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام نے قتل کیا۔ راوی کہتا ہے کہ: وہ خاموش ہوگئیں۔

راوی کہتا ہے: میں نے ان سے کہا: اے ام المومنین! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں، اور اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کا واسطہ دیتا ہوں اگر آپ نے کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بارے میں سنا ہے تو مجھے ضرور بتائیں۔

راوی کہتا ہے: حضرت عائشہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا تھا آپ نے فرمایا:

"وہ خلق و تخلیق میں سب سے بڑا شر ہوں گے، اور جو خلق و تخلیق میں سب سے بہترین اور اللہ سبحانہ کے پاس روز قیامت سب سے بڑا وسیلہ ہوگا وہ ان لوگوں کو قتل کرے گا"۔ ②

---

① کشف الغمہ: ۱/ ۱۰۳؛ بحار الانوار: ۳۹/ ۲۷۵؛ مناقب الخوارزمی: ۷۱، ح ۴۷

② کشف الغمہ: ۱/ ۱۵۹؛ بحار الانوار: ۳۳/ ۳۳۲

[۱۹۶] وَ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَ قَدْ سُئِلَ بِأَيِّ لُغَةٍ خَاطَبَكَ رَبُّكَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ، فَقَالَ: خَاطَبَنِي بِلُغَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَلْهَمَنِي أَنْ قُلْتُ: يَا رَبِّ أَنْتَ خَاطَبْتَنِي أَمْ عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَا أَحْمَدُ! أَنَا شَيْءٌ لَيْسَ كَالْأَشْيَاءِ لَا أُقَاسُ بِالنَّاسِ وَ لَا أُوصَفُ بِالْأَشْيَاءِ. خَلَقْتُكَ مِنْ نُورِي وَ خَلَقْتُ عَلِيّاً مِنْ نُورِكَ. فَاطَّلَعْتُ عَلَى سَرَائِرِ قَلْبِكَ فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً أَحَبَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى قَلْبِكَ فَخَاطَبْتُكَ بِلِسَانِهِ كَيْمَا يَطْمَئِنَّ قَلْبُكَ.

مذکورہ کتاب میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ شبِ معراج تمہارے رب تم کس کے لہجے میں بات کی؟

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے لہجے میں بات کی، پس مجھے الہام ہوا کہ میں نے کہا: اے رب تم نے مجھے مخاطب کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے؟

تو فرمایا: اے احمدؐ! میں شے ہوں (لیکن) اشیاء کی طرح ہوں مجھے لوگوں سے مقائسہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی چیزوں سے میری صفت بیان کی جاسکتی ہے، میں نے تمہیں اپنے نور سے اور علیؑ کو تمہارے نور سے خلق کیا، تم تمہارے رازوں سے واقف ہوں، میں نے دیکھا تم علیؑ سے زیادہ کوئی تمہارے دل کے قریب نہیں ہے، پس میں نے تمہیں اس کے لہجے میں مخاطب کیا تا کہ تمہارا دل مطمئن رہے۔" ①

[۱۹۷] وَ فِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ سَيِّدَتِي

① کشف الغمہ: ۱/۱۰۶؛ بحارالانوار: ۱۸/۳۸۶؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۰۲، ح ۶۲۶؛ ارشاد القلوب: ۲۳۳؛ کشف الیقین: ۲۲۹؛ الطرائف: ۱/۲۲۹، ح ۳۴۲؛ مناقب خوارزمی: ۷۸، ح ۶۱

فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَقُولُ: لَيْلَةَ دَخَلَ بِي عَلِيٌّ أَفْزَعَنِي فِي فِرَاشِي. فَقُلْتُ: مِمَّ فَزِعْتِ يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ الْأَرْضَ تُحَدِّثُهُ وَ يُحَدِّثُهَا فَأَصْبَحْتُ وَ أَنَا فَزِعَةٌ فَأَخْبَرْتُ أَبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ! أَبْشِرِي بِطِيبِ النَّسْلِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَضَّلَ بَعْلَكِ عَلَى سَائِرِ خَلْقِهِ وَ أَمَرَ الْأَرْضَ أَنْ تُحَدِّثَهُ بِأَخْبَارِهَا وَ مَا يَجْرِي عَلَى وَجْهِهَا مِنْ مَشْرِقِ الْأَرْضِ إِلَى مَغْرِبِهَا.

مذکورہ کتاب میں حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے سنا ہے انھوں نے فرمایا کہ: ایک رات علی علیہ السلام میرے پاس آئے اور میں گھبرا گئی۔

میں نے کہا: اے عورتوں کی سردار آپؑ کس چیز سے گھبرا گئی تھیں؟

فرمایا: میں نے سنا کہ زمین ان سے باتیں کر رہی ہے اور وہ ان سے باتیں کر رہے ہیں پس صبح ہوئی اور میں گھبرائی ہوئی تھی میں نے وہ خبر اپنے والد ﷺ کو بتائی تو آپؐ نے ایک طویل سجدہ فرمایا پھر سر اٹھا کر فرمایا: اے فاطمہؑ! تمہیں پاک نسل کی مبارک ہو؛ کیوں کہ اللہ سبحانہ نے تمہارے شوہر کو اپنی ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے، اور زمین کو ان کے ساتھ بات کرنے کا حکم دیا ہے کہ وہ اپنی خبریں ان سے بیان کرے جو کچھ روئے زمین پر ہو رہا ہے شرق و مغرب سے۔ ①

[۱۹۸] وَ رَوَى الْخُوَارِزْمِيُّ فِي كِتَابِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الرِّيَاضَ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرَ مِدَادٌ وَ الْجِنَّ حُسَّابٌ وَ الْإِنْسَ كُتَّابٌ مَا أَحْصَوْا

① کشف الغمہ: ۱/۲۸۵؛ بحارالانوار: ۴۳/۲۷۱، ح ۳۶ و ۴۳/۱۱۸، ح ۲۶؛ الطرائف: ۱/۱۵۷، ح ۱۶۲؛ اقبال الاعمال: ۵۸۶؛ مدینۃ المعاجز: ۱/۱۲۰، ح ۶۸ و ۲/۱۰۳، ح ۳۲۹

فَضَائِلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

خوارزمی نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر باغات (یعنی درخت) قلم بن جائیں سمندر سیاہی ہوجائے، جن حساب کریں اور انسان لکھنے بیٹھے تب بھی حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل کو شمار نہیں کر سکتے"۔ (1)

[199] وَ رَوَى فِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فُتِحَتْ خَيْبَرُ : لَوْلَا أَنْ تَقُولَ فِيكَ طَوَائِفُ مِنْ أُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَى فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ - الْيَوْمَ - فِيكَ مَقَالاً لَا تَمُرُّ بِمَلَإٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَخَذُوا مِنْ تُرَابِ رِجْلَيْكَ وَ فَضْلِ طَهُورِكَ لِيَسْتَشْفُوا بِهِ. وَ لَكِنْ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ، تَرِثُنِي وَ أَرِثُكَ، وَ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ أَنْتَ تُؤَدِّي دَيْنِي وَ تُقَاتِلُ عَلَى سُنَّتِي، وَ أَنْتَ فِي الْآخِرَةِ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّي، وَ أَنْتَ غَداً عَلَى الْحَوْضِ خَلِيفَتِي تَذُودُ عَنْهُ الْمُنَافِقِينَ، وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي، وَ إِنَّ شِيعَتَكَ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ رِوَاءً مَرْوِيِّينَ مُبْيَضَّةً وُجُوهُهُمْ حَوْلِي، أَشْفَعُ لَهُمْ فَيَكُونُونَ [غداً] فِي الْجَنَّةِ جِيرَانِي، وَ إِنَّ عَدُوَّكَ [غداً] ظِمَاءٌ مُظْمَئُونَ مُسْوَدَّةٌ وُجُوهُهُمْ مُقْمَحُونَ، حَرْبُكَ حَرْبِي

(1) مناقب الخوارزمی، ۳۲، ح۱؛ کشف الغمہ: ۱/ ۱۱۱؛ مناقب امیر المومنین: ۱/ ۵۵۷، ح ۴۹۶؛ مائۃ منقبۃ ابن شاذان: ۱۶۳، ح ۹۹؛ بحار الانوار: ۴۰/ ۴۹؛ کنز الفوائد: ۱/ ۲۸۰؛ نہج الایمان: ۶۶۸؛ ارشاد القلوب: ۲/ ۲۰۹؛ الطرائف: ۱/ ۲۰۷، ح ۲۱۶؛ کشف الیقین: ۲ (مقدمہ)؛ کفایۃ الطالب الکنجی شافعی: ۲۵۱

وَ سِلْمُكَ سِلْمِي، وَ سِرُّكَ سِرِّي وَ عَلَانِيَتُكَ عَلَانِيَتِي، وَ سَرِيرَةُ صَدْرِكَ سَرِيرَةُ صَدْرِي، وَ أَنْتَ بَابُ عِلْمِي، وَ إِنَّ وُلْدَكَ وُلْدِي، وَ لَحْمَكَ لَحْمِي وَ دَمَكَ دَمِي، وَ إِنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِكَ [وَ فِي قَلْبِكَ] وَ بَيْنَ عَيْنَيْكَ، وَ الْإِيمَانَ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَ دَمَكَ كَمَا خَالَطَ لَحْمِي وَ دَمِي، وَ إِنَّ اللهَ [عَزَّ وَجَلَّ] أَمَرَنِي أَنْ أُبَشِّرَكَ أَنَّكَ وَ عِتْرَتَكَ فِي الْجَنَّةِ وَ أَنَّ عَدُوَّكَ فِي النَّارِ، لَا يَرِدُ الْحَوْضَ عَلَيَّ مُبْغِضٌ لَكَ وَ لَا يَغِيبُ عَنْهُ مُحِبٌّ لَكَ. [قَالَ] قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَخَرَرْتُ لِلّٰهِ - سُبْحَانَهُ - سَاجِداً وَ حَمِدْتُهُ عَلَى مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيَّ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْقُرْآنِ وَ حَبَّبَنِي إِلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

مذکورہ کتاب میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر فتح کرنے کے روز مجھ سے فرمایا تھا: اگر تمہارے بارے میں میری امت میں سے ایک گروہ وہ بات نہ کردے جو حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے بارے میں نصاریٰ نے کہی تھی تو میں آج تمہارے بارے میں وہ بات کہتا کہ تم جہاں سے بھی گزرتے وہاں مسلمان تمہارے پاؤں کے نیچے کی مٹی اٹھاتے، اور تمہاری طہارت میں استعمال ہونے (پانی وغیرہ) کو محفوظ کرتے اور اس سے شفاء پاتے، لیکن تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، تم میرے وارث ہو اور میں تمہارا وارث ہوں، تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، تم میرے قرضے اداء کرنے والے اور میری سنت (کی بقاء کے) لیے جہاد کرنے والے ہو، روز آخرت میرے قریب ترین شخص تم ہو، کل حوض کوثر پر تم میرے جانشین ہو گے منافقین کو وہاں سے بھگایا جائے گا، اور تم پہلے وہ شخص ہو جو حوض پر میرے مجھ سے آکر ملو گے، اور میری امت میں سے جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تم ہو، تمہارے نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے میرے اردگرد ہوں گے ان کے چہرے چمک رہے ہوں گے،

میں ان کی شفاعت کروں گا تو جنت میں وہ میرے پڑوسی بن جائیں گے، تمہارے دشمن شدید پیاسے ہوں گے ان کے چہرے کالے کیے جائیں گے اور ان کے سر (گلے میں طوق کی وجہ سے) اٹھے ہوئے ہوں گے، تمہاری جنگ میری جنگ ہے، اور تمہاری صلح میری صلح ہے، تمہارا راز میرا راز ہے اور تمہاری عام بات میری عام بات ہے، تمہارے سینے کی پوشیدہ باتیں میرے سینے کی پوشیدہ باتیں ہیں، تم میرے علم کا دروازہ ہو، تمہاری اولاد میری اولاد ہے، تمہارا گوشت میرا گوشت، تمہارا خون میرا خون ہے، یقیناً حق تمہارے ساتھ ہے، تمہاری زبان پر ہے، تمہارے دل میں ہے، اور تمہاری آنکھوں کے درمیان ہے، ایمان تمہارے گوشت اور خون میں مخلوط ہو چکا ہے جس طرح کہ میرے خون اور گوشت میں مخلوط ہو چکا ہے، اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو بشارت دوں کہ تم اور تمہاری عترت جنت میں ہیں، اور تمہارا دشمن جہنم میں ہے، حوض پر میرے تمہارا دشمن نہیں آئے گا اور تمہارے دوست سے وہ غائب نہیں ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں سربسجود ہو گیا اور اس کی مجھ پر کی ہوئی نعمتوں پر حمد کی کہ اس نے مجھے اسلام، قرآن عطا فرمایا اور مجھے خاتم النبیین اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست بنایا۔ [1]

وَرَوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ دَعَاهُنَّ فَأَجَبْنَهُ، فَعَرَضَ عَلَيْهِنَّ نُبُوَّتِي وَوَلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَبِلَتْهَا. ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَفَوَّضَ إِلَيْنَا أَمْرَ الدِّينِ، فَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ بِنَا. وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِنَا. نَحْنُ الْمُحَلِّلُونَ لِحَلَالِهِ وَالْمُحَرِّمُونَ لِحَرَامِهِ.

مذکورہ کتاب میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] مناقب الخوارزمی: ۱۲۸، ح ۱۴۳؛ کشف الغمہ: ۱/ ۲۸۷؛ بحارالانوار: ۳۸/ ۲۴۷، ح ۴۲؛ الکافی: ۸/ ۵۷، ح ۱۸؛ امالی صدوق: ۱۵۶، ح ۱؛ کنز الفوائد: ۲/ ۱۷۹؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۲۴۶، ح ۳۵؛ اعلام الوریٰ: ۱/ ۳۶۶؛ کشف الیقین: ۱۰۷، الارشاد: ۱/ ۱۱۷؛ کفایۃ الطالب: ۲۶۴؛ مناقب المغازلی: ۲۳۷، ح ۲۸۵

فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا تو ان کو بلایا اور انھوں نے جواب دیا، پس ان پر میری نبوت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت پیش فرمائی تو انھوں نے قبول کیا، بعد از اں اللہ سبحانہ نے مخلوق کو خلق فرمایا، اور امر دین ہمارے ذمہ دیا؛ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو ہم سے خوش ہو اور بدبخت ہے وہ شخص جو ہم سے شقاوت کرے، ہم ہیں اللہ سبحانہ کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کرنے والے۔ [1]

[۲۰۱] وَرَوَى فِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبِي الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ نُوراً بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُطِيعاً يُسَبِّحُ اللهَ [ذٰلِكَ النُّورُ] وَيُقَدِّسُهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ [بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى آدَمَ]، ثُمَّ رَكَّبَ ذٰلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ فَلَمْ نَزَلْ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ حَتَّى افْتَرَقْنَا فِي صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَجُزْءٌ أَنَا وَجُزْءٌ عَلِيٌّ.

مذکورہ کتاب میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا:

"میںؐ اور علیؑ ایک ہی نور تھے اللہ سبحانہ کے سامنے، حالت اطاعت میں وہ نور اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتا رہا حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے سے، جب اللہ سبحانہ حضرت آدمؑ کو خلق فرمایا تو اس نور کے اجزاء کر دیے حضرت آدمؑ کی صلب میں، پس ہم ایک شروع سے ایک ہی چلے آرہے تھے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ نے ہم کو حضرت عبدالمطلبؑ کی صلب میں الگ کر دیا پس اس نور کا ایک جزء میں اور ایک علیؑ ہے"۔ [2]

[1] مناقب الخوارزمی: ۱۳۴، ح ۱۵۱؛ کشف الغمہ: ۱/ ۲۹۱؛ بحارالانوار: ۱۷/ ۱۳، ح ۲۵ و ۲۵/ ۳۳۹، ح ۲۰؛ مائۃ منقبۃ: ۵۰، ح ۷؛ کشف الیقین: ۲۵۵، کتاب الاربعین: ۴۳

[2] مناقب الخوارزمی: ۱۳۵، ح ۱۶۹؛ کشف الغمہ: ۱/ ۲۹۶؛ کشف الیقین: ۱۱؛ نہج الایمان: ۳۹۲؛ المسترشد: ۶۳۰؛ العمدۃ: ۸۹؛ خصائص الوحی المبین: ۹۵، ح ۲۸؛ تاریخ دمشق ابن عساکر: ۴۲/ ۶۷

[۲۰۲] وَرَوَى فِيهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ نُوراً بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ [مِنْ] قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ - تَعَالَى - آدَمَ سَلَكَ ذٰلِكَ النُّورُ فِي صُلْبِهِ. فَلَمْ يَزَلِ اللهُ يَنْقُلُهُ مِنْ صُلْبٍ إِلَى صُلْبٍ حَتَّى أَقَرَّهُ فِي صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَسَمَهُ قِسْمَيْنِ: قِسْماً فِي صُلْبِ عَبْدِ اللهِ وَقِسْماً فِي صُلْبِ أَبِي طَالِبٍ؛ فَعَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي وَدَمُهُ دَمِي، فَمَنْ أَحَبَّهُ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُ.

مذکورہ کتاب میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں اور علیؑ اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں ایک نور سے آدم علیہ السلام کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے سے، پس جب اللہ سبحانہ نے آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا اس نور آدم علیہ السلام کی صلب میں منسلک کر دیا، پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسی نور کو منتقل فرماتے رہے ایک صلب سے دوسرے تک یہاں تک حضرت عبدالمطلبؑ کے صلب میں آ کر اس نور ٹھہرادیا اور اس کی دو قسمیں کر دیں: ایک قسم عبداللہؑ کے صلب میں اور ایک قسم ابوطالبؑ میں؛ پس علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں، اس کا خون میرا خون ہے اور میرا خون اس کا خون ہے، پس جس نے بھی میری محبت کی وجہ سے علیؑ سے محبت کی تو میں اس سے محبت کروں گا، اور جس نے میرے بغض میں آ کر علیؑ سے بغض رکھا تو میں اس سے بغض رکھوں گا"۔ ①

[۲۰۳] وَرَوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُهُ الْجَنَّةَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ أَوَّلَ [أَهْلِ] الْجَنَّةِ دُخُولاً إِلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ

① مناقب الخوارزمی: ۱۳۵، ح ۱۷۰؛ کشف الغمہ: ۱/ ۲۹۶؛ الخصال: ۶۴۰، ح ۱۶؛ بحارالانوار: ۳۵/ ۳۳، ح ۳۰

الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَسْتَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أَنْتَ، وَعَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتُكَ؛ قَالَ: بَلَى يَا أَبَا دُجَانَةَ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى لِوَاءً مِنْ نُورٍ وَعَمُوداً مِنْ يَاقُوتٍ مَكْتُوبٌ عَلَى ذٰلِكَ اللِّوَاءِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، آلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَصَاحِبُ اللِّوَاءِ هٰذَا إِمَامُ الْقَوْمِ. وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَلِيِّ [ابْنِ أَبِي طَالِبٍ] عَلَيْهِ السَّلَامُ [قَالَ:] فَسَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا وَشَرَّفَنَا بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ لَهُ: أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ مَا مِنْ عَبْدٍ يَنْتَحِلُ مَوَدَّتَكَ إِلَّا بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى مَعَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:] فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ.

مذکورہ کتاب میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے: ہم رسول اللہ ﷺ پاس تھے کہ صحابہؓ نے جنت کا ذکر چھیڑ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں داخل ہونے والا پہلا شخص علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہوگا۔ تو حضرت ابودجانہ الانصاریؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ نے نہیں خبر دی ہم کو کہ جنت انبیاءؑ پر آپؐ کے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے، اور سابقہ امتوں پر آپؐ کی امت کے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں ابودجانہؓ! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ سبحانہ کا جھنڈا ہے نور میں سے اور اس کا ستون یاقوت میں سے ہے جس پر لکھا ہوا ہے: "اللہ سبحانہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، اور آلِ محمدؐ سب سے بہترین لوگ ہیں"۔ اس جھنڈے کو اٹھانے والا اس قوم کا امام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مولا علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: پس اللہ کے رسول ﷺ نے علی علیہ السلام کو مسرور کردیا، پس مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: حمد ہے اس للہ کی جس ہم تکریم وشرف بخشا ہے اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے وسیلے سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ''اس پاکیزہ مقام پر جو صاحبِ اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں ہے''۔(القمر:۵۵)[1]

[۲۰۴] وَ رَوَى الْجَلُودِيُّ فِي كِتَابِ الْخُطَبِ خُطْبَةً لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ جُمْلَتِهَا: أَيُّهَا النَّاسُ! سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي، أَنَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ غَايَةُ السَّابِقِينَ، وَ لِسَانُ الْمُتَّقِينَ، وَ خَاتَمُ الْوَصِيِّينَ، وَ خَلِيفَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَنَا قَسِيمُ النِّيرَانِ. أَنَا صَاحِبُ الْجِنَانِ. أَنَا صَاحِبُ الْأَعْرَافِ. أَنَا صَاحِبُ الْحَوْضِ. إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا إِمَامٌ إِلَّا وَ هُوَ عَارِفٌ بِجَمِيعِ أَوْلِيَائِهِ. وَ أَنَا الْهَادِي بِالْوَلَايَةِ.

علامہ جلودیؒ نے کتاب ''الخطب'' میں مولا علی علیہ السلام کا ایک خطبہ نقل کیا جس میں یہ بھی ہے:

''اے لوگو! مجھے کھودینے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو، میں یعسوب المومنین ہو، میں سابقین کی غایت، اور متقین کی زبان، خاتم الوصیین، رب العالمین کا خلیفہ ہوں، میں جہنم کو تقسیم کرنے والا، صاحبِ جنان میں ہوں، صاحب اعراف میں ہوں، صاحبِ حوض میں ہوں، ہم میں سے کوئی امام نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے تمام دوستوں کو پہچانتا ہے، اور میں ہادی ہوں ولایت کے ذریعے سے۔[2]

---

[1] کشف الغمہ: ۱/۳۲۱؛ بحارالانوار: ۲۷/۱۲۹، ح ۱۲۰ و ۳۶/۶۳، ح ۳؛ تفسیر فرات: ۴۵۶، ح ۵۹۷؛ کشف الیقین: ۳۸۵؛ تاویل الآیات: ۲/۶۲۹، ح ۴

[2] بحارالانوار: ۲۶/۱۵۳، ح ۱۳ و ۵۳/۸۱، ح ۸۶؛ تاویل الآیات: ۱/۲۲۸، ح ۲؛ الیقین: ۴۸۹، باب ۱۹۶

جومطالب دلالت کرتے ہیں محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم تمام رُسل واولیاء سے افضل ہیں

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (البقرۃ:3) یعنی: ''جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں''۔

[۲۰۵] فَرُوِيَ عَنْ مَوْلَانَا الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْغَيْبِ هُنَا ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ: يَوْمُ قِيَامِ الْقَائِمِ. وَ يَوْمُ الْكَرَّةِ. وَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ. مَنْ آمَنَ بِهَا فَقَدْ آمَنَ بِالْغَيْبِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''یہاں آیہ مبارکہ (بقرہ:3) میں غیب سے مراد تین چیزیں ہیں: (ا) جس روز قائم (عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) قیام فرمائیں گے۔ (۲) روزِ رجعت (جس روز دنیا میں واپسی کا آغاز ہوگا)۔ (۳) روزِ قیامت''۔[1]

اور بالکل یہی معنی خدا کے اس قول کا بھی ہے: ''اور ایام اللہ سے ان کا ذکر کرو'' (ابراہیم:۵)

[۲۰۶] وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أَيَّامَ اللهِ ثَلَاثَةٌ: يَوْمُ الْقَائِمِ وَ يَوْمُ الْكَرَّةِ وَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ.

نیز امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: اللہ سبحانہ کے دن تین ہیں: [۱] قائم (عجّل اللہ فرجہ) کا دن، [۲] روزِ رجعت (جس روز دنیا میں واپسی کا آغاز ہوگا)۔ [۳] روزِ قیامت۔[2]

---

[1] کمال الدین: ۳۴۰، ح ۱۹؛ تفسیر البرہان: ۱/۱۲۴، ح ۴؛ بحارالانوار: ۵۱/۵۲، ح ۲۸ و ۵۲/۱۲۴، ح ۹

[2] تفسیر القمی: ۱/۳۶۷؛ بحارالانوار: ۱۳/۱۲، ح ۱۹ و ۵۳/۶۳، ح ۵۳؛ الخصال: ۱۰۸، ح ۷۵؛ تفسیر نورالثقلین: ۲/۵۲۶، ح ۷؛ معانی الاخبار: ۳۶۵، ح ۱؛ مختصر البصائر: ۱۱۷، ح ۵۶ و ۱۷۸، ح ۱۱۳؛ روضۃ الواعظین: ۳۹۲

[۲۰۷]وَ رَوَى الْخُوارِزْمِيُّ فِي مَنَاقِبِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ لِأَخِي فَضَائِلَ لَا تُحْصَى كَثْرَةً. فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ مُقِرّاً بِهَا لَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ. وَمَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا بَقِيَ لِتِلْكَ الْكِتَابَةِ رَسْمٌ. وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ بِالاِسْتِمَاعِ لَهَا الذُّنُوبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا بِالسَّمْعِ. وَمَنْ نَظَرَ إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا بِالنَّظَرِ. ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلنَّظَرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِبَادَةٌ. وَ ذِكْرُهُ عِبَادَةٌ. وَ لَا يَقْبَلُ اللهُ إِيمَانَ عَبْدٍ إِلَّا بِوَلَايَتِهِ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ.

خوارزمی نے اپنی مناقب کے اندر اپنی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''یقیناً اللہ سبحانہ نے میرے بھائی کے اتنے فضائل قرار دیے ہیں کہ ان کو شمار کرنا ممکن نہیں ہے، پس جس نے بھی ان کے فضائل میں ایک فضیلت بیان کی اس فضیلت کا اعتراف کرتے ہوئے تو اللہ سبحانہ اس کے پہلے اور بعد کے گناہ معاف فرمادیتا ہے، اور جو اس کے فضائل میں سے کوئی فضیلت لکھتا ہے تو ملائکہ اس شخص کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہیں گے جب تک کہ اس مکتوب کی لکھائی باقی رہے، جو شخص علیؑ کے فضائل میں سے کوئی فضیلت سنتا ہے تو اللہ سبحانہ اس کے وہ گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اس نے کان کے ذریعے انجام دیے ہیں، اور جو شخص اس کے فضائل میں سے کسی فضیلت پر نگاہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ اس شخص کے وہ گناہ

معاف فرمادیتا ہے جو اس نے نظر سے کیے ہیں۔

پھر فرمایا: علیؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے، اس کا ذکر عبادت ہے، اللہ سبحانہ کسی بندے کا ایمان قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ علی علیہ السلام کی ولایت اور اس کے دشمنوں سے برأت نہ کرتا ہو''۔ [1]

[۲۰۸] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ مِنِّي مِثْلُ رَأْسِي مِنْ بَدَنِي.

مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے ابن عباسؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''علیؑ کی مثال میرے ساتھ اس طرح ہے جس طرح میرا سر میرے بدن کے لیے ہے''۔ [2]

[1] مناقب الخوارزمی: ۳۲، ح ۲؛ کفایۃ الطالب: ۲۵۲؛ امالی صدوق: ۲۰۱، ح ۱۰؛ مائۃ منقبۃ: ۱۶۳، ح ۱۰۰؛ روضۃ الواعظین: ۱۱۳؛ ارشاد القلوب: ۲۰۹؛ کشف الغمہ: ۱/ ۱۱۲؛ نہج الایمان: ۲۵؛ کشف الیقین: ۳؛ مختصر البصائر: ۸۹، ح ۲ و ۱۳۸، ح ۱۳

[2] مناقب الخوارزمی: ۱۴۴، ح ۱۶۷؛ مناقب المغازلی: ۹۲، ح ۱۳۵؛ العمدہ ابن طریق: ۲۹۶، ح ۴۹۱ و ۳۷۶، ح ۷۳۹؛ کشف الغمہ: ۱/ ۲۹۶؛ نہج الایمان: ۳۵۱؛ الطرائف: ۱/ ۱۰۳، ح ۷۶؛ کشف الیقین: ۲۸۱؛ فردوس الاخبار: ۳/ ۸۹؛ الجامع الصغیر: ۲/ ۱۷۷، ح ۵۵۹۶؛ تاریخ بغداد: ۷/ ۱۲؛ تاریخ دمشق: ۴۲/ ۳۴۴؛ کنز العمال: ۱۱/ ۶۰۳؛ ینابیع المودۃ: ۲/ ۷۷، ح ۷۳

وہ مطالب جو دلالت کرتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام ماضی و مستقبل کی شخصیات سے افضل ہیں

[۲۰۹] مَا رَوَاهُ الْخُوَارِزْمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ سَيْفُهُ يَقْطُرُ دَماً. فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ وَ كَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَعْطِ عَلِيّاً فَضِيلَةً لَمْ تُعْطِهَا أَحَداً قَبْلَهُ وَ لَا تُعْطِهَا أَحَداً بَعْدَهُ. فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَعَهُ أُتْرُجَّةٌ مِنَ الْجَنَّةِ. فَقَالَ لَهُ: إِنَّ اللهَ - جَلَّ جَلَالُهُ - يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ: حَيِّ بِهٰذِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَانْفَلَقَتْ فِي يَدِهِ فِلْقَتَيْنِ، فَإِذَا فِيهَا حَرِيرَةٌ خَضْرَاءُ مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا سَطْرَانِ بِالْخُضْرَةِ: تَحِيَّةٌ مِنَ اللهِ الْغَالِبِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

خوارزمیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب مولا علی علیہ السلام نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپؑ کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تو آپؐ نے تکبیر کہی اور سارے مسلمانوں نے بھی تکبیر (اللہ اکبر) کہی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے میرے اللہ! علیؑ کو ایسی فضیلت عطا فرما جو نہ پہلے کسی کو عطا کی ہو اور نہ ہی بعد میں عطا ہو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نیچے اتر آئے اور ان کے ساتھ

میں چکوترا (ایک قسم کا بڑے نیبو جیسا پھل) تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سبحانہ نے آپؐ پر سلام بھیجے ہیں اور فرمایا: جلدی سے یہ علیؑ ابن ابی طالب کو دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ علیؑ کو دیا۔ اس مولا علی علیہ السلام کے ہاتھ میں اس کو چیرا گیا تو اس میں سبز ریشم پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں:

— سلام وتحیات ہوں اللہ غالب کی طرف سے
— علی ابن ابی طالب (علیہما السلام) کی طرف۔ ①

[۲۱۰] وَ رَوَى فِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ أَوِ السَّادِسَةِ مَلَكاً نِصْفُهُ مِنْ نَارٍ وَ نِصْفُهُ مِنْ ثَلْجٍ وَ فِي جَبْهَتِهِ مَكْتُوبٌ: أَيَّدَ اللهُ مُحَمَّداً بِعَلِيٍّ. فَبَقِيتُ مُتَعَجِّباً. فَقَالَ لِي ذٰلِكَ الْمَلَكُ: مِمَّنْ تَعْجَبُ؟ كَتَبَ اللهُ فِي جَبْهَتِي مَا تَرَى قَبْلَ خَلْقِ الدُّنْيَا بِأَلْفَيْ عَامٍ.

مذکورہ کتاب میں محمد بن الحنفیہؓ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے آسمان معراج کے لیے لے جایا گیا تو میں چوتھے اور چھٹے آسمان پر ایک فرشتے کو دیکھا جس کا آدھا حصّہ آگ اور آدھا حصّہ برف تھا اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوا تھا: أید اللہ محمدا بعلی یعنی: "اللہ سبحانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت علی علیہ السلام کے ذریعے سے فرمائی"۔

پس میں تعجب کرتا رہا۔ تو فرشتے نے کہا: آپؐ کو کس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میری پیشانی پر جو لکھا ہوا ہے وہ تو آپؐ نے دنیا کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے دیکھا تھا۔ ②

[۲۱۱] وَ رَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

① مناقب الخوارزمی: ۱۷۰، ح ۲۰۳؛ کفایۃ الطالب: ۷۷؛ تاویل الآیات: ۲/ ۴۵۳، ح ۱۲؛ مدینۃ المعاجز: ۱/ ۳۳۰، ح ۲۶۶

② مناقب الخوارزمی: ۳۰۹، ح ۳۰۴؛ نہج الایمان: ۶۳۳؛ مدینۃ المعاجز: ۲/ ۳۰۷، ح ۶۳۴

قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ نَمْشِي فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِنَخْلٍ مِنْ نَخْلِهَا فَصَاحَتْ نَخْلَةٌ بِأُخْرَى: هٰذَا مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَى وَ عَلِيٌّ الْمُرْتَضَى. ثُمَّ جُزْنَا [هَا]، فَصَاحَتْ ثَانِيَةٌ بِثَالِثَةٍ: هٰذَا مُوسَى وَأَخُوهُ هَارُونُ. ثُمَّ جُزْنَاهَا فَصَاحَتْ رَابِعَةٌ بِخَامِسَةٍ: هٰذَا نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ. ثُمَّ جُزْنَا صَاحَتْ خَامِسَةٌ بِسَادِسَةٍ: هٰذَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ [هٰذَا] عَلِيٌّ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ! إِنَّمَا سُمِّيَ نَخْلُ الْمَدِينَةِ صيحانى [صَيْحَانِيّاً] لِأَنَّهُ صَاحَ بِفَضْلِي وَ فَضْلِكَ.

مذکورہ کتاب میں خوارزمی نے اپنی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک روز میں مدینے کے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گزر رہا تھا اور ہم کھجوروں کے پاس سے گزرے تو ایک کھجور نے دوسری کو آواز بلند کر کے کہا: هٰذا محمد المصطفى وعلى المرتضى۔ یعنی: یہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی مرتضی علیہ السلام ہیں۔

پھر ہم اس سے گزر گئے تو دوسری کھجور نے تیسری کو آواز دے کہا: هٰذا موسى وأخوه هارون۔ یعنی: "یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام ہیں"۔

پھر ہم آگے گئے تو چوتھی کھجور نے کہا: هذا نوح وإبراهيم۔ یعنی: "یہ نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام ہیں"۔ پھر ہم آگے گئے تو پانچویں نے کہا: ذا محمد سيد النبيين و [هذا] على سيد الوصيين۔ یعنی: "یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانبیاء اور یہ علی علیہ السلام سید الوصیین"۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا: اے علیؑ! مدینے کی کھجوروں کو "صیحانی" (زور سے آواز دے کر پکارنے والی) اس لیے کہا جاتا ہے یہ میرے اور تمہارے فضل کو (آپس میں) آواز دے کر بیان کرتی رہتی ہیں۔ ①

مناقب الخوارزمی: ۳۱۲، الفصل ۱۹، ح ۳۱۳؛ مائۃ منقبۃ: ۱۳۹، ح ۸۲؛ کفایۃ الطالب: ۲۵۵؛ فرائد السمطین: ۱/۱۳۷؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۴۰۷، ح ۶۳۳؛ نہج الایمان: ۲۳۳

[۲۱۲] وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ نُوراً ضَرَبَ بِهِ وَجْهِي، فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ: مَا هٰذَا النُّورُ الَّذِي رَأَيْتُهُ؟ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَيْسَ هٰذَا نُورَ الشَّمْسِ، وَلَا نُورَ الْقَمَرِ، وَ لٰكِنْ جَارِيَةٌ مِنْ جَوَارِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَطْلَعَتْ مِنْ قَصْرِهَا وَ نَظَرَتْ إِلَيْكَ فَضَحِكَتْ، وَ هٰذَا النُّورُ خَرَجَ مِنْ فِيهَا، وَ هِيَ تَدُورُ فِي الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ يَدْخُلَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ: جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا ایک نور میرے چہرے پر پڑ رہا ہے، میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کیسا نور ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ نور نہ ہی سورج کا ہے اور نہ ہی چاند کا، لیکن حضرت علی علیہ السلام کی کنیزوں میں سے ایک کنیز ہے، جب ان کو آپؐ کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے آپؐ کی طرف دیکھا اور وہ ہنسی، اور یہ نور ان کے منہ کا تھا، اور وہ جنت میں گھوم رہی ہے جب تک کہ امیر المومنینؑ جنت میں داخل نہیں ہوتے۔ ①

[۲۱۳] وَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ عَلَيَّ جَبْرَئِيلُ صَبِيحَةَ يَوْمٍ فَرِحاً مُسْتَبْشِراً، فَقُلْتُ: حَبِيبِي! [مَا لِي] أَرَاكَ فَرِحاً مُسْتَبْشِراً؟ فَقَالَ: [يَا مُحَمَّدُ] وَ كَيْفَ لَا أَكُونُ كَذٰلِكَ وَ قَدْ قَرَّتْ عَيْنِي بِمَا أَكْرَمَ اللهُ بِهِ أَخَاكَ وَ وَصِيَّكَ وَ إِمَامَ أُمَّتِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. [فَ] قُلْتُ: بِمَاذَا أَكْرَمَ اللهُ - سُبْحَانَهُ - أَخِي وَإِمَامَ أُمَّتِي؟ قَالَ: [بَاهَى]

---

① مناقب الخوارزمی: ۳۱۸، ح ۳۲۱؛ مائۃ منقبۃ: ۱۲۵، ح ۶۵؛ کفایۃ الطالب: ۳۲۱؛ الیقین: ۱۵۳، باب ۱۹ و ۲۲۸، باب ۸۳ و ۳۳۸، باب ۱۶۶

بِعِبَادَتِهِ ٱلْبَارِحَةَ مَلَائِكَتَهُ وَ حَمَلَةَ عَرْشِهِ. وَ قَالَ: يَا مَلَائِكَتِي! اُنْظُرُوا اِلَى حُجَّتِي فِي خَلْقِ أَرْضِي بَعْدَ نَبِيِّي مُحَمَّدٍ وَقَدْ عَفَّرَ وَجْهَهُ فِي ٱلتُّرَابِ تَوَاضُعاً لِعَظَمَتِي، أُشْهِدُكُمْ أَنَّهُ إِمَامُ خَلْقِي وَمَوْلَى بَرِيَّتِي.

نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک روز صبح میں حضرت جبرئیلؑ میرے پاس آیا بہت ہی خوش وخرم انداز میں، تو میں نے کہا: میرے دوست! کیا بات ہے بہت خوش خوش لگ رہے ہو؟

تو فرمایا: اے محمدؐ! میں کیوں نہ خوش ہو جاؤں، جب کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اس کرم سے جو اللہ سبحانہ نے تمہارے بھائی و وصی اور تمہارے امت کے امام علی ابن ابی طالب (علیہما السلام) پر کیا ہے۔

تو میں نے کہا: کس چیز کا کرم کیا اللہ سبحانہ نے میرے بھائی اور میرے امت کے امام علیہ السلام پر؟

تو فرمایا: کل رات اللہ سبحانہ نے ملائکہ اور عرش پر موجود فرشتوں کے سامنے علیؑ کی عبادت پر ناز کیا ہے، اور فرمایا: اے میرے ملائکہ! دیکھو میری زمین پر میرے نبی محمد ﷺ کے بعد میری زمین پر میری حجت کی طرف، اس نے اپنے چہرے کو میری عظمت کے سامنے تواضع کی خاطر خاک آلود کر دیا ہے، میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ میری مخلوق کا امام اور میرے بندوں کا مولا ہے۔ ①

[۲۱۴] وَعَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ ٱلْقِيَامَةِ أَقَامَنِيَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَ جَبْرَئِيلَ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

① مناقب الخوارزمی: ۳۱۹، ح ۳۲۲؛ مائۃ منقبۃ: ۱۳۷، ح ۷۷؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۴۳۹، ح ۶۶۳؛ التحصین: ۲۱۶، باب ۱۳

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا: جب قیامت ہوگی تو اللہ سبحانہ مجھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پل صراط پر کھڑا کریں گے پس کسی کے لیے گزرنے کی اجازت نہیں ہوگی سوائے اس شخص کے جس کے پاس علی بن ابی طالب علیہما السلام کی طرف سے گزرنے اجازت نامہ ہو۔ ①

[۲۱۵] وَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: دَخَلْتُ يَوْماً مَنْزِلِي فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [جَالِسٌ] وَٱلْحَسَنُ عَنْ يَمِينِهِ وَ ٱلْحُسَيْنُ عَنْ يَسَارِهِ وَ فَاطِمَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ! أَنْتُمَا كَفَّتَا ٱلْمِيزَانِ وَ فَاطِمَةُ لِسَانُهُ وَ لَا يَعْتَدِلُ ٱلْكَفَّتَانِ إِلَّا بِاللِّسَانِ، وَلَا يَقُومُ ٱللِّسَانُ إِلَّا بِالْكَفَّتَيْنِ. أَنْتُمَا ٱلْإِمَامَانِ وَلِأُمِّكُمَا ٱلشَّفَاعَةُ. ثُمَّ ٱلْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا ٱلْحَسَنِ! أَنْتَ تُوَفِّي ٱلْمُؤْمِنِينَ أُجُورَهُمْ وَ تُقَسِّمُ ٱلْجَنَّةَ بَيْنَ أَهْلِهَا.

ایک روز میں اپنے گھر گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے حسنؑ ان کے دائیں اور حسینؑ بائیں، حضرت فاطمہ زہراءؑ آپؐ کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں، نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے: اے حسنؑ، اے حسینؑ! تم دونوں ترازو پلڑے ہو اور فاطمہؑ ان دونوں پلڑوں کی درمیانی ڈنڈی ہیں، دونوں پلڑے برابر نہیں ہوں گے مگر اس درمیانی ڈنڈی سے، اور درمیانی ڈنڈی قائم نہیں ہوسکتی مگر ان دونوں پلڑوں سے، تم دونوں امام ہیں اور تمہاری والدہ (سلام اللہ علیہا) کی شفاعت ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوالحسنؑ! تم مومنین کو ان کا پورا اجر دینے والے ہو اور اہل افراد کے درمیان جنت تقسیم کروگے“۔ ②

① مناقب الخوارزمی: ۳۱۹، ح ۳۲۴؛ مناقب المغازلی: ۱۳۱، ح ۱۷۲؛ روضۃ الواعظین: ۱۲۸؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۱۹۵، ح ۱۳؛ کشف الیقین: ۳۰۴؛ تفضیل امیر المومنینؑ مفید: ۳۰

② کشف الغمہ ۱/۵۰۶

[٢١٦] وَرَوَى سَعْدٌ الْإِرْبِلِيُّ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِينَ قَالَ: وُجِدَ فِي ذَخِيرَةِ أَحَدِ حَوَارِيِّ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَقٌّ مَكْتُوبٌ بِالْقَلَمِ السُّرْيَانِيِّ مَنْقُولٌ مِنَ التَّوْرَاةِ أَنَّهُ لَمَّا تَشَاجَرَ مُوسَى وَ الْخِضْرُ فِي قَضِيَّةِ السَّفِينَةِ وَالْجِدَارِ وَالْغُلَامِ. وَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ، سَأَلَهُ [أَخُوهُ] هَارُونُ عَمَّا اسْتَعْمَلَهُ مِنَ الْخِضْرِ [فِي السَّفِينَةِ] وَشَاهَدَهُ مِنْ عَجَائِبِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالْخِضْرُ عَلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ إِذْ سَقَطَ بَيْنَ أَيْدِينَا طَائِرٌ فَأَخَذَ فِي مِنْقَارِهِ قَطْرَةً مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ وَرَمَى بِهَا نَحْوَ الْمَشْرِقِ. ثُمَّ أَخَذَ ثَانِيَةً وَرَمَى بِهَا نَحْوَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ أَخَذَ ثَالِثَةً وَرَمَى بِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، ثُمَّ أَخَذَ رَابِعَةً وَرَمَى بِهَا نَحْوَ الْأَرْضِ، ثُمَّ أَخَذَ خَامِسَةً وَعَادَهَا إِلَى الْبَحْرِ. فَبُهِتْنَا لِذٰلِكَ. [قَالَ مُوسَى:] وَسَأَلْتُ الْخِضْرَ [عَنْ ذٰلِكَ] فَلَمْ يُجِبْ، وَإِذَا نَحْنُ بِصَيَّادٍ يَصْطَادُ، فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُمَا فِي فِكْرٍ مِنَ الطَّائِرِ وَتَعَجُّبٍ؟ فَقُلْنَا: هُوَ ذَاكَ. فَقَالَ: أَنَا رَجُلٌ صَيَّادٌ وَقَدْ فَهِمْتُ إِشَارَتَهُ وَأَنْتُمَا نَبِيَّانِ وَلَا تَعْلَمَانِ؟! فَقُلْنَا: لَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا عَلَّمَنَا اللّٰهُ -عَزَّوَجَلَّ-. فَقَالَ: هٰذَا طَائِرٌ فِي الْبَحْرِ يُسَمَّى مُسْلِماً أَشَارَ بِرَمْيِ الْمَاءِ مِنْ مِنْقَارِهِ إِلَى نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَالسَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَرَمْيِهِ فِي الْبَحْرِ إِلَى أَنَّهُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَبِيٌّ يَكُونُ عِلْمُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَأَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عِنْدَ عِلْمِهِ مِثْلَ هٰذِهِ الْقَطْرَةِ الْمُلْقَاةِ فِي الْبَحْرِ. وَيَرِثُ عِلْمَهُ ابْنُ عَمِّهِ وَوَصِيُّهُ. فَسَكَنَ مَا كُنَّا فِيهِ مِنَ الْمُشَاجَرَةِ. وَاسْتَقَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا عِلْمَهُ بَعْدَ مَا كُنَّا مُعْجَبِينَ بِأَنْفُسِنَا [وَ مَشَيْنَا]. ثُمَّ غَابَ الصَّيَّادُ عَنَّا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ مَلَكٌ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْنَا يُعَرِّفُنَا

نَقْصَنَا حَيْثُ ادَّعَيْنَا الْكَمَالَ.

سعد الاربلی نے کتاب "الاربعین" میں روایت کیا ہے وہ کہتا ہے: حضرت مسیحؑ کے حواریوں میں سے کسی حواری کے ذخیرے میں سے باریک چیز پر سریانی زبان میں لکھا ہوا تھا جو کہ تورات سے منقول تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کے درمیان ناچاکی ہوئی کشتی، دیوار اور لڑکے کے بارے میں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو بھائی حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت خضر علیہ السلام کے معاملات کے بارے میں سوال کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جب میں اور خضر علیہ السلام سمندر کے ساحل پر تھے تو اچانک ہمارے سامنے ایک پرندہ گرا اور اس نے اپنی چونچ میں پانی ایک قطرہ لیا اور اس کو مشرق کی طرف پھینکا، پھر دوسری بار قطرہ لیا اور اس کو مغرب کی طرف پھینکا، پھر تیسری بار لیا اور اس کو آسمان کی طرف پھینکا، پھر چوتھی بار لیا اور اس بارے اس کو زمین پر پھینکا، پھر پانچویں بار لیا اور اس بار اس پانی کے قطرے کو جو اس کی چونچ میں سمندر کی طرف واپس پھینک دیا، ہم سب ششدر رہ گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے سوال کیا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا، پس اچانک سے ایک شکاری نے ہم کو دیکھا اور مجھ سے کہا: میں تم دونوں کو دیکھ رہا ہوں کہ پرندے کے بارے میں پریشان اور تعجب میں ہیں؟

ہم نے کہا: ایسا ہی ہے۔

اس شخص نے کہا: ہم ایک شکار انسان ہوں، میں نے اس کے اشاروں کو سمجھا ہے حالانکہ تم دونوں نبی ہو اور یہ نہیں سمجھ سکے؟

ہم نے کہا: ہمیں وہی معلوم ہوتا ہے جو ہمارا اللہ ہم کو تعلیم دیتا ہے۔

اس شخص نے اس پرندے کو سمندر میں "مسلم" کہا جاتا ہے، اور اس نے اپنی چونچ سے پانی بھر کر جو شرق و مغرب، آسمان و زمین اور پھر سمندر میں گرایا تو یہ اشارہ کیا نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کہ ان کا علم مشرق و مغرب اہل آسمان و زمین کے بارے میں اس طرح ہوگا جس طرح سمندر کے پانی کا قطرہ اس کی چونچ میں تھا، اس کے علم کا وارث اس کا چچازاد اور وصی

[۲۱۲] وَرَوَى سَعْدٌ الْإِرْبِلِيُّ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِينَ قَالَ: وُجِدَ فِي ذَخِيرَةِ أَحَدِ حَوَارِيِّ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَقٌّ مَكْتُوبٌ بِالْقَلَمِ السُّرْيَانِيِّ مَنْقُولٌ مِنَ التَّوْرَاةِ أَنَّهُ لَمَّا تَشَاجَرَ مُوسَى وَ الْخَضِرُ فِي قَضِيَّةِ السَّفِينَةِ وَالْجِدَارِ وَالْغُلَامِ. وَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ. سَأَلَهُ [أَخُوهُ] هَارُونُ عَمَّا اسْتَعْمَلَهُ مِنَ الْخَضِرِ [فِي السَّفِينَةِ] وَشَاهَدَهُ مِنْ عَجَائِبِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالْخَضِرُ عَلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ إِذْ سَقَطَ بَيْنَ أَيْدِينَا طَائِرٌ فَأَخَذَ فِي مِنْقَارِهِ قَطْرَةً مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ وَرَمَى بِهَا نَحْوَ الْمَشْرِقِ. ثُمَّ أَخَذَ ثَانِيَةً وَرَمَى بِهَا نَحْوَ الْمَغْرِبِ. ثُمَّ أَخَذَ ثَالِثَةً وَرَمَى بِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ. ثُمَّ أَخَذَ رَابِعَةً وَرَمَى بِهَا نَحْوَ الْأَرْضِ. ثُمَّ أَخَذَ خَامِسَةً وَعَادَهَا إِلَى الْبَحْرِ. فَبُهِتْنَا لِذَلِكَ. [قَالَ مُوسَى:] وَسَأَلْتُ الْخَضِرَ [عَنْ ذَلِكَ] فَلَمْ يُجِبْ. وَإِذَا نَحْنُ بِصَيَّادٍ يَصْطَادُ. فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُمَا فِي فِكْرٍ مِنَ الطَّائِرِ وَتَعَجُّبٍ؟ فَقُلْنَا: هُوَ ذَاكَ. فَقَالَ: أَنَا رَجُلٌ صَيَّادٌ وَقَدْ فَهِمْتُ إِشَارَتَهُ وَأَنْتُمَا نَبِيَّانِ وَلَا تَعْلَمَانِ؟! فَقُلْنَا: لَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا عَلَّمَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ: هَذَا طَائِرٌ فِي الْبَحْرِ يُسَمَّى مُسْلِماً أَشَارَ بِرَمْيِ الْمَاءِ مِنْ مِنْقَارِهِ إِلَى نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَالسَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَرَمْيِهِ فِي الْبَحْرِ إِلَى أَنَّهُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَبِيٌّ يَكُونُ عِلْمُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَأَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عِنْدَ عِلْمِهِ مِثْلَ هَذِهِ الْقَطْرَةِ الْمُلْقَاةِ فِي الْبَحْرِ. وَيَرِثُ عِلْمَهُ ابْنُ عَمِّهِ وَوَصِيُّهُ. فَسَكَنَ مَا كُنَّا فِيهِ مِنَ الْمُشَاجَرَةِ. وَاسْتَقَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا عِلْمَهُ بَعْدَ مَا كُنَّا مُعْجَبِينَ بِأَنْفُسِنَا [وَمَشَيْنَا]. ثُمَّ غَابَ الصَّيَّادُ عَنَّا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ مَلَكٌ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَيْنَا يُعَرِّفُنَا

نَقْصَنَا حَيْثُ ادَّعَيْنَا الْكَمَالَ.

سعد الاربلی نے کتاب ''الاربعین'' میں روایت کیا ہے وہ کہتا ہے: حضرت مسیحؑ کے حواریوں میں سے کسی حواری کے ذخیرے میں سے باریک چیز پر سریانی زبان میں لکھا ہوا تھا جو کہ تورات سے منقول تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کے درمیان ناچاکی ہوئی کشتی، دیوار اور لڑکے کے بارے میں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو بھائی حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت خضر علیہ السلام کے معاملات کے بارے میں سوال کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جب میں اور خضر علیہ السلام سمندر کے ساحل پر تھے تو اچانک ہمارے سامنے ایک پرندہ گرا اور اس نے اپنی چونچ میں پانی ایک قطرہ لیا اور اس کو مشرق کی طرف پھینکا، پھر دوسری بار قطرہ لیا اور اس کو مغرب کی طرف پھینکا، پھر تیسری بار لیا اور اس کو آسمان کی طرف پھینکا، پھر چوتھی بار لیا اور اس بارے اس کو زمین پر پھینکا، پھر پانچویں بار لیا اور اس بار اس پانی کے قطرے کو جو اس کی چونچ میں سمندر کی طرف واپس پھینک دیا، ہم سب ششدر رہ گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے سوال کیا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا، پس اچانک سے ایک شکاری نے ہم کو دیکھا اور مجھ سے کہا: میں تم دونوں کو دیکھ رہا ہوں کہ پرندے کے بارے میں پریشان اور تعجب میں ہیں؟

ہم نے کہا: ایسا ہی ہے۔

اس شخص نے کہا: ہم ایک شکار انسان ہوں، میں نے اس کے اشاروں کو سمجھا ہے حالانکہ تم دونوں نبی ہو اور یہ نہیں سمجھ سکے؟

ہم نے کہا: ہمیں وہی معلوم ہوتا ہے جو ہمارا اللہ ہم کو تعلیم دیتا ہے۔

اس شخص نے اس پرندے کو سمندر میں ''مسلم'' کہا جاتا ہے، اور اس نے اپنی چونچ سے پانی بھر کر جو مشرق و مغرب، آسمان و زمین اور پھر سمندر میں گرایا تو یہ اشارہ کیا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کہ ان کا علم مشرق و مغرب اہل آسمان و زمین کے بارے میں اس طرح ہوگا جس طرح سمندر کے پانی کا قطرہ اس کی چونچ میں تھا، اس کے علم کا وارث اس کا چچازاد اور وصی

ہمارے درمیان جو ناچاکی کے حالات تھے وہ ٹھنڈے پڑ گئے، ہم سمجھ گئے کہ اپنے علم و دانش پر فریفتہ نہیں ہونا چاہیے، اور ہم چل دیے، بعدازاں وہ شکاری ہماری نظروں سے غائب گیا تو ہم جان گئے کہ اللہ سبحانہ نے اس کو ہمارے پاس بھیجا تھا تا کہ وہ ہم کو ہمارے نقص سے آگاہ کرے کیوں کہ ہم کمال کا دعویٰ کر رہے تھے۔ [1]

[۲۱۷] وَرَوَى فِيهِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي عَامِرٍ فَوَقَفَ وَ سَلَّمَ سَلَاماً حَسَناً ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ رَسُولُ اللهِ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا يَا أَعْرَابِيُّ. فَقَالَ: [يَا رَسُولَ اللهِ] جَاءَ مِنْكَ رَسُولٌ يَدْعُونَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمْنَا. ثُمَّ إِلَى الصَّلَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ الْجِهَادِ فَرَأَيْنَا ذٰلِكَ حَسَناً. ثُمَّ نَهَانَا عَنِ الزِّنَا وَ السَّرِقَةِ [وَ الْغِيبَةِ] وَ الْمُنْكَرِ فَرَأَيْنَا ذٰلِكَ حَسَناً. فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ وَانْتَهَيْنَا عَنْ هٰذَا. فَقَالَ لَنَا رَسُولُكَ: عَلَيْنَا أَنْ نُحِبَّ صِهْرَكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَمَا السِّرُّ فِي ذٰلِكَ وَمَا نَرَاهُ عِبَادَةً؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ لِخَمْسِ خِصَالٍ: أَوَّلُهَا: أَنِّي كُنْتُ يَوْمَ بَدْرٍ جَالِساً بَعْدَ أَنْ غَزَوْنَا فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ: بَاهَيْتُ الْيَوْمَ بِعَلِيٍّ مَلَائِكَتِي وَ هُوَ يَجُولُ بَيْنَ الصُّفُوفِ وَ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ. وَ الْمَلَائِكَةُ تُكَبِّرُ مَعَهُ. فَوَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أُلْهِمُ حُبَّهُ إِلَّا مَنْ أُحِبُّهُ. وَ لَا أُلْهِمُ بُغْضَهُ إِلَّا مَنْ أُبْغِضُهُ. وَ الثَّانِيَةُ: أَنِّي كُنْتُ يَوْمَ أُحُدٍ جَالِساً وَقَدْ فَرَغْنَا مِنْ جَهَازِ عَمِّي

[1] بحارالانوار: ۱۳/ ۳۱۲، ح ۵۲: تاویل الآیات: ۱/ ۱۰۴، ح ۹: مدینۃ المعاجز: ۲/ ۱۳۳: ح ۴۵۳: ینابیع المودۃ: ۲۰: تفسیر کنز الدقائق: ۲/ ۲۳

حَمْزَةَ فَأَتَانِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! فَرَضْتُ الصَّلَاةَ وَ وَضَعْتُهَا عَنِ الْمَرِيضِ. وَ فَرَضْتُ الصَّوْمَ وَ وَضَعْتُهُ عَنِ الْمَرِيضِ وَ الْمُسَافِرِ. وَ فَرَضْتُ الْحَجَّ وَ وَضَعْتُهُ عَنِ الْمُقِلِّ الْمُدْقِعِ. وَ فَرَضْتُ الزَّكَاةَ وَ وَضَعْتُهَا عَمَّنْ لَا يَمْلِكُ النِّصَابَ. وَ جَعَلْتُ حُبَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَيْسَ فِيهِ رُخْصَةٌ. وَ الثَّالِثَةُ: أَنَّهُ مَا أَنْزَلَ اللهُ كِتَاباً وَ لَا خَلَقَ خَلْقاً إِلَّا جَعَلَ لَهُ سَيِّداً. فَالْقُرْآنُ سَيِّدُ الْكُتُبِ الْمُنْزَلَةِ. وَ جَبْرَئِيلُ سَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ - أَوْ قَالَ: إِسْرَافِيلُ - وَ أَنَا سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ. وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ. وَلِكُلِّ امْرِءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَيِّدٌ. وَ حُبِّي وَ حُبُّ عَلِيٍّ سَيِّدُ مَا تَقَرَّبَ بِهِ الْمُتَقَرِّبُونَ مِنْ طَاعَةِ رَبِّهِمْ. وَ الرَّابِعَةُ: أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَلْقَى فِي رُوعِي أَنَّ حُبَّ عَلِيٍّ شَجَرَةُ طُوبَى الَّتِي غَرَسَهَا اللهُ [تَعَالَى] بِيَدِهِ. وَ الْخَامِسَةُ: أَنَّ جَبْرَئِيلَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نُصِبَ لِي مِنْبَرٌ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَ النَّبِيُّونَ كُلُّهُمْ عَنْ يَسَارِهِ [وَ بَيْنَ يَدَيْهِ] وَ نُصِبَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُرْسِيٌّ إِلَى جَانِبِي إِكْرَاماً لَهُ. وَ مَنْ هٰذِهِ خِصَالُهُ. أَفَمَا تَرَى لِقَوْمِكَ أَنْ يُحِبُّوهُ وَ يُحِبُّوا إِلَى ذٰلِكَ؛ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: سَمْعاً وَطَاعَةً.

مذکورہ کتاب میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو ایک اعرابی بنی عامر سے آیا کھڑے کھڑے بہترین انداز میں سلام کیا، اور پوچھا: تم لوگوں میں رسول اللہ کون ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اعرابی! مَیں ہوں۔

اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے نمائندہ آیا ہمارے پاس اس نے اسلام کی دعوت دی ہم نے اسلام قبول کیا، پھر اس نے نماز روزے اور جہاد کی طرف دعوت دی،

ہمیں وہ کام اچھے لگے، پھر اس نے ہم کو زنا، چوری، غیبت، اور برے کاموں سے بھی روکا ہم نے کہا اچھا ہے، اور ہم نے وہ کام کیے جو اس نے کہے اور جن کاموں سے منع کیا ان سے بھی رُک گئے۔ اب آپؐ کا نمائندہ کہتا ہے کہ ہم آپؐ کے داماد علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے بھی محبت کریں، اب اس میں کیا ایسی بات اس کی محبت کو ہم عبادت کیوں سمجھیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ خصلتوں کی وجہ سے:

”پہلی بات یہ ہے کہ: میں بدر میں جنگ کے بعد بیٹھا ہوا تھا تو حضرت جبرئیل نازل ہوئے، اور فرمایا: اللہ سبحانہ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور فرمایا ہے کہ: آج میں نے علی علیہ السلام کے ذریعے سے اپنے ملائکہ پر ناز کیا ہے جب وہ جنگی صفوں میں اللہ اکبر کی صدائیں لگاتے ہوئے پھر رہے تھے، اور ملائکہ بھی ساتھ میں تکبیر کے نعرے بلند کر رہے تھے، مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں علی علیہ السلام کی محبت اس شخص کو الہام کروں گا جس سے مجھے محبت ہو، اور علی علیہ السلام کا بغض اس شخص کے دل میں ڈالوں گا جس سے مجھے بغض ہوگا۔

دوسری بات: اُحد کے روز میں بیٹھا ہوا تھا، جب ہم حضرت حمزہؓ کی تدفین سے فارغ ہوگئے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اللہ سبحانہ فرماتا ہے: اے محمدؐ! میں نے نماز فرض کی اور مریض کو معاف کر دیا، روزے فرض کیے مریض اور مسافر کو معاف کیا، حج فرض کیا غیر متمول افراد کو معاف کیا، زکات فرض کی جس کا مال نصاب سے کم ہو اس کو معاف کیا، میں نے علی ابن ابی طالبؑ کی محبت کے فرض کو ترک کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی۔

تیسری بات: اللہ سبحانہ نے کوئی کتاب نازل کی اور نہ ہی کوئی مخلوق مگر یہ کہ ان کا سید و سردار قرار نہ دیا ہو، پس قرآن آسمانی کتابوں میں سردار ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام یا فرمایا: حضرت اسرائیل علیہ السلام فرشتوں کا سردار، اور میں سید الانبیاء ﷺ، اور علیؑ سید الاوصیاء، ہر شخص کے ہر عمل کا (بھی) سردار ہے، پس میری اور علیؑ کی محبت ہر اس عمل کا سردار ہے اللہ عزوجل کا تقرب پانے کے لیے انجام دیا جاتا ہے۔

چوتھی بات: اللہ سبحانہ نے میرے دل میں ڈال دیا ہے کہ علیؑ کی محبت وہ شجرۂ طوبیٰ ہے جس کو اللہ سبحانہ نے اپنے ہاتھ سے جنت میں اگایا ہے۔

پانچویں بات: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ سبحانہ میرے لیے عرش کے دائیں جانب ایک منبر نصب فرمائے گا، تمام نبیؑ میری بائیں جانب ہوں گے عرش کے سامنے، علیؑ کی کرسی میرے پہلو میں نصب کی جائے گی اس کے اکرام میں، پس جس شخص کی یہ خصلتیں ہوں، تو کیا تمہیں ٹھیک نہیں لگتا کہ تمہاری قوم کے لوگ اس شخص سے محبت کریں، اس کی انہی خصلتوں کی وجہ سے؟

تو اعرابی نے کہا: سنا اور اطاعت کی۔ [1]

[۲۱۸] وَ رَوَى الثَّعْلَبِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعاً فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: طُوبَى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَآبٍ. قَالَ: طُوبَى هِيَ شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ وَ فِي دَارِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْهَا غُصْنٌ. (وَحُسْنُ مَآبٍ). قَالَ: حُسْنُ الْمَرْجِعِ.

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے مرفوعاً اللہ سبحانہ کے اس ارشاد کے ذیل میں: ”ان کے لئے بہترین جگہ (بہشت) اور بہترین بازگشت ہے“۔ (رعد:۲۹)
کہتے ہیں کہ: ”طوبیٰ“ جنت میں درخت کا نام ہے جس کی جڑیں حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں ہیں، اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ٹہنی ہے۔ اور ”حسن ماب“ سے مراد حسن المرجع ہے۔ [2]

[۲۱۹] وَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ طُوبَى شَجَرَةٌ غَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى بِيَدِهِ وَ نَفَخَ فِيهَا مِنْ رُوحِهِ. تُنْبِتُ الْحُلِيَّ وَ الْحُلَلَ، وَإِنَّ أَغْصَانَهَا لَتُرَى مِنْ وَرَاءِ سُورِ الْجَنَّةِ. أَصْلُهَا فِي دَارِي. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! سَأَلْنَاكَ عَنْهَا فَقُلْتَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ. ثُمَّ سَأَلْنَا عَنْهَا فَقُلْتَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِي؟! فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

---

[1] بحارالانوار: ۲۷/۱۲۸، ح۱۱۹

[2] الکشف والبیان: ۵/۲۹۰؛ نہج الایمان: ۶۰۶؛ العمدۃ: ۳۵۱، ح۶۷۵؛ خصائص الوحی المبین: ۲۲۹، ح۱۷۹؛ الطرائف: ۱/۱۴۳، ح۱۳۳؛ تفسیر فرات: ۲۰۸، ح۲۷۸، بحارالانوار: ۳۹/۲۳۱، ح۱۱

دَارِی وَدَارُ عَلِیٍّ غَداً وَاحِدَةٌ فِی مَکَانٍ وَاحِدٍ.

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ: طوبیٰ ایک درخت ہے جس کو اللہ سبحانہ نے اپنے ہاتھ سے اگایا ہے اور اس میں اپنی روح پھونکی، جس میں سے ہیرے و زیورات اگتے ہیں، اس کی ٹہنیاں جنت کے دیوار سے باہر نظر آتی ہیں، اور اس کی جڑیں میرے گھر میں ہیں۔

کہا گیا: یارسولؐ اللہ! ہم نے آپؐ سے اس درخت کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: طوبیٰ جنت میں درخت ہے جس کی جڑیں علی علیہ السلام کے گھر میں ہیں، ایک بار پھر جب اس ''طوبیٰ'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: وہ درخت ہے اس کی جڑیں میرے گھر میں ہیں؟

تو آپؐ نے فرمایا: میرا اور علیؑ کا گھر کل کے روز ایک ہی جگہ پر ہوگا۔ (1)

[۲۲۰] وَرَوَی أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِی مُسْنَدِهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَیْتُ مَکْتُوباً عَلی بَابِ الْجَنَّةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِیٌّ أَخُوهُ.

احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول اور علیؑ رسولؐ اللہ کے بھائی ہیں۔ (2)

[۲۲۱] وَرَوَی فِیهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: آخَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللهِ! آخَیْتَ بَیْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ

(1) الکشف والبیان: ۵/۲۸۸؛ العمدة: ۳۵۰، ح ۶۷۳؛ خصائص الوحی المبین: ۲۲۸، ح ۱۷۸؛ نہج الایمان: ۲۰۵؛ الطرائف: ۱/۱۳۳، ح ۱۳۳؛ شواہد التنزیل: ۱/۳۰۵، ح ۳۱۸؛ تفسیر فرات: ۲۰۹، ح ۲۷۹؛ الخصال: ۳۳۲، ح ۳۰؛ بحار الانوار: ۱/۱۷۸، ح ۱۳۲

(2) فضائل الصحابہ: ۲/۶۶۵، ح ۱۱۳۳ و ۶۶۸/۱۱۴۰؛ تاریخ دمشق: ۴۳/۵۹؛ مناقب الخوارزمی: ۱۴۳/۱۶۸؛ حلیۃ الاولیاء: ۷/۲۵۶؛ مناقب المغازلی: ۹۱، ح ۱۳۴؛ ذخائر العقبیٰ: ۶۶؛ فردوس الاخبار: ۴/۱۲۳، ح ۶۳۸؛ الخصال: ۶۳۸؛ ح ۱۱؛ امالی صدوق: ۱۴۳، ح ۱؛ مناقب امیر المومنین: ۱/۳۵۷

بَیْنِی وَبَیْنَ أَحَدٍ؟! قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَهُ: أَنْتَ أَخِی فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ.

مذکورہ کتاب میں ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، حضرت علی علیہ السلام تو ان کی آنکھیں نم تھیں، اور فرمایا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے اصحابؓ کو آپس میں بھائی بھائی بنایا اور مجھے کسی کا بھائی قرار نہیں دیا؟! ابن عمر کہتا ہے کہ میں نے سنا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بھائی ہو، دنیا اور آخرت دونوں میں''۔ (1)

جابلقا اور جابرسا

[۲۲۲] وَ رَوَی عَنْ أَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی بِالْمَشْرِقِ مَدِینَةً یُقَالُ لَهَا جَابَلْقَا. لَهَا اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ مَا بَیْنَ کُلِّ بَابٍ إِلٰی صَاحِبِهِ فَرْسَخٌ عَلٰی کُلِّ بَابٍ بُرْجٌ فِیهِ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ مُقَاتِلٍ یُهَیِّئُونَ الْخَیْلَ وَ یَشْهَرُونَ السُّیُوفَ وَ السِّلَاحَ یَنْتَظِرُونَ قِیَامَ قَائِمِنَا. وَ إِنِّی الْحُجَّةُ عَلَیْهِمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ سبحانہ کا مشرق میں ایک شہر ہے جس کا نام ''جابلقا'' ہے، اس کے بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں، ہر دروازے سے اس کے مالک تک ایک فرسخ کا فاصلہ ہے، ہر دروازے پر ایک قلعہ ہے جس میں بارہ ہزار جنگجو ہیں جو کہ اپنے گھوڑے تیار کیے کھڑے ہیں، اپنی تلواریں بے نیام کیے اسلحے سے لیس ہو کر ہمارے قائم عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے قیام کے انتظار میں ہیں، اور میں ان پر حجت

(1) سنن الترمذی: ۵/۶۳۶، ح ۳۷۲۰؛ مستدرک الحاکم: ۳/۱۴؛ تاریخ دمشق: ۴۲/۵۱؛ کفایۃ الطالب: ۱۹۳؛ ذخائر العقبیٰ: ۶۶؛ تنبیہ الغافلین: ۳۷؛ مناقب المغازلی: ۳۷، ح ۵۷؛ الفصول المہمہ مالکی: ۳۷؛ مناقب امیر المومنین: ۱/۳۵۷، ح ۲۸۴؛ شرح الاخبار: ۲/۵۳۸، ح ۵۱۸؛ الاربعین: ۷۲، ح ۳۹؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۲/۲۱۱؛ العمدة: ۱۷۲، ح ۲۶۹؛ بشارة المصطفیٰ: ۳۱۵؛ کشف الغمہ: ۱/۳۲۹

ہوں۔ (1)

[۲۲۳] وَ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مِيرَاثِ الْعِلْمِ مَا مَبْلَغُهُ؟ أَ جَوَامِعُ [مَا] هُوَ مِنْ [هَذَا] الْعِلْمِ أَمْ تَفْسِيرُ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْأُمُورِ الَّتِي نَتَكَلَّمُ فِيهَا، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَدِينَتَيْنِ: مَدِينَةً بِالْمَشْرِقِ وَ مَدِينَةً بِالْمَغْرِبِ فِيهِمَا قَوْمٌ لَا يَعْرِفُونَ إِبْلِيسَ وَ لَا يَعْلَمُونَ بِخَلْقِ إِبْلِيسَ. نَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ حِينٍ فَيَسْأَلُونَا عَمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ [وَ يَسْأَلُونَا عَنِ الدُّعَاءِ] فَنُعَلِّمُهُمْ. وَ يَسْأَلُونَا عَنْ قَائِمِنَا مَتَى يَظْهَرُ. وَ فِيهِمْ عِبَادَةٌ وَ اِجْتِهَادٌ شَدِيدٌ. وَ لِمَدِينَتِهِمْ أَبْوَابٌ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعِ إِلَى الْمِصْرَاعِ مِائَةُ فَرْسَخٍ. لَهُمْ تَقْدِيسٌ وَ تَمْجِيدٌ وَ دُعَاءٌ وَ اِجْتِهَادٌ شَدِيدٌ لَوْ رَأَيْتَهُمْ لَحَقَّرْتَ عَمَلَكُمْ. يُصَلِّي الرَّجُلُ مِنْهُمْ شَهْراً لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ سَجْدَتِهِ. طَعَامُهُمُ التَّسْبِيحُ. وَ لِبَاسُهُمُ الْوَرَعُ. وَ وُجُوهُهُمْ مُشْرِقَةٌ بِالنُّورِ. وَ إِذَا رَأَوْا مِنَّا وَاحِداً اِحْتَوَشُوهُ وَ اِجْتَمَعُوا إِلَيْهِ وَ أَخَذُوا مِنْ أَثَرِهِ مِنَ الْأَرْضِ يَتَبَرَّكُونَ بِهِ. لَهُمْ دَوِيٌّ إِذَا صَلُّوا كَأَشَدِّ مِنْ دَوِيِّ الرِّيحِ الْعَاصِفِ. فِيهِمْ جَمَاعَةٌ لَمْ يَضَعُوا السِّلَاحَ مُنْذُ كَانُوا يَنْتَظِرُونَ قَائِمَنَا. يَدْعُونَ اللهَ أَنْ يُرِيَهُمْ إِيَّاهُ. يُعَمَّرُ أَحَدُهُمْ أَلْفَ سَنَةٍ. إِذَا رَأَيْتَهُمْ رَأَيْتَ الْخُشُوعَ وَ الِاسْتِكَانَةَ وَ طَلَبَ مَا يُقَرِّبُهُمْ مِنَ اللهِ. إِذَا اِحْتَبَسْنَا عَنْهُمْ ظَنُّوا أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ سَخَطٍ. يَتَعَاهَدُونَ أَوْقَاتَنَا الَّتِي نَأْتِيهِمْ فِيهَا. لَا يَسْأَمُونَ وَ لَا يَفْتُرُونَ. يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا عَلَّمْنَاهُمْ. وَ إِنَّ فِيمَا

(1) مختصر البصائر: ۱۰۲؛ بحار الانوار: ۲۷/۴۳، ح ۹۶ و ۵۷/۳۳۳، ح ۱۹؛ تفضیل الائمہ: ۲۹۰

نُعَلِّمُهُمْ مَا لَوْ تُلِيَ عَلَى النَّاسِ لَكَفَرُوا بِهِ وَ لَأَنْكَرُوهُ. وَ يَسْأَلُونَا عَنِ الشَّيْءِ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ لَا يَفْهَمُونَهُ. فَإِذَا أَخْبَرْنَاهُمْ بِهِ انْشَرَحَتْ صُدُورُهُمْ لِمَا يَسْمَعُونَهُ مِنَّا. وَ سَأَلُوا لَنَا طُولَ الْبَقَاءِ وَ أَنْ لَا يَفْقِدُونَا. وَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الْمِنَّةَ مِنَ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ فِيمَا نُعَلِّمُهُمْ بِهِ عَظِيمَةٌ. وَ لَهُمْ خَرْجَةٌ مَعَ الْإِمَامِ إِذَا قَامَ يَسْبِقُونَ فِيهَا أَصْحَابَ السِّلَاحِ مِنْكُمْ. وَ يَدْعُونَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَهُمْ مِمَّنْ يَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِهِ. فِيهِمْ كُهُولٌ وَ شَبَابٌ. إِذَا رَأَى شَابٌّ مِنْهُمُ الْكَهْلَ جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ جِلْسَةَ الْعَبْدِ لَا يَقُومُ حَتَّى يَأْمُرَهُ [لَهُمْ طَرِيقٌ هُمْ أَعْلَمُ بِهِ مِنَ الْخَلْقِ إِلَى حَيْثُ يُرِيدُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ السَّلَامُ]. فَإِذَا أَمَرَهُمُ الْإِمَامُ أمر [بِأَمْرٍ] قَامُوا إِلَيْهِ أَبَداً حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَأْمُرُهُمْ بِغَيْرِهِ. لَوْ أَنَّهُمْ وَرَدُوا عَلَى مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ [مِنَ الْخَلْقِ] لَأَفْنَوْهُمْ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ. لَا يَخْتَلُّ فِيهِمُ [الْحَدِيدُ] هُمْ سُيُوفٌ مِنْ حَدِيدٍ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيدِ لَوْ ضَرَبَ أَحَدُهُمْ بِسَيْفِهِ جَبَلاً لَقَدَّهُ حَتَّى يَفْصِلَهُ. وَ يَغْزُو بِهِمُ الْإِمَامُ الْهِنْدَ وَ الدَّيْلَمَ وَ الْكُرْدَ وَ الرُّومَ وَ بَرْبَرَ وَ فَارِسَ. وَ بَيْنَ جَابَرْسَا إِلَى جَابَلْقَا. وَ هُمَا مَدِينَتَانِ وَاحِدَةٌ بِالْمَشْرِقِ وَ وَاحِدَةٌ بِالْمَغْرِبِ. لَا يَأْتُونَ عَلَى أَهْلِ دِينٍ إِلَّا دَعَوْهُمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ التَّوْحِيدِ وَ الْإِقْرَارِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ وَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. فَمَنْ أَجَابَ مِنْهُمْ وَ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ تَرَكُوهُ وَ أَمَّرُوا عَلَيْهِ أَمِيراً مِنْهُمْ. وَ مَنْ لَمْ يُجِبْ وَ لَمْ يُقِرَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ [لَمْ يُقِرَّ] بِالْإِسْلَامِ [وَ لَمْ يُسْلِمْ] قَتَلُوهُ حَتَّى لَا يَبْقَى بَيْنَ الْمَشْرِقِ

وَالْمَغْرِبِ [وَمَا دُونَ الْجَبَلِ أَحَدٌ إِلَّا آمَنَ.

محمد بن مسلم[1] سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس علم کی مقدار کے بارے میں سوال کیا کہ آیا وہ اس علم کی کلیات ہیں یا ہر شئے کی تفسیر ہے ان امور کی جن کے بارے میں ہم کلام کرتے ہیں؟

پس امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سبحانہ کے دو شہر ہیں، ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں، ایسے لوگ ہیں جو ابلیس تک جانتے نہیں ہیں کہ وہ پیدا بھی ہوا ہے کہ نہیں، ہم ان سے ہر وقت ملاقات کرتے ہیں تو اپنی ضروریات کے بارے میں ہم سے سوال کرتے ہیں اور ہم سے دُعا کے بارے میں پوچھتے ہیں پھر ہم ان کو وہ تعلیم دیتے ہیں، نیز ہم سے ہمارے قائم [عجل اللہ فرجہٗ] کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب ظہور فرمائیں گے، ان لوگوں میں عبادت کرنے کا بہت شوق ہے، ان کے شہر میں ایسے دروازے ہیں کہ دروازے کے ایک پٹ سے دوسرے پٹ تک سو فرسخ کا فاصلہ ہے، وہ تقدیس و تمجید کرتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، گر آپ ان لوگوں کو دیکھ لیں تو تمہارے عمل تم لوگوں کو بہت حقیر نظر آئیں گے، ایک شخص نماز پڑھتے وقت مہینے تک سجدے سے سر نہیں اٹھاتا، ان کا کھانا تسبیح ہے، ان کا لباس پرہیزگاری ہے، ان کے چہرے نور سے چمکتے رہتے ہیں، جب وہ ہم میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو ان گھیر لیتے ہیں، اس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں، اس کے پاؤں کے نیچے خاک اٹھا لیتے ہیں اور اس کو تبرک قرار دیتے ہیں، جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی گرج کی آواز بادلوں گرج کی آواز سے زیادہ ہوتی ہے، ان میں ایک جماعت ہے انھوں نے جب سے ہمارے "قائم" (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا انتظار شروع کیا ہے کبھی اسلحے کو اپنے سے الگ نہیں کیا، وہ اللہ سبحانہ ان کی زیارت کی دُعا کرتے ہیں، ان میں سے ہر ایک ہزار سال زندگی گزارتا ہے، جب تم ان کو دیکھو گے تو وہ خشوع و خضوع میں اور اللہ سبحانہ کی تقرب کی آرزو میں ہی پائے جائیں گے،

[1] محمد بن مسلم بن ریاح امام باقر، امام صادق اور امام کاظم علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں اور زیادہ روایات امام باقر و امام صادق علیہما السلام سے ہیں۔ یہ ہمارے اصحاب میں سے فقیہ اور ثقہ ترین لوگوں میں سے ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۷۸)

ہمارے آنے کے اوقات کو یاد رکھتے ہیں، وہ نہ تھکتے ہیں اور نہ ہی افتراء پردازی کرتے ہیں، اللہ سبحانہ کے کتاب کی تلاوت کرتے ہیں جس طرح کہ ہم ان کو تعلیم دی ہے، ہم نے ان کو جس طرح جو تعلیم دی ہے اگر ہم اسی طرح لوگوں کو تعلیم دینا شروع کر دیں تو وہ اس کا کفر اور انکار کر دیں، وہ ہم سے قرآن مجید کے وہ مسائل پوچھتے ہیں جو ان کو سمجھ نہیں آتے، جب ہم ان کو اس کی خبر دیتے ہیں تو ان کے سینے چوڑے ہو جاتے ہیں، ہمارے لیے طول عمر کی دُعا کرتے ہیں اور ہم سے جدا ہونا نہیں چاہتے، نیز وہ جانتے ہیں کہ ہم جو ان کو تعلیم دیتے ہیں یہ اللہ سبحانہ ان کے اوپر خاص کرم و احسان ہے، وہ دُعا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ ان کو موقعہ دے کے کہ وہ دین مدد و نصرت کریں، ان میں جوان بھی ہیں اور بوڑھے بھی، ان کا جوان جب کسی پیر سن کو دیکھتا ہے تو اس کے آگے ایک غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور نہیں اٹھتا جب تک کہ وہ اس کو حکم نہ دے، ان کے پاس ایک ذریعہ ہے جس سے وہ باقی مخلوق سے زیادہ جانتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا کیا ارادہ ہے، جب امام علیہ السلام ان کو کوئی بھی حکم دیتا ہے تو وہ اسی کام سے لگ جاتے ہیں یہاں تک امام علیہ السلام پھر ان کو کوئی اور حکم دے، اگر وہ آ جائیں تو مشرق و مغرب کے درمیان میں جو کچھ ہے اس کو وہ ایک گھنٹے کے اندر فناء کر دیں، لوہا کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، ان کے پاس لوہے کی تلواریں ہیں لیکن وہ لوہا یہ والا لوہا نہیں ہے، ان میں سے کوئی اگر اپنی تلوار پہاڑ پر تو اس کے دو ٹکڑے کر دے، امام علیہ السلام ان کے ساتھ مل کر ہند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس اور جابرسا و جابلقا کے درمیان جنگ کریں گے، یہ دونوں (جابلقا و جابرسا) شہر ہیں ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں ہے، کسی اہل دین کے پاس نہیں آئیں گے مگر یہ کہ ان اللہ سبحانہ، اسلام، توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نیز ہماری ولایت کی دعوت دیں گے، پس جو ان کی دعوت قبول کر کے اسلام میں داخل ہو جائے گا اس کو چھوڑ دیں گے اور انہی میں سے کسی کو امیر بنائیں گے، اور جو قبول نہیں کرے گا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار نہیں کرے گا اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ مشرق و مغرب اور پہاڑ کے نیچے تک کوئی باقی نہیں بچے گا مگر امن کے ساتھ۔[1]

[1] بصائر الدرجات: ۵۱۰، ح ۳؛ بحارالانوار: ۲۷/۴۱، ح ۳؛ تفضیل الائمۃ: ۲۹۰؛ مختصر البصائر: ۹۳؛ بحارالانوار: ۵۷/۳۳۲، ح ۱۷

[۲۲۴] وَ رَوَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَ الْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُورٌ مِنْ حَدِيدٍ، يَدُورُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفِ مِصْرَاعٍ ذَهَباً، وَ فِيهِمَا أَلْفُ أَلْفِ لُغَةٍ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ الْأُخْرَى، وَ أَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ، وَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا حُجَّةٌ غَيْرِي وَ غَيْرُ الْحُسَيْنِ أَخِي.

امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ کے دو شہر ہیں ان میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں ہے، دونوں کی دیواریں لوہے کی ہیں، دونوں شہروں 490,000,000 سونے سے بنے دروازوں کے پٹ ہیں [شاید یہ کثرت سے کنایہ ہے، کیوں کہ روایت کے الفاظ ہیں "سبعون الف الف مصراع" لہٰذا ہم نے کیلکولیٹر استر ہزار کو ستر ہزار سے ضرب دیا تو یہ نتیجہ آیا جو ہم نے عبارت میں لکھ دیا ہے۔ مترجم۔ و اللہ اعلم بالصواب و الحق] اور اس میں ہزارہا زبانیں ہیں، ہر ایک زبان دوسری زبان سے الگ ہے، میں وہ ساری زبانوں جانتا ہوں، ان کے درمیان میرے اور میرے بھائی حسین علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور حجت نہیں ہے۔ [1]

[۲۲۵] وَ رَوَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْضاً فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَدِينَتَيْنِ: مَدِينَةً بِالْمَشْرِقِ وَ مَدِينَةً بِالْمَغْرِبِ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ سُورٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي كُلِّ سُورٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مِصْرَاعٍ ذَهَباً، يَدْخُلُ مِنْ كُلِّ مِصْرَاعٍ سَبْعُونَ أَلْفَ لُغَةِ آدَمِيٍّ، لَيْسَ فِيهَا لُغَةٌ إِلَّا مُخَالِفَةٌ لِلْأُخْرَى، وَ مَا مِنْهَا لُغَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْنَاهَا، وَ مَا فِيهِمَا وَ مَا بَيْنَهُمَا ابْنُ بِنْتِ نَبِيٍّ غَيْرِي وَ غَيْرُ

[1] الکافی: ۱/ ۴۶۲، ح ۵؛ بصائر الدرجات: ۳۵۹، ح ۳؛ بحار الانوار: ۳۳/ ۳۳۷، ح ۷؛ الارشاد: ۲/ ۲۹؛ الاختصاص: ۲۹۱؛ مختصر البصائر: ۱۰۱، ح ۳۵؛ مدینۃ المعاجز: ۳/ ۲۵۴، ح ۷۳ و ۴/ ۲۰، ح ۱۰۹؛ تفضیل الآئمہ: ۲۹۳

أَخِي، وَ إِنِّي حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

نیز امام حسن علیہ السلام سے ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں اور ایک مغرب، میں ہر شہر کی لوہے کی دیوار ہے، ہر دیوار میں ستر ہزار دروازے کے پاٹ ہیں سونے سے بنے، اس کے ہر دروازے سے ستر ہزار زبانوں کے بولنے والے داخل ہوتے ہیں، ہر زبان دوسری زبان کی ضد ہے (یعنی ان زبانوں کے الفاظ آپس میں بالکل بھی ایک جیسے نہیں ہیں) وہاں کی کوئی زبان ایسی نہیں ہے جس کو ہم نہ جانتے ہوں، ان لوگوں کے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹی کا بیٹا (یعنی) میں اور میرے بھائی حسینؑ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے، میں ان لوگوں پر اللہ سبحانہ کی حجت ہوں۔ [1]

[۲۲۶] وَ رَوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ عَالَمٍ، كُلُّ عَالَمٍ مِنْهُمْ أَكْبَرُ مِنْ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَ سَبْعِ أَرَضِينَ، لَا يَرَى كُلُّ عَالَمٍ مِنْهُمْ أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى عَالَماً غَيْرَهُ، وَ إِنِّي الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ.

امام صادق علیہ السلام روایت ہے آپؑ نے فرمایا:

"اللہ سبحانہ کے بارہ ہزار عالَم ہیں، ان میں سے ہر عالَم سات زمین و آسمانوں سے بڑا ہے، ان عوالم میں سے کوئی نہیں سمجھتا کہ اللہ سبحانہ کا اس عالَم کے علاوہ بھی کوئی عالَم ہے، اور میں ان پر حجت ہوں"۔ [2]

امیر المومنینؑ سورج سے کلام فرماتا ہے

[۲۲۷] وَ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَ رَفَعَ الْهِجْرَةَ إِذْ قَالَ: لَا

[1] بصائر الدرجات: ۵۱۲، ۵۰۵؛ مختصر البصائر: ۹۷، ح ۴۰؛ تفضیل الآئمہ: ۲۹۳؛ بحار الانوار: ۲۷/ ۴۴، ح ۴

[2] الخصال: ۶۳۹، ح ۱۶؛ بحار الانوار: ۲۷/ ۴۱، ح ۱ و ۵۷/ ۳۲۰، ح ۲؛ مختصر البصائر: ۷۶، ح ۴۷؛ تفضیل الآئمہ: ۲۹۳

هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ. قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ الْغَدُ كَلِّمِ الشَّمْسَ لِتَعْرِفَ كَرَامَتَكَ عَلَى اللهِ-تَعَالَى-. فَلَمَّا كَانَتِ الْغَدَاةُ جَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مَشْرِقِ الشَّمْسِ حِينَ طَلَعَتْ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُطِيعُ لِرَبِّهِ. فَقَالَتِ الشَّمْسُ: وَ عَلَيْكَ يَا أَخَا رَسُولِ اللهِ وَ وَصِيَّهُ السَّلَامُ. أَبْشِرْ فَإِنَّ رَبَّ الْعِزَّةِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ لَكَ وَ مُحِبِّيكَ وَ شِيعَتِكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. فَخَرَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاجِداً. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا حَبِيبِي فَقَدْ بَاهَى اللهُ بِكَ الْمَلَائِكَةَ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا اور ہجرت کرنے کو ختم کیا تو فرمایا: اب آج کے بعد کوئی ہجرت نہیں ہے، نیز حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: جب کل کا دن ہو تو سورج سے کلام کرو تا کہ وہ جان سکے کہ تمہارا مقام اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں کیا ہے۔

جب دوسرا روز ہوا تو مولا علی علیہ السلام نے طلوع کے وقت مشرق کی جانب رُخ کیا اور فرمایا: سلام ہو تم پر اے اللہ کے اطاعت گزار بندے۔

سورج نے کہا: اور آپؑ پر سلام ہو اے رسولؐ اللہ کے بھائی اور وصی، خوش ہو جاؤ؛ کیوں کہ ربُّ العزت تم پر سلام کہہ رہا ہے اور تم سے کہہ رہا ہے: خوش ہو جاؤ؛ کیوں کہ تم اور تمہارے چاہنے والا اور شیعہ سب کے لیے اللہ سبحانہ نے وہ کچھ ذخیرہ فرمایا ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ ہی کسی بشر کے ذہن میں اس نوعیت کا خیال تک آیا ہوگا۔

پس مولا علیہ السلام سجدہ پروردگار میں گر گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا سر اٹھاؤ میرے دوست، اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم ناز

کیا ہے ملائکہ کے درمیان۔ [1]

وہ روایات جو دلالت کر رہی ہیں کہ ائمہ علیہم السلام کے مزارات تمام مزاروں سے افضل اور ان کی مساجد دیگر مساجد سے افضل ہیں

[۲۲۸] مَا رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْقُبُورِ إِلَّا قُبُورَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: "قبور کی زیارات کی خاطر سفر نہ کرو سوائے ہم اہل بیت علیہم السلام کی قبور کے"۔ [2]

[۲۲۹] وَ رُوِيَ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ بِجَامِعِ الْكُوفَةِ فَقَالَ: جِئْتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُوَدِّعُكَ. فَقَالَ لَهُ: إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ: أَزُورُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ. فَقَالَ لَهُ: بِعْ رَاحِلَتَكَ وَ كُلْ زَادَكَ وَ صَلِّ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَهُوَ أَفْضَلُ لَكَ.

روایت ہے کہ ایک مولا امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور آپؑ مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے، اس شخص نے کہا: امیر المومنینؑ میں آپؑ سے الوداع کہنے آیا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟

اس شخص نے کہا: میں بیت المقدس کی زیارت کی غرض سے جا رہا ہوں۔

تو آپؑ نے فرمایا: اپنی سواری کا جانور بیچ دو اور زادِ سفر کھا لو اور ہماری مسجد میں نماز

[1] الخرائج والجرائح: ۲/۵۳۵، ح۱۲؛ امالی صدوق: ۵۸۹، مجلس ۸۶، ح ۱۳؛ روضۃ الواعظین: ۱/۱۲۸؛ الصراط المستقیم: ۱/۲۳۶؛ کشف الغمہ: ۱/۱۵۳؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۲/۳۲۲؛ الیقین: ۱۶۳، باب ۲۵؛ بحارالانوار: ۴۱/۱۷۰، ح۷

[2] الخصال: ۱۴۳، ح ۱۶۷؛ عیون اخبارالرضاؑ: ۲/۲۵۴، ح۱؛ بحارالانوار: ۱۰۲/۳۶، ح۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۵۲۲، ح۱؛ مدینۃ المعاجز: ۷/۱۸۰، ح۱۵۱

پڑھنا تمہارے لیے زیادہ افضل ہے۔ ①

یہ روایت ہے افضلیت کی دلیل۔

وہ مقامات جہاں امیر المومنینؑ کا اسم مبارک درج ہے

[۲۳۰] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: أَنَا اللهُ وَحْدِي لَا إِلٰهَ غَيْرِي، غَرَسْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِي، مُحَمَّدٌ صَفْوَتِي، أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ خِيَرَتِهِ.

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب مجھے معراج کے لیے لے جایا گیا آسمان کی طرف تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا: "میں اکیلا ہی معبود ہوں میرے علاوہ کوئی اور نہیں ہے، جنت عدن کی کاشت میں نے خود کی ہے، محمد (ﷺ) میرا چنا ہوا ہے، ان کی تائید میں علیؑ کے ذریعے سے کی جو کہ بہترین ہے سب سے"۔ ②

[۲۳۱] وَ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَحَدِ جَنَاحَيْ جَبْرَئِيلَ مَكْتُوباً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ، وَ عَلَى الْآخَرِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَلِيٌّ الْوَصِيُّ.

نیز رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ایک پَر پر لکھا ہوا ہے: "اللہ سبحانہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد ﷺ نبی ہیں"۔ اور دوسرے پر لکھا ہے: "اللہ سبحانہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت علی علیہ السلام وصی ہیں"۔ ③

① الکافی: ۳/۳۹۱، ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۱، ح۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۶۱، ح۱؛ کامل الزیارات: ۲۹، ح۱۸؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳۹۳، ح ۲۸؛ الغارات: ۲/۲۸۵؛ تفسیر العیاشی: ۲/۳۲۹؛ کنزالعمال: ۲/۳۳۶، ح۴

② العمدۃ: ۱۷۱، ح ۲۶۸؛ کشف الغمہ: ۱/۳۲۹؛ بحارالانوار: ۳۸/۳۳۵ و ۲۷/۱۱، ح ۲۶؛ مناقب المغازلی: ۳۹، ح۶۱

③ مناقب الخوارزمی: ۳۰۷، ح ۱۷۲؛ کشف الیقین: ۱۰ و ۲۷۱؛ کشف الغمہ: ۱/۲۹۷؛ نہج الایمان: ۶۳۳؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۰۹، ح ۶۳۷؛ بحارالانوار: ۲۷/۹، ح۱۹

[۲۳۲] وَ رُوِيَ فِي حَدِيثِ صَلْصَائِيلَ الْمُبَشِّرِ بِتَزْوِيجِ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَلَمَّا عَرَجَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ وَ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ مَكْتُوبٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُقِيمُ الْحُجَّةِ. فَقُلْتُ: يَا صَلْصَائِيلُ مُنْذُ كَمْ كُتِبَ هٰذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ.

حدیث "صلصائیل علیہ السلام" میں روایت کی گئی ہے، یہ وہی فرشتہ ہے جس نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی تزویج مولا علی علیہ السلام سے ہونے کی بشارت دی تھی، رسالتِ مآب حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: جب صلصائیلؑ نے پرواز کی تو میں اس کے کندھوں کے درمیان لکھا پایا:

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، علی ابن ابی طالب علیہما السلام حجت قائم کرنے والے ہیں۔ تو میں نے کہا: اے صلصائیلؑ! تمہارے کندھوں کے درمیان یہ عبارت کب سے لکھی ہوئی ہے؟ تو اس نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام کو خلق کرنے سے بارہ ہزار سال پہلے سے یہ لکھا ہوا ہے"۔ ①

[۲۳۳] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَكْتُوبٌ عَلَى الْعَرْشِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَ رَسُولِي، أَيَّدْتُهُ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ: وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ: هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرش پر لکھا ہوا ہے: "اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمد (ﷺ) میرا رسول ہے،

① مائۃ منقبۃ: ۲۱، ح ۱۵؛ مناقب الخوارزمی: ۳۳۰، ح ۳۶۰؛ کشف الغمہ: ۱/۳۵۲؛ بحارالانوار: ۴۳/۱۲۳، ح۳۱؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۱۰، ح ۶۳۹؛ مناقب المغازلی: ۳۴۴، ح ۳۹۶

نے اس کی تائید علی ابن ابی طالب (علیہما السلام) کے ذریعے سے کی ہے، فرمایا کہ اللہ سبحانہ نے اپنے اس ارشاد میں اسی مطلب کی اشارہ فرمایا ہے: هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وبِالْمُؤْمِنِينَ (الانفال: 62) ''اس نے آپ کی تائید، اپنی نصرت اور صاحبان ایمان کے ذریعہ کی ہے''۔ مراد حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں۔ (1)

[۲۳۴] وَ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَمَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَرْضِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ عَلَيَّ. فَرَأَيْتُهُمَا جَمِيعاً. رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَ أَلْوَانَ نَعِيمِهَا. وَ رَأَيْتُ النَّارَ وَ أَلْوَانَ عَذَابِهَا. وَ رَأَيْتُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مَكْتُوباً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اللہ سبحانہ نے میرے سامنے جنت وجہنم کو پیش کرنے حکم دیا، میں دونوں کو مکمل طور پر دیکھا، میں نے جنت اور اس کی طرح طرح کی نعمتیں دیکھیں، جہنم اور اس میں ہر طرح کے عذاب کو دیکھا، میں نے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ہر دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: لا إله إلا الله. محمد رسول الله. علی ولی الله یعنی: ''اللہ سبحانہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، حضرت علی علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں''۔ (2)

[۲۳۵] وَ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ دَعَاهُنَّ فَأَجَبْنَهُ. ثُمَّ عَرَضَ عَلَيْهِنَّ نُبُوَّتِي وَ وَلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَبِلْنَهُمَا. ثُمَّ خَلَقَ

(1) تفسیر درمنثور (مترجم): ۳/۲۲۰ (تفسیر سورۂ انفال، آیت ۶۲)؛ تاریخ دمشق: ۴۲/۳۶۰؛ شواہد التنزیل: ۱/۲۲۳، ح ۲۹۹؛ تاریخ بغداد: ۱۱/۱۷۳؛ کفایۃ الطالب: ۲۳۴؛ خصائص الوحی المبین: ۱۹۰، ح ۱۳۵؛ امالی صدوق: ۲۸۴، ح ۳؛ روضۃ الواعظین: ۴۲؛ بحار الانوار: ۲۷/۲، ح ۳ و ۱۰، ح ۲۳

(2) فضائل ابن شاذان: ۴۴۳، ح ۱۹۱؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۵۸، ح ۶۰۵؛ بحار الانوار: ۲۷/۱۱، ح ۲۴؛ امالی طوسی: ۳۵۵، مجلس ۱۲، ح ۷۷؛ الخصال: ۱/۳۲۳، ح ۱۰؛ الصراط المستقیم: ۱/۲۴۸؛ الطرائف: ۱/۶۴؛ کشف الغمہ: ۱/۹۴؛ کشف الیقین: ۴۵۹؛ مائۃ منقبۃ: ۸۷، ح ۵۴؛ ارشاد القلوب: ۲/۲۳۴

الْخَلْقَ وَ فَوَّضَ إِلَيْنَا أَمْرَ الدِّينِ. فَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ بِنَا. وَ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِنَا. نَحْنُ الْمُحَلِّلُونَ لِحَلَالِهِ تَعَالَى وَ الْمُحَرِّمُونَ لِحَرَامِهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: بے شک جب اللہ سبحانہ نے زمین آسمان کو خلق فرمایا تو ان کو بلایا پس انھوں نے اطاعت کی، پھر ان پر میری نبوت اور علی علیہ السلام کی ولایت پیش کی تو انھوں نے دونوں کو قبول کیا، بعد ازاں اللہ سبحانہ نے مخلوق کو خلق فرمایا اور امر دین ہمارے حوالے کر دیا، پس خوش نصیب وہ ہے جو ہمارے ساتھ رہا، اور بدنصیب وہ ہے جس نے ہم سے شقاوت کی، حلال پروردگار کو ہم لوگ حلال کرنے والے ہیں، اور اس کے حرام کردہ کو حرام۔ (1)

کس وقت حضرت علی علیہ السلام کا نام امیر المومنینؑ رکھا گیا

[۲۳۶] وَ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّهُ مَتَى سُمِّيَ عَلِيٌّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَنْكَرُوا فَضْلَهُ. سُمِّيَ وَ آدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَ الْجَسَدِ. قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ: فَأَنَا رَبُّكُمْ وَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّكُمْ وَ عَلِيٌّ أَمِيرُكُمْ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حضرت علی علیہ السلام کو امیر المومنینؑ کب کہا گیا تو وہ اس کی فضیلت کا انکار ہی نہیں کریں گے، حضرت علی علیہ السلام کو امیر المومنینؑ اس وقت کہا گیا جب حضرت آدم علیہ السلام روح و جسد کے درمیان میں تھے، اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ

(1) مناقب الخوارزمی: ۱۳۴، ح ۱۵۱؛ کشف الغمہ: ۱/۲۹۱؛ مائۃ منقبۃ: ۵۰ ح ۷؛ کشف الیقین: ۲۵۵؛ بحار الانوار ۱۷/۱۳، ح ۲۵ و ۲۵/۳۳۹، ح ۲۰ و ۲۷/۲۸۴، ح ۸

عَلٰی أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰی (الاعراف:172)

''اور جب تمہارے پروردگار نے فرزندان آدم علیہ السلام کی پشتوں سے ان کی ذرّیت کو لے کر انہیں خود ان کے اوپر گواہ بنا کر سوال کیا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں ہوں تو سب نے کہا: کیوں نہیں''۔ نیز اللہ سبحانہ نے فرمایا: پس میں تمہارا رب ہوں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا نبی اور حضرت علی علیہ السلام تمہارا امیر ہوگا''۔ ①

نورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نورِ وصی علیہ السلام کا اتحاد

[۲۳۷] وَرُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ إِذْ لَا كَانَ، فَخَلَقَ الْكَانَ وَ الْمَكَانَ، وَ خَلَقَ نُورَ الْأَنْوَارِ الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ، وَأَجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ، وَهُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً، فَلَمْ يَزَالَا نُورَيْنِ أَوَّلَيْنِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُمَا، وَ لَمْ يَزَالَا يَجْرِيَانِ طَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَطْهَرِ طَاهِرَيْنِ فِي عَبْدِ اللهِ وَ أَبِي طَالِبٍ، وَ هُمَا أَخَوَانِ لِأُمٍّ وَاحِدَةٍ اِبْنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ تھا اس کے علاوہ ''ہونا'' تھا ہی نہیں، پس اللہ سبحانہ نے ''ہونا'' اور ''ہونے کی جگہ (یعنی مکان)'' کو خلق فرمایا، انوار کے نور کو خلق فرمایا جس سے نور نورانی ہوا، یہ وہی نور ہے جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، وہ دونوں پہلے ہی نور رہے کوئی چیز ان دونوں سے پہلے نہیں تھی، نیز ہمیشہ کی طرح طاہر و مطہر اصلاب سے منتقل ہوتے رہے یہاں تک طاہر ترین مقام پر آ کر الگ ہوئے،

① فردوس الاخبار: ۳/ ۳۵۴، ح ۵۰۶۶؛ دلائل الامامۃ: ۵۳، ح ۱؛ تفسیر فرات: ۱۳۶، ح ۱۵۷؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۳/ ۶۸؛ نہج الایمان: ۳۶۶؛ الیقین: ۲۲۲؛ باب ۶۵ و ۲۸۳، باب ۱۰۰ و ۳۸۲، باب ۱۳۶؛ الصراط المستقیم: ۲/ ۵۵

(وہ تھا صلبِ حضرت) عبداللہ علیہ السلام اور حضرت ابوطالب علیہ السلام، یہ دونوں ایک ہی ماں کے بیٹے تھے حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کی اولاد میں سے۔ ①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج میں علی علیہ السلام اور ان کی اولاد کو دیکھا

[۲۳۸] وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ جَاوَزْتُ الْحُجُبَ حَتَّى دَنَوْتُ مِنْ رَبِّي - جَلَّ جَلَالُهُ - فَلَمْ يَبْقَ بَيْنِي وَ بَيْنَ رَبِّي إِلَّا حِجَابُ النُّورِ، وَ هُوَ يَتَلَأْلَأُ، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا أَحْمَدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ. فَقَالَ: مَنْ خَلَّفْتَ عَلَى أُمَّتِكَ؛ قُلْتُ: خَيْرَهَا. فَقَالَ: خَلَّفْتَ عَلَيْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ أَنَا أَعْلَمُ؛ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبِّ. فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا نَبِيّاً، فَلَا أُذْكَرُ إِلَّا وَ أَنْتَ مَعِي، وَ شَقَقْتُ لَكَ اسْماً مِنِ اسْمِي؛ فَأَنَا الْمَحْمُودُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ. ثُمَّ اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً أُخْرَى فَاخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيّاً، فَجَعَلْتُهُ وَصِيَّكَ، وَ شَقَقْتُ لَهُ اسْماً مِنْ أَسْمَائِي؛ فَأَنَا الْأَعْلَى وَ هُوَ عَلِيٌّ. فَأَنْتَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ هُوَ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ. خَلَقْتُكَ مِنْ نُورِي وَ خَلَقْتُهُ مِنْ نُورِكَ، وَ خَلَقْتُ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَتِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ مِنْ نُورِكُمَا. ثُمَّ عَرَضْتُ وَلَايَتَكُمْ عَلَى خَلْقِي؛ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ. وَ مَنْ جَحَدَهَا كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ. يَا مُحَمَّدُ! لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَنِي حَتَّى يَتَقَطَّعَ إِرْباً إِرْباً ثُمَّ لَقِيَنِي جَاحِداً لِوَلَايَتِكُمْ لَأَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَ عَذَّبْتُهُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ. يَا مُحَمَّدُ! أَ تُحِبُّ أَنْ تَرَى صُورَةَ

① الکافی: ۱/ ۴۴۱، ح ۱؛ بحار الانوار: ۱۵/ ۲۴ ح ۴۲ و ۵۷/ ۱۹۶، ح ۱۴۳

شَبَحِكَ وَأَشْبَاحِ خُلَفَائِكَ مِنْ بَعْدِكَ: عَلِيٍّ وَأَحَدَ عَشَرَ إِمَاماً مِنْ ذُرِّيَّتِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبِّ. فَأَوْحَى تَعَالَى إِلَيَّ أَنْ تَقَدَّمْ أَمَامَكَ. فَتَقَدَّمْتُ. فَإِذَا أَنَا بِأَشْبَاحٍ مِنْ نُورٍ يَتَلَأْلَأُ مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا بِالنُّورِ أَسْمَائُنَا وَهِيَ: مُحَمَّدٌ. وَعَلِيٌّ. وَفَاطِمَةُ. وَالْحَسَنُ. وَالْحُسَيْنُ. وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ. وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ. وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ. وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ. وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى. وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ. وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ. وَ م ح م د بْنُ الْحَسَنِ. وَهُوَ فِي وَسَطِهِمْ شَبِيهُ الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ. فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَأَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ ابْنَتُكَ وَالْخُلَفَاءُ مِنْ وُلْدِهَا مِنْ ذُرِّيَّةِ وَصِيِّكَ عَلِيٍّ. وَهٰذَا الَّذِي بَيْنَهُمْ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ هُوَ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ؛ يَهْدِي أُمَّتَكَ إِلَى الْإِيمَانِ وَيُخْرِجُهَا مِنَ الضَّلَالَةِ وَالطُّغْيَانِ. أَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً. قُلْتُ: يَا رَبِّ! مَا اسْمُهُ؟ فَأَوْحَى إِلَيَّ: هُوَ سَمِيُّكَ وَالْمُوفِي بِعَهْدِكَ. وَهٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ مَنِ ائْتَمَّ بِهِمْ نَجَا وَسَلِمَ. وَعَذَابِي مُقِيمٌ عَلَى مَنْ جَحَدَهُمْ حَقَّهُمْ. وَهُمْ أَوْلِيَائِي وَخُلَفَائِي. وَسُكَّانُ جَنَّتِي. وَهُمْ خِيَرَتِي مِنْ خَلْقِي. فَطُوبَى لِمَنْ أَحَبَّهُمْ وَصَدَّقَهُمْ. وَوَيْلٌ لِمَنْ جَحَدَ حَقَّهُمْ وَكَذَّبَ بِهِمْ.

[۲۳۸] رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: ''جس شب مجھے آسمان پر لے جایا گیا میں حجابات سے گزر گیا یہاں تک اپنے رب جل جلالہ کے قریب ہوگیا پس میرے اور میرے ربّ کے درمیان حجاب نور کے سوا کوئی اور چیز حائل نہیں تھی، حالانکہ وہ چمک رہا تھا، میرے ربّ نے میری طرف وحی فرمائی: اے احمد!

میں نے کہا: لبیک۔

فرمایا: اپنے پیچھے امت میں کس کو چھوڑ آئے ہو؟

میں نے کہا: جو سب سے بہترین تھا۔

تم پیچھے علی ابن ابی طالبؑ کو چھوڑ کر آئے ہو میں جانتا ہوں۔

میں نے کہا: جی بالکل میرے ربّ۔

پس میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! میں نے زمین کی طرف نگاہ فرمائی تو میں نے وہاں سے تم کو نبی انتخاب فرمایا، میں ذکر نہیں کرتا مگر یہ کہ تم میرے ساتھ ہو، تمہارا نام میں نے اپنے اسماء میں سے مشتق (نکالا) کیا ہے، پس میں محمود ہوں اور تم محمدؐ ہو۔

پھر میں نے زمین کی طرف نگاہ کی دوسری بار تو میں نے وہاں سے علیؑ کا انتخاب فرمایا، اور اس کو تمہارا وصی قرار دیا، نیز اس کا نام میں نے اپنے اسماء میں سے مشتق کیا ہے، پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے۔

تم سید الانبیاء اور وہ سید الاوصیاء ہے، تم کو میں نے اپنے نور سے اور اس کو تمہارے نور سے خلق کیا ہے، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ نیز حسینؑ کی اولاد میں سے نو بیٹے (وہ سب) تم دونوں کے نور سے خلق کیے ہیں۔

پھر میں نے تمہاری ولایت کو اپنی مخلوق کے سامنے پیش کیا، پس جس نے اس کو قبول کیا وہ ایسے مقربین قرار پائے ہیں کہ: وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرۃ: 277) ''اور ان کے لئے کسی طرح کا خوف یا حزن نہیں ہے''۔ جس نے انکار کیا وہ کافرین میں سے ہیں۔

اے محمدؐ! اگر کوئی میرا بندہ میری اس قدر عبادت کرے کہ ٹکڑے ٹکڑے میں کاٹ دیا جائے، مجھ سے ملاقات کے وقت تم لوگوں کی ولایت کا انکاری ہوا تو میں اس کو جہنم میں داخل کروں گا، اور اس کو دردناک عذاب سے دوچار کروں گا۔

اے محمدؐ! کیا تم اپنی تصویر کی پرچھائی اور تمہارے بعد کے خلفاء کی پرچھائی دیکھنا چاہو گے: (یعنی) علیؑ اور اس کی ذریت میں سے گیارہ ائمہؑ۔

میں نے کہا: اے میرے رب جی بالکل۔
پس اللہ سبحانہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ آگے بڑھو۔
میں آگے بڑھا تو میں نے نور کی پرچھائیاں دیکھیں جو چمک رہی تھیں، ان پر نور کے ساتھ ہمارے نام لکھے ہوئے تھے اور وہ یہ نام تھے: محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ اور "م ح م دؑ" بن حسنؑ (علیہم افضل الصلاۃ والسلام اجمعین) اور وہ (یعنی "م ح م دؑ") ان سب کے درمیان میں کوکب دری کی مانند تھا۔
پس میں نے کہا: اے میرے ربّ! یہ سب کون ہیں؟
اللہ سبحانہ نے میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! یہ تمہاری بیٹی اور اس کی اولاد جو تمہارے جانشین ہوں گے تمہارے وصی علیؑ کی اولاد میں سے، اور یہ جوان کے درمیان مانند کوکب دری ہے وہ القائم المہدی (عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ہے، وہ تمہاری امت کی ہدایت کی طرف راہنمائی کرے گا، امت کو گمراہی و سرکشی سے باہر نکالے گا، میں اس کے ذریعے سے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔
میں نے کہا: اے میرے رب اس کا نام کیا ہے؟
پس میری طرف وحی فرمائی گئی: وہ تمہارے نام سے موسوم ہے اور تمہارے عہد کو پورا کرنے والا ہے، جو ان کی پیشوائی کو قبول کرے گا وہ نجات سلامتی میں رہے گا، میرا عذاب قائم رہے گا ان لوگوں پر ان کے حق کا انکار کریں گے، یہ میرے دوست اور خلفاء ہیں، میری جنت کے رہائش پذیر ہیں، وہ میری مخلوق میں سب سے بہترین ہیں، خوش خبری ہو ان لوگوں کے لیے جو ان سے محبت کرتے ہیں اور ان (ائمہ علیہم السلام) کی تصدیق

کرتے ہیں، ویل ہے ان لوگوں کے لیے جو ان (ائمہ اہل بیت علیہم السلام) کا انکار کرتے ہیں اور ان کو جھٹلاتے ہیں"۔ [1]

[۲۳۹] وَ رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ، وَ كُشِفَ لِي حَتَّى نَظَرْتُ مَا فِيهَا. فَاشْتَقْتُ إِلَيْكَ، فَدَعَوْتُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا أَنْتَ رَافِعٌ رَأْسَكَ إِلَيَّ، وَلَمْ أَرَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتَهُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: مجھے آسمان پر لے جایا گیا میں نے آسمان و زمین کے ملکوت کو دیکھا، نیز میرے سب کچھ کشف ہو گیا یہاں تک میں ان میں دیکھنے لگا، مجھے تمہارا اشتیاق ہوا، پس میں نے اللہ سبحانہ سے دُعا کی تو کیا دیکھا تم نے اپنا سر اوپر کر کے میری طرف دیکھا، میں نے کوئی اور چیز دیکھی مگر اس کو دیکھا۔ [2]

[۲۴۰] وَ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ صِرْتُ كَقَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيَّ أَنْ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَحَبُّ خَلْقِي إِلَيْكَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! أَنْتَ أَعْلَمُ. فَقَالَ [عَزَّوَجَلَّ]: أَنَا أَعْلَمُ وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ. فَقُلْتُ: اِبْنُ عَمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَأَوْحَى [اللهُ عَزَّوَجَلَّ] إِلَيَّ

---

[1] مقتضب الاثر: ۱۰؛ کمال الدین: ۲۵۲، ح ۲؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/۵۸، ح ۲۷؛ غیبت طوسی (مترجم): ۲۱۱، ح ۲۰۹ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ تاویل الآیات: ۱/۲۹۸، ح ۹۰؛ تفسیر البرہان: ۱/۲۶۶، ح ۳؛ حلیۃ الابرار: ۲/۲۷۰؛ غایۃ المرام: ۲۹۵؛ ح ۲۷؛ جواہر السنیہ: ۲۳۱؛ الصراط المستقیم: ۲/۱۱۷؛ عوالم العلوم: ۱۵/۳، ص ۳۵؛ تفسیر فرات: ۷؛ مدینۃ المعاجز: ۱۴۳، ح ۴۰۵؛ اربعین ۱۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۳۰۲، ح ۱۲۱۷؛ الطرائف: ۱۷۳، ح ۲۷۰؛ اثبات الھداۃ: ۱/۵۴۸، ح ۳۷۴؛ مقتل الحسینؑ خوارزمی: ۱/۹۵؛ فرائد السمطین: ۲/۳۱۹، ح ۵۷۱؛ ینابیع المودۃ: ۴۸۶؛ مائۃ منقبۃ: ۳۷۲
[2] الخرائج والجرائح: ۲/۸۶۷، ح ۸۳؛ بصائر الدرجات: ۱۲۸، ح ۱۱؛ بحار الانوار: ۱۸/۴۰۵، ح ۱۱۱ و ۲۶/۱۱۵، ح ۱۷ و ۳۹/۱۵۸، ح ۱۷

أَنِ اِلْتَفِتْ. فَالْتَفَتُّ فَإِذَا بِعَلِيٍّ وَاقِفاً مَعِي وَ قَدْ خُرِقَتْ حُجُبُ السَّمَاوَاتِ لَهُ وَ هُوَ رَافِعٌ رَأْسَهُ يَسْمَعُ مَا يُقَالُ. فَخَرَرْتُ لِلّٰهِ [تَعَالَى] سَاجِداً.

آنحضرت ﷺ سے روایت ہے: شب معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں قاب قوسین یا اس سے بھی قریب ہوگیا تو اللہ سبحانہ نے میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! میری مخلوق میں سب سے زیادہ تم کس کو دوست رکھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: اے رب! تو بہتر جانتا ہے۔

فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن میں تم سے سننا چاہتا ہوں۔

تو میں نے کہا: اپنے چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالبؑ کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوں۔

تو اللہ سبحانہ نے میری طرف وحی فرمائی: متوجہ ہو جاؤ۔

جیسے ہی میں متوجہ ہوا تو کیا دیکھا کہ علیؑ میرے ساتھ ہی کھڑا ہے، آسمانوں کے حجابات ہٹا دیے گئے اور وہ اپنا سر اوپر کر کے جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ سب سن رہا ہے، پس میں اللہ سبحانہ کی عظمت کے آگے سجدہ ریز ہوگیا۔ [1]

[۲۴۱] وَ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْطَانِيَ اللهُ -جَلَّ جَلَالُهُ- خَمْساً وَ أَعْطَى عَلِيّاً خَمْساً: أَعْطَانِي جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ أَعْطَى عَلِيّاً جَوَامِعَ الْعِلْمِ. وَ جَعَلَنِي نَبِيّاً وَ جَعَلَهُ وَصِيّاً. وَ أَعْطَانِيَ الْوَحْيَ وَ أَعْطَاهُ الْإِلْهَامَ. وَ أَسْرَى بِي إِلَيْهِ وَ فَتَحَ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَ الْحُجُبَ حَتَّى نَظَرَ إِلَيَّ وَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ. وَ أَعْطَانِيَ الْكَوْثَرَ وَ أَعْطَاهُ السَّلْسَبِيلَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ بَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكَ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي؟ قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنَّ أَوَّلَ مَا كَلَّمَنِي بِهِ رَبِّي أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اُنْظُرْ تَحْتَكَ. فَنَظَرْتُ إِلَى الْحُجُبِ قَدِ انْخَرَقَتْ.

---

[1] بحار الانوار: ۲۵/ ۳۸۳، ح ۳۷

وَ إِلَى أَبْوَابِ السَّمَاءِ قَدِ انْفَتَحَتْ. وَ نَظَرْتُ إِلَى عَلِيٍّ وَ هُوَ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَكَلَّمَنِي وَ كَلَّمْتُهُ وَ كَلَّمَنِي رَبِّي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمَ كَلَّمَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي جَعَلْتُ عَلِيّاً وَصِيَّكَ وَ وَزِيرَكَ وَ خَلِيفَتَكَ مِنْ بَعْدِكَ فَأَعْلِمْهُ بِهَا فَهَا هُوَ يَسْمَعُ كَلَامَكَ. فَأَعْلَمْتُهُ وَ أَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي -عَزَّ وَجَلَّ-. فَقَالَ: قَدْ قَبِلْتُ ذٰلِكَ وَ أَطَعْتُ. فَأَمَرَ -سُبْحَانَهُ- الْمَلَائِكَةَ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيْهِ. فَفَعَلَتْ. وَ رَدَّ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ. فَرَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَتَبَاشَرُ بِهِ. فَمَا مَرَرْتُ عَلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ إِلَّا هَنَّئُونِي وَ قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَقَدْ دَخَلَ السُّرُورُ عَلَى جَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ بِاسْتِخْلَافِ اللهِ لَكَ ابْنَ عَمِّكَ. وَ رَأَيْتُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ قَدْ نَكَسُوا رُءُوسَهُمْ فَسَأَلْتُ جَبْرَئِيلَ فَقَالَ: إِنَّهُمْ اِسْتَأْذَنُوا اللهَ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَذِنَ لَهُمْ. فَلَمَّا عُدْتُ جَعَلْتُ أُخْبِرُ عَلِيّاً وَ هُوَ يُخْبِرُنِي. فَعَلِمْتُ أَنِّي لَمْ أَطَأْ مَوْطِئاً إِلَّا وَ قَدْ كُشِفَ لَهُ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْصِنِي. فَقَالَ: عَلَيْكَ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْصِنِي. فَقَالَ: عَلَيْكَ بِمَوَدَّةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْ عَبْدٍ حَسَنَةً حَتَّى يَسْأَلَهُ عَنْ حُبِّ عَلِيٍّ. وَ هُوَ تَعَالَى أَعْلَمُ. فَإِنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ قَبِلَ عَمَلَهُ عَلَى مَا كَانَ فِيهِ. وَ إِنْ لَمْ يَجِئْ بِوَلَايَتِهِ لَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ وَ أَمَرَ بِهِ إِلَى النَّارِ. يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً. إِنَّ النَّارَ لَأَشَدُّ غَضَباً عَلَى مُبْغِضِ عَلِيٍّ [مِنْهَا عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّ لِلّٰهِ وَلَداً] وَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَأَشَدُّ سُرُوراً بِمَنْ يُحِبُّ عَلِيّاً. [يَا] ابْنَ عَبَّاسٍ: لَوْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ وَ الْأَنْبِيَاءَ الْمُرْسَلِينَ

إِجْتَمَعُوا عَلَى بُغْضِ عَلِيٍّ. وَلَنْ يَفْعَلُوا. لَعَذَّبَهُمُ اللهُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: وَ هَلْ يُبْغِضُهُ أَحَدٌ؟ قَالَ: يَا اِبْنَ عَبَّاسٍ نَعَمْ. يُبْغِضُهُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ مِنْ أُمَّتِي. لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُمْ فِي اَلْإِسْلَامِ نَصِيباً. يَا اِبْنَ عَبَّاسٍ: إِنَّ مِنْ عَلَامَةِ بُغْضِهِمْ تَفْضِيلَهُمْ مَنْ هُوَ دُونَهُ عَلَيْهِ. وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً. مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي. وَ لَا وَصِيّاً أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ وَصِيِّي عَلِيٍّ. قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمْ أَزَلْ لَهُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ وَصَّانِي بِمَوَدَّتِهِ. وَ إِنَّهُ لَأَكْبَرُ عَمَلِي عِنْدِي. قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَضَى مِنَ الزَّمَانِ مَا مَضَى. وَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَفَاةُ حَضَرْتُهُ. فَقُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ: قَدْ دَنَا أَجَلُكَ. فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: يَا اِبْنَ عَبَّاسٍ. خَالِفْ مَنْ خَالَفَ عَلِيّاً. وَلَا تَكُونَنَّ لَهُمْ ظَهِيراً وَلَا وَلِيّاً. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: فَلِمَ لَا تَأْمُرُ النَّاسَ بِتَرْكِ مُخَالَفَتِهِ؟ قَالَ: فَبَكَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أُغْمِيَ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا اِبْنَ عَبَّاسٍ. قَدْ سَبَقَ فِيهِمْ عِلْمُ رَبِّي. وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِمَّنْ خَالَفَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَأَنْكَرَ حَقَّهُ حَتَّى يُغَيِّرَ اللهُ مَا بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ. يَا اِبْنَ عَبَّاسٍ. إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَى اللهَ وَ هُوَ عَنْكَ رَاضٍ. فَاسْلُكْ طَرِيقَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. مِلْ مَعَهُ حَيْثُ مَالَ. وَ ارْضَ بِهِ إِمَاماً. وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ. يَا اِبْنَ عَبَّاسٍ. إِحْذَرْ أَنْ يَدْخُلَكَ شَكٌّ فِيهِ. فَإِنَّ الشَّكَّ فِي عَلِيٍّ كُفْرٌ بِاللهِ تَعَالَى.[

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: آپؐ نے فرمایا: اللہ سبحانہ نے مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائیں اور علیؑ کو پانچ چیزیں عطا فرمائیں:

(۱) مجھے جوامع کلم عطا فرمائے اور علیؑ کو جوامع علم عطا فرمائے، (۲) مجھے نبیؐ اور علیؑ کو وصی قرار دیا، (۳) مجھے وحی عطا فرمائی اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا، (۴) مجھے آسمانوں پر بلایا اور علی علیہ السلام کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ اس نے میری طرف نظر کی، (۵) مجھے کوثر عطا فرمائی اور علیؑ کو سلسبیل عطا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: بعدازاں رسول اللہ ﷺ نے گریہ فرمایا، پس میں نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان کس چیز نے آپ کو رلایا ہے؟!

فرمایا: ابن عباسؓ! سب سے پہلا کلام جو میرے ربّ نے میرے ساتھ کیا وہ یہ تھا: اے محمدؐ! اپنے نیچے دیکھو۔

میں نے دیکھا تو پردے گر گئے، آسمانوں کے دروازے کھل گئے، میں نے علیؑ کی طرف دیکھا وہ سر اوپر کیے میری طرف دیکھ رہا تھا، پس مجھ سے کلام کیا اور میں نے ان سے بات کی، اور میرے ربّ نے کلام فرمایا۔

پس میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! کس بارے میں تمہارے ربّ کلام فرمایا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ربّ نے مجھ سے فرمایا:

اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو تمہارا وصی و خلیفہ اور وزیر قرار دیا ہے تمہارے بعد پس ان (علیؑ) کو آگاہ کردو، اس وقت وہ تمہارا کلام سن رہا ہے، پس میں نے علیؑ کو آگاہ کردیا جس وقت کے میں اپنے ربّ کے حضور کھڑا تھا تو علیؑ نے کہا: میں نے قبول کیا اور اطاعت کی۔

پس اللہ سبحانہ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ علیؑ کو سلام کریں، پس ملائکہ نے سلام کیا، پھر علیؑ نے ان کو سلام کا جواب دیا، میں نے دیکھا کہ ملائکہ ان کو بشارتیں دے رہے تھے، میں کسی ملائکہ کی جماعت سے نہیں گزرا مگر یہ کہ انھوں نے مجھے مبارک باد دی، اور کہا: اے محمدؐ! جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کی قسم سارے ملائکہ اس بات پر بہت خوش ہیں

کہ اللہ سبحانہ نے آپؐ کے چچا کے بیٹے علیؑ کو آپؐ کا جانشین قرار دیا، میں نے ملائکہ کے ایک گروہ کو دیکھا جو نظر جھکائے ہوئے کھڑے تھے تو میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا تو اس نے کہا: انھوں نے اللہ سبحانہ سے علیؑ کی طرف نگاہ کرنے کی اجازت طلب کی تھی تو اللہ سبحانہ نے ان کو اجازت دے دی، جب میں واپس آیا اور علیؑ کو خبر دینا چاہی تو وہ مجھے سارا ماجری بیان کرنے لگے، پس میں جان گیا کہ میں جہاں بھی گیا وہ سب علیؑ کو نظر آرہا تھا۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! مجھے وصیت کریں۔تو آپؐ نے فرمایا: تم پر علی ابن ابی طالبؑ کی محبت لازم ہے۔

(پھر) میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! مجھے وصیت کریں۔

تو فرمایا: تم پر لازم ہے علی ابن ابی طالبؑ سے مودت کرو، مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے اللہ سبحانہ کسی بندے کی نیکیوں کو قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ اس سے محبت علیؑ کے بارے میں سوال نہ کرے، حالانکہ اللہ سبحانہ اس کا حال بہتر جانتا ہوگا، اگر کوئی ولایت علیؑ کے ساتھ آئے اس سے پہلے کہ وہ کوئی عمل کرتا اسی ہی حال میں (اس کی موت ہوجائے) اور اگر کوئی حضرت علیؑ کی ولایت کے بغیر آئے تو اس سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اور اس کے لیے جہنم کا حکم صادر کیا جائے گا۔

اے ابن عباسؓ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی ﷺ بنا کر بھیجا ہے جہنم کی آگ علی علیہ السلام سے بغض رکھنے والے پر شدید غضبناک ہے بہ نسبت اس شخص کے جس نے گمان کیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بیٹا ہے، نیز علی علیہ السلام محبت کرنے والے شخص سے بہت خوش ہوتی ہے۔

اے ابن عباسؓ! بالفرض تمام ملائکہ وانبیاء اور مرسلین (بھی) علی علیہ السلام کے

بغض پر جمع ہوجائیں حالانکہ وہ اس طرح ہرگز نہیں کریں گے لیکن اللہ ان سب کو بھی عذاب کرتا۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا کوئی علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے؟

فرمایا: اے ابن عباسؓ جی بالکل، ایک قوم علیؑ سے بغض رکھتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میری امت میں سے ہیں، اللہ سبحانہ نے ان لوگوں کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔

اے ابن عباسؓ! علیؑ سے بغض کی علامت یہ ہے کہ وہ دوسروں کو علیؑ سے برتر تسلیم کریں گے، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے اللہ سبحانہ نے کوئی نبی خلق نہیں فرمایا جس کو مجھ پر فضیلت دی ہو اور نہ ہی کوئی وصی خلق فرمایا ہے جس کو علی علیہ السلام پر فضیلت دی ہو۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں: میں ہمیشہ ویسا ہی رہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا اور وصیت فرمائی تھی حضرت علی علیہ السلام سے مودت کرنے کی، اور میری نگاہ میں میرا سب سے بڑا عمل یہی ہے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: زمانہ گزرتا رہا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کا وقت آن پہنچا۔تو میں آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوجائیں، آپؐ کا وقت رحلت قریب آچکا ہے، آپؐ کا میرے لیے کیا حکم ہے؟

تو فرمایا: مخالفت کرو اس شخص کی جو علیؑ کا مخالف ہو، نہ ہی اس کا ساتھ دو اور نہ ہی اس شخص کے ساتھ دوستی کرو۔تو میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپ لوگوں کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ علیؑ کی مخالفت کرنا چھوڑ دیں؟

تو آپؐ نے گریہ فرمایا یہاں تک آپؐ پر غشی طاری ہوگئی۔

پھر فرمایا: اے بن عباسؓ! میرا رب ان لوگوں کے بارے میں پہلے سے ہی جانتا ہے، مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، جس نے علیؑ کی مخالفت کی اور اس کے حق کا انکار کیا وہ اس دنیا

سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ اللہ سبحانہ اس پر سے اپنی نعمت کو ہٹا دے گا۔

اے ابن عباسؓ! اگر تم چاہتے ہو کہ جب اللہ سبحانہ سے ملاقات کرو تو وہ تم سے راضی ہو پھر علیؑ کے راستے پر چلو، وہ جہاں مائل ہو تم بھی وہیں مائل ہوجاؤ، اس کی امامت پر راضی ہوجاؤ، جو شخص اس سے دشمنی رکھے اس کے دشمن ہوجاؤ اور جو اس سے محبت کرے اس کے دوست بن جاؤ۔

ابن عباسؓ! ڈرنا اس بات سے کہ تمہیں حضرت علیؑ کے بارے میں شک ہوجائے، کیوں کہ حضرت علیؑ میں شک کرنا اللہ سبحانہ سے کفر کرنے کے برابر ہے"۔ [1]

رسولؐ اللہ اپنے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مصائب ذکر فرماتے ہیں

[۲۴۲] وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِساً ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ: اِلَيَّ اِلَيَّ يَا بُنَيَّ، فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَقْبَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَلَمَّا رَآهُ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: اِلَيَّ اِلَيَّ يَا بُنَيَّ. فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ. فَلَمَّا رَآهَا بَكَى، ثُمَّ قَالَ: اِلَيَّ اِلَيَّ يَا بُنَيَّةُ، فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَلَمَّا رَآهُ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: اِلَيَّ اِلَيَّ يَا أَخِي فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ اِلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ. فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللهِ: مَا تَرَى وَاحِداً مِنْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا بَكَيْتَ أَوَ مَا فِيهِمْ مَنْ تُسَرُّ بِرُؤْيَتِهِ؟! فَقَالَ صَلَّى

[1] امالی طوسی: ۱۰۳، ح ۱۵؛ امالی صدوق: ۱۷۳، ح ۲؛ الخصال: ۲۹۳، ح ۵۷؛ روضۃ الواعظین: ۱۰۹؛ المناقب فی المناقب: ۱۴۲، ح ۷؛ فضائل ابن شاذان: ۱۱، ح ۲؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم) ۱۵۰، ح ۶۲؛ تاویل الآیات: ۱/۲۷۷؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۳/۳۰۳؛ کشف الغمہ ۱/۳۸۱؛ بحارالانوار: ۱۶/۳۱۷، ح ۷

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَ اِنِّي لَأُسَرُّ بِرُؤْيَتِهِ وَ رُؤْيَةِ زَوْجَتِهِ وَ وَلَدَيْهِمَا، ثُمَّ بَكَى. فَقُلْتُ: بِأَبِي وَ أُمِّي مَا يُبْكِيكَ؟! قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالرِّسَالَةِ وَ اصْطَفَانِي عَلَى جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ لَنَحْنُ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُمْ، أَمَّا عَلِيٌّ فَأَخِي وَ شَقِيقِي وَ صَاحِبُ الْأَمْرِ بَعْدِي وَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ صَاحِبُ حَوْضِي وَ شَفَاعَتِي، وَ هُوَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَ اِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَ قَائِدُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَ هُوَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَ أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ وَفَاتِي، مُحِبُّهُ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُهُ مُبْغِضِي، بِوَلَايَتِهِ صَارَتْ أُمَّتِي مَرْحُومَةً، وَ بِعَدَاوَتِهِ صَارَتِ الْمُخَالِفُونَ لَهُ مَلْعُونَةً، وَ اِنِّي بَكَيْتُ حِينَ ذَكَرْتُ مُصَابَهُ لِأَنِّي ذَكَرْتُ غَدْرَ الْأُمَّةِ بِهِ بَعْدِي حَتَّى اِنَّهُ لَيُزَالُ عَنْ مَقْعَدِي وَ قَدْ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى بَعْدِي، ثُمَّ لَا يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى اِنَّهُ لَيُضْرَبُ عَلَى قَرْنِهِ - أَيْ عَلَى هَامَتِهِ - ضَرْبَةً تُخْضَبُ مِنْهَا لِحْيَتُهُ فِي أَفْضَلِ الشُّهُورِ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَ الْفُرْقَانِ . وَ أَمَّا فَاطِمَةُ فَاِنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ، وَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي، نُورُ عَيْنِي وَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَ رُوحِيَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ، وَ هِيَ الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ، مَتَى قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهَا - جَلَّ جَلَالُهُ - يَزْهَرُ نُورُهَا لِمَلَائِكَةِ السَّمَاءِ كَمَا يَزْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ فَيَقُولُ اللهُ - جَلَّ وَ عَلَا -: يَا مَلَائِكَتِي! اُنْظُرُوا اِلَى أَمَتِي، سَيِّدَةِ اِمَائِي، قَائِمَةً بَيْنَ يَدَيَّ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُهَا مِنْ خَشْيَتِي وَ قَدْ أَقْبَلَتْ بِقَلْبِهَا عَلَى عِبَادَتِي، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ شِيعَتَهَا مِنَ النَّارِ . وَ اِنِّي لَمَّا

رَأَيْتُهَا ذَكَرْتُ مَا يُصْنَعُ بِهَا بَعْدِي، كَأَنِّي بِهَا وَ قَدْ
دَخَلَ الذُّلُّ بَيْتَهَا، وَانْتُهِكَتْ حُرْمَتُهَا، وَغُصِبَ حَقُّهَا، وَمُنِعَ
إِرْثُهَا، وَكُسِرَ جَنْبُهَا، وَأُسْقِطَ جَنِينُهَا وَهِيَ تُنَادِي: وَا مُحَمَّدَاهُ
! فَلَا تُجَابُ، وَتَسْتَغِيثُ فَلَا تُغَاثُ، فَلَا تَزَالُ بَعْدِي مَحْزُونَةً
مَكْرُوبَةً بَاكِيَةً تَذْكُرُ انْقِطَاعَ الْوَحْيِ عَنْهَا مَرَّةً وَ تَذْكُرُ فِرَاقِي
أُخْرَى، وَتَسْتَوْحِشُ إِذَا جَنَّهَا اللَّيْلُ لِفَقْدِ صَوْتِيَ الَّذِي كَانَتْ
تَسْتَمِعُ إِلَيْهِ إِذَا تَلَوْتُ الْقُرْآنَ. ثُمَّ تَرَى نَفْسَهَا ذَلِيلَةً بَعْدَ أَنْ
كَانَتْ فِي أَيَّامِي عَزِيزَةً. فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُؤْنِسُهَا اللهُ تَعَالَى بِالْمَلَائِكَةِ
فَتُنَادِيهَا بِمَا نَادَتْ بِهِ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ: يَا فَاطِمَةُ ! إِنَّ اللهَ
اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ. يَا فَاطِمَةُ !
اُقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ. ثُمَّ يَبْتَدِئُ بِهَا
الْوَجَعُ فَتَمْرَضُ فَيَبْعَثُ اللهُ تَعَالَى إِلَيْهَا مَرْيَمَ [تُمَرِّضُهَا]
فَتُؤْنِسُهَا فِي عِلَّتِهَا فَتَقُولُ: يَا رَبِّ! قَدْ سَئِمْتُ الْحَيَاةَ وَ
تَبَرَّمْتُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فَأَلْحِقْنِي بِأَبِي. فَتَقْدَمُ عَلَيَّ مَحْزُونَةً،
مَكْرُوبَةً، مَغْمُومَةً، مَغْصُوبَةً، مَقْتُولَةً. فَأَقُولُ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ
مَنْ ظَلَمَهَا وَعَاقِبْ مَنْ غَصَبَهَا وَأَذِلَّ مَنْ أَذَلَّهَا وَخَلِّدْ فِي النَّارِ
مَنْ ضَرَبَ جَنْبَهَا حَتَّى أَلْقَتْ وَلَدَهَا. فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: آمِينَ.
وَأَمَّا الْحَسَنُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَوَلَدِي وَقُرَّةُ عَيْنِي، وَهُوَ أَحَدُ سَيِّدَيْ
شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَحُجَّةُ اللهِ تَعَالَى عَلَى الْأُمَّةِ، أَمْرُهُ أَمْرِي وَ
قَوْلُهُ قَوْلِي، مَنْ تَبِعَهُ فَهُوَ مِنِّي وَمَنْ عَصَاهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنِّي، وَإِنِّي
لَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ ذَكَرْتُ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنَ الذُّلِّ بَعْدِي. فَلَا
يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى يُقْتَلَ بِالسَّمِّ ظُلْماً وَعُدْوَاناً. فَعِنْدَ ذٰلِكَ
تَبْكِي الْمَلَائِكَةُ وَالسَّبْعُ الشِّدَادُ لِمَوْتِهِ، وَيَبْكِيهِ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى

الطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، فَمَنْ بَكَى عَلَيْهِ
لَمْ تَعْمَ عَيْنُهُ أَبَداً يَوْمَ تَعْمَى الْعُيُونُ، وَمَنْ حَزِنَ عَلَيْهِ لَمْ
يَحْزَنْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَحْزَنُ الْقُلُوبُ، وَمَنْ زَارَهُ فِي بُقْعَتِهِ ثَبَتَتْ
قَدَمُهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ. وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَإِنَّهُ
مِنِّي، وَهُوَ ابْنِي وَوَلَدِي وَخَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ أَخِيهِ. إِمَامُ
الْمُسْلِمِينَ، وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَخَلِيفَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَ
غِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ، وَكَهْفُ الْمُسْتَجِيرِينَ، وَحُجَّةُ اللهِ عَلَى
خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ، وَهُوَ ثَانِي سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَبَابُ نَجَاةِ
الْأُمَّةِ، أَمْرُهُ أَمْرِي وَطَاعَتُهُ طَاعَتِي، مَنْ تَبِعَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ
عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّي، وَإِنِّي لَمَّا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ مَا يُصْنَعُ بِهِ بَعْدِي،
وَكَأَنِّي بِهِ وَقَدِ اسْتَجَارَ بِحَرَمِي وَقَبْرِي فَلَا يُجَارُ، فَأَضُمُّهُ فِي
مَنَامِهِ إِلَى صَدْرِي وَآمُرُهُ بِالرِّحْلَةِ عَنْ دَارِ هِجْرَتِي وَأُبَشِّرُهُ
بِالشَّهَادَةِ، فَيَرْتَحِلُ إِلَى أَرْضِ مَقْتَلِهِ وَمَوْضِعِ مَصْرَعِهِ- أَرْضِ
كَرْبَلَا - فَتَنْصُرُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. أُولٰئِكَ مِنْ سَادَةِ
شُهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَقَدْ رُمِيَ بِسَهْمٍ فِي
نَحْرِهِ فَيَخِرُّ عَنْ فَرَسِهِ صَرِيعاً ثُمَّ يُذْبَحُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ
مَظْلُوماً. ثُمَّ بَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَكَى
مَنْ حَوْلَهُ وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالضَّجِيجِ] وَقَالَ: اللّٰهُمَّ
أَشْكُو إِلَيْكَ مَا يَلْقَى أَهْلُ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي. وَقَامَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

"ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ امام حسن علیہ السلام تشریف لے آ

جب حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو گریہ کیا پھر فرمایا:

میری طرف میری طرف میرے بیٹے، حضور ﷺ امام حسن علیہ السلام کو اپنے قریب

کرتے ہی رہے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو اپنی دائیں ران پر بٹھادیا، پھر حسین علیہ السلام آئے،
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا تو گریہ کیا، پھر فرمایا: میری طرف میری طرف میرے
بیٹے۔ آپؐ ان کو اپنی طرف قریب کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو اپنی بائیں ران پر
بٹھادیا، پھر حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا آئیں، پس جیسے ہی آپؐ نے ان کی طرف دیکھا گریہ
کیا، پھر فرمایا میری میری طرف میری بیٹی، ان کو اپنے سامنے بٹھایا، پھر امیر المومنینؑ تشریف
لائے، پس آپؐ نے ان کو دیکھ کر گریہ کیا، اور فرمایا میری طرف میری طرف میرے بھائی پس
آپؐ ان کو اپنے قریب قریب کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو اپنی دائیں جانب
بٹھادیا، تو آپؐ کے اصحاب نے آپؐ سے عرض کیا:

یارسول اللہ! کیا بات ہے کہ آپؐ نے ان میں سے کسی ایک کو بھی دیکھ کر گریہ کیا یا ان
لوگوں میں کوئی بات ہے جو آپؐ کو مسرور کرتی ہے؟!۔

آپؐ نے فرمایا: میں علیؑ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں، نیز اس کی بیوی (سلام اللہ علیہا) اور اس کے
بیٹے کو دیکھ خوش ہوتا ہے، پھر آپؐ نے گریہ کیا۔

تو میں نے کہا: یارسول اللہ! کون سی چیز آپ کو رلا رہی ہے؟!

فرمایا: اے ابن عباسؓ! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے رسالت کے منصب پر
مبعوث فرمایا اور مجھے اپنی ساری مخلوق میں سے چنا یقیناً ہم (اہل بیت علیہم السلام) اللہ سبحانہ کی کریم
ین مخلوق ہیں، روئے زمین پر ان لوگوں سے بڑھ کوئی میرا دوست نہیں ہے۔

اگر بات علیؑ کی کریں تو وہ میرا بھائی اور سگا ہے، میرے بعد میرا علم تھامنے والا ہے دنیا و
آخرت، حوض اور شفاعت میں میرا ساتھی ہے، وہ ہر مسلم کا مولا، ہر مومن کا امام، ہر متقی کا قائد
ہے، وہ میرا وصی، میرا خلیفہ ہے میرے اہل اور میری امت میں، میرے جیتے جی اور میری
وفات کے بعد، اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے، اس کی ولایت کی وجہ سے میری
امت مرحومہ (جن پر رحم کیا گیا ہو) ہوئی اس کی عداوت کی وجہ سے اس کی مخالفت جماعت
ملعونہ ہوئی، میں رویا ہوں جب مجھے اس کی مصیبتیں یاد آئیں؛ کیوں کہ مجھے یاد آیا کہ امت
میرے بعد ان کے ساتھ غداری کرے گی، وہ ہمیشہ سے میری جگہ پر رہے گا حالانکہ اللہ عزوجل

نے اس کو میرے بعد قرار دیا ہے، پھر امر اس کے پاس ہی رہے گا یہاں تک اس کے سر پر مارا
جائے گا جس سے اس کی داڑھی کا خضاب ہوجائے گا افضل ترین ماہ مبارک رمضان کریم میں:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ
مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ (البقرة:185) "ماہ رمضان وہ (مقدس) مہینہ
ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور
اس میں راہنمائی اور حق و باطل میں امتیاز کی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں"۔

اور فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) تو وہ عالمین اول سے لے کر آخر تک کی خواتین کی سیدہ ہے،
اور وہ میرا ٹکڑا ہے، میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کے قریب ہے، وہ میرا روح ہے جو
میرے پہلو میں ہے، وہ انسانی صورت میں حور ہے، جب وہ محراب میں عبادت کے لیے کھڑی
ہوتی ہیں اپنے ربّ کے سامنے تو ان کا نور آسمانی ملائکہ کے لیے اس لیے چمکتا ہے جس طرح
اہل زمین کے لیے کواکب چمکتے ہیں، پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے: اے میرے
ملائکہ میری کنیز کو تو دیکھو، میری کنیزوں کی سیدہ ہے وہ، میرے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے
میرے خوف سے ان کے اعضاء کانپ اٹھے ہیں، اپنے پورے وجود کے ساتھ میری عبادت
کے لیے کھڑی ہوئی ہے، میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے شیعوں کو جہنم کی آگ
سے پناہ دی ہے، (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے بعد جو ان
کے ساتھ سلوک ہوگا وہ مجھے یاد آیا گویا کہ میں (دیکھ رہا ہوں کہ) اس کے گھر میں داخل ہوا
جارہا ہے، ان کی حرمت کو پامال، اور حق کو غصب، نیز میراث سے منع کیا گیا، ان کی پسلیاں
توڑ دی گئیں، ان کا حمل گرایا گیا، اور ندا دی دے رہی ہے: وامحمداہ! مگر کوئی جواب نہیں دے
رہا ہے، وہ مدد کے لیے بلا رہی ہے مگر کوئی مدد کے لیے نہیں آیا، میرے بعد لگاتار حزن وکرب
کی حالت میں روتی رہے گی ایک تو ان کو انقطاع وحی کا صدمہ ہوگا اور دوسرا میری جدائی کا غم،
وہ راتوں کو گھبرائے گی جب میری تلاوت کی آواز ان کو سننے میں نہیں ملے گی، پھر وہ اپنے آپ
کو بے سہارا محسوس کرے گی جب کہ میری زندگی میں ان کی بڑی آؤ بھگت اور خاطر مدارات
تھی، تو اس وقت اللہ سبحانہ اس کی دل جوئی فرمائے گا ملائکہ کے ذریعے سے وہ جناب زہراء

سلام اللہ علیہا اسی طرح آواز دیں گے جس طرح حضرت مریم بنت عمران کو بلایا کرتے تھے:
اے فاطمہؑ! اللہ سبحانہ نے تمہیں چنا اور پاکیزہ قرار دیا نیز عالمین کی خواتین پر برتری عطا فرمائی ہے، اپنے رب سے قنوت (میں دُعا میں) کرو سجدہ کریں، رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کریں، پھر ان کو ایک تکلیف (درد) ہوگا پس وہ مریضہ ہو جائیں گیں، تو اللہ سبحانہ ان کے پاس حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو بھیجیں گے وہ ان کی تیمارداری کریں گی، ان کی دل جوئی کریں گیں مرض کے دوران، پس وہ کہیں گی: اے میرے رب! میں زندگی اکتا گئی ہوں، اور اہل دنیا سے تنگ آ گئی ہوں، پس مجھے میرے والد کے ساتھ ملا دے، پس وہ میرے پاس آئے گی محزونہ و مکروبہ نیز غم واندوہ کی حالت میں اور اپنے حقوق سے دستبردار کرائی گئی اور قتل کی ہوئی، پس میں کہوں گا: اے میرے اللہ لعنت کر و اس شخص پر جس نے اس پر ظلم کیا، اس کی عاقبت کو بدتر کر دے جس نے اس کا حق غصب کیا، اس کو ذلیل کر جس نے ان کے سامنے جسارت کی، ہمیشہ کی جہنم میں ڈال دو اس شخص جس نے اس کے پہلو میں مارا یہاں کہ وہ اپنے بیٹے سے ملاقات کرے، پس ملائکہ کہیں گے آمین!

اور حسنؑ کیوں کہ وہ میرا بیٹا اور اولاد ہے، میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، وہ جنت کے جوانوں کے دو سرداروں میں سے ایک سردار ہے، اللہ کی حجت ہے امت پر، اس کا مسئلہ میرا مسئلہ ہے، اس کا قول میرا قول ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ مجھ سے ہے جس نے معصیت کی وہ مجھ سے نہیں ہے، جب میں نے اس کو دیکھا تو میرے بعد جو اس کے ساتھ ہوگا وہ مجھے یاد آ گیا، صورتِ حال جوں کی توں ہی رہے گی یہاں تک کہ ان کو ظلم و عداوت سے زہر دے کر قتل کر دیا جائے گا، اس وقت آسمان کے ملائکہ اور ساتوں مضبوط آسمان گریہ کریں گے اس کی موت پر، ہر شے گریہ کرے گی یہاں تک آسمان میں اڑتے پرندے، پانی میں موجود مچھلیاں، پس جو آنکھ اشک بار ہوگی وہ اس دن بھی دیکھ سکے گی جس دن آنکھوں سے بینائی چھین لی جائے گی، جو دل غمگین ہوگا اس دل کو اس روز کوئی غم نہیں ہوگا جس میں ہر دل پریشان و مضطرب ہوگا، جس نے اس کی قبر کی زیارت کی اس کے قدم اس روز ثابت رہیں جس میں دوسروں کے قدم لڑکھڑا جائیں گے۔

اور حسینؑ تو میں مجھ سے ہے، وہ میرا بیٹا اور میری اولاد ہے، وہ اپنے بھائی کے بعد سب سے بہترین ہے، امام المسلمین اور مومنین کا مولا، رب العالمین کا خلیفہ ہے، پریشان حالوں کا مددگار، بے سہاروں کی پناہ گاہ ہے، اللہ سبحانہ کی پوری مخلوق پر اللہ کی حجت، اور وہ جنت کے جوانوں کے سرداروں میں سے دوسرا اور امت کے لیے نجات کا دروازہ ہے، اس کا حکم میرا حکم ہے، اس کی اطاعت میری اطاعت ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے معصیت کی وہ مجھ سے نہیں ہے، جب میں نے اس کو دیکھا تو مجھے وہ منظر یاد آ گیا جو اس کے ساتھ میرے بعد کیا جائے گا، گویا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے حرم و قبر سے پناہ طلب کر رہا ہے، کیوں کہ کوئی اس کو پناہ نہیں دے رہا ہے، پس اس کے خواب میں، میں اس کو گلے رہا ہوں اور اس کو سفر کا حکم دے رہا ہوں جہاں پر میں ہجرت کر کے آیا تھا اور اس کو شہادت کی بشارت دیتا ہوں، پس نکل پڑتا ہے اپنی مقتل گاہ کی طرف، اس کا قتل گاہ ارضِ کربلا ہے، پس مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی مدد کرتی ہے، وہ لوگ قیامت کے روز میرے شہداء کے سرداروں میں سے ہوں گے، گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کو گلے کے نچلے حصّے میں نیزہ مارا گیا ہے اور وہ اپنے گھوڑے سے نیم مُردہ گر رہا ہے پھر اس کو اس طرح ذبح کیا جا رہا ہے جس طرح بھیڑ کو (زمانہ جاہلیت میں گھیر کر بہت سے لوگ مارتے تھے) اس طرح مظلومی کی حالت میں ان کو ذبح کیا جا رہا ہے۔

بعد از اں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ فرمایا، اور جو لوگ اردگرد بیٹھے ہوئے تھے وہ سب رونے لگ گئے، ان کی چیخوں کی آواز بلند ہو گئی، اور فرمایا:

”اے اللہ! جو میرے اہل بیتؑ کے ساتھ سلوک ہوگا میں اس کے بارے میں تم سے شکایت کرتا ہوں، آپؐ اٹھے اور اپنے گھر چلے گئے“۔ [1]

---

[1] امالی صدوق: ۱/ ۲۸۴، مجلس ۲۴، ح ۲: ارشاد القلوب: ۲/ ۲۹۵؛ مقتل شیخ صدوق: ۱۰۳؛ بحار الانوار: ۲۸/ ۳۷، ح ۱؛ جلاء العیون: ۱/ ۲۲۰؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم)، ۵۰۶، ح ۳۹۵ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ احکام دین بزبانِ چہاردہ معصومینؑ: ۲۳۰، ح ۴۱ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز، لاہور)؛ مقتل سید الصابرینؑ بزبانِ چہاردہ معصومینؑ از سحج: ۸۲ ح ۳۷ (مختصراً) مطبوعہ ایضاً

حدیث ثقلین

[۲۴۳] وَرُوِيَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ بِمَسْجِدِ الْخَيْفِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: إِنِّي فَرَطُكُمْ وَإِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، حَوْضٌ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَ صَنْعَاءَ. فِيهِ قُدْحَانٌ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ. أَلَا وَإِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَلثَّقَلَ الْأَكْبَرَ الْقُرْآنَ وَ الثَّقَلَ الْأَصْغَرَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. وَ هُمَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ -. فَإِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا فَهُوَ سَبَبٌ بِيَدِ اللهِ وَ سَبَبٌ بِأَيْدِيكُمْ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ. إِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ سَبَّابَتَيْهِ وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ سَبَّابَتِهِ وَ الْوُسْطَى.

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد خیف میں حجۃ الوداع میں اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:

"میں (قیامت کے روز) تم لوگوں سے پہلے موجود ہوں گا (پھر) تم لوگ آؤ گے میرے پاس حوض کوثر پر، اس کی مسافت بصری وصنعاء کے جتنی ہوگی، جام پینے کے پیالوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہوگی، آگاہ ہو جاؤ میں تم لوگوں کے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ثقلِ اکبر قرآنِ مجید اور ثقلِ اصغر میری عترت واہل بیت (علیہم السلام) وہ دونوں تم لوگوں اور اللہ سبحانہ کے درمیان کھینچی ہوئی رسی ہیں، اگر تم لوگوں اس سے تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، پس اس کا ایک سبب اللہ سبحانہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک تم لوگوں کے ہاتھ میں ہے"۔ ①

[۲۴۴] وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ. إِنَّ

① حدیث ثقلین متفق علیہ ہے اور عامہ کی صحاح ستہ سمیت عامہ وخاصہ کی لاتعداد کتب میں درج ہے حتیٰ کہ اس کی تحقیق وتشریح پر عامہ وخاصہ کے علماء کئی کتابیں تحریر کر چکے ہیں

اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ سَبَّابَتَيْهِ - وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ سَبَّابَتِهِ وَ الْوُسْطَى.

ایک اور روایت میں ہے: اس کا ایک طرف اللہ سبحانہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک طرف تم لوگوں کے ہاتھ میں ہے، لطیف وخبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک وہ میرے پاس حوض تک پہنچ نہ جائیں ان دو کی طرح۔ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو ملا کر ان کی طرف اشارہ فرمایا۔ میں ان دونوں کی طرح نہیں کہہ رہا ہوں۔ اس میں آپؐ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کے ساتھ بیچ والی انگلی کو جمع فرمایا۔ ①

فضائل الشیعہ

[۲۴۵] وَرُوِيَ عَنْ مِيثَمٍ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا فِي السُّوقِ إِذْ أَتَى الْأَصْبَغُ فَقَالَ: وَيْحَكَ! لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدِيثاً صَعْباً شَدِيداً. قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ حَدِيثَ أَهْلِ الْبَيْتِ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ. فَقُمْتُ مِنْ فَوْرِي وَأَتَيْتُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! حَدِيثٌ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ الْأَصْبَغُ ضِقْتُ بِهِ ذَرْعاً. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا هُوَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ. فَتَبَسَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالَ: اجْلِسْ يَا مِيثَمُ. أَوَ كُلُّ عِلْمٍ يَحْتَمِلُهُ عَالِمٌ؟! إِنَّ اللهَ قَالَ: إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

① جواہر العقدین: ۲/ ۱۷۰، المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/ ۱۸۰، ح ۳۰۵۲، مجمع الزوائد: ۹/ ۱۶۳، (فی حدیث)، ینابیع المودۃ: ۱/ ۱۱۸، ح ۳۱، البدایہ والنہایہ: ۷/ ۳۸۶، کنز العمال: ۱/ ۱۸۹، ۵/ ۲۹۰، ۱۳/ ۴۳۵، اس حدیث کے طُرق والفاظ اور مصادر کے لیے کتاب ملاحظہ فرمائیں: الغدیر: ۱/ ۲۷

قَالُوا أَ تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَهَلْ رَأَيْتَ الْمَلَائِكَةَ تَحْتَمِلُ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ.

قَالَ: وَ إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ أَنْزَلَ اللهُ - سُبْحَانَهُ - عَلَيْهِ التَّوْرَاةَ فَظَنَّ أَنْ لَا أَحَدَ أَعْلَمُ مِنْهُ. فَأَخْبَرَهُ اللهُ تَعَالَى أَنَّ فِي خَلْقِهِ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ. وَ ذٰلِكَ أَنَّهُ تَعَالَى خَافَ عَلَى نَبِيِّهِ الْعُجْبَ. فَأَرْشَدَهُ بِدُعَائِهِ إِلَى الْعَالِمِ وَ جَمَعَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْخَضِرِ. فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَلَمْ يَحْتَمِلْ ذٰلِكَ مُوسَى. وَ قَتَلَ الْغُلَامَ فَلَمْ يَحْتَمِلْ. وَ أَقَامَ الْجِدَارَ فَلَمْ يَحْتَمِلْ. هٰذَا فِي الْمَلَائِكَةِ وَ الْأَنْبِيَاءِ. وَ أَمَّا غَيْرُهُمْ فَإِنَّ نبيا [نَبِيَّنَا] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيّاً مَوْلَاهُ. فَهَلْ رَأَيْتَ احْتَمَلُوا ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللهُ مِنْهُمْ. فَأَبْشِرُوا ثُمَّ أَبْشِرُوا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَصَّكُمْ بِمَا لَا يَخُصُّ بِهِ الْمَلَائِكَةَ وَ النَّبِيِّينَ بِمَا احْتَمَلَهُمْ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ عِلْمِهِ. فَحَدِّثُوا عَنْ فَضْلِنَا وَ لَا حَرَجَ. وَ عَنْ عَظِيمِ أَمْرِنَا وَ لَا إِثْمَ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: أُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ نُخَاطِبَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ.

میثم ہاشمی سے روایت کی گئی وہ کہتا ہے: میں بازار میں تھا کہ اصبغ (بن نباتہؓ) آ گیا اور کہا: تعجب ہے! میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے بہت ہی مشکل حدیث سنی ہے۔

میں نے کہا: وہ کیا ہے؟

کہا: میں امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک ہم اہل بیتؑ کی حدیث مشکل اور بہت دشوار ہے کہ اس کے تحمل

کی تاب کوئی نہیں رکھتا سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل یا اس مومن کے جس کے دل کا اللہ سبحانہ امتحان لے لیا ہو ایمان کے لیے''۔

بس میں یہ سن کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ کی طرف سے اصبغ بن نباتہؓ نے حدیث بیان فرمائی کہ بس میرا دل تنگ ہو گیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: وہ کیا حدیث ہے؟

میں نے مولا علی علیہ السلام کو وہ حدیث سنائی۔

تو آپؑ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا:

''میثمؓ بیٹھ جاؤ، کیا ہر عالم علم کے تحمل کا تاب لا سکتا ہے؟! اللہ سبحان کا ارشاد ہے: ''(اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر ایک خلیفہ (جانشین) بنانے والا ہوں تو انھوں نے کہا کیا تو اس میں اس کو (خلیفہ) بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا۔ حالانکہ ہم تیری حمد و ثنائ کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری تقدیس (پاکیزگی بیان) کرتے ہیں۔ فرمایا: یقیناً میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے'' (البقرۃ: ۳۰ کیا تم نے دیکھا ملائکہ اس علم کی تحمل کی تاب لا سکے؟

میں نے کہا: یہ تو پہلے والی سے بھی بڑی بات ہے۔

فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ سبحانہ نے توریت نازل فرمائی تو ان کو گمان ہوا کہ کوئی بھی اب ان سے بڑا عالم نہیں ہے، تو اللہ سبحانہ نے ان کو آگاہ کیا کہ تخلیق پروردگار میں کوئی ایسا بھی ہے جو ان سے بڑا عالم ہے، کیوں کہ اللہ سبحانہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا نبی خود پسندی کا شکار ہو جائے، لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راہنمائی کہ کسی عالم کی طرف اور حضرت خضر علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جمع کر دیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی میں سوراخ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بات کو برداشت نہیں کر پائے، اس نے لڑکے کا

خون کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ بھی نہیں برداشت کر پائے، اس نے دیوار کھڑی کی اس کو بھی برداشت نہیں کر پائے، یہ تو ملائکہ و انبیاءؑ کی صورتِ حال ہے، باقی ان کے علاوہ کی بات کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے روز خم کے میدان میں میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے، تو تم نے دیکھا اس کوئی برداشت کر پایا سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ سبحانہ باقی لوگوں میں سے محفوظ فرمایا، تم کو خوش خبری ہو، پھر تمہیں خوش خبری ہو کہ اللہ سبحانہ تم کو اس چیز کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے جو ملائکہ و انبیاء کو نہیں نصیب ہوئی، جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے میری ولایت کو برداشت کیا، پس بیان کرو ہمارے فضائل کوئی حرج نہیں ہے، اور ہمارے عظیم امر کو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاءؑ کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی عقول کے حساب سے بات کریں"۔ [1]

[۲۴۶] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَضَّلَ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِالْعِلْمِ، وَ وَرَّثَنَا عِلْمَهُمْ وَ فَضَّلَنَا عَلَيْهِمْ فِي فَضْلِهِمْ، وَ عَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَعْلَمُونَ وَ عَلَّمَنَا عِلْمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ تَلَا: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ فَرَوَيْنَا لِشِيعَتِنَا فَمَنْ قَبِلَ مِنْهُمْ فَهُوَ أَفْضَلُهُمْ، وَ أَيْنَمَا تَكُونُ شِيعَتُنَا فَهُمْ مَعَنَا. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِلْمَ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ، وَ عَلَّمَهُ مَا لَمْ يُعَلِّمْهُمْ، وَ أَسَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى

[1] بحار الانوار: ۲/۲۱۰، ح ۱۰۶ و ۲۵/۳۸۳، ح ۱۳ و ۳۷/۲۳۳، ح ۱۰۳؛ تفسیر فرات: ۵۴، ح ۱۴؛ بشارة المصطفیٰ: ۲۳۶؛ ح ۱۲

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كُلَّهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَعْلَمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَ وَضَعَهَا عَلَى صَدْرِهِ وَ قَالَ: عِنْدَنَا وَ اللهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: اولی العزم انبیاءؑ کو دیگر انبیاءؑ پر علم کے باعث فضیلت دی گئی، ہم نے ان کے علم کی میراث پائی اور ہم کو ان پر فضیلت دے دی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وہ علم تھا جو ان کے پاس نہیں تھا اور ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہے، پھر آپؑ نے آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر: 9)

یعنی: "کہیے کیا جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں؟ بے شک نصیحت تو صرف صاحبانِ عقل ہی حاصل کرتے ہیں"۔

پس ہم اپنے شیعوں کے لیے روایت کرتے ہیں تو جو قبول کرتا ہے وہ ان میں افضل ہے، ہمارے شیعہ جہاں بھی ہوں وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا: اللہ سبحانہ نے اپنے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تمام انبیاءؑ کا علم وحی فرما دیا، ہر وہ تعلیم دی جو سابقہ انبیاءؑ کو نہیں دی گئی تھی، وہ تمام راز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنینؑ کو دے دیے، پس امیر المومنینؑ انبیاءؑ سے اعلم ہیں، پھر اللہ سبحانہ کے ارشاد کی تلاوت فرمائی:

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (الرعد: 43)

یعنی: "اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے"۔

پھر آپؑ نے اپنی انگلیاں کھول کر ہاتھ سینے پر مارا اور فرمایا: اللہ کی قسم ہمارے پاس کتاب کا پورا علم ہے۔ [1]

[1] الخرائج والجرائح: ۲/۷۹۲، ح ۶؛ مختصر البصائر: ۳۵۵؛ بحار الانوار: ۲/۲۰۵، ح ۹۲ و ۹۶/۱۹۹، ح ۱۱ و ۴۰/۲۱۱، ح ۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۱۷۶، ح ۲۵۷ و ۵/۲۴، ح ۳۴؛ تفضیل الائمۃ: ۱۶۴

[۲۴۷] وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ رَبِّهِ فَتَابَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَأَلَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِ فَتَابَ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون کلمات تھے جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ربّ سے سیکھے جن کے واسطے سے اللہ سبحانہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی؟

تو آپؐ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کیا تھا تو اللہ سبحانہ نے اس کی توبہ قبول فرمائی تھی۔ ①

[۲۴۸] وَ رُوِيَ فِي حَدِيثِ عَفْرَاءَ الْجِنِّيَّةِ أَنَّهُ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَيَّ شَيْءٍ رَأَيْتِ مِنَ الْعَجَائِبِ؟ فَقَالَتْ: رَأَيْتُ عَجَائِبَ كَثِيرَةً. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَمَا أَعْجَبُ مَا رَأَيْتِ؟ فَقَالَتْ: رَأَيْتُ إِبْلِيسَ فِي الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ عَلَى صَخْرَةٍ بَيْضَاءَ مَادّاً يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَ هُوَ يَقُولُ: إِلَهِي! إِذَا بَرَرْتَ قَسَمَكَ وَ أَدْخَلْتَنِي نَارَ جَهَنَّمَ فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِلَّا خَلَّصْتَنِي مِنْهَا. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا الْحَرْثِ! مَا هَذِهِ الْأَسْمَاءُ الَّتِي تَدْعُو اللهَ بِهَا؟ فَقَالَ: رَأَيْتُهَا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِسَبْعَةِ آلَافِ سَنَةٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُمْ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ فَأَنَا أَسْأَلُهُ بِحَقِّهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَ اللهِ لَوْ أَقْسَمَ أَهْلُ الْأَرْضِ عَلَى اللهِ تَعَالَى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ لَأَجَابَهُمُ اللهُ تَعَالَى.

① خصائص الوحی المبین: ۱۳۰، ح ۷۲؛ العمدۃ: ۳۷۹، ح ۳۵؛ الخصال: ۲۷۰؛ ح ۸، امالی صدوق: ۱۳۴، ح ۲؛ معانی الاخبار: ۱۳۵، ح ۱؛ کشف الغمہ: ۱/۳۶۵؛ الطرائف: ۱/۱۵۸، ح ۱۶۶؛ کشف الیقین: ۱۳؛ روضۃ الواعظین: ۱۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۹۸، ح ۳؛ تفسیر در منثور (مترجم): ۱/۱۶۵

عفراء جو کہ ایک جنی ہے کی حدیث میں روایت ہوا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس سے سوال کیا: تم نے عجائب میں سے کون سی چیز دیکھی؟

تو اس نے کہا: میں نے بہت سے عجائب دیکھے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سب میں سب سے زیادہ عجیب چیز کیا لگی؟

اس نے کہا: میں نے ابلیس (لعین) کو سبز سمندر میں ایک سفید چٹان پر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے ہوئے کہہ رہا تھا: اے اللہ جب تم اپنی قسم پوری کرو مجھے جہنم میں داخل کرنے کی تو میں تم سے سوال کرتا ہوں بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ مجھے اس سے نجات دینا۔

تو میں نے کہا: اے ابو حرث! یہ کون سے نام ہیں جن کا واسطہ دے کر تم اللہ سبحانہ سے دُعا کر رہے ہو؟

تو اس نے کہا: میں نے عرش پر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے سات ہزار سال پہلے یہ اسماء دیکھے تھے پس میں جان گیا تھا کہ یہ ہستیاں اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں سب سے مقدس ہیں تو پس میں نے ان کا واسطہ دے کر دُعا کی۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر اہلِ زمین اللہ سبحانہ کو ان اسماء کے واسطے سے سوال کریں گے تو اللہ سبحانہ ان کی دُعا قبول فرمائے گا۔ ①

[۲۴۹] وَ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنِي وَ خَلَقَ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَصَرَ ذَلِكَ النُّورَ عَصْرَةً فَخَرَجَ مِنْهُ شِيعَتُنَا، فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحُوا، وَ قَدَّسْنَا فَقَدَّسُوا، وَ هَلَّلْنَا فَهَلَّلُوا، وَ مَجَّدْنَا فَمَجَّدُوا، وَ حَمَّدْنَا فَحَمَّدُوا، ثُمَّ خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ. فَمَكَثَتِ الْمَلَائِكَةُ مِأَةَ عَامٍ لَا تَعْرِفُ تَسْبِيحاً وَ لَا تَقْدِيساً، فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحَ

① کشف الغمہ: ۱/۳۶۵؛ تفضیل الائمۃ: ۲۰۸؛ بحار الانوار: ۱۸/۸۳، ح ۱ و ۶۳/۸۰، ح ۳۵ و ۹۳/۲۰، ح ۱۵؛ الخصال: ۶۳۸، ح ۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۵/۲۳۲، ح ۹

شِيعَتُنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَ قَدَّسْنَا فَقَدَّسَتْ شِيعَتُنَا وَقَدَّسَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ كَذٰلِكَ الْبَوَاقِي- فَنَحْنُ الْمُوَحِّدُونَ حَيْثُ لَا مُوَحِّدَ غَيْرُنَا. وَ حَقِيقٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِمَا اخْتَصَّنَا وَ اخْتَصَّ شِيعَتَنَا أَنْ يُزْلِفَنَا وَ شِيعَتَنَا فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ. إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَانَا وَ اصْطَفَى شِيعَتَنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَكُونَ أَجْسَاماً. وَدَعَانَا فَأَجَبْنَاهُ فَغَفَرَ لَنَا وَلِشِيعَتِنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَسْتَغْفِرَهُ تَعَالَى.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا فرمارہے تھے:

''اللہ سبحانہ مجھے خلق فرمایا، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو نور سے خلق فرمایا، پھر اس نور کے عرق سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے؛ ہم نے تسبیح کی تو انھوں نے تسبیح کی، ہم نے تقدیس کی تو انھوں نے تقدیس کی، ہم نے تہلیل کی تو انھوں نے تہلیل کی، ہم نے تمجید کی تو انھوں نے تمجید کی، ہم نے حمد کی تو انھوں نے حمد کی، پھر اللہ سبحانہ نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا، ملائکہ خلق ہوئے ایک سو سال تک وہ تسبیح و تقدیس کے بارے میں نہیں جانتے تھے، پس ہم نے تسبیح کی تو ہمارے شیعوں نے تسبیح کی اس کے بعد ملائکہ نے تسبیح کی، ہم نے تقدیس کی پھر ہمارے شیعوں نے تقدیس اور ملائکہ نے تقدیس کی ــــ اسی طرح دوسروں نے۔ پس ہم اس وقت کے مُوحّد ہیں جس وقت کوئی موحد نہیں تھا ہمارے علاوہ، اور اللہ سبحانہ کے شان کے مطابق ہے کہ اس نے ہم اور ہمارے شیعوں کو خاص مقام عطا فرمایا، ہم کو اور ہمارے شیعوں اعلیٰ علیین کے قریب فرمایا، یقیناً اللہ سبحانہ نے ہم چنا اور ہمارے شیعوں کو چنا اس سے پہلے کہ ہمارے اجسام ہوتے، اس نے ہم کو بلایا اور ہم نے لبیک کہا پس اس نے ہماری مغفرت فرمادی اور ہمارے شیعوں کی مغفرت فرمادی اس سے پہلے کہ ہم استغفار کرتے ہیں''۔ ①

① کشف الغمہ: ۱/ ۳۵۸؛ جامع الاخبار: ۳۵، ح ۱۰؛ بحارالانوار: ۲۶/ ۳۴۳، ح ۱۶ و ۲۷/ ۱۳۱، ح ۱۲۲

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمدؑ کو علم کے ذریعے سے دی گئی فضیلت جو دیگر انبیاءؑ و رسلؑ کو حاصل نہیں ہوئی

[۲۵۰] مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْكَافِي عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ [لَهُ]: جُعِلْتُ فِدَاكَ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ، أَ هَاهُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي؟ [قَالَ:] فَرَفَعَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتْراً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ وَ أَطْلَعَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ. [قَالَ:] فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! إِنَّ شِيعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاباً يُفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ؟!. فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ لَهُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ. [قَالَ:] فَقُلْتُ: هٰذَا وَ اللّٰهِ هُوَ الْعِلْمُ. قَالَ: فَنَكَتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاعَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ مَا هُوَ بِذَاكَ. [قَالَ:] ثُمَّ قَالَ: [يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! [وَ] إِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَ مَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ؟ [قَالَ:] قُلْتُ: [جُعِلْتُ فِدَاكَ] وَ مَا الْجَامِعَةُ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً بِذِرَاعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ إِمْلَائِهِ مِنْ فَلْقِ فِيهِ وَ خَطِّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَمِينِهِ، فِيهَا كُلُّ حَرَامٍ وَ حَلَالٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ

يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْشُ فِي الْخَدْشِ، وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَ قَالَ: تَأْذَنُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ [قَالَ:] قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. [قَالَ:] فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَ قَالَ: حَتَّى أَرْشُ هَذَا، كَأَنَّهُ مُغْضَبٌ. [قَالَ:] فَقُلْتُ : هَذَا وَ اللهِ الْعِلْمُ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ. وَ سَكَتَ سَاعَةً. ثُمَّ قَالَ: وَ إِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَ مَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ؟ [قَالَ:] قُلْتُ: مَا الْجَفْرُ؟ قَالَ: وِعَاءٌ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَ الْوَصِيِّينَ وَ عِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ. قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ. قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ. وَ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَ إِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهَا وَ مَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ؟ [قَالَ:] قُلْتُ: وَ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُصْحَفُ فَاطِمَةَ [مِنْهُ] مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَ اللهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ هَذَا حَرْفٌ وَاحِدٌ. [قَالَ:] قُلْتُ: هَذَا وَ اللهِ الْعِلْمُ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ مَا هُوَ بِذَاكَ. ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً. ثُمَّ قَالَ: وَ إِنَّ عِنْدَنَا لَعِلْمَ مَا كَانَ وَ [عِلْمَ] مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. [قَالَ:] فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! هَذَا - وَ اللهِ - [هُوَ] الْعِلْمُ. قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ. [قَالَ:] قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ الْأَمْرُ [مِنْ] بَعْدِ الْأَمْرِ وَ الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ (صاحب کتاب الکافی) نے الکافی میں ابوبصیرؒ سے روایت کی ہے، ابوبصیرؒ کہتا ہے: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: میں آپؑ پر

قربان جاؤں، میں ایک مسئلہ جاننا چاہتا ہوں، کیا یہاں کوئی ہے جو میری گفتگو سن رہا ہو؟

کہا: امام علیہ السلام نے جہاں جس کمرے میں بیٹھے تھے اس کے پاس والے کمرے کے درمیان سے پردہ ہٹا اور دیکھا، پھر فرمایا: اے ابا محمدؒ! جو چاہتے ہو وہ پوچھو۔

ابوبصیرؒ کہتے ہیں میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں، آپؑ کے شیعہ رسول اللہؐ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام کو ایک باب علم کا تعلیم فرمایا اور مولا علی علیہ السلام نے اس سے ہزار باب علم دریافت فرمائے؟!

آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ہزار باب علم کے تعلیم دیے اور حضرت علی علیہ السلام نے ان ہزار ابواب کے ہر باب میں سے ہزار باب دریافت فرمائے۔

ابوبصیرؒ کہتے ہیں: پس میں نے کہا: اللہ کی قسم یہی علم ہے۔

ابوبصیرؒ کہتے ہیں: پس امام علیہ السلام نے (برائے اظہار تفکر) ایک گھنٹے تک زمین پر نظر جھکائے رکھی، پھر فرمایا: یہ یقیناً علم لیکن علمِ کامل نہیں ہے۔

ابوبصیرؒ نے کہا: پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمدؒ! ہمارے پاس جامعہ ہے وہ لوگ کیا جانیں کہ جامعہ کیا ہے؟

ابوبصیرؒ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جامعہ کیا ہے؟

فرمایا: وہ صحیفہ جس کی لمبائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کے حساب سے سات ہاتھ ہے، اس میں املاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کروائی اور اس کی کتابت امام علی علیہ السلام نے اپنے دائیں سے فرمائی، اس میں ہر حرام وحلال کا ذکر ہے، ہر وہ چیز جو لوگوں کی ضرورت ہے یہاں تک ایک خراش کا جریمہ بھی اس میں مذکور ہے، اپنا ہاتھ میرے اوپر رکھا اور فرمایا: اے ابومحمد کیا اجازت ہے؟!

ابوبصیرؒ نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! میں تو آپؑ کا غلام ہوں۔

ابوبصیرؒ کہتے ہیں: پس امام علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے مجھے دبایا جیسے کہ وہ غضبناک ہوں، پھر فرمایا: حتیٰ کہ اس چیز کا جریمہ بھی اس اس میں موجود ہے۔

ابوبصیرؒ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ قسم یہ علم ہے۔

فرمایا: یہ علمِ (عظیم) ہے (لیکن) علم (اعظم) نہیں ہے۔اور ایک بہت دیر تک خاموش رہے، پھر فرمایا: بے شک ہمارے پاس الجفر ہے، ان لوگوں کو کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟

میں نے کہا: جفر کیا ہے؟

فرمایا: ایک ظرف ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر انبیاءؑ و اوصیاءؑ، نیز علماء جو بنی اسرائیل میں سے گزرے ان کا علم ہے۔

میں نے کہا: یقیناً یہی علم ہوگا۔

فرمایا: یہ علم (عظیم) ہے (لیکن) علم (اعظم) نہیں ہے، بہت دیر تک خاموش رہے، پھر فرمایا: ہمارے پاس مصحفِ فاطمہؑ ہے، وہ لوگ کیا جانیں کہ مصحفِ فاطمہؑ کیا ہے؟

میں نے کہا: مصحفِ فاطمہؑ کیا ہے؟

فرمایا: مصحفِ فاطمہؑ اس قرآنِ پاک سے تین گنا ہے اللہ کی قسم اس میں جو قرآن پاک تم لوگوں کے پاس ہے اس میں سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔

میں نے کہا: یہ تو اللہ کی قسم ہے علم۔

فرمایا: یہ علم (عظیم) ہے (لیکن) علم (اعظم) نہیں ہے، پھر بہت دیر تک خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: ہمارے پاس ایسا علم ہے جس میں جو ہوا، جو ہے، جو ہوگا قیامت تک کا علم ہے۔

میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! اللہ کی قسم یہ تو علم ہے۔

فرمایا: یہ علمِ (عظیم) ہے (لیکن) علم (اعظم) نہیں ہے۔

میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! پھر کیا چیز علم ہے؟

فرمایا: جو کچھ شب و روز ہوتا ہے، ہر امر کے بعد دوسرا امر اور ایک شی کے بعد دوسری شی جو ہوتی ہے اس کا علم تا قیامِ قیامت۔ ①

[۲۵۱] وَ رُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْضاً أَنَّهُ لَا يَنْزِلُ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ عَنِ اللهِ ـ سُبْحَانَهُ ـ بِأَمْرٍ حَتَّى يَبْدَأَ بِالْإِمَامِ

① الکافی: ۱/۲۳۸، ح۱؛ بصائر الدرجات: ۱۷۱، ح۳؛ تفضیل الآئمہ: ۳۰۷؛ تاویل الآیات: ۱/۱۰۲، ح۲؛ بحار الانوار: ۲۶/۳۹، ح۱۰

فَيَعْرِضَهُ عَلَيْهِ.

نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے: آسمان سے کوئی فرشتہ نازل نہیں ہوتا زمین پر مگر یہ کہ پہلے وہ امام علیہ السلام کے پاس آتا ہے اور وہ مسئلہ امام علیہ السلام کے سامنے پیش کرتا ہے۔ ①

[۲۵۲] وَ رُوِيَ أَنَّهُ مَا تَسْقُطُ قَطْرَةُ مَطَرٍ وَ لَا ثَلْجَةٌ إِلَّا وَ مَعَهَا مَلَكٌ يُوصِلُهَا حَيْثُ أُمِرَ.

نیز روایت ہے: ''آسمان سے بارش کا کوئی قطرہ ہو یا برفانی بارش کے ذرات جب گرتے ہیں تو ان میں سے ہر ذرے کے ذرے اور قطرے کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے، وہ اس کو وہیں پہنچاتا ہے جس جگہ کے بارے میں اس کو حکم دیا گیا ہوتا ہے۔ ②

[۲۵۳] وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: وَ اللهِ مَا يَتَقَلَّبُ جَنَاحُ طَائِرٍ فِي الْهَوَاءِ ـ أَوْ قَالَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ ـ إِلَّا وَ لَنَا فِيهِ عِلْمٌ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: ''اللہ کی قسم ہوا میں کوئی پرندہ پر نہیں مارتا۔۔ یا فرمایا: آسمان میں پر نہیں مرتا۔ مگر یہ کہ ہم اس سے آگاہ ہوتے ہیں''۔ ③

[۲۵۴] وَ رُوِيَ أَنَّهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: وَ كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ فَقِيلَ: أَ هُوَ التَّوْرَاةُ؟ قَالَ: لَا. فَقِيلَ: أَ هُوَ الْإِنْجِيلُ؟ قَالَ: لَا، هُوَ هٰذَا ـ وَ أَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اللہ سبحانہ کے اس ارشاد کے بارے میں سوال

① الکافی: ۱/۳۹۴، ح۳؛ بصائر الدرجات: ۱۱۵/ ح۲۲؛ بحار الانوار: ۲۶/۳۵۷، ح۲۲؛ الخرائج والجرائح: ۲/۸۵۰، ح۶۴

② الکافی: ۸/۲۳۹ ح ۳۲۶؛ قرب الاسناد: ۷۳، ح ۲۳۵؛ علل الشرائع: ۴۶۳، ح ۸؛ بحار الانوار: ۲/۸۵۰، ح۶۳

③ عیون اخبار الرضا: ۲/۳۲، ح۵۴؛ بحار الانوار: ۱۰/۳۶۹، ح۲۳ و ۲۶/۱۹، ح۳؛ صحیفۃ الامام الرضا: ۱۵۶، ح۱۰۱؛ مسند الرضا: ۶۸؛ تفضیل الائمہ: ۳۱۰

کیا گیا: وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ (یس :12) یعنی: "اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں جمع کر دیا ہے"۔ تو سوال کیا گیا کہ کیا وہ کتاب تورات ہے؟

فرمایا: نہیں۔

پھر کہا گیا: کیا وہ کتاب انجیل ہے؟

فرمایا: نہیں، یہ ہے وہ، اور اشارہ امیر المومنینؑ کی طرف کیا۔ [1]

یہی فضیلت آپؑ کے بعد آپؑ کی اولاد میں سے گیارہ ائمہ علیہم السلام کی ہے

[۲۵۵] لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَالْفَضْلُ بَعْدِي لَكَ يَا عَلِيُّ وَلِلْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ.

جیسا کہ پیچھے حدیث ذکر ہوئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تمہاری فضیلت اور تمہاری اولاد میں سے ائمہ علیہم السلام کی ہے۔ [2]

[۲۵۶] وَلِقَوْلِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عِلْمُنَا وَاحِدٌ وَفَضْلُنَا وَاحِدٌ وَنَحْنُ شَيْءٌ وَاحِدٌ.

نیز امام صادق علیہ السلام کا ارشاد: "ہم کو ایک ہی علم دیا، ایک فضیلت دی، اور ہم ایک شئے ہیں"۔ [3]

[۲۵۷] وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ رَحِمَهُ اللهُ فِي الْكَافِي بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَيْفِ التَّمَّارِ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

[1] امالی صدوق: ۲۳۵/ح۲؛ الفصول المہمہ: ۱/۵۰۹، ح ۶۱؛ معانی الاخبار: ۹۵، ح ۱؛ بحار الانوار: ۳۵/۴۲۷، ح۲؛ مدینۃ المعاجز: ۴/۳۷۹، ح ۲۷؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/۷۹؛ مشارق انوار الیقین: ۵۵؛ نہج الایمان: ۱۵۳

[2] علل الشرائع: ۱/۵، باب ۷، ح۱؛ عیون الاخبار: ۱/۲۶۲، باب ۲۶، حدیث ۲۲؛ منتخب الاثر: ۱۱؛ الصراط المستقیم: ۲/۱۲۵

[3] غیبت نعمانی: ۸۶، باب ۳، ح۱۶؛ بحار الانوار: ۲۵/۳۶۳، ح ۲۳ و ۲۶/۳۱۷، ح ۸۲ و ۳۶/۳۹۹، ح۹؛ خاتمۃ مستدرک: ۱/۱۳۶؛ تفضیل الائمۃ: ۲۶۰ و ۳۱۱

جَمَاعَةٌ مِنَ الشِّيعَةِ فِي الْحِجْرِ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَيْنَا عَيْنٌ، فَالْتَفَتْنَا يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَلَمْ نَرَ أَحَداً. فَقُلْنَا: لَيْسَ عَلَيْنَا عَيْنٌ. فَقَالَ: وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ الْبَنِيَّةِ- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسَى وَالْخَضِرِ لَأَخْبَرْتُهُمَا أَنِّي أَعْلَمُ مِنْهُمَا وَلَأَنْبَأْتُهُمَا بِمَا لَيْسَ فِي أَيْدِيهِمَا، لِأَنَّ مُوسَى وَالْخَضِرَ أُعْطِيَا عِلْمَ مَا كَانَ وَلَمْ يُعْطَيَا عِلْمَ مَا يَكُونُ، وَأَنَا أُعْطِيتُ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. وَقَدْ وَرِثْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے اپنی کتاب الکافی میں اپنی سند سے سیف التمار [1] سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتا ہے: ہم شیعوں کی ایک جماعت خانہ کعبہ کے اطراف میں امام صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے، آپؑ نے فرمایا: کوئی جاسوس تو موجود نہیں ہے، پس ہم نے دائیں بائیں نظریں دوڑائیں، اور کہا: کوئی جاسوس موجود نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: "ربِّ کعبہ اور ہر چیز کے بنانے والے کی قسم! یہ جملہ تین بار تکرار فرمایا۔ اگر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو میں ان دونوں کو آگاہ فرماتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ بڑا عالم ہوں، میں ان دونوں کو ہر چیز کی خبر دیتا جو ان کے ہاتھوں میں نہیں تھی، چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کو ماضی کا علم دیا گیا ہے، مستقبل کا علم نہیں دیا گیا، اور مجھے ماضی کا علم اور جو ابھی ہے، نیز جو قیامت تک ہوتا رہے گا کا علم عطا کیا گیا ہے، یہ علم ہم نے رسول اللہ ﷺ سے وراثت میں پایا ہے"۔ [2]

[۲۵۸] وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ

[1] سیف بن سلیمان التمار ابو الحسن کوفی امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: رجال النجاشی: ۱۸۹، رقم ۵۰۵؛ رجال البرقی: ۳۱؛ رجال الطوسی: ۲۱۵، رقم ۲۰۵)

[2] الکافی: ۱/۲۶۰، ح ۱؛ بصائر الدرجات: ۱۲۹، ح۱؛ تفضیل الائمۃ: ۳۱۲؛ بحار الانوار: ۱۳/۳۰۰، ح ۲۰ و ۲۶/۱۱۱، ح۹، ص ۲۵۰، ح ۳؛ دلائل الامامۃ: ۲۸۰، ح ۵۳

السَّلَامُ يَقُولُ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُمَّانَتَيْنِ [مِنَ الْجَنَّةِ] فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: مَا هَاتَانِ [الرُّمَّانَتَانِ] اللَّتَانِ فِي يَدِكَ، فَقَالَ: أَمَّا هٰذِهٖ فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ، وَ أَمَّا هٰذِهٖ فَالْعِلْمُ. ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ نِصْفاً وَ قَالَ لَهُ: أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ وَأَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَلَمْ يَعْلَمْ ـ وَ اللهِ ـ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَ قَدْ عَلَّمَهُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَانْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهٖ.

محمد بن مسلمؒ نے روایت کیا ہے: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا:
حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو انار لے کر حاضر ہوا جنت میں سے، پس آپؐ سے حضرت علی علیہ السلام کی ملاقات ہوئی، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: آپؐ کے ہاتھ میں یہ دو انار کس چیز کے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یہ انار نبوت کا ہے اس میں تمہارا حصہ نہیں ہے، اور یہ علم کا ہے، پھر آپؐ نے اس کے دو حصے کیے اور ایک حصہ حضرت علی علیہ السلام کو عطا کیا اور فرمایا: تم اس میں میرے شریک ہو، اور میں تمہارا شریک ہوں۔
امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم بس کوئی بھی حرف جس کا علم اللہ سبحانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمایا وہی علم حضرت علی علیہ السلام کو بھی ہوتا تھا۔
پھر فرمایا: اور وہ ہم پر آ کر رک گیا، اور امام علیہ السلام نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔ ①

① الکافی: ۱/۲۶۳، ح ۳؛ تفضیل الائمۃ: ۳۱۲؛ مدینۃ المعاجز: ۱/۳۲۵، ح ۲۰۷؛ بصائر الدرجات: ۳۱۵، ح ۳؛ بحار الانوار: ۲۶/۱۷۳، ح ۴۳ و ۴۰/۲۰۹، ح ۵؛ الاختصاص: ۲۷۹؛

بے شک دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ اللہ سبحانہ کی ہے اور اللہ کے رسولؐ اور اس کے اہل بیت علیہم السلام کے لیے ہے

[۲۵۹] وَ رُوِيَ أَنَّهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ أَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِيَ الَّذِينَ أَوْرَثَنَا اللهُ الْأَرْضَ وَ نَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا ... إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

روایت میں ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "بے شک زمین اللہ کی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور اچھا انجام تو پرہیزگاروں کا ہی ہے"۔ (الاعراف: ۱۲۸) میں اور میری اہل بیتؑ ہیں جن کو اللہ سبحانہ نے زمین کا وارث بنایا اور ہم ہی متقی ہیں، اور پوری روئے زمین ہماری ہے۔ حدیث کی آخر تک۔ ①

[۲۶۰] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الدُّنْيَا كُلُّهَا وَ مَا فِيهَا لِلّٰهِ تَعَالَى وَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ لَنَا. فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَلْيَتَّقِ اللهَ وَ لْيُؤَدِّ حَقَّ اللهِ وَ لْيَبَرَّ إِخْوَانَهُ. فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاللهُ وَ رَسُولُهُ وَ نَحْنُ مِنْهُ بُرَاءٌ.

نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ اللہ سبحانہ کی ہے، اور اس کے

① الکافی: ۱/۴۰۷، ح ۱ و ۵/۲۷۹، ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۴۱۴، ح ۲؛ تفسیر العیاشی: ۲/۲۵، ح ۶۶؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۵۸، ح ۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۱۱۲، ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۵۲، ح ۲۳؛ الاستبصار: ۳/۱۰۸، ح ۵؛ تاویل الآیات: ۱۸۴

رسول ﷺ کی ہے اور ہماری ہے، پس اگر کوئی شخص زمین کے کسی حصے پر غالب آ گیا ہے تو وہ اس بارے میں اللہ سبحانہ سے ڈرے، نیز وہ اللہ سبحانہ کا حق ادا کرے اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرے، پس اگر اس نے اس طرح نہیں کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور ہم اس شخص سے بری ہیں۔ [1]

[۲۶۱] وَ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَ[مَا] عَلَى الْإِمَامِ الزَّكَاةُ؟ فَقَالَ: أَحَلْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ [أَمَا عَلِمْتَ] أَنَّ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ لِلْإِمَامِ يَضَعُهُمَا حَيْثُ يَشَاءُ وَ يَدْفَعُهُمَا إِلَى مَنْ يَشَاءُ إِجَازَةً لَهُ مِنَ اللهِ - عَزَّوَجَلَّ -. إِنَّ الْإِمَامَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَا يَبِيتُ لَيْلَةً وَ لِلّٰهِ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يَسْأَلُهُ تَعَالَى عَنْهُ.

ابو بصیرؒ کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا امام علیہ السلام پر بھی زکات واجب ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو محمد! کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت امامؑ کے لیے ہے جہاں جس چیز کو رکھنا چاہے رکھ سکتا ہے، اور جس کو دینا چاہے دے سکتا ہے، امامؑ کو اللہ سبحانہ کی طرف سے اجازت ہے۔ بے شک امامؑ کوئی رات نہیں گزارتا مگر یہ کہ اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں ہر صاحب حق کے حق کا ذمہ ہوتا ہے، اور اس سے سوال ہوتا ہے۔ [2]

[۲۶۲] وَ رُوِيَ عَنِ الْمُعَلَّى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ؟ فَتَبَسَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - بَعَثَ جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرِقَ بِإِبْهَامِهِ فِي الْأَرْضِ ثَمَانِيَةَ أَنْهَارٍ، مِنْهَا سَيْحَانُ، وَ جَيْحَانُ وَ هُوَ نَهْرُ بَلْخَ. وَ الخشوع وَ هُوَ نَهْرُ الشَّاشِ. وَ مِهْرَانُ وَ هُوَ نَهْرُ الْهِنْدِ. وَ نِيلُ مِصْرَ. وَ دِجْلَةُ. وَ

[1] الکافی: ۱/ ۴۰۸، ح ۲

[2] الکافی: ۱/ ۴۰۸، ح ۴؛ تفضیل الائمۃ: ۳۱۶؛ المقنع صدوق: ۵۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۲۰، ح ۳

الْفُرَاتُ؛ فَمَا سَقَتْ أَوِ اسْتَقَتْ فَهُوَ لَنَا. وَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِشِيعَتِنَا. وَ لَيْسَ لِعَدُوِّنَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَصَبَ عَلَيْهِ. وَ إِنَّ وَلِيَّنَا لَفِي أَوْسَعَ فِيمَا بَيْنَ ذِهْ إِلَى ذِهْ يَعْنِي بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْهَا (خَالِصَةً) لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلَا غَصْبٍ.

معلیؒ [1] سے روایت ہے وہ کہتا ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: اس زمین پر آپؑ کے لیے کیا ہے؟ تو آپؑ نے تبسم فرمایا اور پھر فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ اپنی بیچ والی انگلی سے زمین پر آٹھ نہریں بنائے، ان میں سے سیحان و جیحان (جیحون) ہیں اور وہ بلخ کے علاقے کی نہر ہے، اور نہر خشوع وہ شاش والوں کی نہر ہے، اور مہران وہ اہل ہند (سندھ) کی نہر ہے، نیل مصر کی نہر ہے، نیز دجلہ و فرات، پس وہ نہریں جس جس چیز کو سیراب کرتی ہیں (زمین کی زراعت، درخت اور پھل وغیرہ) اور جہاں سے وہ نہریں پانی حاصل کرتی ہیں وہ سب ہمارا ہے، پس جو کچھ ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے، ہمارے دشمنوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ لوگ غاصب ہیں، بے شک ہمارا دوست اس اور اُس کے درمیان کشادگی میں ہے۔۔ یعنی زمین و آسمان کے درمیان"۔

پھر آپؑ نے اس آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (الاعراف: 32) یعنی: فرما دیجیے یہ (سب نعمتیں جو دنیا میں موجود ہیں) اہل ایمان کے لیے ہی ہیں دنیا کی زندگی میں ہیں (الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْهَا یعنی: لیکن دنیا میں ان کے حقوق و نعمتوں کو غصب کیا گیا ہے) قیامت کے دن بالخصوص (انہی کے لئے) ہوں گی (لیکن بروز حشر ان کی نعمات کو کوئی غصب نہیں

[1] معلّی بن خنیس ابو عبداللہ، امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ یہ جلیل القدر اور خالص شیعوں میں سے تھے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۱۲)

کرسکتا"۔ [1]

[۲۶۳] وَرُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّیَّانِ قَالَ: کَتَبْتُ إِلَی الْعَسْکَرِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! رُوِیَ لَنَا أَنْ لَیْسَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا إِلَّا الْخُمُسُ. فَجَاءَ الْجَوَابُ: إِنَّ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

محمد بن ریان [2] سے روایت ہے وہ کہتا ہے: میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! ہمارے لیے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں خمس کے علاوہ کوئی حق نہیں ہے۔ تو جواب آیا کہ: "پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ پورا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے"۔ [3]

[۲۶۴] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللهُ تَعَالَی آدَمَ وَ أَقْطَعَهُ الدُّنْیَا قَطِیعَةً. فَمَا كَانَ لِآدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَهُوَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ رَسُولِ اللهِ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا دنیا میں جو کچھ تھا وہ حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا، پس جو کچھ حضرت آدم علیہ السلام کی ملکیت میں تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملکیت ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملکیت تھی وہ سب آلِ رسولؐ کی

[1] الکافی: ۱/۴۰۹، ح۵؛ تاویل الآیات: ۱/۱۶۹، ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۵۰، ح ۱۷؛ بحارالانوار: ۶۰/۳۶، ح۲۵ و ۶۵/۱۲۴؛ تفضیل الائمۃ: ۳۵۸

[2] محمد بن ریان بن الصلت الاشعری القمی، امام ہادیؑ کے اصحاب میں سے ہیں۔ یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: رجال النجاشی: ۹۷۰، رقم ۱۰۰۹، رجال الطوسی: ۳۳۳، رقم ۱۶)

[3] الکافی: ۱/۴۰۹، ح۶؛ تفضیل الائمۃ: ۳۵۹

ملکیت ہے۔ [1]

آل محمد علیہم السلام میں سے آئمہ کا ہے۔

[۲۶۵] وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ: إِنَّ جَبْرَئِیلَ كَرَی بِرِجْلِهِ خَمْسَةَ أَنْهَارٍ، وَلِسَانُ الْمَاءِ یَتْبَعُهُ: الْفُرَاتَ، وَدِجْلَةَ، وَنِیلَ مِصْرَ، وَمِهْرَانَ، وَنهران وَهُوَ نَهَرُ بَلْخَ، فَمَا سَقَتْ أَوْ سُقِیَ مِنْهَا فَلِلْإِمَامِ، وَالْبَحْرُ الْمُطِیفُ بِالدُّنْیَا [لِلْإِمَامِ].

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ نے اپنے پیر سے پانچ نہریں بنائیں، اور پانی نے ان نہروں میں بہنا شروع کردیا: فرات، دجلہ، نیلِ مصر، مہران، اور دو نہریں وہ بلخ کے علاقے کی ہیں، پس جو چیز ان سے سیراب ہوئی، جن کو ان دریاؤں سے سیراب کرایا گیا، وہ سب امام علیہ السلام کی ملکیت ہیں، اور دنیا میں نہر مطیف ہے وہ (بھی) امام علیہ السلام کی ملکیت ہے۔ [2]

[۲۶۶] وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ عِیسَی: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: الْمَلَائِكَةُ أَكْثَرُ أَمْ بَنُو آدَمَ؟ فَقَالَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَمَلَائِكَةُ اللهِ فِی السَّمَاوَاتِ أَكْثَرُ مِنَ التُّرَابِ فِی الْأَرْضِ، وَمَا فِی السَّمَاءِ مَوْضِعُ قَدَمٍ إِلَّا وَفِیهِ مَلَكٌ یُسَبِّحُ اللهَ وَیُقَدِّسُهُ، وَمَا فِی الْأَرْضِ شَجَرَةٌ وَلَا عُودَةٌ إِلَّا وَفِیهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ یَأْتِی اللهَ بِعِلْمِهَا وَهُوَ أَعْلَمُ بِهَا، وَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَیَتَقَرَّبُ بِوَلَایَتِنَا أَهْلَ الْبَیْتِ وَیَسْتَغْفِرُ لِمُحِبِّینَا وَیَلْعَنُ أَعْدَائَنَا وَیَسْأَلُ اللهَ أَنْ یُرْسِلَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْعَذَابِ إِرْسَالاً.

حماد بن عیسیٰؒ [3] فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال

[1] الکافی: ۱/۴۰۹، ح۷

[2] الکافی: ۱/۴۰۹، ح۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۳، ح ۲۰؛ الخصال: ۲۹۱، ح۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۳۰، ح۱۸؛ بحارالانوار: ۶۰/۴۳، ح۱۳ و ۹۶/۲۱۴، ح۲۰؛ تفضیل الائمۃ: ۳۶۰

[3] حماد بن عیسیٰ ابو محمد الجہنی البصری، امام صادق، امام کاظم اور امام رضا علیہم السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ حدیث میں صدوق اور ثقہ تھے۔ (دیکھیے: رجال النجاشی: ۱۴۲، رقم ۳۷۰؛ رجال البرقی: ۲۱ و ۴۸؛ رجال الطوسی: ۱۴۷، رقم ۱۵۲ و ۳۶۳، رقم ۱

کیا: کیا فرشتوں کی تعداد زیادہ ہے یا انسانوں کی تو آپؑ نے فرمایا: "جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم آسمان میں فرشتوں کی تعداد زمین پر موجود مٹی (کے ذرات کے برابر ہے) آسمان پر کوئی قدم کے برابر جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتے اللہ سبحانہ کی تسبیح وتقدیس نہ کرتا ہو، زمین پر کوئی درخت نہیں اور نہ کوئی ایسی کلی ہے کہ جس پر فرشتہ موجود نہ ہو، اور ان سب کے بارے میں اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے، ان میں سے ہر ایک فرشتہ ہماری ولایت کے طفیل تقرب الٰہی حاصل کرتا ہے، ہمارے دوستوں کے لیے استغفار اور ہمارے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں، نیز اللہ سبحانہ سے ان پر عذاب مسلسل کی دعا کرتے رہتے ہیں"۔ ①

[۲۶۷] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً. قَالَ: عَهِدَ إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَتَرَكَ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنَّهُمْ هَكَذَا. وَ إِنَّمَا سُمُّوا أُولِي الْعَزْمِ، لِأَنَّهُ عُهِدَ إِلَيْهِمْ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَ الْمَهْدِيِّ وَ سِيرَتِهِ. فَأَجْمَعَ عَزْمُهُمْ أَنَّهُمْ كَذَلِكَ وَ أَنَّهُمْ يُقِرُّونَ بِهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے درج ذیل آیہ مبارکہ کی تفسیر میں: "اور درحقیقت ہم نے اس سے (بہت) پہلے آدم (علیہ السلام) کو تاکیدی حکم فرمایا تھا سو وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں بالکل (نافرمانی کا کوئی) ارادہ نہیں پایا (یہ محض ایک بھول تھی)" (طٰہٰ: ۱۱۵)۔

امام علیہ السلام نے فرماتے ہیں: "حضرت آدمؑ سے جو عہد اور تاکیدی حکم ہوا تھا وہ تھا حضرت محمد ﷺ اور حضورؐ کے بعد ائمہ علیہم السلام کے بارے میں، پس اس نے ترک کر دیا اور وہ بھول گئے، پس وہ اس عہد و تاکیدی حکم پر مصمم عزم سے نہیں رہ سکے، اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو اولی العزم اس لیے کہا گیا ہے کہ جب ان سے حضرت محمد ﷺ اور اوصیاء علیہم السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام کا عہد لیا گیا تو انھوں نے پوری عزم کے ساتھ اس عہد کو نبھایا اور اسی سے انھوں نے تقرب

① بصائر الدرجات: ۸۸، ح ۹؛ تفضیل الائمہ: ۳۴۷؛ تفسیر القمی: ۲/۲۵۵؛ بحار الانوار: ۲۴/۲۱۰، ح ۷ و ۳۳۹، ح ۵، ۵۹/۱۷۶، ح ۷

حاصل کیا"۔ ①

[۲۶۸] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءً عَذْباً وَ مَاءً مَالِحاً أُجَاجاً. فَامْتَزَجَ الْمَاءَانِ، فَأَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً. فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ - وَ هُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ - إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ. وَ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: إِلَى النَّارِ وَ لَا أُبَالِي. ثُمَّ قَالَ: أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ. ثُمَّ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّبِيِّينَ، فَقَالَ: أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. فَقَالَ: وَ أَنَّ [هَذَا] مُحَمَّداً رَسُولِي وَ [أَنَّ هَذَا] عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ [قَالُوا: بَلَى، فَثَبَتَ لَهُمُ النُّبُوَّةُ. وَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى أُولِي الْعَزْمِ: أَنَّنِي رَبُّكُمْ وَ مُحَمَّدٌ رَسُولِي وَ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ] وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ وُلَاةُ أَمْرِي وَ خُزَّانُ عِلْمِي، وَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ أَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِي وَ أُظْهِرُ بِهِ دَوْلَتِي وَ أَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي وَ أُعْبَدُ بِهِ طَوْعاً وَ كَرْهاً، فَقَالُوا: قَدْ أَقْرَرْنَا يَا رَبِّ وَ شَهِدْنَا. وَلَمْ يَجْحَدْ آدَمُ وَلَمْ يُقِرَّ. فَثَبَتَتِ الْعَزِيمَةُ [لِهَؤُلَاءِ] الْخَمْسَةِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْمَهْدِيِّ. وَلَمْ يَكُنْ لِآدَمَ عَزْمٌ عَلَى الْإِقْرَارِ بِهِ. وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي آدَمَ: وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ: مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً. [قَالَ: إِنَّمَا هُوَ فَتَرَكَ]. ثُمَّ أَمَرَ تَعَالَى نَاراً فَتَأَجَّجَتْ. فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: أُدْخُلُوهَا، فَهَابُوهَا. وَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: أُدْخُلُوهَا.

① بصائر الدرجات: ۹۰، ح ۱؛ الکافی: ۱/۴۱۶، ح ۲۲؛ تفسیر البرہان: ۳/۷۸۰، ح ۱؛ تفسیر القمی: ۲/۶۶؛ علل الشرائع: ۱۲۲، ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۴۰۰، ح ۱۳۹ و ۵/۲۳، ح ۷۴؛ تفضیل الائمہ: ۳۴۸؛ بحار الانوار: ۱۱/۳۵، ح ۳۱، ۲۶/۲۷۸، ح ۲۱

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَ سَلاَماً. فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ: يَا رَبِّ! أَقِلْنَا. فَقَالَ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ اِذْهَبُوا فَادْخُلُوهَا. فَهَابُوهَا. فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَ الْمَعْصِيَةُ وَ الْوَلاَيَةُ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے: جب اللہ سبحانہ نے مخلوق کو خلق فرمانا چاہا تو میٹھا اور نمکین پانی خلق فرمایا، پھر دونوں پانیوں میں آپس میں ملا دیا، پس روئے زمین سے مٹی اٹھائی اور اس کو شدید طریقے سے گوندا۔ پس اصحابِ یمین سے فرمایا:۔۔ حالانکہ وہ چیونٹیوں کی طرح حرکت کر رہے ہوں گے۔۔ جاؤ جنت کی طرف۔ اور اصحاب شمال سے فرمایا: جاؤ جہنم کی طرف، مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ پھر فرمایا:

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ (الاعراف: 172) "(اور فرمایا:) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہ (سب) بول اٹھے: کیوں نہیں! (تو ہی ہمارا رب ہے،) ہم گواہی دیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن یہ (نہ) کہو کہ ہم اس عہد سے بے خبر تھے"۔

پھر انبیاء علیہم السلام سے میثاق لیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ تو سب نے کہا: کیوں نہیں۔ پس فرمایا: یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا رسول ہے، اور یہ علیؑ امیر المومنین تو انھوں نے کہا: ہم مان گئے پس ان سب کی نبوت ثابت ہوگئی۔

اولی العزم انبیاء علیہم السلام سے میثاق لیا: بے شک میں تمہارا ربّ ہوں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا رسول ہے، اور علی علیہ السلام امیر المومنین ہے، اس کے بعد کے اوصیاء میرے امر کے ولی اور میرے علم کے خزانہ دار ہوں گے، بے شک میں مہدی علیہ السلام کی مدد و نصرت کروں گا، اس کے ذریعے سے میں اپنی حکومت ظاہر کروں گا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور میری عبادت کی جائے گی خواہ کوئی اپنی رضا سے کرے گا یا مجبوری سمجھ کر۔

تو سب نے کہا: ہم نے اقرار کیا اے ہمارے رب تُو گواہ رہنا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے نہ انکار کیا اور نہ اقرار کیا، تو پس اولی العزم کی حیثیت پانچ انبیاء

کرام علیہم السلام کی رہ گئی حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے بارے میں (یعنی: حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں خاموش رہ گئے) اور حضرت آدم علیہ السلام حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے عزم کا اقرار نہ کر سکے، یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد:

آدَمَ : وَ لَقَدْ عَهِدْنَا إِلىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً (طٰہٰ: 115) "اور ہم نے آدم سے اس سے پہلے عہد لیا مگر انھوں نے اسے ترک کر دیا اور ہم نے ان کے پاس عزم و ثبات نہیں پایا"۔

فرمایا کہ "نَسِيَ" یہاں پر لفظ "ترک" کی جگہ پر آیا۔

پھر اللہ سبحانہ نے آگ کو بڑھکایا، اور اصحاب شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جاؤ، پس وہ اس کے شعلوں میں گھر گئے، اور اصحاب یمین سے فرمایا: اس میں داخل ہو جاؤ وہ جب اس میں داخل ہوئے تو وہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی۔ پس اصحاب شمال نے کہا: اے ربّ ہم کو چھوڑ دے۔

اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا: "میں نے چھوڑ دیا پس اس میں داخل ہو جاؤ اور اس کے شعلوں میں گھر جاؤ"۔ پس وہیں سے اطاعت و معصیت اور ولایت ثابت ہوگئی۔ [1]

[۲۶۹] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: وَلاَيَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ الصُّحُفِ. وَ لَنْ يَبْعَثَ اللهُ تَعَالىٰ نَبِيّاً إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ وَ وَصِيِّهِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: ولایت علی ابن ابی طالب علیہما السلام سارے صحیفوں میں مکتوب ہے، اللہ سبحانہ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے وصی حضرت علی علیہ السلام کی گواہی کے ساتھ۔ [2]

---

[1] بصائر الدرجات: ۹۰، ح ۲؛ تفضیل الآئمۃ: ۳۳۸؛ الکافی: ۲/۸، ح ۱؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۲۰؛ بحارالانوار: ۲۶/۲۷۹، ح ۲۲ و ۶۷/ ۱۱۳، ح ۲۳؛ مدینۃ المعاجز: ۱/۵۷، ح ۳؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۰۷، ح ۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۹۳، ح ۳۴۳

[2] بصائر الدرجات: ۹۳، ح ۱؛ الکافی: ۱/۴۳۷، ح ۶؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۲/۲۸۷؛ نہج البیان: ۵۰۲؛ بحارالانوار: ۲۶/۲۸۰، ح ۲۳ و ۳۸/۳۶؛ تفضیل الآئمۃ: ۳۵۰

[٢٧٠] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا عَلِيُّ! مَا بَعَثَ اللهُ تَعَالَى نَبِيّاً إِلَّا وَ قَدْ دَعَاهُ إِلَى وَلَايَتِكَ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! اللہ سبحانہ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ اس کو تمہارے ولایت کی دعوت دی۔ وہ اسے خوشی سے قبول کرے یا دل کی تنگی سے۔ [1]

[٢٧١] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخَذَ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے: اللہ سبحانہ نے انبیاء کرام علیہم السلام سے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کی میثاق لی۔ [2]

[٢٧٢] وَرُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَى التَّوْحِيدِ لَهُ وَ عَلَى أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ عَلَى أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے خدا کے قول "وہ فطرت الٰہی ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے" (الروم: 30) کے بارے فرمایا: "انسان کو توحید، حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور حضرت علی علیہ السلام کے امیر المومنین ہونے پر خلق کیا گیا ہے۔ [3]

---
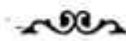
[1] بصائر الدرجات: ۹۲، ح ۲؛ الاختصاص: ۳۴۳؛ بحار الانوار: ۱۱/ ۶۰، ح ۶۹ و ۲۶/ ۲۸۰، ح ۲۵

[2] بصائر الدرجات: ۹۳، ح ۳؛ بحار الانوار: ۲۶/ ۲۸۰، ح ۲۶؛ تفضیل الآئمۃ: ۳۵۱

[3] بصائر الدرجات: ۹۸، ح ۷؛ التوحید صدوق: ۳۲۹، ح ۷؛ بحار الانوار: ۳/ ۲۷۸، ح ۹ و ۸۲۰، ح ۱۸ و ۲۶/ ۲۷۷، ح ۱۸؛ تفسیر فرات: ۳۲۲، ح ۳۶۳؛ تفسیر قمی: ۲/ ۱۵۵؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/ ۱۲۱؛ الیقین: ۱۸۸، باب ۳۰؛ تفسیر البرہان: ۳/ ۸۱۳؛ تیسری گواہی سے انکار کیوں؟ آصف علی ایڈووکیٹ: ۱۳

وہ صفات جو اللہ سبحانہ نے حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؑ کے لیے مخصوص فرمائیں

[٢٧٣] وَ رَوَى أَبُو بَكْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَوْماً فَرَأَى بَيْنَ يَدَيْهِ صَحَائِفَ يَنْظُرُ فِيهَا. فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ هٰذِهِ الصُّحُفُ جُعِلْتُ فِدَاكَ! قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هٰذَا دِيوَانُ شِيعَتِنَا. قَالَ: أَفَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَطْلُبَ اِسْمِي فِيهِ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَعَمْ. قَالَ: لَسْتُ أَقْرَأُ وَ إِنَّ اِبْنَ أَخِي عَلَى الْبَابِ فَأْذَنْ لَهُ يَدْخُلُ حَتَّى يَقْرَأَ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَعَمْ. قَالَ الرَّاوِي اِبْنُ أَخِيهِ: فَأَدْخَلَنِي عَمِّي فَنَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ هَجَمْتُ عَلَيْهِ اِسْمِي. فَقُلْتُ: اِسْمِي وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ. قَالَ: وَيْحَكَ! فَأَيْنَ أَنَا؟ فَجُزْتُ [بِ]خَمْسٍ أَوْ سِتٍّ فَوَجَدْتُ اِسْمَ عَمِّي. فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَكُمْ فَلَا تَزِيدُونَ وَلَا تَنْقُصُونَ. إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَ خَلَقَ شِيعَتَنَا مِنْ طِينَةٍ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ، وَ خَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَ خَلَقَ أَوْلِيَاءَهُمْ مِنْ طِينَةٍ أَسْفَلَ مِنْهَا.

ابوبکر حضرمیؒ [1] نے بنی حنفیہ کے کسی فرد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت امام زین

---

[1] یعنی عبداللہ بن محمد ابوبکر الحضرمی، امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۳۵)

العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو امام علیہ السلام کے سامنے مختلف صحیفے دیکھے۔ تو کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کس چیز کے بارے میں ہیں یہ صحیفے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ ہمارے شیعوں کا دیوان ہے۔ راوی نے کہا: کیا آپؑ مجھے اجازت دیں گے میں اپنا نام دیکھوں؟ آپؑ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو راوی نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا میرا بھتیجا دروازے پر ہے آپؑ کو اندر آنے کی اجازت دیجیے تاکہ وہ پڑھ سکے۔ تو آپؑ نے جی، راوی کے بھتیجے نے کہا: میرے چچا نے مجھے اندر بلایا تو میں نے کتاب میں دیکھتے ہی اپنا نام پالیا، تو میں نے کہا: رب کعبہ کی قسم میرا نام مل گیا۔ چچا نے کہا: بھئی! میرا نام کہاں ہے؟ پس میں نے پانچ یا چھ نام دیکھے ان کے بعد میرے چچا کا نام آگیا۔

پس علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا: اللہ سبحانہ نے تم لوگوں سے میثاق لیا ہے پس نہ تم لوگ کم کروگے اور نہ ہی زیادہ کروگے، اللہ سبحانہ نے ہم کو علیین میں سے خلق فرمایا اور ہمارے شیعوں کو اس کے نیچے کی مٹی سے بنایا، نیز ہمارے دشمنوں کو سجین (جہنم کی وادی کا نام) سے خلق فرمایا اور ان کے دوستوں کو اس کے پاس نیچے کی مٹی سے خلق فرمایا۔ ①

[۲۷۴] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ مَخْلُوقٌ إِلَّا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ، وَ ذٰلِكَ مَحْجُوبٌ عَنْكُمْ وَ لَيْسَ بِمَحْجُوبٍ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفُوهُ مُؤْمِناً أَوْ كَافِراً. ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ [فَهُمُ الْمُتَوَسِّمُونَ].

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے: "کوئی مخلوق نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی پیشانی پر "مومن" یا "کافر" نہ لکھا ہو۔ یہ چیز تم لوگوں سے پوشیدہ ہے، اور آلِ محمدؐ کے ائمہ علیہم السلام پر ظاہر ہے، ان کے پاس کوئی شخص حاضر نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ جان لیتے ہیں کہ یہ مومن ہے یا کافر

① بصائر الدرجات: ۱۹۱، ح ۲؛ تفضیل الائمہ: ۳۵۳؛ بحار الانوار: ۲۶/۱۳۱، ح ۱۱؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۴/۱۵۷؛ مدینۃ المعاجز: ۴/۳۳۹، ح ۹۰

ہے، پھر امام علیہ السلام نے یہ آیۂ مبارکہ تلاوت فرمائی: "ان باتوں میں حقیقت کی پہچان رکھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں" (الحجر: ۷۵)۔ اور "حقیقت کی پہچان رکھنے والے" ہم ہیں۔ ①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کو ہزار کلمے اور ہزار باب تعلیم دیے

[۲۷۵] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ قَوَّمَهُ عَلَىٰ مَا أَرَادَ ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ تَعَالَى: مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَمَا فَوَّضَهُ اللهُ إِلَى رَسُولِهِ فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: اللہ سبحانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤدّب کیا یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حد تک قوی ہوگئے جہاں تک اللہ سبحانہ نے چاہا تھا پھر امر ان کے حوالے کیا اور فرمایا:

"اور جو کچھ رسولؐ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ"۔ (الحشر: ۷)

پس جو امر اللہ سبحانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے فرمایا تھا وہی امر ہمارے بھی حوالے فرمادیا۔ ②

[۲۷۶] قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي أَلْفَ بَابٍ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ مِمَّا كَانَ وَ مِمَّا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ كُلُّ بَابٍ يُفْتَحُ إِلَى أَلْفِ بَابٍ، فَذٰلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ، فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ.

① بصائر الدرجات: ۳۷۴، ح ۱؛ تفسیر البرہان: ۳/۳۷۹، ح ۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۲۲، ح ۷۸؛ الاختصاص: ۳۰۲؛ بحار الانوار: ۲۴/۱۳۰، ح ۱۶؛ تفضیل الائمہ: ۳۶۰

② بصائر الدرجات: ۴۰۳؛ ح ۱ و ۴۰۵، ح ۶؛ الکافی: ۱/۲۶۸، ح ۹؛ بحار الانوار: ۱۷/۵، ح ۷ و ۲۵/۳۳۲، ح ۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۸۲، ح ۳۵

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال وحرام میں سے ہزار تعلیم فرمائے، جو ماضی میں تھا اور جو قیامت تک ہوگا، ہر باب سے ہزار باب نکلتے ہیں، تو یہ کھ (ایک ملین) باب بنتے ہیں، پس میں علم المنایا والبلایا اور فصل الخطاب سیکھا۔ ①

[۲۷۷] وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْفَ كَلِمَةٍ كُلُّ كَلِمَةٍ تَفْتَحُ أَلْفَ كَلِمَةٍ.

امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کو ہزار کلمے تعلیم فرمائے، ہر کلمے سے ہزار کلمے نکلے ہیں۔ ②

[۲۷۸] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ وَ أَلْفِ بَابٍ، فَفَتَحَ كُلُّ كَلِمَةٍ وَ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَ أَلْفَ بَابٍ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ہزار کلمات اور ہزار باب کی وصیت فرمائی، پس ہر کلمے اور ہر باب سے ہزار باب اور ہزار کلمے نکالے گئے۔ ③

[۲۷۹] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [بَصِيرٍ] قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ الشِّيعَةَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ عَلِيّاً بَاباً يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ. فَقُلْتُ: وَ اللهِ هٰذَا الْعِلْمُ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ

① الخصال: ۶۴۳، ح ۲۲ و ۶۳۶، ح ۳۰؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۵۶۱، ح ۱۶؛ بصائر الدرجات: ۳۲۵، ح ۱۱؛ الاختصاص: ۲۸۳؛ بحار الانوار: ۲۲/ ۴۶۱، ح ۱۰ و ۲۶/ ۲۹، ح ۳۷

② الخصال: ۶۵۱، ح ۵۰؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۵۶۹، ح ۳۸؛ بحار الانوار: ۴۰/ ۱۳۴، ح ۲۱؛ تفضیل الائمہ: ۳۱۹

③ الخصال: ۶۴۹، ح ۴۳؛ الکافی: ۱/ ۲۹۶، ح ۳؛ بحار الانوار: ۴۰/ ۱۳۲، ح ۱۴؛ تفضیل الائمہ: ۳۲۰

وَلَيْسَ بِذَاكَ.

ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتا ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا: شیعہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کو علم کا ایک باب تعلیم فرمایا اور اس میں سے حضرت علی علیہ السلام نے ہزار باب دریافت فرمائے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمد! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام ہزار باب تعلیم فرمائے، جس کے ہر باب میں سے ہزار باب دریافت ہوئے۔ تو میں نے کہا: اللہ کی یہ علم ہے۔ تو آپؑ نے فرمایا: یہ علم کامل ہے، لیکن علم اکمل نہیں ہے۔ ①

[۲۸۰] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَلَمَّا جَاءَهُ انْكَبَّ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُهُ وَ يُحَدِّثُهُ. فَلَمَّا خَرَجَ لَقِيَاهُ فَقَالَا: بِمَ حَدَّثَكَ صَاحِبُكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِبَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری مرض میں مبتلا ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام کو بلایا، پس جب آپؑ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرماتے رہے، گفتگو فرماتے رہے، جب حضرت علی علیہ السلام باہر تشریف لائے تو دونوں نے ملاقات کی اور کہا: تمہارے صاحب (ساتھی) نے تم سے کس موضوع پر بات کی؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے ایک باب بیان فرمایا جس سے ہزار باب دریافت ہوتے ہیں، اور اس کے ہزار باب کے ہر باب سے ہزار باب دریافت ہوتے ہیں۔ ②

[۲۸۱] وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ:

① الخصال: ۶۴۷، ح ۳۷؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۵۶۲، ح ۲۸؛ بصائر الدرجات: ۳۲۳، ح ۳؛ الاختصاص: ۲۸۲؛ بحار الانوار: ۲۶/ ۲۹، ح ۳۳ و ۴۰/ ۱۳۰، ح ۷؛ تفضیل الائمہ: ۳۲۰

② الخصال: ۶۴۵، ح ۲۸؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۵۴۶، ح ۲۲؛ بصائر الدرجات: ۳۲۵، ح ۱۳؛ بحار الانوار: ۲۲/ ۴۶۳، ح ۱۴؛ تفضیل الائمہ: ۳۲۱

أَيُّهَا ٱلنَّاسُ! إِنَّ رَسُولَ ٱللهِ أَسَرَّ إِلَيَّ أَلْفَ حَدِيثٍ، فِي كُلِّ حَدِيثٍ أَلْفُ بَابٍ لِكُلِّ بَابٍ أَلْفُ مِفْتَاحٍ.

روایت ہے: امیر المومنین علیہ السلام نے منبر سے فرمایا: "اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہزار حدیثیں بیان فرمائیں، ہر حدیث میں ہزار باب ہیں، ہر باب کی ہزار چابیاں ہیں"۔ [1]

زیارت جامعہ جس میں تمام ائمہ علیہم السلام کے احوال و اوصاف مذکور ہیں

[۲۸۲] رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ٱلْبَرْمَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ ٱللهِ ٱلنَّخَعِيُّ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ ٱلسَّلَامُ: عَلِّمْنِي يَا ٱبْنَ رَسُولِ ٱللهِ قَوْلاً أَقُولُهُ بَلِيغاً كَامِلاً إِذَا زُرْتُ وَاحِداً مِنْكُمْ. فَقَالَ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ: إِذَا صِرْتَ إِلَى ٱلْبَابِ فَقِفْ وَٱشْهَدِ ٱلشَّهَادَتَيْنِ وَأَنْتَ عَلَى غُسْلٍ. فَإِذَا دَخَلْتَ وَرَأَيْتَ ٱلْقَبْرَ فَقِفْ وَكَبِّرِ ٱللهَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً. ثُمَّ ٱمْشِ قَلِيلاً وَعَلَيْكَ ٱلسَّكِينَةَ وَٱلْوَقَارَ وَقَارِبْ بَيْنَ خُطَاكَ. ثُمَّ قِفْ وَكَبِّرِ ٱللهَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً. ثُمَّ ٱدْنُ مِنَ ٱلْقَبْرِ وَكَبِّرْ أَرْبَعِينَ تَمَامَ ٱلْمِائَةِ ثُمَّ قُلْ: ٱلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ ٱلنُّبُوَّةِ، وَمَوْضِعَ ٱلرِّسَالَةِ، وَمُخْتَلَفَ ٱلْمَلَائِكَةِ، وَمَهْبِطَ ٱلْوَحْيِ، وَمَعْدِنَ ٱلرَّحْمَةِ، وَخُزَّانَ ٱلْعِلْمِ، وَمُنْتَهَى ٱلْحِلْمِ، وَأُصُولَ ٱلْكَرَمِ، وَقَادَةَ ٱلْأُمَمِ، وَأَوْلِيَاءَ ٱلنِّعَمِ، وَعَنَاصِرَ ٱلْأَبْرَارِ، وَدَعَائِمَ ٱلْأَخْيَارِ، وَسَاسَةَ ٱلْعِبَادِ، وَأَرْكَانَ ٱلْبِلَادِ، وَأَبْوَابَ

---

[1] الخصال: ۶۴۴، ح ۲۶؛ بصائر الدرجات: ۳۲۶، ح ۱۵؛ الفصول المہمۃ: ۱/۵۶۳، ح ۲۰؛ بحار الانوار: ۳۳/۳۰۴، ح ۶۲۵ و ۴۰/۱۲۷، ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۱۹۰، ح ۳۲۷؛ الاختصاص: ۲۸۳؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۱۹۰، ح ۴۹۶

ٱلْإِيمَانِ، وَأُمَنَاءَ ٱلرَّحْمٰنِ، وَسُلَالَةَ ٱلنَّبِيِّينَ، وَصَفْوَةَ ٱلْمُرْسَلِينَ، وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ ٱللهِ وَبَرَكَاتُهُ. ٱلسَّلَامُ عَلَى أَئِمَّةِ ٱلْهُدَى، وَمَصَابِيحِ ٱلدُّجَى، وَأَعْلَامِ ٱلتُّقَى، وَذَوِي ٱلنُّهَى، وَأُولِي ٱلْحِجَى، وَكُهُوفِ ٱلْوَرَى، وَذُرِّيَّةِ ٱلْأَنْبِيَاءِ، وَٱلْمَثَلِ ٱلْأَعْلَى، وَٱلدَّعْوَةِ ٱلْحُسْنَى، وَحُجَجِ ٱللهِ عَلَى أَهْلِ ٱلدُّنْيَا وَٱلْآخِرَةِ وَٱلْأُولَى وَرَحْمَةُ ٱللهِ وَبَرَكَاتُهُ. ٱلسَّلَامُ [عَلَى] مَحَالِّ مَعْرِفَةِ ٱللهِ، وَمَسَاكِنِ بَرَكَةِ ٱللهِ، وَمَعَادِنِ حِكْمَةِ ٱللهِ، وَحَفَظَةِ سِرِّ ٱللهِ، وَخَزَنَةِ عِلْمِ ٱللهِ، وَحَمَلَةِ كِتَابِ ٱللهِ، وَأَوْصِيَاءِ نَبِيِّ ٱللهِ، وَذُرِّيَّةِ رَسُولِ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَحْمَةُ ٱللهِ وَبَرَكَاتُهُ. ٱلسَّلَامُ عَلَى ٱلدُّعَاةِ إِلَى ٱللهِ، وَٱلْأَدِلَّاءِ عَلَى مَرْضَاةِ ٱللهِ، وَٱلْمُسْتَقِرِّينَ فِي أَمْرِ ٱللهِ، وَٱلتَّامِّينَ فِي مَحَبَّةِ ٱللهِ، وَٱلْمُخْلِصِينَ فِي تَوْحِيدِ ٱللهِ، وَٱلْمُظْهِرِينَ لِأَمْرِ ٱللهِ وَنَهْيِهِ، وَعِبَادِهِ ٱلْمُكْرَمِينَ ٱلَّذِينَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِٱلْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ وَرَحْمَةُ ٱللهِ وَبَرَكَاتُهُ. ٱلسَّلَامُ عَلَى ٱلْأَئِمَّةِ ٱلدُّعَاةِ، وَٱلْقَادَةِ ٱلْهُدَاةِ، وَٱلسَّادَةِ ٱلْوُلَاةِ، وَٱلذَّادَةِ ٱلْحُمَاةِ، وَأَهْلِ ٱلذِّكْرِ، وَأُولِي ٱلْأَمْرِ، وَبَقِيَّةِ ٱللهِ، وَخِيَرَتِهِ وَحِزْبِهِ، وَعَيْبَةِ عِلْمِهِ، وَحُجَّتِهِ وَصِرَاطِهِ [وَ] نُورِهِ وَبُرْهَانِهِ، وَرَحْمَةُ ٱللهِ وَبَرَكَاتُهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَمَا شَهِدَ ٱللهُ لِنَفْسِهِ وَشَهِدَتْ لَهُ مَلَائِكَتُهُ وَأُولُو ٱلْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ ٱلْمُنْتَجَبُ وَرَسُولُهُ ٱلْمُرْتَضَى أَرْسَلَهُ بِٱلْهُدَى وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ. وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ ٱلْأَئِمَّةُ ٱلرَّاشِدُونَ ٱلْمَهْدِيُّونَ ٱلْمَعْصُومُونَ ٱلْمُقَرَّبُونَ ٱلْمُكَرَّمُونَ ٱلْمُتَّقُونَ ٱلصَّادِقُونَ

اَلْمُصْطَفَوْنَ، اَلْمُطِيعُونَ لِلّٰهِ، اَلْقَوَّامُونَ بِأَمْرِهِ، اَلْعَامِلُونَ
بِإِرَادَتِهِ، اَلْفَائِزُونَ بِكَرَامَتِهِ، اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ، وَ ارْتَضَاكُمْ
لِغَيْبِهِ، وَ اخْتَارَكُمْ لِسِرِّهِ، وَ اجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهِ، وَ أَعَزَّكُمْ
بِهُدَاهُ، وَ خَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهِ، وَ انْتَجَبَكُمْ بِنُورِهِ، وَ رَضِيَكُمْ
خُلَفَاءَ فِي أَرْضِهِ، وَ حُجَجاً عَلَى بَرِيَّتِهِ، وَ أَنْصَاراً لِدِينِهِ، وَ حَفَظَةً
لِسِرِّهِ، وَ خَزَنَةً لِعِلْمِهِ، وَ مُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ، وَ تَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ، وَ
أَرْكَاناً لِتَوْحِيدِهِ، وَ شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ، وَ أَعْلاَماً لِعِبَادِهِ، وَ
مَنَاراً فِي بِلاَدِهِ، وَ أَدِلاَّءَ عَلَى صِرَاطِهِ، عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ، وَ
آمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَ طَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ، وَ أَذْهَبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ وَ طَهَّرَكُمْ تَطْهِيراً، فَعَظَّمْتُمْ جَلاَلَهُ، وَ أَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ،
وَ مَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ، وَ أَدَمْتُمْ ذِكْرَهُ، وَ وَكَّدْتُمْ مِيثَاقَهُ، وَ
أَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهِ، وَ نَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِّ وَ الْعَلاَنِيَةِ، وَ
دَعَوْتُمْ إِلَى سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ، وَ بَذَلْتُمْ
أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضَاتِهِ، وَ صَبَرْتُمْ عَلَى مَا أَصَابَكُمْ فِي جَنْبِهِ، وَ
أَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ وَ آتَيْتُمُ الزَّكَاةَ، وَ أَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَيْتُمْ
عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ جَاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ، حَتَّى أَعْلَنْتُمْ
دَعْوَتَهُ، وَ بَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهُ، وَ أَقَمْتُمْ حُدُودَهُ، وَ نَشَرْتُمْ شَرَايِعَ
أَحْكَامِهِ، وَ سَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ، وَ صِرْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَى الرِّضَا، وَ
سَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَاءَ، وَ صَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ مَضَى، فَالرَّاغِبُ
عَنْكُمْ مَارِقٌ، وَ اللاَّزِمُ لَكُمْ لاَحِقٌ، وَ الْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ
زَاهِقٌ، وَ الْحَقُّ مَعَكُمْ وَ فِيكُمْ وَ مِنْكُمْ وَ إِلَيْكُمْ، وَ أَنْتُمْ أَهْلُهُ وَ
مَعْدِنُهُ، وَ مِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ، وَ إِيَابُ الْخَلْقِ إِلَيْكُمْ، وَ
حِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ، وَ فَصْلُ الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ، وَ آيَاتُ اللّٰهِ

لَدَيْكُمْ، وَ عَزَائِمُهُ فِيكُمْ، وَ نُورُهُ وَ بُرْهَانُهُ عِنْدَكُمْ، وَ أَمْرُهُ
إِلَيْكُمْ، مَنْ وَالاَكُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ، وَ مَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَى
اللّٰهَ، وَ مَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ، وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ
اللّٰهَ، وَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ، أَنْتُمُ السَّبِيلُ
الْأَعْظَمُ، وَ الصِّرَاطُ الْأَقْوَمُ، وَ شُهَدَاءُ دَارِ الْفَنَاءِ، وَ شُفَعَاءُ
دَارِ الْبَقَاءِ، وَ الرَّحْمَةُ الْمَوْصُولَةُ، وَ الْآيَةُ الْمَخْزُونَةُ، وَ الْأَمَانَةُ
الْمَحْفُوظَةُ، وَ الْبَابُ الْمُبْتَلَى بِهِ النَّاسُ، مَنْ أَتَاكُمْ نَجَا، وَ مَنْ
لَمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ، إِلَى اللّٰهِ تَدْعُونَ، وَ عَلَيْهِ تَدُلُّونَ، وَ بِهِ تُؤْمِنُونَ،
وَ لَهُ تُسَلِّمُونَ، وَ بِأَمْرِهِ تَعْمَلُونَ، وَ إِلَى سَبِيلِهِ تُرْشِدُونَ، وَ بِقَوْلِهِ
تَحْكُمُونَ، سَعِدَ مَنْ وَالاَكُمْ، وَ هَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ، وَ خَابَ مَنْ
جَحَدَكُمْ، وَ ضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ، وَ فَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ، وَ أَمِنَ مَنْ
لَجَأَ إِلَيْكُمْ، وَ سَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ، وَ هُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ، مَنِ
اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْوَاهُ، وَ مَنْ خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ مَثْوَاهُ، وَ مَنْ
جَحَدَكُمْ كَافِرٌ، وَ مَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ، وَ مَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فَهُوَ فِي
أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ النَّارِ ، أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيمَا مَضَى، وَ
جَارٍ لَكُمْ فِيمَا بَقِيَ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ أَرْوَاحَكُمْ وَ نُورَكُمْ وَ طِينَتَكُمْ
وَاحِدَةٌ، طَابَتْ وَ طَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، خَلَقَكُمُ اللّٰهُ أَنْوَاراً
فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِينَ، حَتَّى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ، فَجَعَلَكُمْ فِي
بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ، وَ جَعَلَ صَلَوَاتِنَا
عَلَيْكُمْ، وَ مَا خَصَّنَا بِهِ مِنْ وَلاَيَتِكُمْ طِيباً لِخَلْقِنَا، وَ طَهَارَةً
لِأَنْفُسِنَا، وَ تَزْكِيَةً لَنَا، وَ كَفَّارَةً عَنْ ذُنُوبِنَا، فَكُنَّا عِنْدَهُ
مُسَلِّمِينَ بِفَضْلِكُمْ، وَ مَعْرُوفِينَ بِتَصْدِيقِنَا إِيَّاكُمْ، فَبَلَغَ اللّٰهُ
بِكُمْ أَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، وَ أَعْلَى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِينَ، وَ أَرْفَعَ

دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِينَ، حَيْثُ لَا يَلْحَقُهُ لَاحِقٌ، وَ لَا يَفُوقُهُ فَائِقٌ،
وَ لَا يَسْبِقُهُ سَابِقٌ، وَ لَا يَطْمَعُ فِي إِدْرَاكِهِ طَامِعٌ، حَتَّى لَا يَبْقَى
مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَ لَا صِدِّيقٌ وَ لَا شَهِيدٌ، وَ لَا
عَالِمٌ وَ لَا جَاهِلٌ، وَ لَا دَنِيٌّ وَ لَا فَاضِلٌ، وَ لَا مُؤْمِنٌ صَالِحٌ، وَ لَا
فَاجِرٌ طَالِحٌ، وَ لَا جَبَّارٌ عَنِيدٌ، وَ لَا شَيْطَانٌ مَرِيدٌ، وَ لَا خَلْقٌ فِيمَا
بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيدٌ إِلَّا عَرَّفَهُمْ جَلَالَةَ أَمْرِكُمْ، وَ عِظَمَ خَطَرِكُمْ، وَ
كِبَرَ شَأْنِكُمْ، وَ عُلُوَّ قَدْرِكُمْ، وَ تَمَامَ نُورِكُمْ، وَ صِدْقَ
مَقَاعِدِكُمْ، وَ ثَبَاتَ مَقَامِكُمْ، وَ شَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَ مَنْزِلَتِكُمْ
عِنْدَهُ، وَ كَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ، وَ خَاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ، وَ قُرْبَ مَنْزِلَتِكُمْ
مِنْهُ، بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي وَ أُسْرَتِي، أُشْهِدُ اللّٰهَ
وَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي مُؤْمِنٌ بِكُمْ وَ بِمَا آمَنْتُمْ بِهِ، كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَ
بِمَا كَفَرْتُمْ بِهِ، مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِكُمْ وَ بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمْ،
مُوَالٍ لَكُمْ وَ لِأَوْلِيَائِكُمْ، مُبْغِضٌ لِأَعْدَائِكُمْ وَ مُعَادٍ لَهُمْ،
سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ، وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، مُحَقِّقٌ لِمَا
حَقَّقْتُمْ، مُبْطِلٌ لِمَا أَبْطَلْتُمْ، مُطِيعٌ لَكُمْ، عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ،
مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ، مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ، مُعْتَرِفٌ بِكُمْ، مُؤْمِنٌ
بِإِيَابِكُمْ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ، مُنْتَظِرٌ لِأَمْرِكُمْ، مُرْتَقِبٌ
لِدَوْلَتِكُمْ، آخِذٌ بِقَوْلِكُمْ، عَامِلٌ بِأَمْرِكُمْ، مُسْتَجِيرٌ بِكُمْ، زَائِرٌ
لَكُمْ، عَائِذٌ بِقُبُورِكُمْ، مُسْتَشْفِعٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِكُمْ، وَ
مُتَقَرِّبٌ بِكُمْ إِلَى اللّٰهِ، وَ مُقَدِّمُكُمْ أَمَامَ طَلِبَتِي وَ حَوَائِجِي وَ
إِرَادَتِي فِي كُلِّ أَحْوَالِي وَ أُمُورِي، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلَانِيَتِكُمْ، وَ
شَاهِدِكُمْ وَ غَائِبِكُمْ، وَ أَوَّلِكُمْ وَ آخِرِكُمْ، وَ مُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ
كُلِّهِ إِلَيْكُمْ، وَ مُسَلِّمٌ فِيهِ مَعَكُمْ، وَ قَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَ رَأْيِي

لَكُمْ تَبَعٌ، وَ نُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى يُحْيِيَ اللّٰهُ دِينَهُ بِكُمْ، وَ
يَرُدَّكُمْ فِي أَيَّامِهِ، وَ يُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهِ، وَ يُمَكِّنَكُمْ فِي أَرْضِهِ،
فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ غَيْرِكُمْ، آمَنْتُ بِكُمْ وَ تَوَلَّيْتُ آخِرَكُمْ بِمَا
تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ، وَ بَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْجِبْتِ وَ
الطَّاغُوتِ وَ الشَّيَاطِينِ وَ حِزْبِهِمُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ، الْجَاحِدِينَ
لِحَقِّكُمْ، وَ الْمَارِقِينَ عَنْ وَلَايَتِكُمْ، وَ الْغَاصِبِينَ لِإِرْثِكُمْ، وَ
الشَّاكِّينَ فِيكُمْ، وَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ، وَ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ
دُونَكُمْ وَ كُلِّ مُطَاعٍ سِوَاكُمْ، وَ مِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى
النَّارِ، فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ أَبَداً مَا حَيِيتُ عَلَى مُوَالَاتِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ
دِينِكُمْ، وَ وَفَّقَنِي لِطَاعَتِكُمْ، وَ رَزَقَنِي شَفَاعَتَكُمْ، وَ جَعَلَنِي مِنْ
خِيَارِ مَوَالِيكُمُ التَّابِعِينَ لِمَا دَعَوْتُمْ إِلَيْهِ، وَ جَعَلَنِي مِمَّنْ
يَقْتَصُّ لِآثَارِكُمْ، وَ يَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ، وَ يَهْتَدِي بِهُدَاكُمْ، وَ
يُحْشَرُ فِي زُمْرَتِكُمْ، وَ يَكِرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ، وَ يُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ، وَ
يُشَرَّفُ فِي عَافِيَتِكُمْ، وَ يُمَكَّنُ فِي أَيَّامِكُمْ، وَ تَقَرُّ عَيْنُهُ غَداً
بِرُؤْيَتِكُمْ، بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي وَ أُسْرَتِي، مَنْ
أَرَادَ اللّٰهَ بَدَأَ بِكُمْ، وَ مَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ، وَ مَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ
إِلَيْكُمْ، مَوَالِيَّ لَا أُحْصِي ثَنَاءَكُمْ، وَ لَا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ،
وَ مِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ، وَ أَنْتُمْ نُورُ الْأَخْيَارِ، وَ هُدَاةُ الْأَبْرَارِ، وَ
حُجَجُ الْجَبَّارِ، بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَ بِكُمْ يَخْتِمُ، وَ بِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَ
بِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَ بِكُمْ
يُنَفِّسُ الْهَمَّ وَ يَكْشِفُ الضُّرَّ، وَ عِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ، وَ
هَبَطَتْ بِهِ مَلَائِكَتُهُ، وَ إِلَى جَدِّكُمْ بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ. [فَإِنْ
كَانَتِ الزِّيَارَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْ:] وَ إِلَى

أَخِيكَ بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ. آتَاكُمُ اللهُ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ
الْعَالَمِينَ . طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ، وَ بَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ
لِطَاعَتِكُمْ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ، وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ، وَ
أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِكُمْ، وَفَازَ الْفَائِزُونَ بِوَلَايَتِكُمْ، فَبِكُمْ
يُسْلَكُ إِلَى الرِّضْوَانِ، وَعَلَى مَنْ جَحَدَ وَلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ
بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي وَ أُسْرَتِي، ذِكْرُكُمْ فِي
الذَّاكِرِينَ، وَأَسْمَاؤُكُمْ فِي الْأَسْمَاءِ، وَأَجْسَادُكُمْ فِي الْأَجْسَادِ، وَ
أَرْوَاحُكُمْ فِي الْأَرْوَاحِ، وَ أَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ، وَ آثَارُكُمْ فِي
الْآثَارِ، وَ قُبُورُكُمْ فِي الْقُبُورِ، فَمَا أَحْلَى أَسْمَاءَكُمْ وَ أَكْرَمَ
أَنْفُسَكُمْ، وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ، وَأَجَلَّ خَطَرَكُمْ، وَأَوْفَى عَهْدَكُمْ، وَ
أَصْدَقَ وَعْدَكُمْ. كَلَامُكُمْ نُورٌ، وَ أَمْرُكُمْ رُشْدٌ، وَ وَصِيَّتُكُمُ
التَّقْوَى، وَ فِعْلُكُمُ الْخَيْرُ، وَ عَادَتُكُمُ الْإِحْسَانُ، وَ سَجِيَّتُكُمُ
الْكَرَمُ، وَ شَأْنُكُمُ الْحَقُّ وَ الصِّدْقُ وَ الرِّفْقُ، وَ قَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَ
حَتْمٌ، وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ وَحَزْمٌ، إِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ
وَ أَصْلَهُ وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ وَمَأْوَاهُ وَ مُنْتَهَاهُ. بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ
نَفْسِي كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنَائِكُمْ، وَأُحْصِي جَمِيلَ بَلَائِكُمْ، وَ
بِكُمْ أَخْرَجَنَا اللهُ مِنَ الذُّلِّ، وَ فَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوبِ، وَ
أَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ. بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَ
نَفْسِي بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللهُ مَعَالِمَ دِينِنَا، وَ أَصْلَحَ مَا كَانَ
فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا، وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ، وَ عَظُمَتِ النِّعْمَةُ،
وَ ائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ، وَبِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ، وَ
لَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ، وَ الدَّرَجَاتُ الرَّفِيعَةُ، وَ الْمَقَامُ
الْمَحْمُودُ، وَالْمَقَرُّ الْمَقَامُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْجَاهُ

الْعَظِيمُ، وَ الشَّأْنُ الْكَبِيرُ، وَ الشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ. رَبَّنَا آمَنَّا
بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ. رَبَّنَا لَا
تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ. سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً . يَا وَلِيَّ
اللهِ إِنَّ بَيْنِي وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوباً لَا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلَّا رِضَاكُمْ،
فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلَى سِرِّهِ وَ اسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ وَ قَرَنَ
طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي وَ كُنْتُمْ شُفَعَائِي،
فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ، مَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ ، وَمَنْ عَصَاكُمْ
فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَ مَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ، وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ
فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ
مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ الْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي
إِلَيْكَ. فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعَارِفِينَ بِهِمْ وَ بِحَقِّهِمْ، وَ فِي زُمْرَةِ
الْمَرْحُومِينَ بِشَفَاعَتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيراً وَ حَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ .
فَإِنْ أَرَدْتَ الِانْصِرَافَ وَ الْوَدَاعَ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَ لَا قَالٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ
يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، سَلَامَ وَلِيٍّ غَيْرِ رَاغِبٍ
عَنْكُمْ وَ لَا مُسْتَبْدِلٍ بِكُمْ وَ لَا مُؤْثِرٍ عَلَيْكُمْ وَ لَا مُنْحَرِفٍ
عَنْكُمْ وَلَا زَاهِدٍ فِي قُرْبِكُمْ. فَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ
قُبُورِكُمْ وَإِتْيَانِ مَشَاهِدِكُمْ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. وَحَشَرَنِيَ اللهُ
فِي زُمْرَتِكُمْ وَ أَوْرَدَنِي حَوْضَكُمْ، وَ جَعَلَنِي مِنْ حِزْبِكُمْ،
وَأَرْضَاكُمْ عَنِّي، وَ مَكَّنَنِي فِي دَوْلَتِكُمْ، وَ أَحْيَانِي فِي رَجْعَتِكُمْ،

أَخِيكَ بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ. آتَاكُمُ اللهُ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ
الْعَالَمِينَ . طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ، وَ بَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ
لِطَاعَتِكُمْ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ، وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ، وَ
أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِكُمْ، وَفَازَ الْفَائِزُونَ بِوَلَايَتِكُمْ، فَبِكُمْ
يُسْلَكُ إِلَى الرِّضْوَانِ، وَعَلَى مَنْ جَحَدَ وَلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ
بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي وَ أُسْرَتِي، ذِكْرُكُمْ فِي
الذَّاكِرِينَ، وَأَسْمَاؤُكُمْ فِي الْأَسْمَاءِ، وَأَجْسَادُكُمْ فِي الْأَجْسَادِ، وَ
أَرْوَاحُكُمْ فِي الْأَرْوَاحِ، وَ أَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ، وَ آثَارُكُمْ فِي
الْآثَارِ، وَ قُبُورُكُمْ فِي الْقُبُورِ، فَمَا أَحْلَى أَسْمَاءَكُمْ وَ أَكْرَمَ
أَنْفُسَكُمْ، وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ، وَأَجَلَّ خَطَرَكُمْ، وَأَوْفَى عَهْدَكُمْ، وَ
أَصْدَقَ وَعْدَكُمْ. كَلَامُكُمْ نُورٌ، وَ أَمْرُكُمْ رُشْدٌ، وَ وَصِيَّتُكُمُ
التَّقْوَى، وَ فِعْلُكُمُ الْخَيْرُ، وَ عَادَتُكُمُ الْإِحْسَانُ، وَ سَجِيَّتُكُمُ
الْكَرَمُ، وَ شَأْنُكُمُ الْحَقُّ وَ الصِّدْقُ وَ الرِّفْقُ، وَ قَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَ
حَتْمٌ، وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ وَحَزْمٌ، إِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ
وَأَصْلَهُ وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ وَمَأْوَاهُ وَمُنْتَهَاهُ. بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَ
نَفْسِي كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنَائِكُمْ، وَأُحْصِي جَمِيلَ بَلَائِكُمْ، وَ
بِكُمْ أَخْرَجَنَا اللهُ مِنَ الذُّلِّ، وَ فَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوبِ، وَ
أَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ. بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَ
نَفْسِي بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللهُ مَعَالِمَ دِينِنَا، وَ أَصْلَحَ مَا كَانَ
فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا، وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ، وَ عَظُمَتِ النِّعْمَةُ،
وَ ائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ، وَ بِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ، وَ
لَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ، وَ الدَّرَجَاتُ الرَّفِيعَةُ، وَ الْمَقَامُ
الْمَحْمُودُ، وَالْمَقَرُّ الْمَقَامُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْجَاهُ

الْعَظِيمُ، وَ الشَّأْنُ الْكَبِيرُ، وَ الشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ. رَبَّنَا آمَنَّا
بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ. رَبَّنَا لَا
تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ. سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً. يَا وَلِيَّ
اللهِ إِنَّ بَيْنِي وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوباً لَا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلَّا رِضَاكُمْ،
فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلَى سِرِّهِ وَ اسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ وَ قَرَنَ
طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي وَ كُنْتُمْ شُفَعَائِي،
فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ، مَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَاكُمْ
فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَ مَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ، وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ
فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ. اللّٰهُمَّ إِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ
مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ الْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي
إِلَيْكَ، فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعَارِفِينَ بِهِمْ وَ بِحَقِّهِمْ، وَ فِي زُمْرَةِ
الْمَرْحُومِينَ بِشَفَاعَتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيراً وَ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ .
فَإِنْ أَرَدْتَ الْاِنْصِرَافَ وَ الْوَدَاعَ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَ لَا قَالٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ
يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، سَلَامَ وَلِيٍّ غَيْرِ رَاغِبٍ
عَنْكُمْ وَ لَا مُسْتَبْدِلٍ بِكُمْ وَ لَا مُؤْثِرٍ عَلَيْكُمْ وَ لَا مُنْحَرِفٍ
عَنْكُمْ وَلَا زَاهِدٍ فِي قُرْبِكُمْ، فَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ
قُبُورِكُمْ وَإِتْيَانِ مَشَاهِدِكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَحَشَرَنِيَ اللهُ
فِي زُمْرَتِكُمْ وَ أَوْرَدَنِي حَوْضَكُمْ، وَ جَعَلَنِي مِنْ حِزْبِكُمْ،
وَأَرْضَاكُمْ عَنِّي، وَ مَكَّنَنِي فِي دَوْلَتِكُمْ، وَ أَحْيَانِي فِي رَجْعَتِكُمْ،

وَمَلَّكَنِي فِي أَيَّامِكُمْ، وَ شَكَرَ سَعْيِي بِكُمْ، وَ غَفَرَ ذَنْبِي بِشَفَاعَتِكُمْ، وَ أَقَالَ عَثْرَتِي بِحُبِّكُمْ، وَ أَعْلَى كَعْبِي بِمَحَبَّتِكُمْ وَ بِمُوَالاتِكُمْ، وَ شَرَّفَنِي بِطَاعَتِكُمْ، وَ أَعَزَّنِي بِهُدَاكُمْ، وَ جَعَلَنِي مِمَّنِ انْقَلَبَ مُفْلِحاً مُنْجِحاً غَانِماً سَالِماً مُعَافًى غَنِيّاً، قَدِ اسْتَوْجَبَ غُفْرَانَ الذُّنُوبِ، وَ كَشْفَ الْكُرُوبِ، فَائِزاً بِرِضْوَانِ اللهِ وَ فَضْلِهِ وَ كِفَايَتِهِ، بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ زُوَّارِكُمْ وَ مَوَالِيكُمْ وَ مُحِبِّيكُمْ وَ شِيعَتِكُمْ، وَ رَزَقَنِيَ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ أَبَداً مَا أَبْقَانِي رَبِّي بِنِيَّةٍ وَ إِيمَانٍ وَ تَقْوَى وَ إِخْبَاتٍ وَ رِزْقٍ وَاسِعٍ حَلَالٍ طَيِّبٍ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهِمْ وَ ذِكْرِهِمْ وَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ، وَ أَوْجِبْ لِيَ الْمَغْفِرَةَ وَ الْخَيْرَ وَ الْبَرَكَةَ وَ النُّورَ وَ الْإِيمَانَ وَ حُسْنَ الْإِجَابَةِ كَمَا أَوْجَبْتَ لِأَوْلِيَائِكَ الْعَارِفِينَ بِحَقِّهِمُ الْمُوجِبِينَ طَاعَتَهُمْ وَ الرَّاغِبِينَ فِي زِيَارَتِهِمُ الْمُتَقَرِّبِينَ إِلَيْكَ وَ إِلَيْهِمْ. بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ مَالِي، اجْعَلُونِي فِي هَمِّكُمْ وَ صَيِّرُونِي فِي حِزْبِكُمْ وَ أَدْخِلُونِي فِي شَفَاعَتِكُمْ وَ اذْكُرُونِي عِنْدَ رَبِّكُمْ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَبْلِغْ أَرْوَاحَهُمْ وَ أَجْسَادَهُمْ مِنِّيَ السَّلَامَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، وَ حَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ، نِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ.

محمد بن اسماعیل برکیؒ [1] نے روایت کی ہے کہ: میں نے موسیٰ ابن عبد اللہ نخعی سے سنا ہے کہ اس نے کہا کہ میں موسیٰ بن نخعی حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور ان سے عرض کی کہ مولا مجھے فصاحت و بلاغت سے لبریز ایسی زیارت تعلیم فرمائیں کہ جب

[1] محمد بن اسماعیل بن احمد بن بشیر البرکی المعروف صاحب الصومعہ، ابوعبداللہ کی ایک کتاب بھی ہے اور یہ ثقہ ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۰۱)

میں کبھی آپ اہل بیتؑ میں سے کسی ہستی کی زیارت کو جاؤں تو اس زیارت کی تلاوت کر لیا کروں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت تم زیارت کے لئے جانا چاہو تو پہلے غسل کرو اور جب حرم کے دروازے پر پہنچو تو شہادتین زبان پر جاری کرتے ہوئے کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

پھر جب حرم میں داخل ہو اور قبر پر تمہاری نظر پڑے تو ٹھہر جاؤ اور تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ باوقار انداز میں قدم بڑھاتے ہوئے آگے بڑھو اور پھر ٹھہر کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ پھر اس کے بعد قبر کے نزدیک جانے کے بعد چالیس مرتبہ تکبیر کہو۔ اس طرح سو تکبیریں مکمل ہو جائیں گی۔ پھر اس کے بعد ان الفاظ میں زیارت پڑھو:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ وَ مَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَ خُزَّانَ الْعِلْمِ وَ مُنْتَهَى الْحِلْمِ وَ أُصُولَ الْكَرَمِ وَ قَادَةَ الْأُمَمِ وَ أَوْلِيَاءَ النِّعَمِ وَ عَنَاصِرَ الْأَبْرَارِ وَ دَعَائِمَ الْأَخْيَارِ وَ سَاسَةَ الْعِبَادِ وَ أَرْكَانَ الْبِلَادِ وَ أَبْوَابَ الْإِيمَانِ وَ أُمَنَاءَ الرَّحْمٰنِ وَ سُلَالَةَ النَّبِيِّينَ وَ صَفْوَةَ الْمُرْسَلِينَ وَ عِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى أَئِمَّةِ الْهُدَى وَ مَصَابِيحِ الدُّجَى وَ أَعْلَامِ التُّقَى وَ ذَوِي النُّهَى وَ أُولِي الْحِجَى وَ كَهْفِ الْوَرَى وَ وَرَثَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمَثَلِ الْأَعْلَى وَ الدَّعْوَةِ الْحُسْنَى وَ حُجَجِ اللهِ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ الْأُولَى وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ وَ مَسَاكِنِ بَرَكَةِ اللهِ وَ مَعَادِنِ حِكْمَةِ اللهِ وَ حَفَظَةِ سِرِّ اللهِ وَ حَمَلَةِ كِتَابِ اللهِ وَ أَوْصِيَاءِ نَبِيِّ اللهِ وَ ذُرِّيَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ

السَّلامُ عَلَى الدُّعَاةِ إِلَى اللهِ وَ الْأَدِلاءِ عَلَى مَرْضَاةِ اللهِ وَ
الْمُسْتَقِرِّينَ [وَ الْمُسْتَوْفِرِينَ] فِي أَمْرِ اللهِ وَ التَّامِّينَ فِي مَحَبَّةِ اللهِ
وَ الْمُخْلِصِينَ فِي تَوْحِيدِ اللهِ وَ الْمُظْهِرِينَ لِأَمْرِ اللهِ وَ نَهْيِهِ وَ
عِبَادِهِ الْمُكْرَمِينَ الَّذِينَ لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ
يَعْمَلُونَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الدُّعَاةِ وَ
الْقَادَةِ الْهُدَاةِ وَ السَّادَةِ الْوُلاةِ وَ الذَّادَةِ الْحُمَاةِ وَ أَهْلِ الذِّكْرِ
وَ أُولِي الْأَمْرِ وَ بَقِيَّةِ اللهِ وَ خِيَرَتِهِ وَ حِزْبِهِ وَ عَيْبَةِ عِلْمِهِ وَ حُجَّتِهِ وَ
صِرَاطِهِ وَ نُورِهِ [وَ بُرْهَانِهِ] وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ كَمَا شَهِدَ اللهُ
لِنَفْسِهِ وَ شَهِدَتْ لَهُ مَلائِكَتُهُ وَ أُولُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ لا إِلَهَ
إِلا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ وَ
رَسُولُهُ الْمُرْتَضَى أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى
الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ
الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ الْمَعْصُومُونَ الْمُكَرَّمُونَ الْمُقَرَّبُونَ
الْمُتَّقُونَ الصَّادِقُونَ الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيعُونَ لِلَّهِ الْقَوَّامُونَ
بِأَمْرِهِ الْعَامِلُونَ بِإِرَادَتِهِ الْفَائِزُونَ بِكَرَامَتِهِ اصْطَفَاكُمْ
بِعِلْمِهِ وَ ارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهِ وَ اخْتَارَكُمْ لِسِرِّهِ وَ اجْتَبَاكُمْ
بِقُدْرَتِهِ وَ أَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ وَ خَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهِ وَ انْتَجَبَكُمْ لِنُورِهِ
[بِنُورِهِ] وَ أَيَّدَكُمْ بِرُوحِهِ وَ رَضِيَكُمْ خُلَفَاءَ فِي أَرْضِهِ وَ حُجَجا
عَلَى بَرِيَّتِهِ وَ أَنْصَارا لِدِينِهِ وَ حَفَظَةً لِسِرِّهِ وَ خَزَنَةً لِعِلْمِهِ وَ
مُسْتَوْدَعا لِحِكْمَتِهِ وَ تَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ وَ أَرْكَانا لِتَوْحِيدِهِ وَ
شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَ أَعْلاما لِعِبَادِهِ وَ مَنَارا فِي بِلادِهِ وَ أَدِلاءَ
عَلَى صِرَاطِهِ عَصَمَكُمُ اللهُ مِنَ الزَّلَلِ وَ آمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ

وَ طَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ وَ أَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَكُمْ
تَطْهِيرا فَعَظَّمْتُمْ جَلالَهُ وَ أَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ وَ مَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ وَ
أَدَمْتُمْ [أَدْمَنْتُمْ] ذِكْرَهُ وَ وَكَّدْتُمْ [ذَكَّرْتُمْ] مِيثَاقَهُ وَ
أَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهِ وَ نَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِّ وَ الْعَلانِيَةِ
وَ دَعَوْتُمْ إِلَى سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ بَذَلْتُمْ
أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضَاتِهِ وَ صَبَرْتُمْ عَلَى مَا أَصَابَكُمْ فِي جَنْبِهِ [حُبِّهِ]
وَ أَقَمْتُمُ الصَّلاةَ وَ آتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَ أَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَ
نَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ جَاهَدْتُمْ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَتَّى أَعْلَنْتُمْ
دَعْوَتَهُ وَ بَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهُ وَ أَقَمْتُمْ حُدُودَهُ وَ نَشَرْتُمْ [وَ
فَسَّرْتُمْ] شَرَائِعَ أَحْكَامِهِ وَ سَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ وَ صِرْتُمْ فِي ذَلِكَ
مِنْهُ إِلَى الرِّضَا وَ سَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَاءَ وَ صَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ
مَضَى فَالرَّاغِبُ عَنْكُمْ مَارِقٌ وَ اللازِمُ لَكُمْ لاحِقٌ وَ الْمُقَصِّرُ
فِي حَقِّكُمْ زَاهِقٌ وَ الْحَقُّ مَعَكُمْ وَ فِيكُمْ وَ مِنْكُمْ وَ إِلَيْكُمْ وَ
أَنْتُمْ أَهْلُهُ وَ مَعْدِنُهُ وَ مِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ وَ إِيَابُ الْخَلْقِ
إِلَيْكُمْ وَ حِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ وَ فَصْلُ الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ وَ آيَاتُ
اللهِ لَدَيْكُمْ وَ عَزَائِمُهُ فِيكُمْ وَ نُورُهُ وَ بُرْهَانُهُ عِنْدَكُمْ وَ أَمْرُهُ
إِلَيْكُمْ مَنْ وَالاكُمْ فَقَدْ وَالَى اللهَ وَ مَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَى اللهَ
وَ مَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ [وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ]
وَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ

أَنْتُمُ الصِّرَاطُ الْأَقْوَمُ [السَّبِيلُ الْأَعْظَمُ] وَ شُهَدَاءُ دَارِ
الْفَنَاءِ وَ شُفَعَاءُ دَارِ الْبَقَاءِ وَ الرَّحْمَةُ الْمَوْصُولَةُ وَ الْآيَةُ
الْمَخْزُونَةُ وَ الْأَمَانَةُ الْمَحْفُوظَةُ وَ الْبَابُ الْمُبْتَلَى بِهِ النَّاسُ
مَنْ أَتَاكُمْ نَجَا وَ مَنْ لَمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ إِلَى اللهِ تَدْعُونَ وَ عَلَيْهِ

تَدُلُّونَ وَ بِهِ تُؤْمِنُونَ وَ لَهُ تُسَلِّمُونَ وَ بِأَمْرِهِ تَعْمَلُونَ وَ إِلَى
سَبِيلِهِ تُرْشِدُونَ وَ بِقَوْلِهِ تَحْكُمُونَ سَعِدَ مَنْ وَالاكُمْ وَ هَلَكَ
مَنْ عَادَاكُمْ وَ خَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ وَ ضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ وَ فَازَ مَنْ
تَمَسَّكَ بِكُمْ وَ أَمِنَ مَنْ لَجَأَ إِلَيْكُمْ وَ سَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ وَ هُدِيَ
مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْوَاهُ وَ مَنْ خَالَفَكُمْ
فَالنَّارُ مَثْوَاهُ وَ مَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ وَ مَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ وَ مَنْ
رَدَّ عَلَيْكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيمِ أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا سَابِقٌ
لَكُمْ فِيمَا مَضَى وَ جَارٍ لَكُمْ فِيمَا بَقِيَ وَ أَنَّ أَرْوَاحَكُمْ وَ نُورَكُمْ وَ
طِينَتَكُمْ وَاحِدَةٌ طَابَتْ وَ طَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ خَلَقَكُمُ
اللهُ أَنْوَارا فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِينَ حَتَّى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ
فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَ جَعَلَ
صَلاتَنَا [صَلَوَاتِنَا] عَلَيْكُمْ وَ مَا خَصَّنَا بِهِ مِنْ وِلايَتِكُمْ طِيبا
لِخَلْقِنَا [لِخُلُقِنَا] وَ طَهَارَةً لِأَنْفُسِنَا وَ تَزْكِيَةً [بَرَكَةً] لَنَا وَ
كَفَّارَةً لِذُنُوبِنَا فَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَلِّمِينَ بِفَضْلِكُمْ وَ مَعْرُوفِينَ
بِتَصْدِيقِنَا إِيَّاكُمْ فَبَلَغَ اللهُ بِكُمْ أَشْرَفَ مَحَلِّ وَ أَعْلَى مَنَازِلِ
الْمُقَرَّبِينَ وَ أَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِينَ حَيْثُ لا يَلْحَقُهُ لاحِقٌ وَ
لا يَفُوقُهُ فَائِقٌ وَ لا يَسْبِقُهُ سَابِقٌ وَ لا يَطْمَعُ فِي إِدْرَاكِهِ طَامِعٌ
حَتَّى لا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لا صِدِّيقٌ وَ لا
شَهِيدٌ وَ لا عَالِمٌ وَ لا جَاهِلٌ وَ لا دَنِيٌّ وَ لا فَاضِلٌ وَ لا مُؤْمِنٌ
صَالِحٌ وَ لا فَاجِرٌ طَالِحٌ وَ لا جَبَّارٌ عَنِيدٌ وَ لا شَيْطَانٌ مَرِيدٌ وَ لا
خَلْقٌ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ شَهِيدٌ إِلا عَرَّفَهُمْ جَلالَةَ أَمْرِكُمْ وَ عِظَمَ
خَطَرِكُمْ وَ كِبَرَ شَأْنِكُمْ وَ تَمَامَ نُورِكُمْ وَ صِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ وَ
ثَبَاتَ مَقَامِكُمْ وَ شَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَ مَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهُ وَ

كَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ وَ خَاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ وَ قُرْبَ مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ
بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ أَهْلِي وَ مَالِي وَ أُسْرَتِي أُشْهِدُ اللهَ وَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي
مُؤْمِنٌ بِكُمْ وَ بِمَا آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَ بِمَا كَفَرْتُمْ بِهِ
مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِكُمْ وَ بِضَلالَةِ مَنْ خَالَفَكُمْ مُوَالٍ لَكُمْ وَ
لِأَوْلِيَائِكُمْ مُبْغِضٌ لِأَعْدَائِكُمْ وَ مُعَادٍ لَهُمْ سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُحَقِّقٌ لِمَا حَقَّقْتُمْ مُبْطِلٌ لِمَا
أَبْطَلْتُمْ مُطِيعٌ لَكُمْ عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ مُحْتَمِلٌ
لِعِلْمِكُمْ مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ مُعْتَرِفٌ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِإِيَابِكُمْ
مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ مُنْتَظِرٌ لِأَمْرِكُمْ مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ آخِذٌ
بِقَوْلِكُمْ عَامِلٌ بِأَمْرِكُمْ مُسْتَجِيرٌ بِكُمْ زَائِرٌ لَكُمْ لائِذٌ عَائِذٌ
بِقُبُورِكُمْ مُسْتَشْفِعٌ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِكُمْ وَ مُتَقَرِّبٌ بِكُمْ إِلَيْهِ
وَ مُقَدِّمُكُمْ أَمَامَ طَلِبَتِي وَ حَوَائِجِي وَ إِرَادَتِي فِي كُلِّ أَحْوَالِي وَ
أُمُورِي مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلانِيَتِكُمْ وَ شَاهِدِكُمْ وَ غَائِبِكُمْ وَ
أَوَّلِكُمْ وَ آخِرِكُمْ وَ مُفَوِّضٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ وَ مُسَلِّمٌ فِيهِ
مَعَكُمْ وَ قَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ وَ رَأْيِي لَكُمْ تَبَعٌ وَ نُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ
حَتَّى يُحْيِيَ اللهُ تَعَالَى دِينَهُ بِكُمْ وَ يَرُدَّكُمْ فِي أَيَّامِهِ وَ يُظْهِرَكُمْ
لِعَدْلِهِ وَ يُمَكِّنَكُمْ فِي أَرْضِهِ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ غَيْرِكُمْ
[عَدُوِّكُمْ] آمَنْتُ بِكُمْ وَ تَوَلَّيْتُ آخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ
وَ بَرِئْتُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَ مِنَ الْجِبْتِ وَ
الطَّاغُوتِ وَ الشَّيَاطِينِ وَ حِزْبِهِمُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ [وَ]
الْجَاحِدِينَ لِحَقِّكُمْ وَ الْمَارِقِينَ مِنْ وِلايَتِكُمْ وَ الْغَاصِبِينَ
لِإِرْثِكُمْ [وَ] الشَّاكِّينَ فِيكُمْ [وَ] الْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ وَ مِنْ كُلِّ
وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ وَ كُلِّ مُطَاعٍ سِوَاكُمْ وَ مِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ

يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ فَثَبَّتَنِيَ اللهُ أَبَداً مَا حَيِيتُ عَلَى مُوَالاتِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ دِينِكُمْ وَ وَفَّقَنِي لِطَاعَتِكُمْ وَ رَزَقَنِي شَفَاعَتَكُمْ وَ جَعَلَنِي مِنْ خِيَارِ مَوَالِيكُمْ التَّابِعِينَ لِمَا دَعَوْتُمْ إِلَيْهِ وَ جَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ آثَارَكُمْ وَ يَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ وَ يَهْتَدِي بِهُدَاكُمْ وَ يُحْشَرُ فِي زُمْرَتِكُمْ وَ يَكِرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ وَ يُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ وَ يُشَرَّفُ فِي عَافِيَتِكُمْ وَ يُمَكَّنُ فِي أَيَّامِكُمْ وَ تَقَرُّ عَيْنُهُ غَداً بِرُؤْيَتِكُمْ.

بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي مَنْ أَرَادَ اللهَ بَدَأَ بِكُمْ وَ مَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ وَ مَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ مَوَالِيَّ لا أُحْصِي ثَنَاءَكُمْ وَلا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ وَ مِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ وَ أَنْتُمْ نُورُ الْأَخْيَارِ وَ هُدَاةُ الْأَبْرَارِ وَ حُجَجُ الْجَبَّارِ بِكُمْ فَتَحَ اللهُ وَ بِكُمْ يَخْتِمُ [اللهُ] وَ بِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ بِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلا بِإِذْنِهِ وَ بِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ وَ يَكْشِفُ الضُّرَّ وَ عِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ وَ هَبَطَتْ بِهِ مَلائِكَتُهُ وَ إِلَى جَدِّكُم (اگر امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت ہو تو "والی جدّکم" کے بجائے "وَ إِلَى أَخِيكَ" کہے: بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ آتَاكُمُ اللهُ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ وَ بَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطَاعَتِكُمْ وَ خَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ وَ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ وَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِكُمْ وَ فَازَ الْفَائِزُونَ بِوِلايَتِكُمْ بِكُمْ يُسْلَكُ إِلَى الرِّضْوَانِ وَ عَلَى مَنْ جَحَدَ وِلايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمَنِ.

بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي ذِكْرُكُمْ فِي الذَّاكِرِينَ وَ أَسْمَاؤُكُمْ فِي الْأَسْمَاءِ وَ أَجْسَادُكُمْ فِي الْأَجْسَادِ وَ أَرْوَاحُكُمْ فِي

الْأَرْوَاحِ وَ أَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ وَ آثَارُكُمْ فِي الْآثَارِ وَ قُبُورُكُمْ فِي الْقُبُورِ فَمَا أَحْلَى أَسْمَاءَكُمْ وَ أَكْرَمَ أَنْفُسَكُمْ وَ أَعْظَمَ شَأْنَكُمْ وَ أَجَلَّ خَطَرَكُمْ وَ أَوْفَى عَهْدَكُمْ [وَ أَصْدَقَ وَعْدَكُمْ]، كَلامُكُمْ نُورٌ وَ أَمْرُكُمْ رُشْدٌ وَ وَصِيَّتُكُمُ التَّقْوَى وَ فِعْلُكُمُ الْخَيْرُ وَ عَادَتُكُمُ الْإِحْسَانُ وَ سَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ وَ شَأْنُكُمُ الْحَقُّ وَ الصِّدْقُ وَ الرِّفْقُ وَ قَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَ حَتْمٌ وَ رَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَ حِلْمٌ وَ حَزْمٌ إِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ وَ أَصْلَهُ وَ فَرْعَهُ وَ مَعْدِنَهُ وَ مَأْوَاهُ وَ مُنْتَهَاهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنَائِكُمْ وَ أُحْصِي جَمِيلَ بَلائِكُمْ وَ بِكُمْ أَخْرَجَنَا اللهُ مِنَ الذُّلِّ وَ فَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوبِ وَ أَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَ مِنَ النَّارِ بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي بِمُوَالاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللهُ مَعَالِمَ دِينِنَا وَ أَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا وَ بِمُوَالاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ وَ عَظُمَتِ النِّعْمَةُ وَ ائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ وَ بِمُوَالاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ وَ لَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَ الدَّرَجَاتُ الرَّفِيعَةُ وَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ وَ الْمَكَانُ [وَ الْمَقَامُ] الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْجَاهُ الْعَظِيمُ وَ الشَّأْنُ الْكَبِيرُ وَ الشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ رَبَّنَا لا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً يَا وَلِيَّ اللهِ إِنَّ بَيْنِي وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ذُنُوباً لا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلا رِضَاكُمْ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلَى سِرِّهِ وَ اسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ وَ قَرَنَ طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي وَ كُنْتُمْ شُفَعَائِي فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ مَنْ

أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مَنْ
أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ اللّٰهُمَّ
إِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ
الْأَخْيَارِ الْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي
أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعَارِفِينَ
بِهِمْ وَ بِحَقِّهِمْ وَ فِي زُمْرَةِ الْمَرْحُومِينَ بِشَفَاعَتِهِمْ إِنَّكَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَ سَلَّمَ [تَسْلِيماً]
كَثِيراً وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ۔

”آپ پر سلام ہو اے خاندان نبوت اے پیغام الٰہی کے آنے کی جگہ اور ملائکہ کے آنے جانے کے مقام وحی نازل ہونے کی جگہ نزول رحمت کے مرکز علوم کے خزینہ دار حد درجہ کے بردبار اور بزرگواری کے حامل ہیں آپ قوموں کے پیشوا ،نعمتوں کے بانٹنے والے سرمایۂ نیکوکاران، پارساؤں کے ستون، بندوں کے لیے تدبیر کار، آبادیوں کے سردار، ایمان و اسلام کے دروازے،اور خدا کے امانتدار ہیں اور آپ نبیوں کی نسل و اولاد رسولوں کے پسندیدہ اور جہانوں کے رب کے پسند شدگان کی اولاد ہیں آپ پر سلام خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں آپ پر جو ہدایت دینے والے امام ہیں تاریکیوں کے چراغ ہیں پرہیز گاری کے نشان صاحبانِ عقل و خرد اور مالکان دانش ہیں آپ ،لوگوں کی پناہ گاہ نبیوں کے وارث بلند ترین نمونہ عمل اور بہترین دعوت دینے والے ہیں آپ دنیا والوں پر خدا کی حجتیں ہیں آغاز و انجام میں آپ پر سلام خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو خدا کی معرفت کے ذریعوں پر جو خدا کی برکت کے مقام اور خدا کی حکمت کی کانیں ہیں خدا کے رازوں کے نگہبان خدا کی کتاب کے حامل خدا کے آخری نبی ﷺ کے جانشین اور خدا

کے رسول ﷺ کی اولاد ہیں خدا ان پر اور ان کی آل پر درود بھیجے اور خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو خدا کی طرف بلانے والوں پر۔

اور خدا کی رضاؤں سے آگاہ کرنے والوں پر جو خدا کے معاملے میں ایستادہ خدا کی محبت میں سب سے کامل اور خدا کی توحید کے عقیدے میں کھرے ہیں وہ خدا کے امر و نہی کو بیان کرنے والے اور اس کے گرامی قدر بندے ہیں کہ جو اس کے آگے بولنے میں پہل نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں ان پر خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو ان پر جو دعوت دینے والے امام ہیں ہدایت دینے والے راہنما صاحب ولایت سردار حمایت کرنے والے نگہدار ذکر الٰہی کرنے والے اور والیانِ امر ہیں وہ خدا کا سرمایہ اس کے پسندیدہ اس کی جماعت اور اس کے علوم کا خزانہ ہیں وہ خدا کی حجت اس کا راستہ اس کا نور اور اس کی نشانی ہیں خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں جیسا کہ خدا نے اپنے لیے گواہی دی اس کے ساتھ اس کے فرشتے اور اس کی مخلوق میں سے صاحبان علم بھی گواہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی جو زبردست ہے حکمت والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے برگزیدہ بندے اور اس کے پسند کردہ رسول ﷺ ہیں جن کو اس نے ہدایت اور سچے دین کیساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دیں اگر چہ مشرک پسند نہ بھی کریں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں ہدایت والے سنورے ہوئے گناہ سے بچائے ہوئے بزرگیوں والے اس سے نزدیک تر پرہیز گار صدق والے چنے ہوئے خدا کے اطاعت گزار اس کے حکم پر کمر بستہ اس کے ارادے پر عمل

کرنیوالے اور اس کی مہربانی سے کامیاب ہیں کہ اس نے اپنے علم کے لیے آپ کو چنا اپنے غیب کے لیے آپ کو پسند کیا اپنے راز کے لیے آپ کو منتخب کیا اپنی قدرت سے آپ کو اپنا بنایا اپنی ہدایت سے عزت دی اور اپنی دلیل کے لیے خاص کیا اس نے آپ کو اپنے نور کے لیے چنا روح القدس سے آپ کو قوت دی اپنی زمین میں آپ کو اپنا نائب قرار دیا اپنی مخلوق پر اپنی حجتیں بنایا اپنے دین کے ناصر اور اپنے راز کے نگہدار اور اپنے علم کے خزینہ دار بنایا اپنی حکمت ان کے سپرد کی آپ کو اپنی وحی کے ترجمان اور اپنی توحید کا مبلغ بنایا اس نے آپ کو اپنی مخلوق پر گواہ قرار دیا اپنے بندوں کے لیے نشان منزل اپنے شہروں کی روشنی اور اپنے راستے کے رہبر قرار دیا خدا نے آپ کو خطاؤں سے بچایا فتنوں سے محفوظ کیا اور ہر آلودگی سے صاف رکھا آلائش آپ سے دور کر دی اور آپ کو پاک رکھا جیسے پاک رکھنے کا حق ہے پس آپ نے اس کے جلال کی بڑائی کی اس کے مقام کو بلند جانا اسکی بزرگی کی توصیف کی اس کے ذکر کو جاری رکھا اس کے عہد کو پختہ کیا اس کی فرمانبرداری کے عقیدے کو محکم بنایا آپ نے پوشیدہ و ظاہر اسکا ساتھ دیا اور اس کے سیدھے راستے کی طرف لوگوں کو دانشمندی اور بہترین نصیحت کے ذریعے بلایا آپ نے اس کی رضا کے لیے اپنی جانیں قربان کیں اور اس کی راہ میں آپ کو جو دکھ پہنچے انکو صبر سے جھیلا آپ نے نماز قائم کی اور زکواۃ دیتے رہے آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا برے کاموں سے منع فرمایا اور خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا چنانچہ آپ نے اسکا پیغام عام کیا اس کے عائد کردہ فرائض بتائے اور اس کی مقررہ حدیں جاری کیں آپ نے اس کے احکام بیان کیے اس کے طریقے رائج کیے اور اس میں آپ اس کی رضا کے طالب ہوئے آپ نے اس کے ہر فیصلے کو تسلیم کیا اور آپ نے اس کے گذشتہ پیغمبروں کی تصدیق

کی پس آپ سے ہٹنے والا دین سے نکل گیا آپ کا ہمراہی دیندار رہا اور آپ کے حق کو کم سمجھنے والا نابود ہوا حق آپ کیساتھ ہے آپ میں ہے آپ کی طرف سے ہے آپ کیطرف آیا ہے آپ حق والے ہیں اور مرکز حق ہیں نبوت کا ترکہ آپ کے پاس ہے لوگوں کی واپسی آپ کی طرف اور ان کا حساب آپ کو لینا ہے آپ حق و باطل کا فیصلہ کرنے والے ہیں خدا کی آیتیں اور اس کے ارادے آپ کے دلوں میں ہیں اسکا نور اور محکم دلیل آپ کے پاس ہے اور اسکا حکم آپ کی طرف آیا ہے آپ کا دوست خدا کا دوست اور جو آپ کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے جس نے آپ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے آپ سے نفرت کی اس نے خدا سے نفرت کی اور جو آپ سے وابستہ ہوا وہ خدا سے وابستہ ہوا کیونکہ آپ سیدھا راستہ دنیا میں لوگوں پر شاہد و گواہ اور آخرت میں شفاعت کرنے والے ہیں آپ ختم نہ ہونے والی رحمت محفوظ شدہ آیت سنبھالی ہوئی امانت اور وہ راستہ ہیں جس سے لوگ آزمائے جاتے ہیں جو آپ کے پاس آیا نجات پا گیا اور جو ہٹا رہا وہ تباہ ہو گیا آپ خدا کی طرف بلانے والے اور اس کی طرف رہبری کرنے والے ہیں آپ اس پر ایمان رکھتے اور اس کے فرمانبردار ہیں آپ اسکا حکم ماننے والے اس کے راستے کی طرف لے جانے والے اور اس کے حکم سے فیصلہ دینے والے ہیں کامیاب ہوا وہ جو آپ کا دوست ہے ہلاک ہوا وہ جو آپ کا دشمن ہے اور خوار ہوا وہ جس نے آپ کا انکار کیا گمراہ ہوا وہ جو آپ سے جدا ہوا اور بامراد ہوا وہ جو آپ کے ہمراہ رہا اور اسے امن ملا جس نے آپ کی پناہ لی سلامت رہا وہ جس نے آپ کی تصدیق کی اور ہدایت پا گیا وہ جس نے آپ کا دامن پکڑا جس نے آپ کی اتباع کی اسکا مقام جنت ہے اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اسکا ٹھکانا جہنم ہے جس نے آپ کا انکار کیا وہ کافر ہے جس نے آپ سے

جنگ کی وہ مشرک ہے اور جس نے آپ کو غلط قرار دیا وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوگا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مقام آپ کو گذشتہ زمانے میں حاصل تھا اور آیندہ زمانے میں بھی حاصل رہے گا بے شک آپ سب کی روحیں آپ کے نور اور آپ کی اصل ایک ہے جو خوش آیند اور پاکیزہ ہے کہ آپ میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں خدا نے آپ کو نور کی شکل میں پیدا کیا پھر آپ سب کو اپنے عرش کے اردگرد رکھا حتیٰ کہ ہم پر احسان کیا اور آپ کو بھیجا پس آپ کو ان گھروں میں رکھا جنکو خدا نے بلند کیا اور ان میں اسکا نام لیا جاتا ہے اس نے آپ پر ہمارے درود وسلام قرار دیئے اس سے ہمیں آپ کی ولایت میں خصوصیت دی اسے ہماری پاکیزہ پیدائش ہمارے نفسوں کی صفائی ہمارے باطن کی درستی کا ذریعہ اور گناہوں کا کفارہ بنایا پس ہم اس کے حضور آپ کی فضیلت کو ماننے والے اور آپ کی تصدیق کرنے والے قرار پا گئے ہیں ہاں خدا آپ کو صاحبان عظمت کے بلند مقام پر پہنچائے اور اپنے مقربین کی بلند منزلوں تک لے جائے اور اپنے پیغمبروں کے اونچے مراتب عطا کرے اس طرح کہ پیچھے والا وہاں نہ پہنچے کوئی اوپر والا اس مقام سے بلند نہ ہوا اور کوئی آگے والا آگے نہ بڑھے اور کوئی طمع کرنے والا اس مقام کی طمع نہ کرے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی مقرب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل نہ کوئی صدیق اور نہ شہید نہ کوئی عالم اور نہ جاہل نہ کوئی پست اور نہ کوئی بلند نہ کوئی نیک مؤمن اور نہ کوئی فاسق وفاجر اور گناہ گار نہ کوئی ضدی سرکش اور نہ کوئی مغرور شیطان اور نہ ہی کوئی اور مخلوق گواہی دے سوائے اس کے کہ وہ انکو آپ کی شان سے آگاہ کرے آپ کے مقام کی بلندی آپ کی شان کی بڑائی آپ کے نور کی کاملیت آپ کے درست درجات آپ کے مراتب کی ہمیشگی آپ کے خاندان کی بزرگی اس کے ہاں آپ کے مقام اس کے سامنے آپ کی

بزرگواری اس کے ساتھ آپ کی خصوصیت اور اس سے آپ کے مقام کے قرب کی گواہی دے۔

میرے ماں باپ میرا گھر میرا مال اور میرا خاندان آپ پر قربان میں گواہ بناتا ہوں خدا کو اور آپ کو کہ اس پر میں ایمان رکھتا ہوں جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں منکر ہوں آپ کے دشمن کا اور جس چیز کا آپ انکار کرتے ہیں آپ کی شان کو جانتا ہوں اور آپ کے مخالف کی گمراہی کو سمجھتا ہوں محبت رکھتا ہوں آپ سے اور آپ کے دوستوں سے نفرت کرتا ہوں آپ کے دشمنوں سے اور ان کا دشمن ہوں میری صلح ہے اس سے جو آپ سے صلح رکھے اور جنگ ہے اس سے جو آپ سے جنگ کرے حق کہتا ہوں اسے جس کو آپ حق کہیں باطل کہتا ہوں اسے جس کو آپ باطل کہیں آپ کا فرمانبردار ہوں آپ کے حق کو پہچانتا ہوں آپ کی بڑائی کو مانتا ہوں آپ کے علم کا معتقد ہوں آپ کی ولایت میں پناہ گزین ہوں آپ کی ذات کا اقرار کرتا ہوں آپ کے بزرگان کا معتقد ہوں آپ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں آپ کے دور کا منتظر ہوں آپ کی حکومت کا انتظار کرتا ہوں آپ کے قول کو قبول کرتا ہوں آپ کے حکم پر عمل کرتا ہوں آپ کی پناہ میں ہوں آپ کی زیارت کو آیا ہوں آپ کے مقبرے میں پوشیدہ ہو کر پناہ لی ہے خدا کے حضور آپ کو اپنا سفارشی بناتا ہوں آپ کے ذریعے اس کا قرب چاہتا ہوں آپ کو اپنی ضرورتوں حاجتوں اور ارادوں کا وسیلہ بناتا ہوں اپنے ہر حال اور ہر کام میں اور ایمان رکھتا ہوں آپ میں سے نہاں اور عیاں پر آپ میں سے ظاہر اور پوشیدہ پر آپ میں سے اول اور آخر پر ان تمام امور کیساتھ خود کو آپ کے سپرد کرتا ہوں اور ان میں آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں میرا دل آپ کا معتقد ہے میرا ارادہ آپ کے تابع ہے میری مدد و نصرت آپ کے لیے حاضر ہے یہاں تک کہ خدا آپ

کے ہاتھوں اپنے دین کو زندہ کرے آپ کو اس زمانے میں لے جائے
قیام عدل میں آپ کی مدد کرے اور آپ کو اپنی زمین میں اقتدار دے
پس میں صرف آپ کے ساتھ ہوں آپ کے غیر کیساتھ نہیں آپ کا معتقد
ہوں اور آپ میں سے آخری کا محب ہوں جیسے آپ میں سے اول کا محب
ہوں میں خدائے عزوجل کیسامنے آپ کے دشمنوں سے بیزاری کرتا ہوں
اور بیزار ہوں بتوں سے سرکشوں سے شیطانوں سے اور ان کے گروہ سے
جو آپ پر ظلم کرنے والے آپ کے حق کا انکار کرنے والے آپ کی
ولایت سے نکل جانے والے آپ کی وراثت غصب کرنے والے آپ پر
شک لانے والے آپ سے پھر جانے والے ہیں اور بیزار ہوں میں آپ
کے سوا ہر جماعت سے آپ کے سوا ہر اطاعت کئے والے سے اور ان
پیشواؤں سے بیزار ہوں جو جہنم میں لے جانے والے ہیں پس جب تک
زندہ ہوں خدا مجھے قائم رکھے آپ کی دوستی پر آپ کی محبت پر آپ کے
دین پر اور توفیق دے آپ کی پیروی کرنے کی اور آپ کی شفاعت نصیب
کرے خدا مجھ کو آپ کے بہترین دوستوں میں رکھے جو اس کی پیروی
کرنے والے ہوں جن کی طرف آپ نے دعوت دی اور مجھے ان میں سے
قرار دے جو آپ کے اقوال نقل کرتے ہیں مجھے آپ کی راہ پر چلائے
آپ کی ہدایت سے بہرہ ور کرے آپ کے گروہ میں اٹھائے آپ کی
رجعت میں مجھے بھی لوٹائے آپ کی حکومت میں آپ کی رعایا بنائے آپ
کے دامن میں عزت دے آپ کے عہد میں اعلیٰ مقام دے اور ان میں
رکھے جو کل آپ کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔

میرے ماں باپ میری جان میرا خاندان اور مال آپ پر قربان جو خدا کو
چاہے وہ آپ سے ملتا ہے جو اسے یکتا سمجھے وہ آپ کی بات مانتا ہے جو
اس کی طرف بڑھے وہ آپ کا رخ کرتا ہے میرے سردار میں آپ کی

تعریف کا اندازہ نہیں کرسکتا نہ آپ کی مدح کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہوں اور
نہ آپ کی شان کا تصور کرسکتا ہوں آپ شرفاء کا نور نیکوں کے رہبر خدائے
قادر کی حجتیں ہیں خدا نے آپ سے آغاز وانجام کیا ہے وہ آپ کے ذریعے
بارش برساتا ہے آپ کے ذریعے آسمان کو روکے ہوئے ہے تاکہ زمین
پر نہ آگرے مگر اس کے حکم سے وہ آپ کے ذریعے غم دور کرتا اور سختی ہٹاتا
ہے وہ پیغام آپ کے پاس ہے جو اس کے رسول لائے اور فرشتے جس کو
لے کر اترے اور آپ کے نانا (اگر امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت ہو
تو نانا کے بجائے بھائی کہئے) پاس روح الامین آیا خدا نے آپ کو وہ نعمت
دی جو جہانوں میں کسی کو نہ دی ہر بڑائی والا آپ کی بڑائی کے آگے جھکتا
ہے ہر مغرور آپ کا حکم مانتا ہے ہر زبردست آپ کی فضیلت کے سامنے خم
ہوتا ہے ہر چیز آپ کے آگے پست ہے زمین آپ کے نور سے چمکتی ہے
کامیابی پانے والے آپ کی ولایت سے کامیابی پاتے ہیں کہ آپ کے
ذریعے رضائے الٰہی حاصل کرتے ہیں اور جو آپ کی ولایت کے منکر ہیں
ان پر خدا کا غضب آتا ہے۔

میرے ماں باپ میری جان میرا خاندان اور مال آپ پر قربان آپ کا
ذکر ہے ذکر کرنے والوں میں ہے آپ کے نام ناموں میں خاص ہیں
آپ کے جسم اعلیٰ ہیں جسموں میں آپ کی روحیں بہترین ہیں روحوں میں
آپ کے دل پاکیزہ ہیں دلوں میں آپ کے نشان عمدہ ہیں نشانوں میں
اور آپ کی قبریں پاک ہیں قبروں میں پس کتنے پیارے ہیں آپ کے نام
کتنے گرامی ہیں آپ کے نفوس آپ کی شان بلند ہے آپ کا مقام عظیم ہے
آپ کا پیمان پورا ہونے والا اور آپ کا وعدہ سچا ہے آپ کا کلام روشن آپ
کے حکم میں ہدایت آپ کی وصیت پرہیزگاری آپ کا فعل عمدہ آپ کی
عادت پسندیدہ آپ کے اطوار میں بزرگواری آپ کی شان سچائی راستی اور

ملائمت ہے آپ کا قول مضبوط ویقینی ہے آپ کی رائے میں نرمی اور پختگی
ہے اگر نیکی کا ذکر ہو تو آپ اس میں اول اس کی جڑ اس کی شاخ اس کا
مرکز اس کا ٹھکانہ اور اس کی انتہا ہیں قربان آپ پر میرے ماں باپ اور
میری جان کس طرح میں آپ کی زیبا تعریف وتوصیف کروں اور آپ کی
بہترین آزمائشوں کا تصور کروں کہ خدا نے آپ کے ذریعے ہمیں خواری
سے بچایا ہمارے رنج وغم کو دور فرمایا اور ہمیں تباہی کی وادی سے نکالا اور
جہنم کی آگ سے آزاد کیا میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان
آپ کی دوستی کے وسیلے سے خدا نے ہمیں دینی تعلیمات عطا کی اور ہماری
دنیا کے بگڑے کام سنوار دیے آپ کی ولایت کی بدولت کلمہ مکمل ہوا نعمتیں
بڑھ گئیں اور آپس کی دوریاں مٹ گئیں آپ کی دوستی کے باعث اطاعت
واجبہ قبول ہوتی ہے آپ سے محبت رکھنا واجب ہے خدائے عزوجل کے
ہاں آپ کے لیے بلند درجے پسندیدہ مقام اور اونچا مرتبہ ہے نیز اس کے
حضور آپ کی بڑی عزت ہے بہت اونچی شان ہے اور آپ کی شفاعت
قبول شدہ ہے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل کیا
اور ہم نے رسول کی پیروی کی پس ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے
اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ ہونے دے جب کہ تو نے ہمیں
ہدایت دی اور ہم کو اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بہت عطا
کرنے والا ہے پاک تر ہے ہمارا رب یقیناً ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو گا
اے ولی خدا بے شک میرے اور خدائے عزوجل کے درمیان گناہ حائل
ہیں جو آپ چاہیں تو معاف ہو سکتے ہیں پس واسطہ اس کا جس نے آپ کو
اپنا راز داں بنایا اپنی مخلوق کا معاملہ آپ کو سونپا آپ کی اطاعت اپنی
اطاعت کیساتھ واجب قرار دی آپ میرے گناہ معاف کروائیں اور
میرے سفارشی بن جائیں کہ یقیناً میں آپ کا پیروکار ہوں جس نے آپ

کی پیروی کی تو اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جس نے آپ کی
نافرمانی کی خدا کی نافرمانی کی جس نے آپ سے محبت کی تو اس نے خدا
سے محبت کی اور جس نے آپ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اے
معبود یقیناً جب میں نے ایسے سفارشی پالیے ہیں جو تیرے مقرب ہیں یعنی
حضرت محمد ﷺ اور ان کے اہل بیتؑ جو نیک اور خوش کردار امامؑ ہیں
ضرور میں نے انہیں اپنے سفارشی بنایا ہے پس ان کے حق کے واسطے سے
جو تو نے خود پر لازم کر رکھا ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں
میں داخل فرما جو ان کی اور ان کے حق کی معرفت رکھتے ہیں اور مجھے اس
گروہ میں رکھ جس پر ان کی سفارش سے رحم کیا گیا ہے بے شک تو سب
سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور خدا محمد ﷺ پر اور ان کی پاکیزہ آلؑ
پر درود بھیجے اور بہت بہت سلام بھیجے سلام اور کافی ہے ہمارے لیے خدا جو
بہترین کارساز ہے"۔

اگر تم جانا چاہو تو الوداع کرتے وقت اس طرح کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَلَا قَالٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، سَلَامَ وَلِيٍّ
غَيْرِ رَاغِبٍ عَنْكُمْ وَلَا مُسْتَبْدِلٍ بِكُمْ وَلَا مُؤْثِرٍ عَلَيْكُمْ وَلَا
مُنْحَرِفٍ عَنْكُمْ وَلَا زَاهِدٍ فِي قُرْبِكُمْ، فَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ
مِنْ زِيَارَةِ قُبُورِكُمْ وَإِتْيَانِ مَشَاهِدِكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَ
حَشَرَنِيَ اللّٰهُ فِي زُمْرَتِكُمْ، وَأَوْرَدَنِي حَوْضَكُمْ، وَجَعَلَنِي مِنْ
حِزْبِكُمْ، وَأَرْضَاكُمْ عَنِّي، وَمَكَّنَنِي فِي دَوْلَتِكُمْ، وَأَحْيَانِي فِي
رَجْعَتِكُمْ، وَمَلَّكَنِي فِي أَيَّامِكُمْ، وَشَكَرَ سَعْيِي بِكُمْ، وَغَفَرَ ذَنْبِي
بِشَفَاعَتِكُمْ، وَأَقَالَ عَثْرَتِي بِحُبِّكُمْ، وَأَعْلَى كَعْبِي بِمَحَبَّتِكُمْ وَ
بِمُوَالَاتِكُمْ، وَشَرَّفَنِي بِطَاعَتِكُمْ، وَأَعَزَّنِي بِهُدَاكُمْ، وَجَعَلَنِي

مِمَّنِ انْقَلَبَ مُفْلِحاً مُنْجِحاً غَانِماً سَالِماً مُعَافًى غَنِيّاً، قَدِ
اسْتَوْجَبَ غُفْرَانَ الذُّنُوبِ، وَ كَشْفَ الْكُرُوبِ، فَائِزاً
بِرِضْوَانِ اللهِ وَ فَضْلِهِ وَ كِفَايَتِهِ، بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ
زُوَّارِكُمْ وَ مَوَالِيكُمْ وَ مُحِبِّيكُمْ وَ شِيعَتِكُمْ. وَ رَزَقَنِيَ الْعَوْدَ
ثُمَّ الْعَوْدَ أَبَداً مَا أَبْقَانِي رَبِّي، بِنِيَّةٍ وَ إِيمَانٍ وَ تَقْوَى وَ إِخْبَاتٍ
وَ رِزْقٍ وَاسِعٍ حَلَالٍ طَيِّبٍ. اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ
زِيَارَتِهِمْ وَ ذِكْرِهِمْ وَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ. وَ أَوْجِبْ لِيَ الْمَغْفِرَةَ وَ
الْخَيْرَ وَ الْبَرَكَةَ وَ النُّورَ وَ الْإِيمَانَ وَ حُسْنَ الْإِجَابَةِ كَمَا
أَوْجَبْتَ لِأَوْلِيَائِكَ الْعَارِفِينَ بِحَقِّهِمُ الْمُوجِبِينَ طَاعَتَهُمْ وَ
الرَّاغِبِينَ فِي زِيَارَتِهِمُ الْمُقَرَّبِينَ إِلَيْكَ وَ إِلَيْهِمْ. بِأَبِي أَنْتُمْ وَ
أُمِّي وَ نَفْسِي وَ مَالِي، اجْعَلُونِي فِي هَمِّكُمْ وَ صَيِّرُونِي فِي حِزْبِكُمْ وَ
أَدْخِلُونِي فِي شَفَاعَتِكُمْ وَ اذْكُرُونِي عِنْدَ رَبِّكُمْ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَبْلِغْ أَرْوَاحَهُمْ وَ أَجْسَادَهُمْ مِنِّي السَّلَامَ. وَ
السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ. وَ حَسْبُنَا اللهُ وَ
نِعْمَ الْوَكِيلُ. نِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ.

"آپ پر ایک الوداع کہنے والے کا سلام ہو جو آپ کی زیارت سیر نہیں ہوا، اور جو آپ کے قرب و جوار سے دور ہونا بھی نہیں چاہتا، اللہ سبحانہ کی رحمت و برکات ہوں آپ پر اے اہل بیت نبوت، بے شک ذاتِ باری حمید و مجید ہے، سلام ہو آپ پر آپ کے چاہنے والوں میں سے ایک چاہنے والے کا جو آپ سے منہ موڑنے کی تاب نہیں رکھتا، اور نہ ہی آپ کی جگہ پر کسی اور کو دل میں جگہ دے سکتا ہے، اور نہ آپ کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ ہی کسی غیر کو اپنا سکتا ہے، اور نہ ہی آپ کے قرب و جوار سے سیر ہوسکتا ہے، اللہ سبحانہ میری اس زیارت کو زندگی کی آخری زیارت قرار نہ

دے، میں آپ کے قبور و مزارات پر آتا رہوں، سلام ہو تم لوگوں پر، آپ کے شیعوں کے زمرے میں مجھے محشور کیا جائے اور آپ کے حوض پر مجھے لایا جائے، مجھے آپ کے لشکر میں سے قرار دیا جائے، آپ مجھ سے راضی و خوشنود رہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ لوگوں کی حکومت میں زندگی گزارنے کی سعات عطا فرمائے، آپ کی رجعت میں مجھے بھی زندگی عطا فرمائے، اور مجھے آپ کی فرمان روائی میں کسی امر کا مالک قرار دے، اور کسی پر مامور ہونا میرے نصیب میں بھی قرار پائے، اللہ سبحانہ میرے گناہوں کو آپ کی شفاعت کے باعث معاف فرمادے، میری کوتاہیوں اور لغزشوں سے آپ کی محبت کی خاطر درگزر فرمائے، آپ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھے مزید قربت عطا فرمائے، مجھے آپ کی اطاعت کا شرف اور آپ کے وسیلے سے ہدایت یافتہ ہونے کا اعزاز عطا فرمائے، اللہ سبحانہ مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو یہاں سے کامیابی و نجاح، نیز غنائم و سالمیت کے ساتھ واپس ہوئے ہیں، جن کے گناہوں کو معاف فرمادیا گیا ہو، ان کی مشکلات آسان کردی گئی ہوں، جو اللہ سبحانہ کے رضوان و فضل کے حصول میں کامیاب قرار پائے ہوں، افضل و بہترین امر کے ساتھ جو زوار یہاں سے واپس ہوئے ہیں آپ کے دوستوں، چاہنے والوں اور شیعوں میں سے، تو مجھے بھی انہی میں سے ایک قرار دیا جائے، مجھے واپس آنے میں کامیابی عطا فرمائی جائے، اور اسی طرح لگاتار کامیابی عطا کردی جائے جب تک کہ میرا رب مجھے اس دنیا میں باقی رکھے مجھے آتے رہنے میں مدد عطا فرمائی، نیک نیتی، ایمان و تقویٰ، عجز و انکساری اور وسیع و حلال رزق کے ساتھ۔

اے میرے اللہ! ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی یہ زیارت، ان کا ذکر کرنا اور ان پر صلوۃ بھیجنا یہ سب میری زندگی کا آخری عمل قرار نہ دینا، میرے لیے مغفرت، خیر و برکت، نور و ایمان اور حسن اجابت کو واجب قرار دینا جس

طرح کہ تم ان لوگوں کے لیے واجب قرار دیا ان امور کو جو اہل بیت علیہم السلام کے حق کا عرفان رکھتے ہیں، اور ان کی اطاعت کو لازم و واجب مانتے ہیں، نیز تمہاری تقرب اور اہل بیتؑ کی زیارت کی رغبت و شوق رکھتے ہیں۔

میرے ماں باپ، میری جان و مال آپ پر قربان، مجھے اپنی نظر عنایت، اور اپنے لشکر میں شامل رکھیں، مجھے اپنی شفاعت میں شامل کریں اور مجھے اپنے رب کی بارگاہ میں یاد رکھیں۔

اے میرے اللہ! درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور ان کی آلِ اطہار علیہم السلام پر، ان کی ارواح و اجساد کو میرا اسلام پہنچا، سلام و برکات ہوں حضرت محمدؐ اور ان کی آلِ اطہارؑ پر، ہمارے لیے اللہ سبحانہ کافی ہے، اور وہ کتنا اچھا وکیل، اور کتنا بہترین مولا و مددگار ہے"۔ ①

انبیاءؑ و رسلؑ کو ولایت حضرت محمد ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام پر مبعوث کیا گیا

[۲۸۳] وَ رُوِیَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ: فَإِذَا مَلَكٌ أَتَانِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! سَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا عَلَى مَا بُعِثُوا؟ فَقُلْتُ: مَعَاشِرَ الرُّسُلِ وَ النَّبِيِّينَ! عَلَى مَا بُعِثْتُمْ؟ فَقَالُوا: عَلَى وَلَايَتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَ وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ نے حدیث معراج میں فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور کہا: اے محمد ﷺ! سوال کریں انبیاء و رسل علیہم السلام سے کہ ان سب کو کس چیز پر مبعوث کیا گیا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے پوچھا: اے انبیاءؑ و رسلؑ! آپ سب کو کس

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۳۷۰، ح۲؛ عیون اخبار الرضا: ۲/ ۱۷۲، ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۹۵، ح۱؛ بحار الانوار: ۱۰۲/ ۱۲۷، ح۴

بات پر مبعوث کیا گیا؟ تو ان سب نے کہا: اے محمدؐ! آپؐ اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت پر مبعوث کیا گیا۔ ①

[۲۸۴] وَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَدَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ بِأَعْلَى بَابِهَا مَكْتُوباً بِالذَّهَبِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ حَبِيبُ اللهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ، فَاطِمَةُ أَمَةُ اللهِ، الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللهِ، عَلَى مُبْغِضِيهِمْ لَعْنَةُ اللهِ.

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں سب سے بڑے دروازے پر سونے سے لکھا ہوا دیکھا:

"اللہ سبحانہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمدؐ اللہ کا حبیبؐ ہے، علیؑ اللہ سبحانہ کا ولی ہے، حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اللہ سبحانہ کی کنیز ہے، حسنؑ و حسینؑ صفوۃ اللہ ہیں، ان میں سے کسی کے ساتھ بھی بغض رکھنے والا لعنت اللہ ہے"۔ ②

[۲۸۵] وَ رُوِیَ أَنَّهُ سَأَلَ حُمْرَانُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَدْنَى اللهُ -تَعَالَى- مُحَمَّداً نَبِيَّهُ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ إِلَّا قَفَصٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ فِيهِ فِرَاشٌ يَتَلَأْلَأُ مِنْ ذَهَبٍ، فَرَأَى صُورَةً فَقِيلَ: يَا مُحَمَّدُ! أَتَعْرِفُ هٰذِهِ الصُّورَةَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ هٰذِهِ صُورَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

① مائۃ منقبۃ: ۱۴۳، ح ۸۲؛ تاویل الآیات: ۲/ ۵۶۲، ح ۲۹؛ بحار الانوار: ۲۶/ ۳۰۷، ح ۶۹؛ ۳۶/ ۱۵۴، ح ۱۳۴؛ شواہد التنزیل: ۲/ ۱۵۷، ح ۸۵۷

② الخصال: ۳۲۳، ح ۱۰؛ کنز الفوائد: ۱/ ۱۴۹؛ بحار الانوار: ۸/ ۱۹۱، ح ۱۶۷ و ۲۷/ ۳، ح۶؛ و ۲۲۸، ح ۳۰؛ ارشاد القلوب: ۲۳۴؛ مدینۃ المعاجز: ۲/ ۳۵۴، ح ۵۹۷؛ مائۃ منقبۃ: ۱۱۳، ح ۵۴؛ تاریخ بغداد: ۱/ ۲۵۹؛ تاریخ دمشق: ۱۴/ ۱۷۰؛ مناقب الخوارزمی: ۳۰۲، ح ۲۹۷؛ کفایۃ الطالب: ۴۲۳

فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنْ زَوِّجْهُ فَاطِمَةَ وَاتَّخِذْهُ وَلِيّاً.

روایت ہے کہ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ سبحانہ کے اس ارشاد کے بارے میں: ”پھر وہ قریب ہوا اور زیادہ قریب ہوا۔ یہاں تک دو کمان کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا“۔ (سورہ نجم:9)

امام علیہ السلام نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر قریب فرمایا کہ دونوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہا سوائے لولو کی مانند ایک فرش کے جو سونے کی طرح چمک رہا تھا، پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صورت دیکھی تو کہا گیا: اے محمدؐ! کیا آپ اس صورت کو پہچانتے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں یہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی صورت ہے، تو اللہ سبحانہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ حضرت علی علیہ السلام سے حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا نکاح کر دو اور اس کو اپنا ولی قرار دے دو“۔ ①

[۲۸۶] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: هَبَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ لَهُ عِشْرُونَ أَلْفَ رَأْسٍ يُقَالُ لَهُ مَحْمُودٌ. فَإِذَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيٌّ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَبِيبِي مَحْمُودٌ! مُنْذُ كَمْ هٰذَا الْكِتَابُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ مَنْكِبَيْكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ أَبَاكَ آدَمَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: ”حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا جس کے بیس ہزار سر تھے اس کو محمود کہا جاتا ہے، اس کے دونوں کے درمیان لکھا ہوا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، حضرت علی علیہ السلام صدیق اکبر ہے۔

① تاویل الآیات: ۲/۶۲۵، ح۸؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۳۷، ح۶۶۱؛ بحار الانوار: ۱۸/۳۰۲، ح۶ و ۳۱۰، ح۱۲۲؛ تفضیل الائمہ: ۳۰۲

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرشتے سے فرمایا: میرے دوست محمود! یہ تمہارے کندھوں کے درمیان کب سے لکھا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا: آپؐ کے والد حضرت آدمؑ کی تخلیق سے بارہ ہزار سال پہلے سے لکھا ہوا ہے“۔ ①

شیعوں کے فضائل

[۲۸۷] وَ رُوِيَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا الْمَقْصُودُ الْمَعْنِيُّ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَ شِيعَتِي. وَ عَدُوُّنَا الْمَقْصُودُ الْمَعْنِيُّ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الْآيَةَ وَشِيعَتُهُمْ.

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ: آپؑ نے فرمایا اس آیت میں: ”اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہی بہترینِ خلائق ہیں“ (سورۂ بینہ:۷)۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اس سے میں اور میرے شیعہ مراد ہیں، اور ہمارے دشمن اس آیت کے مصداق ہیں:

”بے شک جو اہلِ کتاب اور مشرکین کفر میں مبتلا ہیں وہ جہنم کی آگ میں پڑیں گے (اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں“۔ (سورۂ بینہ:۶) ②

[۲۸۸] وَ رُوِيَ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: أُدْنُ مِنِّي يَا عَلِيُّ. فَدَنَا مِنْهُ. فَقَالَ: أَدْخِلْ أُذُنَكَ فِي فَمِي. فَفَعَلَ. فَقَالَ: يَا أَخِي!

① تاویل الآیات: ۲/۶۶۴، ح۱۸؛ بحار الانوار: ۲۴/۳۸، ح۱۳ و ۲۷/۱۱، ح۲۵ و ۳۵/۳۱۰، ح۴؛ تفضیل الائمہ: ۲۰۷

② تفسیر البرہان: ۵/۷۱۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۴۴؛ امالی طوسی: ۶۷۱، مجلس ۳۶، ح۲۱؛ کتاب سلیم بن قیس ہلالی: ۸۳۲، ح۳۱؛ شواہد التنزیل: ۲/۳۵۶

اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؛ قَالَ: بَلٰى. قَالَ: هُمْ أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ تَجِيئُونَ شِبَاعاً مَرْوِيِّينَ غُرّاً مُحَجَّلِينَ. ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ! أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؛ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: هُمْ عَدُوُّكَ وَ شِيعَتُهُمْ يَجِيئُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَائِعِينَ ظَامِئِينَ أَشْقِيَاءَ مُعَذَّبِينَ كُفَّاراً مُنَافِقِينَ، ذٰلِكَ لَكَ وَ لِشِيعَتِكَ ، وَ هٰذَا لِعَدُوِّكَ وَشِيعَتِهِمْ.

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخر مرض میں جس کے بعد حضور اکرمؐ کی وفات ہوگئی حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! میرے قریب ہو جاؤ۔ پس حضرت علی علیہ السلام قریب ہوئے۔ حضوؐر نے فرمایا: اپنے کان میرے منہ کے قریب کرو۔ حضرت علی علیہ السلام نے ایسا کیا۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائی کیا تم نے اللہ سبحانہ کا یہ ارشاد نہیں سنا: ”اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہی بہترین خلائق ہیں“۔ (سورۂ بینہ: ۷)

تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں جو شکم سیر اور سیرابی کی حالت میں چمکتے درخشاں حالت میں پہنچیں گے“۔

پھر فرمایا: اے علیؑ! کیا تم نے اللہ سبحانہ کا یہ ارشاد سنا ہے:

”بے شک جو اہلِ کتاب اور مشرکین کفر میں مبتلا ہیں وہ جہنم کی آگ میں پڑیں گے (اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں“۔ (سورۂ بینہ: ۶)

تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ!؟

فرمایا: وہ تمہارے دشمن ہیں، اور ان کے پیروکار جو قیامت کے روز بھوکے پیاسے

شقاوت زدہ عذاب سہتے ہوئے کفار و منافقین کی صورت میں پیش ہوں گے، پس وہ آیت تمہارے اور تمہارے شیعوں کے لیے ہے، اور یہ آیت تمہارے دشمنوں اور ان کے شیعوں کے لیے ہے۔ ①

[۲۸۹] وَ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَتَانِي جَبْرَئِيلُ فَرِحاً مُسْتَبْشِراً. فَقُلْتُ حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ ! مَعَ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الْفَرَحِ، مَا مَنْزِلَةُ أَخِي وَابْنِ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَ رَبِّهِ؛ فَقَالَ: وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالنُّبُوَّةِ وَاصْطَفَاكَ بِالرِّسَالَةِ مَا هَبَطْتُ فِي وَقْتِي هٰذَا إِلَّا لِهٰذَا، يَا مُحَمَّدُ! اَلْعَلِيُّ الْأَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ: مُحَمَّدٌ نَبِيِّي وَ رَحْمَتِي، وَ عَلِيٌّ مُقِيمُ حُجَّتِي، لَا أُعَذِّبُ مَنْ وَالَاهُ وَ إِنْ عَصَانِي، وَ لَا أَرْحَمُ مَنْ عَادَاهُ وَ إِنْ أَطَاعَنِي. ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَأْتِينِي جَبْرَئِيلُ بِلِوَاءٍ وَهُوَ سَبْعُونَ شِقَّةً، الشِّقَّةُ مِنْهُ أَوْسَعُ مِنَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ، وَ أَنَا عَلٰى كُرْسِيٍّ مِنْ كَرَاسِيِّ الرِّضْوَانِ، فَوْقَ مِنْبَرٍ مِنْ مَنَابِرِ الْقُدْسِ، فَآخُذُهُ وَ أَدْفَعُهُ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَوَثَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُطِيقُ عَلِيٌّ حَمْلَ هٰذَا اللِّوَاءِ وَ قَدْ ذَكَرْتَ أَنَّهُ سَبْعُونَ شِقَّةً، الشِّقَّةُ مِنْهُ أَوْسَعُ مِنَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ؛ فَقَالَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُعْطِي اللهُ عَلِيّاً مِنَ الْقُوَّةِ مِثْلَ قُوَّةِ جَبْرَئِيلَ، وَ مِنَ النُّورِ مِثْلَ نُورِ آدَمَ، وَ مِنَ الْحِلْمِ مِثْلَ حِلْمِ رِضْوَانَ، وَمِنَ الْجَمَالِ مِثْلَ جَمَالِ يُوسُفَ، وَ مِنَ الصَّوْتِ مِثْلَ صَوْتِ دَاوُدَ، وَإِنَّ عَلِيّاً أَوَّلُ مَنْ يَشْرَبُ مِنَ

① تفسیر فرات: ۵۸۵، ح۱۰؛ تاویل الآیات: ۲/۸۳۲، ح۵؛ بحار الانوار: ۲۲/۳۵۸، ح۳ و ۲۴/۲۶۳، ح۲۲ و ۶۸/۵۳، ح۹۷؛ تفضیل الآئمہ: ۳۱۱

اَلسَّلْسَبِيلِ وَالزَّنْجَبِيلِ، وَلَا يَجُوزُ لِعَلِيٍّ قَدَمٌ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَّا وَثَبَتَتْ لَهُ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَإِنَّ لِعَلِيٍّ وَشِيعَتِهِ مَكَاناً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ.

حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خوش خرم حالت میں تشریف لے کر آئے، پس میں نے کہا: میرے دوست جبرئیلؑ! کیا بات ہے اتنے خوش خوش لگ رہے ہو، میرے بھائی اور چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی کیا منزلت ہے اس کے ربّ کی بارگاہ میں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور کارِ رسالت کے لیے چنا میں اس وقت نازل نہیں ہوا ہوں مگر اسی ہی معاملے کے بارے میں، اے محمدؐ! العلی الاعلیٰ عزّوجل نے آپؐ کو سلام کہا ہے، اور ارشاد فرمایا ہے کہ محمدؐ میرا نبی اور میری رحمت ہے، اور علیؑ میری حجت قائم کرنے والا ہے، جو علیؑ کی ولایت دل میں رکھے گا اس کو عذاب نہیں کروں گا، اگر چہ وہ گنہگار ہو، کوئی رحم نہیں کروں گا اس شخص پر جو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہوگا خواہ میرا اطاعت گزار ہو“۔

حضور ﷺ نے پھر فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے جھنڈا لا کر دیں گے، اس میں ستر پھریرے ہوں گے، اور ان میں سے ہر ایک پھریرا چاند و سورج سے بڑا ہوگا، اور میں رضوان کی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھا ہوں گا، منابر قدس میں سے ایک منبر کے اوپر، پس میں وہ جھنڈا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے لے کر علیؑ کو دوں گا۔

تو حضرت عمر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہؐ! علی علیہ السلام اس قسم کے جھنڈے کو اٹھانے کی طاقت کہاں سے لائیں گے، جب کہ آپؐ نے فرمایا کہ: اس کے ستر پھریرے ہوں گے اور ہر پھریرا چاند و سورج سے بڑا ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ سبحانہ علیؑ کو حضرت جبرئیلؑ جیسی قوت و طاقت عطا فرمائے گا، اور نور حضرت آدم علیہ السلام کے نور جیسا عطا فرمائے گا، حلم، حلمِ رضوان کی مانند، جمال، جمالِ یوسف علیہ السلام کی مانند، آواز حضرت داؤد علیہ السلام کی مانند اللہ سبحانہ علیؑ کو

عطا فرمائے گا۔ علیؑ ایک قدم پل صراط سے اٹھائیں گے نہیں کہ ان کے دوسرے قدم کے لیے جگہ استوار ہو جائے گی۔ علیؑ اور اس کے شیعوں کی قدر و منزلت ایسی ہوگی کہ اولین و آخرین ان کے مقام کو دیکھ کر رشک کھائیں گے۔ [1]

[۲۹۰] رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَنِي وَخَلَقَ عَلِيّاً وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ فَعَصَرَ مِنْهُ عَصْرَةً فَخَرَجَ مِنْهُ شِيعَتُنَا فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحُوا، وَقَدَّسْنَا فَقَدَّسُوا، وَهَلَّلْنَا فَهَلَّلُوا، وَمَجَّدْنَا فَمَجَّدُوا، ثُمَّ خَلَقَ تَعَالَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَخَلَقَ الْمَلَائِكَةَ، فَمَكَثَتِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَعْرِفُ تَسْبِيحاً وَلَا تَقْدِيساً، فَلَمَّا رَأَوْنَا سَبَّحْنَا وَقَدَّسْنَا وَهَلَّلْنَا وَمَجَّدْنَا وَتَبِعَنَا شِيعَتُنَا، سَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ وَقَدَّسَتْ تَبِعَتْ بِذٰلِكَ؛ فَنَحْنُ الْمُوَحِّدُونَ حَيْثُ لَا مُوَحِّدَ غَيْرُنَا، فَحَقِيقٌ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا اخْتَصَّنَا وَاخْتَصَّ شِيعَتَنَا أَنْ يُزْلِفَنَا وَشِيعَتَنَا فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ. إِنَّ اللهَ اصْطَفَانَا وَاصْطَفَى شِيعَتَنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَكُونَ أَجْسَاماً فَدَعَانَا فَأَجَبْنَاهُ، فَغَفَرَ لَنَا وَلِشِيعَتِنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَسْتَغْفِرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بے شک اللہ سبحانہ نے مجھے اور علیؑ، حضرت زہرا سلام اللہ علیہا، حسنؑ و حسینؑ کو ایک ہی نور سے خلق فرمایا پھر اس نور کو نچوڑا جس سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے، پس ہم نے تسبیح کی تو انھوں نے بھی تسبیح کی، ہم نے تقدیس کی تو انھوں نے بھی تقدیس کی، ہم نے تہلیل کی تو انھوں نے بھی تہلیل کی، ہم نے تمجید کی تو انھوں نے بھی تمجید کی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے

[1] الخصال: ۵۸۲، ح ۷؛ امالی صدوق: ۷۵۶، ح ۱۰؛ روضۃ الواعظین: ۱۰۹؛ بحار الانوار: ۸/ ۲، ح ۲-۳ و ۳۹/ ۲۵۹؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/ ۲۳۲؛ الجواہر السنیۃ: ۲۳۸

سمان و زمین کو خلق فرمایا اور ملائکہ کو خلق فرمایا، پس ملائکہ کھڑے رہ گئے، وہ نہ تسبیح جانتے تھے اور نہ ہی تقدیس، جب انھوں نے ہم کو دیکھا تو ہم نے تسبیح، تقدیس، تہلیل وتمجید کی اور ہمارے شیعوں نے ہماری پیروی کی، پس ملائکہ نے تسبیح وتقدیس کرنا شروع کردی، ہماری اتباع کرتے ہوئے، پس ہم اس وقت کے موحد ہیں جب کوئی موحد نہیں تھا ہمارے علاوہ، یہ اللہ سبحانہ نے حق و انصاف کے تقاضے کے مطابق ہے ہم کو، اور ہمارے شیعوں کو خاص خصوصیات عطا فرمائیں کہ ہم کو اور ہمارے شیعوں کو اپنے قریب کیا اور اعلیٰ علیین میں قرار دیا۔ اللہ سبحانہ نے ہم کو چنا اور ہمارے شیعوں کو چنا اس وقت سے پہلے کہ ہمارے جسم ہوتے، اس نے ہم کو بلایا ہم نے لبیک کہا، پس اس نے ہماری مغفرت فرمادی اس سے پہلے کہ ہم اس ذات سے استغفار کرتے"۔ ①

امام علیہ السلام کے پاس ایک ایسا نوری ستون ہوتا ہے جس کے ذریعے سے وہ بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

[۲۹۱] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ لَيَسْمَعُ الصَّوْتَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا سَقَطَ إِلَى الْأَرْضِ كُتِبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ: وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَ عَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . فَإِذَا تَرَعْرَعَ نُصِبَ لَهُ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ يَرَى بِهِ أَعْمَالَ الْعِبَادِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "بے شک امامؑ بطنِ مادر میں بھی سنتا ہے جب وہ زمین پر تولد ہو کر پہنچتا ہے تو اس کے دائیں بازو پر لکھا جاتا ہے: "اور آپ کے پروردگار کی بات صدق وسچائی اور عدل و انصاف کے لحاظ سے مکمل ہے اور اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور وہ بڑا سننے

① کشف الغمہ: ۱/۴۵۸؛ بحارالانوار: ۲۶/۳۴۳، ح ۱۶ و ۲۷/۱۳۱، ح ۱۲۲ و ۳۷/۸۰، ح ۴۹؛ جامع الاخبار: ۳۵، ح ۱۰

والا، بڑا جاننے والا ہے"۔ (الانعام:115)

اور جب امام علیہ السلام نشوونما پاتا ہے تو اس کے لیے ایک نوری ستون نصب کیا جاتا ہے آسمان سے زمین کی طرف جس سے وہ بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے"۔ ①

[۲۹۲] وَ فِي رِوَايَةِ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ : فَإِذَا خَرَجَ إِلَى الْأَرْضِ أُوتِيَ الْحِكْمَةَ وَ زُيِّنَ بِالْحِلْمِ وَ الْوَقَارِ، وَ أُلْبِسَ الْهَيْبَةَ، وَ جُعِلَ لَهُ مِصْبَاحٌ يَعْرِفُ بِهِ الضَّمِيرَ وَ يَرَى بِهِ أَعْمَالَ الْعِبَادِ.

یہی روایت یونس بن ظبیان ② کے طریق سے اس طرح روایت ہوئی ہے: "جب امام علیہ السلام زمین پر آتا ہے تو اس حکمت دے دی جاتی ہے، اور اس کی زینت حلم و وقار کے ساتھ کی جاتی ہے، اور لباسِ ہیبت اڑھادیا جاتا، اس کے لیے ایک ایسا چراغ قرار دیا جاتا ہے جس کے ذریعے سے وہ ضمیر کو پہچانتا ہے اور اسی سے بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے"۔ ③

[۲۹۳] وَ فِي رِوَايَةِ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ فِيهَا : فَإِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ سَطَعَ لَهُ نُورٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ يَرَى بِهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

یہی روایت فضیل بن یسار ④ کے طریق سے اس طرح بیان ہوئی ہے: "جب امامؑ زمین پر آتا ہے تو اس کے لیے آسمان سے زمین کی طرف نور پھیلتا ہے تو امامؑ اسی نور کے ذریعے سے مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے وہ دیکھتا ہے"۔ ⑤

① بصائر الدرجات: ۴۵۱، ح ۳؛ بحارالانوار: ۲۵/۳۹، ح ۷ و ۲۶/۱۳۶، ح ۱۶
② یونس بن ظبیان الکوفی الازدی، امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ (دیکھیے: رجال البرقی: ۳۰؛ رجال الطوسی: ۳۳۶، رقم ۴۶)
③ بصائر الدرجات: ۴۵۱، ح ۴؛ بحارالانوار: ۲۵/۳۹، ح ۸
④ فضیل بن یسار النہدی ابوالقاسم عربی بصری، امام محمد باقر اور امام صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: رجال النجاشی: ۳۰۹، رقم ۸۴۶، رجال البرقی: ۱۱؛ رجال الطوسی: ۱۳۲ رقم اور ۲۷۱ رقم ۱۵)
⑤ بصائر الدرجات: ۴۵۵، ح ۲؛ بحارالانوار: ۲۶/۱۳۶، ح ۱۶

[۲۹۴] وَ قَالَ أَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُبْتَدِئاً مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ: نَحْنُ حُجَّةُ اللهِ، وَ نَحْنُ بَابُ اللهِ، وَ نَحْنُ لِسَانُ اللهِ، وَ نَحْنُ وَجْهُ اللهِ، وَ نَحْنُ عَيْنُ اللهِ فِي خَلْقِهِ، وَ نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللهِ فِي عِبَادِهِ. يَا أَسْوَدَ بْنَ سَعِيدٍ! إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضٍ تُرّاً مِثْلَ تُرِّ الْبَنَّاءِ. فَإِذَا أُمِرْنَا بِأَمْرٍ جَذَبْنَا ذٰلِكَ التُّرَّ فَأَقْبَلَتْ إِلَيْنَا الْأَرْضُ بِأَسْوَاقِهَا وَ دُورِهَا حَتَّى نُنَفِّذَ فِيهَا مَا أُمِرْنَا فِيهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ- عَزَّ وَ جَلَّ-.

اسود بن سعید [1] کہتا ہے: میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا تو امام علیہ السلام نے میرے سوال کرنے سے پہلے ہی ارشاد فرمایا: "ہم حجۃ اللہ، ہم باب اللہ، ہم لسان اللہ، ہم وجہ اللہ اور اللہ سبحانہ کی مخلوق میں ہم اللہ سبحانہ کی آنکھ ہیں، اور اللہ سبحانہ کے بندوں میں امر کے ولی ہم ہیں۔ اے اسود بن سعید! بے شک ہمارے اور ہر زمین کے درمیان ایک سوت ہے اس سوت کی طرح جو عمارت بنانے کے لیے سوت ہوتا ہے۔ [2]

پس جب ہم کسی امر پر مامور ہوتے ہیں تو اس سوت کو کھینچتے ہیں پھر زمین ہماری طرف کھنچ جاتی ہے اس پر موجود بازاروں اور گھروں سمیت یہاں تک کہ ہم اس جگہ پر وہ نافذ کرتے ہیں جس کا حکم کو حکم ہوتا ہے اللہ سبحانہ کے احکامات میں سے"۔ [3]

[۲۹۵] وَ رُوِيَ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِبْتِدَاءً مِنْهُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الرَّسُولِ سَبِيلاً وَ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْإِمَامِ

---

[1] یہ مجہول ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث، ۷۲)

[2] معمار کا سوت جسے باندھ کر چنائی سیدھی کی جاتی ہے۔ یعنی ایک حلقہ اتصالی جس کے ذریعے سے اُمور پر احاطہ رکھتے ہیں۔ (مترجم)

[3] الخرائج والجرائح: ۱/۲۸۷، ح ۲۱: الاختصاص: ۳۲۴؛ بصائر الدرجات: ۴۲۷، ح ۱۰؛ الھدایۃ الکبریٰ: ۲۴۲؛ بحار الانوار: ۲۵/۳۸۳، ح ۴۰، ۴۶/۲۵۵، ح ۵۳؛ مدینۃ المعاجز: ۵/۳۰، تفضیل الائمۃ: ۲۳۹

رَسُولاً. قُلْتُ: وَ كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: جَعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْإِمَامِ عَمُوداً مِنْ نُورٍ يَنْظُرُ اللهُ تَعَالَى بِهِ إِلَى الْإِمَامِ وَ يَنْظُرُ الْإِمَامُ بِهِ إِلَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ عِلْمَ شَيْءٍ نَظَرَ فِي ذٰلِكَ الْعَمُودِ النُّورِ فَعَرَفَهُ.

صالح بن سہلؒ [1] نے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا تو امام علیہ السلام نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ نے اپنے اور رسولوں کے درمیان ایک سبیل قرار دی، حالانکہ اپنے اور امام کے درمیان کوئی رسول (فرشتہ) قرار نہیں دیا۔ میں نے کہا: وہ کس طرح؟

تو فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اور امام علیہ السلام کے درمیان ایک ستون قرار دیا ہے جس سے اللہ سبحانہ امام علیہ السلام کی طرف نظر فرماتا ہے اور امام علیہ السلام اسی کے ذریعے سے ہی اللہ سبحانہ کی طرف نظر کرتا ہے، پس جب اللہ سبحانہ امام علیہ السلام کو کسی چیز کا علم دینا چاہتا ہے تو اللہ سبحانہ اس نوری ستون کی طرف نگاہ فرماتا ہے تو امام اس امر سے آگاہ ہو جاتا ہے"۔ [2]

بے شک امامؑ اللہ سبحانہ کے ارادے کا آشیانہ ہے

[۲۹۶] وَ رُوِيَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ أُذِنَ لَنَا أَنْ نُعْلِمَ النَّاسَ حَالَنَا عِنْدَ اللهِ وَ مَنْزِلَتَنَا مِنْهُ لَمَا احْتَمَلْتُمْ. فَقَالَ لَهُ: فِي الْعِلْمِ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْعِلْمُ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ، إِنَّ الْإِمَامَ وَكْرٌ لِإِرَادَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَشَاءُ إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ.

حضرت مفضل بن عمرؒ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: "بالفرض ہم کو اذن ہو کہ ہم اہل بیت علیہم السلام کا اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں کیا قدر و منزلت ہے اس سے تم لوگوں کو آگاہ کریں تو تم لوگ تاب نہیں لا سکتے۔

---

[1] صالح بن سہل ہمدانی امام محمد باقر اور امام صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۸۲)

[2] بصائر الدرجات: ۴۶۰، ح ۲؛ بحار الانوار: ۲۶/۱۳۴، ح ۱۰

راوی نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: علم میں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: علم اس منزل کی بنسبت بہت آسان امر ہے، بے شک امام علیہ السلام اللہ سبحانہ کے ارادوں کا آشیانہ ہے، وہ ارادہ نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ سبحانہ چاہے"۔ ①

[۲۹۷] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: نَحْنُ جَنْبُ اللهِ وَ نَحْنُ صَفْوَةُ اللهِ وَ نَحْنُ خِيَرَةُ اللهِ وَ نَحْنُ مُسْتَوْدَعُ مَوَارِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، وَ نَحْنُ أُمَنَاءُ اللهِ وَ نَحْنُ حُجَجُ اللهِ وَ نَحْنُ حَبْلُ اللهِ، وَ نَحْنُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ، وَ نَحْنُ الَّذِينَ بِنَا يَفْتَحُ وَ بِنَا يَخْتِمُ، وَ نَحْنُ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَ مَصَابِيحُ الدُّجَى، وَ نَحْنُ مَنَارُ الْهُدَى، وَ نَحْنُ السَّابِقُونَ وَ نَحْنُ الْآخِرُونَ، وَ نَحْنُ الْعَلَمُ الْمَرْفُوعُ لِلْخَلْقِ، مَنْ تَمَسَّكَ بِنَا لَحِقَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا غَرِقَ، وَ نَحْنُ قَادَةُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، وَ نَحْنُ الطَّرِيقُ وَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ إِلَى اللهِ وَ نَحْنُ الْمِنْهَاجُ الْقَوِيمُ، وَ نَحْنُ نِعْمَةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ، وَ نَحْنُ مَعْدِنُ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ، وَ نَحْنُ الَّذِينَ تَخْتَلِفُ الْمَلَائِكَةُ إِلَيْنَا، وَ نَحْنُ السِّرَاجُ لِمَنِ اسْتَضَاءَ بِنَا، وَ نَحْنُ السَّبِيلُ لِمَنِ اقْتَدَى بِنَا، وَ نَحْنُ الْهُدَاةُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَ نَحْنُ عِزُّ الْإِسْلَامِ، وَ نَحْنُ الْجُسُورُ وَ الْقَنَاطِرُ، فَمَنْ مَضَى عَلَيْهَا سَبَقَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مُحِقَ، وَ نَحْنُ السَّنَامُ الْأَعْظَمُ، وَ نَحْنُ الَّذِينَ بِنَا تَنَالُونَ الرَّحْمَةَ وَ بِنَا تُسْقَوْنَ الْغَيْثَ، وَ نَحْنُ الَّذِينَ بِنَا يَصْرِفُ اللهُ عَنْكُمُ الْعَذَابَ، فَمَنْ أَبْصَرَنَا وَ عَرَفَنَا وَ عَرَفَ حَقَّنَا وَ أَخَذَ بِأَمْرِنَا فَهُوَ مِنَّا [وَ إِلَيْنَا].

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کہ آپؑ نے فرمایا: "ہم اللہ سبحانہ کے نزدیک ہیں، ہم صفوۃ اللہ ہیں، اللہ سبحانہ کی بہترین مخلوق ہم ہیں، ہم ہیں وہ جن کے پاس انبیاءؑ کی میراث

① بحارالانوار: ۲۵/۳۸۵، ح۴۱

امانت ہے، اللہ سبحانہ امین ہم ہیں، اللہ کی حجتیں ہم ہیں، حبل اللہ (اللہ کی رسی) ہیں، اللہ کی مخلوق پر اس کی رحمت ہم ہیں، ہم ہیں وہ جن کے ذریعے سے اللہ سبحانہ معاملات کھولتا ہے اور ختم کرتا ہے، ہم ہدایت کے امام ہیں اور اندھیروں کے چراغ ہیں، ہدایت کے منار ہم ہیں، ہم سابقون اور ہم آخرون ہیں، مخلوق کے لیے بلند کیا ہوا علم ہیں، پس جس نے ہم سے تمسک کیا وہ اپنی منزل پا گیا اور جس نے ہم کو چھوڑ دیا وہ (راہ گمراہی میں) غرق ہو گیا، غراء محجلین کے راہنما ہم ہیں، طریق ہم ہیں، اللہ سبحانہ کی طرف صراط مستقیم ہم ہیں، منہاج قویم ہم ہیں، اللہ کی مخلوق پر بھیجی ہوئی نعمت ہم ہیں، ہم نبوت و رسالت کا نیں ہیں، ہم وہ ہیں جن کے پاس ملائکہ کا آنا جانا رہا ہے، ہم ہیں چراغ اس شخص کے لیے جو ہمارے ذریعے سے روشنی چاہتا ہے۔ ہم سبیل ہیں اس شخص کے لیے جو ہماری اقتداء کرے، ہم جنت کی طرف لے کر جانے والے ہیں، ہم اسلام کی عزت ہیں، ہم پل اور پل کے ستون ہیں، پس جو شخص اس پل پر چلا وہ پہنچ گیا، جس نے تخلف کیا وہ تباہ حال ہو گیا، سب سے بڑے سردار ہم ہیں، ہم وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے تم لوگ اللہ کی رحمت میں شامل ہوتے ہو، ہمارے ذریعے سے (تم لوگوں پر) بارشیں برستی ہیں، ہم وہ ہیں جن کی وجہ سے اللہ سبحانہ نے تم لوگوں سے اپنا عذاب ہٹایا ہوا ہے، پس ہر وہ شخص جس نے بصارت کا مظاہرہ کیا، ہم کو اور ہمارے حق کو پہچانا اور ہماری اطاعت کی تو پس وہ ہم میں سے ہے اور ہماری طرف ہے"۔ ①

[۲۹۸] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَ صَوَّرَنَا [فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا] وَ جَعَلَنَا [عَيْنَهُ فِي عِبَادِهِ، وَ لِسَانَهُ النَّاطِقَ فِي خَلْقِهِ، وَ يَدَهُ الْمَبْسُوطَةَ عَلَى عِبَادِهِ بِالرَّأْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ، وَ وَجْهَهُ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ، وَ بَابَهُ الَّذِي يُدَلُّ عَلَيْهِ، وَ] خُزَّانَهُ فِي سَمَاوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ، بِنَا أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ [وَ أَيْنَعَتِ الثِّمَارُ وَ جَرَتِ الْأَنْهَارُ وَ بِنَا يَنْزِلُ غَيْثُ

① بصائر الدرجات: ۸۲، ح ۱۰؛ امالی طوسی: ۶۵۴، ح ۴؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۴/۲۲۳؛ بحارالانوار: ۲۶/۲۴۸، ح ۱۸؛ کمال الدین: ۲۰۵، ح ۲۰؛ تفضیل الآئمۃ: ۴۴۴

السَّمَاءِ وَيَنْبُتُ عُشْبُ الْأَرْضِ، وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ، وَلَوْلَا نَا مَا عُرِفَ اللهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اللہ سبحانہ نے ہم کو خلق فرمایا پس احسن انداز میں خلق فرمایا، ہماری صورت کشی فرمائی اور اس کو احسن قرار دیا، ہم اپنے بندوں میں اپنی آنکھ، اور اپنی مخلوق میں بولنے والی زبان قرار دیا، نیز اپنے بندوں پر رحمت کا پھیلایا یا ہاتھ قرار دیا جو رافت و رحمت ہے، نیز اپنا چہرہ قرار دیا جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے، اور اپنا دروازہ قرار دیا جو اسی کی طرف لے کر آتا ہے،، ہم زمین و آسمان میں اللہ سبحانہ کا خزانہ ہیں، ہمارے لیے درخت پھل دیتے ہیں، اور پھل پکتے ہیں، اور نہریں بہتی ہیں، ہمارے لیے بارشیں برسائی جاتی ہیں، اور زمین جڑی بوٹیاں اُگاتی ہے، ہماری عبادت کی وجہ سے اللہ سبحانہ کی عبادت کی گئی، ہم نہ ہوتے تو اللہ سبحانہ کی معرفت ممکن نہ ہوتی"۔ ①

[۲۹۹] وَرُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نُوراً مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَهِيَ أَرْوَاحُنَا. فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! [عُدَّهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ] فَمَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةَ عَشَرَ نُوراً؟ فَقَالَ: هُوَ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالتِّسْعَةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ [وَ] تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ. ثُمَّ عَدَّهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَقَالَ: نَحْنُ وَاللهِ الْأَوْصِيَاءُ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. وَنَحْنُ الْمَثَانِي الَّتِي أَعْطَاهَا اللهُ تَعَالَى نَبِيَّنَا مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. وَنَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ، وَمَنْبِتُ الرَّحْمَةِ، وَمَعْدِنُ الْحِكْمَةِ [وَ مِصْبَاحُ الْعِلْمِ]، وَمَوْضِعُ

① بفرق الفاظ یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے: بصائر الدرجات: ۱۲۵، ح ۹؛ بحار الانوار: ۲۶/۱۰۷، ح ۱۰؛ الکافی: ۱/۱۴۴، ح ۵ و ۱۹۳، ح ۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۴۰، ح ۱۲؛ التوحید صدوق: ۱۵۱، ح ۸؛ تفضیل الائمہ: ۲۷۵

الرِّسَالَةِ [وَ] مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ، وَمَوْضِعُ سِرِّ اللهِ، وَوَدِيعَةُ اللهِ [جَلَّ اِسْمُهُ] فِي عِبَادِهِ، وَحَرَمُ اللهِ الْأَكْبَرُ، وَعَهْدُهُ الْمَسْؤُولُ عَنْهُ، فَمَنْ وَفَى بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَى بِعَهْدِ اللهِ، وَمَنْ خَفَرَهُ فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللهِ وَعَهْدَهُ، عَرَفَنَا مَنْ عَرَفَنَا وَجَهِلَنَا مَنْ جَهِلَنَا، نَحْنُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّذِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلاً إِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا، وَنَحْنُ - وَاللهِ - الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ رَبِّهِ فَتَابَ عَلَيْهِ. إِنَّ اللهَ [تَعَالَى] خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا، وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا، وَجَعَلَنَا عَيْنَهُ عَلَى عِبَادِهِ، وَلِسَانَهُ النَّاطِقَ فِي خَلْقِهِ، وَيَدَهُ الْمَبْسُوطَةَ عَلَيْهِمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَوَجْهَهُ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ، وَبَابَهُ الَّذِي يُدَلُّ عَلَيْهِ، وَخُزَّانَ عِلْمِهِ، وَتَرَاجِمَةَ وَحْيِهِ، وَأَعْلَامَ دِينِهِ، وَالْعُرْوَةَ الْوُثْقَى، وَالدَّلِيلَ الْوَاضِحَ لِمَنِ اهْتَدَى، وَبِنَا أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ، وَأَيْنَعَتِ الثِّمَارُ، وَجَرَتِ الْأَنْهَارُ، وَنَزَلَ الْغَيْثُ مِنَ السَّمَاءِ، وَنَبَتَ عُشْبُ الْأَرْضِ، وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ تَعَالَى وَلَوْلَا نَا لَمَا عُرِفَ اللهُ تَعَالَى وَايْمُ اللهِ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ وَعَهْدٌ أُخِذَ عَلَيْنَا لَقُلْتُ قَوْلاً يَعْجَبُ [مِنْهُ] أَوْ يَذْهَلُ مِنْهُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اللہ تبارک و تعالیٰ نے چودہ انوار کو اپنی نورِ عظمت سے خلق فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے، پس وہ ہماری ارواح (مطہرہ) تھیں۔

پوچھا گیا: اے فرزند رسولؐ! ان کو ان کے ناموں کے ساتھ بیان فرمایئے کہ وہ چودہ انوار کس کے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرات علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نو (ائمہؑ) اور قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)

ان میں سے نویں ہیں۔

پھر امام علیہ السلام نے ان کے نام اور تعداد بیان فرمائی، اور فرمایا: اللہ کی قسم ہم اوصیاء وخلفاء ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد، ہم ہی "مثانی" ہیں جو اللہ سبحانہ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے، ہم شجرہ نبوت اور منبع رحمت ہیں، نیز حکمت کی کان اور مصباح العلم، رسالت کی جگہ ہیں، اور ملائکہ کے نازل ہونے کی جگہ، اللہ سبحانہ کے اسرار کی جگہ ہم ہیں، اللہ کے بندوں میں اللہ سبحانہ کی ودیعت ہیں، اللہ سبحانہ کا حرم اکبر ہیں، اور اللہ سبحانہ کا وہ عہد ہیں. جس کے بارے میں (لوگوں سے) سوال کیا جائے گا، پس جس شخص نے ہمارے عہد کو پورا کیا تو اس نے اللہ سبحانہ کے عہد کو پورا کیا، اور شخص نے دھوکہ دہی کی اس نے اللہ سبحانہ کی دی ہوئی ذمہ داری اور اس کے عہد کے ساتھ دھوکہ کیا، جو شخص ہم کو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو شخص ہم سے جاہل ہے سو جاہل ہے، ہم ہی اللہ سبحانہ کے وہ اسماء الحسنی ہیں جن کی معرفت کے بغیر اللہ سبحانہ اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں فرمائے گا، اللہ کی قسم ہم ہی وہ کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کو القاء کیے گئے تھے: ﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ﴾ (البقرۃ:37) "اس کے بعد آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ دعا کے کلمات (حاصل کیے) تو اس نے ان کی توبہ قبول کی"۔ اللہ سبحانہ نے ہم کو خلق فرمایا پس احسن انداز میں خلق فرمایا، ہماری صورت کشی فرمائی اور اس کو احسن قرار دیا، ہم اپنے بندوں میں اپنی آنکھ، اور اپنی مخلوق میں بولنے والی زبان قرار دیا، نیز اپنے بندوں پر رحمت کا پھیلایا ہاتھ قرار دیا جو رافت و رحمت ہے، نیز اپنا چہرہ قرار دیا جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے، اور اپنا دروازہ قرار دیا جو اسی کی طرف لے کر آتا ہے، نیز ہم کو اپنے علم کا خزانہ دار بنایا، اپنی وحی کی ترجمانی عطا فرمائی، نیز اپنے دین کی نشانی، مضبوط رسی، طالبِ ہدایت کے لیے واضح دلیل قرار دیا، ہم زمین و آسمان میں اللہ سبحانہ کا خزانہ ہیں، ہمارے لیے درخت پھل دیتے ہیں، اور پھل پکتے ہیں، اور نہریں بہتی ہیں، ہمارے لیے بارشیں برسائی جاتی ہیں، اور زمین جڑی بوٹیاں اگاتی ہے، ہماری عبادت کی وجہ سے اللہ سبحانہ کی عبادت کی گئی، ہم نہ ہوتے تو اللہ سبحانہ کی معرفت ممکن نہ ہوتی، اللہ کی قسم اگر ہم سے عہد نہ لیا

جاتا تو میں وہ بات بتانے والا تھا کہ جس پر اولین وآخرین تعجب کرتے یا غافل ہوجاتے"۔ ①

[۳۰۰] وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِساً إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَلَمَّا رَآهُ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: إِلَيَّ يَا بُنَيَّ، فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى. ثُمَّ أَقْبَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ: إِلَيَّ يَا بُنَيَّ، فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى. ثُمَّ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ: إِلَيَّ يَا بُنَيَّةُ، فَمَا زَالَ يُدْنِيهَا حَتَّى أَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ. ثُمَّ أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ: إِلَيَّ يَا أَخِي، فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ. فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا تَرَى وَاحِداً مِنْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا بَكَيْتَ؟! فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرْتُ مَا يُصِيبُهُمْ بَعْدِي. ثُمَّ قَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! أَحِبَّ عَلِيّاً. فَلَوْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ وَ الْأَنْبِيَاءَ الْمُرْسَلِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى بُغْضِهِ، وَ لَنْ يَفْعَلُوا، لَعَذَّبَهُمُ اللهُ بِالنَّارِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَهَلْ يُبْغِضُهُ أَحَدٌ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! يُبْغِضُهُ قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ مِنْ أُمَّتِي لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً. يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنَّ مِنْ عَلَامَةِ بُغْضِهِمْ لَهُ تَفْضِيلَ مَنْ دُونَهُ عَلَيْهِ. وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا خَلَقَ اللهُ نَبِيّاً أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي وَمَا خَلَقَ اللهُ وَصِيّاً أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ وَصِيِّي عَلِيٍّ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ نقضى [تَقَضَّى] الزَّمَنُ

① بحار الانوار: ۲۵/ ۳، ح ۷ و ۱۵/ ۲۳، ح ۳۰ و ۲۵/ ۱۵، ح ۲۹ و ۵۱/ ۱۴۴، ح ۸؛ کمال الدین: ۳۳۵، ح ۷؛ اعلام الوریٰ: ۲/ ۱۹۷

وَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَفَاةُ
فَحَضَرْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي يَارَسُولَ اللهِ، قَدْ دَنَا أَجَلُكَ
فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، خَالِفْ مَنْ خالف [خَالَفَهُ] وَ
لَا تَكُونَنَّ لَهُ ظَهِيراً وَلَا وَلِيّاً. قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ فَلِمَ لَا تَأْمُرُ
النَّاسَ بِتَرْكِ مُخَالَفَتِهِ. فَبَكَى - صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ - حَتَّى أُغْمِيَ
عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَبَقَ الْكِتَابُ فِيهِمْ وَ عِلْمِ رَبِّي وَ الَّذِي
بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِمَّنْ خَالَفَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَ أَنْكَرَ
حَقَّهُ حَتَّى يُغَيِّرَ اللهُ مَا بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ. يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِنْ أَرَدْتَ
وَجْهَ اللهِ وَأَنْ تَلْقَاهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ فَاسْلُكْ طَرِيقَ عَلِيٍّ وَ مِلْ
مَعَهُ حَيْثُمَا مَالَ، وَارْضَ بِهِ إِمَاماً وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ
وَالَاهُ. يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِحْذَرْ أَنْ يَدْخُلَكَ شَكٌّ فِيهِ فَإِنَّ الشَّكَّ
فِيهِ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتا ہے: ''ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ امام حسن علیہ السلام تشریف لے کر آئے جب حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو گریہ کیا پھر فرمایا: میری طرف میرے بیٹے، حضور اکرم ﷺ امام حسن علیہ السلام کو اپنے قریب کرتے ہی رہے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو اپنی دائیں ران پر بٹھادیا، پھر حسین علیہ السلام آئے، جب حضور ﷺ نے ان کو دیکھا تو گریہ کیا، پھر فرمایا: میری طرف میرے بیٹے۔ آپؐ ان کو اپنی طرف قریب کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو اپنی بائیں ران پر بٹھادیا، پھر حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا آئیں، پس جیسے ہی آپؐ نے ان کی طرف دیکھا گریہ کیا، پھر فرمایا میری طرف میری بیٹی، ان کو اپنے سامنے بٹھایا، پھر امیر المومنینؑ تشریف لائے، پس آپؐ نے ان کو دیکھ کر گریہ کیا، اور فرمایا میری طرف میرے بھائی پس آپؐ ان کو اپنے قریب قریب کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو اپنی دائیں جانب بٹھادیا، تو آپؐ کے اصحاب نے آپؐ سے عرض کی: یارسولؐ اللہ! کیا بات ہے کہ آپؐ نے ان میں سے کسی ایک کو

بھی دیکھ کر گریہ کیا؟!۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ مصائب یاد آگئے جو ان پر میرے بعد ڈھائے جائیں گے۔

پھر فرمایا: اے ابن عباسؓ! علیؑ سے محبت کرو، بالفرض ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین علیہم السلام اجمعین بھی علیؑ کی بغض پر جمع ہوجائیں تو بھی کچھ نہیں کرسکتے، اللہ سبحانہ ان سب کو جہنم کا عذاب دے گا۔

پس میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا کوئی ہے جو اس سے بغض رکھے گا؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! ایک قوم علیؑ سے بغض رکھے گی جن کا گمان ہوگا کہ وہ میری امت میں سے، اللہ سبحانہ نے اسلام میں ان لوگوں کا کوئی حصّہ قرار نہیں دیا ہے۔

ابن عباسؓ! علیؑ سے بغض کی نشانی یہ ہے کہ وہ دوسروں کو علیؑ سے برتر جانیں گے، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اللہ سبحانہ نے کوئی ایسا نبی خلق نہیں فرمایا جو مجھ سے زیادہ مکرم ہو اور کوئی وصی ایسا خلق نہیں فرمایا جو میرے وصی علیؑ سے مکرم ہو۔

حضرت ابن عباسؓ نے کہا: پھر ہم نے ایک زمانہ گزار لیا، اور حضرت محمد ﷺ کی وفات کا زمانہ آگیا تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، آپؐ داعی اجل کو لبیک کہنے والے ہیں میرے لیے کیا حکم ہے؟

تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے عباسؓ کے بیٹے (جو علیؑ کی) مخالفت کرے تو اس کی مخالفت کرنا اور اس کا کبھی ساتھ مت دینا اور نہ ہی اس کا دوست بننا۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپ لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت سے روکتے کیوں نہیں۔

تو حضور ﷺ نے گریہ فرمایا یہاں تک غشی طاری ہوگئی، پھر فرمایا: ان لوگوں کے بارے میں مکتوب ایسا ہی ہے اور میرا رب جانتا ہے، قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مقرر فرمایا ہے علیؑ کا مخالف اور اس کے حق کا منکر اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ

اللہ سبحانہ اپنی نعمت اس شخص سے ہٹا نہ دے۔

اے عباسؓ کے بیٹے! اگر تم قربت الٰہی چاہتے ہو اور تم چاہتے ہو کہ جب اللہ سبحانہ سے ملاقات کرو تو وہ تم سے راضی وخوشنود ہو تو تم کو چاہیے کہ علیؑ کی راہ پر چلو وہ جہاں جائے اس کے ساتھ رہے، اس کی امامت پر راضی رہو، جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کرنا اور جو علیؑ سے محبت کرے تو اس سے محبت کرنا۔

اے ابن عباسؓ! ڈرتے رہنا کہیں تم کو علیؑ کے بارے میں شک نہ ہو جائے، کیوں کہ علیؑ میں شک کفر ہے"۔ ①

[۳۰۱] وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ خِصَالٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ: قَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي، وَ أَنْتَ خَلِيفَتِي، وَ أَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ أَنْتَ أَقْرَبُ الْخَلَائِقِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْمَوْقِفِ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ، وَ مَنْزِلُكَ فِي الْجَنَّةِ مُوَاجِهُ مَنْزِلِي، كَمَا تَتَوَاجَهُ مَنَازِلُ الْإِخْوَانِ فِي اللهِ تَعَالَى وَ أَنْتَ الْوَارِثُ مِنِّي، وَ أَنْتَ الْوَصِيُّ مِنْ بَعْدِي وَ أُسْرَتِي، وَ أَنْتَ الْحَافِظُ فِيَّ أَهْلِي عِنْدَ غَيْبَتِي، وَ أَنْتَ وَلِيِّي، وَ وَلِيِّي وَلِيُّ اللهِ، وَ عَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ.

روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے منبر کوفہ (خطبہ) ارشاد فرمایا: "بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے میری دس خصلتیں بیان ہوئی ہیں، اور وہ مجھے جن اشیاء پر سورج طلوع ہوتا ہے ان سے زیادہ محبوب ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! تم میرے بھائی ہو، اور تم میرے خلیفہ ہو، دنیا و آخرت میں تم میرے علمدار ہو، جبار کے سامنے قیامت کے دن پوری مخلوق میں میرے

① حدیث نمبر ۲۴۲ کی طرف رجوع کیجیے۔

قریب تم کھڑے رہو گے، جنت میں تمہارا گھر میرے گھر کے سامنے ہوگا، جس طرح اللہ کی خاطر بھائیوں کے گھر آمنے سامنے ہوتے ہیں، میرے تم وارث ہو، میرے بعد میرے وصی اور میرا خاندان تم ہو، میری غیبت میں میرے گھر کے محافظ تم ہو میرے اہل وعیال میں، تم میرے دوست ہو، اور میرا دوست اللہ کا دوست ہوتا ہے، تمہارا دشمن میرا دشمن ہے، اور میرا دشمن اللہ عزوجل کا دشمن ہوتا ہے۔ ①

[۳۰۲] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَخْبِرُونِي بِأَفْضَلِكُمْ؛ قَالُوا: أَنْتَ يَا رَسُولَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ. أَنَا أَفْضَلُكُمْ وَ لَكِنْ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِكُمْ أَنْتُمْ. أَفْضَلُكُمْ أَقْدَمُكُمْ سِلْماً وَ أَكْثَرُكُمْ عِلْماً وَ أَعْظَمُكُمْ حِلْماً عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَ اللهِ مَا أُسْتُودِعْتُ عِلْماً إِلَّا وَ قَدْ أَوْدَعْتُهُ، وَ لَا عُلِّمْتُ شَيْئاً إِلَّا وَ قَدْ عَلَّمْتُهُ، وَ لَا أُمِرْتُ بِشَيْءٍ إِلَّا وَ قَدْ أَمَرْتُهُ بِهِ، وَ لَا وُكِلْتُ بِشَيْءٍ إِلَّا وَ كَلْتُهُ بِهِ. أَلَا وَ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَمْرَ نِسَائِي بِيَدِهِ وَ هُوَ خَلِيفَتِي عَلَيْكُمْ بَعْدِي. فَإِنْ أَشْهَدَكُمْ فَاشْهَدُوا لَهُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضورؐ نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا: "مجھے بتاؤ تم لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟

سب نے کہا: آپؐ اے اللہ کے رسولؐ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے سچ کہا، میں تم لوگوں میں افضل ہوں لیکن میں تم لوگوں کو آگاہ کر رہا ہوں کہ تم لوگوں میں سب سے افضل کون ہے، تم لوگوں میں سب سے افضل اسلام لانے میں سب سے پہلا شخص اور علم کے اعتبار سے سب سے بڑا عالم، اور تم لوگوں میں سب سے بڑا حلیم علی ابن ابی طالبؑ ہے، اللہ کی قسم، مجھے کوئی علم ودیعت نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ میں نے علیؑ کو ودیعت نہ کیا ہو، مجھے کوئی چیز تعلیم نہیں دی گئی ہے مگر یہ کہ اس چیز کی تعلیم میں نے

① امالی طوسی: ۱۹۳، ح۳۱؛ بحار الانوار: ۸/۱۸۵، ح۱۳۹، ۳۸/۱۵۵، ح۱۳۰؛ امالی مفید: ۱۷۴، ح۴؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۱۶۷، ح۱۳۳؛ التحصین: ۶۱۷، باب ۱۴؛ کشف الغمہ ۱/ ۳۸۴؛ الخصال: ۴۲۸، ح۶

علیہ السلام کو دی ہے، مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیا گیا ہے مگر یہ کہ اس چیز کا حکم میں نے علیؑ کو نہ دیا ہو، مجھے کسی چیز وکیل نہیں بنایا گیا ہے مگر یہ کہ اس پر میں نے علیؑ کو وکیل نہ بنایا ہو، آگاہ رہنا میں نے اپنی عورتوں کے امر کو علیؑ کے ہاتھ میں دے دیا ہے، وہ میرا خلیفہ ہے میرے بعد تم لوگوں کے اوپر، میں تم لوگوں پر گواہ ہوں پس تم لوگ اس کی گواہی دو"۔ ①

[۳۰۳] وَرُوِيَ عَنِ الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ عَنْ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي آخِرِهِ: وَإِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ بِمَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالُوا: فَافْعَلْ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُنْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ تَحْتَ سَقِيفَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأُحْصِي سِتًّا وَسِتِّينَ وَطْأَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ [كُلَّ وَطْأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ] أَعْرِفُهُمْ بِلُغَاتِهِمْ وَصِفَاتِهِمْ وَأَسْمَائِهِمْ [وَوَطْئِهِمْ]. فَبُهِتُوا مِنْ ذٰلِكَ وَانْصَرَفُوا.

امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے روایت ہے، حدیث طویل ہے جو کہ منقول ہے حضرت امیر المومنینؑ سے، اپنے کلام کے آخر میں آپؑ نے فرمایا: "اگر تم لوگ چاہو تم میں اس سے بھی بڑی بات کے بارے میں تم لوگوں کو خبر دیتا ہوں۔

تو سب نے کہا: مولاؑ! ارشاد فرمائیے۔

پس آپؑ نے فرمایا: ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چھپر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا اور میں نے ۶۶ قدم ملائکہ کے شمار کیے ملائکہ کے ہر قدم پر میں نے ان کو ان کی زبان اور صفات نیز ناموں اور قدموں سے پہچانا۔

پس صحابہ یہ سن کر دنگ رہ گئے اور چلے گئے۔ ②

① بحارالانوار: ۲۶/ ۶۶، ۱۴۹

② الخرائج والجرائح: ۱/ ۱۹۴، ح ۲۹؛ بحارالانوار: ۲۶/ ۸۵، ح ۷ و ۴۱/ ۱۹۷، ح ۹

فضائل صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہراء سلام علیہا

[۳۰۴] وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ - تَعَالَى - آدَمَ وَحَوَّا تَبَخْتَرَا فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ آدَمُ لِحَوَّاءَ: مَا خَلَقَ اللهُ خَلْقاً أَحْسَنَ مِنَّا. فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جَبْرَئِيلَ: ائْتِنِي بِعَبْدَتِيَ الَّتِي فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى. فَلَمَّا دَخَلَا الْفِرْدَوْسَ نَظَرَا إِلَى جَارِيَةٍ عَلَى دُرْنُوكٍ مِنْ دَرَانِيكِ الْجَنَّةِ. عَلَى رَأْسِهَا تَاجٌ مِنْ نُورٍ، وَفِي أُذُنَيْهَا قُرْطَانِ مِنْ نُورٍ، وَقَدْ أَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ حُسْنِ وَجْهِهَا. فَقَالَ آدَمُ: حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ! مَنْ هٰذِهِ الْجَارِيَةُ الَّتِي قَدْ أَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ حُسْنِ وَجْهِهَا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ نَبِيٍّ مِنْ وُلْدِكَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ. قَالَ: فَمَا هٰذَا التَّاجُ الَّذِي عَلَى رَأْسِهَا؟ قَالَ: بَعْلُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ: فَمَا الْقُرْطَانِ اللَّذَانِ فِي أُذُنَيْهَا؟ قَالَ: وَلَدَاهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قَالَ: حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ! أَخُلِقُوا قَبْلِي؟ قَالَ: هُمْ مَوْجُودُونَ فِي غَامِضِ عِلْمِ اللهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ سَنَةٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام وحوا سلام اللہ علیہا کو خلق فرمایا تو دونوں جنت میں نہایت مسرور ہو کر پھر رہے تھے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت حوا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: اللہ تبارک وتعالی نے ہم حسین کسی کو نہیں بنایا۔ تو اللہ سبحانہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ: میری کنیز کو لے کر آؤ جو جنتِ فردوسِ اعلی میں ہے، پس جب دونوں فردوس میں داخل ہوئے تو جنت کے قالینوں میں سے ایک قالین پر دوشیزہ کو دیکھا جس کے سر پر نور کا تاج ہے، اور ان کے کانوں میں دو نوری جھمکے تھا، جنان ان کے چہرے کے حسن سے روشن ہو گیا۔

پس حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میرے دوست جبرئیل علیہ السلام! یہ دوشیزہ سلام اللہ علیہا کون ہیں

جس کے حُسن نے جنت میں چراغاں کر دیا ہے؟

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو نبی ہیں آپ کی اولاد میں سے آخری زمانے میں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: یہ تاج کیا ہے جو اس کے سر پر ہے؟

فرمایا: یہ اس کا شوہر علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اور ان کے کانوں میں جو دو جھمکے ہیں؟

فرمایا: وہ اس کے دو بیٹے ہیں حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام۔

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ لوگ مجھ سے پہلے خلق ہوئے ہیں؟

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ اللہ سبحانہ کے علم میں پوشیدہ موجود تھے تم سے چار ہزار سال پہلے۔ [1]

[۳۰۵] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ فِي حَقِّ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهَا: وَ اللهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ وَعَنِ الطَّمْثِ بِالْمِيثَاقِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے حضرت زہراء سلام اللہ کے بارے میں فرمایا: "اللہ کی قسم حق تعالیٰ نے عہد و میثاق کے روز حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو علم سے متصل کر دیا اور رجس و حیض سے پاک و مطہر فرمادیا"۔ [2]

[۳۰۶] وَ رُوِيَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي لَأَسْمَعُ مَنْ يُحَدِّثُنِي بِأَشْيَاءَ وَ وَقَائِعَ تَكُونُ فِي ذُرِّيَّتِي. قَالَ: فَإِذَا سَمِعْتِيهِ فَأَمْلِيهِ عَلَيَّ. فَصَارَتْ تُمْلِيهِ وَ هُوَ يَكْتُبُهُ.

[1] بحارالانوار: ۲۵/۵، ح۸ و ۴۳/۵۲؛ کشف الغمہ: ۱/۴۵۶؛ الصراط المستقیم: ۱/۲۰۹؛ حلیۃ الابرار: ۱/۲۲۱

[2] الکافی: ۱/۴۶۰، ح۶؛ مختصر البصائر: ۵۹۳؛ علل الشرائع: ۱۷۹، ح۴؛ بحارالانوار: ۴۳/۱۳، ح۹؛ کشف الغمہ: ۱/۴۶۳

روایت ہے کہ جب حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے والد ماجد ختمی مرتبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی تو جناب سیدہؑ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: میں کسی کی آواز سنتی ہوں جو مجھ سے باتیں کرتا ہے، اشیاء و وقائع کے بارے میں بات کرتا ہے جو میری ذریت کو درپیش ہوں گے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ آواز سنیں تو مجھے املاء کریں۔

پس جناب سیدہ سلام اللہ علیہا املاء فرماتی تھیں اور امیر المومنینؑ لکھتے جاتے تھے۔ [1]

[۳۰۷] فَرُوِيَ أَنَّهُ بِقَدْرِ الْقُرْآنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ. فَلَمَّا كَمَّلَهُ سَمَّاهُ مُصْحَفَ فَاطِمَةَ؛ لِأَنَّهَا كَانَتْ مُحَدَّثَةً تُحَدِّثُهَا الْمَلَائِكَةُ.

روایت ہے کہ وہ املاء قرآن مجید سے تین گنا زیادہ ہے، پس جب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے وہ املاء مکمل فرمایا تو اس کا نام مصحف فاطمہؑ رکھا، کیوں کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا محدثہ تھیں۔ ملائکہ بی بیؑ سے بات چیت کرتے تھے۔ [2]

[۳۰۸] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ! أَتَدْرِينَ لِمَ سُمِّيتِ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِمَ سُمِّيَتْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لِأَنَّهَا فُطِمَتْ هِيَ وَ شِيعَتُهَا مِنَ النَّارِ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے فاطمہ زہراءؑ! کیا تم جانتی ہو تمہارا نام "فاطمہ" کیوں رکھا گیا؟ تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں رکھا گیا؟

فرمایا: کیوں کہ یہ خود اور ان کے شیعوں کو جہنم سے دُور رکھا گیا ہے۔ [3]

[1] الکافی: ۱/۲۴۰، ح۲؛ بصائر الدرجات: ۱۷۳، ح۶ و ۱۷۷، ح۱۸

[2] بصائر الدرجات: ۱۷۲، ح۳؛ الکافی: ۱/۲۳۹، ح۱؛ تاویل الآیات: ۱/۱۰۲، ح۶

[3] علل الشرائع: ۱۷۹، ح۵؛ بحارالانوار: ۴۳/۱۳، ح ۱۰ و ۱۴؛ عیون اخبار الرضا: ۲/۷۲، ح ۳۳۶؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/۳۷۷؛ کشف الغمہ: ۱/۴۶۳؛ ذخائر العقبی: ۲۶

[۳۰۹] وَ رُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِفَاطِمَةَ وَقْفَةً عَلٰی بَابِ جَهَنَّمَ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ أَحَدٍ: مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ؛ فَيُؤْمَرُ بِمُحِبٍّ قَدْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ إِلَى النَّارِ. فَتَقْرَأُ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مُحِبّاً. فَتَقُولُ: إِلٰهِي وَ سَيِّدِي! سَمَّيْتَنِي فَاطِمَةَ وَ فَطَمْتَ بِي مَنْ تَوَلَّانِي وَ تَوَلَّى ذُرِّيَّتِي مِنَ النَّارِ. وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ أَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: صَدَقْتِ يَا فَاطِمَةُ وَ فَطَمْتُ بِكِ مَنْ أَحَبَّكِ وَ تَوَلَّاكِ وَ أَحَبَّ ذُرِّيَّتَكِ وَ تَوَلَّاهُمْ مِنَ النَّارِ وَ وَعْدِيَ الْحَقُّ وَ أَنَا لَا أُخْلِفُ الْمِيعَادَ. وَ أَنَا أَمَرْتُ بِعَبْدِي هٰذَا إِلَى النَّارِ لِتَشْفَعِي فِيهِ فَأُشَفِّعَكِ لِيَتَبَيَّنَ لِمَلَائِكَتِي وَ أَنْبِيَائِي وَ رُسُلِي وَ أَهْلِ الْمَوْقِفِ مَوْقِفُكِ مِنِّي وَ مَكَانُكِ عِنْدِي؛ فَمَنْ قَرَأْتِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مُؤْمِناً أَوْ مُحِبّاً فَخُذِي بِيَدِهِ وَ أَدْخِلِيهِ الْجَنَّةَ.

حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جہنم کے دروازے پر حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کھڑی ہوں گیں، جب قیامت کا دن ہوگا ہر شخص کی پیشانی پر ''مومن'' یا ''کافر'' لکھا ہوگا، پس اگر کوئی محبت کرنے والا ہوگا (حضرت زہراء سلام اللہ علیہا اور ان کی اولاد سے) اور اس کے گناہ زیادہ ہوں گے تو اس کو جہنم میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا، پس حضرت زہراء سلام اللہ علیہا اس شخص کی پیشانی پر لکھا ہوا دیکھیں گیں کہ وہ محبت کرنے والا تھا، تو وہ اپنے رب سے التجاء کریں گیں: اے میرے اللہ اور میرے آقا! تم نے میرا نام فاطمہ رکھا تم نے مجھ سے اور میری ولایت اور میرے اولاد کی چاہت رکھنے والوں کو آگ سے دور رکھا ہے، تمہارا وعدہ حق ہے، اور تم اپنے وعدہ کی مخالفت نہیں کرتے۔

پس اللہ سبحانہ کا ارشاد ہوگا: تم نے سچ کہا اے فاطمہؑ! میں نے تمہارے ذریعے سے ہر شخص کو نجات دے دی ہے جو تم سے محبت کرتا ہو اور تولّی رکھتا ہے، نیز تمہاری ذریت سے محبت کرتا ہے اور تولّی رکھتا ہے، میں نے ان سب کو جہنم سے نجات دی ہوئی ہے، میرا وعدہ حق ہے،

میں اپنے وعدوں کی مخالفت نہیں کرتا، میں نے اپنے اس بندے کے بارے میں جہنم کا حکم صادر فرمایا تا کہ تم اس کے بارے میں مجھ سے شفاعت کرو اور میں تمہاری شفاعت قبول کروں، تا کہ میرے ملائکہؑ و انبیاءؑ و رسلؑ نیز اہل موقف جان سکیں کہ تمہاری قدر و منزلت میری بارگاہ میں کیا ہے، پس جس کی بھی پیشانی پر مومن اور محب لکھا ہوا دیکھو اس اپنے ہاتھ سے جنت میں داخل کر دیں''۔ ①

[۳۱۰] وَ رُوِیَ أَنَّهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءَ؛ فَقَالَ: لِأَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَهَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ، فَأَضَاءَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ بِنُورِهَا وَ غَشِيَتْ أَبْصَارَ الْمَلَائِكَةِ فَخَرُّوا لِلّٰهِ سَاجِدِينَ وَ قَالُوا: إِلٰهَنَا وَ سَيِّدَنَا! مَا هٰذَا النُّورُ؛ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِمْ: هٰذَا نُورٌ مِنْ نُورِي، أَسْكَنْتُهُ فِي سَمَائِي، وَ خَلَقْتُهُ مِنْ نُورِ عَظَمَتِي، أُخْرِجُهُ مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِي، أُفَضِّلُهُ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ، وَ أُخْرِجُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ أَئِمَّةً يَقُومُونَ بِأَمْرِي وَ يَهْدُونَ إِلَى حَقِّي، وَ أَجْعَلُهُمْ خُلَفَاءَ فِي أَرْضِي بَعْدَ انْقِطَاعِ الْوَحْيِ.

روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: کیوں کہ اللہ سبحانہ نے ان کو اپنی عظمت کے نور سے خلق فرمایا، پس آسمان و زمین ان کے نور سے روشن ہوگئے، بصارتِ ملائکہ ماند پڑ گئی پس سب اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوگئے اور کہا: اے ہمارے معبود ہمارے آقا! یہ نور کیا ہے؟ پس اللہ سبحانہ ان کی طرف وحی فرمائی: یہ میرے نور میں سے ایک نور ہے، جس کو میں اپنے آسمان پر رہائش پذیر رکھا ہے، نیز میں نے اس کو اپنے عظمت کے نور سے خلق فرمایا ہے، میں اس نور کو اپنے انبیاءؑ میں سے اپنے نبی ﷺ کے صلب میں پیدا کروں گا اس ﷺ کو تمام انبیاءؑ پر فضیلت دوں گا، اور اسی نور سے میں ائمہ (علیہم السلام) کو پیدا کروں گا

① علل الشرائع: ۱۷۹، ح ۶؛ بحار الانوار: ۸/ ۵۱، ح ۵۸ و ۴۳/ ۱۴، ح ۱۱؛ کشف الغمہ: ۱/ ۴۶۳

میرے امر کو قائم کریں گے اور میرے حق کی طرف راہنمائی کریں گے، میں ان کو اپنی زمین پر اپنا خلیفہ قرار دوں گا جب میری وحی منقطع ہو جائے گی"۔ ①

[۳۱۱] وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يَكُنْ لِفَاطِمَةَ كُفُوٌ.

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اگر بالفرض علی علیہ السلام نہ ہوتے تو حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا کوئی کفو نہیں ہوتا"۔ ②

[۳۱۲] وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ وَ جَعَلَ صَدَاقَهَا الْأَرْضَ، فَمَنْ مَشَى عَلَيْهَا مُبْغِضاً لَكَ مَشَى حَرَاماً.

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے علیؑ! بے شک اللہ سبحانہ نے حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی شادی تم سے کرائی ہے اور اس کا حق مہر روئے زمین قرار دیا ہے، پس اگر کوئی شخص اس زمین پر چلے پھرے اور تم سے بغض رکھتا ہو تو فعل حرام انجام دیتا ہے"۔ ③

[۳۱۳] وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ فَاطِمَةُ؛ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ عِنْدِي أَعَزُّ مِنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ.

روایت میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت رسول خدا ﷺ سے سوال کیا کہ:

① الامامۃ والتبصرۃ: ۱۳۳، ح ۱۴۴؛ علل الشرائع: ۱۷۹، ح ۱؛ بحار الانوار: ۴۳/ ۱۲، ح ۵؛ الجواہر السنیہ: ۱۸۷؛ العدد القویہ: ۲۲۷

② بحار الانوار: ۴۳/ ۱۴۱، ح ۳۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۷۰، ح ۹۰؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۴۰۷، ح ۸؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۲/ ۲۰۷؛ روضۃ الواعظین: ۱۴۶؛ کشف الغمہ: ۱/ ۴۷۲؛ فردوس الاخبار: ۳/ ۳۷۳، ح ۵۱۵۰

③ بحار الانوار: ۴۳/ ۱۴۱، ح ۳۷ و ۳۷/ ۷۰ و ۴۰/ ۷۸؛ کشف الغمہ: ۱/ ۴۷۲؛ الطرائف: ۱/ ۳۶۶، ح ۳۵۳؛ فردوس الاخبار: ۵/ ۳۱۹، ح ۸۳۱۰؛ مناقب الخوارزمی: ۳۲۸، ح ۳۴۵

"یا رسول اللہ! آپ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا فاطمہؑ سے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: "تم مجھے فاطمہؑ سے عزیز ہو اور فاطمہؑ مجھے سے دوست ہے"۔ ①

[۳۱۴] وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ أَخَذَ بِيَدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ قَالَ: مَنْ عَرَفَ هٰذِهِ فَقَدْ عَرَفَهَا، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهَا هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَ هِيَ قَلْبِيَ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيَّ، فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ - جَلَّ وَ عَلَا -.

حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلے اور فرمایا: جو ان کو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ ہے، یہ میرا ٹکڑا ہے، اور میرا دل ہے جو میرے سینے میں ہے، پس جس شخص نے ان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ عزوجل کو اذیت دی۔ ②

[۳۱۵] وَ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ إِذْ هَبَطَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ عِشْرُونَ رَأْساً، فِي كُلِّ رَأْسٍ أَلْفُ لِسَانٍ يُسَبِّحُ اللهَ وَ يُقَدِّسُهُ، بِكُلِّ لِسَانٍ لغة [بِلُغَةٍ] لَا تُشْبِهُ الْأُخْرَى، فَحَسِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَبْرَئِيلُ، فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ!! لَمْ تَأْتِنِي فِي مِثْلِ هٰذِهِ الصُّورَةِ قَطُّ. فَقَالَ: مَا أَنَا جَبْرَئِيلَ! أَنَا صَرْصَائِيلُ، بَعَثَنِيَ اللهُ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - لِتُزَوِّجَ

① کشف الغمہ: ۱/ ۳۶۲؛ اعلام الوریٰ: ۱/ ۲۹۵؛ فضائل الصحابہ: ۲/ ۶۳۱، ح ۱۰۷۶؛ خصائص امیر المومنینؑ: ۲/ ۵۳۱، ح ۱۰۴۷؛ کشف الیقین: ۳۰۷؛ فضائل الصحابہ: ۲/ ۶۳۱، ح ۱۰۷۶؛ خصائص امیر المومنینؑ نسائی: ۱۵۵، ح ۱۳۶؛ تاریخ دمشق: ۴۲/ ۱۴۴؛ المسند الحمیدی: ۱/ ۲۳، ح ۳۸؛ تذکرۃ الخواص: ۲۷۵

② بحار الانوار: ۴۳/ ۵۴؛ کشف الغمہ: ۱/ ۴۶۷؛ الفصول المہمہ مالکی: ۱۳۶

اَلنُّورَ مِنَ النُّورِ. فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ: مَنْ مِمَّنْ؟ فَقَالَ: اِبْنَتَكَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ بِشَهَادَةِ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ صَرْصَائِيلَ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْ صَرْصَائِيلَ مَكْتُوباً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُقِيمُ الْحُجَّةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا صَرْصَائِيلُ! مُنْذُ كَمْ هٰذَا كُتِبَ بَيْنَ كَتِفَيْكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - آدَمَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ.

حضرت امام حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلمہؑ کے گھر میں تشریف فرما تھے کہ ایک فرشتہ نازل ہوا جس کے بیس سر تھے اور ہر سر میں ہزار زبانیں تھیں جو اللہ سبحانہ کی تسبیح و تقدیس کر رہی تھیں، ہر زبان کی ایک خاص لغت تھی جو دوسری زبانوں سے مشابہ نہیں تھی، پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گمان فرمایا کہ یہ جبرئیلؑ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیلؑ! تم اس صورت میں کیوں آئے ہو؟

اس فرشتے نے عرض کیا: میں جبرئیل علیہ السلام نہیں ہوں میں صرصائیل علیہ السلام ہوں، اللہ سبحانہ نے مجھے بھیجا ہے تا کہ نور کی نور کے ساتھ رشتہ ازدواج قائم فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کس کو کس کے ساتھ؟

فرشتے نے کہا: آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ازدواج حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اور اس نکاح کے گواہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت صرصائیل علیہ السلام ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر فرمائی تو دیکھا کہ حضرت صرصائیل علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، حضرت علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے صرصائیل علیہ السلام! کتنی مدت سے یہ عبارت تمہارے کندھوں پر

لکھی ہوئی ہے؟ تو عرض کیا: حضرت آدم علیہ السلام کے خلق ہونے سے بارہ ہزار سال پہلے سے۔ ①

سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کی تزویج سید الاوصیاء علیہ السلام کے ساتھ کی حدیث

[۳۱۶] رَوَى الصَّدُوقُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ فِي كِتَابِ عُيُونِ الْأَخْبَارِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ بِالتَّزْوِيجِ فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَذْكُرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَ اِعْتَلَجَ ذٰلِكَ فِي صَدْرِي بِلَيْلِي وَ نَهَارِي حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: هَلْ لَكَ بِالتَّزْوِيجِ؟ قُلْتُ: رَسُولُ اللهِ أَعْلَمُ، وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَنِي بَعْضَ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، وَإِنِّي خَائِفٌ عَلَى فَوْتِ فَاطِمَةَ. فَمَا شَعَرْتُ بِشَيْءٍ حَتَّى دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ تَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَتَبَسَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَيَاضِ أَسْنَانِهِ يَبْرُقُ. فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ! أَبْشِرْ فَقَدْ كَفَانِيَ اللهُ - سُبْحَانَهُ - مَا كَانَ هَمَّنِي مِنْ أَمْرِ تَزْوِيجِكَ. قُلْتُ: وَ كَيْفَ [ذَاكَ] يَا رَسُولَ اللهِ؟! فَقَالَ: أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَعَهُ مِنْ سُنْبُلِ الْجَنَّةِ وَ قَرَنْفُلِهَا فَنَاوَلَنِيهِمَا، فَأَخَذْتُهُمَا وَ شَمِمْتُهُمَا وَ قُلْتُ: يَا جَبْرَئِيلُ! مَا سَبَبُ هٰذَا الْقَرَنْفُلِ وَ السُّنْبُلِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ سُكَّانَ الْجِنَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ فِيهَا أَنْ يُزَيِّنُوا الْجِنَانَ كُلَّهَا

---

① مناقب الخوارزمی: ۳۴۰، ح ۳۶۰؛ مناقب المغازلی: ۳۴۴، ح ۳۹۶؛ معانی الاخبار: ۱۰۳؛ ح ۱؛ الخصال: ۶۴۰، ح ۱۷؛ امالی صدوق: ۶۸۸، ح ۱۹؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۱۰، ح ۶۳۹؛ مائۃ منقبۃ: ۶۱، ح ۱۵؛ الثاقب فی المناقب: ۲۸۸، ح ۱

بِمَغَارِسِهَا وَ أَنْهَارِهَا وَ ثِمَارِهَا وَ أَشْجَارِهَا وَ قُصُورِهَا. وَ أَمَرَ رِيحاً فَهَبَّتْ بِأَنْوَاعِ الْعِطْرِ وَ الطِّيبِ، وَ أَمَرَ الْحُورَ الْعِينَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا بِسُورَةِ طه وَ طس وَ حم عسق. ثُمَّ أَمَرَ [اللهُ- عَزَّوَجَلَّ-] مَلَكاً فَنَادَى: [أَلَا] يَا مَلَائِكَتِي وَ سُكَّانَ جَنَّتِي! إِشْهَدُوا أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضًى مِنِّي لِبَعْضِهِمَا بِبَعْضٍ. ثُمَّ أَمَرَ [اللهُ- تَبَارَكَ وَ تَعَالَى-] مَلَكاً فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ رَاحِيلُ، وَ لَيْسَ فِي الْمَلَائِكَةِ أَبْلَغُ مِنْهُ، فَخَطَبَ بِخُطْبَةٍ لَمْ يَخْطُبْ بِمِثْلِهَا أَهْلُ السَّمَاءِ وَ لَا أَهْلُ الْأَرْضِ. ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى: يَا مَلَائِكَتِي وَ سُكَّانَ جَنَّتِي! بَارِكُوا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَبِيبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ عَلَيْهِمَا. فَقَالَ رَاحِيلُ: [يَا رَبِّ] وَ مَا بَرَكَاتُكَ عَلَيْهِمَا- يَا رَبِّ- بِأَكْثَرَ مَا رَأَيْنَا لَهُمَا فِي جِنَانِكَ وَ دَارِ كَرَامَتِكَ؟ فَقَالَ [اللهُ] - تَعَالَى-: يَا رَاحِيلُ! إِنَّ مِنْ بَرَكَتِي عَلَيْهِمَا أَنْ أَجْمَعَهُمَا عَلَى مَحَبَّتِي وَ أَجْعَلَهُمَا حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي؛ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَأَخْلُقَنَّ مِنْهُمَا خَلْقاً، وَ لَأُنْشِأَنَّ مِنْهُمَا ذُرِّيَّةً، أَجْعَلُهُمْ خُزَّانِي فِي أَرْضِي، وَ مَعَادِنَ حِكْمَتِي. بِهِمْ أَحْتَجُّ عَلَى خَلْقِي بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ. فَأَبْشِرْ يَا عَلِيُّ! فَقَدْ زَوَّجْتُكَ [ابْنَتِي] فَاطِمَةَ عَلَى مَا زَوَّجَكَ الرَّحْمٰنُ، وَ قَدْ رَضِيتُ لَكُمَا بِمَا رَضِيَ اللهُ بِهِ لَكُمَا. فَدُونَكَ أَهْلَكَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهَا مِنِّي. وَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ أَنَّ الْجَنَّةَ وَ أَهْلَهَا مُشْتَاقُونَ إِلَيْكُمَا، وَ لَوْ لَا أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْكُمَا مَا يَتَّخِذُ بِهِ عَلَى الْخَلْقِ حُجَّةً لَأَجَابَ فِيكُمَا الْجَنَّةَ

وَأَهْلَهَا. فَنِعْمَ الْأَخُ أَنْتَ، وَ نِعْمَ الْخَتَنُ أَنْتَ، وَ نِعْمَ الصَّاحِبُ أَنْتَ، وَ كَفَاكَ بِرِضَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ رِضًى. [ف] قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقُلْتُ: رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: آمِينَ.

شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہؒ کی کتاب عیون الاخبار میں ان کی اپنی سند سے امام رضاؑ سے اور امامؑ نے اپنی آباءؑ سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا:

''میری شدید خواہش تھی حضرت فاطمہ (زہراء سلام اللہ علیہا) کے ساتھ نکاح کرنے کی، لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذکر کرنے کی ہمت نہیں ہورہی تھی، یہ بات شب و روز میرے دل میں رہتی تھی یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ!

میں نے کہا: لبیک یا رسولؐ اللہ!

فرمایا: کیا تمہیں شادی کرنی چاہیے؟

میں نے کہا: اللہ کا رسول ﷺ بہتر جانتا ہے، اور مجھے گمان ہوا کہ شاید حضور ﷺ چاہتے ہیں کہ میرا نکاح قریش کی کسی عورت سے کردیں، اور مجھ ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری شادی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے نہ ہوسکے، پس مجھے کسی چیز کا دھیان آتا آپؐ نے مجھے بلالیا اور میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں، جیسے ہی آپؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپؐ کا چہرہ کھل اٹھا اور آپؐ نے اس انداز سے تبسم فرمایا کہ میں نے آپؐ کی دانت مبارک کی چمک دیکھی۔

حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارے لیے خوش خبری ہے، میرا اللہ میرے لیے کافی تھا جو میری مہم تھی تمہاری شادی کے حوالے سے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! وہ کس طرح؟!

فرمایا: حضرت جبرئیلؑ تشریف لے کر آئے اور اس کے ساتھ جنت کا سُنبل (ایک سدا بہار خوشبودار پودا) اور وہیں کی لونگ تھیں، اس نے وہ دونوں مجھے دے دیں، میں نے

ان کو لیا اور سونگھا اور کہا: اے جبرئیلؑ! اس سنبل و لونگ کا مقصد کیا ہے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: بے شک اللہ سبحانہ نے جنت کے مکینوں ملائکہ وغیرہ جو بھی وہاں مکین ہیں کو حکم دیا ہے کہ جنان کی زینت افزائی کریں اس کے پودوں، نہروں، پھلوں اور درخت وغیرہ اور قصور و محلات کے ذریعے، اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے فضاء کو خوشبو سے معطر کر دیا، نیز حور العین کو حکم دیا ہے کہ وہ سورہ طہٰ و طٰس، حم عسق کی تلاوت کریں۔

اس کے بعد اللہ سبحانہ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ تو اس نے ندا دی: آگاہ ہو جاؤ اے فرشتو اور جنت کے مکینو! گواہ رہنا کہ میں نے فاطمہؑ بنت محمدؐ کا نکاح علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ساتھ کر دیا ہے میری رضایت سے وہ دونوں آپس میں راضی ہیں۔

اس کے بعد اللہ سبحانہ ایک فرشتے کو حکم دیا جس کو "راحیل علیہ السلام" کہا جاتا ہے، اور ملائکہ میں اس سے بلیغ کوئی نہیں ہے، پس اس نے ایسا خطبہ دیا کہ اس طرح کا خطبہ اہل آسمان و زمین نے نہیں دیا۔

بعد از اں اللہ سبحانہ نے منادی کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا: اے میرے فرشتو اور جنت کے مکینو! علیؑ ابن ابی طالبؑ کو تبریک پیش کرو جو محمدؐ کا حبیب ہے اور فاطمہؑ بنت محمدؐ کو تبریک پیش کرو میں نے بھی ان کو تبریک پیش کی ہے"۔

پس راحیلؑ نے عرض کیا: اے رب تمہاری ان دونوںؑ پر برکات ہیں، ایک تو وہ ہیں جو ہم نے ان دونوںؑ کے لیے دیکھیں ہیں تمہاری جنان اور دار کرامت میں؟ (اس کے علاوہ کیا ہے؟)

پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اے راحیلؑ! میں تبریک ان دونوںؑ کے لیے یہ (بھی) ہے کہ ان دونوںؑ کو میں اپنی محبت پر جمع کروں گا اور ان دونوںؑ کو میں اپنی مخلوق کے اوپر حجت قرار دوں گا، مجھے میری عزت و جلال کی قسم میں ان دونوںؑ کے توسط سے ایسی تخلیق کروں گا اور ان دونوںؑ سے ایسی ذریت ایجاد کروں گا جن کو میں اپنی زمین پر اپنا خزانہ دار قرار دوں گا، وہ سب میری حکمت کی کانیں ہوں گے، اور ان کے توسط سے میں اپنی مخلوق پر حجت تمام کروں گا انبیاءؑ و مرسلینؑ کے بعد۔

پس تمہیں بشارت ہو اے علیؑ! میں فاطمہؑ کی شادی تم سے کر دی، اس چیز پر جس پر رحمٰن

نے تمہارا نکاح کیا ہے، یقیناً میں تم دونوں سے راضی ہوں اس چیز پر جس پر اللہ سبحانہ تم دونوں سے راضی ہوا، اب وہ تمہاری زوجہ ہے پس اب ان پر مجھ سے زیادہ تمہارا حق ہے، مجھے جبرئیلؑ نے خبر دی ہے کہ جنت اور اس کے مکین تم دونوںؑ کے مشتاق ہیں، اگر اللہ سبحانہ کا ارادہ نہ ہوتا کہ وہ تم دونوںؑ سے ایسی ذریت خلق فرمائے گا جو خلق خدا پر حجت ہوں گے تو تم دونوںؑ کے بارے میں جنت اور اس کے مکینوں کی خواہش کو پورا فرماتا، پس کتنے اچھے بھائی تم ہو، کتنے اچھے داماد تم ہو، کتنے اچھے ساتھی تم ہو، تمہارے لیے اللہ عزوجل کی رضا میں راضی رہنا کافی ہے۔

پس علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے کہا: اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما تا کہ میں تمہاری نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکوں جو تم نے میرے اوپر کی ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آمین![1]

[۳۱۷] وَرَوَى فِيهِ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي مَلَكٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ فَزَوِّجْهَا مِنْهُ، وَإِنِّي أَمَرْتُ شَجَرَةَ طُوبَى أَنْ تَحْمِلَ الدُّرَّ وَالْيَاقُوتَ وَالْمَرْجَانَ، وَإِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ قَدْ فَرِحُوا بِذٰلِكَ، وَسَيُولَدُ مِنْهُمَا وَلَدَانِ هُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَبِهِمَا تُزَيَّنُ أَهْلُ الْجَنَّةِ. فَأَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ خَيْرُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ.

شیخ صدوقؒ نے مذکورہ کتاب میں اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمدؐ! اللہ سبحانہ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے، اور تم سے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں نے فاطمہؑ کا نکاح علیؑ سے کر دیا ہے پس آپؐ انؑ کو علیؑ سے بیاہ دیں، میں نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ در و یاقوت اور مرجان کی متحمل ہو جائے، بے شک اہل آسمان

[1] عیون اخبار الرضا: ۱/ ۲۲۲، ح ۱؛ امالی صدوق: ۶۵۳، ح ۱؛ بحار الانوار: ۴۳/ ۱۰۱، ح ۱۲ و ۱۰۴/ ۸۷، ح ۵۳؛ روضۃ الواعظین: ۱۴۴؛ دلائل الامامۃ (مترجم): ۴۴، ح ۲۳ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز، لاہور)؛ تفسیر فرات: ۴۱۳، ح ۱؛ مدینۃ المعاجز: ۲/ ۳۲۷، ح ۵۸۶

اس رشتے سے خوش ہیں، نیز عنقریب ان دونوں (علیہما السلام) سے دو بیٹے پیدا ہوں گے جو اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے، اور وہ دونوں اہل جنت کی زینت ہوں گے، پس خوش خبری ہو تم کو اے محمدؐ! کیوں کہ تم اوّلین و آخرین میں بہترین ہو"۔ ①

[۳۱۸] وَرُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ مِنْ تَقْبِيلِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَعَاتَبَتْهُ عَائِشَةُ وَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ لَتُكْثِرُ تَقْبِيلَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهَا: إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَرَّ بِي جَبْرَئِيلُ عَلَى شَجَرَةِ طُوبَى وَ نَاوَلَنِي مِنْ ثَمَرِهَا فَأَكَلْتُهُ فَحَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ مَاءً إِلَى ظَهْرِي، فَلَمَّا هَبَطْتُ إِلَى الْأَرْضِ وَاقَعْتُ خَدِيجَةَ فَحَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ فَمَا قَبَّلْتُهَا إِلَّا وَجَدْتُ رَائِحَةَ شَجَرَةِ طُوبَى مِنْهَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے کثرت سے بوسہ لیا کرتے تھے۔ جب حضرت عائشہ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ بہت کثرت سے حضرت فاطمہؑ کے بوسے لیتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس سے شجرۂ طوبی پر گزرے اور مجھے اس کا پھل لا کر دیا پس وہ میں نے کھایا اللہ سبحانہ نے اس کو پانی میں تبدیل کر کے میری پیٹھ میں ملا دیا، جب میں زمین پر آیا تو میں خدیجہ سلام اللہ علیہا سے ملا پس فاطمہ کا حمل ٹھہر گیا پس میں ان کو بوسہ نہیں دیتا ہوں مگر یہ کہ مجھے ان سے شجرۂ طوبی کی خوشبو آتی ہے"۔ ②

① عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۷، ح ۱۲؛ بحار الانوار: ۴۳/۱۰۵، ح ۱۷؛ کشف الغمہ: ۱/۳۵۳؛ مناقب الخوارزمی: ۳۴۲، ح ۳۶۳؛ ذخائر العقبی: ۳۲

② تفسیر القمی: ۱/۲۲؛ تفسیر العیاشی: ۲/۲۱۲، ح ۴۶؛ بحار الانوار: ۸/۱۲۰، ح ۱۰ و ۱۸/۳۶۴، ح ۶۸ و ۴۳/۶، ح ۶؛ اعلام الوریٰ: ۱/۲۹۶

[۳۱۹] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَتَلْثُمُ فَاطِمَةَ وَ تُكْثِرُ مِنْهَا وَ تُدْنِيهَا مِنْكَ [وَ تَفْعَلُ بِهَا] مَا لَا تَفْعَلُهُ مَعَ إِحْدَى بَنَاتِكَ الْأُخَرِ؟! فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي بِتُفَّاحَةٍ مِنْ تُفَّاحِ الْجَنَّةِ فَأَكَلْتُهَا فَتَحَوَّلَتْ مَاءً فِي صُلْبِي، ثُمَّ وَاقَعْتُ خَدِيجَةَ فَحَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ؛ فَأَنَا أَشَمُّ مِنْهَا رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ آپؐ تو فاطمہؑ کے ہو کر رہ گئے ہیں اور ان کو اپنے بہت قریب کیا ہوا ہے، حالانکہ آپؐ کا سلوک اس طرح اپنی دوسری بیٹیوں کے ساتھ نہیں ہے؟!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ایک سیب لا کر دیا جو جنت کا سیب تھا پس میں نے اس کو کھایا تو وہ پانی میں بدل گیا میرے صلب کے اندر، بعدازاں میں نے حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا سے ملاقات فرمائی تو حضرت فاطمہ زہراءؑ کا حمل ٹھہر گیا؛ پس مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے"۔ ①

[۳۲۰] وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَتْ عَائِشَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ لَهُ: أَ تُحِبُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ لَهَا: أَمَا وَاللهِ لَوْ عَلِمْتِ حُبِّي لَهَا لَازْدَدْتِ لَهَا حُبّاً. إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ أَذَّنَ جَبْرَئِيلُ وَ أَقَامَ مِيكَائِيلُ، ثُمَّ قِيلَ لِي: اُدْنُ يَا مُحَمَّدُ. فَقُلْتُ: أَتَقَدَّمُ وَ أَنْتَ بِحَضْرَتِي يَا جَبْرَئِيلُ؟! فَقَالَ: نَعَمْ، إِنَّ اللهَ فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ الْمُرْسَلِينَ عَلَى مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَ فَضَّلَكَ أَنْتَ

① علل الشرائع: ۱۸۳، ح ۱؛ بحار الانوار: ۴۳/۳۵؛ دلائل الامامة (مترجم): ۱۲۱، ح ۵۳؛ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ نوادر المعجزات: ۹۹، ح ۱۷

خَاصَّةً عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. فَدَنَوْتُ فَصَلَّيْتُ بِأَهْلِ السَّمَاءِ
الرَّابِعَةِ، ثُمَّ الْتَفَتُّ عَنْ يَمِينِي فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَدِ اكْتَنَفَتْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ إِنِّي صِرْتُ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، وَ مِنْهَا إِلَى
السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَنُودِيتُ: أَنْ يَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْأَبُ أَبُوكَ
إِبْرَاهِيمُ، وَنِعْمَ الْأَخُ أَخُوكَ عَلِيٌّ. فَلَمَّا وَصَلْتُ إِلَى الْحُجُبِ
أَخَذَ بِيَدِي جَبْرَئِيلُ وَ أَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ. فَإِذَا أَنَا بِشَجَرَةٍ مِنْ نُورٍ،
فِي أَصْلِهَا مَلَكَانِ يَطْوِيَانِ الْحُلِيَّ وَ الْحُلَلَ، فَقُلْتُ: حَبِيبِي
جَبْرَئِيلُ! لِمَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ؟ فَقَالَ: لِأَخِيكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
، وَهٰذَانِ الْمَلَكَانِ يَطْوِيَانِ لَهُ الْحُلِيَّ وَ الْحُلَلَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامِي، فَإِذَا أَنَا بِرُطَبٍ أَلْيَنَ مِنَ الزُّبْدِ، وَ أَطْيَبَ
رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فَأَخَذْتُ رُطَبَةً فَأَكَلْتُهَا
فَتَحَوَّلَتِ الرُّطَبَةُ نُطْفَةً فِي صُلْبِي، فَلَمَّا هَبَطْتُ إِلَى الْأَرْضِ
وَاقَعْتُ خَدِيجَةَ فَحَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ ؛ فَفَاطِمَةُ حَوْرَاءُ إِنْسِيَّةٌ، فَإِذَا
اشْتَقْتُ إِلَى الْجَنَّةِ شَمِمْتُ رَائِحَةَ فَاطِمَةَ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا بوسہ لے رہے تھے،

حضرت عائشہ نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ ان سے محبت کرتے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا: ''اللہ کی قسم بالفرض تم میری محبت سے فاطمہؑ کے بارے میں آگاہ ہو جاؤ گی تو تمہاری محبت بھی ان کے بارے میں بڑھ جائے گی، بات یہ ہے کہ جب مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اذان کہی اور حضرت میکائیل علیہ السلام نے اقامت کہی، پھر مجھ سے کہا گیا: اے محمدؐ! قریب ہو جایئے۔

تو میں نے کہا: کیا میں آگے بڑھوں جب کہ جبرئیل علیہ السلام تم میرے ساتھ موجود ہو؟!

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: جی ہاں، بے شک اللہ سبحانہ نے اپنے انبیاء مرسلین علیہم السلام کو ملائکہ پر فضیلت دی ہوئی ہے اور خاص طور پر آپؐ کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی ہے۔

پس میں آگے بڑھا اور چوتھے آسمان نماز پڑھائی، پھر میں اپنے دائیں جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کھڑا ہوں جنت کے باغات میں سے کسی ایک باغ میں، اور ملائکہ نے ان کو اپنی حصار میں لیا ہوا ہے، پھر میں پانچویں آسمان پر گیا، اور وہیں سے چھٹے آسمان پر گیا، پس مجھے آواز دی گئی: اے محمدؐ! کتنا اچھا باپ ہے تمہارا باپ ابراہیمؑ، اور کتنا اچھا بھائی ہے تمہارا بھائی علیؑ۔

جب میں حجابات میں پہنچا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت میں لے کر گیا، پس میں نے اپنے آپ کو ایک نوری درخت کے پاس پایا، اس کی جڑوں میں دو ملائکہ ہیں جو زینت وزیورات کو چھپائے ہوئے ہیں، میں نے کہا: میرے حبیب جبرئیل علیہ السلام! یہ درخت کس کا ہے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ تمہارے بھائی علی ابن ابی طالبؑ کا ہے، اور یہ دونوں فرشتے اس کی زینت وزیورات کو قیامت تک چھپائے بیٹھے رہیں گے۔

پھر میں آگے بڑھا، پس مجھے پکی ہوئی تازہ کھجور دکھی جو کہ مکھن سے زیادہ نرم، مسک سے زیادہ خوشبودار اور شہد سے زیادہ میٹھی تھی، پس میں نے وہ کھجور لی اور اس کو کھایا تو وہ کھجور میرے صلب میں نطفہ بن گیا، جب میں زمین پر آیا تو حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا سے ملاقات کی تو اس سے حضرت فاطمہ زہراءؑ کا حمل ٹھہر گیا، پس فاطمہ انسانی لبادے میں جنت کی حور ہے، پس جب مجھے جنت کا اشتیاق ہوتا ہے تو میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خوشبو سونگھ لیتا ہوں''۔ ①

[۳۲۱] وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ لَا أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ
خَلَقَ عَلِيّاً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَانَ لَهَا
كُفْوٌ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ [آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ].

① علل الشرائع: ۱۸۳، ح۲؛ بحارالانوار: ۱۸/۳۵۰، ح۶۱ و ۴۳/۵، ح۵؛ دلائل الامامۃ (مترجم): ۱۲۱، ح۵۵، مطبوعہ تراب پبلی کیشنز

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "بالفرض اللہ سبحانہ حضرت علی علیہ السلام کو خلق نہ فرماتے تو حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کا کوئی کفو ہی نہیں ہوتا روئے زمین پر حضرت آدم علیہ السلام لے کر قیامت تک"۔ ①

[۳۲۲] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: حَرَّمَ اللهُ تَعَالَى النِّسَاءَ عَلَى عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ مَا دَامَتْ فَاطِمَةُ حَيَّةً. قِيلَ: وَ كَيْفَ؟ قَالَ: لِأَنَّهَا طَاهِرَةٌ لَا تَحِيضُ.

نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی حیات میں دوسری عورتیں حضرت علی علیہ السلام پر حرام کی ہوئی تھیں۔ عرض کیا گیا کہ کس طرح؟ تو فرمایا: کیوں کہ جنابِ سیدہ طاہرہ تھیں، حیض نہیں آتا تھا"۔ ②

[۳۲۳] وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ سَرَّهَا فَقَدْ سَرَّنِي، وَ مَنْ سَاءَهَا فَقَدْ سَاءَنِي، فَاطِمَةُ أَعَزُّ الْبَرِيَّةِ عَلَيَّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے ان کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا، اور اس نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا اس نے میرے ساتھ برا سلوک کیا، فاطمہؑ پوری مخلوق میں مجھے عزیز تر ہے"۔ ③

[۳۲۴] وَ رُوِيَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَتَانِي أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقَالَا: لَوْ

① امالی طوسی: ۴۳، ح ۱۵؛ الکافی: ۱/۳۶۱، ح ۱۰؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۳۱۰، ح ۳؛ کشف الغمہ: ۱/۳۶۳؛ بحارالانوار: ۴۳/۹۷، ح ۶ و ۱۰۳/۳۷۵، ح ۱۷

② امالی طوسی: ۴۳، ح ۱۷؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۳۸۱، ح ۲۳؛ بحارالانوار: ۴۳/۱۵۳، ح ۱۲؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۳/۳۷۸

③ امالی طوسی: ۲۴، ح ۳۰؛ امالی مفید: ۲۵۹، ح ۲؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۱۱۹، ح ۶۳؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۳/۳۸۰؛ بحارالانوار: ۴۳/۳۹، ح ۴۱

أَتَيْتَ رَسُولَ اللهِ فَذَكَرْتَ لَهُ فَاطِمَةَ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ [مَا] حَاجَتُكَ. فَذَكَرْتُ لَهُ قَرَابَتِي وَ قِدَمِي فِي الْإِسْلَامِ وَ نُصْرَتِي وَ جِهَادِي. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ وَ أَنْتَ أَفْضَلُ مِمَّا تَذْكُرُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَاطِمَةُ تُزَوِّجُنِيهَا. قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَهَا قَبْلَكَ رِجَالٌ فَذَكَرْتُ لَهَا ذٰلِكَ فَرَأَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا، وَ لٰكِنْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكَ. فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ رِدَاءَهُ وَ نَزَعَتْ نَعْلَيْهِ وَ أَتَتْهُ بِوَضُوءٍ فَوَضَّأَتْهُ بِيَدِهَا وَ غَسَلَتْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَعَدَتْ. فَقَالَ لَهَا: يَا فَاطِمَةُ! قَالَتْ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، حَاجَتُكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مِمَّنْ قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتَهُ وَ فَضْلَهُ وَ إِسْلَامَهُ، وَ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُزَوِّجَكِ خَيْرَ خَلْقِهِ وَ أَحَبَّهُمْ إِلَيْهِ، وَ قَدْ ذَكَرَ مِنْ أَمْرِكِ شَيْئاً، فَمَا تَرَيْنَ؟ فَسَكَتَتْ وَ لَمْ تُوَلِّ وَجْهَهَا، وَ لَمْ يَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهِ كَرَاهَةً. فَخَرَجَ وَ هُوَ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ، سُكُوتُهَا إِقْرَارُهَا. فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! زَوِّجْهَا عَلِيّاً فَإِنَّ اللهَ قَدْ رَضِيَهَا لَهُ وَ رَضِيَهُ لَهَا. قَالَ: فَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ثُمَّ أَتَى فَأَخَذَ بِيَدِي وَ قَالَ: قُمْ بِسْمِ اللهِ وَ قُلْ: عَلَى بَرَكَةِ اللهِ، مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ. ثُمَّ جَاءَ بِي حَتَّى أَقْعَدَنِي عِنْدَهَا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمَا أَحَبُّ خَلْقِكَ إِلَيَّ، فَأَحِبَّهُمَا وَ بَارِكْ فِي ذُرِّيَّتِهِمَا، وَ اجْعَلْ عَلَيْهِمَا مِنْكَ حَافِظاً، وَ إِنِّي أُعِيذُهُمَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهُمَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

ضحاک بن مزاحمؒ ① سے روایت وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے: ”میرے پاس ابوبکر و عمر آئے اور دونوں نے کہا: کاش تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتے اور حضور ﷺ سے حضرت فاطمہ زہراءؑ کا ہاتھ مانگتے۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جیسے ہی رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا آپؐ ہنس دیے اور فرمایا:

اے ابوالحسنؑ! کیا چیز تمہیں یہاں لائی ہے کیا مسئلہ ہے؟

پس میں نے حضور ﷺ سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا، اسلام میں پیش قدمی، میری نصرت و جہاد کا تذکرہ کیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا اور جو تم نے اپنے بارے میں ذکر کیا ہے تم اس سے بڑھ کر۔

پس میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! مجھے فاطمہؑ کا ہاتھ دیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ تم سے پہلے کچھ لوگوں نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا تذکرہ کیا اور وہ میں نے ان کے سامنے رکھا تو میں نے ان کے چہرے پر کراہت دیکھی، ابھی آپؑ بھی چند لمحے صبر کریں یہاں تک میں آپؑ کے پاس واپس آ جاؤں۔

پس حضور ﷺ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لے کر آئے، پس جنابِ سیدہؑ کھڑی ہوگئیں، حضور ﷺ کی چادر لی، حضور ﷺ کی نعلین مبارک اتاری، حضورؐ کے لیے پانی لے کر آئیں اپنے ہاتھوں سے وضو کروایا اور حضورؐ کے پاؤں مبارک دھلائے پھر بیٹھ گئیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہؑ!

عرض کیا: لبیک لبیک، حکم فرمائیں یا رسولؐ اللہ۔

حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک علی ابن ابی طالبؑ کی قرابت اور اس کے فضل اور اسلام کے بارے میں جانتی ہو، اور میں نے بھی اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ وہ تمہاری شادی

① ضحاک بن مزاحم الخراسانی تابعی ہیں اور امام سجاد علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۸۹)

اپنی مخلوق میں افضل ترین شخص کے ساتھ کرائے، اور وہ سب سے زیادہ اس شخص کو چاہتا ہو، اس نے بارے میں کچھ کہا ہے، پس تمہارا کیا خیال ہے؟

پس جنابِ سیدہؑ خاموش رہیں، منہ پر ناخوشگواری ظاہر نہیں، نیز رسول اللہ ﷺ نے جنابِ سیدہؑ کے چہرے پر کراہت کے آثار نہیں دیکھے۔

حضور ﷺ اللہ اکبر کہتے ہوئے باہر تشریف لے کر آئے اور فرمایا: انؑ کی خاموشی انؑ کا اقرار ہے۔

پس حضرت جبرئیلؑ تشریف لے کر آگئے اور عرض کیا: یا محمدؐ! جنابِ سیدہؑ کا نکاح علیؑ سے فرمادیں، کیوں کہ اللہ سبحانہ نے انؑ کو علیؑ کے لیے اور علیؑ کو انؑ کے لیے راضی کر دیا ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کر دیا، پھر آپؐ تشریف لے کر آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، بسم اللہ، اور کہو: علی بر کۃ اللہ، ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ (اور کہو) میں نے اللہ پر توکل کیا ہے۔ مجھے اپنے ساتھ لے کر آئے اور مجھے ان کے پاس بٹھایا، اور فرمایا: اے میرے اللہ یہ دونوں تمہارے مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں، پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور ان دونوں کی اولاد میں برکت عطا فرما، اپنی طرف سے ان دونوں کی حفاظت فرما، اور تیری بارگاہ میں ان دونوں کی پناہ چاہتا ہوں، اور ان دونوں کی اولاد کو بھی شیطان رجیم سے پناہ دینا“۔ ①

[۳۲۵] وَرُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَاهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا: إِنَّكَ قَدْ زَوَّجْتَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ بِمَهْرٍ خَسِيسٍ. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنَا زَوَّجْتُ عَلِيّاً وَلَكِنَّ اللهَ زَوَّجَهُ بِهَا لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَصِرْتُ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى. فَأَوْحَى اللهُ إِلَى السِّدْرَةِ أَنِ انْثُرِي مَا

① امالی طوسی: ۳۹، ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۷۵، ح ۳؛ بحار الانوار: ۴۳، ۹۳، ح ۴؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۳۰۱، ح ۱۹

عَلَيْكَ، فَنَثَرَتِ الدُّرَّ وَ الْمَرْجَانَ وَ الْجَوْهَرَ. فَابْتَدَرَتِ الْحُورُ الْعِينُ فَالْتَقَطْنَ مِنْهُ. فَهُنَّ يَتَهَادَيْنَهُ وَ يَتَفَاخَرْنَ بِهِ وَ يَقُلْنَ: هٰذَا مِنْ نِثَارِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الزِّفَافِ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِبَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ وَ ثَنَى عَلَيْهَا قَطِيفَةً وَ قَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: اِرْكَبِي، وَ أَمَرَ سَلْمَانَ يَقُودُهَا، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُهَا، فَبَيْنَا هُوَ فِي الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَجْبَةً فَإِذَا هُوَ بِجَبْرَئِيلَ فِي سَبْعِينَ أَلْفاً وَ مِيكَائِيلَ فِي سَبْعِينَ أَلْفاً. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا أَهْبَطَكُمْ إِلَى الْأَرْضِ؟ قَالُوا: جِئْنَا نَزُفُّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ إِلَى زَوْجِهَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. ثُمَّ كَبَّرَ جَبْرَئِيلُ، وَ كَبَّرَ مِيكَائِيلُ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ وَقَعَ التَّكْبِيرُ عَلَى الْعَرَائِسِ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ.

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؑ کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے کروادی تو قریش کے لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی کہ: بے شک آپؐ نے حضرت فاطمہ ؑ کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے بہت کم مہر پر کروادی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں نے نہیں شادی کروائی علیؑ کی لیکن اللہ سبحانہ نے علیؑ کی شادی فاطمہؑ سے کروائی ہے، جس شب مجھے آسمان پر لے جایا اور میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچا، تو اللہ سبحانہ نے سدرہ کی طرف وحی فرمائی: جو تمہارے پاس ہے افشاں کردو تو اس نے درو مرجان اور وجوہر پھیلا دیے، پس حور العین (کی جماعت) اس پر دوڑ پڑیں، نیز اسی سے وہ ایک دوسرے کو ہدیے دینے لگیں اور فخر کرنے لگیں، یہ کہتے ہوئے کہ: یہ سب وہ چیزیں ہیں جن فاطمہؑ بنت محمدؐ کا پر نچھاور کرنا چاہیے۔

جب شبِ زفاف ہوئی تو نبی اکرم ﷺ اپنا سیاہ مائل رنگت کا خچر لے کر آئے اس پر

کپڑا اوڑھا اور حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ سے فرمایا: سوار ہو جائیں، حضرت سلمانؓ کو حکم دیا کہ وہ خچر کو لے کر چلیں اور آپؐ پیچھے سے آرہے تھے، جب راستے میں تھے تو حضور ﷺ نے آواز سنی، تو وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی ستر ہزار فرشتے ان کے ساتھ تھے، اور حضرت میکائیل علیہ السلام بھی ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ تھے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو زمین پر کون سی چیز لے کر آئی ہے؟ تو سب نے کہا: ہم حضرت فاطمہؑ کی بارات ان کے شوہر کے یہاں لے کر آئے ہیں، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ اکبر کہا، حضرت میکائیل علیہ السلام نے اللہ اکبر کہا، پس حضور ﷺ نے بھی تکبیر کہی، شادیوں پر تکبیر کہنے کی رسم اس رات سے شروع ہوئی''۔ (1)

[۳۲۶] وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ لِسَانَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهَا فَاطِمَةَ. ثُمَّ قَالَ: قَدْ فَطَمْتُكِ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكِ عَنِ الطَّمْثِ. ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ اللهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللهُ تَعَالَى بِالْعِلْمِ وَ فَطَمَهَا عَنِ الطَّمْثِ فِي الْمِيثَاقِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''جب حضرت فاطمہؑ کی ولادت ہوئی تو اللہ سبحانہ نے ایک فرشتے کی طرف وحی کی تاکہ وہ زبانِ حضرت محمد ﷺ سے کہلوائے کہ ان کا نام ''فاطمہؑ''، رکھیں، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم سے متصل اور رِجس سے دُور رکھا ہے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ سبحانہ نے عہد و میثاق کے روز سے ہی حضرت فاطمہؑ کو علم سے متصل اور رِجس سے دور رکھا ہے''۔ (2)

---

(1) امالی طوسی: ۲۵۷، ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۵۳، ح۱؛ نوادر المعجزات: ۹۳؛ ح ۱۳؛ مدینۃ المعاجز: ۲/۳۴۷، ح ۵۹۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۹۶، ح ۷؛ تاریخ دمشق: ۴۲/۱۲۷

(2) الکافی: ۱/۴۶۰، ح ۶؛ مختصر البصائر: ۵۹۳؛ علل الشرائع: ۱۷۹، ح ۴؛ بحار الانوار: ۴۳/۱۳، ح ۹؛ کشف الغمہ: ۱/۴۶۳

[٣٢٧] وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يَطْلُبُنِي. فَقَالَ: أَيْنَ أَخِي يَا أُمَّ أَيْمَنَ؟ قَالَتْ: وَمَنْ أَخُوكَ؟ قَالَ: عَلِيٌّ. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُزَوِّجُهُ ابْنَتَكَ وَهُوَ أَخُوكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَمَا - وَاللهِ - يَا أُمَّ أَيْمَنَ. لَقَدْ زَوَّجْتُهَا كُفْواً شَرِيفاً وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ].

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ ﷺ مجھے تلاش فرما رہے تھے، فرمایا: میرا بھائی کہاں ہے اے ام ایمنؓ؟ تو حضرت ام ایمنؓ نے عرض کیا: کون بھائی ہے آپؐ؟ حضور نے فرمایا: علی علیہ السلام۔ تو حضرت ام ایمنؓ نے عرض کیا: آپؐ نے اپنی بیٹی ان کے ساتھ بیاہی ہے اور وہ آپؐ کا بھائی ہے؟! حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اللہ کی قسم اے ام ایمنؓ، میں اپنی بیٹی کی شادی اس کے کفو سے کرائی ہے جو شریف ہے اور دنیا و آخرت میں وجیہ ہے، مقربین میں سے ہے"۔ [1]

[٣٢٨] وَرُوِيَ عَنْ بِلَالِ بْنِ حَمَامَةَ قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مُتَبَسِّماً ضَاحِكاً. فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الَّذِي أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: بِشَارَةٌ أَتَتْنِي مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ابْنِ عَمِّي وَأَخِي وَابْنَتِي فَاطِمَةَ. إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا زَوَّجَهَا بِعَلِيٍّ أَمَرَ رِضْوَانَ فَهَزَّ شَجَرَةَ طُوبَى فَحَمَلَتْ رِقَاقاً (يَعْنِي صِكَاكاً جَمْعَ صَكٍّ، وَهُوَ الْكِتَابُ) بِعَدَدِ مُحِبِّينَا أَهْلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ أَنْشَأَ مِنْ تَحْتِهَا مَلَائِكَةً مِنْ نُورٍ فَأَخَذَ كُلُّ مَلَكٍ رِقّاً. فَإِذَا اسْتَوَتِ الْقِيَامَةُ بِأَهْلِهَا مَاجَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي الْخَلَائِقِ فَلَا يَلْقَوْنَ مُحِبّاً لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَحْضاً إِلَّا أَعْطَوْهُ رِقّاً فِيهِ بَرَاءَةٌ

[1] امالی طوسی: ٣٥٣، ح ٧٣؛ بحار الانوار: ٤٣/١٠٥، ح ١٨؛ مناقب امیر المومنین: ١/٣١٠، ح ٢٢٨

مِنَ النَّارِ؛ فَنِثَارُ أَخِي وَابْنِ عَمِّي وَابْنَتِي فَكَاكُ رِقَابِ نِسَاءٍ وَرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ.

حضرت بلال بن حمامہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ تبسم اور مسکراتے نمودار ہوئے، پس حضرت عبدالرحمن بن عوف کھڑے ہو گئے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپؐ قربان یا رسول اللہ! کون سے چیز نے آپؐ خوش کیا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ کی طرف سے خوش خبری آئی ہے میرے چچازاد اور میرے بھائی اور میری بیٹی فاطمہؑ کے بارے میں، بے شک اللہ سبحانہ نے جب میری بیٹی شادی علیؑ سے کر دی، تو اللہ سبحانہ نے رضوان کو حکم دیا تو اس نے شجرہ طوبی کو ہلایا تو اس نے تحمل کیا رقاق کو (رقاق یعنی صکاک، صک کی جمع ہے، یعنی کتاب) ہمارے محبین کی تعداد کے برابر، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے نیچے نور سے ملائکہ کو خلق فرمایا تو ان میں سے ہر فرشتہ ایک ورق ہے، پس جب قیامت واقع ہوگی تو ملائکہ خلائق میں پھیل جائیں گے کسی محب اہل بیتؑ سے ملاقات نہیں کریں گے مگر یہ اس کو وہ ورق دیں گے کہ جس میں اس جہنم سے نجات کا پروانہ ہوگا، پس میرے بھائی اور میرے چچازاد اور میری بیٹی کی شادی کا صدقہ یہ ہے کہ مرد و خواتین میری امت کے جہنم کی آگ سے نجات پا گئے۔ [1]

[٣٢٩] وَرُوِيَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كُنْتُ شَهِدْتُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَقَدْ وَلَدَتْ بَعْضَ وُلْدِهَا وَلَمْ أَرَ لَهَا دَماً. فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ لِي: إِنَّ فَاطِمَةَ خُلِقَتْ حُورِيَّةً فِي صُورَةٍ إِنْسِيَّةٍ.

حضرت اسماء بنت عمیسؓ روایت کرتی ہیں کہ: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے حضرت فاطمہؑ کی بچوں ولادت دیکھی لیکن میں نے ولادت کے وقت خون نہیں دیکھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپؐ نے مجھے بتایا کہ: بے شک وہ

[1] کشف الغمہ: ١/٩٤؛ مناقب ابن شہر آشوب: ٣/٣٩٤؛ بحار الانوار: ٤٣/١٢٣؛ مائۃ منقبۃ: ١٥٢، ح ٩٢؛ الخرائج والجرائح: ٢/٥٣٦، ح ١١؛ تاریخ بغداد: ٤/٢١٠؛ مناقب الخوارزمی: ٣٤١، ح ٣٦١

ایک حور ہیں جو لباسِ انسانی میں ہیں"۔ [1]

[۳۳۰] وَرُوِیَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ تِسْعَةُ أَسْمَاءٍ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: فَاطِمَةُ، وَ الصِّدِّيقَةُ، وَ الْمُبَارَكَةُ، وَ الطَّاهِرَةُ، وَ الزَّكِيَّةُ، وَ الْحُورِيَّةُ، وَ الرَّضِيَّةُ، وَالْمُحَدَّثَةُ، وَالزَّهْرَاءُ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَسُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِأَنَّهَا فُطِمَتْ مِنَ الشَّرِّ، وَ لَوْ لَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَا كَانَ لَهَا كُفْوٌ فِي الْأَرْضِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت فاطمہؑ کے اللہ کی بارگاہ میں نو نام ہیں: فاطمہؑ، صدیقہؑ، مبارکہؑ، طاہرہؑ، زکیہؑ، حوریہؑ، رضیہؑ، محدثہؑ، اور زہراء سلام اللہ علیہا۔

نیز فرمایا: حضرت فاطمہؑ کا نام "فاطمہ" اس لیے رکھا گیا کیوں کہ ان کو شر سے پاک رکھا گیا ہے، بالفرض علی علیہ السلام نہ ہوتے تو حضرت فاطمہؑ کا کوئی کفو نہ ہوتا روئے زمین پر۔ [2]

[۳۳۱] وَرُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِهْتَدُوا بِالشَّمْسِ، فَإِذَا غَابَ فَاهْتَدُوا بِالْقَمَرِ، فَإِذَا غَابَ فَاهْتَدُوا بِالزُّهَرَةِ، فَإِذَا غَابَ فَاهْتَدُوا بِالْفَرْقَدَيْنِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنِ الشَّمْسُ؟ وَمَنِ الْقَمَرُ؟ وَ مَنِ الزُّهَرَةُ؟ وَمَنِ الْفَرْقَدَانِ؟ فَقَالَ: الشَّمْسُ أَنَا، وَالْقَمَرُ عَلِيٌّ، وَ الزُّهَرَةُ فَاطِمَةُ، وَ الْفَرْقَدَانِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ تِسْعَةٌ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ.

---

[1] کشف الغمہ: ۱/ ۴۶۳؛ بحارالانوار: ۴۳/ ۷، ح ۸؛ ذخائر العقبیٰ: ۴۴؛ مناقب ابن مغازلی: ۳۶۹، ح ۴۱۶؛ عیون المعجزات: ۵۸؛ نزہۃ المجالس: ۲/ ۲۲۷؛ دلائل الامامۃ (مترجم): ۱۲۲، ح ۵۶

[2] علل الشرائع: ۱۷۸، ح ۳؛ الخصال: ۴۱۴، ح ۳؛ امالی صدوق: ۶۸۸، ح ۱۸؛ روضۃ الواعظین: ۱۴۸؛ اعلام الوریٰ: ۱/ ۲۹۰؛ کشف الغمہ: ۱/ ۴۶۳؛ بحارالانوار: ۴۳/ ۱۰، ح ۱؛ نوادر المعجزات: ۸۶، ح ۶؛ دلائل الامامۃ (مترجم): ۳۸، ح ۱۹ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: "سورج سے راہنمائی حاصل کرو، اگر وہ غروب ہوجائے تو چاند سے راہنمائی حاصل پس اگر وہ بھی غائب ہوجائے تو زہرہ سے، اگر وہ غائب ہوجائے تو فرقدان [1] سے راہنمائی حاصل کرو۔

گزارش کی گئی کہ: یا رسول اللہ! سورج کون ہے؟ قمر کون ہے؟، زُہرہ کون ہے؟ فرقدان کون ہیں؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج مَیں ہوں، قمر علیؑ ہے، زُہرہ فاطمہؑ ہیں، فرقدان حسنؑ اور حسینؑ نیز اس کی اولاد میں سے نو (علیہم السلام) ہیں"۔ [2]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث وصی کے فضائل کے متعلق معراج میں

[۳۳۲] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِائَةً وَعِشْرِينَ مَرَّةً، مَا مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَقَدْ أَوْصَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَايَةِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَكْثَرَ مِمَّا أَوْصَى بِالْفَرَائِضِ.

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سو بیس بار معراج پر بلایا گیا، کوئی ایک بار ایسا نہیں ہوا کہ اللہ سبحانہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ولایت علیؑ اور ائمہ (علیہم السلام) کی وصیت نہ فرمائی ہو، فرائض کے بارے میں اس قدر تاکید نہیں کی"۔ [3]

---

[1] قطب شمالی کے قریب کا ایک ستارہ جو اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور اس سے مسافر راہ نمائی حاصل کرتے اسے النجم القطبی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے قریب اسی جیسا ایک چھوٹا ستارہ اور ہے۔ ان دونوں کو فرقدان کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

[2] معانی الاخبار: ۱۱۴، ح ۲؛ بحارالانوار: ۲۴/ ۷۴، ح ۹؛ فضائل ابن شاذان: ۴۷۳، ح ۲۰۱؛ شواہد التنزیل: ۱/ ۵۹، ح ۹۱

[3] الخصال: ۶۰۱، ح ۳؛ تاویل الآیات: ۱/ ۲۷۵، ح ۵؛ بحارالانوار: ۱۸/ ۳۷۸، ح ۹۶ و ۲۳/ ۶۹، ح ۴؛ تفسیر نورالثقلین: ۳/ ۹۸، ح ۷

[۳۳۳] وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا مُثْبَتٌ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ الْأَيْمَنِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، غَرَسْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِي وَ أَسْكَنْتُهَا مَلَائِكَتِي، مُحَمَّدٌ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي، أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت میں داخل ہوا، میں نے عرش پر دائیں (جانب) لکھا ہوا پایا: کوئی معبود نہیں ہے سوا میرے، میں نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ پیدا کیا اور اس میں اپنے ملائکہ کو سکونت عطا فرمائی، محمدؐ میری مخلوق میں میرا چنا ہوا ہے اور میں نے اس کی تائید علیؑ کے ذریعے کی"۔ [1]

[۳۳۴] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَسْطُورٌ بِخَطٍّ جَلِيٍّ حَوْلَ الْعَرْشِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: "خط جلی سے عرش کے اردگرد مکتوب ہے: کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کا رسول ہے، علیؑ مومنین کا امیر ہے"۔ [2]

[۳۳۵] وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى سَبْعِ سَمَاوَاتٍ أَخَذَ بِيَدِي حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ فَأَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ، وَ أَجْلَسَنِي عَلَى دُرْنُوكٍ مِنْ دَرَانِيكِ الْجَنَّةِ، وَنَاوَلَنِي سَفَرْجَلَةً فَانْفَلَقَتْ بِنِصْفَيْنِ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ مِنْهَا جَارِيَةٌ

[1] بحارالانوار: ۲۷/۱۱، ح۲۶و۳۸/۳۳۵؛ کشف الغمہ: ۱/۳۲۹؛ العمدۃ: ۱۷۱، ح ۲۶۸؛ شواہد التنزیل: ۱/۲۲۷، ح ۳۰۳؛ حلیۃ الاولیاء، ابونعیم: ۳/۲۷؛ مناقب الخوارزمی: ۳۲۰، ح ۳۲۶؛ مناقب ابن مغازلی: ۳۹، ح ۶۱

[2] الیقین: ۱۸۹، باب ۳۱و۲۳۳، باب ۷۳؛ بحارالانوار: ۱۶/۳۶۵، ح۷۰و۲۷/۱۱، ح۲۷و۳۷/۳۰۲، ح۲۲؛ التحصین: ۵۳۸، باب ۱۰

حَوْرَاءُ، فَقَالَتْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْكِ السَّلَامُ، مَنْ أَنْتِ يَرْحَمُكِ اللهُ؟ قَالَتْ: أَنَا الرَّاضِيَةُ الْمَرْضِيَّةُ، خَلَقَنِي رَبِّي مِنْ ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ: أَسْفَلِي مِنَ الْمِسْكِ، وَ وَسَطِي مِنَ الْعَنْبَرِ، وَأَعْلَايَ مِنَ الْكَافُورِ، وَ عُجِنْتُ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ، قَالَ لِي رَبِّي: كُونِي، فَكُنْتُ، خَلَقَنِي اللهُ لِأَخِيكَ وَ ابْنِ عَمِّكَ وَ وَصِيِّكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: "جس شب مجھے لے جایا گیا سات آسمانوں کی طرف، میرے حبیب جبرئیل علیہ السلام نے میرا پکڑ کر جنت میں لے کر گیا، جنت کی قالینوں میں سے ایک قالین پر بٹھایا، اور مجھے بہی (اسپاتی اور سیب کی طرح کا ایک پھل، جو کشمیر میں پیدا ہوتا ہے، بہرحال ہم نے عربی کا لفظی ترجمہ کیا ہے، حقیقت حال اللہ سبحانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں) کا پھل دیا، میں نے اس کو دو حصوں میں الگ کیا تو اسی میں سے میرے سامنے ایک حور نکل آئی، اس نے کہا: سلام ہو آپ اے محمدؐ! سلام ہو آپؐ پر، اے احمدؐ سلام ہو آپؐ پر، اے اللہ کے رسولؐ۔

میں نے کہا: تم پر بھی سلام ہو، تم کون ہو اللہ تم پر رحم فرمائے؟۔

تو کہا: میں راضیہ مرضیہ ہوں، اللہ سبحانہ نے مجھے تین طرح کی چیزوں سے خلق فرمایا: میرا نچلا حصّہ مسک ہے، درمیان عنبر ہے، اور اوپر کافور ہے، مجھے حیوان کے پانی میں گوندا گیا۔ مجھ سے میرے رب نے فرمایا: ہوجا، میں ہوگئی، اللہ نے مجھے تمہارے بھائی اور چچا کے بیٹے اور آپؐ کے وصی علی ابن ابی طالبؑ کے لیے خلق فرمایا ہے"۔ [1]

[1] امالی صدوق: ۲۳۹، ح ۱۲؛ عیون اخبار الرضا: ۲/۳۶، ح ۷؛ جامع الاخبار: ۴۹۳، ح ۳؛ صحیفۃ الامام الرضا: ۹۶، ح ۳۰؛ مناقب امیرالمومنینؑ: ۱/۳۴۴، ح۲۷۰؛ کشف الغمہ: ۱/۱۳۸؛ ذخائر العقبیٰ: ۹۰؛ مناقب الخوارزمی: ۲۹۵، ح ۲۸۸؛ مناقب ابن مغازلی: ۴۰۱، ح ۴۵۷؛ شرح نہج البلاغہ: ۹/۲۸۰؛ ربیع الابرار: ۱/۲۸۶؛ بحارالانوار: ۸/۱۹۰، ح۱۶۲و۱۸/۳۳۲، ح۳۵و۴۰/۴، ح۸

[٣٣٦] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [إِلَى السَّمَاءِ] صَعِدَ بِهِ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مُكَلَّلٍ مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ. فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! أَذِّنْ. فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ. فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ. فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: نَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ فَمَا فَعَلَ وَصِيُّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: خَلَّفْتُهُ فِي أُمَّتِي. فَقَالُوا: نِعْمَ الْخَلِيفَةُ خَلَّفْتَ، أَمَا إِنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ. ثُمَّ صَعِدَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَا قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ الْأُولَى. فَلَمَّا صَعِدَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ لَقِيَهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: خَلَّفْتُهُ فِي أُمَّتِي. قَالَ: فَنِعْمَ الْخَلِيفَةُ خَلَّفْتَ، أَمَا إِنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ طَاعَتَهُ. ثُمَّ لَقِيَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ النَّبِيُّونَ، نَبِيّاً نَبِيّاً، فَكُلُّهُمْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ يَقُولُ لَهُ مَقَالَةَ عِيسَى. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ: فَأَيْنَ [أَبِي] إِبْرَاهِيمُ؟ [فَ] قَالُوا [لَهُ]: هُوَ مَعَ أَطْفَالِ شِيعَةِ عَلِيٍّ. فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَةٍ لَهَا ضُرُوعٌ كَضُرُوعِ الْبَقَرِ فَإِذَا انْفَلَتَ الضَّرْعُ مِنْ فَمِ الصَّبِيِّ قَامَ إِبْرَاهِيمُ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَآهُ إِبْرَاهِيمُ قَامَ إِلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ. فَقَالَ: خَلَّفْتُهُ عَلَى أُمَّتِي. فَقَالَ: نِعْمَ الْخَلِيفَةُ خَلَّفْتَ، أَمَا إِنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ طَاعَتَهُ، وَ هٰؤُلَاءِ أَطْفَالُ شِيعَتِهِ. سَأَلْتُ اللهَ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَنِي الْقَائِمَ

عَلَيْهِمْ، فَفَعَلَ، وَ إِنَّ الصَّبِيَّ لَيَجْرَعُ الْجُرْعَةَ فَيَجِدُ طَعْمَ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ أَنْهَارِهَا فِي تِلْكَ الْجُرْعَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان پر لے جایا گیا رو آپؐ کو تخت پر بٹھا کر لے جایا گیا جو سرخ یاقوتی تھا سبز زبرجد آراستہ ملائکہ اس کو اٹھائے ہوئے تھے۔ پس حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا: اے محمدؐ! اذان کہیے۔ تو آپؐ نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، تو ملائکہ نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ آپؐ نے فرمایا: اشھد ان لا اِلٰہ اِلّا اللہ تو ملائکہ نے کہا: نشھد ان لا اِلٰہ اِلّا اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: اشھد ان محمدا رسول اللہ تو ملائکہ نے کہا: نشھد ان محمدا رسول اللہ، پس آپ کا وصی علی علیہ السلام کیا کر رہے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کو اپنی امت میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ تو ملائکہ نے کہا: کتنا اچھا خلیفہ اپنے پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں، بے شک اللہ سبحانہ نے ہمارے اوپر ان کی اطاعت فرض کر دی ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے آسمان تشریف لے گئے، تو ملائکہ نے وہاں پر وہی بات کہی جو پہلے آسمان کے ملائکہ نے کہی تھی۔

پس جب آپؐ ساتویں آسمان پر تشریف لے کر گئے تو حضرت عیسٰیؑ سے ملاقات ہوئی، حضرت عیسٰی علیہ السلام نے سلام کیا اور حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس کو اپنی امت میں اپنا جانشین بنا کر آیا ہوں۔ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا: کتنا اچھا خلیفہ و جانشین چھوڑ کر آئے ہیں، بے شک اللہ سبحانہ نے ان کی اطاعت ملائکہ پر فرض فرمائی ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملاقات کی اور دیگر انبیاءؑ نے ایک ایک کر کے ملاقات کی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے کلام فرمایا اور انھوں نے سلام کیا سب نے وہی بات دہرائی جو حضرت عیسٰیؑ نے فرمائی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کہاں ہیں؟ پس آپؐ کو آگاہ کیا گیا کہ وہ شیعان علیؑ کے بچوں کے ساتھ ہیں۔ پس آپؐ جنت میں داخل ہوئے تو ایک درخت دیکھا جس گائے کی طرح تھن تھے، پس جیسے ہی بچے کی منہ سے تھن ہٹ جاتا تو حضرت

ابراہیم علیہ السلام دوبارہ بچے کی منہ میں واپس دے دیتے۔

پس جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا اور علی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: میں ان کو امت میں جانشین بنا کر آیا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کتنا بہترین جانشین بنا کر آئے ہیں، بے شک اللہ سبحانہ نے ان کی اطاعت ملائکہ پر فرض فرمائی ہے، یہ بچے ان کے شیعوں کے ہیں، میں نے اللہ سبحانہ سے سوال کیا کہ مجھے ان کی حفاظت مامور فرمائے، پس اس نے میری سن لی، بے شک بچہ چھوٹا گھونٹ پی رہا ہے پس اس جو جنت کے پھلوں اور اس کی نہروں کا ذائقہ آجاتا ہے اسی چھوٹی سی گھونٹ میں"۔ [1]

[٣٣٧] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَتَانِي اَلنِّدَاءُ مِنْ رَبِّي تَعَالَى: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبَّ اَلْعَظَمَةِ [لَبَّيْكَ]. فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ اِخْتَصَمَ اَلْمَلَأُ اَلْأَعْلَى؟ فَقُلْتُ: إِلَهِي! لَا عِلْمَ لِي. فَقَالَ [لِي]: يَا مُحَمَّدُ! هَلاَّ اِتَّخَذْتَ مِنَ اَلْآدَمِيِّينَ وَزِيراً وَ أَخاً وَ وَصِيّاً مِنْ بَعْدِكَ؟ فَقُلْتُ: إِلَهِي! وَ مَنْ أَتَّخِذُ، اِخْتَرْ أَنْتَ لِي يَا إِلَهِي. فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! قَدِ اِخْتَرْتُ لَكَ [مِنَ اَلْآدَمِيِّينَ] عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَقُلْتُ: إِلَهِي! اِبْنَ عَمِّي. فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ عَلِيّاً وَارِثُكَ، وَ وَارِثُ اَلْعِلْمِ مِنْ بَعْدِكَ، وَ صَاحِبُ لِوَائِكَ لِوَاءِ اَلْحَمْدِ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ، وَ صَاحِبُ حَوْضِكَ يَسْقِي مَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ مُؤْمِنِي أُمَّتِكَ. ثُمَّ أَوْحَى إِلَيَّ: إِنِّي قَدْ أَقْسَمْتُ [عَلَى نَفْسِي] قَسَماً حَقّاً لَا يَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ اَلْحَوْضِ مُبْغِضٌ لَكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِكَ وَ ذُرِّيَّتِكَ [اَلطَّيِّبِينَ]، [حَقّاً] حَقّاً أَقُولُ يَا مُحَمَّدُ!

[1] بحار الانوار: ١٨/٣٠٣، ح٧

لَأُدْخِلَنَّ اَلْجَنَّةَ جَمِيعَ أُمَّتِكَ إِلَّا مَنْ أَبَى. فَقُلْتُ: إِلَهِي! أَ وَ يَأْبَى أَحَدٌ دُخُولَ اَلْجَنَّةِ؟! فَأَوْحَى إِلَيَّ: بَلَى يَأْبَى. قُلْتُ: وَ كَيْفَ يَأْبَى؟ فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِخْتَرْتُكَ مِنْ خَلْقِي وَ اِخْتَرْتُ لَكَ وَصِيّاً مِنْ بَعْدِكَ، وَ جَعَلْتُهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ، وَ أَلْقَيْتُ مَحَبَّتَهُ فِي قَلْبِكَ، وَ جَعَلْتُهُ أَباً لِوُلْدِكَ، فَحَقُّهُ بَعْدَكَ عَلَى أُمَّتِكَ كَحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فِي حَيَاتِكَ، فَمَنْ جَحَدَ حَقَّهُ جَحَدَ حَقَّكَ، وَ مَنْ أَبَى أَنْ يُوَالِيَهُ فَقَدْ أَبَى أَنْ يُوَالِيَكَ، وَ مَنْ أَبَى أَنْ يُوَالِيَكَ فَقَدْ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ اَلْجَنَّةَ. فَخَرَرْتُ لِلَّهِ [عَزَّ وَ جَلَّ] سَاجِداً شُكْراً لِمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيَّ. فَإِذَا اَلنِّدَاءُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَ سَلْنِي أُعْطِكَ. فَقُلْتُ: إِلَهِي! اِجْمَعْ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلَى وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِيَرِدُوا عَلَيَّ جَمِيعاً حَوْضِي يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى إِلَيَّ: [يَا مُحَمَّدُ] إِنِّي قَدْ قَضَيْتُ فِي عِبَادِي قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَهُمْ، وَ قَضَائِي مَاضٍ فِيهِمْ، لَأُهْلِكَنَّ بِهِ مَنْ أَشَاءُ، وَ أَهْدِي بِهِ مَنْ أَشَاءُ، وَ قَدْ آتَيْتُهُ عِلْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ، وَ جَعَلْتُهُ وَزِيرَكَ وَ خَلِيفَتَكَ مِنْ بَعْدِكَ عَلَى أَهْلِكَ وَ أُمَّتِكَ، عَزِيمَةً مِنِّي فَلَا يَدْخُلُ اَلنَّارَ إِلَّا مَنْ أَبْغَضَهُ وَ عَادَاهُ وَ أَنْكَرَ وَلَايَتَهُ مِنْ بَعْدِكَ، فَمَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَكَ وَ مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ عَادَاهُ [فَقَدْ] عَادَاكَ وَ مَنْ عَادَاكَ فَقَدْ عَادَانِي، وَ مَنْ أَحَبَّهُ [فَقَدْ] أَحَبَّكَ وَ مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ قَدْ جَعَلْتُ فَضِيلَةً لَهُ [وَ أَعْطَيْتُكَ] أَنْ أُخْرِجَ مِنْ صُلْبِهِ أَحَدَ عَشَرَ مَهْدِيّاً كُلُّهُمْ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، مِنَ اَلْبِكْرِ اَلْبَتُولِ. آخِرُ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُصَلِّي خَلْفَهُ عِيسَى اِبْنُ مَرْيَمَ. يَمْلَأُ اَلْأَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً. أُنْجِي بِهِ مِنَ اَلْهَلَكَةِ، وَ أَهْدِي بِهِ مِنَ اَلضَّلَالَةِ،

وَأُبْرِئُ بِهِ ٱلْأَعْمَى وَ أَشْفِي بِهِ ٱلْمَرِيضَ. قُلْتُ: إِلَهِي! وَ مَتَى يَكُونُ ذٰلِكَ؟ فَأَوْحَى إِلَيَّ [عَزَّ وَجَلَّ]: يَكُونُ ذٰلِكَ إِذَا رُفِعَ ٱلْعِلْمُ وَ ظَهَرَ ٱلْجَهْلُ، وَ كَثُرَ ٱلْقُرَّاءُ وَ قَلَّ ٱلْعَمَلُ، وَ كَثُرَ ٱلْقَتْلُ. وَ قَلَّ ٱلْفُقَهَاءُ ٱلْهَادُونَ، وَ كَثُرَ فُقَهَاءُ ٱلضَّلَالَةِ وَ ٱلْخَوَنَةِ، وَ كَثُرَتِ ٱلشُّعَرَاءُ، وَ اِتَّخَذَ أُمَّتُكَ قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ، وَ حُلِّيَتِ ٱلْمَصَاحِفُ، وَ زُخْرِفَتِ ٱلْمَسَاجِدُ، وَ كَثُرَ ٱلْجَوْرُ وَ ٱلْفَسَادُ، وَ ظَهَرَ ٱلْمُنْكَرُ وَ أَمَرَ أُمَّتُكَ بِهِ وَ نَهَوْا عَنِ ٱلْمَعْرُوفِ، وَ اِكْتَفَى ٱلرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَ ٱلنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ، وَ صَارَتِ ٱلْأُمَرَاءُ كَفَرَةً، وَ أَوْلِيَاؤُهُمْ فَجَرَةً، وَ أَعْوَانُهُمْ ظَلَمَةً، وَ ذَوُو ٱلرَّأْيِ مِنْهُمْ فَسَقَةً. وَ تَبْدُو ثَلَاثُ خُسُوفَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَ خَسْفٌ بِجَزِيرَةِ ٱلْعَرَبِ. وَ يَكُونُ خَرَابُ ٱلْبَصْرَةِ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ تَتْبَعُهُ ٱلزُّنُوجُ. وَ خُرُوجُ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ ظُهُورُ ٱلدَّجَّالِ يَخْرُجُ بِالْمَشْرِقِ مِنْ سِجِسْتَانَ، وَ ظُهُورُ ٱلسُّفْيَانِيِّ. فَقُلْتُ: إِلَهِي! وَ مَا ذَا يَكُونُ مِنْ بَعْدِي مِنَ ٱلْفِتَنِ؟ فَأَوْحَى إِلَيَّ وَ أَخْبَرَنِي - جَلَّ اِسْمُهُ - بِبَلَاءِ بَنِي أُمَيَّةَ وَ فِتْنَةِ وُلْدِ عَمِّي وَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ ٱلْقِيَامَةِ فَأَوْصَيْتُ بِذٰلِكَ أَخِي حِينَ هَبَطْتُ إِلَى ٱلْأَرْضِ وَ أَدَّيْتُ ٱلرِّسَالَةَ. فَأَحْمَدُ اللهَ عَلَى ذٰلِكَ كَمَا حَمِدَهُ ٱلنَّبِيُّونَ وَ كَمَا حَمِدَهُ كُلُّ شَيْءٍ قَبْلِي [وَ مَا هُوَ خَالِقُهُ إِلَى يَوْمِ ٱلْقِيَامَةِ].

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: "جب مجھے میں آسمان پر لے جایا گیا تو مجھے میرے ربّ کی طرف سے آواز آئی: اے محمدؐ! میں نے کہا: لبیک ربِّ عظمت لبیک۔ پس میری طرف وحی فرمائی کہ: اے محمدؐ! ملا اعلیٰ میں کس بات پر جھگڑا ہوا تھا؟

تو میں نے کہا: میرے اللہ میرے علم میں نہیں۔

پس فرمایا: اے محمدؐ! کیا تم نے انسانوں میں اپنے بعد کسی کو وزیر و بھائی اور وصی قرار نہیں دیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میرے اللہ! میں کس کو قرار دوں، تم میرے اختیار کرو جس کو چاہو۔

پس میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! میں نے انسانوں میں سے تمہارے لیے علی ابن ابی طالبؑ کو چنا ہے۔

میں نے کہا: میرے اللہ! میرے چچا کا بیٹا ہے۔

پس اللہ سبحانہ نے وحی فرمائی: اے محمدؐ! بے شک علیؑ تمہارا وارث ہے، اور تمہارے بعد علم کا وارث ہے، روز قیامت وہ تمہارا جھنڈا (لواء الحمد) تھامنے والا ہے، وہ تمہارے حوض کا ساقی ہے جو تمہاری امت میں سے مومن ہوگا ان کا ساقی ہے۔

پھر میری طرف وحی فرمائی: بے شک میں نے قسم کھائی ہے حقیقی قسم کھائی، اس حوض میں سے تم سے بغض رکھنے والا اور تمہاری اہل بیتؑ اور ذریتؑ سے بغض رکھنے والا نہیں پی سکتا، میری بات حق ہے میری قسم سچ ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں اے محمدؐ! میں تمہاری پوری امت کو جنت میں داخل کروں گا سوائے اس شخص کے جو جنت میں داخل ہونے سے انکار کرے گا۔

میں نے کہا: میرے اللہ کیا کوئی شخص جنت میں داخل ہونے سے انکار کرے گا؟!

پس میری طرف وحی فرمائی: کیوں نہیں، کیوں نہیں۔

میں نے عرض کیا: وہ کس طرح منع کرے گا؟

پس میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! میں نے تمہیں اپنی مخلوق میں سے چنا ہے اور تمہارے لیے وصی کے طور پر تمہارے بعد علیؑ کو چنا ہے، اور میں نے ان کو تمہارے ساتھ وہی نسبت دی ہے جو موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ کی تھی، مگر بات یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، اس کی محبت میں نے تمہارے دل میں ڈال دی ہے، نیز میں نے ان کو تمہارے اولاد کا والد قرار دیا ہے، تمہارے اس کا حق تمہاری امت پر وہی ہوگا جو تمہاری زندگی میں تمہارا حق تھا، پس جس شخص نے بھی تمہارے حق کا انکار کیا، اور جس نے بھی علیؑ کی ولایت سے انکار کیا تو اس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا، اور جس نے تمہاری ولایت کا انکار تو اس نے جنت میں داخل

ہونے سے انکار کیا۔

پس میں اللہ عزوجل کے سامنے سجدے میں گر گیا شکر کے طور پر جو نعمتیں اس نے میرے اوپر کی ہیں۔

پس آواز آئی: اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ اور مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں۔

پس میں نے کہا: اے میرے اللہ! میری امت کو میرے بعد علیؑ کی ولایت پر جمع کرنا تاکہ وہ سب میرے پاس حوض کوثر پر آکر ملیں قیامت کے دن۔

پس میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! میں اپنے بندوں خلق کرنے سے پہلے ان کا فیصلہ کر دیا ہے، اور میرا فیصلہ حتمی ہے، بے شک میں جس کو چاہوں اس کو ہدایت دوں اور جس کو چاہوں ہلاک کروں (یہاں پر ایک بات اور بھی ہے کہ اگر دوسرا وعدہ پہلے وعدے کو توڑ رہا ہو تو دوسرا وعدہ ممکن نہیں ہوسکتا ذات باری تعالیٰ سے، جیسا کہ پہلا وعدہ ہے کہ رجس کو تم سے دور رکھوں گا، اگر اس کے ساتھ سب کو ولایت دے کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب کرنا ہو تو پہلے وعدے کی نفی لازم آتی ہے۔۔مترجم) حالانکہ میں نے ان (علیؑ) کو تمہارے بعد علم دیا ہے، اور ان کو تمہارا وزیر اور تمہارے بعد تمہارا جانشین بنایا ہے؛ پس جس نے ان (علیؑ) سے بغض رکھا اس تو تم سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس ان (علیؑ) سے عداوت رکھی اس نے تم سے عداوت رکھی، اور جس نے ان سے محبت کی اس نے تم سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، حالانکہ میں نے ان کے لیے فضیلت قرار دی ہے، میں نے عطا کیا ہے کہ میں ان کے صلب سے گیارہ امام (علیہم السلام) پیدا کروں گا جو ہدایت کرنے والے ہوں سب کے سب تمہاری ذریت و اولاد ہوں گے، اور باکرہ بتول (سلام اللہ علیہا) کی اولاد ہوں گے، ان میں سے آخر مرد کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریم نماز پڑھے گا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے زمین ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی، اس کے ذریعے سے پسے ہوئے طبقے کو نجات دوں گا، اور گمراہوں کی ہدایت کروں گا، اس کے ذریعے سے نابینوں کو بینائی، اور مریض کو شفاء عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ سب کب ہوگا؟

پس میری طرف وحی فرمائی: یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہوجائے گی، پڑھنے والے زیادہ اور عمل کرنے والے کم رہ جائیں گے، قتل کی واردات بڑھ جائیں گیں، ہدایت کرنے والے فقہاء کم تعداد میں رہ جائیں گے، گمراہ اور خیانت کار کرنے والے فقہاء کی تعداد زیادہ ہوجائے گی، شعراء کی تعداد بڑھ جائے گی، تمہاری امت قبروں کو سجدہ گاہ بنادیں گے، قرآن مجید کے نسخے انتہائی زیبائی سے تیار کیے جائیں گے، مساجد کی عالی شان عمارتیں اور ڈیکوریشن کی جائے گی، حالانکہ جور وفساد بڑھا ہوا ہوگا، برے اعمال ظاہر ہوں گے، تمہاری امت برے افعال کا حکم دے گی اور نیک اعمال سے روکے گی، مرد مرد کے ساتھ اور عورت عورت کو اپنے لیے کافی سمجھے گی، راہنماء کافر ہوجائیں گے، سرپرست فاجر ہوجائیں گے، مددگار ظالم ہوں گے، صاحبان رائے ان میں سے فاسق ہوں گے، تین جگہوں پر زمین دھنس جائے گی، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں، اور ایک جزیرہ عرب میں، بصرہ کی تباہ حالی ہوگی ایک شخص کے ہاتھوں سے جو تمہاری ذریت میں سے ہوگا اس کے پیروکار زنوج ہوں گے [1] نیز حسنؑ کی اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا دجال کا ظہور ہوگا وہ مشرق میں سے بجستان میں ظاہر ہوگا، نیز سفیانی ظاہر ہوگا۔

پس میں نے کہا: اے میرے اللہ میرے کیا کیا فتنے واقع ہوں گے؟

پس میری طرف وحی اور مجھے خبر دی عزوجل نے بنی امیہ کی مصیبتوں کے بارے میں اور میرے چچا کے بیٹے کے فتنوں کے بارے میں، اور جو قیامت تک ہوتا رہے گا، وہ سب میں نے اپنے بھائی کو وصیت میں بتادیا ہے جب میں زمین پر واپس آگیا تھا اور میں کار رسالت کا حق ادا کردیا، پس میں اللہ کی اس طرح حمد بجالاتا ہوں جس طرح انبیاءؑ نے اللہ سبحانہ کی حمد کی ہے، نیز جس طرح کی اللہ سبحانہ کی حمد کی ہر چیز نے مجھ سے پہلے اور ہر وہ چیز جس کا اللہ سبحانہ خالق ہے قیامت کے دن تک"۔ [2]

---

[1] افریقہ کے بعض قبائل سیاہ فام کو بھی کہا جاتا ہے خواہ وہ کسی بھی جگہ آباد ہوں (2) سیاہ فام (3) نیگرو قوم۔ واحد: زنجی ج: زنوج۔ (مترجم)

[2] کمال الدین: ۲۵۰، ح۱؛ بحار الانوار: ۵۱/ ۶۸، ح۱۱ و ۵۲/ ۲۷۶، ح ۱۷۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۱۲۳، ح ۳۳

[٣٣٨] وَ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: [مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَلُومُونَنِي فِي مَحَبَّتِي لِأَخِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَوَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا أَحْبَبْتُهُ حَتَّى أَمَرَنِي رَبِّي- جَلَّ جَلَالُهُ- بِمَحَبَّتِهِ] [ثُمَّ قَالَ:] مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَلُومُونِّي فِي تَقْدِيمِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ فَوَعِزَّةِ رَبِّي مَا قَدَّمْتُهُ حَتَّى أَمَرَنِي رَبِّي بِتَقْدِيمِهِ وَ جَعَلَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَمِيرَ أُمَّتِي وَ إِمَامَهَا. أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَجَدْتُ عَلَى بَابِ السَّمَاءِ مَكْتُوباً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. وَ لَمَّا صِرْتُ إِلَى حُجُبِ النُّورِ رَأَيْتُ عَلَى كُلِّ حِجَابٍ مَكْتُوباً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. وَ لَمَّا صِرْتُ إِلَى الْعَرْشِ وَجَدْتُ عَلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

حضرت عبداللہ بن جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اقوام کے ذہن میں کیا ہے جو میں اپنے بھائی علی ابن ابی طالب (علیہما السلام) سے محبت کرتا ہوں (تو وہ کیا سمجھتے ہیں)؟، مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے، میں نے علیؑ سے محبت نہیں کی یہاں تک کہ میرے ربّ نے مجھے علیؑ سے محبت کرنے کا حکم نہیں دیا۔

پھر فرمایا: علیؑ ابن ابی طالبؑ کو سب پر مقدم کرنے کے بارے میں، اقوام کیا سوچ کر کے مجھ پر اعتراض کرتے ہیں؟ مجھے میرے ربّ کی عزّت کی قسم میں نے علیؑ کو مقدم نہیں کیا یہاں تک کہ میرے ربّ نے مجھے علیؑ کو مقدم کرنے کا حکم نہیں دیا، اور علیؑ کو امیرالمومنین اور میری امت کا امیر و امام قرار دینا کا حکم اللہ کی طرف سے نہیں آیا (تب تک میں نے ایسا کچھ نہیں کیا)۔

اے لوگو! جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو میں آسمان کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، علیؑ ابن ابی طالبؑ امیرالمومنین ہے۔

اور جب میں عرش پر پہنچا تو وہاں پر ارکان میں سے ہر رکن پر لکھا ہوا تھا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، علیؑ ابن ابی طالبؑ امیرالمومنین ہے"۔ [1]

[٣٣٩] وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ انْتَهَى بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلَى نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ. فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اُعْبُرْ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ، فَقَدْ نَوَّرَ اللهُ بَصَرَكَ وَ مَدَّ أَمَامَكَ، فَإِنَّ هٰذَا نَهَرٌ لَمْ يَعْبُرْهُ أَحَدٌ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ غَيْرَ أَنَّ لِي فِي كُلِّ يَوْمٍ اغْتِمَاسَةً فِيهِ، ثُمَّ أَخْرُجُ مِنْهُ فَأَنْفُضُ أَجْنِحَتِي، فَلَيْسَ مِنْ قَطْرَةٍ تَخْرُجُ مِنْ أَجْنِحَتِي إِلَّا خَلَقَ اللهُ مِنْهَا مَلَكاً مُقَرَّباً لَهُ عِشْرُونَ أَلْفَ وَجْهٍ وَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ لِسَانٍ، يَلْفَظُ كُلُّ لِسَانٍ بِلُغَةٍ لَا يَفْقَهُهَا اللِّسَانُ الْآخَرُ. فَعَبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحُجُبِ، وَ هِيَ خَمْسُمِائَةِ حِجَابٍ، مِنَ الْحِجَابِ إِلَى الْحِجَابِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ. ثُمَّ قَالَ لِي: تَقَدَّمْ يَا مُحَمَّدُ. فَقُلْتُ: وَلِمَ لَمْ تَكُنْ مَعِي؛ قَالَ: لَيْسَ لِي أَنْ أَجُوزَ هٰذَا الْمَكَانَ. فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ حَتَّى سَمِعَ مَا قَالَ الرَّبُّ- تَبَارَكَ وَتَعَالَى-: أَنَا الْمَحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ، شَقَقْتُ لَكَ اسْماً مِنِ اسْمِي؛ فَمَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ، وَ مَنْ قَطَعَكَ بَتَكْتُهُ، انْزِلْ إِلَى عِبَادِي فَأَخْبِرْهُمْ بِكَرَامَتِي إِيَّاكَ، وَ أَنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً إِلَّا وَ جَعَلْتُ لَهُ

[1] بحارالانوار: ۲۷/ ۱۲، ح ۲۸

وَزِيراً. وَأَنَّكَ رَسُولِي وَأَنَّ عَلِيّاً وَزِيرُكَ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا: "جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو جبرئیل علیہ السلام ایک نہر تک پہنچے جس کو "النور" کہا جاتا ہے، اور اس نام کی وجہ اللہ سبحانہ کا یہ ارشاد ہے: وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ (الانعام: 1) "اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا"۔

جب حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس نہر تک پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے محمدؐ! اللہ سبحانہ کی برکت سے اس نہر کو عبور فرمائیں، بے شک اللہ سبحانہ نے آپؐ کی بصارت کو منور اور آپؐ کے راستے کو کشادہ کیا ہے، کیوں کہ یہ ایسی نہر ہے جس کو (آج تک) کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل نے عبور نہیں کیا ہے مگر یہ کہ میں ہر روز میں غوطہ زن ہوتا ہے، پھر اس سے نکل کر اپنے پروں کو جھاڑتا ہوں، پس کوئی ایک قطرہ جو میرے پروں سے نکلتا ہے ایسا نہیں ہے کہ اس سے اللہ سبحانہ ایک مقرب فرشتہ پیدا نہ فرماتے ہوں جن میں سے ہر ایک فرشتے کے بیس ہزار چہرے ہوتے ہیں، اور چالیس ہزار زبانیں، ان میں سے ہر ایک زبان ایسی لغت میں الفاظ ادا کرتی ہے جس کو دوسری زبان کی لغت نہیں سمجھ سکتی۔

پس رسول اللہ ﷺ نے اس نہر کو عبور فرمایا یہاں تک حجابات تک پہنچے، اور یہ پانچ سو حجابات تھے، ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک کی مسافت پانچ سو سال تھی، پھر جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے عرض کیا: اے محمدؐ! آگے بڑھیے۔

میں نے کہا: تم کیوں میرے ساتھ نہیں آؤ گے؟

تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: میں اس جگہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

پس رسول اللہ ﷺ آگے بڑھتے گئے جہاں تک اللہ سبحانہ نے چاہا، یہاں تک کہ وہ سنا جو ربّ نے فرمایا: میں محمود ہوں اور تم محمدؐ ہو، میں نے تمہارا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے، جو شخص تم تک پہنچا میں اس کے پاس ہوتا ہوں، جس نے تم سے راہیں جدا کرلیں میں اس کو برباد کر دیتا ہوں، میرے بندوں کے پاس جاؤ اور ان کو بتاؤ تمہارا کیا مقام ہے میری بارگاہ میں، میں نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے لیے وزیر قرار دیا ہے، اور بے شک تم میرے

رسولؐ ہو اور علیؑ تمہارا وزیر ہے۔[1]

[۳۴۰] وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَأُهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ مُخَاطِباً لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: يَا عَلِيُّ! إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - كَانَ وَلَا شَيْءَ مَعَهُ، خَلَقَنِي وَخَلَقَكَ زَوْجَيْنِ مِنْ نُورِ جَلَالِهِ، فَكُنَّا أَمَامَ عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ نُسَبِّحُ اللهَ وَنُقَدِّسُهُ وَنُحَمِّدُهُ وَنُهَلِّلُهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ. فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَنِي وَإِيَّاكَ مِنْ طِينَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ طِينَةِ عِلِّيِّينَ وَعَجَنَنَا بِذٰلِكَ النُّورِ وَغَمَسَنَا فِي جَمِيعِ الْأَنْهَارِ وَأَنْهَارِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ خَلَقَ آدَمَ وَاسْتَوْدَعَ صُلْبَهُ تِلْكَ الطِّينَةَ وَالنُّورَ. فَلَمَّا خَلَقَهُ اِسْتَخْرَجَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَاسْتَنْطَقَهُمْ وَقَرَّرَهُمْ بِرُبُوبِيَّتِهِ. فَأَوَّلُ مَا خَلَقَ أَقَرَّ لِلّٰهِ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَالتَّوْحِيدِ أَنَا وَأَنْتَ، ثُمَّ النَّبِيُّونَ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ. فَقَالَ اللهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى: صَدَقْتُمَا وَأَقْرَرْتُمَا، يَا مُحَمَّدُ وَيَا عَلِيُّ، وَسَبَقْتُمَا خَلْقِي إِلَى طَاعَتِي، وَكَذٰلِكَ كُنْتُمَا فِي سَابِقِ عِلْمِي فِيكُمَا، فَأَنْتُمَا صَفْوَتِي وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمَا وَشِيعَتِكُمَا. وَلِذٰلِكَ خَلَقْتُكُمَا. [ثُمَّ] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَكَانَتْ تِلْكَ الطِّينَةُ فِي صُلْبِ آدَمَ. وَنُورِي وَنُورُكَ فِيمَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. فَمَا زَالَ النُّورُ يَنْتَقِلُ فِيمَا بَيْنَ أَعْيُنِ النَّبِيِّينَ وَالطِّينَةُ فِي أَصْلَابِهِمْ حَتَّى وَصَلَا إِلَى صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ عَيْنَيْهِ،

---

[1] امالی صدوق: ۴۳۵؛ ح ۱۰؛ تاویل الآیات: ۱/ ۱۵۷، ح ۱۷؛ بحارالانوار: ۱۸/ ۳۳۹ و ۳۷/ ۱۰۹، ح ۳؛ روضۃ الواعظین: ۵۵

فَافْتَرَقَا نِصْفَيْنِ، فَخَلَقَنِي مِنْ نِصْفٍ وَ اِتَّخَذَنِي نَبِيّاً وَ رَسُولاً. وَ خَلَقَكَ مِنَ اَلنِّصْفِ اَلْآخَرِ وَ اِتَّخَذَكَ خَلِيفَةً عَلَى خَلْقِهِ وَ وَلِيّاً. فَلَمَّا كُنْتُ مِنْ عَظَمَتِهِ - جَلَّ جَلاَلُهُ - كَقَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَطْوَعُ خَلْقِ اللهِ لَكَ؟ فَقُلْتُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ: فَاتَّخِذْهُ خَلِيفَةً وَ وَصِيّاً بَعْدَ أَنِ اِتَّخَذْتَهُ صَفِيّاً وَ وَلِيّاً. يَا مُحَمَّدُ! كَتَبْتُ اِسْمَكَ وَ اِسْمَ عَلِيٍّ عَلَى عَرْشِي مِنْ قَبْلِ أَنْ أَخْلُقَ خَلْقِي مَحَبَّةً مِنِّي لَكُمَا وَ لِمَنْ أَحَبَّكُمَا وَ تَوَلاَّكُمَا وَ أَطَاعَكُمَا، فَمَنْ أَحَبَّكُمَا وَ أَطَاعَكُمَا وَ تَوَلاَّكُمَا كَانَ عِنْدِي مِنَ اَلْمُقَرَّبِينَ وَ مَنْ جَحَدَ وَلاَيَتَكُمَا وَ عَدَلَ عَنْكُمَا كَانَ عِنْدِي مِنَ اَلْكَافِرِينَ اَلضَّالِّينَ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! فَمَنْ ذَا يَلِجُ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ وَ أَنَا وَ أَنْتَ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ وَ طِينَةٍ وَاحِدَةٍ، وَ أَنْتَ أَحَقُّ اَلنَّاسِ بِي فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ، وَ وُلْدُكَ وُلْدِي، وَ شِيعَتُكَ شِيعَتِي، وَ أَوْلِيَاؤُكَ أَوْلِيَائِي، وَ هُمْ مَعَكَ غَداً فِي اَلْجَنَّةِ جِيرَانِي.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"جب آنحضرت ﷺ کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا اور میں زمین پر واپس تشریف لے کر آئے تو حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! بے شک اللہ سبحانہ تھا اور کوئی شئے نہیں تھی اس کے ساتھ، اس نے مجھے خلق فرمایا اور تمہیں خلق فرمایا اپنے جلال کے نور میں سے، پس ہم رب العالمین کے عرش کے سامنے تسبیح، تقدیس، حمد اور تہلیل کر رہے تھے، اس پہلے کہ زمین و آسمان خلق ہوتے، پس جب اللہ سبحانہ نے چاہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمائے تو تمہیں اور مجھے ایک ہی طینت سے خلق فرمایا جو علیین کی مٹی تھی، اور ہم کو اس سے گوندا گیا اور ہم کو تمام نہروں اور جنت کی نہروں میں غوطہ زن کیا گیا، پھر اللہ سبحانہ نے

حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا اور ان کے صلب میں اس طینت و نور کو امانت رکھا، پس جب اللہ سبحانہ نے ان کو خلق فرمایا تو اس کی ذریت کو اس کی پیٹھ میں رکھا، نیز ان کو گویائی دی اور ان سب سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا، پس اللہ سبحانہ کی مخلوق میں سب سے پہلے جنہوں نے اللہ سبحانہ کی ربوبیت و توحید کا اقرار کیا وہ میں ہوں اور تم ہو، پھر اس کے بعد انبیاءؑ نے اپنی منازل اور قُرب کے لحاظ سے اقرار کیا، پس اللہ سبحانہ نے فرمایا: تم دونوں نے تصدیق کی اور اقرار کیا: اے محمدؐ! اور علیؑ، میری مخلوق کے درمیان میری اطاعت میں پہل کی ہے میرا علم تم دونوں کے بارے میں پہلے سے ہی یہی تھا، پس تم دونوں میرے صفی ہو اور وہ ائمہؑ جو تمہاری ذریت میں سے ہوں گے اور تم دونوں کے شیعہ، اس وجہ سے میں نے تم دونوں کو خلق فرمایا ہے۔

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

پس وہ طینت حضرت آدم علیہ السلام کے صلب میں رہی، میرا نور اور تمہارا نور اللہ سبحانہ کی نگرانی میں رہا، پس وہ نور منتقل ہوتا رہا انبیاءؑ کی ذوات سے ہوتے ہوئے اور وہ طینت ان کے صلب میں رہی یہاں تک کہ وہ دونوں صلب عبد المطلبؓ تک پہنچے، اور اللہ سبحانہ کی نگرانی میں، پس دونوں الگ ہوئے اور دو حصوں میں بٹے، پس اس کے ایک حصے سے اللہ سبحانہ نے مجھے خلق فرمایا اور مجھے نبیؐ و رسولؐ قرار دیا، اور تمہیں دوسرے حصے سے خلق فرمایا اور تمہیں اپنی مخلوق پر خلیفہ اور ولی مقرر فرمایا۔

پس جب میں عظمتِ الٰہی کے قاب قوسین یا اس سے بھی کم مسافت پر تھا تو مجھ سے فرمایا: اے محمد! اللہ سبحانہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ تمہارا ہم نوا اور اطاعت گزار کون ہے؟

تو میں نے کہا: علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

تو خداوند نے فرمایا: پس اس کو اپنا خلیفہ اور وصی قرار دو، بعد اس کے کہ میں نے اس کو صفی اور ولی قرار دیا ہے۔ اے محمدؐ! میں نے تمہارا اور علیؑ کا اپنے عرش پر کسی کو خلق کرنے سے پہلے لکھا ہوا ہے، میری اس محبت کی وجہ جو میں دونوں سے کرتا ہوں، اور جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے، تم دونوں سے تولّی کرتا ہے اور اطاعت کرتا ہے، پس جو تم دونوں سے محبت کرے، اطاعت کرے، تولّی کرے تو وہ میری بارگاہ میں مقربین میں سے ہے اور جو تمہاری ولایت کو انکار کرے

تم دونوں سے اپنی راہ الگ کرے تو وہ میری بارگاہ میں کافرین وضالین میں سے ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! تم اور میرے درمیان فاصلہ کون بنا سکتا ہے جب کہ تم اور میں ایک ہی نور میں سے ہیں اور ایک ہی طینت میں سے ہیں، دنیا و آخرت میں تمام لوگوں کی بہ نسبت تم مجھ سے سب سے زیادہ شائستہ ہو، تمہاری اولاد میری اولاد ہے، تمہارے شیعہ میرے شیعہ ہیں، تمہارے دوست میرے دوست ہیں، اور وہ سب تمہارے ساتھ جنت میں کل میرے پڑوسی ہوں گے"۔ ①

[۳۴۱] قَالَ أَيضاً اِبْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ تَحَدَّثْنَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَ عَيَّرْنَهَا وَ قُلْنَ لَهَا: زَوَّجَكِ رَسُولُ اللهِ مِنْ عَائِلٍ لَا مَالَ لَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ! أَ مَا تَرْضَيْنَ أَنْ يَكُونَ اللهُ تَعَالَى اِطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ اِطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا رَجُلَيْنِ جَعَلَ أَحَدَهُمَا أَبَاكِ وَ الْآخَرَ بَعْلَكِ. يَا فَاطِمَةُ! كُنْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ نُوراً بَيْنَ يَدَيِ اللهِ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - مُطِيعاً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ آدَمَ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّورَ جُزْئَيْنِ: جُزْءٌ أَنَا وَ جُزْءٌ عَلِيٌّ. ثُمَّ إِنَّ قُرَيْشاً تَكَلَّمَتْ فِي ذٰلِكَ وَ فَشَا الْخَبَرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلَالاً فَجَمَعَ النَّاسَ وَ خَرَجَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ إِلَى مَسْجِدِهِ وَ رَقِيَ مِنْبَرَهُ وَ حَدَّثَ النَّاسَ بِمَا خَصَّهُ اللهُ تَعَالَى بِهِ وَ بِمَا خَصَّ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَقَالَ: مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّهُ بَلَغَنِي مَقَالَتُكُمْ، وَ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثاً فَعُوهُ وَ احْفَظُوهُ مِنِّي وَ أَبْلِغُوهُ عَنِّي، فَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ بِمَا خَصَّنَا اللهُ بِهِ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَ بِمَا خَصَّ بِهِ عَلِيّاً مِنَ

① تاویل الآیات: ۲/۷۷۳، ح ۳؛ بحار الانوار: ۲۵/۳، ح ۵ و ۳/۶؛ الدر النظیم ابن حاتم شامی: ۳۲۶

الْفَضْلِ وَ الْكَرَامَةِ وَ فَضَّلَهُ عَلَيْكُمْ فَلَا تُخَالِفُوهُ فَتَنْقَلِبُوا عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ. مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّ اللهَ اِخْتَارَنِي مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ فَبَعَثَنِي إِلَيْكُمْ رَسُولاً وَ اِخْتَارَ لِي عَلِيّاً فَجَعَلَهُ لِي أَخاً وَ خَلِيفَةً وَ وَصِيّاً. مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَا مَرَرْتُ بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِي سَمَاءٍ مِنَ السَّمَاوَاتِ إِلَّا سَأَلُونِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ قَالُوا لِي: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا رَجَعْتَ فَأَقْرِءْ عَلِيّاً وَ شِيعَتَهُ مِنَّا السَّلَامَ. فَلَمَّا بَلَغْتُ السَّمَاءَ السَّابِعَةَ وَ تَخَلَّفَ عَنِّي جَمِيعُ مَنْ كَانَ مَعِي مِنْ مَلَائِكَةِ السَّمَاوَاتِ وَ جَبْرَئِيلُ وَ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ، وَ وَصَلْتُ إِلَى حِجَابِ رَبِّي، دَخَلْتُ سَبْعِينَ أَلْفَ حِجَابٍ، مِنْ حِجَابٍ إِلَى حِجَابٍ، حِجَابُ الْعِزَّةِ، وَ الْقُدْرَةِ، وَ الْبَهَاءِ، وَ الْكِبْرِيَاءِ، وَ الْعَظَمَةِ، وَ النُّورِ، وَ الْجَمَالِ، وَ الظُّلُمَاتِ، وَ الْكَمَالِ، حَتَّى وَصَلْتُ إِلَى حِجَابِ الْجَلَالِ، فَكُشِفَ لِي عَنْ حِجَابِ الْجَلَالِ فَنَاجَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَ قُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَتَقَدَّمَ إِلَيَّ بِمَا أَحَبَّ وَ أَمَرَنِي بِمَا أَرَادَ. وَ لَمْ أَسْأَلْهُ لِنَفْسِي شَيْئاً وَ لِعَلِيٍّ إِلَّا أَعْطَانِي وَ وَعَدَنِي الشَّفَاعَةَ فِي شِيعَتِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ. ثُمَّ قَالَ لِيَ الْجَلِيلُ - جَلَّ جَلَالُهُ -: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ تُحِبُّ مِنْ خَلْقِي؟ قُلْتُ: أُحِبُّ الَّذِي تُحِبُّهُ أَنْتَ يَا رَبِّ. فَقَالَ - جَلَّ ثَنَاؤُهُ -: فَأَحِبَّ عَلِيّاً، فَإِنِّي أُحِبُّهُ، وَ أُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ، وَ أُحِبُّ مَنْ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ. فَخَرَرْتُ سَاجِداً مُسَبِّحاً شَاكِراً لَهُ - تَعَالَى -. فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! عَلِيٌّ وَلِيِّي وَ خِيَرَتِي بَعْدَكَ مِنْ خَلْقِي، اِخْتَرْتُهُ لَكَ أَخاً وَ وَصِيّاً وَ وَزِيراً وَ خَلِيفَةً وَ صَفِيّاً وَ نَاصِراً لَكَ عَلَى أَعْدَائِي، أَيَّدْتُهُ بِنُصْرَتِي وَ أَمَرْتُ بِنُصْرَتِهِ

مَلَائِكَتِي، وَ جَعَلْتُهُ نَقِمَةً لِي عَلَى أَعْدَائِي. يَامُحَمَّدُ! وَ عِزَّتِي وَ
جَلَالِي، لَا يُنَاوِي عَلِيّاً جَبَّارٌ إِلَّا قَصَمْتُهُ، وَلَا يُقَاتِلُ عَلِيّاً عَدُوٌّ
مِنْ أَعْدَائِي إِلَّا هَزَمْتُهُ وَ أَبَدْتُهُ. يَامُحَمَّدُ! إِنِّي اطَّلَعْتُ عَلَى قُلُوبِ
عِبَادِي فَوَجَدْتُ عَلِيّاً أَنْصَحَ خَلْقِي لَكَ وَ أَطْوَعَهُمْ لَكَ،
فَاتَّخِذْهُ أَخاً وَ خَلِيفَةً وَ وَصِيّاً، وَ زَوِّجْهُ ابْنَتَكَ، فَإِنِّي سَأَهَبُ
لَهُمَا غُلَامَيْنِ طَيِّبَيْنِ طَاهِرَيْنِ تَقِيَّيْنِ نَقِيَّيْنِ، فَبِي حَلَفْتُ وَ
عَلَى نَفْسِي حَتَمْتُ، أَنَّهُ لَا يَتَوَلَّى عَلِيّاً وَ زَوْجَتَهُ وَ ذُرِّيَّتَهُمَا أَحَدٌ
مِنْ خَلْقِي إِلَّا رَفَعْتُهُ إِلَى قَائِمَةِ عَرْشِي، وَ قُصُورِ جَنَّتِي، وَ بُحْبُوحَةِ
كَرَامَتِي، وَ أَسْكَنْتُهُ فِي حَظِيرَةِ قُدْسِي، وَ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ وَ
يَعْدِلُ عَنْ وَلَايَتِهِمْ إِلَّا سَلَبْتُهُ وُدِّي، وَ بَاعَدْتُهُ مِنْ قُرْبِي، وَ
ضَاعَفْتُ عَلَيْهِ عَذَابِي وَ لَعْنَتِي. يَامُحَمَّدُ! وَ عَلَى وَلَايَتِكَ بِأَنَّكَ
رَسُولِي إِلَى خَلْقِي وَ أَنَّ عَلِيّاً وَلِيِّي وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَخَذْتُ
مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَ مَلَائِكَتِي وَ جَمِيعِ خَلْقِي، وَ هُمْ أَرْوَاحٌ مِنْ
قَبْلِ أَنْ أَخْلُقَ خَلْقاً فِي سَمَائِي وَأَرْضِي، مَحَبَّةً لَكَ مِنِّي -يَامُحَمَّدُ- وَ
لِعَلِيٍّ وَلِوُلْدِكُمَا وَلِمَنْ أَحَبَّكُمَا وَ كَانَ مِنْ شِيعَتِكُمَا، وَلِذٰلِكَ
خَلَقْتُهُ مِنْ طِينَتِكُمَا. فَقُلْتُ: إِلٰهِي وَ سَيِّدِي! فَاجْمَعِ الْأُمَّةَ
عَلَيْهِ. فَأَبَى عَلَيَّ وَ قَالَ لِي - تَعَالَى-: أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهُ مُبْتَلًى وَ
مُبْتَلًى بِهِ، وَ أَنِّي جَعَلْتُكُمَا حُجَّتِي لِأُسْكِنَ السَّمَاوَاتِ وَ أُزَيِّنَهَا
لِمَنْ أَطَاعَنِي فِيكُمْ، وَ أُحِلَّ عَذَابِي وَ لَعْنَتِي عَلَى مَنْ خَالَفَنِي
فِيكُمْ وَ عَصَانِي، فَبِكُمْ أَمِيزُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ. يَامُحَمَّدُ! وَ
عِزَّتِي وَ جَلَالِي، لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَ لَوْ لَا عَلِيٌّ مَا خَلَقْتُ
الْجَنَّةَ؛ لِأَنِّي بِكُمْ أَجْزِي الْعِبَادَ يَوْمَ الْمَعَادِ بِالثَّوَابِ وَ
الْعِقَابِ، وَ بِعَلِيٍّ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ أَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي فِي دَارِ

الدُّنْيَا، ثُمَّ إِلَيَّ مَصِيرُ الْعِبَادِ فِي الْمَعَادِ، فَأُحَكِّمُكُمَا فِي جَنَّتِي وَ
نَارِي، فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَكُمَا عَدُوٌّ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ لَكُمَا وَلِيٌّ،
وَ بِذٰلِكَ أَقْسَمْتُ عَلَى نَفْسِي. ثُمَّ انْصَرَفْتُ رَاجِعاً فَجَعَلْتُ لَا
أَخْرُجُ مِنْ حِجَابٍ مِنْ حُجُبِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ إِلَّا
سَمِعْتُ: يَامُحَمَّدُ! أَحْبِبْ عَلِيّاً. يَامُحَمَّدُ! أَكْرِمْ عَلِيّاً. يَامُحَمَّدُ!
اِسْتَخْلِفْ عَلِيّاً. يَامُحَمَّدُ! أَوْصِ إِلَى عَلِيٍّ. يَامُحَمَّدُ! آخِ عَلِيّاً.
يَامُحَمَّدُ! اِسْتَوْصِ بِعَلِيٍّ وَ شِيعَتِهِ خَيْراً. فَلَمَّا وَصَلْتُ إِلَى
الْمَلَائِكَةِ جَعَلُوا يُهَنِّئُونِّي فِي السَّمَاوَاتِ وَيَقُولُونَ: هَنِيئاً لَكَ
يَا رَسُولَ اللهِ! بِكَرَامَةِ اللهِ لَكَ وَلِعَلِيٍّ أَخِيكَ. مَعَاشِرَ النَّاسِ!
عَلِيٌّ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ وَصِيِّي وَ أَمِينِي عَلَى أُمَّتِي بِأَمْرِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ، وَ وَزِيرِي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْكُمْ فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ وَفَاتِي، لَا
يَتَقَدَّمُهُ أَحَدٌ بَعْدِي، وَ لَقَدْ أَعْلَمَنِي رَبِّي أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، وَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَ وَارِثِي وَ وَارِثُ النَّبِيِّينَ،
وَ حُجَّةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ مِنْ شِيعَتِهِ وَ
أَهْلِ وَلَايَتِهِ إِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ بِأَمْرِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. يَبْعَثُهُ
اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَقَامٍ يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ، بِيَدِهِ
لِوَائِي، لِوَاءُ الْحَمْدِ، يَسِيرُ بِهِ أَمَامِي، تَحْتَهُ آدَمُ وَ جَمِيعُ مَنْ وُلِدَ مِنْ
وُلْدِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ إِلَى
جَنَّاتِ النَّعِيمِ، حَتْماً مِنَ اللهِ الْعَظِيمِ مَحْتُوماً، وَ وَعْداً وَعَدَنِيهِ
رَبِّي، وَلَنْ يُخْلِفَ اللهُ وَعْدَهُ، وَ أَنَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ.

نیز حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ: جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہؑ
کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے کرادی تو قریش کی عورتیں اس شادی پر باتیں کرنے لگیں اور عار
سمجھنے لگیں اور حضرت فاطمہؑ سے کہنے لگیں: رسول اللہ ﷺ نے آپؑ کی شادی ایک تنگ

دست شخص سے کرادی جس کے پاس مال و دولت ہی نہیں ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: ''اے فاطمہؑ! میں اور علیؑ اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں نور تھے حالتِ اطاعت میں تھے، اس سے پہلے کہ اللہ سبحانہ حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرماتے چودہ ہزار سال پہلے، جب اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا تو اس نور کے دو حصّے فرمائے: اس کا ایک حصّہ میں اور ایک علیؑ ہے''۔

پھر اس کے بعد اس معاملے پر قریش میں چہ مگوئیاں ہوئیں اور خبر پھیل گئی پس حضور ﷺ تک بات پہنچی تو آپؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا انھوں نے لوگوں کو جمع کیا اور حضوؐر مسجد گئے، زیب منبر ہوئے اور لوگوں سے اپنی خصوصیات جو اللہ سبحانہ نے حضوؐر کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیں اور حضرت علی علیہ السلام کی خصوصیات نیز حضرت زہراءؑ کی خصوصیات کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھ تک تمہاری باتیں پہنچی ہیں، اب میں تم لوگوں سے بہت ہی کام کی باتیں کرنے آیا ہوں سو وہ بہت ہی غور سے سنیں، اور ان کی حفاظت کریں، اور دوسروں تک پہنچائیں، میں تم لوگوں کو یہ بتانے لگا ہوں کہ اللہ سبحانہ نے ہم اہل بیتؑ کو کیا خصوصیات عطا فرمائی ہیں، اور علیؑ کو کن فضائل و کرامات سے خاص کیا گیا اور تم لوگوں پر کن باتوں میں افضل قرار دیا گیا ہے اس کی مخالفت مت کرنا ورنہ:

انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ (آل عمران: 144)

''تو تم الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پلٹ جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور عنقریب خدا شکرگزار بندوں کو جزا دے گا''۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے مجھے چنا اور تمہارے پاس بھیجا اور میرے لیے علیؑ کو چنا، پس اللہ سبحانہ نے ان کو میرا بھائی اور خلیفہ و وصی قرار دیا ہے۔

اے لوگو! بڑی بات ہے یہ کہ مجھے جب ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو میں ملائکہ کے

کسی گروہ یا جماعت سے اور آسمانوں سے کسی بھی آسمان پر سے نہیں گزرا مگر یہ کہ فرشتوں نے مجھ سے علیؑ کے بارے میں سوال کیا اور مجھ سے کہا: اے محمدؐ! جب تم واپس جاؤ تو علیؑ کو ہماری طرف سے سلام کہنا، پس جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو جو بھی ملائکہ میرے ساتھ تھے، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اور دیگر مقربین فرشتے سب پیچھے رہ گئے، اور میں اپنے ربّ کے حجاب تک پہنچا، میں ستر ہزار حجابوں میں داخل ہوا، ایک حجاب سے دوسرے تک، حجاب عزت، حجاب قدرت، اور جمال، کبریائی، عظمت، نور، ظلمات، کمال یہاں تک کہ میں حجابِ جلال تک پہنچا، پس میرے لیے حجاب جلال سے کشف ہوا تو میں نے سرگوشی کی اپنے ربّ عز و جل سے اور میں اس کے سامنے کھڑا ہوا، پس اس نے میرے سامنے وہ کچھ پیش فرمایا جو میں چاہتا تھا اور جو اس نے چاہا اس چیز کا مجھے حکم دیا، میں نے اپنی نفس کے بارے میں کچھ نہیں مانگا، اور نہ ہی علیؑ کے لیے مگر یہ کہ اس نے مجھے عطا فرمایا اور مجھ سے علیؑ کے شیعوں اور اس کے دوستوں کے بارے میں شفاعت کا وعدہ فرمایا۔

پھر اس کے بعد جلیل جل جلالہ نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ! میری مخلوق میں تم کس سے محبت کرتے ہو؟

تو میں نے کہا: میں بھی اسی سے محبت کرتا ہوں، اے میرے ربّ جس سے تم محبت کرتے ہو۔

پس اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا: پس تم علیؑ سے محبت کرو، کیوں کہ میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں، نیز ہر وہ شخص جو علیؑ سے محبت کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہوں، ہر وہ شخص جو علیؑ کے چاہنے والے سے محبت کرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

پس میں سجدہ ریز ہو گیا تسبیح و شکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی۔

پس اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا: اے محمدؐ! علیؑ میرا ولی ہے، اور تمہارے بعد میری بہترین تخلیق ہے میری مخلوق میں، میں نے ان کو تمہارا بھائی و وصی، و وزیر، خلیفہ و صفی اور میرے دشمنوں کے خلاف تمہارے لیے ناصر و مددگار کے طور پر چنا ہے، میں اپنی نصرت سے اس کی تائید کرتا ہوں، میں نے اپنے ملائکہ کو اس کی نصرت کا حکم دیا ہے، اور میں نے علیؑ کو اپنے

دشمنوں کے لیے سزا قرار دیا ہے۔

اے محمدؐ! مجھے میری عزت وجلال کی قسم کوئی جبار علیؑ کا سامنا نہیں کرے گا مگر یہ میں اس کو ہلاک کردوں گا، میرے دشمنوں میں سے کوئی دشمن علیؑ سے جنگ نہیں کرے گا مگر یہ کہ میں اس کو ہزیمت اٹھانے پر مجبور کردوں گا۔

اے محمدؐ! میں نے اپنے بندوں کے قلوب کا جائزہ لیا پس میں نے علیؑ کو اپنی مخلوق میں تمہارے خلق سے زیادہ مشابہ اور سب سے زیادہ تمہاری اطاعت کرنے والا پایا، پس ان کو اپنی بھائی بناؤ اور خلیفہ و وصی قرار دو، نیز اپنی بیٹی کی شادی ان سے کرادو، کیوں کہ میں عنقریب ان دونوں کو دو جوان عطا کروں گا جو کہ طیب و طاہر تقی ونقی صفات سے آراستہ ہوں گے، میں نے اپنی قسم کھائی ہے اور اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے، کہ کوئی شخص بھی علیؑ اور اس کی زوجہ (سلام اللہ علیہا) اور ان دونوں کی ذریت سے تولی نہیں کرے گا مگر یہ کہ میں اس کی شان اپنی عرش کی لسٹ میں لکھواؤں گا، اور اس کو میری جنت کی قصور و محلات تک پہنچاؤں گا، اور میں اس کو باکرامت فرد قرار دوں گا، نیز اس کو جنت کا مکین بناؤں گا، کوئی ان سے عداوت نہیں کرے گا اور ان کی ولایت سے نہیں پھرے گا مگر یہ کہ میں اس سے اپنی محبت چھین لوں گا، میں اس کو اپنی قرب سے دور کردوں گا، اور اس پر اپنا عذاب ولعنت دگنی کردوں گا۔

اے محمدؐ! تمہاری ولایت کے اوپر کہ تم میرے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو میری مخلوق کی طرف اور یہ کہ علیؑ میرا ولی اور امیر المومنین ہے میں نے انبیاءؑ سے عہد و میثاق لیا تھا، اپنے ملائکہ سے اور تمام مخلوق سے، جس وقت وہ عالم ارواح میں تھے، اس سے پہلے کہ میں اپنی آسمان و زمین پر کسی مخلوق کو خلق فرماتا، کیوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اے محمدؐ! اور علیؑ سے اور تم دونوں کے بیٹوں سے نیز جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور تم دونوں کے شیعوں میں سے ہے، یہی وجہ ہے کہ میں نے ان کو تم دونوں کی طینت میں سے خلق فرمایا ہے۔

پس میں نے کہا: اے میرے اللہ! پس میری امت کو علیؑ پر جمع فرمادے۔

تو میری بات قبول نہیں فرمائی اور مجھ سے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ وہ خود بھی امتحان میں ہے اور اس کے ذریعے سے بھی امتحان لیا جاتا ہے، بے شک میں نے تم دونوں کو جنت

قرار دیا ہے بے شک میں آسمان پر رہائش دوں گا اور ان لوگوں سے میں اپنی عرش کو زینت بخشوں گا جو تمہاری ہدایات پر چل کر میری اطاعت کریں گے، میں اپنا عذاب ولعنت حلال کردوں گا ان لوگوں پر جو تمہاری ہدایات پر عمل نہ کر کے میری مخالفت ومعصیت کریں گے، تم لوگوں کے ذریعے میں خبیث وطیب کے درمیان فرق پیدا کروں گا۔

اے محمدؐ! مجھے میری عزت وجلال کی قسم، بالفرض تم نہ ہوتے تو میں آدمؑ کو خلق نہ فرماتا، بالفرض علی (علیہ السلام) نہ ہوتے تو میں جنت کو خلق نہ فرماتا، کیوں کہ میں تم دونوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کو جزاء عطا فرماؤں گا قیامت کے روز، ثواب وعقاب کی صورت میں، میں علیؑ اور ائمہ (علیہم السلام) جو علیؑ کی اولاد میں سے ہوں گے کے ذریعے سے دنیا میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا، پھر بندے قیامت کے روز میرے پاس آئیں گے، پس میں تم دونوں کو حکم بناؤں گا اپنی جنت وجہنم کے لیے، جنت میں تم دونوں کا دشمن داخل نہیں ہوگا، جہنم میں تم دونوں کا دوست نہیں جائے گا، اسی بات کی میں نے قسم کھائی ہے۔

پھر میں واپس ہوا تو واپسی میں میں نہیں نکلا پروردگار کے حجابات میں سے کسی حجاب سے مگر یہ کہ میں نے سنا: اے محمدؐ! علیؑ سے محبت کرو۔ اے محمدؐ! علیؑ کو مکرم قرار دو۔ اے محمدؐ! علیؑ کو جانشین قرار دو۔ اے محمدؐ! علیؑ کی طرف وصیت کرو۔ اے محمدؐ! علیؑ کو اپنا بھائی بناؤ۔ اے محمدؐ! علیؑ کو اور ان کے شیعوں کو خیر کی وصیت کرو۔

پس جب میں ملائکہ کے پاس پہنچا تو وہ مجھے آسمانوں میں مبارکباد دینے لگ گئے اور کہتے رہے: تہنیت ہو آپؐ کے لیے یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے لیے اللہ سبحانہ کی کرامت کے بارے میں اور آپؐ کے بھائی علیؑ کے لیے سبحانہ کی طرف سے کرامت کے بارے میں۔

اے لوگو! علیؑ دنیا و آخرت میں میرا بھائی، میرا وصی اور میری امت کا امین ہے رب العالمین کے حکم سے، تمہارے اوپر میرا وزیر اور میرا جانشین ہے میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد، میرے بعد کوئی علیؑ پر مقدم نہیں ہوسکتا، میرے رب نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں کا سردار وسید ہے، امیر المومنین ہے، متقین کا امام ہے، میرا اور دیگر انبیاءؑ کا وارث ہے، رب العالمین کی حجت ہے، باکردار و پاکیزہ لوگوں کا قائد ہے جو اس کے شیعہ ہوں

گے، نیز وہ علیؑ کی ولایت کو ماننے والے ہوں گے علیؑ ان کو رب العالمین کے حکم سے جناتِ نعیم کی طرف لے کر جائیں گے، قیامت کے روز اللہ سبحانہ علیؑ کو ایک ایسے مقام پر بھیجے گا جس کو دیکھ کر اولین و آخرین رشک کھائیں گے، اس کے ہاتھ میں میرا پرچم ہوگا، لواء الحمد ہوگا، میرے آگے آگے چلے گا، اس پرچم کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی پوری اولاد ہوگی تمام انبیاءؑ وصدیقین، شہداء، صالحین، جنت کی طرف جائیں گے، یہ امر اللہ سبحانہ کی طرف سے حتمی و قطعی ہے، یہ وہ وعدہ ہے جو میرے ربّ نے میرے ساتھ کیا ہے، وہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا، اور میں اس بات کے گواہوں میں سے ہوں"۔ [1]

[۳۴۲] وَ رُوِیَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ بَلَغْتُ [السَّمَاءَ] الْخَامِسَةَ نَظَرْتُ إِلَى صُورَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ: حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ! مَا هٰذِهِ الصُّورَةُ؟ فَقَالَ: اِشْتَهَتِ الْمَلَائِكَةُ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى [صُورَةِ] عَلِيٍّ فَقَالُوا: رَبَّنَا! إِنَّ بَنِي آدَمَ فِي دُنْيَاهُمْ يَتَمَتَّعُونَ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً بِالنَّظَرِ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ عَمِّ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَ خَلِيفَتِهِ وَ وَصِيِّهِ وَ أَمِينِهِ، فَمَتِّعْنَا بِصُورَتِهِ قَدْرَ مَا تُمَتِّعُ أَهْلَ الدُّنْيَا بِهِ، فَصَوَّرَ لَهُمْ صُورَتَهُ مِنْ نُورِ قُدْسِهِ عَزَّوَجَلَّ فَصُورَةُ عَلِيٍّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ لَيْلاً وَ نَهَاراً يَزُورُونَهُ وَ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَلَمَّا ضَرَبَهُ [اللَّعِينُ] ابْنُ مُلْجَمٍ [عَلَى رَأْسِهِ] صَارَتْ تِلْكَ الضَّرْبَةُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي فِي السَّمَاءِ، فَالْمَلَائِكَةُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً وَ يَلْعَنُونَ قَاتِلَهُ [ابْنَ مُلْجَمٍ]، فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَبَطَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ حَمَلَتْهُ حَتَّى أَوْقَفَتْهُ مَعَ صُورَةِ عَلِيٍّ فِي السَّمَاءِ

[1] تاویل الآیات: ۱/ ۲۷۲، ح ۴؛ بحارالانوار: ۱۸/ ۳۹۷، ح ۱۰۱ و ۴۰/ ۱۸، ح ۳۶

الْخَامِسَةِ، فَكُلَّمَا هَبَطَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاوَاتِ الْعُلْيَا وَ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَمَا فَوْقَهَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ لِزِيَارَةِ صُورَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ النَّظَرِ إِلَيْهِ وَ إِلَى الْحُسَيْنِ [ابْنِ عَلِيٍّ] عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصُورَتِهِ الَّتِي تَشَحَّطَتْ بِدِمَائِهِ لَعَنُوا ابْنَ مُلْجَمٍ وَ يَزِيدَ وَ ابْنَ زِيَادٍ وَ مَنْ قَاتَلَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ الْأَعْمَشُ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هٰذَا مِنْ مَكْنُونِ الْعِلْمِ وَ مَخْزُونِهِ فَلَا تُخْرِجْهُ إِلَّا إِلَى أَهْلِهِ.

جناب اعمشؒ نے حضرت جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو میں نے علی ابن ابی طالبؑ کی تصویر دیکھی تو میں نے کہا: میرے دوست جبرئیل علیہ السلام! یہ تصویر کیا ہے؟

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: ملائکہ کی خواہش تھی کہ وہ علی علیہ السلام کی تصویر دیکھیں تو انھوں نے کہا: اے ہمارے ربّ: اولادِ آدمؑ! تو دنیا میں شام و سحر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بیٹے، خلیفہ و وصی اور اس کے امانت دار علیؑ کو دیکھتے رہتے ہیں، پس ہم کو اس قدر اس کی صورت سے لطف اندوز فرما کہ جس قدر اہل دنیا ہورہے ہیں، تو اللہ سبحانہ نے اپنی نور مقدس سے علیؑ کی تصویر بنائی جو شب و روز ان کے سامنے ہے شام و سحر اس تصویر کی زیارت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ابن ملجم لعین نے امام علیہ السلام کی سر مبارک پر ضربت ماری تو اس ضربت کا نشان آسمان پر موجود تصویر پر بھی نمایاں ہوگیا، پس ملائکہ شام و سحر اس کی طرف دیکھتے رہتے تھے اور مولا علیہ السلام کے قاتل پر لعنت کررہے ہیں، اور جب امام حسن علیہ السلام کو شہید کردیا گیا تو ملائکہ اتر آئے اور امام حسین علیہ السلام کی صورت بھی ساتھ لے کر گئے اور امام علی علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ والی جگہ پہنچادیا پانچویں آسمان پر، پس جیسے ہی اوپر کے

سمانوں کے فرشتے نیچے اتر آئے اور نیچے کے آسمانوں کے فرشتے پانچویں آسمان پر آئے تصویر کی زیارت کے لیے تو انھوں نے امام علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام کی تصویر کی طرف بھی دیکھا جو کہ خون میں ترتھی تو ابن ملجم پر لعنت کی اور یزید، ابن زیاد اور جو بھی امام حسین علیہ السلام کی قتل میں شریک تھا ان سب پر لعنت کی اور وہ قیامت تک لعنت کرتے رہیں گے"۔

اعمشؒ کہتا ہے کہ: امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: یہ علم مکنون ومخزون ہے اس کو سوائے اہل شخص کے کسی اور پر ظاہر مت کرنا۔ ①

[۳۴۳] وَرُوِیَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، أُوقِفْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي - جَلَّ وَ عَلاَ -. فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَ سَعْدَيْكَ. قَالَ: إِنَّكَ قَدْ بَلَوْتَ خَلْقِي فَأَيَّهُمْ رَأَيْتَ أَطْوَعَ لَكَ؛ قُلْتُ: عَلِيّاً. قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ. فَهَلِ اتَّخَذْتَ خَلِيفَةً لِنَفْسِكَ يُؤَدِّي عَنْكَ وَ يُعَلِّمُ عِبَادِي مِنْ كِتَابِي مَا لَا يَعْلَمُونَ؛ قُلْتُ: إِخْتَرْ لِي فَإِنَّ خِيَرَتَكَ خَيْرٌ لِي. قَالَ: قَدِ اخْتَرْتُ لَكَ عَلِيّاً فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِيفَةً وَ وَصِيّاً، وَ نَحَلْتُهُ عِلْمِي وَ حُكْمِي. فَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ هٰذَا الْاِسْمُ قَبْلَهُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ. يَا مُحَمَّدُ! عَلِيٌّ رَايَةُ الْهُدَى وَ إِمَامُ مَنْ أَطَاعَنِي وَ نُورُ أَوْلِيَائِي، وَ هُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِينَ، مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي. فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ. قُلْتُ: رَبِّي قَدْ بَشَّرْتُهُ. فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ وَفِي قَبْضَتِهِ، إِنْ يُعَاقِبْنِي فَبِذُنُوبِي وَلَمْ يَظْلِمْنِي شَيْئاً. وَإِنْ يُتِمَّ وَعْدَهُ لِي فَاللهُ مَوْلَايَ. قَالَ: أَجَلْ. فَقُلْتُ: إِجْعَلْ رَبِيعَهُ

① بحار الانوار: ۱۸/ ۳۰۳، ح ۹، ۱۰ و ۳۵/ ۲۲۹، ح ۲۳؛ احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ، ۶۳۲، ح ۶۵

الْإِيمَانَ بِكَ. قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِهِ - يَا مُحَمَّدُ - غَيْرَ أَنِّي مُخْتَصُّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَلَاءِ لَمْ أَخْتَصَّ بِهِ أَحَداً مِنْ أَوْلِيَائِي. قُلْتُ: رَبِّي! أَخِي وَ صَاحِبِي. قَالَ: قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنَّهُ مُبْتَلًى وَ مُبْتَلًى بِهِ فَلَوْلَا عَلِيٌّ لَمْ يُعْرَفْ حِزْبِي وَلَا أَوْلِيَائِي وَلَا أَوْلِيَاءُ رُسُلِي.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "جب مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا، پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف، پھر سدرۃ المنتہی کی طرف، مجھے اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا کیا گیا۔

اللہ عزّوجل نے ارشاد فرمایا: اے محمدؐ!

میں نے عرض کیا: لبیك و سعدیك میرے ربّ۔

فرمایا عزّوجل: بے شک تم نے میری مخلوق کا امتحان لیا ہے تو تم نے اپنی اطاعت میں سب سے زیادہ کس کو پایا ہے؟

عرض کیا: علیؑ کو۔

فرمایا عزّوجل: تم نے سچ کہا ہے اے محمدؐ! پس کیا تم نے اپنے لیے کسی خلیفہ بنایا ہے جو تمہارے امور کی ادائیگی کرے گا، اور میرے بندوں کو اس چیز کی تعلیم دے گا جو وہ نہیں جانتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: تم میرے لیے کسی کا انتخاب کرو کیوں کہ تمہارا انتخاب بہترین ہوتا ہے۔

فرمایا عزّوجل نے: میں نے علیؑ کو تمہارے چنا ہے جو تمہارا خلیفہ اور وصی ہوگا، میں نے اپنی مرضی سے اپنی علم وحکمت ان کو دی ہے، پس وہ امیر المومنینؑ ہے، یہ نام کسی اور کے لیے نہیں ہوگا نہ اس سے پہلے کسی کے لیے تھا اور نہ ہی بعد میں کسی کا ہوگا۔

اے محمدؐ! علیؑ ہدایت کی نشانی ہے، جو میری اطاعت کرتے ہیں ان کا امام ہے، اور میرے دوستوں اور اولیاء کے لیے نور ہے، علیؑ وہ کلمہ ہے جس کو متقین نے تھام لیا ہے، جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھے سے بغض رکھا، پس اس بات کی بشارت علیؑ کو دے دو۔

میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ میں نے ان کو بشارت دی، تو اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کی قبضہ قدرت میں ہوں، اگر میرے گناہوں پر مجھے عقاب کرے گا تو وہ اس امر میں ظالم نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنا وعدہ تمام کرے گا تو وہ میرا مولا ہے۔

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: جی ہاں۔

پس میں نے عرض کیا: اس کی بہار تمہارے اوپر ایمان کو قرار دے۔

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: میں ایسا کر چکا ہوں اے محمدؐ! مگر یہ کہ میں نے ایک مصیبت اس کے ساتھ مخصوص کردی ہے جو میرے اولیاء میں سے کسی کو اس طرح کی بلا کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

میں نے عرض کیا: میرے ربّ! میرا بھائی اور ساتھی۔

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: میرے علم میں پہلے ہی سے ہے کہ وہ خود بھی امتحان دے گا اور اس کے ذریعے سے امتحان بھی لیا جائے گا، اگر علیؑ نہ ہوتا تو میرا گروہ پہچانا ہی نہیں جاتا، اور نہ ہی میرے اولیاء اور نہ ہی میرے رسولوں کے اولیاء کی پہچان ہوتی"۔ [1]

[۳۴۴] وَرُوِیَ عَنْ زَیْنِ الْعَابِدِینَ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَی السَّمَاءِ قَالَ الْعَزِیزُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی لَهُ: آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَیْهِ مِنْ رَبِّهِ. فَقَالَ: وَ الْمُؤْمِنُونَ. قَالَ تَعَالَی: صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ. إِنِّی اطَّلَعْتُ إِلَی الْأَرْضِ اِطِّلَاعَةً فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا. ثُمَّ شَقَقْتُ لَكَ اِسْماً مِنْ أَسْمَائِی. فَلَا أُذْكَرُ فِی مَوْضِعٍ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِی، فَأَنَا الْمَحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ. ثُمَّ اطَّلَعْتُ اِطِّلَاعَةً أُخْرَی فَاخْتَرْتُ عَلِیّاً وَ جَعَلْتُهُ وَصِیَّكَ، فَأَنْتَ خَیْرُ الْأَنْبِیَاءِ وَ هُوَ خَیْرُ الْأَوْصِیَاءِ. یَا مُحَمَّدُ! إِنِّی خَلَقْتُكَ وَ خَلَقْتُ عَلِیّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ

[1] امالی طوسی: ۳۴۳، ح ۳۵؛ تاویل الآیات: ۲/۵۹۶، ح ۱۰؛ نوادر المعجزات: ۷۴، ح ۳۷؛ مناقب امیرالمومنین: ۱/۳۱۰، ح ۲۲۶؛ کشف الغمہ: ۱/۳۴۶؛ کشف الیقین: ۲۷۸؛ بحارالانوار: ۱۸/۳۷۲؛ الیقین: ۱۵۹، باب ۲۲؛ التحصین: ۵۴۲، باب ۶ و ۵۴۴، باب ۷؛ مناقب الخوارزمی: ۳۰۳، ح ۲۹۹

مِنْ شَبَحِ نُورِی، ثُمَّ عَرَضْتُهُمْ عَلَی الْمَلَائِكَةِ وَ سَائِرِ خَلْقِی وَ أَرَدْتُ وَلَایَتَهُمْ وَ هُمْ أَرْوَاحٌ، فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِی مِنَ الْمُقَرَّبِینَ، وَ مَنْ جَحَدَهَا كَانَ عِنْدِی مِنَ الْكَافِرِینَ. یَا مُحَمَّدُ! وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی، لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَنِی حَتَّی یَنْقَطِعَ وَ یَصِیرَ كَالشَّنِّ الْبَالِی ثُمَّ أَتَانِی جَاحِداً لِوَلَایَتِهِمْ لَمْ أُدْخِلْهُ جَنَّتِی وَ لَا أُظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِی.

امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان پر لے جایا گیا تو عزیز تبارک وتعالیٰ نے حضورؐ سے ارشاد فرمایا:

"رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہیں"۔ (البقرہ: ۲۹۵)

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَالْمُؤْمِنُونَ۔ "اور مومنین بھی"۔

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: اے محمدؐ! تم نے سچ کہا ہے، نیز عزّوجلّ نے فرمایا:

"میں نے زمین پر موجود لوگوں کا جائزہ لیا پس تمہیں چنا ان سب میں سے، اور تمہارا نام میں نے اپنے ناموں سے مشتق کیا، جہاں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں پر تمہارا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا، پس مَیں محمود ہوں اور تم محمدؐ ہو، پھر میں نے دوبارہ جائزہ لیا تو میں نے علیؑ کو چنا اور ان کو تمہارا وصی قرار دیا، پس تم خیرُ الانبیاء ہو اور وہ خیرُ الاوصیاء ہے"۔

اے محمدؐ! میں نے تمہیں اور علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے نور کی پرچھائی سے خلق فرمایا، بعدازاں میں نے ان سب کو ملائکہ اور اپنی دیگر مخلوق کے سامنے پیش فرمایا، میرا ارادہ ان کی ولایت کا تھا حالانکہ اس وقت وہ عالم ارواح میں تھے، پس جس نے ان کی ولایت کو قبول کیا وہ میری بارگاہ میں مقرب قرار پایا اور جس نے انکار کیا وہ میری بارگاہ میں کافر ہے۔

اے محمدؐ! مجھے میری عزت وجلال کی قسم اگر کوئی میرا بندہ میری عبادت کرے یہاں تک سب سے الگ تھلگ ہوجائے اور سوکھ کر تنکے کی طرح ہوجائے پھر جب میرے پاس ان کی ولایت کے بغیر آئے گا تو میں اس کو جنت میں داخل نہیں کروں گا اور نہ ہی اپنے عرش کا سایہ

اس کو نصیب کروں گا"۔ ①

[۳۴۵] وَ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِی إِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا إِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ فِضَّةٍ بَیْضَاءَ عَلَی بَابِهِ مَلَکَانِ، فَقُلْتُ: یَا جَبْرَئِیلُ! سَلْهُمَا لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَسَأَلَهُمَا، فَقَالاَ: لِفَتًی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ. فَلَمَّا صِرْتُ فِی السَّمَاءِ الثَّانِیَةِ إِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ أَحْمَرَ، أَحْسَنَ مِنَ الْأُولَی، عَلَی بَابِهِ مَلَکَانِ، فَقُلْتُ: یَا جَبْرَئِیلُ! سَلْهُمَا لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَسَأَلَهُمَا، فَقَالاَ: لِفَتًی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ. فَلَمَّا صِرْتُ فِی السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ إِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ یَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَی بَابِهِ مَلَکَانِ، فَقُلْتُ لِجَبْرَئِیلَ: سَلْهُمَا لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ. فَسَأَلَهُمَا، فَقَالاَ: لِفَتًی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ. فَلَمَّا صِرْتُ فِی السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ إِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَیْضَاءَ عَلَی بَابِهِ مَلَکَانِ، فَقُلْتُ لِجَبْرَئِیلَ: سَلْهُمَا. فَسَأَلَهُمَا، فَقَالاَ: لِفَتًی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ. فَلَمَّا صِرْتُ فِی السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ إِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ صَفْرَاءَ عَلَی بَابِهِ مَلَکَانِ، فَقُلْتُ لِجَبْرَئِیلَ: سَلْهُمَا [لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ]. فَسَأَلَهُمَا، فَقَالاَ: لِفَتًی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ. فَلَمَّا صِرْتُ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ رَطْبَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَلَی بَابِهِ مَلَکَانِ، فَقُلْتُ: یَا جَبْرَئِیلُ! سَلْهُمَا. فَسَأَلَهُمَا، فَقَالاَ: لِفَتًی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ. فَلَمَّا صِرْتُ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِذَا

① الغیبۃ طوسی (مترجم از مجمع): ۲۱۱، ح ۱۰۹ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ تاویل الآیات: ۱/ ۲۹۸، ح ۹۰؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۲۶۶، ح ۳؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۲۱۹، ح ۱۸؛ مقتضب الاثر: ۱۰؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۷۲۰؛ غایۃ المرام: ۶۹۵، ح ۲۷؛ جواہر السنیہ: ۲۳۱؛ الصراط المستقیم: ۲/ ۱۷۷؛ عوالم العلوم: ۱۵/ ۳؛ تفسیر فرات: ۷؛ مدینۃ المعاجز: ۱۳۳، ح ۳۰۵؛ اثبات الھداۃ: ۱/ ۵۳۸، ح ۳۷۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۳۰۳، ح ۱۲۱۷؛ فرائد السمطین: ۲/ ۳۱۹، ۵۲۱؛ مقتل خوارزمی: ۱/ ۹۵

أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ نُورِ عَرْشِ اللهِ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَی - عَلَی بَابِهِ مَلَکَانِ، فَقُلْتُ لِجَبْرَئِیلَ: یَا جَبْرَئِیلُ! سَلْهُمَا لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَسَأَلَهُمَا، فَقَالاَ: لِفَتًی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ. فَسِرْنَا فَلَمْ نَزَلْ نَدْفَعُ مِنْ نُورٍ إِلَی ظُلْمَةٍ وَ مِنْ ظُلْمَةٍ إِلَی نُورٍ حَتَّی بَلَغْنَا إِلَی سِدْرَةِ الْمُنْتَهَی، فَإِذَا جَبْرَئِیلُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ انْصَرَفَ، قُلْتُ: حَبِیبِی جَبْرَئِیلُ! أَ فِی مِثْلِ هٰذَا الْمَکَانِ - أَوْ فِی مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ - تُخَلِّفُنِی وَ تَمْضِی؟ فَقَالَ لِی: [حَبِیبِی] وَ الَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِیّاً إِنَّ هٰذَا الْمَسْلَكَ مَا سَلَکَهُ نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، أَسْتَوْدِعُكَ رَبَّ الْعِزَّةِ. فَلَمْ أَزَلْ وَاقِفاً حَتَّی قُذِفْتُ فِی بِحَارِ النُّورِ، فَلَمْ تَزَلِ الْأَمْوَاجُ تَجْذِبُنِی مِنْ نُورٍ إِلَی ظُلْمَةٍ وَ مِنْ ظُلْمَةٍ إِلَی نُورٍ حَتَّی وَقَّفَنِی رَبِّی تَعَالَی الْمَوْقِفَ الَّذِی أُحِبُّ أَنْ یَقِفَنِی عِنْدَهُ مِنْ مَلَکُوتِهِ. فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: یَا أَحْمَدُ! قِفْ. فَوَقَفْتُ مُنْتَفِضاً مَرْعُوباً. فَنُودِیتُ مِنَ الْمَلَکُوتِ: یَا أَحْمَدُ! فَأَلْهَمَنِی الرَّحْمٰنُ أَنْ قُلْتُ: لَبَّیْكَ رَبِّی وَ سَعْدَیْكَ، هَا أَنَا ذَا عَبْدُكَ بَیْنَ یَدَیْكَ. فَنُودِیتُ: یَا أَحْمَدُ! الْعَزِیزُ یُقْرِئُكَ السَّلاَمَ. [قَالَ:] فَقُلْتُ: هُوَ السَّلاَمُ وَ مِنْهُ السَّلاَمُ وَ إِلَیْهِ یَعُودُ السَّلاَمُ. ثُمَّ نُودِیتُ: یَا أَحْمَدُ! فَقُلْتُ: لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ سَیِّدِی وَ مَوْلاَیَ. فَقَالَ: یَا أَحْمَدُ! آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَیْهِ مِنْ رَبِّهِ.. فَأَلْهَمَنِی تَعَالَی أَنْ قُلْتُ: وَ الْمُؤْمِنُونَ کُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَ مَلاَئِکَتِهِ وَ کُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ. وَ قُلْتُ: قَدْ سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ إِلَیْكَ الْمَصِیرُ. فَنُودِیتُ: لَا یُکَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ. فَقُلْتُ: رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِینَا أَوْ أَخْطَأْنَا. فَقَالَ [فَقَالَ اللهُ] -

عَزَّوَجَلَّ-]: قَدْ فَعَلْتُ. فَقُلْتُ: رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا . [فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ]. [فَقُلْتُ:] رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَ اُعْفُ عَنَّا وَ اِغْفِرْ لَنَا وَ اِرْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. فَقَالَ [اللهُ- عَزَّوَجَلَّ]: قَدْ فَعَلْتُ. وَ جَرَى الْقَلَمُ بِمَا جَرَى. فَلَمَّا قَضَيْتُ وَطَرِي مِنْ مُنَاجَاةِ رَبِّي نُودِيتُ أَنَّ الْعَزِيزَ يَقُولُ [لَكَ]: مَنْ خَلَّفْتَ فِي الْأَرْضِ؟ [فَ] قُلْتُ: خَيْرَهُمْ [خَلَّفْتُ فِيهِمْ] اِبْنَ عَمِّي. فَنُودِيتُ: يَا أَحْمَدُ! مَنِ ابْنُ عَمِّكَ؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَنُودِيتُ مِنَ الْمَلَكُوتِ سَبْعاً مُتَوَالِيَةً: يَا أَحْمَدُ! اِسْتَوْصِ بِابْنِ عَمِّكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خَيْراً. ثُمَّ نُودِيتُ: اِلْتَفِتْ. فَالْتَفَتُّ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ . فَوَجَدْتُ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ الْأَيْمَنِ مَكْتُوباً: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي، مُحَمَّدٌ رَسُولِي، أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ . ثُمَّ نُودِيتُ: يَا أَحْمَدُ! شَقَقْتُ اِسْمَكَ مِنِ اسْمِي؛ أَنَا [اللهُ الْمَحْمُودُ] الْحَمِيدُ وَ أَنْتَ أَحْمَدُ، وَ شَقَقْتُ اِسْمَ ابْنِ عَمِّكَ مِنِ اسْمِي؛ أَنَا الْأَعْلَى وَ هُوَ عَلِيٌّ. يَا أَبَا الْقَاسِمِ! اِمْضِ هَادِياً مَهْدِيّاً، نِعْمَ الْمَجِيءُ جِئْتَ وَ نِعْمَ الْمُنْصَرَفُ اِنْصَرَفْتَ. فَطُوبَى لَكَ وَ طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِكَ وَ صَدَّقَكَ. ثُمَّ قُذِفْتُ فِي بِحَارِ النُّورِ، فَلَمْ تَزَلِ الْأَمْوَاجُ تَقْذِفُنِي حَتَّى تَلَقَّانِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَقَالَ لِي: [خَلِيلِي] نِعْمَ الْمَجِيءُ [جِئْتَ] وَ نِعْمَ الْمُنْصَرَفُ [اِنْصَرَفْتَ]، مَا ذَا قُلْتَ وَ مَا ذَا قِيلَ لَكَ؟ فَقُلْتُ بَعْضَ مَا جَرَى، فَقَالَ [لِي]: وَ مَا كَانَ آخِرُ الْكَلَامِ الَّذِي أُلْقِيَ عَلَيْكَ؟ فَقُلْتُ [لَهُ]: أَنْ نُودِيتُ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! اِمْضِ هَادِياً مَهْدِيّاً فَطُوبَى لَكَ

وَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِكَ وَ صَدَّقَكَ. فَقَالَ [لِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ]: أَلَمْ تَسْتَفْهِمْ مَا ذَا أَرَادَ بِأَبِي الْقَاسِمِ؟ قُلْتُ: لَا يَا رُوحَ اللهِ. فَنُودِيتُ: يَا أَحْمَدُ! إِنَّمَا كَنَّيْتُكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ لِأَنَّكَ تَقْسِمُ الرَّحْمَةَ [مِنِّي] بَيْنَ عِبَادِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ لِي جَبْرَئِيلُ : هَنِيئاً [مَرِيئاً] لَكَ يَا حَبِيبِي، وَ الَّذِي اِخْتَصَّكَ بِالرِّسَالَةِ وَ [اِخْتَصَّكَ بِ] النُّبُوَّةِ وَ بَعَثَكَ مَا أَعْطَى [اللهُ] هٰذَا آدَمِيّاً قَبْلَكَ. ثُمَّ اِنْصَرَفْنَا فَجِئْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا الْقَصْرُ [عَلَى حَالِهِ]. فَقُلْتُ [حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ]: سَلِ الْمَلَكَيْنِ: مَنِ الْفَتَى مِنْ بَنِي هَاشِمٍ؟ فَسَأَلَهُمَا: فَقَالَا: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ اِبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ. ثُمَّ نَزَلْنَا سَمَاءً سَمَاءً نَسْأَلُ عَنِ الْفَتَى مَلَائِكَةَ تِلْكَ الْقُصُورِ فَيَقُولُونَ: عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے: ”جب مجھے دنیا کے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ایک محل دیکھا جو سفید چاندی سے بنا ہوا تھا اور اس کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے تھے، پس میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! ان سے پوچھیں کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تو انھوں نے کہا کہ یہ بنی ہاشم میں سے ایک جوان کا ہے۔

جب میں دوسرے آسمان پر پہنچا تو میں سرخ سونے سے بنا ہوا ایک محل دیکھا اور اس کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے تھے، پس میں نے کہا: اے جبرئیلؑ! ان سے پوچھیں کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تو انھوں نے کہا کہ یہ بنی ہاشم میں سے ایک جوان کا ہے۔

جب میں تیسرے آسمان پر پہنچا تو میں نے سرخ یاقوت سے بنا ہوا ایک محل دیکھا اور اس کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے تھے، پس میں نے کہا: اے جبرئیل! ان سے پوچھیں کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تو انھوں نے کہا کہ یہ بنی ہاشم میں سے ایک جوان کا ہے۔

جب میں چوتھے آسمان پر پہنچا تو میں دُرّہ بیضاء (سفید) سے بنا ہوا محل دیکھا اس کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے تھے، پس میں نے کہا: اے جبرئیلؑ! ان سے پوچھیں کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تو انھوں نے کہا کہ یہ بنی ہاشم میں سے ایک جوان کا ہے۔

جب میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو میں زرد درہ سے بنے محل کو دیکھا اس کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے تھے، پس میں نے کہا: اے جبرئیلؑ! ان سے پوچھیں کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تو انھوں نے کہا کہ یہ بنی ہاشم میں سے ایک جوان کا ہے۔

جب میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو میں لؤلؤ سے بنا ہوا محل دیکھا اس کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے تھے، پس میں نے کہا: اے جبرئیل! ان سے پوچھیں کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تو انھوں تے کہا کہ یہ بنی ہاشم میں سے ایک جوان کا ہے۔

پھر میں ساتویں آسمان پر گیا تو میں ایک محل دیکھا جو الٰہی عرش کے نور سے بنا ہوا تھا اس کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے تھے، پس میں نے کہا: اے جبرئیلؑ! ان سے پوچھیں کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تو انھوں نے کہا کہ یہ بنی ہاشم میں سے ایک جوان کا ہے۔

پس ہم چلتے گئے ،ہم دوران سفر مسلسل نور سے اندھیرے میں منتقل ہوتے اور پھر اندھیرے سے نور میں یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہی تک پہنچے، پس وہاں پر جبرئیل علیہ السلام واپس ہوا تو میں نے کہا: میرے حبیب جبرئیلؑ! کیا اس جگہ پر۔۔۔یا یہ کہا کہ: کیا اس حال میں۔۔ (یہ تردد راوی کی طرف سے ہے) تم مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو؟

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: میرے حبیبؐ! جس ذات نے آپؐ کو حق کے ساتھ نبیؐ مبعوث فرمایا ہے اس کی قسم اس راستے سے آج تک کوئی نہیں گیا، نہ ہی کوئی نبی مرسل اور نہ ہی کوئی ملک مقرب، میں آپؐ کو ربّ العزت کی امان میں چھوڑتا ہوں۔

میں کھڑے ہی رہا یہاں تک کہ میں نور کے سمندروں سے سے گزرا، تسلسل کے ساتھ نور کی لہریں نور سے اندھیرے کی طرف اور اندھیرے سے نور کی کرتی رہیں یہاں تک کہ مجھے میرے ربّ نے اس جگہ پر روکا جہاں پر میں چاہ رہا تھا کہ وہ مجھے اپنے اس ملکوت کے پاس روک دے، پس عزّوجل نے فرمایا: اے احمدؐ! ٹھہر جا۔ پس میں رُک گیا رعب میں میرا رنگ اڑ گیا۔

رحمٰن نے مجھے الہام کیا کہ میں کہوں: لبیک میرے رب، یہ میں تمہارا عبد تمہاری عظمت کے سامنے ہوں۔

مجھے آواز آئی: عزیز عزّوجل تم پر سلام کہہ رہا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ سلام ہے، اس سے سلام ہے اور اس کی طرف سلام پلٹتا ہے۔

پھر مجھے آواز آئی: اے احمدؐ!

میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک میرے آقا و مولا!

عزّوجل نے فرمایا: اے احمدؐ!

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ (البقرۃ: ۲۸۵) ''رسولؐ ان تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہیں''۔

پھر مجھے الہام ہوا تو میں نے کہا:

وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ (البقرۃ:285) ترجمہ: اور مؤمنین بھی (سب) خدا پر اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ہم خدا کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے۔

میں نے کہا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (البقرۃ: 285) ''ہم نے فرمانِ الٰہی سنا اور اس کی اطاعت کی! پروردگار ہمیں تیری مغفرت درکار ہے۔ اور تیری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے''۔

مجھے آواز آئی: لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ

(البقرۃ: 286) "خدا کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا وہ جو (نیکی) کرے گا۔ اس کا نفع اس کو ہوگا اور وہ جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔

میں نے کہا: رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا (البقرۃ:286) "پروردگارا! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر"۔

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: میں نے ایسا ہی کر دیا۔

پس میں عرض کیا: رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا (البقرۃ:286) "پروردگارا! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا"۔

فرمایا: میں نے ایسے ہی کر دیا۔

میں نے کہا: رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (البقرۃ:286) "پروردگارا! ہم پر وہ بار نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ اور ہمیں (ہمارے قصور) معاف کر۔ اور ہمیں (ہمارے گناہ) بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا مالک و سرپرست اعلیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلہ میں تو ہی ہماری مدد فرما"۔

فرمایا: میں نے ایسے ہی کر دیا۔

قلم جاری ہوا جو جاری ہوا، جب میری مناجات کا اہم کا پورا ہوا تو عزیز عزّوجلّ کی طرف سے مجھے آواز آئی: زمین پر اپنا جانشین کس کو بنا کر آئے ہو؟

میں نے عرض کیا: جوان سب میں سے بہترین تھا میرا چچا زاد بھائی۔

آواز آئی: اے احمدؐ! تمہارا چچا زاد بھائی کون ہے؟

میں نے عرض کیا: تمہاری ذات بہتر جانتی ہے علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

پس مجھے ملکوت سے سات مرتبہ پے در پے آواز آئی: اے احمدؐ! اپنے چچا زاد علیؑ ابن ابی

طالبؑ کو خیر کی وصیت کرو۔

پھر مجھے آواز آئی: متوجہ ہو جاؤ۔

میں متوجہ ہوا عرش کی دائیں طرف، تو میں عرش کے دائیں جانب لکھا ہوا پایا: میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میرے ساتھ کوئی بھاگیدار (شریک اور حصّہ دار) نہیں ہے، محمدؐ میرا رسول ہے، میں نے ان کی تائید علیؑ کے ذریعے سے کی ہے۔

پھر مجھے آواز آئی: اے احمدؐ! میں نے تمہارا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے، میں اللہ محمود اور حمید ہوں اور تم احمد ہو، میں نے تمہارے چچا کے بیٹے کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے۔ اے ابوالقاسم ہادی و مہدی بن کر جاؤ، کتنا اچھا آنا ہے تمہارا آنا، اور کتنا اچھا واپس جانا ہے تمہارا واپس جانا، پس خوش خبری ہو تمہارے لیے اور جو تم پر ایمان رکھتے ہیں اور تمہاری تصدیق کرتے ہیں۔

پھر میں نور کے سمندروں سے گزرتا ہوا آیا، مسلسل (نور) کی موجیں ایک سے دوسری طرف مجھے پہنچاتی رہیں، یہاں تک کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کی سدرۃ المنتہیٰ پر، اور مجھ سے کہا: میرے دوست کتنا اچھا آنا ہوا تمہارا اور کتنا واپس جانا ہوا تمہارا، تم کیا کہا اور تم سے کیا کہا گیا؟

پس میں نے وہاں کی صورت حال میں سے بعض باتیں جبرئیل علیہ السلام کو بتائیں، جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آخری بات چیت کیا ہوئی؟ تو میں نے کہا کہ مجھے آواز آئی: اے ابوالقاسمؐ! جاؤ ہادی و مہدی بن کر اور خوش خبری ہو تمہارے لیے اور جو تم ایمان لے کر آئے اور تمہاری تصدیق کرتے ہیں۔

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: کیا آپؐ کو سمجھ نہیں آئی کہ اللہ سبحانہ کی مراد کیا تھی "ابوالقاسم" سے؟ تو میں کہا: نہیں اے روح اللہ۔

تو مجھے آواز آئی: اے احمدؐ! تمہاری کنیت ابوالقاسم میں نے اس لیے رکھی؛ کیوں کہ تم میری رحمت تقسیم کرو گے میرے بندوں کے درمیان قیامت کے روز۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: مبارک و تہنیت ہو اے میرے دوست، قسم ہے اس ذات

کی جس نے آپ رسالت کے ساتھ خاص کیا اور نبوت کے ساتھ خاص کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ رتبہ آپ سے پہلے کسی انسان کو نہیں عطا فرمایا تھا۔

پھر ہم واپس ہوئے تو چھٹے آسمان پر پہنچے اور محل اپنی جگہ پر ہی تھا تو میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا: ان دونوں فرشتوں سے پوچھو کہ: بنی ہاشم میں سے وہ جوان کون ہے جس کا محل ہے؟

تو جبرئیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ: علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں۔

پھر ہم آسمان کر کے نیچے اترے اور ملائکہ سے اس جوان کے بارے میں پوچھتے ہوئے تو انھوں نے بتایا کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے"۔ (1)

[۳۴۶] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَا سَمِعْتُ شَيْئاً قَطُّ هُوَ أَحْلَى مِنْ كَلَامِ رَبِّي - جَلَّ وَ عَلَا -. [قَالَ:] فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! اِتَّخَذْتَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً، وَ كَلَّمْتَ مُوسَى تَكْلِيماً، وَ رَفَعْتَ إِدْرِيسَ مَكَاناً عَلِيًّا، وَ آتَيْتَ دَاوُدَ زَبُوراً، وَ أَعْطَيْتَ سُلَيْمَانَ مُلْكاً لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، فَمَا ذَا لِي يَا رَبِّ؟! فَقَالَ - عَزَّ وَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِتَّخَذْتُكَ خَلِيلاً كَمَا اتَّخَذْتُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً، وَ كَلَّمْتُكَ تَكْلِيماً كَمَا كَلَّمْتُ مُوسَى تَكْلِيماً، وَ أَعْطَيْتُكَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَمْ أُعْطِهِمَا نَبِيّاً قَبْلَكَ، وَ أَرْسَلْتُكَ إِلَى أَسْوَدِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَحْمَرِهِمْ وَ إِنْسِهِمْ وَ جِنِّهِمْ وَ لَمْ أُرْسِلْهُمْ إِلَى جَمَاعَتِهِمْ نَبِيّاً قَبْلَكَ، وَ جَعَلْتُ لَكَ وَ لِأُمَّتِكَ الْأَرْضَ مَسْجِداً وَ طَهُوراً، وَ أَطْعَمْتُ أُمَّتَكَ الْفَيْءَ وَ لَمْ أُحِلَّهُ لِأَحَدٍ قَبْلَهَا، وَ نَصَرْتُكَ بِالرُّعْبِ حَتَّى أَنَّ عَدُوَّكَ لَيَرْعَبُ مِنْكَ،

(1) بحار الانوار: ۱۸/ ۳۱۲، ح ۲۲

وَ أَنْزَلْتُ سَيِّدَ الْكُتُبِ كُلِّهَا مُهَيْمِناً عَلَيْكَ قُرْآناً عَرَبِيّاً مُبِيناً، وَ رَفَعْتُ لَكَ ذِكْرَكَ حَتَّى لَا أُذْكَرَ بِشَيْءٍ مِنْ شَرَائِعِ دِينِي إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کہ آپؐ نے فرمایا: "جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا: میں نے کبھی بھی اللہ سبحانہ کے کلام سے شیریں چیز نہ سنی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے میرے رب: تم نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا، اور حضرت ادریس علیہ السلام کو مقام علیا پر بلند کیا، اور داود علیہ السلام کو زبور دی، حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی بادشاہی دی کہ ان کے بعد کسی اور کو نہیں دی جائے گی، اے میرے ربّ میرے لیے کیا ہے؟

تو عزّوجلّ نے فرمایا: اے محمدؐ! میں نے تمہیں خلیل بنایا جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا، میں نے تم سے کلام کیا جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا تھا، میں نے تمہیں فاتحۃ الکتاب ،سورہ بقرہ عطا فرمائی جو میں نے یہ دونوں پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی تھیں، میں نے تمہیں زمین کے کالے اور سرخ، نیز جن و انس سبھی کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے، تم سے پہلے کسی نبی کو اس طرح نہیں بھیجا، میں نے تمہارے لیے اور تمہاری امت کے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی قرار دیا ہے، نیز میں نے تمہاری امت کو فیء (مال غنیمت) دیا جو میں نے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں کیا تھا، میں نے رُعب و دبدبہ دے کر تمہاری مدد کی یہاں تک کہ تمہارا دشمن تم سے ڈرتا ہے، میں نے تمہارے اوپر سید الکتاب نازل کی جو کہ ساری کتابوں پر حاوی ہے قرآن عربی مبین، میں نے تمہارے ذکر کو بلند کیا یہاں تک میں میرا ذکر جہاں بھی ہوگا میری شریعتوں میں تمہارا ذکر بھی ساتھ ہوگا"۔ (1)

امیر المومنینؑ کی ولادت خانہ کعبہ میں

[۳۴۷] وَ رُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ

(1) بحار الانوار: ۸۱/ ۳۰۵، ح ۱۱؛ مستدرک الوسائل: ۲/ ۵۳۰، ح ۹

اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ فَرِيقٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْعُزّٰى بِإِزَاءِ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ إِذْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَانَتْ حَامِلَةً بِهِ لِتِسْعَةِ أَشْهُرٍ وَ قَدْ أَخَذَهَا الطَّلْقُ، فَقَالَتْ: رَبِّ! إِنِّي مُؤْمِنَةٌ بِكَ وَ بِمَنْ جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ مِنْ رُسُلِكَ وَ كُتُبِكَ، وَ إِنِّي مُصَدِّقَةٌ بِكَلَامِ جَدِّي إِبْرَاهِيمَ الَّذِي بَنَى هٰذَا الْبَيْتَ. فَبِحَقِّهِ وَ حَقِّ هٰذَا الْمَوْلُودِ الَّذِي فِي بَطْنِي لَمَّا يَسَّرْتَ عَلَيَّ وِلَادَتِي. قَالَ يَزِيدُ بْنُ قَعْنَبٍ: فَرَأَيْتُ الْبَيْتَ وَ قَدِ انْفَتَحَ مِنْ ظَهْرِهِ فَدَخَلَتْ فِيهِ فَاطِمَةُ وَ غَابَتْ عَنْ أَبْصَارِنَا وَ الْتَزَقَ الْحَائِطُ. فَرُمْنَا أَنْ يَنْفَتِحَ لَنَا قُفْلُ الْبَابِ فَلَمْ يَنْفَتِحْ فَعَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ أَمْرٌ مِنْ أَمْرِ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ خَرَجَتْ بَعْدَ الرَّابِعِ وَ بِيَدِهَا عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هِيَ تَقُولُ: إِنِّي فُضِّلْتُ [عَلَى] مَنْ تَقَدَّمَنِي مِنَ النِّسَاءِ؛ فَإِنَّ آسِيَةَ بِنْتَ مُزَاحِمٍ عَبَدَتِ اللهَ سِرّاً فِي مَوْضِعٍ لَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ اللهُ فِيهِ إِلَّا اضْطِرَاراً. وَ إِنَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ هَزَّتِ النَّخْلَةَ الْيَابِسَةَ حَتَّى أَكَلَتْ مِنْهَا رُطَباً جَنِيّاً. وَ إِنِّي دَخَلْتُ بَيْتَ اللهِ الْحَرَامَ فَأَكَلْتُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ أَرْزَاقِهَا. فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ هَتَفَ بِي هَاتِفٌ وَ قَالَ سَمِّيهِ عَلِيّاً؛ فَالْعَلِيُّ الْأَعْلَى يَقُولُ: شَقَقْتُ اسْمَهُ مِنِ اسْمِي وَ أَدَّبْتُهُ بِأَدَبِي وَ وَقَفْتُهُ عَلَى غَامِضِ عِلْمِي، وَ هُوَ الَّذِي يُكَسِّرُ الْأَصْنَامَ عَنْ بَيْتِي وَ هُوَ الَّذِي يُقَدِّسُنِي فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي وَ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ وَ يُمَجِّدُنِي؛ فَطُوبَى لِمَنْ أَحَبَّهُ وَ أَطَاعَهُ وَ وَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُ وَ عَصَاهُ.

یزید بن قعنب [1] سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عباس بن المطلبؓ اور

[1] ایک نسخے میں زید بن قعنب ہے۔

ایک گروہ بنی عبدالعزیٰ کا تھا کے ساتھ بیت اللہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت فاطمہ بنت اسد (سلام اللہ علیہا) امیرالمومنینؑ کی والدہ تشریف لے کر آئیں، ان کے حمل کا نواں مہینہ تھا اور ان کو دردِ زچگی نے آلیا تو فرمایا:

"اے میرے ربّ! میں تم پر ایمان رکھتی ہوں، اور جو تمہاری طرف سے رسولؐ اور کتب آئی ہیں میں ان پر ایمان رکھتی ہوں، نیز میں اپنے جدّ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں جس نے اس "بیت" کو بنایا ہے، اس مولود کا واسطہ جو میری شکم میں ہے میری زچگی کو آسان فرما"۔

یزید بن قعنب کہتے ہیں: میں "بیت" کو دیکھا پیچھے سے اس کی دیوار کھل گئی اور فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اس میں داخل ہوگئیں اور ہماری نظروں سے غائب ہوگئیں اور دیوار دوبارہ مل گئی، ہم نے دروازے کے تالے کو کھولنے کی کوشش کی مگر تالا نہیں کھلا، تو ہم جان گئے کہ یہ امر اللہ سبحانہ کے امور میں سے ہے، پھر وہ چوتھے دن کے بعد باہر آئیں اور ان کے ہاتھ میں علی امیرالمومنینؑ تھا اور وہ کہہ رہی تھیں: مجھے مجھ سے پہلے کی خواتین پر فضیلت عطا کی گئی ہے، کیوں کہ حضرت آسیہ بن مزاحمؓ نے اللہ سبحانہ کی عبادت پوشیدہ جگہ پر کی جہاں پر اللہ کی عبادت کرنا پسندیدہ امر نہیں ہے مگر حالتِ اضطراری میں، نیز مریم بنت عمران نے خشک کھجور کو ہلایا تو اس نے تازہ کھجوریں کھائیں، اور میں بیت اللہ میں داخل ہوگئی پس میں جنت کے پھل اور وہاں سے آیا ہوا رزق کھایا ہے، جب میں نے باہر آنا چاہا تو ہاتفِ غیبی سے آواز آئی اور اس نے مجھ سے کہا: اس مولود کا نام علی علیہ السلام رکھنا، پس علیِ الاعلیٰ کا فرمان ہے کہ: میں نے ان کا اپنے نام سے مشتق کیا ہے، اور میں نے ان کو اپنے آداب سکھائے ہیں، نیز میں نے ان کو اپنے علم میں مشکل امور کی جان کاری عطا فرمائی ہے، یہ وہی ہے جو میرے گھر میں موجود بتوں کو توڑے گا، یہ وہ ہے جو میرے گھر کے اوپر میرے تقدیس کرے گا اور اس پر اذان دے گا، میری تمجید کرے گا، پس خوشخبری ہے ان لوگوں کے لیے جو اس سے محبت کریں گے اور ان کی اطاعت کریں گے، اور ویل ہے ان لوگوں کے لیے جو ان سے بغض رکھیں گے اور ان کی معصیت

کریں گے۔ ①

حضرت علی علیہ السلام خیر البشر ہے (رسولِ خدا کے بعد) اس بات میں شک کفر ہے

[۳۴۸] وَ رُوِیَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هٰذَا خَيْرُ الْأَوَّلِينَ وَ خَيْرُ الْآخِرِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلِ الْأَرَضِينَ. هٰذَا سَيِّدُ الصِّدِّيقِينَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ. هٰذَا إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ. إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ وَ قَدْ أَضَاءَتِ الْقِيَامَةُ مِنْ نُورِ وَجْهِهِ. عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مُرَصَّعٌ بِالزَّبَرْجَدِ وَ الْيَاقُوتِ. فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: هٰذَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. وَ تَقُولُ الْأَنْبِيَاءُ: هٰذَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ : هٰذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ. هٰذَا وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ. هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَيَقِفُ عَلَى مَتْنِ جَهَنَّمَ فَيُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ يُحِبُّ وَ يُدْخِلُ فِيهَا مَنْ يُبْغِضُ، ثُمَّ يَأْتِي أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُ فِيهَا مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف نظر کی اور فرمایا:

"یہ اہل آسمان و زمین میں سے خیر الاولین و آخرین ہے، یہ سید الصدیقین اور سید الوصیین ہے، یہ امام المتقین اور غُرِّ محجلین کا قائد ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت کی اونٹنیوں سے ایک اونٹنی پر آئے گا، قیامت کا روز ان کے چہرے کے نور کی وجہ سے جگمگا جائے، ان

معانی الاخبار: ۶۲، ح ۱۰؛ امالی صدوق: ۱۹۳، ح ۹؛ علل الشرائع: ۱۳۵؛ ح ۳؛ بحارالانوار: ۳۵/ ۸، ح ۱۱؛ روضۃ الواعظین: ۷۶؛ الثاقب فی المناقب: ۱۹۷، ح ۲؛ کشف الغمہ: ۱/ ۶۰؛ کشف الیقین: ۱۷؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم)، ۶۳، ح ۱۰ (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)

کے سر پر تاج ہوگا جو زبرجد اور یاقوت سے آراستہ ہوگا۔ ملائکہ کہیں گے: یہ نبی مرسل ہے، انبیاء کہیں گے یہ: ملک مقرب ہے، پس ایک منادی عرش سے ندا دے گا: یہ صدیق اکبر ہے، یہ رسولؐ اللہ کا وصی ہے، یہ علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

پس علی علیہ السلام متن جہنم پر کھڑے ہو جائیں گے اور وہاں سے اپنے محبوں کو نکالیں گے اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں گے، پھر جنت کے دروازوں پر آئیں گے پھر جس کو چاہیں گے جنت میں داخل کریں گے بغیر حساب کے۔ ①

[۳۴۹] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي جَبْرَئِيلُ : يَا مُحَمَّدُ! عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمدؐ! (تمہارے بعد) علی علیہ السلام خیر البشر ہے جو انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ ②

[۳۵۰] وَ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ خَيْرُ الْبَشَرِ لَا يَشُكُّ فِيكَ إِلَّا مَنْ كَفَرَ.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! تم (میرے بعد) خیر البشر ہو اس میں کوئی شک نہیں کرے گا سوائے کافر کے۔ ③

① بحارالانوار: ۲۷/ ۳۱۵، ح ۱۳ و ۲۶/ ۳۱۶، ح ۸۱ و ۶۰/ ۳۰۳، ح ۱۳؛ مائۃ منقبۃ: ۱۱۳، ح ۵۵؛ الرسالۃ العلویۃ فی فضل امیر المومنین کراجکی: ۳۲؛ التحصین: ۶۰۵، باب ۷

② مناقب امیر المومنین: ۲/ ۵۲۳، ح ۱۰۲۶؛ امالی صدوق: ۱۳۵، ح ۵؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۵۹؛ امالی طوسی: ۲۱۳؛ کشف الغمہ: ۱/ ۱۵۶؛ المسترشد: ۲۷۱، ح ۸۳؛ تاریخ دمشق: ۴۲/ ۳۷۲؛ الثاقب فی المناقب: ۱۲۴، ح ۱۲؛ الرسالۃ العلویہ کراجکی: ۳۱؛ مائۃ منقبۃ: ۱۳۰، ح ۷۰؛ نہج الایمان: ۵۵۵؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/ ۸۲؛ کفایۃ الطالب: ۲۴۵؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم): ۶۳۸، ح ۳۹۹؛

③ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۵۹، ح ۲۲۵؛ مائۃ منقبۃ: ۱۲۶، ح ۶۶؛ بحارالانوار: ۲۶/ ۳۰۶، ح ۶۸ و ۳۸/ ۷، ح ۱۳؛ نہج الایمان: ۵۵۶؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۲/ ۲۶۵

[۳۵۱] وَ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَيْرُ الْبَشَرِ وَ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ. فَقِيلَ لَهَا: لِمَ حَارَبْتِيهِ؟ قَالَتْ: وَ اللهِ مَا حَارَبْتُهُ مِنْ نَفْسِي وَ مَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ.

حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ: علی ابن ابی طالبؑ (میرے بعد) خیر البشر ہے جس نے انکار کیا اس نے کفر کیا۔ تو ان سے پوچھا گیا کہ پھر آپ نے ان سے جنگ کیوں کی؟ تو کہا: اللہ کی قسم میں نے اپنی طرف سے جنگ نہیں کی مجھے حضرت علیؑ سے جنگ کرنے پر طلحہ وزبیر نے اکسایا تھا۔ ①

بارہ ائمہ علیہم السلام پر نص

[۳۵۲] وَ رُوِيَ فِي حَدِيثِ الْجَالُوتِ النَّصْرَانِيِّ بَعْدَ كَلَامٍ طَوِيلٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ الَّتِي لَمْ نَشْهَدْهَا وَ أَشْهَدَنَا قُسٌّ بِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا جَالُوتُ! لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيَّ أَنِ اسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا عَلَى مَا بُعِثُوا؟ فَقُلْتُ لَهُمْ: عَلَى مَا ذَا بُعِثْتُمْ؟ قَالُوا: عَلَى نُبُوَّتِكَ وَ وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمَا. ثُمَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنِ الْتَفِتْ إِلَى يَمِينِ الْعَرْشِ. فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيٌّ، وَ الْحَسَنُ، وَ الْحُسَيْنُ، وَ عَلِيٌّ، وَ مُحَمَّدٌ، وَ جَعْفَرٌ، وَ مُوسَى، وَ عَلِيٌّ، وَ مُحَمَّدٌ، وَ عَلِيٌّ، وَ الْحَسَنُ، وَ الْمَهْدِيُّ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نُورٍ يُصَلُّونَ. فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى. هَؤُلَاءِ الْحُجَجُ أَوْلِيَائِي، وَ هَذَا مِنْهُمُ الْمُنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي. قَالَ الْجَالُوتُ:

① بحار الانوار: ۲۶/۳۰۶، ح ۶۸؛ الرسالۃ العلویۃ کراجکی: ۳۰؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۳/۸۲؛ مائۃ منقبۃ: ۱۳۰، ح ۷۰

فَقُلْتُ: هَؤُلَاءِ الْمَذْكُورُونَ فِي التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الزَّبُورِ.

جالوت نصرانی کی حدیث میں روایت ہوا ہے۔۔۔ طویل کلام کے بعد۔ پس میں نے کہا: "یا رسول اللہ! مجھے ان اسماء کے بارے میں آگاہی دیں جن کو ہم نہیں جانتے اور قس (عیسائی پادریوں کا ایک درجہ جو شماس اور اسقف کے درمیان ہوتا ہے، عیسائیوں کا مذہبی پیشوا) انہیں جانتا ہے۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے جالوت! جس شب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اللہ سبحانہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ سوال کروان انبیاءؑ سے کہ آپ سب کو کس چیز پر مبعوث کیا گیا؟

تو میں نے ان سب سے پوچھا: کہ تم سب کس چیز پر مبعوث ہوئے؟ تو انھوں نے کہا: آپؐ کی نبوت اور علی علیہ السلام نیز آپ دونوں کی ذریت کی ولایت پر مبعوث کیا گیا پھر میری طرف وحی فرمائی گئی کہ عرش کی دائیں طرف دھیان دو۔ میں نے توجہ کی تو دیکھا کہ: علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، محمد علیہ السلام، جعفر علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، علی علیہ السلام، محمد علیہ السلام، علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام سب نور کی ہلکی سی گہرائی میں سب مشغولِ نماز ہیں۔

پس ربّ نے فرمایا: یہ سب میرے اولیاء پر حجت ہیں، اور یہ ان میں سے میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے۔

جالوت کہتا ہے: میں نے کہا: یہ سب تو تورات وانجیل اور زبور میں مذکور ہیں"۔ ①

[۳۵۳] وَ رُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ: يَا سَلْمَانُ! إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً وَ لَا رَسُولاً إِلَّا جَعَلَ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَرَفْتُ هَذَا مِنَ الْكِتَابَيْنِ. قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَهَلْ عَرَفْتَ نُقَبَائِي الِاثْنَيْ عَشَرَ الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ لِلْإِمَامَةِ مِنْ بَعْدِي؟ فَقُلْتُ: اللهُ وَ رَسُولُهُ

① مقتضب الاثر: ۳۸؛ کنز الفوائد: ۲/۱۳۹؛ بحار الانوار: ۲۶/۳۰۱، ح ۶۵ و ۳۸/۳۳، ح ۳؛ العدد القویۃ: ۸۷، ح ۱۵۱؛ مناقب ابن شہرآشوب: ۱/۳۵۰

أَعْلَمُ. قَالَ: يَا سَلْمَانُ! خَلَقَنِيَ اللهُ مِنْ صَفَاءِ نُورِهِ وَ دَعَانِي
فَأَطَعْتُهُ، وَ خَلَقَ مِنْ نُورِي عَلِيّاً وَ دَعَاهُ فَأَطَاعَهُ. وَ خَلَقَ مِنْ
نُورِي وَ نُورِ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ وَ دَعَاهَا فَأَطَاعَتْهُ. وَ خَلَقَ مِنْ نُورِي وَ
نُورِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ دَعَاهُمَا فَأَطَاعَاهُ، فَسَمَّانَا
اللهُ بِخَمْسَةِ أَسْمَاءٍ مِنْ أَسْمَائِهِ. فَاللهُ الْمَحْمُودُ وَ أَنَا مُحَمَّدٌ. وَ اللهُ
الْأَعْلَى وَ هٰذَا عَلِيٌّ. وَ اللهُ فَاطِرٌ وَ هٰذِهِ فَاطِمَةُ. وَ اللهُ الْمُحْسِنُ وَ
هٰذَا الْحَسَنُ. وَ اللهُ ذُو الْإِحْسَانِ وَ هٰذَا الْحُسَيْنُ. ثُمَّ خَلَقَ مِنْ
نُورِ الْحُسَيْنِ تِسْعَةَ أَئِمَّةٍ وَ دَعَاهُمْ فَأَطَاعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ
سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَ أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَ هَوَاءً وَ مَاءً وَ مَلَكاً وَ بَشَراً. فَكُنَّا
بِعِلْمِهِ أَنْوَاراً نُسَبِّحُهُ وَ نَسْمَعُ لَهُ وَ نُطِيعُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ!
بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي مَا لِمَنْ عَرَفَ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ
وَ سَلَّمَ: يَا سَلْمَانُ! مَنْ عَرَفَهُمْ حَقَّ مَعْرِفَتِهِمْ وَ اقْتَدَى بِهِمْ،
فَوَالَى وَلِيَّهُمْ وَ تَبَرَّأَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَهُوَ وَ اللهِ مِنَّا يَرِدُ حَيْثُ نَرِدُ.
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَ يَكُونُ إِيمَانٌ بِهِمْ بِغَيْرِ مَعْرِفَتِهِمْ
بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَنْسَابِهِمْ؟ قَالَ: لَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَنَّى لِي
بِهِمْ. قَالَ: الْحُسَيْنُ عَرَفْتَهُ. ثُمَّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
. ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ. ثُمَّ ابْنُهُ جَعْفَرٌ
لِسَانُ الصَّادِقِينَ. ثُمَّ ابْنُهُ مُوسَى الْكَاظِمُ غَيْظَهُ صَبْراً فِي اللهِ.
ثُمَّ ابْنُهُ عَلِيٌّ الرِّضَا لِأَمْرِ اللهِ. ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ الْجَوَادُ الْمُخْتَارُ
لِلّٰهِ. ثُمَّ ابْنُهُ عَلِيٌّ الْهَادِي إِلَى اللهِ. ثُمَّ ابْنُهُ الْحَسَنُ الْأَمِينُ
الصَّامِتُ الْعَسْكَرِيُّ. ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ الْمَهْدِيُّ النَّاطِقُ الْقَائِمُ
بِحَقِّ اللهِ. فَسَكَتُّ. ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُدْعُ لِي بِإِدْرَاكِهِمْ.
فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّكَ مُدْرِكُهُمْ وَ أَمْثَالُكَ

وَ مَنْ تَوَلَّاهُمْ بِحَقِيقَةِ الْمَعْرِفَةِ. فَشَكَرْتُ اللهَ. ثُمَّ قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللهِ! مُؤَجَّلٌ إِلَى عَهْدِهِمْ. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ
وَ سَلَّمَ: يَا سَلْمَانُ! فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ
عِبَاداً لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَ كَانَ وَعْداً
مَفْعُولاً. ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ أَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ
بَنِينَ وَ جَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً. فَكَثُرَ بُكَائِي وَ اشْتَدَّ شَوْقِي،
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِعَهْدٍ مِنْكَ؟ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ
وَ سَلَّمَ: إِي وَ الَّذِي أَرْسَلَ مُحَمَّداً إِنَّهُ لَبِعَهْدٍ مِنِّي وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ
وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ تِسْعَةِ أَئِمَّةٍ مِنْهُ، وَ كُلِّ مَنْ هُوَ مِنَّا مَظْلُومٌ
فِينَا. إِي وَ اللهِ يَا سَلْمَانُ ثُمَّ لَيَحْضُرَنَّ إِبْلِيسُ وَ جُنُودُهُ وَ كُلُّ
مَنْ مَحَضَ الْإِيمَانَ وَ مَحَضَ الْكُفْرَ مَحْضاً حَتَّى يُؤْخَذَ بِالْقِصَاصِ
وَ التِّرَاتِ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً. نَحْنُ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ: وَ
نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً
وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ. وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ
هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ. فَقُمْتُ مِنْ بَيْنِ
يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ قُلْتُ: مَا يُبَالِي
سَلْمَانُ لَقِيَ الْمَوْتَ أَوْ لَقِيَهُ الْمَوْتُ.

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ "میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
جیسے ہی رسول اللہ ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا: اے سلمانؓ! بے شک اللہ سبحانہ نے
کوئی نبی و رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے بارہ نقیب قرار دیے۔
میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بات میں ان دونوں سے جانتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: تو کیا تم میرے نقیبوں کو جانتے ہو جو بارہ ہیں جن کو اللہ سبحانہ نے میرے امامت کے
لیے چنا ہے؟

تو میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ جانتا ہے

فرمایا: اے سلمانؓ! اللہ سبحانہ نے مجھے اپنی خالص نور سے خلق فرمایا، اور مجھے بلایا تو نے اطاعت کی، اور میرے نور سے علیؑ کو خلق فرمایا، اس کو بلایا تو اس نے اطاعت کی، پھر ے اور علیؑ کے نور سے فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو خلق فرمایا، ان کو بلایا تو انھوں نے اطاعت کی، ے، علیؑ، اور فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے نور حسنؑ اور حسینؑ کو خلق فرمایا اور ان کو دونوں کو بلایا تو ان دونوں نے اطاعت کی، پس ہم پانچوں کے نام اللہ سبحانہ نے اپنے ناموں سے مشتق فرمائے۔ پس اللہ محمود ہے میں محمدؐ اور اللہ عزوجل اعلیٰ ہے اور یہ علی علیہ السلام ہے، اللہ عزوجل فاطر ہے تو یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا) ہے، اللہ عزوجل محسن تو یہ حسن علیہ السلام ہے، اللہ عزوجل ذوالاحسان ہے تو یہ حسینؑ ہے۔

پھر اللہ سبحانہ نے حسین علیہ السلام کے نور سے ۹ ائمہ (علیہم السلام) کو خلق فرمایا اور ان کو بلایا تو انھوں نے اطاعت کی، اس سے پہلے کہ اللہ سبحانہ نے آسمان کو بلند کیا ہو یا زمین کو بچھایا ہو، ہوا ہوتی یا پانی ہوتا، فرشتے یا انسان ہوتے، پس ہم اللہ سبحانہ کے علم میں انوار تھے ہم ذات باری تسبیح کر رہے تھے اور اس کی سن کر اطاعت کر رہے تھے۔

پس میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، جو شخص ان کی معرفت رکھے گا اس کا انعام کیا ہے؟

تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے سلمانؓ! جس نے ان کی حقیقی معرفت حاصل کی اور ان کی اقتداء کی، ان کے دوستوں سے دوستی کی اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کی، تو اللہ کی قسم ہم میں سے ہے وہ وہیں جائے گا جہاں ہم لوگ جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا اس طرح ہوسکتا ہے کوئی شخص ان پر ایمان رکھتا ہو لیکن ان کے اسماء اور انساب کی معرفت نہ رکھتا ہو؟

حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، پس میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میرے لیے ان ناموں کو ذکر فرمائیں۔ فرمایا: حسین علیہ السلام ان کو تم جانتے ہو، پھر ان کے بعد سید العابدین علی بن الحسین علیہ السلام، پھر ان کا بیٹا محمد باقر علیہ السلام اولین و آخرین کا علم، پھر ان کا بیٹا جعفر علیہ السلام صادقین کی زبان، پھر ان کا بیٹا موسیٰ کاظم علیہ السلام ان کا غیظ اللہ کی خاطر صبر ہے۔ پھر ان کا بیٹا علی علیہ السلام جو

اللہ کی امر پر راضی ہے، پھر ان کا بیٹا محمد جواد علیہ السلام جو اللہ سبحانہ کا چنا ہوا ہے، پھر ان کا بیٹا علی علیہ السلام جو اللہ سبحانہ کی طرف ہدایت کرنے والا ہے، پھر ان کا بیٹا حسن علیہ السلام جو امین اور صامت (خاموش) العسکری ہے، ان کے بعد ان کا بیٹا مہدی علیہ السلام جو ناطق ہوگا اور اللہ سبحانہ کے حق کو قائم کرے گا۔

پس حضور ﷺ خاموش ہوگئے، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میرے دعا فرمائیں کہ میں ان کی معرفت حاصل کرسکوں۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک تم اور تمہارے جیسے دیگر افراد ان کی معرفت رکھتے ہیں، اور جو ان سے تَوَلّی (محبت) رکھتا ہے حقیقت کی معرفت کے ساتھ۔

میں نے اللہ سبحانہ کا شکر ادا کیا، اور پھر کہا: میری عمر اتنی ہوگی کہ میں ان کا زمانہ پا سکوں؟ تو فرمایا: اے سلمان اس آیت کو پڑھا کرو:

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا (اسراء:6)

"چنانچہ جب ان دونوں میں سے پہلے وعدہ کا وقت آگیا تو ہم نے (تمہاری سرکوبی کے لیے) اپنے کچھ ایسے سخت جنگجو بندے بھیج دیئے جو تمہاری آبادیوں کے اندر گھس گئے اور (خدا) کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ اور پھر ہم نے گردشِ زمانہ کو تمہارے حق میں دشمن کے خلاف کر دیا (تمہیں ان پر غلبہ دے دیا) اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثیر التعداد بنا دیا"۔

میرا گریہ بڑھ گیا اور میرے شوق میں شدت آگئی، پس میں نے کہا: یارسول اللہؐ! کیا اس طرح کچھ ہوسکتا ہے (کہ مجھے دوبارہ دنیا میں زندہ کیا جائے) تو حضور ﷺ نے فرمایا: جی بالکل، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد (ﷺ) کو رسالت پر مبعوث فرمایا ہے، یہ عہد میری طرف سے اور علیؑ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) حسنؑ اور حسینؑ اور نو ائمہ (علیہم السلام) کی طرف سے

ہے، کہ ہر وہ شخص جو ہم میں سے شمار ہوگا، اور ہماری وجہ سے اس پر ظلم وستم روا رکھا گیا، جی ہاں، اے سلمان اللہ کی قسم شیطان اور اس کے سپاہی بھی آئیں گے، اور ہر وہ شخص جو ایمانِ واقعی رکھتا ہوگا یا واقعاً کافر ہوگا ان سے انتقام لیا جائے گا، اور ان کے جرائم کی سزا ان کو دی جائے گی، میراث واپس لی جائے گی، اور تمہارا ربّ کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرے گا، اور اس آیہ مبارکہ کی تاویل ہم ہیں:

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ (قصص:6)

"اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں (زمین کا) وارث قرار دیں۔ اور انہیں زمین میں اقتدار عطا کریں اور فرعون، ہامان اور ان کی فوجوں کو ان (کمزوروں) کی جانب سے وہ کچھ دکھلائیں جس سے وہ ڈرتے تھے"۔

پس میں رسولؐ اللہ کے سامنے سے اٹھا اور کہا: سلمانؓ کو فرق نہیں پڑتا کہ وہ موت سے ملاقات کرے یا موت اس سے ملاقات کرے گی"۔ [1]

اہل بیتؑ پوری تخلیق سے افضل ہیں دنیا و آخرت میں اور یہ امت تمام امتوں سے افضل ہے

[۳۵۴] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الشَّجَرَةِ الَّتِي أَكَلَ مِنْهَا آدَمُ وَ حَوَّاءُ مَا كَانَتْ فَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهَا؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا الْحِنْطَةُ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا الْعِنَبُ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا شَجَرَةُ الْحَسَدِ؟! فَقَالَ: كُلُّ هٰذِهِ حَقٌّ. فَقُلْتُ: مَا مَعْنَى هٰذِهِ

[1] مقتضب الاثر: ۶؛ دلائل الامامۃ: ۴۴۷، ح ۲۸؛ الھدایۃ الکبریٰ: ۳۷۵؛ تفضیل الآئمہؑ: ۲۶۹؛ بحار الانوار: ۶/۲۵، ح ۹۲ و ۵۳/۱۴۲، ح ۱۶۲

الْوُجُوهُ عَلَى اخْتِلَافِهَا؟ فَقَالَ: يَا أَبَا الصَّلْتِ! إِنَّ شَجَرَةَ الْجَنَّةِ تَحْمِلُ أَنْوَاعاً فَكَانَتْ شَجَرَةُ الْحِنْطَةِ تَحْمِلُ الْعِنَبَ وَ لَيْسَتْ كَشَجَرَةِ الدُّنْيَا. وَ إِنَّ آدَمَ لَمَّا أَكْرَمَهُ اللهُ بِإِسْجَادِ مَلَائِكَتِهِ لَهُ وَ بِإِدْخَالِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فِي نَفْسِهِ: هَلْ خَلَقَ اللهُ بَشَراً أَفْضَلَ مِنِّي؟ فَعَلِمَ اللهُ مَا وَقَعَ فِي نَفْسِهِ فَنَادَاهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا آدَمُ وَ انْظُرْ إِلَى سَاقِ عَرْشِي. فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَ نَظَرَ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَوَجَدَ عَلَيْهِ مَكْتُوباً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ زَوْجَتُهُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ آدَمُ: يَا رَبِّ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: هٰؤُلَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَ هُمْ خَيْرٌ مِنْكَ وَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِي، وَ لَوْلَا هُمْ مَا خَلَقْتُكَ وَ لَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ لَا السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ. فَإِيَّاكَ أَنْ تَنْظُرَ لَهُمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ. فَتَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِمَا حَتَّى أَكَلَا مِنَ الشَّجَرَةِ فَأَخْرَجَهُمَا اللهُ مِنْ جَنَّتِهِ وَ أَهْبَطَهُمَا عَنْ جِوَارِهِ إِلَى الْأَرْضِ.

حضرت ابو صلت ہرویؒ [1] سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں امام رضا علیہ السلام سے کہا: مجھے اس درخت کے بارے میں جس سے حضرت آدم علیہ السلام و حواؑ نے کھایا تھا، لوگوں نے اس امر میں بہت اختلاف کیا ہے، کسی نے روایت کیا ہے کہ وہ گندم تھی، کسی اور نے روایت کیا ہے کہ وہ انگور تھا، کسی نے روایت کیا ہے کہ وہ شجرۂ حسد تھا؟!

تو امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب حق ہے۔

میں نے عرض کیا: تو پھر ان تمام روایات جو کہ ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں ان کا معنیٰ کیا ہے؟۔

[1] یہ عبدالسلام بن صالح ہیں جو امام علی رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں۔ ان کی ایک کتاب امام رضاؑ کی وفات پر ہے۔ یہ ثقہ اور صحیح الحدیث ہیں۔ (دیکھیے: رجال النجاشی: ۲۴۵، رقم ۶۴۳؛ رجال الشیخ: ۳۸۰، رقم ۱۴)

امام علیہ السلام نے فرمایا: شجرۂ جنت کی کئی نوعیتیں ہیں، پس شجرۂ گندم میں انگور بھی تھے، وہ دنیا کے پھل اور پودوں کی طرح نہیں ہوتے، اور حضرتِ آدم علیہ السلام کو جب اللہ سبحانہ ملائکہ سے سجدہ کروایا اور جنت میں داخل کیا تو اس نے اپنے ذہن میں سوچا: کیا اللہ سبحانہ نے مجھ سے افضل کسی بشر کو خلق کیا ہے؟ تو اللہ سبحانہ نے اس کی ذہنی کیفیت کو معلوم کیا اور آواز دی: اپنا سر اوپر کرواے آدم (علیہ السلام) اور عرش کی طرف دیکھو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا تو وہاں پر لکھا ہوا تھا: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام امیر المومنین ہے، ان کی زوجہ سیدۂ نساء العالمین ہے، حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے ربّ! یہ لوگ کون ہیں؟

تو عزّوجلّ نے فرمایا: یہ لوگ تمہاری ذریت میں سے ہیں، یہ تم سے اور میری پوری خلقت سے بہترین ہیں، بالفرض یہ لوگ نہ ہوتے تو میں نہ ہی تمہیں خلق فرماتا اور نہ ہی جنت و جہنم کو اور نہ ہی آسمان وزمین کو خلق فرماتا، خبردار جو ان کی طرف حسد کی نگاہ سے دیکھا، پس شیطان نے دونوں کو بہکا دیا یہاں تک کہ اس درخت سے کھالیا پس اللہ عزّوجلّ نے دونوں کو جنت سے نکال دیا اور اپنے جوار سے زمین پر اتار دیا۔ [1]

[۳۵۵] وَرُوِیَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا، وَ صَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا، وَ جَعَلَنَا عَيْنَهُ فِي عِبَادِهِ، وَلِسَانَهُ النَّاطِقَ، وَيَدَهُ الْمَبْسُوطَةَ عَلَى عِبَادِهِ بِالرَّأْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ، وَ وَجْهَهُ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ، وَ بَابَهُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ، وَ خُزَّانَهُ فِي سَمَاوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ، بِنَا أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ، وَ أَيْنَعَتِ الثِّمَارُ، وَ جَرَتِ الْأَنْهَارُ، وَبِنَا نَزَلَ الْغَيْثُ مِنَ السَّمَاءِ، وَبِنَا أَعْشَبَتِ الْأَرْضُ، وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ وَلَوْلَا نَا مَا عُبِدُوا.

[1] عیون اخبار الرضا: ۱/ ۳۰۶، ح ۶۷؛ معانی الاخبار: ۱۲۴، ح ۱؛ بحار الانوار: ۲۶/ ۲۷۳، ح ۱۵ و ۱۱/ ۱۶۴، ح ۹؛ تفضیل الائمۃ: ۲۷۲

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اللہ سبحانہ نے ہم کو خلق فرمایا پس احسن انداز میں خلق فرمایا، ہماری صورت کشی فرمائی اور اس کو احسن قرار دیا، ہم اپنے بندوں میں اپنی آنکھ، اور اپنی مخلوق میں بولنے والی زبان قرار دیا، نیز اپنے بندوں پر رحمت کا پھیلایا ہاتھ قرار دیا جو رافت و رحمت ہے، نیز اپنا چہرہ قرار دیا جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے، اور اپنا دروازہ قرار دیا جو اسی کی طرف لے کر آتا ہے،، ہم زمین و آسمان میں اللہ سبحانہ کا خزانہ ہیں، ہمارے لیے درخت پھل دیتے ہیں، اور پھل پکتے ہیں، اور نہریں بہتی ہیں، ہمارے لیے بارشیں برسائی جاتی ہیں، اور زمین جڑی بوٹیاں اگاتی ہے، ہماری عبادت کی وجہ سے اللہ سبحانہ کی عبادت کی گئی، ہم نہ ہوتے تو اللہ سبحانہ کی معرفت ممکن نہ ہوتی"۔ [1]

[۳۵۶] وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ عِنْدَنَا سِرّاً مِنْ سِرِّ اللهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللهِ لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، وَاللهِ مَا كَلَّفَ اللهُ تَعَالَى أَحَداً ذٰلِكَ الْحِمْلَ غَيْرَنَا، وَ لَا اسْتَعْبَدَ بِذٰلِكَ أَحَداً سِوَانَا. وَ إِنَّ عِنْدَنَا شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ أُمِرْنَا بِتَبْلِيغِهِ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَبَلَّغْنَا مَا أُمِرْنَا بِتَبْلِيغِهِ عَنْهُ تَعَالَى مَنْ نَجِدُهُ. فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَوْضِعاً وَ لَا أَهْلاً وَ لَا حَمَّالَةً يَحْمِلُونَهُ حَتَّى خَلَقَ اللهُ أَقْوَاماً خُلِقُوا مِنْ طِينَةٍ خُلِقَ مِنْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ ذُرِّيَّتُهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ [وَ] مِنْ نُورٍ خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَ ذُرِّيَّتَهُ وَ صَنَعَهُمْ بِفَضْلِ صُنْعِ رَحْمَتِهِ الَّتِي صَنَعَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْهَا فَبَلَّغْنَاهُمْ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مَا أُمِرْنَا بِتَبْلِيغِهِ فَقَبِلُوهُ، وَاحْتَمَلُوهُ، وَبَلَغَهُمْ ذٰلِكَ عَنَّا فَقَبِلُوهُ، وَبَلَغَهُمْ ذِكْرُنَا فَمَالَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِنَا وَ حَدِيثِنَا. فَلَوْلَا أَنَّهُمْ خُلِقُوا مِنْ ذٰلِكَ لَمَا كَانُوا كَذٰلِكَ قَبِلُوهُ وَ احْتَمَلُوهُ. ثُمَّ

[1] التوحید صدوق: ۱۵۱، ح ۸؛ بحار الانوار: ۲۴/ ۱۹۷، ح ۲۳؛ الکافی: ۱/ ۱۴۳، ح ۵؛ تفضیل الائمۃ: ۲۷۵

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ قَوماً لِجَهَنَّمَ وَ النَّارِ فَأُمِرْنَا أَنْ نُبَلِّغَهُمْ كَمَا بَلَّغْنَا أُولَئِكَ فَاشْمَأَزُّوا مِنْ ذٰلِكَ وَ نَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَ رَدُّوهُ عَلَيْنَا وَ لَمْ يَحْتَمِلُوهُ وَ كَذَّبُوا بِهِ وَ قَالُوا: سَاحِرٌ كَذَّابٌ. فَطَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ أَنْسَاهُمْ ذٰلِكَ. ثُمَّ أَطْلَقَ أَلْسِنَتَهُمْ بِبَعْضِ الْحَقِّ فَهُمْ يَنْطِقُونَ بِهِ وَ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ لِيَكُونَ ذٰلِكَ دَفْعاً عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ. وَ لَوْ لَا ذٰلِكَ مَا عُبِدَ اللهُ فِي أَرْضِهِ. فَأَمَرَنَا بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَ السَّتْرِ وَ الْكِتْمَانِ مِنْهُمْ. ثُمَّ رَفَعَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ وَ بَكَى وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ فَاجْعَلْ مَحْيَاهُمْ مَحْيَانَا وَ مَمَاتَهُمْ مَمَاتَنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوّاً لَكَ فَتُفْجِعَنَا بِهِمْ فَإِنَّكَ إِنْ أَفْجَعْتَنَا بِهِمْ لَمْ تُعْبَدْ أَبَداً فِي أَرْضِكَ.

حضرت ابوبصیرؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”ہمارے پاس اللہ سبحانہ کے رازوں میں سے اللہ کا راز ہے، اور علم الٰہی میں سے علم ہے جس کی تاب کوئی ملک مقرب و نبی مرسل لا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا مومن جس کے دل کا امتحان لے لیا ہو اللہ سبحانہ نے ایمان کے لیے، اللہ کی قسم اللہ سبحانہ نے ہمارے علاوہ کسی اور کو اس امر کے بارے میں مکلف نہیں قرار دیا ہے، نیز میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے علاوہ کوئی اس ذمہ داری کو ادا کر سکتا ہے، ہمارے پاس اس میں سے ایک چیز ہے جس کے پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے اللہ سبحانہ کی طرف سے اہل اشخاص کی طرف، پس ہم نے اس کے لیے کسی نہ کوئی جگہ پائی اور نہ ہی ایسا شخص جو اس کو تحمل کر سکے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ نے ایسی قوم کو خلق فرمایا جو ایسی طینت سے خلق کیے جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ذریت مخلق کی گئی تھی، نیز اس نور سے ان کی تخلیق ہوئی جس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ذریت اطہارؑ کی تخلیق ہوئی تھی، اللہ سبحانہ نے اپنی فضل و رحمت سے ان کو بنایا، پس ہم نے ان تک وہ امر پہنچایا جس کے پہنچانے پر ہم مامور تھے تو اس انھوں نے قبول کیا اور اس کی تاب لا سکے، نیز وہ چیز ان لوگوں تک ہماری طرف سے پہنچی تو انھوں نے

قبول کیا، نیز ان تک ہمارا ذکر پہنچا تو ان کے قلوب ہماری حدیث اور معرفت کی طرف مائل ہوئے، بالفرض وہ اس چیز سے خلق نہ کیے جاتے تو وہ اس طرح نہ ہوتے اور نہ ہی اس طرح قبول کرنے والے اور نہ ہی تاب (علم) لانے والے ہوتے۔

پھر فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک قوم کو جہنم کی لیے خلق فرمایا، پس ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم وہ چیز ان تک پہنچائیں تو انھوں نے پسند نہیں کیا اور ان کے قلوب نے نفرت کا اظہار کیا اور اس علم کو ہماری طرف لوٹا دیا، اس کی تاب نہ لا سکے اور اس کو جھٹلایا اور کہا: یہ جھوٹا جادوگر ہے، پس اللہ سبحانہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ان کو بھلا دیا، پھر ان کی زبانوں سے کچھ حق ظاہر فرمایا پس وہ زبان سے تو بولتے ہیں لیکن ان کے قلوب انکاری ہوتے ہیں، تاکہ ان لوگوں (کی طرف اظہار حق کروا کر) اپنے دوستوں اور اہل اطاعت کا دفاع کیا جا سکے، بالفرض وہ اطاعت نہ ہوں تو اللہ سبحانہ کی اطاعت کرنے والا زمین پر کوئی نہ ہو، پس ہم کو حکم دیا گیا ہے ان کو بچائیں اور خفیہ و پوشیدہ رکھیں دشمنان الٰہی سے۔

پھر امام علیہ السلام نے دستِ دعا بلند فرمائے اور گریہ کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے اللہ یہ بہت چھوٹی سی جماعت ہے کم تعداد میں ہیں، ان کی زندگی ہماری زندگیوں کی طرح قرار دے اور ان موت ہماری موت کی طرح قرار دے، ان پر اپنے دشمنوں کو مسلط نہ فرما، اگر تم ان کو سخت تکالیف میں مبتلا کرے گا تو اس سے ہم کو تکلیف ہوگی، (ان کے بغیر) زمین پر کوئی تمہاری عبادت کرنے والا نہیں ہوگا“۔ [1]

[۳۵۷] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا وَ بِفَضْلِنَا عَلَى مَنْ سِوَانَا.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو ہماری معرفت اور ہماری فضیلت و برتری سے آگاہی نہ ملی ہوئی ہو۔ [2]

---

[1] الکافی: ۱/۴۰۲، ح ۵؛ بحارالانوار: ۲۵/۳۸۵، ح ۴۳؛ تفضیل الائمۃ: ۲۰۱

[2] الکافی: ۱/۴۳۷، ح ۴؛ بصائر الدرجات: ۹۴، ح ۱ و ۳ و ۴؛ بحارالانوار: ۲۶/۲۸۱، ح ۲۸؛ کنز الفوائد: ۲/۱۳۱؛ تفضیل الائمۃ: ۲۷۷ و ۲۸۲ و ۳۱۹

[۳۵۸] وَ رُوِیَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ لِفَصْلِ الْخِطَابِ. فَيَدْعُو رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ يَدْعُو أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيُكْسَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً خَضْرَاءَ تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ. وَ يُكْسَى عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهَا. ثُمَّ يُكْسَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً وَرْدِيَّةً تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ. وَ يُكْسَى عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهَا. ثُمَّ يُدْعَى بِنَا فَيُدْفَعُ إِلَيْنَا حِسَابُ النَّاسِ، فَنَحْنُ وَ اللهِ نُدْخِلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ نُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ. ثُمَّ يُدْعَى بِالنَّبِيِّينَ فَيُقَامُونَ صَفَّيْنِ عِنْدَ عَرْشِ اللهِ حَتَّى نَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ. فَإِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ أَهْلُ النَّارِ النَّارَ بَعَثَ اللهُ - تَعَالَى - عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَنَّةِ فَأَنْزَلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فِيهَا وَ زَوَّجَهُمْ بِالْحُورِ. فَعَلِيٌّ هُوَ - وَ اللهِ - الَّذِي يُزَوِّجُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَ مَا ذٰلِكَ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ. كَرَامَةً مِنَ اللهِ لَهُ وَ فَضْلاً وَ مِنَّةً. وَ هُوَ وَ اللهِ يُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ. وَ يُغْلِقُ الْأَبْوَابَ إِذَا دَخَلُوا فِيهِمَا؛ لِأَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ إِلَيْهِ وَأَبْوَابَ النَّارِ إِلَيْهِ.

نیز امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن تو اللہ تبارک وتعالیٰ اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا جائے گا، اور امیر المومنینؑ کو بلایا جائے گا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبز عمدہ پوشاک پہنائی جائے گی، جس سے مشرق ومغرب روشن ہوجائیں گے، اسی طرح کا لباس امیر المومنینؑ کو پہنایا جائے گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گلابی رنگ کا عمدہ لباس پہنایا جائے گا، جس سے مشرق ومغرب روشن ہوجائے گا اور حضرت علی علیہ السلام کو بھی اسی طرح کا لباس پہنایا جائے گا، پھر ہم کو بلایا جائے گا اور ہم کو لوگوں کا حساب دیا جائے، پس اللہ کی قسم ہم لوگ اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کریں گے، پھر انبیاء کرام علیہم السلام کو بلایا جائے گا جو صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اللہ سبحانہ کے عرش کے پاس، یہاں تک کہ ہم لوگوں کے حساب سے فارغ ہوجائیں گے، پس جب اہل جنت جنت میں داخل کردیے جائیں گے اور اہلِ جہنم جہنم میں داخل کردیے جائیں گے تو اللہ سبحانہ حضرت علی علیہ السلام کو اہل جنت کی طرف بھیجے گا وہ ان کو اپنے اپنے گھروں میں داخل کریں گے اور ان کا نکاح حور عین سے کریں گے، اللہ کی قسم وہ علی علیہ السلام ہی ہیں جو اہل جنت کا نکاح حور عین سے کریں گے، حضرت علی علیہ السلام کے سوا کوئی یہ کام نہیں کرے گا، یہ اللہ سبحانہ کی طرف تکرم وفضل ہے (حضرت علی علیہ السلام کے لیے) وہی اللہ کی قسم اہل جہنم کو جہنم میں داخل کریں گے، دروازے بند کردے گا جب لوگ جنت وجہنم میں داخل ہوچکے ہوں گے؛ کیوں کہ ابواب جنت اور ابواب جہنم ان کے اختیار میں ہوں گے''۔ ①

[۳۵۹] وَ رَوَى يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ لِي: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ جَمَعَ اللهُ تَعَالَى النَّاسَ كُلَّهُمْ فَأَوَّلُ مَنْ يُنَادَى نُوحٌ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُقَالُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ. وَ يَخْرُجُ يَتَخَطَّى رِقَابَ الْخَلْقِ حَتَّى يَجِيءَ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى كَثِيبِ مِسْكٍ وَ مَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ قِيلَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ. فَيَقُولُ نُوحٌ لِمُحَمَّدٍ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى سَأَلَنِي: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَقُلْتُ: مُحَمَّدٌ. فَيَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا جَعْفَرُ وَ يَا حَمْزَةُ اِذْهَبَا فَاشْهَدَا لَهُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ. قَالَ

① الکافی: ۸/۱۵۹، ح ۱۵۴؛ تاویل الآیات: ۲/۲۸۹، ح ۹؛ بحار الانوار: ۷/۳۳۷، ح ۲۴ و ۲۷/۳۱۶، ح ۱۳

أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَجَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ هُمَا الشَّاهِدَانِ لِلْأَنْبِيَاءِ بِمَا بَلَّغُوا. فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! فَأَيْنَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ فَقَالَ: هُوَ أَعْظَمُ مَنْزِلَةً مِنْ ذٰلِكَ.

یونس بن سعید [1] سے روایت ہے کہ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ایک روز تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: "جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ سبحانہ سب انسانوں کو جمع فرمائے پس سب سے پہلے جس کو آواز دی جائے گی وہ حضرت نوح علیہ السلام ہوں گے پس ان سے کہا جائے گا: کیا تم نے تبلیغ کی؟ تو وہ کہیں گے: جی ہاں۔ پس ان سے پوچھا جائے گا کہ: گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وہ وہاں سے نکلیں گے اور چل کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشک کے ٹیلے پر تشریف فرما ہوں گے، حضرت علی علیہ السلام بھی ساتھ ہوں گے، یہاں پر اللہ سبحانہ کا یہ ارشاد ہے:

"پس وہ جب اس (قیامت) کو قریب آتے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا کہ یہی وہ ہے جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے"۔ (الملک: ۲۷)

پس حضرت نوح علیہ السلام حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں گے: اے محمدؐ! بے شک اللہ سبحانہ نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ: کیا تم نے تبلیغ کی؟ تو میں نے کہا: جی ہاں، میں نے تبلیغ کی ہے۔ تو فرمایا: تمہارا گواہ کون ہے؟ تو میں نے کہا: حضرت محمدؐ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: اے جعفرؓ و حمزہؓ آپ دونوں جاؤ اور گواہی دو کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پس حضرت جعفرؓ و حضرت حمزہؓ دونوں انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔

[1] ایک نسخے میں یونس بن ابی سعیدۃ ہے اور کافی میں، یوسف بن ابی سعید ہے۔ ہمیں یونس بن سعید یا یونس بن ابی سعیدۃ نام کے راوی نہیں مل سکے ہیں۔ البتہ یوسف بن ابی سعید موجود ہے جو کہ مجہول ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۷۶)

(راوی کہتا ہے:) میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں: پس حضرت علی علیہ السلام کہاں ہوں گے؟ تو آپؑ نے فرمایا: ان کی منزلت اس امر سے اور بڑی ہے۔ [1]

[۳۶۰] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاطَّرَدَ فِي خُطْبَتِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً الْوَسِيلَةَ وَ الشَّرَفَ وَ الْفَضِيلَةَ وَ الْمَنْزِلَةَ الْكَرِيمَةَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ أَعْظَمَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَرَفاً، وَ أَقْرَبَهُمْ عِنْدَكَ مَقْعَداً، وَ أَوْجَهَهُمْ عِنْدَكَ جَاهاً، وَ أَفْضَلَهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَ نَصِيباً. اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً عِنْدَكَ شَرَفَ الْمَقَامِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے روز امیر المومنین علیہ السلام نے اپنا خطبہ طویل کر دیا یہاں تک فرمایا: "اے میرے اللہ حضرت محمدؐ وسیلہ و شرف فضیلے اور منزلت کریمہ عطا فرما، اے میرے اللہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کو پوری خلائق میں اعظم قرار دے شرف کے اعتبار سے، اور سب سے زیادہ اپنے قریب نشست عطا فرما، نیز سب سے زیادہ جاہ و مرتبہ عطا کر، اپنی بارگاہ میں افضل ترین منزلت و نصیب قرار دے، اے میرے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بارگاہ اشرف ترین رُتبہ و مقام عطا فرما"۔ [2]

[۳۶۱] وَ رَوَى أَبُو حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنَ الشِّيعَةِ: أَنْتُمُ الطَّيِّبُونَ وَ نِسَاؤُكُمُ الطَّيِّبَاتُ [كُلُّ مُؤْمِنَةٍ حَوْرَاءُ عَيْنَاءُ] وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ صِدِّيقٌ.

حضرت ابوحمزہؒ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں سنا کہ آپؑ اپنے شیعوں میں سے کسی شخص سے فرما رہے تھے: "تم مرد حضرات طیب ہو اور تمہاری

[1] الکافی: ۸/۲۶۸، ح ۳۹۲: تاویل الآیات: ۱۲/۷۰۲، ح ۹ ؛ بحارالانوار: ۷/۲۸۲، ح ۳؛ نورالثقلین: ۵/۳۸۳، ح ۳۲

[2] الکافی: ۸/۱۷۵، ح ۱۹۳؛ بحارالانوار: ۷۷/۳۵۲، ح ۳۱

تین طیبات ہیں، ہر مؤمنہ حور عین ہے اور ہر مومن صدیق ہے"۔ ①

[۳۶۲] قَالَ: وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: شِيعَتُنَا أَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنْ عَرْشِ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَنَا، وَمَا مِنْ شِيعَتِنَا أَحَدٌ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اكْتَنَفَهُ فِيهَا عَدَدٌ مِنْ خَلْقِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ جَمَاعَةً حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَإِنَّ الصَّائِمَ مِنْهُمْ لَيَرْتَعُ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ تَدْعُولَهُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطِرَ.

نیز مذکورہ راوی کہتا ہے کہ میں فرماتے ہوئے سنا ہے امام صادق علیہ السلام سے: "قیامت کے روز عرش خدا کے قریب ترین ہمارے بعد ہمارے شیعہ ہوں گے، ہمارے شیعوں میں سے کوئی ایسا شیعہ نہیں ہے جو نماز پڑھتا ہو مگر یہ کہ ملائکہ کی ایک جماعت اس پیچھے مل کر جماعت کی صورت میں کے لیے سلامتی و رحمت کی دُعا کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ نماز فارغ ہوجاتا ہے، نیز ان میں سے روزے دار جنت کے باغات میں سے کسی باغ میں لطف اندوز ہو رہا ہوگا ملائکہ اس کو بلا رہے ہوں گے یہاں تک کہ وہ افطار کرے گا"۔ ②

[۳۶۳] وَ قَالَ سَمَاعَةُ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ لَكَ يَا سَمَاعَةُ حَاجَةٌ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ فَإِنَّ لَهُمَا عِنْدَكَ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ وَ قَدْراً مِنَ الْقَدْرِ فَبِحَقِّ ذٰلِكَ الشَّأْنِ وَ بِحَقِّ ذٰلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا. فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ إِلَّا وَ هُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

الکافی: ۸/ ۲۱۲، ح ۲۵۹؛ ارشاد القلوب: ۱/ ۱۰۱؛ امالی صدوق: ۶۳۶، مجلس ۹۱، ح ۳؛ امالی طوسی: ۴۲۲، مجلس ۳۳، ح ۲؛ تفسیر فرات: ۳۵۹؛ روضۃ الواعظین: ۲/ ۲۹۴؛ فضائل الشیعہ: ۹، ح ۸
الکافی: ۸/ ۳۶۵، ح ۵۵۶؛ المحاسن: ۱۸۲، ح ۱۷۷؛ بحار الانوار: ۲۷/ ۱۳۱، ح ۱۲۳؛ تفضیل الائمہ: ۲۸۰

حضرت سماعہؒ روایت کرتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا: اے سماعہ جب کبھی تمہاری کوئی حاجت ہو تو اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں اس طرح دعا مانگو: "اے میرے اللہ! میں تم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے حق کا واسطہ دے کر سوال کر رہا ہوں کیوں کہ ان دونوں کی تمہاری بارگاہ میں اعلیٰ شان ہے اور اعلیٰ قدر ہے پس اسی شان و قدر کا واسطہ صلاۃ بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمدؐ پر"۔

"کیوں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو نہ کوئی ملک مقرب اور نہ ہی نبی مرسل، نیز نہ ہی ایسا مومن جس کے دل کا امتحان لیا ہو اللہ سبحانہ نے ایمان کے لیے مگر یہ کہ وہ اسی روز وہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کی طرف محتاج ہوں گے"۔ ①

[۳۶۴] وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ اللهُ - تَعَالَى - مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَ اصْطَفَاهُ نَجِيّاً وَفَلَقَ لَهُ الْبَحْرَ فَنَجَا بَنُو إِسْرَائِيلَ وَ أَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ وَ الْأَلْوَاحَ رَأَى مَكَانَهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ: يَا رَبِّ! لَقَدْ أَكْرَمْتَنِي بِكَرَامَةٍ لَمْ تُكْرِمْ بِهَا أَحَداً قَبْلِي. فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُوسَى! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مُحَمَّداً أَفْضَلُ عِنْدِي مِنْ جَمِيعِ خَلْقِي؟ فَقَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ! فَإِذَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَكْرَمَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ فَهَلْ فِي آلِ الْأَنْبِيَاءِ أَكْرَمُ مِنْ آلِي؟ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُوسَى! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ آلِ النَّبِيِّينَ كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ! فَإِذَا كَانَ فَضْلُ آلِ مُحَمَّدٍ عِنْدَكَ كَذٰلِكَ فَهَلْ فِي صَحَابَةِ الْأَنْبِيَاءِ عِنْدَكَ أَكْرَمُ مِنْ صَحَابَتِي؟ فَقَالَ: يَا مُوسَى! مَا عَلِمْتَ أَنَّ فَضْلَ صَحَابَةِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ صَحَابَةِ الْمُرْسَلِينَ كَفَضْلِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ آلِ

① الکافی: ۲/ ۵۶۲، ح ۲۱؛ ارشاد القلوب: ۴۲۶؛ الدعوات راوندی: ۵۱، ح ۱۲۷؛ عدۃ الداعی ابن فہد حلی: ۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۰۲، ح ۹؛ بحار الانوار: ۲۷/ ۳۱۷، ح ۱۵؛ تفضیل الائمہ: ۲۸۰

اَلنَّبِيِّينَ وَ فَضْلِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ مُوسَى: يَارَبِّ! فَإِذَا كَانَ كَمَا وَصَفْتَ فَهَلْ فِي أُمَمِ الْأَنْبِيَاءِ أَفْضَلُ عِنْدَكَ مِنْ أُمَّتِي، ظَلَّلْتَ عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ، وَ أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوَى، وَ فَلَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ؟ فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَامُوسَى! إِنَّ فَضْلَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ الْأُمَمِ كَفَضْلِي عَلَى خَلْقِي. قَالَ مُوسَى: لَيْتَنِي أَرَاهُمْ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُمُ الْآنَ، فَلَيْسَ هٰذَا أَوَانَ ظُهُورِهِمْ، وَ لٰكِنْ سَوْفَ تَرَاهُمْ فِي الْجَنَّاتِ، جَنَّاتِ عَدْنٍ وَ الْفِرْدَوْسِ، بِحَضْرَةِ مُحَمَّدٍ يَتَقَلَّبُونَ فِي نَعِيمِهَا وَ يَتَبَجَّحُونَ فِي خَزَائِنِهَا، أَ فَتُحِبُّ أَنْ أُسْمِعَكَ كَلَامَهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِلٰهِي. قَالَ: فَقُمْ بَيْنَ يَدَيَّ وَ اُشْدُدْ مِئْزَرَكَ قِيَامَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ بَيْنَ يَدَيِ السَّيِّدِ الْجَلِيلِ. فَفَعَلَ. فَنَادَى - سُبْحَانَهُ-: يَاأُمَّةَ مُحَمَّدٍ! فَأَجَابُوهُ وَ هُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَ أَرْحَامِ أُمَّهَاتِهِمْ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ. فَجَعَلَ اللهُ تِلْكَ الْإِجَابَةَ مِنْهُمْ شِعَارَ الْحَجِّ. ثُمَّ نَادَى: يَاأُمَّةَ مُحَمَّدٍ! إِنَّ فَضْلِي وَ رَحْمَتِي سَبَقَا غَضَبِي، وَ إِنَّ عَفْوِي قَبْلَ عِقَابِي فَقَدِ اسْتَجَبْتُ لَكُمْ قَبْلَ أَنْ تَدْعُونِي وَ أَعْطَيْتُكُمْ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلُونِي، مَنْ لَقِيَنِي مِنْكُمْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الصَّادِقُ فِي أَقْوَالِهِ الْمُحِقُّ فِي أَفْعَالِهِ، وَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخُوهُ وَ وَصِيُّهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ وَارِثُهُ تَلْتَزِمُ طَاعَتَهُ كَمَا تَلْتَزِمُ طَاعَةَ مُحَمَّدٍ، وَ أَنَّ أَبْنَاءَهُ الْمُطَهَّرِينَ الْمُصْطَفَيْنَ الْقَائِمِينَ بِعَجَائِبِ آيَاتِ اللهِ وَ دَلَائِلِ حُجَجِ اللهِ مِنْ بَعْدِهِمَا أَوْلِيَاؤُهُ، أَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي وَ إِنْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

وَذٰلِكَ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ: وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا أُمَّتَكَ بِهٰذِهِ الْكَرَامَةِ.

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب اللہ سبحانہ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور ان کو بطور نجی (ہم کلام ہونے والا، صاحب اسرا) چنا اور ان کے لیے سمندر کو شگافتہ فرمایا اور بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی، نیز ان کو تورات اور دیگر صحیفے عطا فرمائے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں اپنی قدر و منزلت دیکھی تو فرمایا: اے میرے ربّ! بے شک تم نے مجھے وہ کرامت دی جو مجھ سے پہلے کسی اور کو نہیں دی۔

پس اللہ سبحانہ نے فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! کیا تم نہیں جانتے کہ محمد (ﷺ) میری پوری مخلوق میں سب سے افضل ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے ربّ: اگر حضرت محمد ﷺ تمہاری مخلوق میں سب سے افضل ہے تو کیا انبیاءؑ میں سے کسی کی آل میری آل سے افضل ہے؟

عزّوجل نے فرمایا: اے موسیٰؑ! کیا تم نہیں جانتے کہ آلِ محمدؑ کا فضل جمیع انبیاء کے آل پر اس طرح سے ہے جس طرح خود محمد (ﷺ) کا فضل ہے تمام انبیاءؑ کے اوپر؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اگر آلِ محمدؑ کا فضل تمہاری بارگاہ میں یہی ہے تو پھر میرے صحابہ دیگر انبیاءؑ کے صحابہ سے افضل ہیں؟

عزّوجل نے فرمایا: اے موسیٰؑ! کیا تم نہیں جانتے کہ محمد (ﷺ) کے صحابہ کا فضل دیگر انبیاء کے صحابہ پر اس طرح سے ہے جس طرح آلِ محمدؑ کا فضل دیگر انبیاءؑ کی آل پر اور محمد (ﷺ) کا فضل دیگر انبیاء پر ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے ربّ! اگر مسئلہ اس طرح ہے جس طرح تم نے بیان فرمایا ہے تو پھر کیا انبیاءؑ میں سے کسی بھی نبی کی امت میری امت سے افضل ہے۔ ان لوگوں کے اوپر بادلوں نے سایہ کیا، ان لوگوں پر من و سلوی اُتری، اور ان لوگوں تم نے سمندر سے راستہ بنایا؟

تو اللہ عزّوجل نے فرمایا: اے موسیٰؑ! محمد (ﷺ) کی امت کی فضیلت تمام امتوں

اس طرح جس طرح میری فضیلت ہے میری پوری مخلوق کے اوپر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمنا کی: کاش کہ میں ان لوگوں کو دیکھ پاتا۔

پس اللہ سبحانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: تم اس زمانے میں ان لوگوں کو ہرگز نہیں دیکھ سکتا، اس زمانے میں وہ لوگ دنیا میں ظاہر نہیں ہوں گے، لیکن آنے والے وقت میں تم اُن لوگوں کو جنت میں دیکھ سکتے ہو، جنات عدن و جنات فردوس میں، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی موجودگی میں جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہو رہے ہوں گے، خزائن جنت پر نازاں ہوں گے، کیا تم ان لوگوں کے کلام کو سننا چاہو گے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: جی بالکل میرے اللہ!

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: اے پس میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ اپنی کمر کس لو جس طرح ایک حقیر عبد اپنے سید و سردار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اس طرح کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰ نے اسی طرح کیا، اللہ عزّوجلّ نے آواز دی: اے محمدؐ!

تو سب نے جواب دیا، حالانکہ (پوری امت) اپنے آباء کے صلب اور اپنی ماؤں کے ارحام میں تھی: ”لبیک اے ہمارے ربّ لبیک، بے شک حمد تمہارے لیے ہے، نعمت دینے والے تم ہو، تمہاری بادشاہی میں کوئی حصہ دار نہیں ہے، لبیک“۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس جواب کو ”شعار حج“ میں سے قرار دے دیا۔

بعدازاں آواز دی: اے اُمتِ محمدؐ! میری فضل و رحمت میری غضب سے پہلے آتے ہیں، نیز میرا عفو و درگزر میری عقاب سے پہلے ہوتا ہے، پس میں نے تمہاری دعائیں قبول فرمالیں اس سے پہلے کہ تم لوگ دعائیں مانگو، میں نے تمہیں عطا کر دیا اس سے پہلے کہ تم سوال کرو، تم لوگوں میں سے جو مجھ سے ملاقات کرے اور وہ گواہی دے رہا ہو کہ: کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ سبحانہ کے، نیز وہ اکیلا بادشاہ ہے، اس کی ملکیت میں کوئی حصہ دار نہیں ہے، نیز محمدؐ اللہ کا عبد اور رسول ہے جو کہ اپنے اقوال میں صادق اور اپنے افعال میں حق بجانب ہے، نیز علیؑ ابن ابی طالبؑ ان کا بھائی، اور ان کے بعد وصی اور وارث ہے، علیؑ کی اطاعت اس طرح کرتا ہو

جس طرح محمدؐ کی اطاعت کرتا ہے، نیز علیؑ اولادِ اطہار جن کو چنا گیا ہے جو عجائب آیات سے ہیں اور حجج اللہ کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں ان دونوں (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام) کے بعد اولیاء الٰہی کی، تو میں اس شخص (جو مذکورہ طور پر ایمان کا حامل ہوگا) کو اپنی جنت میں داخل کروں گا، اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ اور اس کی طرف اللہ سبحانہ کا قول اشارہ ہے:

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ (القصص:46)

”اور نہ آپ کوہ طور کے دامن میں موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) ندا دی تھی“۔

یہ کرامت ہے تمہاری امت کی۔①

[۳۶۵] وَرُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: عِبَادَ اللهِ! إِنَّ آدَمَ لَمَّا رَأَى النُّورَ سَاطِعاً مِنْ صُلْبِهِ إِذْ نَقَلَ اللهُ تَعَالَى أَرْوَاحَنَا مِنْ ذِرْوَةِ الْعَرْشِ إِلَى صُلْبِهِ رَأَى النُّورَ وَلَمْ تبن[يَتَبَيَّنِ] الْأَشْبَاحَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! مَا هٰذِهِ الْأَنْوَارُ؟ قَالَ عَزَّوَجَلَّ: أَنْوَارُ أَشْبَاحٍ نَقَلْتُهَا مِنْ أَشْرَفِ بِقَاعِ عَرْشِي إِلَى ظَهْرِكَ. وَلِذٰلِكَ أَمَرْتُ الْمَلَائِكَةَ بِالسُّجُودِ لَكَ إِذْ كُنْتَ وِعَاءً لِتِلْكَ الْأَشْبَاحِ. فَقَالَ آدَمُ: يَا رَبِّ! لَوْ بَيَّنْتَهَا لِي. فَقَالَ -تَعَالَى-: أُنْظُرْ يَا آدَمُ إِلَى ذِرْوَةِ الْعَرْشِ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَانْطَبَعَتْ فِيهِ صُوَرُ أَشْبَاحِنَا الَّتِي فِي ظَهْرِهِ كَمَا يَنْطَبِعُ وَجْهُ الْإِنْسَانِ فِي الْمِرْآةِ الصَّافِيَةِ فَرَأَى أَشْبَاحَنَا. فَقَالَ: مَا هٰذِهِ

---

① تفسیر امام العسکریؑ: ۳۱؛ عیون اخبار الرضا: ۱/۲۸۲، ح ۳۰؛ علل الشرائع: ۴۱۶؛ ح ۳؛ من لا یحضر الفقیہ: ۲/۲۱۱، ح ۹؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۳۳۰، ح ۱۷؛ تاویل الآیات: ۱/۴۱۷، ح ۱۱؛ الفصول المہمہ حر عاملی: ۱/۴۰۶، ح ۷؛ جواہر السنیہ حر عاملی: ۲۴۸؛ بحار الانوار: ۱۳/۳۴۰، ح ۱۸ و ۲۶/۲۷۵، ح ۱۷ و ۹۳/۲۲۴، ح ۲ و ۹۹/۱۸۵، ح ۱۶

الْأَشْبَاحُ يَا رَبِّ؟ قَالَ: يَا آدَمُ! هٰذِهِ أَشْبَاحُ أَفْضَلِ خَلْقِي وَ بَرِيَّتِي: هٰذَا مُحَمَّدٌ وَ أَنَا الْمَحْمُودُ فِي فِعَالِي، شَقَقْتُ لَهُ اِسْماً مِنِ اِسْمِي. وَ هٰذَا عَلِيٌّ وَ أَنَا الْعَلِيُّ الْأَعْلٰى، شَقَقْتُ لَهُ اِسْماً مِنِ اِسْمِي. وَ هٰذِهِ فَاطِمَةُ وَ أَنَا فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ، فَاطِمُ أَعْدَائِي مِنْ رَحْمَتِي يَوْمَ فَصْلِ قَضَائِي، وَ فَاطِمُ أَوْلِيَائِي عَمَّا يُغْوِيهِمْ وَ يَشِينُهُمْ، شَقَقْتُ لَهَا اِسْماً مِنِ اِسْمِي. وَ هٰذَا الْحَسَنُ وَ هٰذَا الْحُسَيْنُ وَ أَنَا الْمُحْسِنُ ذُو الْإِحْسَانِ، شَقَقْتُ لَهُمَا اِسْمَيْنِ مِنِ اِسْمِي. فَهٰؤُلَاءِ خِيَارُ خَلْقِي وَ أَكْرَمُ بَرِيَّتِي، بِهِمْ آخُذُ وَ بِهِمْ أُعْطِي وَ بِهِمْ أُعَاقِبُ وَ بِهِمْ أُثِيبُ، فَتَوَسَّلْ بِهِمْ إِلَيَّ يَا آدَمُ، إِذَا دَهَتْكَ دَاهِيَةٌ اِجْعَلْهُمْ شُفَعَاءَكَ، فَإِنِّي آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِي قَسَماً حَقّاً أَنْ لَا أُخَيِّبَ لَهُمْ آمِلاً وَ لَا أَرُدَّ بِهِمْ سَائِلاً. فَلِذٰلِكَ لَمَّا نَزَلَتْ بِهِ الْخَطِيئَةُ دَعَا اللهَ بِهِمْ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ غَفَرَ لَهُ.

حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ کے بندو! بے شک جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے صلب میں نور کو بلند اور پھیلتے ہوئے دیکھا جس وقت اللہ سبحانہ نے ہماری ارواح کو عرش کی چوٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کی صلب میں منتقل فرمایا تو اس نے نور دیکھا اور پرچھائی واضح نہیں ہو رہی تھی، تو اللہ سبحانہ عرض کیا: اے میرے ربّ! یہ انوار کیا ہے؟

تو عزّوجلّ نے فرمایا: پرچھائی کے انوار ہیں جن کو میں اپنی عرش کے اشرف ترین جگہ سے تمہاری پیٹھ میں منتقل کیا ہے، یہی وجہ تھی کہ میں نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ تمہارے آگے سجدہ کریں، کیوں کہ ان پرچھائیوں کو تم پہچان سکے تھے۔

حضرت آدمؑ نے کہا: اے ربّ! گزارش تھی کہ میرے لیے مزید واضح فرماتے۔

تو اللہ سبحانہ نے بیان فرمایا: اے آدم (علیہ السلام) عرش کی چوٹی پر نگاہ کرو۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: ان میں ہماری پرچھائیوں کی تصویریں جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں (اللہ سبحانہ نے منتقل فرمائی تھیں) اس طرح چھپ گئیں جس طرح انسان کا چہرہ

صاف وشفاف آئینے میں نظر میں آتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام نے ہماری پرچھائیوں کو دیکھا۔

تو کہا: اے میرے ربّ یہ پرچھائیاں کیا ہیں؟

عزّوجلّ نے فرمایا: اے آدم! یہ پرچھائیاں میری افضل ترین مخلوق کی ہیں:

یہ محمدؐ ہے اور میں محمود ہوا اپنے افعال میں، میں نے ان کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔اور یہ علیؑ ہے، میں علیُّ الاعلیٰ ہوں، میں نے ان کا نام میں اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔

یہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہیں اور میں فاطر (یعنی وجود دینے والا ہوں) زمین و آسمان کو، اور فاطم ہوں (یعنی: دور کرنے والا) ہوں اپنے دشمنوں کو میری رحمت سے قیامت کے روز، اور اپنے چاہنے والوں کو دور کرنے والا ہوں ان کی خواہشات نفسی اور افعال بد سے، میں نے ان (جنابِ سیدہؑ) کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔

یہ حسنؑ اور یہ حسینؑ ہے اور میں محسن ذوالاحسان ہوں، میں نے ان دونوں کا نام اپنے ناموں سے مشتق کیا ہے۔

پس یہ سب میری بہترین مخلوق ہیں اور میری تخلیق میں سب سے زیادہ مکرم ہیں، انہی کے ذریعے سے میں پکڑ میں لوں گا اور انہی کے ذریعے سے ثواب دوں گا، انہی کے ذریعے سے عقاب کروں گا اور انہی ہی کے ذریعے سے ثواب دوں گا۔ [1]

پس اے آدمؑ! انہی سے توسل کرو میری طرف آنے کے لیے، جب تم کوئی بہت بڑی مصیبت پڑ جائے تو ان کو اپنا شفیع قرار دینا، کیوں کہ میں نے اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے، قسم کھائی ہے کہ کبھی ان سے لو لگا کر مجھ سے مانگنے والوں کو مایوس نہیں کروں گا اور جو ان کے واسطہ سے سوال کرے گا اس کو خالی واپس نہیں کروں گا، یہی وجہ ہے کہ جب ان سے خطاء سرزد ہوئی تو اللہ سبحانہ سے انہی کا واسطہ دے کر دعا کی تو اللہ سبحانہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور مغفرت کردی"۔ [2]

[1] یعنی: یہ معیار ہیں، میری ناراضگی کی اور میری خوشنودی کی، وجہ اللہ، عین اللہ وغیرہ صفات کی تشریح بھی علماء اسی انداز میں کرتے ہیں۔ (مترجم)

[2] تفسیر امام العسکریؑ: ۲۱۹، ح ۱۰۲؛ تاویل الآیات: ۱/ ۴۴، ح ۱۹؛ بحارالانوار: ۲۶/ ۳۲۶، ح ۱۰۷

[۳۶۶] وَرُوِيَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَخْبَرَ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ إِيمَانِ الْأُمَمِ السَّابِقَةِ، وَ أَنَّ الْيَهُودَ قَبْلَ ظُهُورِهِ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى أَعْدَائِهِمْ بِذِكْرِهِ وَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَ كَانَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ الْيَهُودَ فِي أَيَّامِ مُوسَى وَ بَعْدَهُ إِذَا دَهَمَهُمْ أَمْرٌ وَ دَهَتْهُمْ دَاهِيَةٌ أَنْ يَدْعُوا اللهَ بِمُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ وَ يَسْتَنْصِرُونَ بِهِ حَتَّى كَانَتِ الْيَهُودُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَبْلَ ظُهُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسِنِينَ كَثِيرَةٍ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ وَيُكْفَوْنَ الْبَلَاءَ وَالدَّاهِيَةَ الدَّهْيَاءَ.

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اللہ سبحانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سابقہ امتوں کے ایمان کے بارے میں آگاہ فرمایا، نیز یہ کہ یہودی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور سے پہلے اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرتے رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر صلاۃ وسلام بھیجتے رہتے تھے، اللہ عزوجل نے یہودیوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں حکم دیا تھا کہ جب ان پر کوئی بڑی مصیبت اور بڑی بلا نازل ہو تو اللہ سبحانہ کو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے کا واسطہ دے کر دُعا کریں، اور وہ اس طرح کرتے تھے اور فتح یاب ہوتے تھے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں رہنے والے اس کئی سالوں تک اس طرح کرتے رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور سے قبل، اپنے اوپر نازل ہونے والی ہر بلا و مصیبت سے بچتے رہے ہیں۔ (۱)

[۳۶۷] وَرُوِيَ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ سَأَلَ مُوسَى الْعَالِمَ مَسْأَلَةً فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ جَوَابٌ. وَ لَوْ كُنْتُ شَاهِدَهُمَا لَأَخْبَرْتُهُمَا بِالْجَوَابِ وَ لَسَأَلْتُهُمَا مَسْأَلَةً لَمْ يَكُنْ لَهُمَا فِيهَا جَوَابٌ.

(۱) تفسیر امام العسکریؑ: ۳۹۳؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۰

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے: "حضرت موسیٰؑ نے ایک عالم سے سوال پوچھا کسی مسئلے کے بارے میں اور وہ جواب نہیں دے سکا، بالفرض میں موجود ہوتا اس وقت تو میں دونوں کو جواب دیتا اور میں ان دونوں سے سوال کرتا تو وہ دونوں میرے سوال کا جواب نہ دے پاتے"۔ (۱)

[۳۶۸] وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِخْتَارَ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْأَيَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَمِنَ الشُّهُورِ شَهْرَ رَمَضَانَ. وَمِنَ اللَّيَالِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ. وَاخْتَارَ مِنَ النَّاسِ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ. وَاخْتَارَ مِنِّي عَلِيّاً. وَاخْتَارَ مِنْ عَلِيٍّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ. وَ اخْتَارَ مِنَ الْحُسَيْنِ الْأَوْصِيَاءَ يَمْنَعُونَ عَنِ التَّنْزِيلِ تَحْرِيفَ الضَّالِّينَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ، تَاسِعُهُمْ بَاطِنُهُمْ ظَاهِرُهُمْ قَائِمُهُمْ وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: "اللہ سبحانہ نے دنوں میں روزِ جمعہ۔ مہینوں میں ماہِ رمضان مبارک، راتوں میں شبِ قدر کو چنا، لوگوں میں انبیاءؑ و رسلؑ کو چنا، اور مجھ سے علیؑ کو چنا، علیؑ سے حسنؑ و حسینؑ کو چنا، اور حسینؑ میں سے اوصیاءؑ کو چنا جو تنزیل سے گمراہ و جھٹلانے والوں کی تحریف (غلط تشریحات) کو روکیں گے، نیز جاہلوں کو تاویلوں سے روکیں گے، ان میں نواںؑ ان کا باطن و ظاہر ہے، وہ ان کا قائم (عجل اللہ فرجہ) ہے اور سب سے افضل ہے"۔ (۲)

[۳۶۹] وَرُوِيَ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: الْحَسَنُ أَمِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ؟

(۱) بصائر الدرجات: ۲۳۹، ح۱؛ الخرائج والجرائح: ۲/۷۹۸، ح۷؛ مختصر البصائر: ۳۵۶؛ بحار الانوار: ۲۶/۱۹۵، ح۳ و ۲۰۰، ح۱۳؛ تفضیل الآئمہ: ۲۸۱

(۲) الغیبۃ نعمانی: ۶۷، ح۷؛ مقتضب الاثر: ۹؛ کمال الدین: ۲۸۰، ح ۳۲؛ اثبات الوصیۃ: ۲۲۷؛ غیبت طوسی (مترجم از مصحح): ۲۰۳، ح ۱۰۷ (مختصرا)، (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)؛ وسائل الشیعہ: ۵/۶۷، ح ۱۹؛ تقریب المعارف: ۱۷۶؛ الاستبصار: ۸؛ عوالم العلوم: ۱۵/۳/۲۳۲، ح ۲۳۸؛ غایۃ المرام: ۱۸۸، ح ۱۰۱؛ دلائل الامامۃ: ۳۵۳؛ بحار الانوار: ۲۵/۳۶۳، ح ۲۲

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ فَضْلَ أَوَّلِنَا يَلْحَقُ بِفَضْلِ آخِرِنَا وَ فَضْلَ آخِرِنَا يَلْحَقُ بِفَضْلِ أَوَّلِنَا. فَكُلٌّ لَهُ فَضْلٌ. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ! وَسِّعْ عَلَيَّ فِي الْجَوَابِ فَإِنِّي وَ اللهِ مَا سَأَلْتُكَ إِلاَّ مُرْتَاداً.

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَحْنُ مِنْ شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ، بَرَأَنَا اللهُ مِنْ طِينَةٍ وَاحِدَةٍ. فَضْلُنَا مِنَ اللهِ. وَ عِلْمُنَا مِنْ عِنْدِ اللهِ. وَ نَحْنُ أُمَنَاؤُهُ عَلَى خَلْقِهِ. وَ الدُّعَاةُ إِلَى دِينِهِ. وَ الْحِجَابُ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ. أَزِيدُكَ يَا زَيْدُ؛ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَلْقُنَا وَاحِدٌ وَ عِلْمُنَا وَاحِدٌ وَ فَضْلُنَا وَاحِدٌ وَ كُلُّنَا وَاحِدٌ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي بِعِدَّتِكُمْ. فَقَالَ: اِثْنَا عَشَرَ. هٰكَذَا حَوْلَ عَرْشِ رَبِّنَا فِي مُبْتَدَإِ خَلْقِنَا: أَوَّلُنَا مُحَمَّدٌ وَ أَوْسَطُنَا مُحَمَّدٌ وَ آخِرُنَا مُحَمَّدٌ.

زید شحام [1] سے روایت ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہما السلام میں سے کون افضل ہے؟ تو فرمایا: بے شک ہمارے پہلے کا فضل آخری کے فضل سے ملحق ہوتا ہے اور ہمارے آخری کا فضل ہمارے اول کے فضل سے جا ملتا ہے، پس ہر ایک کے لیے فضل ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! مجھے تفصیلی جواب عطا فرمائیں؛ کیوں کہ اللہ سبحانہ کی قسم میں آپ کی فضل و منقبت کی محبت میں سوال کر رہا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: ہم سب شجرۂ طیبہ سے تعلق رکھتے ہیں، اللہ سبحانہ نے ہم سب کو ایک ہی طینت سے خلق فرمایا ہے، ہماری فضیلت اللہ سبحانہ کی طرف سے ہے، نیز ہمارا علم اللہ سبحانہ کی طرف سے ہے، نیز ہم اللہ سبحانہ کے امین ہیں اس کی مخلوق میں، اور اس کی دین کی طرف

[1] یعنی زید بن یونس (یا ابن موسیٰ) ابو اسامہ الشحام امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ ان کی ایک کتاب بھی ہے ان سے ایک سو ستر روایات مروی ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۳۹)

دعوت دینے والے ہیں، نیز ہم ایک حجاب ہیں اللہ سبحانہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

اے زید کیا مزید تفصیل چاہیے؟

میں نے عرض کیا: جی حضور علیہ السلام۔

فرمایا: ہماری تخلیق ایک ہے، ہمارا علم ایک ہے، ہماری فضیلت ایک ہے، ہم سب اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں ایک ہیں۔

میں نے عرض کیا: اپنی تعداد کے بارے میں بیان فرمائیں۔

فرمایا: بارہ، اسی طرح ہی ہمارے ربّ کے عرش کے اردگرد ہماری تخلیق ہوئی ہم میں سے پہلا محمدؐ اور درمیان والا محمدؐ اور ہماری آخری محمدؐ ہے"۔ [1]

[۳۷۰] وَ رُوِيَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِسَلْمَانَ: يَا سَلْمَانُ! اَلْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ لِمَنْ لَا يَعْرِفُنَا حَقَّ مَعْرِفَتِنَا وَ أَنْكَرَ فَضْلَنَا. يَا سَلْمَانُ! أَيُّمَا أَفْضَلُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَمْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ؛ فَقَالَ سَلْمَانُ: بَلْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَهٰذَا آصَفُ بْنُ بَرْخِيَا قَدَرَ أَنْ يَحْمِلَ عَرْشَ بِلْقِيسَ مِنْ مَكَانِهِ إِلَى سُلَيْمَانَ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ. وَ كَيْفَ لَا أَفْعَلُ أَنَا أَضْعَافَ ذٰلِكَ وَ عِنْدِي عِلْمُ أَلْفِ كِتَابٍ؟!. أَنْزَلَ اللهُ عَلَى شَيْثِ بْنِ آدَمَ خَمْسِينَ صَحِيفَةً وَ عَلَى إِدْرِيسَ ثَلَاثِينَ صَحِيفَةً وَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عِشْرِينَ صَحِيفَةً وَ عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الزَّبُورِ وَ الْفُرْقَانِ. فَقَالَ: صَدَقْتَ يَا سَيِّدِي. قَالَ: اِعْلَمْ - يَا سَلْمَانُ إِنَّ الشَّاكَّ فِي أُمُورِنَا وَ عُلُومِنَا كَالْمُمْتَرِي فِي مَعْرِفَتِنَا وَ حُقُوقِنَا وَ قَدْ فَرَضَ وَلَايَتَنَا فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ وَ بَيَّنَ

[1] الغیبۃ نعمانی: ۸۲، ح ۱۶؛ کفایۃ الاثر: ۲۵۸؛ بحار الانوار: ۲۵/ ۳۶۳، ح ۲۳ و ۳۶/ ۱۵۹، ح ۵ و ۳۶/ ۳۹۹، ح ۹؛ تفضیل الائمۃ: ۲۸۳؛ المجموعۃ الحدیثیۃ: ۳۹۱

فِيهِ مَا وَجَبَ الْعَمَلُ بِهِ وَهُوَ غَيْرُ مَكْشُوفٍ.

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے حضرت سلمانؓ سے فرمایا: ''اے سلمانؓ ویل ہے بھرپور ویل ہے اس شخص کے لیے جو ہمارے حق پہچان نہیں رکھتا اور ہماری فضیلت کا انکار کرتا ہے۔

اے سلمانؓ! تم بتاؤ کون افضل ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا سلیمان علیہ السلام بن داود علیہ السلام؟

سلمانؓ نے کہا: بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں۔

مولا علیہ السلام نے فرمایا: حضرت آصف بن برخیا علیہ السلام نے جناب بلقیس سلام اللہ علیہا کے تخت کو پلک جھپک میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تھا کیوں کہ ان کے پاس کتاب میں سے کچھ علم تھا، تو میں کیا نہیں کرسکتا ان سے کئی گنا بڑے کارنامے حالانکہ میرے پاس تو ہزار کتاب کا علم ہے! اللہ سبحانہ نے حضرت شیث علیہ السلام ابن آدم علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل فرمائے، اور حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل فرمائے، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیس صحیفے نازل فرمائے، تورات وانجیل اور زبور فرقان کا علم۔

سلمانؓ نے عرض کیا: آپؑ نے سچ فرمایا اے میرے آقا علیہ السلام۔

فرمایا: جان لو! اے سلمانؓ! بے شک ہمارے امر اور علوم میں شک کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ہماری معرفت اور ہماری حقوق میں شک کرتا ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ نے ہماری ولایت کو اپنی کتاب میں کئی مقامات پر بیان فرمایا ہے اور جن امور پر عمل کرنا واجب ہے وہ امور اتنے سادہ انداز سے بیان نہیں ہوئے۔ ①

[۳۷۱] وَرُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا قَسِيمُ اللّٰهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ لَا يَدْخُلُهُمَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى حَدِّ قَسْمِي، وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَ الْمُؤَدِّي لِمَنْ كَانَ قَبْلِي لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَ

① تاویل الآیات: ۱/ ۲۴۰؛ ح ۲۳؛ بحار الانوار: ۲۷/ ۲۸، ح ۱۰؛ نوادر المعجزات: ۱۸، ح ۱؛ ارشاد القلوب: ۴۱۶؛ تفضیل الائمہ: ۲۸۶

إِنِّي وَ إِيَّاهُ لَعَلَى سَبِيلٍ وَاحِدٍ إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ، وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ السِّتَّ: عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْوَصَايَا وَ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَ دَوْلَةِ الدُّوَلِ، وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ، وَ إِنِّي الدَّابَّةُ الَّتِي تُكَلِّمُ النَّاسَ.

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''جنت وجہنم کے درمیان قسیم اللہ میں ہوں، کوئی جنت وجہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر میری کی ہوئی تقسیم کے مطابق، میں ہی فاروق اکبر ہوں اور میں ہی امام ہوں مجھ سے بعد آنے والوں اور مجھ سے پہلے والوں کا، مجھ پر کوئی مقدم نہیں ہوگا سوائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی سبیل پر ہیں، مگر یہ کہ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام سے بلایا جائے گا، حالانکہ مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں، علم المنایا، علم البلایا، اور الوصایا۔ فصل الخطاب، میں ہی صاحب الکرات ہوں اور میں حکومتوں کا بادشاہ ہوں، میں ہی صاحب عصا اور پہچان ہوں، میں ہی وہ جاندار (الدابۃ) ہوں جو لوگوں سے (قیامت کے روز) کلام فرمائے گا''۔ ①

اللہ سبحانہ نے جتنی بھی مخلوق خلق فرمائی وہ امت کے دو افراد پر لعنت کررہی ہے

[۳۷۲] وَ قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ جَبَلاً مُحِيطاً بِالدُّنْيَا مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ، وَ إِنَّمَا خُضْرَةُ السَّمَاءِ مِنْ خُضْرَةِ ذٰلِكَ الْجَبَلِ، وَ خَلَقَ خَلْفَهُ خَلْقاً لَمْ يَفْتَرِضْ عَلَيْهِمْ شَيْئاً مِمَّا افْتَرَضَهُ عَلَى خَلْقِهِ مِنْ صَلَاةٍ وَ زَكَاةٍ، كُلُّهُمْ يَلْعَنُ رَجُلَيْنِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.. وَسَمَّاهُمَا.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''بے شک اللہ سبحانہ نے ایک پہاڑ خلق فرمایا ہے جو دنیا احاطہ کیا ہوا ہے سبز زبرجد سے، آسمان کا رنگ اس پہاڑ کی وجہ سے سبز ہے، ایک مخلوق خلق فرمائی ہے اس پہاڑ کے پیچھے، اللہ سبحانہ نے اس مخلوق پر وہ واجبات فرض نہیں فرمائے جو دیگر مخلوق

① الکافی: ۱/ ۱۹۸، ح ۳؛ بصائر الدرجات: ۲۱۹، ح ۱؛ مختصر البصائر: ۱۷۸، ح ۱۱۳ و ۴۷۸، ح ۱۹

فرض کیے ہیں، وہ اس امت کے دو افراد پر لعنت بھیج رہے ہیں۔ اور ان دونوں کے نام بیان فرمائے"۔ ①

[۳۷۳] وَ قَالَ أَبُو اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى خلق [خَلْفَ] هٰذَا اَلنِّطَاقِ زَبَرْجَدَةً خَضْرَاءَ، فَمِنْ خُضْرَتِهَا اِخْضَرَّتِ السَّمَاءُ. قِيلَ: وَمَا اَلنِّطَاقُ؟ قَالَ: اَلْحِجَابُ. وَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ سَبْعُونَ أَلْفَ عَالَمٍ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ اَلْجِنِّ وَ اَلْإِنْسِ، كُلُّهُمْ يَلْعَنُ فُلَاناً وَ فُلَاناً.

امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت ہے: "اللہ سبحانہ نے اس سطح کو سبز زبرجد سے خلق فرمایا، جس کی وجہ سے آسمان سبز رنگ کا نظر آتا ہے۔ عرض کیا گیا: سطح کیا ہے؟ فرمایا: وہ حجاب ہے، اس کے پیچھے اللہ سبحانہ کے ستر ہزار سے زیادہ عالم ہیں، جن وانس کی تعداد سے زیادہ، وہ فلاں فلاں پر لعنت کرتے ہیں۔ ②

ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی ولایت مخلوق کے پاس امانت ہے

[۳۷۴] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ اَلْأَرْوَاحَ قَبْلَ اَلْأَجْسَامِ بِأَلْفَيْ عَامٍ. فَجَعَلَ أَعْلَاهَا وَ أَشْرَفَهَا أَرْوَاحَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ وَ اَلْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. فَعَرَضَهَا عَلَى السَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضِ وَ اَلْجِبَالِ فَغَشِيَهَا نُورُهُمْ. فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْجِبَالِ: هٰؤُلَاءِ أَحِبَّائِي وَ أَوْلِيَائِي وَ حُجَجِي عَلَى خَلْقِي وَ أَئِمَّةُ بَرِيَّتِي. مَا خَلَقْتُ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ

① بصائر الدرجات: ۵۱۲، ح ۶؛ مختصر البصائر: ۹۷؛ بحارالانوار: ۲۷/ ۴۷، ح ۱۰؛ ۳۰/ ۱۹۶، ح ۶۱ و ۶۰/ ۱۲۰، ح۹؛ تفضیل الائمہ: ۲۹۵

② بصائر الدرجات: ۵۱۲، ح ۷؛ بحارالانوار: ۳۰/ ۱۹۷؛ ۵۷/ ۳۳۰، ح ۱۵ و ۵۸/ ۹۱، ح۱۰؛ تفضیل الائمہ: ۲۹۵؛ مختصر البصائر: ۹۸

مِنْهُمْ. لَهُمْ وَ لِمَنْ تَوَلَّاهُمْ خَلَقْتُ جَنَّتِي، وَ لِمَنْ خَالَفَهُمْ وَ عَادَاهُمْ خَلَقْتُ نَارِي، فَمَنِ اِدَّعَى مَنْزِلَتَهُمْ مِنِّي وَ مَحَلَّهُمْ مِنْ عَظَمَتِي عَذَّبْتُهُ عَذَاباً لَا أُعَذِّبُهُ أَحَداً مِنَ اَلْعَالَمِينَ، وَ جَعَلْتُهُ مَعَ اَلْمُشْرِكِينَ بِي فِي أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنْ نَارِي، وَمَنْ أَقَرَّ بِوَلَايَتِهِمْ وَلَمْ يَدَّعِ مَنْزِلَتَهُمْ مِنِّي وَ مَكَانَهُمْ مِنْ عَظَمَتِي جَعَلْتُهُ مَعَهُمْ فِي رَوْضَاتِ جَنَّاتِي، وَ كَانَ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاؤُنَ عِنْدِي وَ أَبَحْتُهُمْ كَرَامَتِي وَ أَحْلَلْتُهُمْ جِوَارِي وَ شَفَّعْتُهُمْ فِي اَلْمُذْنِبِينَ مِنْ عِبَادِي وَ إِمَائِي؛ فَوَلَايَتُهُمْ أَمَانَةٌ عِنْدَ خَلْقِي فَأَيُّكُمْ يَحْمِلُهَا بِأَثْقَالِهَا وَ يَدَّعِيهَا لِنَفْسِهِ؟ فَأَبَتِ السَّمَاوَاتُ وَ اَلْأَرْضُ وَ اَلْجِبَالُ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَ أَشْفَقْنَ مِنِ اِدِّعَاءِ مَنْزِلَتِهَا وَ تَمَنِّي مَحَلِّهَا مِنْ عَظَمَةِ رَبِّهَا. فَلَمَّا أَسْكَنَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - آدَمَ وَ زَوْجَتَهُ اَلْجَنَّةَ وَ قَالَ لَهُمَا: كُلَا مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ اَلشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ اَلظَّالِمِينَ، نَظَرَا إِلَى مَنْزِلَةِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ وَ اَلْأَئِمَّةِ بَعْدَهُمْ فِي اَلْجَنَّةِ فَوَجَدَاهَا أَشْرَفَ مَنَازِلِ أَهْلِ اَلْجَنَّةِ. فَقَالَا: يَا رَبَّنَا! لِمَنْ هٰذِهِ اَلْمَنْزِلَةُ؟ فَقَالَ اللهُ - تَعَالَى -: اِرْفَعَا رَأْسَيْكُمَا إِلَى سَاقِ عَرْشِي. فَرَفَعَا رَأْسَيْهِمَا فَوَجَدَا أَسْمَاءَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ وَ اَلْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ مَكْتُوبَةً عَلَى سَاقِ اَلْعَرْشِ بِنُورٍ مِنْ نُورِ اَلْجَبَّارِ فَقَالَا: يَا رَبَّنَا! مَا أَكْرَمَ أَهْلَ هٰذِهِ اَلْمَنْزِلَةِ عَلَيْكَ وَ مَا أَحَبَّهُمْ إِلَيْكَ وَ مَا أَشْرَفَهُمْ لَدَيْكَ. فَقَالَ - سُبْحَانَهُ -: لَوْلَا هُمْ مَا خَلَقْتُكُمَا. هٰؤُلَاءِ خَزَنَةُ عِلْمِي وَ أُمَنَائِي عَلَى سِرِّي فَإِيَّاكُمَا أَنْ تَنْظُرَا إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ اَلْحَسَدِ، وَ تَتَمَنَّيَا مَنْزِلَتَهُمْ عِنْدِي، وَ مَحَلَّهُمْ مِنْ كَرَامَتِي،

فَتَدْخُلَا بِذٰلِكَ فِي نَهْيِي وَ عِصْيَانِي فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ. قَالَا: رَبَّنَا وَ مَنِ الظَّالِمُونَ؟ قَالَ - عَزَّ اِسْمُهُ -: اَلْمُدَّعُونَ لِمَنْزِلَتِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ. قَالَا: فَأَرِنَا - يَا رَبَّنَا - مَنْزِلَةَ ظَالِمِيهِمْ فِي نَارِكَ حَتَّى نَرَاهَا كَمَا رَأَيْنَا مَنْزِلَتَهُمْ فِي جَنَّتِكَ. فَأَمَرَ اللهُ النَّارَ فَأَبْرَزَتْ جَمِيعَ مَا فِيهَا مِنْ أَلْوَانِ النَّكَالِ فِي الْعَذَابِ وَ قَالَ لَهُمَا: مَكَانُ الظَّالِمِينَ لَهُمُ الْمُدَّعِينَ لِمَنْزِلَتِهِمْ فِي أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنْهَا. كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا . وَ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا فَلَا تَنْظُرَا أَنْوَارَ حُجَجِي بِعَيْنِ الْحَسَدِ فَأُهْبِطَكُمَا مِنْ جِوَارِي وَ أُحِلَّكُمَا هَوَانِي. فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ . وَ قَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ. فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ وَ حَمَلَهُمَا عَلَى تَمَنِّي مَنْزِلَتِهِمْ. فَنَظَرَا إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ فَخُذِلَا حَتَّى أَكَلَا مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ. وَ هِيَ شَجَرَةُ الْحِنْطَةِ. فَعَادَ مَكَانَ مَا أَكَلَا شَعِيراً. فَأَصْلُ الْحِنْطَةِ مَا لَمْ يَأْكُلَاهُ. وَ أَصْلُ الشَّعِيرِ مَا عَادَ مَكَانَ مَا أَكَلَاهُ. فَلَمَّا أَكَلَا طَارَ الْحُلِيُّ وَ الْحُلَلُ مِنْ أَجْسَادِهِمَا وَ بَقِيَا عَارِيَيْنِ وَ طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَ نَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ أَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ . قَالَا : رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَ إِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ .

قَالَ: اِهْبِطَا مِنْ جِوَارِي فَلَا يُجَاوِرُنِي فِي الْجَنَّةِ مَنْ يَعْصِينِي. فَهَبَطَا مُوَكَّلَيْنِ إِلَى أَنْفُسِهِمَا فِي طَلَبِ الْمَعَاشِ. فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمَا جَاءَهُمَا جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لَهُمَا: إِنَّكُمَا ظَلَمْتُمَا

أَنْفُسَكُمَا بِتَمَنِّي مَنْزِلَةِ مَنْ فُضِّلَ عَلَيْكُمَا فَجُوزِيتُمَا بِالْهُبُوطِ مِنْ جِوَارِ اللهِ تَعَالَى إِلَى أَرْضِهِ فَاسْأَلَا رَبَّكُمَا بِحَقِّ الْأَسْمَاءِ الَّتِي رَأَيْتُمَاهَا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ لِيَتُوبَ عَلَيْكُمَا. فَقَالَا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْأَكْرَمِينَ عَلَيْكَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ الْأَئِمَّةِ التِّسْعَةِ إِلَّا تُبْتَ عَلَيْنَا وَ رَحِمْتَنَا. فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِمَا إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ . قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ أَنْبِيَاءُ اللهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يَحْفَظُونَ هٰذِهِ الْأَمَانَةَ وَ يُخْبِرُونَ بِهَا أَوْصِيَاءَهُمْ وَ الْمُخْلَصِينَ مِنْ أُمَمِهِمْ فَيَأْبَوْنَ حَمْلَهَا وَ يُشْفِقُونَ مِنِ ادِّعَائِهَا وَ حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ الَّذِي عُرِفَ كُلُّ ظُلْمٍ مِنْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَ أَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً .

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اللہ سبحانہ نے ارواح کو اجسام سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا، پس تمام ارواح سے اعلیٰ و اشرف ارواحِ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسن حسین علیہم السلام اور امام حسینؑ کی اولاد میں سے ائمہ اطہار علیہم السلام کی قرار دیں، اس کے بعد ان ارواح کو آسمانوں اور زمین کے سامنے پیش فرمایا تو ہر چیز پر ان کا نور چھا گیا۔

اللہ سبحانہ نے آسمانوں اور پہاڑوں سے فرمایا: یہ سب میرے دوست اور اولیاء ہیں، میری مخلوق پر حجت اور میری مخلوق کے راہنما ہیں، میں نے ان سے زیادہ محبوب کسی اور مخلوق کو نہیں قرار دیا، انہی کے لیے اور جو ان سے محبت کریں گے کے لیے جنت خلق فرمائی ہے، اور جو ان کی مخالفت کرے اور ان سے دشمنی کرے گا ان کے لیے اپنی جہنم خلق فرمائی ہے، پس اگر کوئی ان کے برابر منزلت کی دعویٰ اور ان کے برابر عظمت پانے کی بات کرے میری بارگاہ میں تو میں اس دعویٰ کی سزا میں ان کو ایسا عذاب کروں گا جو عالمین میں کسی کو نہیں ہوگا، میں اس کو مشرکین کے ساتھ جہنم کے نچلے طبقے میں ڈال دوں گا، اور جو شخص ان کی ولایت کا اقرار کرے

گا اور میری بارگاہ میں ان کی برابری کا دعویٰ نہیں کرے گا تو میں اس شخص کو ان کے ساتھ اپنی جنت کے باغات میں رکھوں گا، ان کے لیے میری طرف سے ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے، میری کرامت ان کے لیے مباح ہوگی، نیز میری قرب و جوار ان کے لیے حلال ہوگی، وہ میرے گنہگار بندوں اور کنیزوں کی شفاعت کریں؛ پس ان کی ولایت میری مخلوق کے پاس امانت ہے، پس تم میں سے کون ہے اس امانت کو اٹھائے اس کے ثقل و بھاری بوجھ کے ساتھ اور اپنے لیے اس کی دعویٰ کرے؟

چنانچہ آسمان وزمین اور پہاڑوں نے اس کو اٹھانے سے منع کر دیا، اور اس قدر و منزلت کی دعویٰ کرنے سے گھبرا گئے۔

جس وقت اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہا السلام کو جنت میں سکونت عطا فرمائی تو ان دونوں کو حکم دیا:

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ

"اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی دونوں بہشت میں رہو۔ اور اس سے جہاں سے تمہارا دل چاہے مزے اور فراغت کے ساتھ کھاؤ۔ لیکن اس (مخصوص) درخت کے پاس نہ جانا (اس کا پھل نہ کھانا) ورنہ تم زیاں کاروں میں سے ہو جاؤ گے"۔(البقرۃ:35)

دونوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، امام حسن و حسین علیہما السلام اور ان کے بعد کے ائمہ (علیہم السلام) کی منزلت کو ملاحظہ کیا جنت میں، تو اہل جنت میں ان کے مقام کو سب سے اعلیٰ و اشرف پایا، دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے ربّ! یہ قدر و منزلت کس کے لیے ہے؟

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: اپنے سروں کو اونچا کرو اور عرش کی چوٹی پر دیکھو۔

دونوں نے سر اوپر کر کے دیکھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، امام حسن و حسین علیہما السلام، اور ائمہ علیہم السلام کے نام مبارک دیکھے جو عرش کی چوٹی پر جلّ جلالہ کے نور

سے لکھے ہوئے تھے۔ [1]

دونوں نے کہا: اے ہمارے ربّ! کتنی مکرم ہے یہ منزلت، کتنی محبت کرتے ہو تم ان لوگوں کے ساتھ، تمہاری بارگاہ میں ان کا شرف کس قدر ہے؟

اللہ عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا: بالفرض یہ (گھرانہ) نہ ہوتا تو تم دونوں کو پیدا نہ کرتا، سب میرے علم کے خزانہ دار، میرے رازوں کے امین ہیں، خبردار جوان کے رُتبے کے حصول کے بارے میں سوچا تو، یا میری بارگاہ میں ان کے برابر منزلت کی تمنا کی، جو ان کی کرامت ہے میرے حضور، تو اس کا مطلب ہوگا کہ تم دونوں نے میری بات نہیں مانی اور معصیت، مبادا تم ظالمین میں سے قرار پاؤ گے۔

دونوں عرض کیا: اے ہمارے ربّ! ظالمین کون لوگ ہیں؟

فرمایا: جو لوگ اس منزل و مرتبے کی دعویٰ کریں گے جو اِن کے لیے ہے، حالانکہ وہ لوگ (محض دعوی) کرنے والے حق پر نہیں ہوں گے۔

دونوں نے عرض کی: اے ہمارے ربّ ہم ان کو اُن ظالموں کی جگہ دکھاؤ تا کہ ہم ان ظالموں کی جگہ بھی دیکھیں جس طرح ہم ان (اہل بیتؑ) کا مقام دیکھا ہے جنت میں۔

اللہ سبحانہ نے جہنم کو حکم دیا تو اس نے جو کچھ اس میں تھا کئی طرح کی بیڑیاں اور طرح طرح کے عذاب ظاہر کردیے دونوں کو بتایا: وہ ظالمین جو اہل بیتؑ کی شان و رتبے کی دعویٰ کریں گے ان کا ٹھکانہ جہنم کے نچلے طبقے میں ہے:

كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا (السجدۃ:20)

"وہ جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے"۔

[1] بعض دفعہ اس طرح کے الفاظ ذکر ہوتے ہیں احادیث میں: اللہ کا نور، یعنی نور اور اللہ سبحانہ کے درمیان اردو کے الفاظ میں سے "کا"، "کی" یا "کو" آجاتا ہے تو اس نور کو ہرگز اللہ سبحانہ کی ذات مبارک نہ سمجھا جائے، کیوں کہ ہر چیز اللہ سبحانہ کی ہے خواہ وہ نور ہو یا تراب، یا پتھر الغرض کوئی بھی چیز تو اس طرح کے الفاظ اظہار عظمت کی غرض کے لیے ہوتے ہیں، ورنہ اللہ سبحانہ کی ذات گرامی شیعہ عقیدہ کے اعتبار سے اجزاء سے منزہ ہے، نہ کوئی چیز اس سے بنی ہے اور نہ ہی وہ کسی چیز سے بنا ہے، بس جو بنا وہ مخلوق ہے، اور جو نہیں بنا اور ہے "وہ ایک ہی ذات ہے جو معبود ہے۔(مترجم)

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا (النساء:56)

"جب ان کی (پہلی) کھالیں پک (جل) جائیں گی تو ہم ان کی کھالیں اور کھالوں سے بدل دیں گے"۔

پس تم دونوں میری حجتوں کے انوار کی طرف میلی نگاہ سے مت دیکھنا ورنہ میں اپنے جوار سے دور کردوں گا اور میں اپنی ناراضگی تم دونوں پر حلال کردوں گا۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ [۲۰] وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ O فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ (الاعراف:20-21)

"تو شیطان نے جھوٹی قسم کھا کر ان دونوں کو وسوسہ میں ڈالا۔ تاکہ ان کے وہ ستر والے مقام جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھے ظاہر کردے اور کہا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں صرف اس لئے اس درخت سے روکا ہے کہ کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ اور اس نے دونوں سے قسم کھائی کہ میں تمہارے سچے خیرخواہوں میں سے ہوں۔ اس طرح اس نے ان دونوں کو فریب سے مائل کردیا۔

ان دونوں کو اپنی تمنی کے مقام پر لے گیا، انھوں نے وہاں پر چشمِ حسد سے نگاہ کی، بس وہ چنگل میں پھنس گئے اور اس درخت سے کھالیا، اور وہ گندم تھی، جس جگہ سے انھوں نے کھایا وہاں پر جو آ گئی؛ پس انھوں نے اصل گندم نہیں کھائی، اور اصل اس جگہ پر واپس نہیں ہوئی جہاں سے انھوں نے کھایا تھا، جیسے ہی انھوں نے تو زینت و آرائش ان سے ختم ہوگئی اور بغیر لباس کے رہ گئے۔

وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ (الاعراف:22)

"تو ان کے جسم کے چھپے ہوئے حصے نمودار ہو گئے اور وہ جنت کے پتوں کو جوڑ کر اپنے یہ مقام (ستر) چھپانے لگے تب ان کے پروردگار نے ان کو ندا دی۔ کیا میں نے تمہیں اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا؟ اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے"۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الاعراف:23)

"اس وقت ان دونوں نے کہا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو درگزر نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہوں گے"۔

اللہ عزّوجلّ نے فرمایا: تم دونوں نیچے چلے جاؤ، میری قرب و جوار سے دور، میرے جوار جنت میں وہ شخص نہیں رہ سکتا جو میری معصیت کرے۔

پس دونوں کو اپنے حال پر نیچے اتار دیا گیا طلبِ معاش کے معاملے میں، جب اللہ سبحانہ نے چاہا کہ وہ ان دونوں کی توبہ قبول فرمائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان دونوں کے پاس تشریف لے کر آئے اور دونوں سے کہا: تم دونوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اس منزلت و شان کی تمنی کردی جن کو تمہارے اوپر فضیلت دی گئی تھی، تم دونوں کو اس کی جزاء ملی جو تمہیں نیچے اتار دیا گیا ہے اللہ سبحانہ کی قرب و جوار سے دور کردیے گئے، زمین پر پہنچ گئے، اب تم دونوں اپنے رب سے دُعا کرو اور ان اسماء کا واسطہ دو جن کو تم نے آسمان پر دیکھا تھا جو عرش کی چوٹی لکھے ہوئے تھے تاکہ تمہاری توبہ قبول ہو۔

اس کے بعد دونوں نے کہا: اے ہمارے اللہ ہم تم سے ان بندوں کے واسطے سے سوال کررہے ہیں جن کو تم مکرم قرار دیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن و حسین علیہما السلام اور دیگر نو ائمہ (علیہم السلام) ہماری توبہ قبول فرما اور اپنا رحم فرما۔

اللہ سبحانہ نے دونوں کی توبہ قبول فرمائی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

فرمایا: اس کے بعد سے ہمیشہ انبیاءؑ نے اسی امانت کو محفوظ رکھا اور اپنے اوصیاء، امت کے مخلص ترین افراد کو بھی اسی کے بارے میں خبر دیتے رہے، تو وہ سب (اس امانت کو) اٹھانے سے منع کرتے رہے، نیز اس طرح کی دعا کرنے سے گریزاں رہے، لیکن (گنہگار) انسان نے اس امانت کو اٹھالیا جس سے قیامت تک ہر ظلم معروف ہوا، اسی کی طرف اللہ سبحانہ کا یہ ارشاد اشارہ کر رہا ہے:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (الاحزاب:72)

"بے شک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا مگر ان سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے (بلا تامل) اٹھالیا بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے"۔ (1) (2)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے کچھ دن بعد امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ

(1) یعنی: جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں کہ انبیاءؑ نے اس امانت کو اٹھانے سے منع فرمایا، آیت فرما رہی ہے کہ جس انسان نے اس امانت کو اٹھایا ہے وہ ظالم بھی ہے اور جاہل بھی ہے، بعض دفعہ کچھ لوگ آیت میں مذکور "انسان" سے پوری انسانیت کو مراد لیتے ہیں جس طرح کہ سورہ والعصر میں انسان سے مراد پوری انسانیت ہے تو وہاں پر گنجائش موجود ہے، کیوں کہ وہاں پر بعد میں لفظ "الا" معاملہ کی نازکت کو بحال کر دیتا ہے، یہاں پر ممکن نہیں ہے کہ "انسان" سے پوری انسانیت مراد لی جائے کیوں کہ یہاں بعد میں کوئی لفظ "الا" مذکور نہیں ہے، ظلم کی تعریف مثال کے طور پر یہ ہے کہ جوتے سر پر رکھے جائیں اور عمامہ پیروں میں رکھا جائے، چپڑاسی کو منیجر کی کرسی دی جائے اور منیجر کو چپڑاسی کی کرسی دی جائے، نیز کوئی یزید جیسا امام حسین علیہ السلام جیسے سے بیعت کا مطالبہ کرلے، یہ سب ظلم ہے، باقی دوسرا لفظ ہے جہل تو یہ لفظ تعریف کا محتاج نہیں ہے تاریخ سے جاہلوں کی فہرست نکال کر دیکھا جا سکتا ہے، معلوم ہو جائے گا کہ یہ ظالم و جاہل انسان کون ہے، جس کا تذکرہ قرآن کریم کیا ہے۔ (مترجم)

(2) معانی الاخبار: ۱۰۸، ح۱؛ بحار الانوار: ۱۱/۱۷۲، ح ۱۹ و ۲۶/۳۲۰، ح۲؛ الجواهر السنیه: ۲۵۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۱۰، ح۲۵۹؛ تفضیل الائمۃ: ۱۷۱

[۳۷۵] وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَفَاةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَيَّامٍ قَلِيلَةٍ فَقَالَ بَعْدَ حَمْدِ اللهِ وَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَالصَّلَاةِ عَلى رَسُولِهِ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَ نَبِيَّهُ صَلَوَاتُهُ عَلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ وَعْدُهُ الْحَقُّ فَلَنْ يُخْلِفَ اللهُ وَعْدَهُ. أَلَا وَإِنَّ الْوَسِيلَةَ أَعْلَى دَرَجِ الْجَنَّةِ، وَ ذِرْوَةُ ذَوَائِبِ الزُّلْفَةِ، وَ نِهَايَةُ غَايَاتِ الْأُمْنِيَةِ، لَهَا أَلْفُ مِرْقَاةٍ، مَا بَيْنَ مِرْقَاةٍ إِلَى مِرْقَاةٍ حُضْرُ الْفَرَسِ الْجَوَادِ مِائَةَ عَامٍ (وَفِي نُسْخَةٍ أَلْفَ عَامٍ، وَ فِي أُخْرَى مِائَةَ أَلْفٍ) فَمِرْقَاةٌ دُرَّةٌ، وَ مِرْقَاةٌ جَوْهَرَةٌ، وَ مِرْقَاةٌ زَبَرْجَدَةٌ، وَ مِرْقَاةٌ لُؤْلُؤَةٌ، وَ مِرْقَاةٌ يَاقُوتَةٌ، وَ مِرْقَاةٌ زُمُرُّدَةٌ، وَ مِرْقَاةٌ مَرْجَانَةٌ، إِلَى مِرْقَاةِ كَافُورٍ، إِلَى مِرْقَاةِ عَنْبَرٍ، إِلَى مِرْقَاةِ يَلَنْجُوجٍ، إِلَى مِرْقَاةِ ذَهَبٍ، إِلَى مِرْقَاةِ فِضَّةٍ، إِلَى مِرْقَاةِ غَمَامٍ، إِلَى مِرْقَاةِ هَوَاءٍ، إِلَى مِرْقَاةِ نُورٍ، قَدْ أَنَافَتْ عَلَى كُلِّ الْجِنَانِ، فَهُوَ قَاعِدٌ عَلَيْهَا مُتَّزِرٌ بِرَيْطَتَيْنِ: رَيْطَةٍ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَ رَيْطَةٍ مِنْ نُورِ اللهِ، عَلَيْهِ تَاجُ النُّبُوَّةِ وَ إِكْلِيلُ الرِّسَالَةِ، قَدْ أَشْرَقَ بِنُورِهِ الْمَوْقِفُ. وَ أَنَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ دُونَ دَرَجَتِهِ وَ عَلَيَّ رَيْطَتَانِ: رَيْطَةٌ مِنْ أُرْجُوَانِ النُّورِ وَ رَيْطَةٌ مِنْ كَافُورٍ وَ الْأَنْبِيَاءُ وَ الرُّسُلُ دُونَنَا عَلَى الْمَرَاقِي، وَ أَعْلَامُ الْأَزْمِنَةِ وَ حُجَجُ الدُّهُورِ عَلَى أَيْمَانِنَا قَدْ جَلَّلَتْهُمْ حُلَلُ الْكَرَامَةِ وَ النُّورِ، فَلَا يَرَانَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا بُهِتَ مِنْ أَنْوَارِنَا وَ عَجِبَ مِنْ ضِيَائِنَا وَ جَلَالِنَا. وَ عَنْ يَمِينِ الْوَسِيلَةِ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَمَامَةٌ بَسْطَةَ الْبَصَرِ يَأْتِي مِنْهَا النِّدَاءُ: يَا أَهْلَ الْمَوْقِفِ طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِالنَّبِيِّ فَأَحَبَّ

اَلْوَصِیَّ. وَ النَّارُ لِمَنْ کَفَرَ بِهٖ. وَ عَنْ یَسَارِ الْوَسِیْلَةِ عَنْ یَسَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ظُلَّةٌ یَأْتِیْ مِنْهَا النِّدَاءُ: یَاأَهْلَ الْمَوْقِفِ! طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِالنَّبِیِّ فَأَحَبَّ الْوَصِیَّ. فَوَ الَّذِیْ لَهُ الْمُلْكُ الْأَعْلٰی لَا فَازَ أَحَدٌ وَ لَا نَالَ الرَّوْحَ وَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ لَقِیَ خَالِقَهُ بِالْإِخْلَاصِ لَهُمَا وَ الْاِقْتِدَاءِ بِنُجُوْمِهِمَا.. فَأَیْقِنُوْا یَاأَهْلَ وَلَایَةِ اللهِ بِبَیَاضِ وُجُوْهِکُمْ. وَ شَرَفِ مَقْعَدِکُمْ. وَ کَرَمِ مَاٰبِکُمْ. وَ فَوْزِکُمُ الْیَوْمَ عَلٰی سُرُرٍ مُتَقَابِلِیْنَ. وَ أَیْقِنُوْا یَاأَهْلَ الْاِنْحِرَافِ وَ الصُّدُوْدِ عَنِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ صِرَاطِهٖ وَ أَعْلَامِ الْأَزْمِنَةِ بِسَوَادِ وُجُوْهِکُمْ. وَ غَضَبِ رَبِّکُمْ جَزَاءً بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ..إِلٰی آخِرِ الْحَدِیْثِ بِطُوْلِهٖ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علی علیہ السلام نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے چند روز بعد خطبہ دیا اللہ سبحانہ کی حمد وثناء بیان فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے بعد فرمایا:

”اے لوگو! بے شک اللہ سبحانہ نے اپنے نبی صلوات اللہ علیہ سے ”وسیلہ“ کا وعدہ فرمایا اور اللہ سبحانہ کا وعدہ حق ہے، وہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں فرماتا، آگاہ رہنا کہ ”الوسیلہ“ جنت کا عالی ترین درجہ ہے، اور بلند ترین مقام ہے، امیدوں کی آخری حد ہے، اس کے ایک ہزار سیڑھیاں ہیں، ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی کا فاصلہ تیز ترین گھوڑے کی سو سال کی مسافت ہے (ایک نسخے میں ہزار سال ہے، اور ایک اور نسخے میں ایک لاکھ سال ہے) پس درہ کی سیڑھی، جوہر کی سیڑھی، زبرجد کی سیڑھی، لولؤ کی سیڑھی، یاقوت کی سیڑھی، مرجان کی سیڑھی، کافور کی سیڑھی تک، عنبر کی سیڑھی تک، صندل کی لکڑی کی سیڑھی تک، سونے کی سیڑھی تک، چاندی کی سیڑھی تک، بادل کی سیڑھی تک، ہوا کی سیڑھی تک، نور کی سیڑھی تک، بے شک وہ تمام جنان سے اونچی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی پر تشریف فرما ہیں، ایک پاٹ کی دو چادریں کمر پر باندھے ہوئے ہیں، ایک چادر اللہ کی رحمت میں سے ہے اور ایک اللہ سبحانہ کی نور میں سے ہے، آپؐ کے (سر مبارک) پر تاج

نبوت چڑھایا ہوا ہے، جواہر سے آراستہ تاج رسالت، موقف آپؐ کے نور سے جگمگایا ہوا ہوگا۔ میں اس بلند مقام پر ہوں گا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نچلے درجے پر، میرے اوپر بھی ایک پاٹ کی دو چادریں ہوں گی ایک نور میں سے ہوگی اور دوسری کافور میں سے۔

انبیاءؑ و رسلؑ ہم سے نچلے سطح کی سیڑھیوں پر براجمان ہوں گے، نیز اپنے زمانے کے علماء و حجت جن کو نور و کرامت کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے، ہم کو کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل نہیں دیکھ پائے گا مگر یہ کہ ان کی نظریں ہمارے نور سے کھیرہ ہو جائیں گی، ہماری ضیاء و جلال سے ششدر رہ جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں جانب ”وسیلہ“ ہوگا اس کے دائیں جانب ایک بادل ہوگا جو نظر کو کھولے گا اس سے آواز آئے گی: اے اہل موقف خوش خبری ہو اس شخص کے لیے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے کر آیا اور وصی سے محبت کی، جہنم ہے اس کے لیے جس نے کفر کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب ”وسیلہ“ کی بائیں طرف سے سایہ ہوگا جس سے آواز آئے گی: اے اہل موقف! خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے کر آیا اور وصی سے محبت کی، قسم ہے اس ذات کی جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے، کوئی شخص کامیاب نہیں ہے، نہ ہی روح سے مل پائے گا اور نہ ہی جنت میں جا پائے گا مگر یہ کہ اس کے ملاقات اپنے خالق سے ہو تو وہ ان دونوں (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وصی علیہ السلام) کے لیے مخلص ہو اور ان کی ہدایات پر عمل کرتا ہو۔

اے اہل ولایۃ اللہ اپنے چہروں کی بیاض (سفیدی) کی یقین دہانی کرلو، تمہارا ٹھکانہ شرف ہے، تم پر کرم ہے، اور تم کامیاب ہو تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے رہو۔

اے منحرف لوگو! یقین کرلو جنھوں نے اللہ سبحانہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صراطِ حق سے لوگوں کا روکا تھا اور زمانے کے اہل علم کے سامنے رکاوٹیں ڈالیں تھیں، تمہارے چہرے کالے کردیے جائیں گے، تمہارے ربّ کا تمہارے اوپر غضب تمہارے اعمال کی جزاء ہے۔ حدیث کی آخر تک جو کہ بہت طویل ہے“۔ [1]

[1] الکافی: ۸/ ۲۴، ح ۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۶۲۴، ح ۱۷۵؛ تفضیل الائمۃ: ۱۸۹

اہل بیت اطہار علیہم السلام کی تخلیق مقدم ہے

[۳۷۶] وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَنَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ، ثُمَّ صَوَّرَ خَلْقَنَا مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَسْكَنَ ذٰلِكَ النُّورَ فِيهِ، فَكُنَّا خَلْقاً بَشَراً نُورَانِيِّينَ لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ مَا خَلَقَنَا مِنْهُ نَصِيباً، وَ خَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ طِينَتِنَا، وَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ أَسْفَلَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَهُمْ مِنْهُ نَصِيباً إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِينَ، فَلِذٰلِكَ صِرْنَا نَحْنُ وَ هُمْ عُلَمَاءَ النَّاسِ وَ صَارَ سَائِرُ النَّاسِ هَمَجاً لِلنَّارِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: بے شک اللہ سبحانہ نے اپنی عظمت کے نور سے ہم کو خلق فرمایا، بعدازاں ہماری تخلیق کی صورت کشی طینتِ مخزونہ ومکنونہ (جس کا علم صرف پروردگار کو تھا) سے کی جو کہ عرش کے نیچے تھی، پھر اس نور کو وہاں پر سکونت عطا فرمائی، پس ہم بشر خلق ہوئے جو کہ نورانی اصلیت رکھتے ہیں، کسی کو بھی ہماری جیسی تخلیق نصیب نہیں ہوئی، ہمارے شیعوں کی ارواح ہماری طینت سے خلق ہوئی ہیں، اور ان کے بدن اسی ہی طینتِ مخزونہ ومکنونہ کے نیچے کی مٹی سے خلق ہوئے ہیں، جس طرح ہمارے شیعہ خلق ہوئے اس طرح کی تخلیق کسی اور کی نصیب میں نہیں ہے سوائے انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے؛ اس وجہ سے ہم اور وہ لوگوں میں علماء شمار ہوئے اور باقی لوگوں نے جہنم کی طرف بھیڑ لگادی''۔ [1]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے اَعلم ہیں

[۳۷۷] وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَ وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟

[1] الکافی: ۱/ ۳۸۹، ح ۲؛ بصائر الدرجات: ۴۰، ح ۳؛ بحار الانوار: ۲۵/ ۱۳، ح ۲۶ و ۶۱/ ۴۵، ح ۲۲

قَالَ: نَعَمْ مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ الشَّرِيفَةِ، فَمَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَعْلَمُ مِنْهُ. فَقَالَ: إِنَّ عِيسَى كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ؟ قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: وَ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ؟ قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: أَفَيَقْدِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذِهِ الْمَنَازِلِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَ شَكَّ فِي أَمْرِهِ: مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ، وَ غَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ، وَ إِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّ عَلَى الْمَاءِ وَ هُوَ طَائِرٌ، وَ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ مَنْ قَبْلَهُ، فَقَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَ النَّمْلُ وَ الْجِنُّ وَ الْإِنْسُ وَ الشَّيَاطِينُ وَ الْمَرَدَةُ لَهُ طَائِعِينَ، وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ، وَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى وَ نَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ، وَ إِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ تَعَالَى بِهِ مَعَ مَا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ. إِنَّ اللهَ يَقُولُ: وَ مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ وَ يَقُولُ: ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا، فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ وَ أَوْرَثَنَا الْكِتَابَ الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

ایک شخص امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا: مجھے آگاہ فرمایئے کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاءؑ کے علم کے وارث تھے؟ تو آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خود نفسِ شریفہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اللہ سبحانہ نے کسی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب سے

أعلم تھے۔

اس شخص نے کہا: بے شک حضرت عیسیٰؑ اللہ سبحانہ کی اذن سے مردوں کو زندہ فرماتے تھے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔

اس شخص نے عرض کیا: حضرت سلمان علیہ السلام بن داود علیہ السلام پردوں کی زبان سمجھتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔

اس شخص نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکورہ منازل پر قدرت رکھتے تھے؟ تو آپؑ نے فرمایا: بے شک سلیمان علیہ السلام بن داود علیہ السلام نے ہدہد کے لیے فرمایا جب اس کو اپنے پاس نہیں پایا اور اس کے امر میں شک ہوا:

مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ (نمل:20)

"کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا ہوں کیا وہ کہیں غائب ہے؟"۔

اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا:

لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (نمل:21)

"(اگر ایسا ہی ہے) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ یا اسے ذبح کر دوں گا۔ یا پھر وہ کوئی واضح دلیل (عذر) میرے سامنے پیش کرے"۔

وہ غضبناک اس وجہ سے ہوئے کیوں کہ وہ پانی کے اوپر سے دیکھ سکتے تھے جو کہ ظاہری امر ہے، حالانکہ ان کو وہ کچھ عطا کیا گیا جو ان سے پہلے کسی کو بھی نہیں عطا کیا گیا تھا، ہوا چیونٹیاں، جن و انس اور سرکش شیاطین ان کے اطاعت گزار تھے، لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ پانی ہوا کے ماتحت ہے۔[1]

اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

---

[1] نوٹ: اس حدیث کی تشریح میں علامہ مجلسیؒ نے مرآۃ العقول ج ۳ ص ۲۴ پر متعدد احتمالات دے کر تشریح فرمائی ہے لیکن ہم نے ظاہری الفاظ کا ترجمہ کیا ہے، جو ہمیں ٹھیک لگ رہا تھا: ولم یکن یعرف الماء تحت الھوا والله اعلم بالصواب (مترجم)

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ (الرعد:31)

"اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلنے لگتے، یا زمین (کی مسافتیں) جلدی طے ہو جاتیں یا مردوں سے کلام کیا جا سکتا"۔

ہم جانتے ہیں کہ پانی ہوا کے ماتحت ہے، بے شک اللہ سبحانہ کی کتاب میں ایسی آیات ہیں کہ جن کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اذن الٰہی سے مراد پوری ہو جائے گی، اور یہ کہ اس کی اجازت اللہ سبحانہ نے دی ہو اور گزشتہ کتابوں میں اس امر لکھ دیا ہے، اللہ سبحانہ نے ہر چیز کو اُم الکتاب میں ہمارے لیے مقرر فرمایا ہے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (النمل:75)

"اور آسمانوں و زمین میں کوئی ایسی پوشیدہ چیز نہیں ہے۔ جو ایک واضح کتاب میں موجود نہ ہو"۔

نیز فرمایا:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر:32)

"پھر ہم نے اس کا وارث ان کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کر لیا ہے"۔

پس ہم ہیں وہ جن کو اللہ سبحانہ نے مصطفیٰ بنایا ہے اور اس کتاب کا وارث بنایا ہے جس میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔[1]

---

[1] بصائر الدرجات: ۶۷، ح ۱ و ۱۳۴، ح ۳؛ الکافی: ۱/ ۲۲۶، ح ۷؛ بحار الانوار: ۱۴/ ۱۱۲، ح ۴ و ۱۷/ ۱۳۳، ح ۱۰ و ۲۶/ ۱۶۱، ح ۷؛ تفضیل الآئمہ: ۱۹۱

یہ جو مذہب ہے جو اس سے آگے جائے گا وہ دین بدر ہو جائے گا اور جو پیچھے رہ گیا وہ نابود ہو جائے گا جو ساتھ رہا وہ حق پر رہا

[۳۷۸] وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ اَلثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَجْرَيْتُ اِخْتِلَافَ اَلشِّيعَةِ . فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُتَفَرِّداً بِوَحْدَانِيَّتِهِ، ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فَمَكَثُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ اَلْأَشْيَاءِ فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَ أَجْرَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَ فَوَّضَ أُمُورَهَا إِلَيْهِمْ، فَهُمْ يُحِلُّونَ مَا يَشَاؤُونَ وَلَنْ يَشَاؤُوا إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ اَلدِّيَانَةُ اَلَّتِي مَنْ تَقَدَّمَهَا مَرَقَ، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مُحِقَ، وَمَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ.

محمد بن سنانؒ کہتے ہیں کہ: میں امام جواد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور شیعوں کے اختلاف کو بیان تو آپؑ نے فرمایا: ''اے محمدؒ! بے شک اللہ سبحانہ ہمیشہ سے اپنی وحدت میں یگانہ ہے، پھر اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کو خلق فرمایا، پس وہ ہزار زمانے ٹھہرے رہے، اس کے بعد تمام چیزوں کو خلق فرمایا، اہل بیتؑ کو اپنی تخلیق کا گواہ بنایا اور تمام چیزوں پر ان کی اطاعت جاری فرمائی، اور ان چیزوں کے امور کو دیے، پس وہ جو چاہیں حلال قرار دیں (لیکن) وہ ہرگز وہ چیز نہیں چاہیں گے مگر یہ کہ اللہ سبحانہ کی منشاء اسی میں ہو۔

پھر فرمایا: اے محمدؒ! یہ جو مذہب ہے جو اس سے آگے جائے گا وہ دین بدر ہو جائے گا اور

جو پیچھے رہ گیا وہ نابود ہو جائے گا جو ساتھ رہا وہ حق پر رہا؛ یہ اپنے پاس سنبھال کر رکھو اے محمدؒ!''۔ [1]

[۳۷۹] وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! مَا عَرَفَ اللهَ تَعَالَى إِلَّا أَنَا وَ أَنْتَ، وَمَا عَرَفَنِي إِلَّا اللهُ وَ أَنْتَ، وَ مَا عَرَفَكَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے علیؑ! اللہ سبحانہ کو کسی نے نہیں پہچانا مگر میں نے اور تم، مجھے کسی نے نہیں پہچانا مگر اللہ سبحانہ نے اور تم، تمہیں کسی نے نہیں پہچانا مگر اللہ سبحانہ نے اور میں نے''۔ [2]

[۳۸۰] وَ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهُ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَ قَالَ: مَرْحَباً بِمَنْ خَلَقَهُ اللهُ قَبْلَ أَبِيهِ آدَمَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ عَامٍ . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَانَ اَلِابْنُ قَبْلَ اَلْأَبِ؟! قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ اللهَ خَلَقَنِي وَ خَلَقَ عَلِيّاً قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِهٰذِهِ اَلْمُدَّةِ نُوراً فَقَسَمَهُ نِصْفَيْنِ، فَخَلَقَنِي مِنْ نِصْفٍ وَ خَلَقَ عَلِيّاً مِنَ اَلنِّصْفِ اَلْآخَرِ قَبْلَ اَلْأَشْيَاءِ؛ فَنُورُهَا مِنْ نُورِي وَ نُورِ عَلِيٍّ، ثُمَّ جَعَلَنَا عَنْ يَمِينِ اَلْعَرْشِ . ثُمَّ خَلَقَ اَلْمَلَائِكَةَ فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَ هَلَّلْنَا فَهَلَّلَتْ، وَ كَبَّرْنَا فَكَبَّرَتْ، فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَعْلِيمِي وَ تَعْلِيمِ عَلِيٍّ . وَ كَانَ ذٰلِكَ فِي عِلْمِ اللهِ السَّابِقِ أَنَّ اَلْمَلَائِكَةَ تَتَعَلَّمُ مِنَّا اَلتَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَ اَلتَّكْبِيرَ، وَ كُلُّ شَيْءٍ سَبَّحَ اللهَ وَ كَبَّرَهُ فَبِتَعْلِيمِي وَ تَعْلِيمِ عَلِيٍّ، وَ كَانَ فِي عِلْمِ اللهِ السَّابِقِ

---

[1] الکافی: ۱/ ۴۴۱، ح ۵؛ بحار الانوار: ۱۵/ ۱۹، ح ۲۲ و ۲۵/ ۳۴۰، ح ۲۴؛ تفضیل الائمۃ: ۱۹۳

[2] تاویل الآیات: ۱/ ۱۳۹، ح ۱۸؛ المحتضر: ۴۰۰؛ مشارق انوار الیقین: ۱۱۲

أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ مُحِبٌّ لِي وَ لِعَلِيٍّ. وَ كَذَا كَانَ فِي عِلْمِهِ أَنْ لَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مُبْغِضٌ لِي وَلِعَلِيٍّ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لے کر آئے، جیسے ہی نبی کریم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھا تو چہرے پر تبسم آ گئی اور فرمایا:

''مرحبا ہو اس شخص کے لیے جس کو اللہ سبحانہ نے اپنے والد سے چالیس ہزار سال پہلے خلق فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا بیٹا باپ سے بھی پہلے خلق ہوسکتا ہے؟!

فرمایا: جی ہاں، بے شک اللہ سبحانہ نے مجھے اور علیؑ کو اتنی ہی مدت پہلے خلق فرمایا تھا پھر اس نور کے دو حصّے کیے، مجھے اس میں سے ایک حصّے سے خلق فرمایا اور علیؑ کو دوسرے حصّے سے خلق فرمایا قبل اس کے کہ دیگر اشیاء خلق ہوتیں، پس ہر چیز کا نور میرے اور علیؑ کے نور سے ہے، پھر ہم کو عرش کے دائیں جانب قرار دیا، پھر ملائکہ کو خلق فرمایا، ہم نے تسبیح کی تو ملائکہ نے بھی تسبیح کی، ہم نے تہلیل کی تو ملائکہ نے بھی تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) کی، ہم نے تکبیر کہی تو انھوں نے بھی تکبیر کہی، وہ سب میری اور علیؑ کی تعلیمات میں سے ہے، پس ہر وہ شئے جو تسبیح و تکبیر کہتی ہے تو وہ میرے اور علیؑ کی تعلیم دی ہوئی ہے، اللہ سبحانہ کے علم شروع سے ہی تھا کہ میرے اور علیؑ کے چاہنے والے جہنم میں داخل نہیں کرے گا، اسی طرح ہی اللہ سبحانہ کے علم میں تھا کہ وہ مجھ سے اور علیؑ سے بغض رکھنے والے کو جنت میں داخل نہیں کرے گا''۔ [1]

[1] تاویل الآیات: ۲/۵۰۱، ح ۲۰؛ ارشاد القلوب: ۴۰۳؛ بحارالانوار: ۲۴/ح ۳ و ۲۵/۲۴، ح ۴۲ و ۲۶/۳۴۵، ح ۱۸ و ۳۵/۲۹، ح ۲۵؛ مشارق انوار الیقین: ۵۸؛ تفضیل الآئمہ: ۲۰۳

ہر چیز، ہر وصی، ہر مومن اہل بیتؑ کے ذریعے سے اللہ سبحانہ سے توسل کرتا ہے اور اللہ ان کی طلب کو پورا فرماتا ہے

ہمارے مختار (اختیار کردہ قول) پر کہ حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ افضل الخلق ہیں دلیل یہ ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام، اوصیاء و مومنین اپنی حوائج و ضروریات کے لیے اللہ سبحانہ ان کے واسطے سے توسل کرتے ہیں اور ان کی حاجات کی برآوری ہوتی ہے۔

[۳۸۱] فَقَدْ رُوِيَ أَنَّ آدَمَ لَمَّا نَزَلَ إِلَى الدُّنْيَا بَكَى حَتَّى صَارَ فِي خَدَّيْهِ نَهْرَانِ ثَجَّاجَانِ. فَنَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ وَ قَالَ: يَا آدَمُ! أَتُحِبُّ أَنْ يَتُوبَ اللهُ عَلَيْكَ؛ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْأَكْرَمِينَ عَلَيْكَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوسَى وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ إِلَّا تُبْتَ عَلَيْنَا. فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِمَا. وَ نُوحاً لَمَّا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ وَ هُوَ فِي السَّفِينَةِ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَأَنْجَاهُ اللهُ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْغَرَقِ. وَ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا قُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَجُعِلَتِ النَّارُ عَلَيْهِ بَرْداً وَ سَلَاماً. وَ أَيُّوبَ لَمَّا ابْتُلِيَ بِالْبَلَاءِ وَ السُّقْمِ وَ أَيِسَ مِنَ الصِّحَّةِ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَشَفَاهُ اللهُ مِنْ مَرَضِهِ. وَ يُونُسَ لَمَّا صَارَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ وَ ضَاقَ عَلَيْهِ أَمْرُهُ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَخَلَّصَهُ اللهُ مِنَ الْحَبْسِ وَ أَنْبَتَ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ وَ أَرْسَلَهُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَى قَوْمِهِ. وَ مُوسَى لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعُبُورُ فِي الْبَحْرِ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَفَلَقَ اللهُ لَهُ

اَلْبُحُورَ.[وَ]أَغْرَقَ فِرْعَوْنَ وَ جُنُودَهُ فِيهِ. وَ يَعْقُوبَ لَمَّا فَقَدَ يُوسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَأَقَرَّ اللهُ عَيْنَيْهِ بِرُؤْيَةِ قُرَّةِ عَيْنَيْهِ. وَ يُوسُفَ لَمَّا أُلْقِيَ فِي اَلْجُبِّ تَوَسَّلَ إِلَى اللهِ بِهِمْ فَأَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ وَ مَلَّكَهُ مِصْرَ . وَ دَاوُدَ لَمَّا بَارَزَ جَالُوتَ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَظَفَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَ قَتَلَهُ وَ أَلاَنَ لَهُ اَلْحَدِيدَ وَ عَلَّمَهُ صَنْعَةَ اَلدُّرُوعِ. وَ سُلَيْمَانَ لَمَّا نَازَلَهُ إِخْوَانُهُ فِي اَلْمِيرَاثِ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَأَعْطَاهُ اللهُ اَلْمُلْكَ وَ سَخَّرَ لَهُ اَلْجِنَّ وَ اَلْإِنْسَ وَ اَلشَّيَاطِينَ. وَ إِسْمَاعِيلَ لَمَّا صَارَ فِي اَلْمَذْبَحِ تَوَسَّلَ بِهِمْ فَأَنْجَاهُ اللهُ مِنَ اَلذَّبْحِ وَ فَدَاهُ بِكَبْشٍ عَظِيمٍ. وَ سَارَةَ لَمَّا تَمَنَّتِ اَلْوَلَدَ- عَلَى عُقْمٍ وَ هَرَمٍ - تَوَسَّلَتْ بِهِمْ فَوَهَبَهَا اللهُ إِسْحَاقَ. وَ هَاجَرَ لَمَّا عَطِشَتْ وَ جَاعَتْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ تَوَسَّلَتْ بِهِمْ فَرَزَقَهَا اللهُ اَلطَّعَامَ وَ اَلشَّرَابَ. وَ آسِيَةَ لَمَّا أُسِرَتْ فِي يَدِ فِرْعَوْنَ تَوَسَّلَتْ بِهِمْ فَأَنْجَاهَا اللهُ مِنْ ظُلْمِهِ. وَ مَرْيَمَ لَمَّا حُبِسَتْ فِي اَلْحُجْرَةِ وَ غَفَلَ عَنْهَا زَكَرِيَّا أَيَّاماً لَمْ يَأْتِهَا بِغَدَاءٍ وَ لاَ عَشَاءٍ تَوَسَّلَتْ بِهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهَا قُوتَهَا مِنْ عِنْدِهِ وَ وَهَبَهَا عِيسَى وَ حَصَّنَهَا مِنْ مَسَاسِ اَلرِّجَالِ. وَ كَذٰلِكَ كُلُّ نَبِيٍّ وَ كُلُّ وَصِيٍّ وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَانَ فِي اَلدُّنْيَا يَتَوَسَّلُ بِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ فِيمَا أَهَمَّهُ وَ دَهِمَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيُنْجِحُ اللهُ تَعَالَى بِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ مَطَالِبَهُ.

ذَكَرَهُ اَلْكُلَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي كَافِيهِ . وَالطُّوسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي أَمَالِيهِ بِسَنَدٍ مُتَّصِلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ اَلْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ كَثِيراً مَا أَشْتَكِي عَيْنِي. فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَ لاَ أُعَلِّمُكَ دُعَاءً لِدُنْيَاكَ

وَ آخِرَتِكَ وَ تُكْفَى بِهِ وَجَعَ عَيْنَيْكَ؛ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: قُلْ فِي دُبُرِ اَلْفَجْرِ وَ دُبُرِ اَلْمَغْرِبِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَجْعَلَ اَلنُّورَ فِي بَصَرِي وَ اَلْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَ اَلْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَ اَلْإِخْلاَصَ فِي عَمَلِي وَ اَلسَّلاَمَةَ فِي نَفْسِي وَ السَّعَةَ فِي رِزْقِي وَ اَلشُّكْرَ لَكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي.

روایت ہوا ہے کہ جب اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیج دیا تو انھوں نے اتنا گریہ فرمایا کہ ان کے رخساروں پر آنسوں کے نشانات پڑ گئے، حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لے کر آئے اور فرمایا: اے آدمؑ! تم چاہتے ہو کہ اللہ سبحانہ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے؟

تو کہا: جی، یہی چاہتا ہوں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے فرمایا: پس تم کہو: اے میرے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں ان کا واسطہ دے کر جو تمہاری بارگاہ میں مکرم ترین ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، امام حسن و حسین علیہما السلام، علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ، محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) تمہاری صلوات و سلام ہوں ان پر، ہماری توبہ قبول فرما۔ پس اللہ سبحانہ نے ان دونوں کی توبہ قبول فرمایا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جب غرق ہونے لگی تو انھوں نے اہل بیت علیہم السلام کا واسطہ دے کر دعا کی تو اللہ سبحانہ ان کو اور جو کشتی میں سوار تھے سب کو غرق ہونے سے بچا لیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا جا رہا تھا تو انھوں نے بھی اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی، تو اللہ سبحانہ نے آگ کو ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والا بنا دیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام جب مصیبتوں اور بیماریوں میں مبتلا ہو گئے، اپنی صحت سے مایوس ہو کر اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی، تو اللہ سبحانہ نے ان کو ہر مرض سے شفاء عطا فرمائی۔

حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے، امر ان کے لیے مشکل ہو گیا تو انھوں نے بھی اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ان کو اس قید سے نجات عطا فرمائی

اوران کے اوپر کدو کی بیل اُگا دی، نیز ان کو دوبارہ اپنی امت کی طرف مبعوث فرمایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے جس سمندر سے عبور کرنا مشکل ہوگیا تو اس نے بھی اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی تو اللہ سبحانہ ان کے لیے سمندر سے راستہ بنالیا، جس میں فرعون اوراس کا لشکر غرق ہوگیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب اپنا بیٹا یوسف کھودیا اور آنکھیں سفید کردیں تو انھوں نے اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے دیدار سے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو جس وقت کوئیں میں پھینکا گیا تو انھوں نے بھی اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ان کو وہاں سے نکال لیا اور ان کو مصر کا بادشاہ بنادیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے جس گھڑی جالوت سے مقابلہ کیا تو انھوں نے بھی اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ان کو کامیابی عطا فرمائی، جالوت کو قتل کر ڈالا، اس کے لیے لوہا نرم کردیا اور زرہ بنانے کا ہنر عطا فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب بھائیوں نے میراث سے بے دخل کردیا تھا تو اس نے اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ان کو بادشاہی عطا فرمائی اور جن وانس و شیاطین ان کے لیے اطاعت گزار بنادیے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب ذبح کیا جارہا تھا تو اس نے بھی اہل بیتؑ کے توسل سے دعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ذبح ہونے سے نجات عطا فرمائی اور عظیم بھیڑ کو ان کا فدیہ قرار دیا۔

حضرت سارہ سلام اللہ علیہا نے جب بیٹے کی تمنا کی حالانکہ وہ بانجھ اور پیرسن تھی تو انھوں نے اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ان کو حضرت اسحاق علیہ السلام کا تحفہ دیا۔

حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا کو جب پیاس لگی اور وہ پیاسی تھی ایک ایسی وادی میں جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں تھی۔ تو اس نے اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے وہاں پر ان کے لیے کھانے پینے کا انتظام فرمایا۔

حضرت آسیہ سلام اللہ علیہا جس وقت فرعون کے ہاتھوں میں قیدی بن گئی تو اس نے بھی اہل

بیت علیہم السلام کے توسل سے دُعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ان کو فرعون کے ظلم سے نجات عطا فرمائی۔

حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو جب کمرے میں بند کرلیا اور حضرت زکریاؑ ان سے غافل ہوگئے چند ایام کے لیے تو ان کے لیے دن ورات کا کھانا نہیں تو انھوں بھی اہل بیت علیہم السلام کے توسل سے دعا مانگی تو اللہ سبحانہ نے ان کے لیے کھانے کا انتظام فرمایا اور ان کو حضرت عیسیٰؑ جیسا تحفہ دیا نیز ان کو مردوں سے محفوظ رکھا۔

اسی طرح ہر نبی و ہر وصی اور ہر مومن دنیا میں اہل بیت علیہم السلام کے ذریعے سے اللہ سبحانہ سے توسل کرتا رہا ہر غم والم میں تو اللہ سبحانہ نے ان کو کامیابیاں عطا فرمائیں بحق حضرت محمدؐ وآلِ محمدؐ"۔ (1)

دُعا سریع الاجابۃ مقاصد دنویہ واخرویہ کے لیے

جب ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو اب ہم دُعا سریع الاجابہ کو ذکر کرتے ہیں جو مقاصد دنویہ واخرویہ دونوں ہی کے لیے، جس کو شیخ کلینیؒ نے اپنی کافی میں اور شیخ طوسیؒ نے اپنی امالی میں سند متصل سے محمد الجعفیؒ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد گرامیؒ سے روایت کیا ہے، راوی کہتا ہے کہ میں مجھے اپنی آنکھوں کی بہت شکایت تھی سو میں نے وہ بات امام صادق علیہ السلام کی خدمت عرض کی تو آپؑ نے فرمایا: کیوں نہ میں تمھیں ایسی دُعا کی تعلیم دوں جو تمھاری دنیا وآخرت دونوں کے لیے ہو اور تمھاری آنکھوں کی تکلیف کے لیے بھی؟

راوی کہتا ہے: جی کیوں نہیں۔

تو آپؑ نے فرمایا: ہر فجر ومغرب کی نماز کے بعد پڑھو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَجْعَلَ النُّورَ فِي بَصَرِي وَ الْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَ الْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَ الْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَ السَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَ السَّعَةَ فِي رِزْقِي وَ الشُّكْرَ لَكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي.

(1) اس کی تخریج نہیں مل سکی ہے۔

''اے میرے اللہ! میں تم سے سوال کرتا ہوں بحقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کہ تم صلوت بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، میری آنکھوں میں نور اور میرے دین میں مجھے بصارت عطا فرما، میرے دل میں یقین اور میرے عمل میں اخلاص، میری جان میں سلامتی اور میرے رزق میں وسعت عطا فرما، جب تک مجھے باقی رکھنا ہے اپنے شکر کی توفیق دیتا رہ۔''[1]

[1] الکافی: ۲/۵۴۹، ح۱۱؛ امالی طوسی: ۱۹۶، مجلس ۷، ح۳۶؛ امالی مفید: ۱۷۹، مجلس ۲۲، ح۹

مسک الختام

[۳۸۲] امام صادق علیہ السلام کے غلام معتب[1] سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں امام علیہ السلام کو داود بن سرحان[2] سے بات کرتے ہوئے سنا، امام علیہ السلام نے فرمایا:

''اے داودؒ! میرے دوستوں کو سلام پہنچاؤ اور میں کہہ رہا ہوں: اللہ سبحانہ رحم فرمائے اس عبد پر جب وہ اپنے بھائیوں سے ملاقات کرے تو ہمارے امر کا ذکر کریں آپس میں، کیوں کہ ان دونوں میں تیسرا فرشتہ ہوتا ہے جو دونوں کے لیے استغفار کر رہا ہوتا ہے؛ پس کوئی دو شخص ہمارے ذکر پر جمع نہیں ہوتے مگر یہ کہ اللہ سبحانہ ان دونوں پر فخر و مباہات فرماتا ہے ملائکہ کے سامنے، جب مل بیٹھو تو ہمارے ذکر میں مشغول ہو جاؤ، کیوں کہ تم لوگوں کا جمع ہونا اور ہمارے امر کے احیاء کے لیے ذکر کرنا، ہمارے بعد سب سے اچھا انسان وہ ہے جو ہمارے امر کا ذکر کرے اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی دعوت دے۔''[3]

اس کتاب میں جو ہم نے ائمہ انجاب علیہم السلام کا ذکر کیا ہے جن پر رب الارباب کی صلوٰۃ وسلام ہو وہ صاحبانِ عقل کے لیے کافی ہے؛ کیوں کہ ان کے مناقب حدِ حساب سے باہر ہیں، ان کو کسی کتاب میں شمار نہیں کیا جا سکتا:

[1] معتب امام صادق اور امام کاظم علیہما السلام کے اصحاب میں سے تھا اور ثقہ ہے۔ (دیکھیے: المفید من معجم الرجال الحدیث: ٦١١)

[2] داؤد بن سرحان لعطار الکوفی امام صادق علیہ السلام کے غلام تھے اور یہ امام صادق علیہ السلام اور امام کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور ثقہ ہیں۔ (دیکھیے: ایضاً: ۲۱۵)

[3] امالی طوسی: ۲۲۴، مجلس ۸؛ بحار الانوار: ۱/۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: (مترجم): ۱۱/۳۲۴، ح ۸؛ مقتل الحسین عبدالرزاق المقرم: ۱۱۹؛ احکام دین بزبان چہاردہ معصومین: ۶۰۰، ح ۳، از مصحح (مطبوعہ تراب پبلی کیشنز)

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (الکھف:109)

''کہہ دیجئے! کہ اگر میرے پروردگار کے کلمات لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ ختم ہو جائے گا قبل اس کے کہ میرے پروردگار کے کلمات ختم ہوں اگرچہ ہم اس کی مدد کے لیے ویسا ہی ایک سمندر لے آئیں''۔

☆☆☆

اللہ غنی کی طرف محتاج عبدِ فقیر شیر محمد بن صفر علی ہمدانی جورقانیؒ کہتا ہے:

یہ تمام وہ مواد ہے جس کو میں نے اپنے پاس موجود نسخے سے اتارا ہے اور میں اس سے فارغ ہوا ہوں۔

اللہ کی مدد سے بروز جمعہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ
اپنے سید و آقا میرے مولا علی ابن ابی طالب
علیہما السلام کے شہر نجف الاشرف میں

قولِ مصحح: الحمدللہ رب العالمین! کتاب ''المحتضر'' پر تحقیق، تخریج اور نظر ثانی کا کام ۸ دسمبر ۲۰۲۰ء بوقت ۱۰ بجے شب بمقام لاہور بخیر و عافیت مکمل ہوا۔

اللھم صَلِّ عَلٰی محمد وآلِ محمد وعجل فرجھم

حقیر پُر تقصیر
آصف علی رضا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ